قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

منتخب لغات القرآن

پہلے پندرہ پارے مکمل

- قرآن کریم کے منتخب کلمات کی تشریح و تحقیق
- الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق اور نحوی ترکیب کا ذخیرہ
- حسبِ ضرورت تفسیری مباحث کا تذکرہ
- ایک ایسی قرآنی لغت جس سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے

تالیف

مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی

استاذِ تفسیر و ادب دار العلوم دیوبند، ہند

www.besturdubooks.wordpress.com

دار الہدیٰ

besturdubooks.wordpress.com

منتخب لغات القرآن

پندرہ پارے مکمل

قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

جلد اوّل

تالیف
مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی
استاذ تفسیر وادب دارالعلوم دیوبند

دارالہدیٰ

besturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام .... منتخب لغات القرآن

مترجم .... مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی

تاریخ اشاعت .... جولائی ۲۰۰۹ء

باہتمام .... احباب دار الہدیٰ

ملنے کے پتے

زمزم پبلشرز، اردو بازار، کراچی	021-2761671
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی	021-2213768
مدرسہ بیت العلم، گلشن اقبال، کراچی	021-4976073
صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک، کراچی	021-2224291
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی	021-2630744
مرکز القرآن، کراچی	021-2624608
بیت القرآن، چھوٹی گھٹی، حیدرآباد	022-2830744
حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ، نواب شاہ	0244-360623
مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور	042-7355743
مکتبہ الحسن، اردو بازار، لاہور	042-7241355
ادارہ اسلامیات، لاہور	042-7353255
کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی	051-5771798
دارالقرآن اکیڈمی، محلہ جنگی، پشاور	091-2665956
مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ	081-2662263

مکتبہ بیت العلم

موبائل: +92-0322-2583199

فون: +92-21-4972636

ناشر

مکتبہ دار الہدیٰ

G-30 اشرف بک ایجنسی، گراؤنڈ فلور، اردو بازار، کراچی

موبائل: +92-0322-2179295

موبائل: +92-0321-7816019

فون: +92-21-2726509

Website: www.mbi.com.pk

email: info@mbi.com.pk

V.P کی سہولت موجود ہے۔ آن ہی آرڈر ناشر کے پتے پر SMS کریں۔

پاروں اور سورتوں کی فہرست

پاروں کی فہرست	صفحہ	سورتوں کی فہرست	صفحہ
تفصیلات	۳	سورۂ فاتحہ	۱۵
حرف آغاز	۵	سورۂ بقرہ	۱۹
تقاریظ علمائے کرام	۹	سورۂ آل عمران	۱۲۲
پارہ(۱)	۱۵	سورۂ نساء	۱۷۱
پارہ(۲)	۶۵	سورۂ مائدہ	۲۱۴
پارہ(۳)	۱۰۸	سورۂ انعام	۲۳۱
پارہ(۴)	۱۴۳	سورۂ اعراف	۲۷۹
پارہ(۵)	۱۷۸	سورۂ انفال	۳۳۶
پارہ(۶)	۲۰۵	سورۂ توبہ	۳۵۱
پارہ(۷)	۲۳۳	سورۂ یونس	۳۸۵
پارہ(۸)	۲۶۴	سورۂ ہود	۴۰۴
پارہ(۹)	۳۰۴	سورۂ یوسف	۴۲۶
پارہ(۱۰)	۳۴۲	سورۂ رعد	۴۳۹
پارہ(۱۱)	۳۷۷	سورۂ ابراہیم	۴۵۸
پارہ(۱۲)	۴۰۷	سورۂ حجر	۴۶۷
پارہ(۱۳)	۴۴۰	سورۂ نحل	۴۷۹
پارہ(۱۴)	۴۶۷	سورۂ بنی اسرائیل	۵۰۳
پارہ(۱۵)	۵۰۳	سورۂ کہف	۵۳۰

besturdubooks.wordpress.com

حالات انبیاء علیہم السلام کی فہرست	پارہ نمبر	صفحہ نمبر
حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ	پارہ (۱)	۳۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱)	۳۸
حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱)	۵۳
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱)	۵۸
حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱)	۶۱
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱)	۶۲
حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱)	۶۲
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱)	۶۳
حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۲)	۱۰۷
حضرت زکریا علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۳)	۱۳۱
حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۳)	۱۳۲
امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات	پارہ (۴)	۱۵۵
حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۶)	۲۰۸
حضرت ایوب علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۶)	۲۰۹
حضرت ہارون علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۶)	۲۱۱
حضرت الیاس علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۷)	۲۵۶
حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۷)	۲۵۶
حضرت صالح علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۸)	۲۹۹
حضرت شعیب علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۸)	۳۰۲
حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱۱)	۳۸۵
حضرت ہود علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱۱)	۴۰۴
حضرت یوسف علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ (۱۲)	۴۲۶

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَسَیِّدِ رُسُلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَجَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ.

قرآن کریم اللہ تبارک وتعالیٰ کی مبارک اور مقدس کتاب ہے، جو فخر موجودات، سرور کائنات، سید الانبیاء والمرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ کلام اور آخری پیغام ہے۔ جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سرفراز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس مقدس کتاب کو نور مبین قرار دیا ہے، اسی وجہ سے اس مبارک کتاب کے ذریعہ پوری دنیا میں ہدایت کا نور پھیلا ہے، اس پاکیزہ کتاب میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسائل کا حل موجود ہے، اور یہ مبارک کتاب دونوں جہاں میں کامیابی اور کامرانی کے اصول وضوابط کا بے مثال خزانہ ہے۔ اس لیے قرآن کریم کے ساتھ سچی محبت وعقیدت رکھنا، اس کے الفاظ وکلمات کو صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھنا، اس کے معانی اور احکام کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور اس پر عمل کرنے کی فکر میں لگے رہنا ہر انسان کے لیے سب سے بڑی سعادت ہے۔

دار العلوم دیوبند جو تمام دینی مدارس کا مرکز اور مسلک حق کا ترجمان ہے، یہ ملت اسلامیہ کا دھڑکتا ہوا دل اور پوری دنیا میں دینی وسیاسی خدمات کا درخشاں عنوان ہے۔ یہاں پر تقریباً تیئس سال سے راقم الحروف تدریسی خدمت انجام دے رہا ہے، اور کئی سال سے ترجمہ قرآن کریم اور تفسیر جلالین کے ساتھ دوسری کتابیں زیر درس ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر واحسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے احقر کو ”منتخب لغات القرآن“ کے نام سے ایک مختصر کتاب لکھنے کی سعادت عطا فرمائی، اس سے پہلے بھی تبلیغ اسلام اور عصر حاضر، اور اسلامی زندگی کے نام سے احقر کی دو کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے بہت کم ہے۔ اس کتاب میں قرآن کریم کے منتخب کلمات کی تشریح وتحقیق ہے، اس کی قابل ذکر خصوصیات یہ ہیں:

besturdubooks.wordpress.com

(۱) اس میں قرآنی کلمات کی توضیح وتشریح سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے اعتبار سے ہے۔ جس کی وجہ سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے۔ اس انداز پر سب سے پہلی کتاب جو میری نظر سے گزری ہے وہ کلمات القرآن ہے۔ یہ مصر کے سابق مفتی شیخ حسنین محمد مخلوف کی لکھی ہوئی ہے۔ جو بہت مختصر اور عمدہ کتاب ہے۔ اپنی اس تالیف کے سلسلے میں راقم الحروف نے اس سے بھی استفادہ کیا ہے۔ (۲) منتخب لغات القرآن میں ہر لفظ سے پہلے دائیں جانب آیت نمبر درج کردیا گیا ہے۔ (۳) ہر کلمہ کے سامنے بائیں جانب اس کی توضیح وتشریح ہے۔ جس میں سب سے پہلے الفاظ کے معانی لکھے گئے ہیں۔ (۴) الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے افعال کے ابواب اور صیغوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ (۵) اسماء کے واحد اور جمع کی وضاحت بھی کردی گئی ہے۔ (۶) بعض اسماء اور افعال کے مادوں کو بھی بیان کردیا گیا ہے۔ (۷) اس کتاب میں حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک ذخیرہ بھی موجود ہے۔ (۸) بعض مقامات میں حسب ضرورت تفسیری مباحث بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ (۹) حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات سے بھی اس کتاب کو زینت بخشی گئی ہے۔ (۱۰) بہت سے مقامات میں آپ کو الفاظ کا تکرار نظر آئے گا۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جن الفاظ کی تشریح مختصر ہے۔ ان کو مکرر لانے میں توسع سے کام لیا گیا ہے۔ تاکہ زیادہ ورق گردانی کی زحمت نہ ہو۔ البتہ جن کلمات میں تفصیل کچھ زیادہ ہے۔ ان کے دوبارہ آنے پر سابق تشریح کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ (۱۱) اس کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کلمات کی تشریح میں اتباع سلف کا بہت اہتمام کیا گیا ہے۔ جو تشریح قرآن کی حقیقی روح ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب تفسیر کی مستند اور معتبر کتابوں کے حوالوں سے مزین ہے۔ اس کتاب میں کلمات قرآن کے معانی ترجمہ حضرت شیخ الہند (مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) اور ترجمہ حکیم الامت (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) سے ماخوذ ہیں۔ اور الفاظ کی توضیح وتشریح کے مآخذ عربی تفسیروں میں تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین، تفسیر مظہری اور تفسیر قرطبی ہیں۔ اور اردو تفسیروں میں اس کے مآخذ بیان القرآن (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) معارف القرآن (حضرت مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) تفسیر عثمانی (علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ) تفسیر ماجدی (مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ ہیں۔ اور اس کتاب میں مذکورہ تفسیروں کے حوالے بھی موجود

besturdubooks.wordpress.com

ہیں، اور ترکیب نحوی کے سلسلے میں اعراب القرآن سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، جو مشہور شہر حمص کے ممتاز عالم شیخ محی الدین درویش کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ اپنے موضوع پر بہت عمدہ کتاب ہے، حضرات انبیاء علیہم السلام کے اکثر حالات قاموس القرآن اور قصص القرآن (قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ) سے تلخیص کے ساتھ ماخوذ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے مجھے امید ہے کہ یہ کتاب دینی مدارس کے طلبہ عزیز کے لیے قرآن فہمی میں، بہت مددگار اور نفع بخش ثابت ہوگی۔

اس موقع پر میں اپنے والدین کو دعاؤں کا ہدیہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جنھوں نے بڑی تمناؤں کے ساتھ مجھے علم دین حاصل کرنے میں لگایا تھا، میرے والد محترم جناب نوشاد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، نماز اور ذکر وغیرہ کے بڑے پابند تھے اور ہر کام میں دینی امور کا بہت خیال رکھتے تھے، میری طالب علمی کے زمانے ہی میں ۲۰ / جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۳ / اگست ۱۹۷۱ء میں والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس حادثہ فاجعہ کے بعد محترمہ والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا میری پڑھائی کا بہت خیال رکھتی تھیں، اور خوب خوب دعاؤں سے نوازتی تھیں، بہت شریف اور نیک سیرت تھیں۔

میرے بھائیوں نے والدہ صاحبہ کی بڑی خدمت کی اور خوب سعادت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند میں میری تدریس کے زمانہ میں والدہ صاحبہ بڑے بھائی جان حافظ محمد عاشق الٰہی صاحب کے ساتھ دیوبند تشریف لائی تھیں، تقریباً پندرہ روز یہاں بڑی خوشی کے ساتھ قیام فرمایا، اور ہم لوگوں کو خدمت کا حسین موقع عنایت فرمایا تھا۔ پھر ۲ / شوال ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۰ / جنوری ۱۹۹۹ء میں میری والدہ صاحبہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور اسی سال ۱۴ / ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۳ / مارچ ۱۹۹۹ء میں بڑے بھائی جان کا بھی انتقال ہو گیا (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان حضرات کی مغفرت فرمائیں، ان کو جنت عطا فرمائیں اور ان کے ساتھ خصوصی رحم وکرم کا معاملہ فرمائیں۔ آمین۔

میں اپنے تمام بھائیوں، بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں اور حضرات اساتذۂ کرام کا بہت احسان مند اور ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دونوں جہان میں اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازیں اور اپنی شان عالی کے مطابق بدلہ عطا فرمائیں، اور میرے خاص متعلقین میں سے ایک صاحب خیر نے

besturdubooks.wordpress.com

کتاب کی طباعت میں پرخلوص تعاون فرمایا ہے میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں اور دونوں جہاں میں ان کو کامیابی سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بستوی اور حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی اساتذہ دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمانی محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند کا بھی شکر گزار ہوں، جنھوں نے اپنے گراں قدر تأثرات سے نوازا۔ اور مولوی عبدالعلیم بارہ بنکوی اور مولوی محمد آفتاب کرناٹکی متعلمین دارالعلوم دیوبند کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ جنھوں نے اس کتاب کی تصحیح میں بڑی محنت کی ہے، اس کتاب میں جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہے۔ اور اس میں جو غلطی ہو وہ میری کوتاہی کی وجہ سے ہے۔ اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں جو بھی غلطی نظر آئے اس سے احقر کو مطلع فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے فضل وکرم سے اپنی ذات پاک کے لیے قبول فرمالیں، پڑھنے والوں کو اس سے نفع عطا فرمائیں اور مؤلف کے لیے اس کو صدقۂ جاریہ اور اجر وثواب کا ذریعہ بنادیں۔ آمین یا رب العالمین

اے میرے رب کریم میں آپ کی بے شمار تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ جاری اور ساری رہنے والی ہو، اور اے میرے مولائے عظیم آپ اپنے محبوب امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تمام اولاد واصحاب پر دائمی رحمت اور سلامتی نازل فرمائیے۔ اور فخر موجودات، سرور کائنات، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں میری مغفرت فرمادیجیے۔ (آمین)۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِكَ وَخَالِدًا مَعَ خُلُوْدِكَ

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ☆ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

محمد نسیم بارہ بنکوی

استاذ دارالعلوم دیوبند

۱۴رذی قعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷ر دسمبر ۲۰۰۴ء بروز دوشنبہ

besturdubooks.wordpress.com

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب بستوی مدظلہ العالی
استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً!

گرامی قدر حضرت مولانا محمد نسیم صاحب مدظلہ العالی قاسمی بارہ بنکوی ایک ذی استعداد عالم اور دارالعلوم دیوبند کے مقبول استاذ ہیں، یہ ''منتخب لغات القرآن'' نام کی معرکۃ الآراء تصنیف مولانائے محترم کی علمی، تحقیقی، عرق ریزی اور قلمی کاوش کا مظہر ہے، آپ کا مطالعہ خود شہادت دے گا کہ کتنی بلند پایہ تصنیف ہے، جو مستند تفاسیر کے حوالوں سے مزین اور آراستہ بھی ہے، قرآن فہمی کا راہبر اور رہنما بھی ہے، نیز یہ کتاب قرآنی کلمات اور الفاظ کے معانی کو کھولنے کی کنجی ہے، لغت کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ لفظ کے مفہوم کو اس طرح کھول دے کہ قاری کو کوئی تشنگی نہ رہ جائے۔ مصنف کے قلم نے قرآن کریم میں مستعمل الفاظ کی اس انداز سے توضیح اور تشریح کی ہے کہ صیغہ کا مادہ، مصدر، باب اگر کہیں تعلیل ہوئی ہے تو وہ بھی پھر لفظ کے لغوی، حقیقی اور موضوع لہ معنی کو بتاتے ہوئے مجازی اور مرادی معنی کی وضاحت بھی کردی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے ترجمہ قرآن اور تفسیر وفقہ کے اسباق تسلسل کے ساتھ مولانا کے زیر درس ہیں، اس لیے یہ فیصلہ کرنا یقیناً درست ہی ہوگا کہ ان کی یہ تصنیف تجرباتی اور تحقیقی علم کا شاہکار ہے جو اساتذہ اور طلبہ کے لیے ان شاء اللہ یکساں مفید ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت مولانا محمد نسیم صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند کا یہ علمی کارنامہ ایک یادگار ہوگا اور کتابوں کی لائبریری میں ایک خاص مقام حاصل کرے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علمی خدمت کو قبول فرمائے اور مصنف کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالرحیم بستوی
خادم تدریس دارالعلوم دیوبند
۲۲ رشعبان ۱۴۲۵ھ (جمعہ)

besturdubooks.wordpress.com

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی مدظلہ العالی

استاذ فقہ وادب دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم . وبعد!

قرآن مقدس آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب ہے، جو سب سے افضل نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ صبح قیامت تک جس کے محفوظ رکھنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

قرآن مقدس میں متقدمین ومتاخرین سب کے علوم موجود ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔

من أراد العلم فليثور القرآن فإن فيه علم الأولين والآخرين " (رواہ البیہقی)

جو شخص علم چاہتا ہے وہ قرآن کریم میں غور کرے کیوں کہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

لہٰذا قرآن کریم کے علوم کا احاطہ کرنا محال اور ناممکن ہے۔ البتہ بنیادی علوم قرآن کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، چنانچہ قاضی ابوبکر ابن العربی نے قرآن کے اساسی علوم تین بتائے ہیں، اور علی بن عیسیٰ الرمانی نے تیس علوم تک شمار کرائے ہیں، جیسا کہ علامہ سیوطی نے "الاتقان فی علوم القرآن" میں تصریح فرمائی ہے۔

بہر حال قرآن پاک میں غور وخوض کرنے کے بعد مراد الٰہی تک پہنچنے کے لیے دسیوں علوم کی ضرورت پیش آتی ہے، جس میں اولین درجہ لغات القرآن کو حاصل ہے کہ الفاظ کی صحیح مراد معلوم کر کے ان کی تہ تک رسائی ہو سکے کیوں کہ مشہور ہے

" المباني تدل على المعاني " (الفاظ ہی سے معانی تک رسائی ہو سکتی ہے)۔

مگر بعض الفاظ قرآنی کئی کئی معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً "تقویٰ" کا لفظ ایمان پر

besturdubooks.wordpress.com

بھی بولا گیا ہے جیسے

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى (سورہ فتح آیت/۲۶) اور اللہ تعالیٰ نے انھیں تقویٰ کی بات (ایمان) پر جمائے رکھا۔

توبہ پر بھی اس کا اطلاق ہوا ہے جیسے

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا (سورہ اعراف آیت/۹۶) اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئے ہوتے اور پرہیزگاری اختیار کی ہوتی۔ (توبہ کر لیتے)

اطاعت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے:

اَنْ اَنْذِرُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنِ (سورہ نحل آیت/۲) کہ تم لوگوں کو خبردار کر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو (میری ہی اطاعت کرتے رہو)۔

ترک گناہ پر بھی بولا گیا ہے، جیسے:

وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور گھروں میں ان کے دروازے سے آؤ، اور اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کیے رہو (گناہوں سے بچتے رہو) (سورہ بقرہ آیت/۱۸۹) وغیرہ، وغیرہ۔

یا مثلاً لفظ تَخَوُّف جو اَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ (سورہ نحل آیت/۴۷) یا اللہ تعالیٰ ان کو گھٹاتے گھٹاتے پکڑ لے۔ میں آیا ہے بظاہر خوف سے مشتق ہے اور بعض مفسرین نے اسی معنی کے اعتبار سے یہ تفسیر کی ہے کہ ایک جماعت کو عذاب میں پکڑا جائے تاکہ دوسری جماعت ڈر جائے۔

مگر مفسر قرآن حضرت ابن عباسؓ اور مجاہد وغیرہ ائمہ تفسیر نے یہاں تخوف کو تنقُّص کے معنی میں لیا ہے اور اس معنی کے اعتبار سے ترجمہ "گھٹاتے گھٹاتے" کیا گیا ہے بلکہ حضرت عمر فاروقؓ کو بھی اس لفظ کے معنی میں تردد پیش آیا تھا مگر قدیمی دور جاہلیت میں تنقص کے معنی میں استعمال کو سن کر اطمینان ہو گیا تھا، جیسا کہ اس آیت کے تحت بیضاوی میں تفصیل موجود ہے، اور اس معنی کے لیے دور جاہلیت کے مشہور شاعر ابوکبیر ہذلی کے شعر کو دلیل میں پیش کیا گیا ہے۔

ہاں الفاظ قرآنی کی مراد متعین کرنے کے لیے محض کتب لغت کی چھان بین کافی نہیں ہو سکتی۔ صحیح مفہوم کی تعیین کے لیے ہمیں عہد کہن کی طرف لوٹنا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیان فرمودہ مفاہیم دیکھنے ہوں گے، دراصل قرآن حکیم مفردات، ترتیب،

besturdubooks.wordpress.com

کلمات اور مضامین بلکہ ہر اعتبار سے سراپا اعجاز ہے، اس لیے اس مقصد قرآن کی تشریح کا حق ہر ایک کو نہیں پہنچتا بلکہ زبانِ رسالت سے نکلے ہوئے موتیوں کو دیکھا جائے گا یا جن شخصیات نے ان موتیوں کو براہِ راست چنا ہے یعنی صحابہ کرام کے زریں اقوال اور ان کی قرآن کی ترجمانی کو سینے سے لگایا جائے گا۔

اس ترجمانی کی اشاعت خیر القرون سے اب تک برابر ہو رہی ہے اور قرآن پاک نیز مراد الٰہی کی تشریح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان شاء اللہ صبح قیامت تک ہوتی رہے گی، حاملین علوم نبوت اور نور نبوت رکھنے والوں نے اس سلسلے میں کافی حد تک قیمتی سرمایہ چھوڑا ہے۔

مگر قرآن پاک کے عجائبات لامحدود ہیں، نئے انداز سے علمائے کرام ان کو ملت کے سامنے لاتے رہتے ہیں، اسی سنہری سلسلہ کی ایک اہم کڑی یہ کتاب ”منتخب لغات القرآن“ ہے جس کو رفیق محترم جناب مولانا مفتی محمد نسیم صاحب قاسمی زیدہ مجدہ استاذ دارالعلوم دیوبند نے نہایت عمدہ انداز میں مرتب کیا ہے۔

مولانا موصوف کہنہ مشق لوگوں میں سے ہیں برسہا برس کا تدریسی تجربہ رکھتے ہیں، عربی ادب پر عبور کے ساتھ ساتھ تفسیری دسترس حاصل ہے، ادب کے اسباق کے ساتھ برسوں سے جلالین شریف اور ترجمۂ قرآن پاک کا نہایت کامیابی کے ساتھ مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں درس دے رہے ہیں، موصوف کا یہ فیض بیس سال سے زائد مدت پر پھیلا ہوا ہے، اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں مولانا موصوف نے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے، جو طالبان علوم نبوت کے لیے قرآن فہمی کے تعلق سے ان شاء اللہ گراں مایہ سرمایہ اور عمدہ کلید ثابت ہوگی، نہایت مختصر انداز میں مگر جامعیت کے ساتھ الفاظ کی عمدہ تشریح کی ہے اور قرآن پاک کی ترکیب نحوی کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ اس گراں قدر کتاب کو اہل علم ان شاء اللہ قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور طلبہ اور علماء کے لیے مفید ترین ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول عام عطا فرمائے اور مؤلف محترم کو اجر جزیل عنایت فرما کر مزید اس طرح کی علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خیر خواہ
عبد الخالق سنبھلی
استاذ دارالعلوم دیوبند
۱۴۲۵/۸/۱۵ھ

besturdubooks.wordpress.com

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمانی مدظلہ العالی
محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کا اعجاز.................قرآنی خدمت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ پوری کتاب اللہ ہی کا کلام ہے اس میں انسانی کدوکاوش کا شائبہ ہے نہ وہم، از اول تا آخر کلام الٰہی کا یہ مجموعہ اس کے عقیدتمندوں اور منکرین کے فکر ونظر کا مرکز توجہ ہے' عقیدتمند طبقہ تو اس کے جواہر کو دنیا کے سامنے پیش ہی کرتا ہے' اغیار بھی اس کے علوم ومعارف اور حسن کلام وحسن بیان کے معترف ہیں۔ قرآن مجید میں کتنے علوم ومعارف ہیں، ڈیڑھ ہزار سال بیت رہے ہیں جس نے بھی اس بحر ناپید اکنار میں غواصی کی ہے تر وتازہ اور نئے آبدار موتیوں سے اپنا دامن بھر کر باہر آیا اور ان نئے لعل وجواہر کا دنیا نے استقبال کیا۔ اسی ایک کتاب نے صدہا علوم وفنون کو جنم دیا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ جب تک سورج اور چاند ضیا پاشیاں کرتے رہیں گے اس وقت تک قرآن مجید بھی علوم ومعارف کے نئے نئے عنوان دنیا کے سامنے لاتا رہے گا اور اس کی ضوفشانیاں تاریک دلوں کو منور کرتی رہیں گی۔

بلاشبہ قرآنی خدمت ایک سعادت ہے اب تک کتنے بندگان خدا نے اس کے خزانے لٹائے ہیں اس کا استقصاء نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھی نہیں بتایا جا سکتا کہ کس کس عنوان سے قرآنی جواہر دنیا کے سامنے پیش کئے جا چکے ہیں ایک تفسیروں ہی کی گنتی مشکل ہے کتنی تفسیریں عربی میں ہیں اور کتنی فارسی میں، کتنی انگریزی میں ہیں اور کتنی فرانسیسی میں، کتنی چینی زبان میں ہیں اور کتنی پشتو میں، کتنی اردو میں ہیں اور کتنی گجراتی میں، غرضیکہ سیکڑوں زبانوں کے تراجم اور تفاسیر کا شمار کرنا اور پتہ لگانا کچھ آسان کام ہے؟ صرف اعداد وشمار میں ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں گی۔ صرف ہندو پاک میں ہر

besturdubooks.wordpress.com

سال قرآنی علوم و معارف سے متعلق جو کتابیں شائع ہوتی ہیں، ان کا سراغ لگانا اور ان کو شمار کرنا ایک بڑا کام ہے، چہ جائیکہ پوری دنیا پر نظر ڈالی جائے اور سال کے اندر شائع ہونے والی کتابوں کی فہرست تیار کی جائے، اس سلسلۂ خدمت کو قرآن مجید کا اعجاز نہ کہیے تو کیا کہیے؟ دنیا میں وہ کتابیں بھی ہیں جو آسمانی کتابوں کی فہرست میں ہیں، چند کتابوں کا نام قرآن مجید نے بھی گنایا ہے لیکن ان کتابوں پر تحریف کی مہر لگا دی ہے، غالباً یہی وجہ ہے کہ آسمانی ہونے کے باوجود چوں کہ محرف ہیں، اس لیے ان پر ان کے عقیدت مندوں کی توجہ کم سے کم تر ہے، "کتاب مقدس" کی اشاعت منظور شدہ سوسائٹیاں ہی کرتی ہیں اور عموماً اس کے نسخے مفت ہی تقسیم ہوتے ہیں، یہ تو قرآن مجید ہی کا امتیاز و اعجاز ہے کہ مسلم کتب خانے تو چھاپتے ہی ہیں، اغیار کچھ کم نہیں چھاپتے، اس پر نہ کوئی روک ٹوک اور نہ دار و گیر، قربان جایئے قرآن مجید کی حفاظت کرنے والے پر اور اس ذات کے گن گایئے جس کا یہ کلام ہے جل جلالہ۔

دارالعلوم دیوبند کے ایک لائق استاذ محترم مولانا مفتی محمد نسیم صاحب زاد علمہ قابل رشک ہیں کہ تدریسی مصروفیات کے ساتھ طلبہ اور علماء نیز عوام کے لیے قرآنی خدمات کے سلسلہ کی ایک کتاب "منتخب لغات القرآن" منظر عام پر لا رہے ہیں، قرآن مجید کی نسبت ہی مطالعہ کا پر زور مطالبہ کر رہی ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ علم میں اضافہ ہوگا بلکہ کلام الٰہی سے محبت اور شغف بھی پیدا ہوگا، مرتب نے کتاب کو مفید سے مفید تر بنانے میں کافی عرق ریزی کی ہے، الفاظ کے معانی اور تشریح، شخصیات قرآنی کا مختصر تعارف اور لغات القرآن کے ماہرین کے اقوال، ان سب خوبیوں سے یہ کتاب مزین ہے، مرتب نے یہ اچھا کیا کہ منتخب الفاظ کی تشریح کا ہی بیڑا اٹھایا ورنہ کتاب کی ضخامت استفادہ کی راہ میں رکاوٹ بنتی، اس طرح ان شاء اللہ یہ کتاب عوام و خواص میں قبولیت حاصل کرے گی اور افادہ بیش از بیش ہوگا۔

میں نے یہ چند سطریں اس نیت سے پیش کر دی ہیں کہ قرآن مجید کی خدمت کرنے والوں کے مداحین میں نام آجائے اور بارگاہ قدس میں یہ مدح سرائی شرف قبول حاصل کر لے، ہو سکتا ہے کہ کلام والا اپنے کلام کی مدح سرائی کرنے والے کو خدمت کا موقعہ عطا فرما دے۔ وباللہ التوفیق۔ والسلام

عبدالحفیظ رحمانی

محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

۲ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ ۱۲ رفروری ۲۰۰۵ء

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ (۱) سورۂ فاتحہ

یہ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت ہے۔ اس میں کل سات آیتیں ہیں۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمد وثنا، ربوبیت کاملہ، رحمت واسعہ اور ملکیت تامہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن کا ذکر کرنے کے بعد صراط مستقیم کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا اور صراط مستقیم کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ قاضی بیضاویؒ نے اس سورت کے متعدد نام لکھے ہیں۔ سورۂ فاتحہ، سورہ ام القرآن، سورہ سبع مثانی، سورۂ شفا، سورۂ شکر، سورۂ کنز، سورۂ دعا وغیرہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ سورۂ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل و زبور میں نازل ہوئی اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی سورت اس کی مثل ہے۔ (تفسیر مظہری)

آیت نمبر ۱　اَلْحَمْدُ :۔ سب تعریفیں۔ تمام تعریفیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ دنیا میں جہاں کہیں کسی کی تعریف کی جاتی ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے۔ اس لئے کہ تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اور تمام نعمتوں کا عطا کرنے والا وہی قادر مطلق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ساری کائنات میں مستحق تعریف درحقیقت ایک ہی ذات ہے، تو عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اگرچہ حمد وثنا کے لئے لایا گیا ہے لیکن اسی کے ضمن میں دل نشین طریقہ پر توحید کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔

اَلْحَمْدُ پر الف لام استغراق کے لئے ہے۔ حمد کے لغوی معنی تعریف کرنا۔ باب سمع کا مصدر ہے اور حمد کے اصطلاحی معنی۔ اختیاری خوبی پر زبان سے تعریف کرنا نعمت ہو یا نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے۔ اَلْحَمْدُ هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيْلِ الْاِخْتِيَارِيِّ نِعْمَةً كَانَ اَوْ غَيْرَهَا.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ا لِلّٰہِ :۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ۔لفظ (اللہ) کے معنی سچا معبود، حقیقی معبود۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے، کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے۔

لفظ "اَللّٰہ" اِلٰہٌ سے مشتق ہے جو معبود کے معنی میں ہے۔ پھر لفظ اللہ کو ایسی ذات پاک کا علم بنادیا گیا جو واجب الوجود اور تمام صفات کمال کی جامع ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور تمام کمالات کی جامع اور تمام خرابیوں سے پاک ہے (تفسیر مظہری)

ا رَبِّ :۔ پروردگار، پالنے والا، مالک، آقا۔ اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔ لفظ (ربّ) اصل میں باب نصر سے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ تربیت کے معنی میں ہے۔ اور تربیت کہتے ہیں کسی چیز کو تدریجی طور پر کمال کے درجہ تک پہنچانا۔ پھر مصدر کو صفت مشبہ کے معنی میں استعمال کرنے لگے اور بعض حضرات نے کہا (لفظ ربّ) صفت مشبہ ہے۔ اس کو مصدر سے صفت مشبہ کی طرف منتقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ "ربّ" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ بغیر اضافت کے کسی دوسرے کے لئے لفظ رب کا استعمال کرنا درست نہیں اور اضافت کے ساتھ غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا صحیح ہے۔ قرآن کریم میں ہے (اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ) حضرت یوسف علیہ السلام نے قاصد سے فرمایا۔ تم اپنے آقا کے پاس لوٹ جاؤ۔ (تفسیر بیضاوی)

ا اَلْعٰلَمِیْنَ :۔ تمام جہان، سب جہان۔ اس کا واحد عَالَمٌ ہے۔ مجموعہ مخلوقات کو عالم کہتے ہیں۔ اسی لئے اس کی جمع نہیں لاتے مگر آیت کریمہ میں عالم سے مخلوقات کی الگ الگ جنس مراد ہے۔ مثلاً عالم ملائکہ، عالم جن، عالم انس وغیرہ۔

(عَالَمِیْنَ) عَالَمٌ کی جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کے معنی دنیا اور جہان کے ہیں۔ عَالَمٌ کے ایک دوسرے معنی ہیں (جاننے کا آلہ) دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے جاننے کا آلہ ہیں۔ کائنات کی تمام چیزوں سے خالق کائنات کا علم ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے دنیا کو عالم کہا جاتا ہے۔ اس کا مادہ عِلْمٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبرا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ :۔ تمام جہانوں کا پروردگار، تمام جہانوں کا پالنے والا۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ لفظ (اللہ) کی صفت ہے۔

۲ اَلرَّحْمٰنِ :۔ بہت مہربان، بڑا مہربان، بے حد مہربان۔ لفظ "رَحْمٰن" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ باب سمع سے فعلان کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ رحمٰن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے (تفسیر بیضاوی) یہ رحمت سے مشتق ہے۔

۲ اَلرَّحِيْمِ :۔ نہایت رحم کرنے والا۔ بہت رحم کرنے والا۔ لفظ "رَحِيْم" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ باب سمع سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (تفسیر بیضاوی) یہ رحمت سے مشتق ہے۔

۳ يَوْمِ الدِّيْنِ :۔ بدلہ کا دن۔ مراد قیامت کا دن اور حساب کا دن ہے۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع اَيَّامٌ۔ (دِيْنٌ) کے معنی بدلہ، حساب جمع اَدْيَانٌ۔

۴ اِيَّاكَ نَعْبُدُ :۔ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل نحوی ترکیب میں اِيَّاكَ مفعول بہ مقدم ہے۔ اور تقدیم کی وجہ سے حصر کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔ (نَعْبُدُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر عِبَادَةٌ ہے۔ عبادت کے معنی انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا۔ تفسیر بیضاوی میں ہے (اَلْعِبَادَةُ اَقْصىٰ غَايَةِ الْخُضُوْعِ وَالتَّذَلُّلِ)

۴ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ :۔ ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہم آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (اِيَّاكَ) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم (نَسْتَعِيْنُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر اِسْتِعَانَةٌ اور مادہ عَوْنٌ ہے۔

۵ اِهْدِنَا :۔ آپ ہم کو ہدایت دیجئے۔ آپ ہماری رہنمائی فرمادیجئے۔ (اِهْدِ) باب ضرب سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر هِدَايَةٌ معنی رہنمائی کرنا۔ آخر میں "نَا" جمع متکلم کی ضمیر پہلا مفعول بہ ہے۔

۵ اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ :۔ سیدھا راستہ، صحیح راستہ، صراط مستقیم سے مراد دین اسلام

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔(اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ) اِهْدِ فعل امر کا دوسرا مفعول بہ ہے۔ (صِرَاطٌ) کے معنی راستہ۔جمع: صُرُطٌ ہے۔(مُسْتَقِيْمٌ) باب استفعال سے اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس کا مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔

۶ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ:۔ان پر آپ نے انعام فرمایا۔ یہاں انعام سے دینی انعام مراد ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی انعام فرمایا۔وہ چار جماعتیں ہیں۔نبیین، صدیقین، شہداء، اور صالحین، پارہ:۵، رکوع:۶، میں ان چاروں کی صراحت موجود ہے۔آیت کریمہ یہ ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

(اَنْعَمْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر اِنْعَامٌ ہے۔

۷ اَلْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ:۔جن پر غضب نازل کیا گیا،ان سے مراد یہودی ہیں۔(تفسیر جلالین)

(اَلْمَغْضُوْبُ) باب سمع سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کا مصدر غَضَبٌ ہے۔

۷ اَلضَّآلِّيْنَ:۔گمراہ لوگ، بھٹکے ہوئے لوگ،ان سے مراد عیسائی ہیں۔(تفسیر جلالین)

اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے،اس کا واحد ضَآلٌّ اور مصدر ضَلَالٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ بقرہ

سورۂ بقرہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے۔ اور مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے اس کا نزول شروع ہوا۔ اور مختلف زمانوں میں مختلف آیتیں نازل ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ سود کے متعلق جو آیتیں ہیں۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر مبارک میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئیں۔ اور اس کی ایک آیت (وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰی كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ) قرآن کریم کی بالکل آخری آیت ہے۔ جو ۱۰ھ میں ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے فرائض ادا کرنے میں مشغول تھے (معارف القرآن بحوالہ تفسیر قرطبی) اس سورت میں دو سو چھیاسی (۲۸۶) آیتیں ہیں۔ اور قرآن کریم کی سب سے طویل آیت (آیت دین) اسی سورت میں ہے اس سورت کو سورۂ بقرہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بقرہ کے معنی گائے کے ہیں۔ اس سورت میں بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۂ بقرہ ہے۔

آیت نمبر ۱ الٓمٓ :۔ اس کے حروف الگ الگ ساکن پڑھے جاتے ہیں۔ اَلِفْ، لَامْ، مِیْمْ. اصطلاح میں ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ان کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

۲ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ :۔ یہ کتاب، یہاں کتاب سے مراد قرآن عظیم ہے۔ (كِتَابٌ) کی جمع كُتُبٌ ہے (ذٰلِكَ) اسم اشارہ بعید ہے جو قرآن عظیم کی عظمت شان ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ (ذٰلِكَ) هٰذَا کے معنی میں ہے۔

۲ هُدًى :۔ ہدایت، رہنمائی۔ هُدًى مصدر یہاں اسم فاعل (هَادٍ) کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲ اَلْمُتَّقِیْنَ :۔ پرہیزگار لوگ، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔

باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اَلْمُتَّقِیْنَ کا واحد: اَلْمُتَّقِی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے۔ اس کا مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ وَقْیٌ ہے۔ اِتِّقَاءٌ اصل میں اِوْتِقَایٌ ہے۔ ہمزہ افتعال کے بعد والے واؤ کو تاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳ یُؤْمِنُوْنَ:۔ وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، وہ لوگ یقین کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ۔ حضور اقدس ﷺ کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

۳ اَلْغَیْبُ:۔ چھپی ہوئی چیزیں، بے دیکھی چیزیں۔ غیب سے مراد دین کی وہ تمام باتیں جن کا علم عقل و شعور اور حواس خمسہ سے نہیں ہو سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، جنت اور دوزخ کے حالات اور قیامت میں پیش آنے والے تمام واقعات شامل ہیں۔

۳ یُقِیْمُوْنَ:۔ وہ لوگ قائم کرتے ہیں، وہ لوگ پابندی کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقَامَۃٌ ہے۔

۳ اَلصَّلٰوۃُ:۔ نماز۔ (دین اسلام کا اہم رکن ہے) صلوٰۃ کی جمع:۔ صَلَوٰتٌ ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

۳ یُنْفِقُوْنَ:۔ وہ لوگ خرچ کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔

۴ یُوْقِنُوْنَ:۔ وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْقَانٌ ہے۔

۵ اَلْمُفْلِحُوْنَ:۔ کامیاب لوگ۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد مُفْلِحٌ، اور مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔

۶ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ:۔ خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ اس کے شروع میں ہمزۂ استفہام تسویہ (برابری) کے لئے ہے یعنی ڈرانا اور نہ ڈرانا ان کافروں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے حق میں برابر ہے۔ لیکن حضور پاک ﷺ کے حق میں برابر نہیں۔ کوئی ایمان لائے یا نہ لائے آپ ﷺ ہر صورت میں ثواب عظیم کے مستحق ہیں۔ (اَنْذَرْتَهُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ۔ لَمْ تُنْذِرْهُمْ باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۷ خَتَمَ اللّٰهُ: ۔ اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (خَتَمَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَتْمٌ ہے۔

۷ قُلُوْبِهِمْ: ۔ ان کے دل۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ۔

۷ سَمْعِهِمْ: ۔ ان کے کان۔ سَمْعٌ کی جمع: اَسْمَاعٌ یہاں پر سَمْعٌ. اَسْمَاعٌ کے معنی میں ہے۔ سَمْعِهِمْ ای اَسْمَاعِهِمْ. (تفسیر مظہری)

۷ عَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ: ۔ ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔
یہاں پردہ سے ظاہری اور حقیقی پردہ مراد نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر ذکر کیا گیا ہے یعنی کافر لوگ سیدھے راستے اور دین حق کو نہیں دیکھتے تو ان کی مثال ایسی ہوگئی جیسے ان کی نگاہوں پر پردہ پڑ گیا ہو (قاموس القرآن) (اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں واحد: بَصَرٌ. (غِشَاوَةٌ) کے معنی پردہ۔ اس کا مادہ غَشْيٌ ہے۔

۷ عَذَابٌ عَظِيْمٌ: ۔ بڑا عذاب، بڑی سزا۔ (عَذَابٌ) کی جمع اَعْذِبَةٌ، عَظِيْمٌ، عِظَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ يُخٰدِعُوْنَ: ۔ وہ لوگ دھوکا دیتے ہیں۔ وہ لوگ چالبازی کرتے ہیں۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُخَادَعَةٌ اس کا مادہ خَدْعٌ ہے۔

۱۰ مَرَضٌ: ۔ بیماری۔ یہاں بیماری سے مراد شک اور نفاق کی بیماری ہے۔ (تفسیر جلالین) مَرَضٌ کی جمع اَمْرَاضٌ ہے۔

۱۰ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: ۔ دردناک سزا، دردناک تکلیف۔ عَذَابٌ کی جمع اَعْذِبَةٌ. (اَلِيْمٌ) اَلَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱ لَا تُفْسِدُوْا: ۔تم لوگ فساد نہ کرو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْسَادٌ ہے۔

۱۱ مُصْلِحُوْنَ: ۔ اصلاح کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُصْلِح ہے۔ مصدر اِصْلَاحٌ ہے۔

۱۲ لَا یَشْعُرُوْنَ: ۔ وہ لوگ جانتے نہیں۔ وہ لوگ سمجھتے نہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شُعُوْرٌ ہے۔

۱۳ آمِنُوْا: ۔تم لوگ ایمان لے آؤ۔ باب افعال سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

۱۳ السُّفَهَآءُ: ۔بے وقوف لوگ۔ اس کا واحد سَفِیْهٌ ہے۔ باب کرم سے سَفَاهَة مصدر ہے

۱۴ اِذَا لَقُوْا: ۔جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں۔ (لَقُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ، لَقُوْا اصل میں لَقِیُوْا ہے۔ یاء کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور ماقبل کا کسرہ حذف کر دیا۔ یاء اور واؤ دونوں ساکن ہو گئے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ لَقُوْا ہو گیا۔

۱۴ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ: ۔جب وہ لوگ تنہائی میں اپنے شریر سرداروں سے ملتے ہیں۔ جب وہ لوگ تنہائی میں اپنے شریر سرداروں کے پاس جاتے ہیں۔

(خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلْوَةٌ، خُلُوٌّ و خَلَاءٌ ہے۔ شَیَاطِیْنُ کا واحد شَیْطَانٌ۔ معنی سرکش اور نافرمان۔ یہاں پر اس سے مراد شریر سردار ہیں۔

۱۴ مُسْتَهْزِءُوْنَ: ۔ہنسی کرنے والے۔ مذاق کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا مصدر: اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

۱۵ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ: ۔ اللہ تعالیٰ ان سے استہزاء کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہنسی کر رہے ہیں۔ یہاں پر استہزاء کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استہزاء کی سزا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر　دیں گے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری) (یَسْتَهْزِئُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

۱۵　**يَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ**: ۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں مہلت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دے رہے ہیں۔ (يَمُدُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (طُغْيَانٌ) ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب فتح سے معنی سرکشی کرنا۔ حد سے بڑھ جانا۔

۱۵　**يَعْمَهُوْنَ**: ۔ وہ لوگ حیران و سرگرداں ہو رہے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

۱۶　**اِشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى**: ۔ ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی۔ اِشْتِرَاءٌ کے حقیقی معنی خریدنا۔ یہاں خریدنے کا مطلب اختیار کرنا ہے (تفسیر بیضاوی) یعنی ان لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لی۔ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہو۔ اسی اعتبار سے آیت کریمہ میں اِشْتِرَاء یعنی خریدنے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ (اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِشْتِرَاءٌ اصل میں اِشْتِرَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ ضَلٰلَةٌ کے معنی گمراہی۔ اس کی جمع ضَلَالَاتٌ ہے۔

۱۶　**مَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ**: ۔ ان کی تجارت نفع بخش نہیں ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں تجارت کو فاعل بنانا اسناد مجازی کے طور پر ہے۔ مَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ ان کی تجارت نے نفع نہیں اٹھایا۔ حالاں کہ نفع اٹھانا تجارت سے متعلق نہیں بلکہ تاجروں کا کام ہے اس لئے یہاں فاعل حقیقی اہل تجارت ہیں۔ (مَا رَبِحَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رِبْحٌ اس کے معنی نفع اٹھانا۔

۱۶　**مُهْتَدِيْنَ**: ۔ ہدایت پانے والے۔ ٹھیک راستے پر چلنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (كَانُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر اِهْتِدَآءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِهْتِدَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۷ اِسْتَوْقَدَ نَارًا:۔ اس نے آگ روشن کی۔ اس نے آگ جلائی۔ (اِسْتَوْقَدَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْقَادٌ اور مادہ وَقْدٌ ہے۔ (نَارًا) مفعول بہ ہے۔ نَارٌ کی جمع نِیْرَانٌ ہے۔

۱۷ اَضَآءَتْ مَاحَوْلَهٗ:۔ اس (آگ) نے اس کے آس پاس کی چیزوں کو روشن کر دیا۔ (اَضَآءَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِضَاءَةٌ ہے۔ یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (مَاحَوْلَهٗ) مَا اسم موصول۔ حَوْلٌ کے معنی آس پاس، گرداگرد (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع اَلَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ہے۔ حول مضاف (ہٗ) ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل محذوف (ثَبَتَ) کا ظرف ہوا۔ اور فعل محذوف اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر صلہ ہوا۔ (مَا) اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر (اَضَاءَتْ) فعل مذکور کا مفعول بہ ہے۔

۱۷ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ:۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو تاریکیوں میں چھوڑ دیا۔ (تَرَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرْكٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (ظُلُمَاتٌ) اندھیرے، تاریکیاں واحد ظُلْمَةٌ ہے۔

۱۷ لَایُبْصِرُوْنَ:۔ وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔

۱۸ صُمٌّ:۔ بہرے (جو سننے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد اَصَمُّ ہے۔

۱۸ بُكْمٌ:۔ گونگے (جو بولنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد اَبْكَمُ ہے۔

۱۸ عُمْیٌ:۔ اندھے (جو دیکھنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد اَعْمٰی ہے۔

۱۹ صَیِّبٌ:۔ بارش۔ صَیِّبٌ کی اصل صَیْوِبٌ ہے۔ یاء اور واؤ جمع ہو گئے، ان میں سے پہلا ساکن ہے، واؤ کو یاء سے بدل کر کے یاء کو یاء میں ادغام کر دیا گیا۔ صَیِّبٌ ہو گیا اس کا مادہ صَوْبٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۹ رَعْدٌ: ۔ گرج۔ رَعَدَ السَّحَابُ یَرْعَدُ رَعْدًا باب فتح سے معنی بادل گرجنا۔ اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۹ بَرْقٌ: ۔ بجلی۔ اس کی جمع بُرُوْقٌ ہے۔ اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ برق سے مراد آگ کے کوڑے کی چمک جس سے رعد فرشتہ بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۹ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ آذَانِهِم: ۔ وہ لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کر لیتے ہیں۔ وہ لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے ہیں۔

(یَجْعَلُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ، اَصَابِعُ: انگلیاں، واحد اِصْبَعٌ. آذانٌ: کان، واحد اُذُنٌ. ہے۔

۱۹ الصَّوَاعِق: ۔ کڑک۔ اس کا واحد صَاعِقَةٌ ہے۔

۱۹ مُحِیْطٌ: ۔ گھیرنے والا، احاطہ کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر اس کا مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔

۲۰ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ: ۔ وہ (بجلی) ان کی نگاہوں کو اچک لے گی۔ (یَخْطَفُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب مصدر خَطْفٌ. (اَبْصَارٌ)، آنکھیں، نگاہیں۔ واحد بَصَرٌ.

۲۰ اَضَآءَ لَهُمْ: ۔ وہ ان کے لئے روشن ہوگیا۔ ان کے سامنے روشنی ہوگئی۔ (اَضَاءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضَاءَةٌ. یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ: ۔ وہ ان کے اوپر تاریک ہوگیا۔ ان کے اوپر تاریکی ہوگئی۔ (اَظْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِظْلَامٌ یہ ظُلْمَةٌ سے بنایا گیا ہے جس کے معنی تاریکی کے ہیں۔ لفظ اظلام لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ قَدِیْرٌ: ۔ بہت قدرت والا، یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ قُدْرَةٌ مصدر سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مبالغہ کا صیغہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ :۔ تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔(اُعْبُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: عِبَادَةٌ عبادت کا مطلب انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ عبادت بدنی اور مالی دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ رَبٌّ کے معنی پالنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنٰی میں سے ہے۔

۲۱ لَعَلَّكُمْ :۔ (لَعَلَّ) تعلیل اور ترجی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تعلیل کے اعتبار سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کا ترجمہ یہ ہے (تاکہ تم بچ جاؤ) ترجی کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ (امید ہے کہ تم بچ جاؤ گے)

۲۱ تَتَّقُوْنَ :۔ تم لوگ (دوزخ سے) بچ جاؤ گے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: اِتِّقَاءٌ. اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔

۲۲ فِرَاشًا :۔ بچھونا، فرش۔ یہاں فراش سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ٹھہرنے اور رہائش کے لائق بنا دیا ہے۔ (فِرَاشًا) بِسَاطًا ذَلُوْلًا يُمْكِنُ عَلَيْهَا الْقَرَارُ (تفسیر مظہری)

۲۲ بِنَاءً :۔ چھت جمع: اَبْنِيَةٌ.

۲۲ الثَّمَرٰتِ :۔ پھل واحد: ثَمَرَةٌ.

۲۲ اَنْدَادًا :۔ شریک، مقابل۔ واحد: نِدٌّ.

۲۳ نَزَّلْنَا :۔ ہم نے نازل کیا، ہم نے اتارا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر: تَنْزِيْلٌ ہے۔

۲۳ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ :۔ تم لوگ ایک سورت لے آؤ۔ فَاْتُوْا میں فاء جزائیہ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانًا کے معنی آنا (بِ) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ اس کے معنی لانا۔

۲۳ اُدْعُوْا شُهَدَاءَكُمْ :۔ تم لوگ اپنے مددگاروں کو بلاؤ۔ تم لوگ اپنے حمایتیوں کو بلاؤ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اُدْعُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: دُعَاءٌ، شُهَدَاءُ کا واحد: شَهِيْدٌ معنی مددگار، حمایتی۔

۲۴ فَاتَّقُوْا النَّارَ:۔ تم لوگ آگ سے بچو۔ تم لوگ دوزخ سے بچو۔ فَاتَّقُوْا فاء جزائیہ (اتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّقَاءٌ. اور مادہ وَقْیٌ ہے۔

۲۴ وَقُوْدُهَا:۔ اس (آگ) کا ایندھن۔ اس (دوزخ) کا ایندھن۔ وَقُوْدٌ کے معنی ایندھن (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع النَّارُ ہے۔

۲۴ الحِجَارَةُ:۔ پتھر۔ یہاں پتھر سے مراد وہ بت ہیں جن کو تراش کر کافروں نے عبادت کی تھی۔ اَلْمُرَادُ بِهَا الْاَصْنَامُ الَّتِیْ نَحَتُوْهَا وَعَبَدُوْهَا (تفسیر بیضاوی)

۲۴ اُعِدَّتْ:۔ وہ (آگ) تیار کی گئی ہے۔ وہ (دوزخ) تیار کی گئی ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِعْدَادٌ. اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ. جملہ مستانفہ ہے یا جملہ حالیہ ہے۔ جملہ حالیہ کی صورت میں اس کے شروع میں لفظ قد محذوف مانا جائے گا۔

۲۵ جَنّٰتٍ:۔ باغات، جنتیں۔ جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ (دار الثواب).

۲۵ اَلْاَنْهَارُ:۔ نہریں اس کا واحد: نَهْرٌ.

۲۵ كُلَّمَا رُزِقُوْا:۔ جب بھی ان لوگوں کو دیا جائے گا۔ (رُزِقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رِزْقٌ.

۲۵ اُتُوْا بِهٖ:۔ ان لوگوں کو وہ (پھل) دیا گیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، اتی یاتی اتیانا کے معنی آنا (ب) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا۔ بِهٖ میں (ہ) ضمیر کا مرجع رزق ہے اور رزق سے مراد پھل ہے جس کا تذکرہ آیت کریمہ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا میں ہو چکا ہے۔

۲۵ مُتَشَابِهًا:۔ ملتا جلتا، مشابہت رکھنے والا۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہاں حال ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵ اَزْوَاجٌ :۔ بیویاں۔ اس کا واحد: زَوْجٌ ہے۔ لفظ زوج اضداد میں سے ہے۔ یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) کوئی مثال بیان کرنے سے شرماتے نہیں ہیں۔ (لَایَسْتَحْیٖ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْیَاءٌ۔ ضَرْبُ الْمَثَلِ کے معنی مثال بیان کرنا۔

۲۶ بَعُوْضَةً :۔ مچھر۔ اس کی جمع: بَعُوْضٌ ہے۔

۲۶ اَلْفٰسِقِیْنَ :۔ نافرمانی کرنے والے لوگ۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ مستثنیٰ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ اس کا واحد: فَاسِقٌ اور مصدر فُسُوْقٌ ہے۔

۲۷ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ (یَنْقُضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: نَقْضٌ۔ عَهْدٌ کے معنی عہد، وعدہ۔ جمع: عُهُوْدٌ۔

۲۷ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ :۔ اس (عہد) کی پختگی کے بعد۔ اس (عہد) کی مضبوطی کے بعد۔ مِیْثَاقٌ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے (قاعدہ) واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ مِیْثَاقٌ ہو گیا ہے اس کا مادہ وَثَقٌ ہے۔

۲۷ اَلْخٰسِرُوْنَ :۔ نقصان اٹھانے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: خَاسِرٌ مصدر: خُسْرَانٌ ہے۔

۲۸ تَكْفُرُوْنَ :۔ تم لوگ انکار کرتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كُفْرٌ اور كُفْرَانٌ ہے۔

۲۸ اَمْوَاتًا :۔ بے جان واحد: مَیِّتٌ اس کا مادہ مَوْتٌ ہے۔

۲۸ اَحْیَاكُمْ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو زندہ فرمایا۔ (اَحْیَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِحْیَاءٌ۔ اصل میں اَحْیَیَ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۸ يُمِيتُكُمْ :۔ اللہ تعالیٰ تمہیں موت دیں گے۔(يُمِيتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِمَاتَةٌ۔

۲۹ اِسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ :۔ اللہ تعالیٰ نے قصد فرمایا آسمان کی طرف۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر اِسْتِوَاءٌ مادہ سوی ہے۔ اِسْتِوَاءٌ اصل میں اِسْتِوَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(سَمَاءٌ) کے معنی آسمان۔ جمع سَمٰوَاتٌ ہے۔

۲۹ سَوّٰهُنَّ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو درست بنایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو درست کر کے بنا دیا۔(سَوّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ معنی درست کرنا،اور درست بنانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔(هُنَّ) جمع مؤنث کی ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع سَمَاءٌ ہے۔ لفظ سَمَاءٌ جمع ہے یا جمع کے معنی میں ہے اگر جمع ہے تو اس کا واحد سَمَاءَةٌ ہے۔ زجاج نحوی نے کہا سَمَاءٌ لفظ کے اعتبار سے واحد اور معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری)

۲۹ سَمٰوٰتٌ :۔ آسمان۔ اس کا واحد سَمَاءٌ ہے۔

۲۹ عَلِيْمٌ :۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ باب سمع سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۰ اَلْمَلٰٓئِكَةُ :۔ فرشتے۔ اس کا واحد مَلَكٌ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہیں جو نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ جن کاموں کیلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرما دیا ہے انہیں کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ.

۳۰ خَلِيْفَةٌ :۔ نائب،قائم مقام۔ جمع خُلَفَآءُ اور خَلَائِفُ ہے۔

۳۰ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ :۔ وہ خون ریزی کرے گا۔ وہ خون بہائے گا۔ (يَسْفِكُ) باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَفْكٌ. دِمَآءَ کا واحد دَمٌ معنی خون۔

۳۰ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ :۔ ہم آپ کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں۔(نُسَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَسْبِيْحٌ ہے۔

۳۰ نُقَدِّسُ لَكَ :۔ ہم آپ کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔(نُقَدِّسُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَقْدِيْسٌ ہے۔

۳۱ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا :۔ اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں تمام چیزوں کے ناموں اور خاصیتوں کا الہام فرما دیا۔ (عَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَعْلِيْمٌ. اَلْاَسْمَآءَ، اس کا واحد : اِسْمٌ معنی نام۔

۳۱ اٰدَمَ :۔ حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر آپ کی بائیں پسلی سے حضرت حواء کو پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام چیزوں کے نام اور خواص سکھائے۔ فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اور تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء دونوں کو جنت میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو اس دنیا میں بھیجا۔ دنیا کے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اسی لئے آدمی کہلاتے ہیں۔ قاضی بیضاوی نے لفظ ''آدم'' کو عجمی اسم قرار دیا ہے۔ اس قول کے اعتبار سے علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

''بعض لوگ لفظ آدم کو عربی اسم قرار دیتے ہیں'' اس صورت میں یہ لفظ اُدْمَۃٌ یا اَدِيْمٌ سے مشتق ہے۔ اس قول کے اعتبار سے لفظ آدم علمیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۳۱ اَنْبِئُوْنِیْ :۔ تم مجھ کو خبر دو۔ تم مجھ کو بتاؤ۔ (اَنْبِئُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِنْبَآءٌ (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۳ تُبْدُوْنَ:۔ تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِبْدَاءٌ۔ اس کا مادہ بُدُوٌّ ہے۔

۳۳ تَكْتُمُوْنَ:۔ تم لوگ چھپاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: كَتْمٌ۔

۳۴ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ:۔ تم لوگ آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرو۔ (اُسْجُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سُجُوْدٌ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ یہاں سجدہ سے مراد آدم علیہ السلام کی تعظیم کیلئے ان کے سامنے جھک جانا ہے۔ پیشانی کو زمین پر رکھنا مراد نہیں۔ (تفسیر جلالین)

۳۴ اَبٰی:۔ اس نے انکار کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِبَاءٌ۔ یہ اصل میں اِبَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۴ اِسْتَكْبَرَ:۔ اس نے تکبر کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِكْبَارٌ۔

۳۵ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا:۔ تم دونوں اس (جنت) سے فراخی سے کھاؤ۔ تم دونوں اس (جنت) سے آسودگی سے کھاؤ۔ (كُلَا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر: اَكْلٌ ہے۔ (رَغَدًا) کے معنی فراخی، اور آسودگی، (مِنْهَا) میں هَا ضمیر کا مرجع جَنَّةٌ ہے۔ رَغَدًا کی تفصیل آیت (۵۸) میں دیکھئے۔

۳۵ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ:۔ تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جاؤ۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو جس درخت سے منع کیا گیا تھا اس سے کونسا درخت مراد ہے۔ بعض حضرات نے کہا گیہوں اور بعض نے کہا انگور اور بعض نے کہا انجیر وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ قرآن اور حدیث نے اس کی کوئی تعیین نہیں کی۔ اس لئے اس کو متعین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (تفسیر قرطبی) (لَا تَقْرَبَا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر: قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ اَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ :۔ شیطان نے ان دونوں (حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا) سے لغزش کرادی۔ (اَزَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِزْلَالٌ. (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۳۶ اِهْبِطُوْا :۔ تم لوگ نیچے اترو۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هُبُوْطٌ.

۳۶ مُسْتَقَرٌّ :۔ ٹھہرنا، ٹھہرنے کی جگہ، یہ مصدر میمی بھی ہوسکتا ہے اور ظرف بھی ہوسکتا ہے مصدر کے اعتبار سے ترجمہ ٹھہرنا اور ظرف کے اعتبار سے ٹھہرنے کی جگہ۔ باب استفعال سے مصدر اِسْتِقْرَارٌ. ہے۔

۳۶ مَتَاعٌ :۔ فائدہ اٹھانا، فائدہ اٹھانے کا سامان، ہر وہ سامان جس سے تھوڑا سا فائدہ اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے۔ مصدر کے اعتبار سے ترجمہ فائدہ اٹھانا اور دوسرا ترجمہ فائدہ اٹھانے کا سامان، اس کی جمع: اَمْتِعَةٌ.

۳۷ تَلَقّٰى :۔ اس نے (آدم علیہ السلام نے) سیکھ لیا۔ اس نے (آدم علیہ السلام نے) حاصل کرلیا۔ باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَلَقِّيْ.

۳۷ تَابَ عَلَيْهِ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْبَةٌ. اَلتَّوْبَةُ علیٰ کے ساتھ استعمال ہو تو معنی توبہ قبول کرنا۔

۳۷ اَلتَّوَّابُ :۔ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا۔ تَوْبَةٌ سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۸ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ :۔ نہ ان لوگوں پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: حُزْنٌ ہے خوف اور حزن میں فرق یہ ہے کہ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اور حزن اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ وَالْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی) آیت کریمہ میں خوف اور حزن دونوں کی نفی کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر آخرت میں ان لوگوں کو نہ کسی ناگوار چیز کے پیش آنے کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی پسندیدہ چیز کے فوت ہونے کا غم ہوگا۔ یعنی نہ کوئی ناگوار چیز پیش آئے گی اور نہ کوئی پسندیدہ چیز فوت ہوگی۔ بلکہ وہاں پر ان کیلئے خوشی ہی خوشی اور راحت ہی راحت ہوگی۔

۳۹ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا:۔ ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ ان لوگوں نے ہمارے حکموں کو جھٹلایا (كَذَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَكْذِيْبٌ۔ آيَاتٌ کے معنی نشانیاں، احکام۔ واحد: اٰيَةٌ.

۴۰ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ:۔ اے بنی اسرائیل۔ اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔

تفسیر مظہری میں ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہیں۔ (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے اور ان کی نسل سے یہودیوں کے بارہ قبیلے ہوئے۔ اس لئے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ لفظ ''اسرائیل'' علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۴۰ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ:۔ تم لوگ میرے عہد کو پورا کرو۔ یہاں عہد کو پورا کرنے سے مراد ایمان لا کر اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ (بیضاوی) (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِيْفَاءٌ۔ یہ اصل میں اِيْفَائٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ عَهْدٌ کے معنی پختہ وعدہ۔ قول و قرار، جمع: عُهُوْدٌ.

۴۰ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ:۔ میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔ یہاں عہد پورا کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین اجر و ثواب سے نوازیں گے۔ (تفسیر بیضاوی) (اُوْفِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے اصل میں اُوْفِيْ ہے۔ حالت جزم کی وجہ سے یاء گر گئی ہے۔

۴۰ اِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ:۔ تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو۔ تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔ لفظ اِيَّايَ ضمیر منصوب منفصل ہے۔ یہ فعل مقدر (اِرْهَبُوْا) کا مفعول مقدم ہے۔ اس کی اصل عبارت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اِیَّایَ ارْهَبُوْا) ہے اور (فَارْهَبُوْن) میں فاء جزائیہ ہے۔ اور فاء جزائیہ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ یہ کلام شرط کے معنی کو شامل ہے۔ اس کی اصل عبارت اِنْ کُنْتُمْ رَاهِبِيْنَ شَيْئًا فَارْهَبُوْن ہے (تفسیر بیضاوی)

اس تفصیل سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ (اِیَّایَ فَارْهَبُوْن) اصل کے اعتبار سے دو جملے ہیں۔ پہلا جملہ اِیَّایَ ارْهَبُوْا اور دوسرا جملہ اِنْ كُنْتُمْ رَاهِبِيْنَ شَيْئًا فَارْهَبُوْن ہے اس کلام میں مفعول کو مقدم کرنا۔ مفعول کو مکرر لانا اور فعل کو مکرر لانا تینوں باتیں پائی جا رہی ہیں۔ مفعول کو مقدم کرنے کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہوگئی ہے (فَارْهَبُوْن) کی اصل عبارت فَارْهَبُوْنِی یائے متکلم کے ساتھ ہے۔ آیت کریمہ میں تخفیف کے لئے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کیلئے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا۔

(ارْهَبُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر رَهْبٌ و رَهْبَةٌ و رَهَبٌ ہے۔

۴۱ لَاتَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ: ۔ تم لوگ قرآن کے سب سے پہلے انکار کرنے والے مت بنو۔ یہ خطاب یہودیوں سے ہے۔ اس میں اشکال یہ ہے کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سابقہ پڑا ہے۔ اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں مشرکین عرب قرآن کریم کا انکار کر چکے تھے۔ تو یہودی سب سے پہلے انکار کرنے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے تم سب سے پہلے انکار کرنے والے مت بنو۔ (لَاتَكُوْنُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: كَوْنٌ ہے۔

۴۱ ثَمَنًا قَلِيْلًا: ۔ تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ۔ یعنی دنیاوی فوائد کو ترجیح نہ دو۔ دنیا کا ساز و سامان چاہے جتنا زیادہ ہو۔ آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ (ثَمَنٌ) قیمت، معاوضہ، جمع: اَثْمَانٌ. قَلِيْلٌ. تھوڑا، معمولی۔

۴۱ اِيَّایَ فَاتَّقُوْن: ۔ تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو۔ تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔ اس کی ترکیب اور تفصیل (اِیَّایَ فَارْهَبُوْن) میں دیکھئے۔ (اتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر حاضر، مصدر: اِتِّقَاءٌ. اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔ اس کے آخر میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔

۴۲ لَاتَلْبِسُوْا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ :۔تم لوگ حق کو ناحق کے ساتھ نہ ملاؤ۔ یہاں حق سے مراد اللہ تعالٰی کا نازل کیا ہوا کلام اور باطل سے مراد یہودیوں کی گڑھی ہوئی بات ہے۔ تورات میں اللہ تعالٰی کے نازل کئے ہوئے کلام کے ساتھ یہودی علماء اپنی گڑھی ہوئی باتیں ملا دیا کرتے تھے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ (لَاتَلْبِسُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: لَبْسٌ.

۴۳ اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ :۔تم لوگ نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرنے سے مراد تمام شرائط اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے نماز ادا کرنا ہے۔ (اَقِیْمُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقَامَۃٌ.

۴۳ اٰتُوْا الزَّکوٰۃَ:۔تم لوگ زکوٰۃ دو۔ ہر صاحب نصاب عاقل و بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ پورے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالٰی کے راستے میں خرچ کرنا فرض ہے۔ اسی کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ (اٰتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِیْتَاءٌ. یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخری یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۴۴ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ:۔ کیا تم دوسرے لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو۔ یہ آیت کریمہ علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے مسلمان رشتہ داروں سے کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ثابت رہو اس لئے کہ یہ سچا دین ہے۔ لیکن دنیاوی مفادات کے پیش نظر وہ خود ایمان نہیں لاتے تھے۔ (تفسیر جلالین)

(اَ) ہمزہ استفہام انکار کیلئے ہے۔ یعنی تمہیں ایسا نہ کرنا چاہئے (تَاْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اَمْرٌ، بِرٌّ کے معنی بھلائی، نیکی۔ نیک کام۔ یہاں بِــــرّ یعنی نیک کام سے مراد اللہ تعالٰی کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔ (تفسیر جلالین)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۴ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ:۔ تم لوگ اپنے کو بھول جاتے ہو۔(تَنْسَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نِسْيَانٌ.

۴۵ اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ:۔ تم لوگ صبر اور نماز سے مدد چاہو۔صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے میں جانی اور مالی جو مشقت ہو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔اس لئے کہ رنج وغم کے دور کرنے میں نماز بہت موثر ہے۔

(اِسْتَعِيْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَانَةٌ.

۴۶ يَظُنُّوْنَ:۔ وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔(يَظُنُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَنٌّ ہے۔یہاں ظن یقین کے معنی میں ہے۔

۴۶ مُلٰقُوْا رَبِّهِمْ:۔ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے۔(مُلَاقُوْا) اصل میں مُلَاقُوْنَ ہے نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ واحد: مُلَاقٍ جو اصل میں مُلَاقِيٌ ہے۔

۴۷ اَلْعٰلَمِيْنَ:۔ تمام دنیا والے، تمام جہان والے۔یہاں پر مراد ان کے زمانہ میں پائے جانے والے تمام لوگ ہیں۔یعنی بنی اسرائیل کے زمانہ میں جو لوگ موجود تھے ان سب کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فضیلت عطا فرمائی تھی۔(عَالَمِيْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے واحد: عَالَمٌ.

۴۸ لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ:۔ کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے بدلہ نہیں دے گا۔ کوئی شخص کسی شخص کے کام نہیں آئے گا۔(لَاتجزی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی۔صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر جَزَاءٌ. نَفْسٌ کے معنی شخص جمع اَنْفُسٌ وَنُفُوْسٌ.

۴۸ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ:۔ کسی شخص کی طرف سے سفارش قبول نہیں کی جائے گی۔ (لَا يُقْبَلُ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قُبُوْلٌ.

(شَفَاعَةٌ) معنی سفارش کرنا باب کرم سے مصدر ہے۔

۴۸ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ:۔ کسی شخص کی طرف سے فدیہ نہیں لیا جائے گا۔کسی شخص کی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر طرف سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔ (لَا يُؤْخَذُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَخْذٌ. عَدْلٌ کے معنی فدیہ، بدل، معاوضہ۔

۴۹ آلِ فِرْعَوْنَ :۔ فرعون کے متعلقین۔ فرعون کے متبعین۔ یہاں آل سے مراد فرعون کا اتباع کرنے والے اور اس کے دین پر چلنے والے ہیں۔ تفسیر مظہری میں ہے: آلِ فِرْعَوْنَ ای اَتْبَاعِہٖ واھل دِیْنِہٖ. آل کے معنی اہل وعیال کے ہیں۔ لفظ "آل" کا استعمال اشراف میں ہوتا ہے چاہے شرافت دینی ہو یا دنیوی جیسے "آل النبی" "آل فرعون" فرعون مصر کے بادشاہ کا لقب ہے۔ جمع: فَرَاعِنَۃٌ. حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو فرعون تھا۔ اس کا نام مصعب بن ریان یا ولید بن مصعب ہے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ریان ہے۔ (تفسیر بیضاوی)

۴۹ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ :۔ وہ لوگ تم کو سخت عذاب دیتے ہیں (دیتے تھے) وہ لوگ تم کو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں (پہنچاتے تھے) يَسُوْمُوْنَ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، سَوْمٌ.

۴۹ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ :۔ وہ لوگ تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں (چھوڑ دیتے تھے)۔ (يَسْتَحْيُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، اِسْتِحْيَاءٌ. یہ اصل میں اِسْتِحْيَايٌ ہے۔ آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ نِسَآءٌ کے معنی عورتیں اس کا واحد: (خلاف قیاس) اِمْرَاَۃٌ ہے۔

۴۹ بَلَآءٌ :۔ امتحان، آزمائش۔ بَلَا يَبْلُوْ بَلَاءً (باب نصر) امتحان لینا۔ آزمائش کرنا۔

۵۰ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ :۔ ہم نے تمہاری وجہ سے دریا کو پھاڑ دیا۔ اس دریا سے مراد "دریائے قلزم" ہے۔ (تفسیر مظہری) (فَرَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر، فَرْقٌ. (بَحْرٌ) کے معنی دریا، جمع اَبْحُرٌ و بُحُوْرٌ و بِحَارٌ.

۵۱ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً :۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس رات کا وعدہ کیا۔ فرعون کی ہلاکت کے بعد جب مصر واپسی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تورات دینے کے لئے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بلایا کہ چالیس رات تک وہاں ٹھہریں اور دن میں روزہ رکھیں اس کے بعد تورات دی جائے گی پھر مدت پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے تورات عنایت فرمائی۔

(وَاعَدْنَا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: مُوَاعَدَۃٌ۔

۵۱ مُوْسیٰ:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔آپ کے والد ماجد کا نام حضرت عمران ہے۔حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔دونوں کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا۔اس زمانے کا فرعون بڑا سخت ظالم تھا۔اس نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔فرعون اور اس کی قوم کے لوگ بنی اسرائیل پر بہت ظلم کرتے تھے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار میں تشریف لے گئے۔اور اس کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا اور دو معجزے بھی پیش فرمائے۔ایک معجزہ عصائے مبارک تھا اور دوسرا معجزہ ید بیضاء تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی معجزہ کے طور پر سانپ بن جاتی تھی۔اور آپ دست مبارک جب اپنے گریبان سے نکالتے تھے تو وہ روشن اور چمک دار ہو جاتا تھا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو اس نے جادو قرار دیا اور اپنی حکومت کے ماہر جادوگروں سے مقابلہ کرایا۔اس میں فرعون اور فرعونیوں کو زبردست شکست ہوئی۔اور جادوگر ایمان لے آئے۔فرعون اور اس کے پیروکاروں کی تنبیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجے لیکن جب وہ اپنی سرکشی سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ نے بڑا عذاب نازل فرمایا۔یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو دریائے قلزم میں غرق فرمادیا اور تمام لوگوں کے لئے ان کو عبرت کا ذریعہ بنا دیا۔

۵۱ اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ:۔ تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا۔اَلْعِجْلَ مفعول اول ہے اور اِلٰھًا مفعول ثانی محذوف ہے۔اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔(اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ۔(عِجْلٌ) کے معنی بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع: عُجُوْلٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۵۳ اَلْفُرْقَانَ :۔ فیصلہ کی چیز۔ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز۔ یہاں فرقان سے مراد تورات ہے جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی تھی۔ یا فرقان سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے تھے۔ (تفسیر بیضاوی وتفسیر مظہری) فُرْقَانٌ باب نصر سے مصدر ہے یہاں فرقان مصدر اسم فاعل فَارِقٌ کے معنی میں ہے۔

۵۴ تُوْبُوْآ اِلٰی بَارِئِکُمْ :۔ تم لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف توبہ کرو۔ تم لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ (تُوْبُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر :تَوْبَةٌ. (بَارِیٌٔ) پیدا کرنے والا۔ ٹھیک بنانے والا۔ (بَرَءَ یَبْرَءُ بَرْءً) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر (بَارِیٌٔ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۵۴ فَاقْتُلُوْآ اَنْفُسَکُمْ :۔ اور تم اپنی جانوں کو قتل کرو۔ یعنی تم میں سے بعض آدمی بعض آدمی کو قتل کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے بچھڑے کی عبادت نہیں کی ہے وہ بچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کریں۔ (تفسیر جلالین وتفسیر مظہری) (اُقْتُلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر :قَتْلٌ۔ اَنْفُسٌ کا واحد :نَفْسٌ. معنی جان۔

۵۴ اَلتَّوَّابُ :۔ بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر تَوْبَةٌ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (تَوَّابٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۵۵ جَهْرَةً :۔ کھلے طور پر۔ علانیہ طور پر۔ (جَهَرَ یَجْهَرُ جَهْرَةً) باب فتح سے معنی اعلان کرنا۔ آواز بلند کرنا۔ آیت کریمہ میں جَهْرَةً مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵۵ اَلصّٰعِقَةُ :۔ کڑک۔ بجلی۔ جمع :صَوَاعِقُ.

۵۶ بَعَثْنٰکُمْ :۔ ہم نے تم لوگوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ (بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر بَعْثٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۵۷ ظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ :۔ ہم نے تمہارے اوپر ابر کا سایہ کر دیا۔ ہم نے تمہارے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اوپر بادل کا سایہ کردیا۔ (ظَلَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف ،صیغہ جمع متکلم ۔مصدر تَظْلِیْل. (اَلْغَمَام) کے معنی ابر ، بادل ، واحد : غَمَامَةٌ.

۵۷ اَلْمَنّ : ۔ ترنجبین ۔ ایک قسم کی شبنم جو شہد کی طرح گاڑھی اور لذیذ تھی ۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے مَن دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ایک غذا تھی ۔ جو صبح صادق سے سورج نکلنے تک آسمان سے برف کی طرح برستی رہتی تھی ۔ (قاموس القرآن)

۵۷ اَلسَّلْوٰی : ۔ بٹیریں ۔ (ایک قسم کے پرندے) اس کا واحد سَلْوَة ہے ۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سرخی مائل پرندہ جس کے جھنڈ کے جھنڈ جنوبی ہوا میں اڑ کر آجاتے تھے ۔ حضرت وہب فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈ ایک میل کے طول و عرض میں صرف ایک نیزہ کی بلندی پر بنی اسرائیل کے سروں پر پھیل جاتے تھے ۔ (قاموس القرآن)

۵۸ اَلْقَرْیَةَ : ۔ آبادی ۔ شہر یہاں قریہ سے مراد بیت المقدس یا اریحا ہے ۔ (تفسیر جلالین)

۵۸ رَغَدًا : ۔ کشادگی ۔ فراخی ۔ رَغِدَ یَرْغَدُ رَغَدًا باب سمع ،معنی خوش حال ہونا ۔ آیت کریمہ میں مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اصل عبارت (اَكْلًا رَغَدًا) ہے ۔

۵۸ سُجَّدًا : ۔ سجدہ کرنے والے اس کا مطلب یہ ہے کہ جھکے جھکے داخل ہو جاؤ ۔ یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے ۔ (تفسیر جلالین اور بیان القرآن) اس کا واحد : سَاجِدٌ ہے ۔

۵۸ حِطَّةٌ : ۔ توبہ ۔ یعنی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں ۔ ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے ۔ اس کا مادہ حَطٌّ (باب نصر) ہے جس کے معنی معاف کرنا گھٹانا ۔ اس کی اصل عبارت مَسْأَلَتُنَا حِطَّةٌ ہے ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہے ۔

۵۸ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ : ۔ ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے ۔ (نَغْفِرْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف ، صیغہ جمع متکلم ، مصدر : مَغْفِرَةٌ ۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے ۔ خَطَایَا کے معنی خطائیں ۔ غلطیاں ۔ واحد : خَطِیْئَةٌ.

۵۹ رِجْزًا : ۔ عذاب ۔ یہاں اس عذاب سے مراد طاعون ہے ۔ (تفسیر جلالین)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۰ اِسْتَسْقٰی مُوْسٰی :۔ موسیٰ علیہ السلام نے پانی مانگا (اپنی قوم کیلئے) موسیٰ علیہ السلام نے پانی کی دعا مانگی۔ (اِسْتَسْقٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِسْقَاءٌ یہ اصل میں اِسْتِسْقَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ سَقْیٌ ہے۔

۶۰ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ :۔ آپ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں پتھر سے مراد وہ پتھر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خصیہ میں ورم کی تہمت لگائی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کرنے کیلئے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے تو وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا اور بنی اسرائیل کے سرداروں کے پاس جا کر ٹھہرا۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس تہمت سے بری فرما دیا تھا۔ پتھر کے کپڑا لے کر بھاگنے کا واقعہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں موجود ہے۔ حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ وہ کوئی متعین پتھر نہیں تھا۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر پر اپنی لاٹھی مارتے تھے اس میں سے پانی کے چشمے جاری ہو جاتے تھے۔ (تفسیر مظہری) اِضْرِبْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: ضَرْبٌ. عَصَا کے معنی لاٹھی۔ جمع: عِصِیٌّ.

۶۰ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا :۔ تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے بہہ پڑے۔ (اِنْفَجَرَتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِنْفِجَارٌ. عَيْنٌ. کے معنی چشمہ (زمین سے پانی جاری ہونے کی جگہ) جمع: عُيُوْنٌ.

۶۰ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ :۔ تمام لوگوں نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو جان لیا۔ تمام قبیلوں نے اپنے گھاٹ کو جان لیا۔ (عَلِمَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِلْمٌ (مَشْرَبٌ) باب سمع سے اسم ظرف ہے۔ جمع مَشَارِبُ. معنی گھاٹ۔ پانی پینے کی جگہ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۰ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ :۔تم لوگ زمین میں فساد نہ کرو۔ (لَا تَعْثَوْا) باب سَمِعَ سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: عُثِیٌّ (لَا تَعْثَوْا) لَا تُفْسِدُوْا کے معنی میں ہے۔

۶۱ تُنْبِتُ الْاَرْضُ :۔زمین اُگاتی ہے۔ (تُنْبِتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر: اِنْبَاتٌ۔

۶۱ بَقْلِهَا :۔اس کی ترکاری جمع: بُقُوْلٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ قِثَّائِهَا :۔اس کی ککڑی۔ قِثَّاءٌ کے معنی ککڑی۔ واحد: قِثَّاءَةٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ فُوْمِهَا :۔اس کا گیہوں۔ (فُوْمٌ) کے معنی گیہوں۔ جمع فُوْمَانٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ عَدَسِهَا :۔اس کی مسور۔ (عَدَسٌ) کے معنی مسور۔ واحد: عَدَسَةٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ بَصَلِهَا :۔اس کی پیاز۔ بَصَلٌ کے معنی پیاز۔ واحد بَصَلَةٌ (هَا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۱ تَسْتَبْدِلُوْنَ :۔تم لوگ بدلنا چاہتے ہو۔ تم لوگ عوض میں لینا چاہتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: اِسْتِبْدَالٌ۔

۶۱ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ :۔ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی ماردی گئی۔ ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی مسلط کردی گئی۔ (ضُرِبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر: ضَرْبٌ ہے۔

۶۱ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے۔ وہ لوگ غضب الٰہی کے مستحق ہوگئے۔ (بَآءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: (بَوْءٌ) ہے۔

۶۱ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ :۔وہ لوگ تجاوز کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۶۲ هَادُوْا :۔وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر: ھَوْدٌ. حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو یہودی کہتے ہیں۔

۶۲ اَلنَّصٰرٰی:۔ نصرانی لوگ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو نصرانی کہتے ہیں۔ اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۶۲ اَلصّٰبِئِیْنَ:۔ ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے۔ ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرنے والے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ صابئین اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔ حضرت قتادہؒ سے منقول ہے کہ صابئین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں کہ جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے۔ زبور کی تلاوت کرتے تھے اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (تفسیر مظہری) اسم فاعل جمع مذکر سالم اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: صَابِئٌ.

۶۳ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ:۔ ہم نے تم سے عہد لیا۔ (اَخَذْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اَخْذٌ. مِیْثَاق کے معنی عہد و پیمان، اور قول و قرار کے ہیں۔ یہ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے۔ واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا مِیْثَاقٌ ہو گیا اس کا مادہ وثق ہے۔ مِیْثَاق کی جمع: مَوَاثِیْقُ ہے۔

۶۳ رَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ:۔ ہم نے تمہارے اوپر کوہ طور کو بلند کر دیا۔ ہم نے طور پہاڑ کو اٹھا کر تمہارے اوپر معلق کر دیا۔ (بیان القرآن) طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا۔ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری)
(رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفْعٌ ہے۔ (الطُّوْرُ) جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)

۶۴ تَوَلَّیْتُمْ:۔ تم نے اعراض کیا۔ تم نے روگردانی کی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلِّیْ.

۶۵ اِعْتَدَوْا:۔ ان لوگوں نے تجاوز کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر　غائب، مصدر: اِعْتِدَاءٌ.

۶۵　اَلسَّبْتُ: ۔ ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)

۶۵　قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ: ۔ ذلیل بندر۔ (قِرَدَةً) کے معنی بندر۔ واحد: قِرْدٌ. (خَاسِئِيْنَ) کے معنی: ذلیل اور رسوا۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (كُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ خَاسِئِيْنَ کا واحد: خَاسِئٌ خَسِئَ خَسْأً باب سَمِعَ دور ہونا۔ دھتکارا جانا۔

۶۵　نَكَالًا: ۔ عبرت، سزا، عبرت ناک سزا، عبرت انگیز سزا۔

۶۶　بَقَرَةً: ۔ گائے۔　اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔

۶۷　اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا: ۔ کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ کیا آپ ہم سے ہنسی کرتے ہیں۔ اَ ہمزہ استفہام (تَتَّخِذُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ: (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ هُزُوًا مصدر اسم مفعول مَهْزُوًّا کے معنی میں ہے۔

۶۸　لَا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ: ۔ نہ بوڑھی ہو نہ کنواری ہو۔ نہ بہت بوڑھی ہو نہ بہت بچی ہو۔ فَارِضٌ کے معنی بہت بوڑھی۔ بہت عمر رسیدہ۔ جمع: فَوَارِضُ. بِكْرٌ کے معنی کنواری۔ کم عمر والی۔ جمع: اَبْكَارٌ.

۶۸　عَوَانٌ: ۔ ادھیڑ عمر والی۔ درمیانی عمر والی۔　جمع: عُوْنٌ.

۶۸　تُؤْمَرُوْنَ: ۔ تم لوگ حکم دیئے جاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اَمْرٌ.

۶۹　بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ: ۔ زرد رنگ کی گائے۔ (بَقَرَةٌ) کے معنی گائے۔ اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔ (صَفْرَاءُ) فَعْلَاءُ کے وزن پر صیغہ صفت ہے۔ اس کے معنی زرد رنگ والی۔

۶۹　فَاقِعٌ لَّوْنُهَا: ۔ اس کا رنگ گہرا زرد ہو۔ اس کا رنگ تیز زرد ہو۔ (فَاقِعٌ) اسم فاعل واحد مذکر اس کے معنی گہرے زرد رنگ والا۔ لَوْنٌ کے معنی رنگ۔ جمع: اَلْوَانٌ.

۶۹　تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ: ۔ جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے۔ جو دیکھنے والوں کو فرحت بخش ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (تَسُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سُرُوْرٌ۔
(النّٰظِرِیْنَ) دیکھنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (تَسُرُّ) کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ نَاظِرِیْن کا واحد نَاظِرٌ ہے۔

۷۰ تَشَابَهَ عَلَيْنَا:۔ وہ (گائے) ہمارے اوپر مشتبہ ہوگئی۔ (تَشَابَه) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَشَابُهٌ۔

۷۰ مُهْتَدُوْنَ:۔ ہدایت پانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ مصدر اِهْتِدَاءٌ. یہ اصل میں اِهْتِدَايٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۷۱ لَا ذَلُوْلٌ:۔ جو کام کرنے والی نہ ہو۔ جو محنت کرنے والی نہ ہو۔ ذَلُوْلٌ کے معنی کام کرنے والی، فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع ذُلُلٌ ہے۔

۷۱ تُثِيْرُ الْاَرْضَ:۔ جو زمین کو جوتے۔ جو زمین کو جوتتی ہو۔ (تُثِيْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِثَارَةٌ. ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ (ذَلُوْلٌ) کی صفت ہے۔ اور ذَلُوْلٌ کی نفی کی گئی ہے اس لئے (تُثِيْرُ) میں بھی نفی کا اعتبار کیا جائے گا۔ یعنی اصل عبارت لَا تُثِيْرُ الْاَرْضَ ہے۔

۷۱ لَا تَسْقِي الْحَرْثَ:۔ جو کھیتی کو سیراب نہ کرتی ہو۔ (لَا تَسْقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَقْيٌ. حَرْثٌ کے معنی کھیتی۔

۷۱ لَا شِيَةَ فِيْهَا:۔ اس میں کوئی داغ نہ ہو۔ لَا شِيَةَ فِيْهَا (لا) لائے نفی جنس ہے (شِيَةَ) اس کا اسم ہے (فِيْهَا) اس کی خبر ہے شِيَةٌ اصل میں وَشْيٌ ہے۔ شروع کے واؤ کو حذف کرکے آخر میں تاء عوض بڑھادی گئی ہے۔ جیسے وَعْدٌ سے عِدَةٌ. شِيَةٌ کے معنی داغ، نشان، جمع شِيَاتٌ۔

۷۲ فَادّٰرَءْتُمْ:۔ پھر تم ایک دوسرے پر (الزام) ڈالنے لگے۔ پھر تم ایک دوسرے پر ٹالنے لگے۔
(ف) حرف عطف (اِدّٰرَءْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ اِدّٰرَءْتُمْ اصل میں تَدَارَءْتُمْ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کرکے دال کا دال میں ادغام کردیا گیا اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھادیا گیا اِدّٰرَءْتُمْ ہوگیا ہے۔ اس کا مادہ دَرْءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۳ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى:۔ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ فرمائیں گے۔(يُحْيِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِحْيَاءٌ. مَوْتٰى کا واحد: مَيِّتٌ معنی مردہ۔

۷۳ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ:۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتے ہیں۔(يُرِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِرَاءَةٌ (كُمْ) ضمیر منصوب مفعول بہ ہے۔ آیات کا واحد اٰيَةٌ معنی نشانی۔

۷۴ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ:۔ تمہارے دل سخت ہو گئے۔(قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: قَسْوٌ وقَسْوَةٌ، وقَسَاوَةٌ. قُلُوْب کے معنی دل۔ واحد: قَلْبٌ.

۷۴ الْحِجَارَةِ:۔ پتھر واحد: حَجَرٌ.

۷۴ يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ:۔ اس (پتھر) سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں۔(يَتَفَجَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَفَجُّرٌ. الْاَنْهَارُ کے معنی نہریں واحد: نَهْرٌ.

۷۴ يَشَّقَّقُ:۔ وہ (پتھر) پھٹ جاتا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِشَّقُّقٌ جو اصل میں تَشَقُّقٌ ہے يَشَّقَّقُ اصل میں يَتَشَقَّقُ ہے۔ تاء کو شین سے بدل کر شین کا شین میں ادغام کر دیا گیا۔ يَشَّقَّقُ ہو گیا۔

۷۴ يَهْبِطُ:۔ وہ (پتھر) گر جاتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: هُبُوْطٌ.

۷۵ اَفَتَطْمَعُوْنَ:۔ تو کیا تم لوگ امید رکھتے ہو۔(تَطْمَعُوْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: طَمَعٌ ہے۔(أ) ہمزۂ استفہام انکار کے لئے ہے۔ اور (فَ) حرف عطف ہے۔

۷۵ فَرِيْقٌ:۔ جماعت۔ جمع: فُرَقَاءُ اور اَفْرِقَةٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۵ يُحَرِّفُوْنَهُ :۔ وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ کے کلام) کو بدل دیتے ہیں۔ (يُحَرِّفُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَحْرِيْفٌ. (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کلام اللہ ہے اور یہاں کلام اللہ سے مراد تورات ہے۔

۷۶ اِذَا لَقُوْا :۔ جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں۔ (لَقُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: لِقَاءٌ. (لَقُوْا) اصل میں لَقِيُوْا ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور ماقبل کی حرکت حذف کر دی۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی لَقُوْا ہو گیا۔

۷۶ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ :۔ جب ان میں کا بعض بعض سے تنہائی میں ملتا ہے جب وہ (منافق لوگ) ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں۔ (خَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: خَلْوَةٌ اور خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ.

۷۶ اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ :۔ کیا تم لوگ ان سے (مسلمانوں سے) بیان کرتے ہو۔ (ا) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (تُحَدِّثُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَحْدِيْثٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۷۶ لِيُحَاجُّوْكُمْ :۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ لوگ (مسلمان) حجت میں تم پر غالب آجائیں گے۔ (يُحَاجُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: مُحَاجَّةٌ. اس کے شروع میں لام مکسور لام صیرورت ہے (تفسیر جلالین) اس کو لام عاقبت بھی کہتے ہیں۔ لام عاقبت نتیجہ اور انجام کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے اسی لام کی وجہ سے آخر سے نون جمع گر گیا ہے۔

۷۷ يُسِرُّوْنَ :۔ وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِسْرَارٌ.

۷۸ اُمِّيُّوْنَ :۔ ان پڑھ لوگ۔ یہاں ان سے مراد جہلائے یہود ہیں۔ واحد: اُمِّيٌّ.

۷۸ اَمَانِيَّ :۔ تمنائیں۔ آرزوئیں۔ واحد: اُمْنِيَّةٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۹ ثَمَنًا قَلِيْلًا :۔ تھوڑی قیمت۔ تھوڑا معاوضہ، تھوڑا سامان۔ "ثَمَنٌ قَلِيْلٌ" سے دنیا کا ساز و سامان مراد ہے، جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ ثَمَنٌ کے معنی قیمت، معاوضہ۔ جمع: اَثْمَانٌ. قَلِيْلٌ. کے معنی تھوڑا، معمولی۔

۷۹ وَيْلٌ :۔ بربادی، ہلاکت، سخت عذاب۔ "وَيْلٌ" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

۷۹ يَكْسِبُوْنَ :۔ وہ لوگ کماتے ہیں۔ وہ لوگ حاصل کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: كَسْبٌ ہے۔

۸۰ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ :۔ ہم لوگوں کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔ یعنی یہودیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم لوگ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ اگر جانا ہوا تو صرف تھوڑے دنوں کے لئے جائیں گے۔ (لَنْ تَمَسَّ) باب سمع سے نفی تاکید بہ لن، فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر مَسٌّ (نا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول بہ اور (النَّارُ) فاعل ہے۔

۸۰ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً :۔ شمار کئے ہوئے دن۔ مراد تھوڑے دن ہیں۔ (اَيَّامٌ) کے معنی دن۔ واحد يَوْمٌ. مَعْدُوْدَةٌ شمار کی ہوئی۔ عَدٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۸۰ اَتَّخَذْتُمْ :۔ کیا تم نے عہد لیا۔ (اَتَّخَذْتُمْ) اصل میں اَاِتَّخَذْتُمْ ہے (أ) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ. اس میں ہمزۂ استفہام کے بعد والے ہمزہ کو جو افتعال کا ہمزہ ہے۔ تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۸۱ كَسَبَ سَيِّئَةً :۔ اس نے برا کام کیا۔ یہاں سَيِّئَةً سے مراد شرک ہے۔ (تفسیر جلالین) (كَسَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: كَسْبٌ. سَيِّئَةٌ کی جمع: سَيِّئَاتٌ.

۸۱ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ :۔ اس کے گناہ نے اس کو گھیر لیا۔ اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کر لیا۔ (اَحَاطَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِحَاطَةٌ. خَطِيْئَةٌ کے معنی گناہ۔ جمع: خَطِيْئَاتٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۸۳ مِيْثَاقَ :۔ عہد و پیمان، قول وقرار۔ جمع: مَوَاثِيْقُ، مِيْثَاقٌ اصل میں مِوْثَاقٌ ہے (قاعدہ) واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ مِيْثَاقٌ ہو گیا۔

۸۳ تَوَلَّيْتُمْ :۔ تم نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلِّی۔

۸۴ لَاتَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ :۔ تم لوگ آپس میں خوں ریزی نہیں کرو گے۔ (لَاتَسْفِكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سَفْكٌ معنی خوں ریزی کرنا۔ دِمَآءٌ کے معنی خون۔ واحد: دَمٌ۔

۸۵ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ :۔ تم اپنے لوگوں کے مقابلہ میں (مخالف لوگوں کی) مدد کرتے ہو۔ تم اپنے لوگوں کے خلاف مدد کرتے ہو۔ (تَظَاهَرُوْنَ) اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ ہے۔ اس میں ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَظَاهُرٌ۔

۸۵ اَلْعُدْوَانُ :۔ ظلم، سرکشی۔ عَدَا يَعْدُوْا عَدْوًا وَعُدُوًّا وَعُدْوَانًا۔ باب نصر سے معنی ظلم کرنا۔

۸۵ اُسٰرٰی :۔ قیدی۔ واحد: اَسِيْرٌ۔ اَسْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ تُفٰدُوْهُمْ :۔ تم لوگ مال دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو۔ تم لوگ فدیہ دے کر ان کو رہا کرا لیتے ہو۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُفَادَاةٌ۔ اس کا مادہ فَدَیٌ ہے۔ تُفٰدُوْهُمْ اصل میں تُفٰدُوْنَهُمْ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ آخر میں (هم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۸۵ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ :۔ وہ لوگ بہت سخت عذاب میں لوٹائے جائیں گے۔ وہ لوگ بہت سخت عذاب میں پہنچائے جائیں گے۔ (يُرَدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رَدٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۸۶ اِشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ:۔ان لوگوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کو خرید لیا۔یعنی آخرت کی کامیابی کو چھوڑ کر دنیاوی لذتوں کو اختیار کر لیا۔
(اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِشْتِرَاءٌ معنی خریدنا اور مراد اختیار کرنا ہے۔

۸۷ قَفَّیْنَا مِنْ ۢ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ:۔ہم نے ان کے (موسیٰ علیہ السلام کے) بعد پے در پے رسولوں کو بھیجا۔(قَفَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَقْفِیَۃٌ
(رُسُلٌ) کا واحد: رَسُوْلٌ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۸۷ اَلْبَیِّنٰتِ:۔واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ واحد: بَیِّنَۃٌ

۸۷ اَیَّدْنٰـہُ:۔ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) مدد کی۔ہم نے ان کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) تقویت دی۔(اَیَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَاْیِیْدٌ
(ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۸۷ رُوْحِ الْقُدُسِ:۔پاکیزہ روح۔مقدس روح۔مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔
رُوْحٌ کی جمع: اَرْوَاحٌ (اَلْقُدُس) مقدس کے معنی میں ہے۔(رُوْحُ الْقُدُسِ) اَلرُّوْحُ الْمُقَدَّسَۃ کے معنی میں ہے۔

۸۷ لَا تَھْوٰٓی اَنْفُسُکُمْ:۔تمہارے دل نہیں چاہتے ہیں (چاہتے تھے)۔تمہارے دل پسند نہیں کرتے ہیں (کرتے تھے)۔باب سمع سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب،
ھَوِیَ یَھْوٰی ھَوًی محبت کرنا، خواہش کرنا۔اَنْفُسٌ کا واحد: نَفْسٌ معنی جان، مراد دل ہے۔

۸۷ اِسْتَکْبَرْتُمْ:۔تم نے تکبر کیا۔باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتِکْبَارٌ

۸۸ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ:۔ہمارے دل محفوظ ہیں۔ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔یعنی ہمارے دلوں پر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔(قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ (غُلْفٌ) کا واحد:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اَغْلَفُ. قَلْبٌ اَغْلَفُ ایسا دل جو نصیحت کی بات نہ سمجھے اور نہ محفوظ رکھے۔

۸۹ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ :۔ وہ لوگ فیصلہ طلب کرتے تھے۔ وہ لوگ بیان کرتے تھے۔ (يَسْتَفْتِحُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِسْتِفْتَاحٌ (كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ) فعل ماضی استمراری معروف۔

۹۰ بَغْيًا: ۔ضد کی وجہ سے۔ سرکشی کی وجہ سے۔ باب ضرب کا مصدر ہے مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۰ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ :۔ وہ لوگ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے۔ وہ لوگ غصہ پر غصہ کما لائے۔ (بَآءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: بَوْءٌ. بَاءَ يَبُوْءُ بَوْءً (اِلَيْهِ) کے معنی لوٹنا (بَآءَ بِهٖ) کے معنی لوٹانا۔

۹۰ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ :۔ رسوا کرنے والا عذاب۔ ذلیل کرنے والا عذاب۔ یعنی ایسا عذاب جس میں تکلیف اور رسوائی دونوں ہوں۔ (مُهِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر: اِهَانَةٌ.

۹۰ اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ :۔ تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا۔ (اِتَّخَذْتُمْ) فعل بافاعل (الْعِجْلَ) مفعول اول اس کا مفعول ثانی اِلٰهًا محذوف ہے اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اِتَّخَذْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتِّخَاذٌ . عِجْلٌ کے معنی بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُوْلٌ.

۹۳ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ :۔ ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو بلند کر دیا۔ ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو اٹھا کر معلق کر دیا۔ طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفْعٌ ہے۔ (الطُّوْرُ) جزیرہ نمائے سینا میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)

۹۳ اُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ :۔ ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت پلا دی گئی۔ ان

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے دلوں میں گوسالہ (بچھڑا) پیوست ہوگیا۔ (اُشْرِبُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اشراب۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ عِجْلَ کے معنی بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُوْلٌ۔

۹۴ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ :۔ تو تم لوگ موت کی تمنا کرو۔ تو تم لوگ موت کی آرزو کرو۔ (تَمَنَّوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَمَنِّیْ۔

۹۶ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ :۔ ان میں کا ایک ایک (شخص) چاہتا ہے۔ ان میں کا ہر ایک چاہتا ہے۔ (یَوَدُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، وَدَّ یَوَدُّ وَدًّا وِدًّا وُدًّا کے معنی چاہنا۔ خواہش کرنا۔

۹۶ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ :۔ ہزار سال عمر دیا جانا۔ لَوْ یُعَمَّرُ میں حرف لو، مصدر یہ ہے (اسی کے اعتبار سے مصدر مجہول کا ترجمہ کیا گیا ہے) اور ترکیب نحوی میں لَوْ یُعَمَّرُ (ان یُعَمَّرَ) کے معنی میں ہوکر یَوَدُّ فعل مذکور کا مفعول بہ واقع ہوگا۔ (تفسیر جلالین) قاضی بیضاوی نے لَوْ کو لَیْتَ کے معنی میں قرار دیا ہے۔ اس کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر دی جائے۔ (یُعَمَّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تعمیرٌ۔

۹۶ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ :۔ عمر دیا جانا کسی کو عذاب سے بچانے والا نہیں ہے۔ (مُزَحْزِحٌ) باب فعللہ سے اسم فاعل واحد مذکر، زَحْزَحَ یُزَحْزِحُ زَحْزَحَةً کے معنی بچانا (اَنْ یُّعَمَّرَ) ترکیب نحوی میں۔ مُزَحْزِحٌ کا فاعل ہے۔ اسم فاعل بھی اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ (شرائط کی تفصیل علم نحو کی کتابوں میں دیکھئے)

۱۰۰ نَبَذَهٗ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ :۔ ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو پھینک دیا۔ ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو توڑ دیا۔ یعنی جب وہ لوگ کوئی عہد کرتے ہیں ان میں سے ایک جماعت عہد کو توڑ دیتی ہے۔ (نَبَذَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، نَبَذَ، یَنْبُذُ نَبْذًا کے معنی پھینکنا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۲ اِتَّبَعُوْا :۔ ان لوگوں نے پیروی کی۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتِّبَاعٌ۔

۱۰۲ تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ :۔ شیاطین پڑھتے ہیں (پڑھتے تھے)۔ شیاطین چرچا کرتے ہیں (کرتے تھے)۔ (تَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تِلَاوَةٌ بمعنی پڑھنا، تلاوت کرنا۔

۱۰۲ سُلَیْمٰنُ :۔ حضرت سلیمان علیہ السلام مشہور نبی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائی تھیں۔ انسانوں کی طرح جن اور جانور بھی آپ کے فرمانبردار تھے۔ جس طرح چاہتے تھے ان سے خدمت لیتے تھے۔ بیت المقدس کی تعمیر میں جنوں نے کام کیا اور ہد ہد نے ملکہ سبا کے دربار میں پیام پہنچانے کی خدمت انجام دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جانوروں کی بولی بھی سکھائی تھی۔ آپ جس طرح انسانوں کی بولی سمجھتے تھے۔ اسی طرح جانوروں کی بولی بھی سمجھتے تھے۔ چنانچہ وادیٔ نمل میں آپ کا گذر ہوا تو چیونٹیوں کے سردار نے چیونٹیوں کو حکم دیا کہ تم اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ یہ بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام ہنس پڑے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپ کے تابع کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہوائی تخت پر سوار ہو کر یمن سے شام تک اور شام سے یمن تک جاتے۔ اور ایک مہینہ کا سفر آدھے دن میں طے کر لیتے تھے۔

۱۰۲ بَابِلَ :۔ عراق کے ایک شہر کا نام ہے۔

۱۰۲ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ :۔ دو فرشتوں کے نام ہیں۔

۱۰۲ مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ :۔ وہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہیں ہیں (نہیں تھے)۔ (مَا یُعَلِّمٰنِ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تَعْلِیْم

۱۰۲ فِتْنَةٌ:۔ آزمائش، امتحان۔ اس کی جمع فِتَنٌ ہے۔

۱۰۲ يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا:۔ وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے سیکھتے ہیں (سیکھتے تھے)۔
(يَتَعَلَّمُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَعَلُّمٌ
(مِنْهُمَا) هما ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا مرجع ہاروت اور ماروت ہیں۔

۱۰۲ مَنِ اشْتَرَاهُ:۔ جو شخص اس (جادو) کو اختیار کرے گا۔ (اِشْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِشْتِرَاءٌ معنی خریدنا۔ یہاں مراد اختیار کرنا ہے۔

۱۰۲ خَلَاقٍ:۔ کے معنی حصہ۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۰۳ اِتَّقَوْا:۔ ان لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِتِّقَاءٌ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔

۱۰۳ مَثُوْبَةٌ:۔ ثواب، بدلہ، معاوضہ۔ اس کا مادہ ثَوْبٌ ہے۔

۱۰۴ لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا:۔ تم لوگ (لفظ) رَاعِنَا مت کہو۔ لفظ (رَاعِنَا) یہودیوں کی زبان میں گالی کا لفظ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کیلئے یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ یہودیوں کو استعمال کرتے ہوئے دیکھ کر ایمان والے بھی لفظ رَاعِنَا استعمال کرنے لگے تھے۔ اسی سلسلے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ایمان والوں کو رَاعِنَا کہنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا۔ اور اس کی جگہ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم فرمایا۔ عربی زبان میں رَاعِنَا کے معنی آپ ہماری رعایت فرمائیے اور اُنْظُرْنَا کے معنی آپ ہماری طرف نظر فرمائیے۔ آپ ہمارے اوپر توجہ فرمائیے لفظ رَاعِنَا میں برے معنی کا احتمال تھا اس لئے ایمان والوں کو اس لفظ کے استعمال سے منع کیا گیا اور لفظ اُنْظُرْنَا میں برے معنی کا کوئی احتمال نہیں تھا۔ اس لئے اس کی اجازت دی گئی۔ (رَاعِ) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: مُرَاعَاةٌ مادہ (رَعْیٌ) اس کے آخر میں "نا" ضمیر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۰۶ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا :۔ جو آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا جس آیت کو ہم بھلا دیتے ہیں۔ (نَنْسَخْ) (مَا) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: نَسْخٌ ہے۔ نسخ کے لغوی معنی زائل کرنا۔ اور اصطلاحی معنی میں اختلاف ہے۔ متقدمین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنی ایک آیت کے بعض اوصاف کو دوسری آیت کے ذریعہ زائل کرنا، جیسے عام کو خاص کرنا، مطلق کو مقید کرنا اور مجمل کی تفصیل کرنا وغیرہ۔ اور متاخرین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنی کسی شرعی حکم کی انتہا بیان کرنا ایسے شرعی طریقہ پر جو اس سے مؤخر ہو یہاں تک کہ پہلے شرعی حکم پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔ (نُنْسِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اِنْسَاءٌ. نُنْسِ اصل میں نُنْسِيْ یاء کے ساتھ ہے۔ (مَا) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی اور اس کے آخر میں ھا ضمیر کا مرجع (آیۃ) ہے۔

۱۰۸ سَوَاءَ السَّبِيْلِ :۔ سیدھا راستہ۔ سَوَاءٌ کے معنی برابر۔ سَبِيْلٌ کے معنی راستہ جمع: سُبُلٌ. سَوَاءَ السَّبِيْلِ سے مراد سیدھا راستہ ہے۔

۱۰۹ تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ :۔ ان کے سامنے حق ظاہر ہو گیا۔ ان کے سامنے حق واضح ہو گیا۔ (تَبَيَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَبَيُّنٌ.

۱۰۹ اِصْفَحُوْا :۔ تم لوگ درگذر کرو۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: صَفْحٌ.

۱۱۱ هُوْدًا :۔ یہودی لوگ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا

۱۱۱ واحد هَائِدٌ. اور مصدر: هَوْدٌ ہے۔

۱۱۱ نَصٰرٰى :۔ نصرانی لوگ۔ عیسائی لوگ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِيٌّ ہے۔

۱۱۱ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ یہ ان کی آرزوئیں ہیں۔ یہ ان کی دل بہلانے کی باتیں ہیں۔ (اَمَانِيُّ) کے معنی آرزوئیں۔ تمنائیں۔ واحد: اُمْنِيَّةٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱۱ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ: ۔تم اپنی دلیل لاؤ۔تم اپنی دلیل پیش کرو۔(هَاتُوا) اصل میں اٰتُوا ہے
ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا۔هَاتُوا ہو گیا۔هَاتُوا اَصْلُهٗ اٰتُوا قُلِبَتِ الْهَمْزَةُ هَاءً. (تفسیر مظہری)
(اٰتُوا) باب افعال سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر: اِيْتَاءٌ. بُرْهَانٌ کے معنی دلیل۔
جمع: بَرَاهِيْنُ.

۱۱۲ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ: ۔جو شخص اپنے چہرہ کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنا لے۔یہاں مجاز
کے طور پر چہرہ بول کر پوری ذات کو مراد لیا گیا ہے۔(اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی
معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر: اِسْلَامٌ.

۱۱۴ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا: ۔اس نے مسجدوں کی ویرانی میں کوشش کی۔(سَعٰى) باب فتح سے
فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مذکر غائب،مصدر: سَعْيٌ. خَرَابٌ کے معنی ویرانی (ها)
ضمیر کا مرجع مساجد ہے۔

۱۱۵ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا: ۔تم لوگ جس طرف منہ کرو گے۔اَيْنَمَا تُوَلُّوْا شرط ہے۔اور جواب شرط
فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ہے۔(اَيْنَمَا) اسم شرط (تُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،
صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر: تَوْلِيَةٌ، تُوَلُّوْا اصل میں تُوَلُّوْنَ ہے۔اَيْنَمَا کلمہ شرط کی وجہ
سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔

۱۱۶ قَانِتُوْنَ: ۔فرمانبرداری کرنے والے۔تابعداری کرنے والے۔اسم فاعل جمع مذکر سالم
ہے۔واحد: قَانِتٌ، قَنَتَ يَقْنُتُ قُنُوْتًا باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۷ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: ۔آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونہ کے بنانے والا۔
آسمانوں اور زمین کو انوکھا بنانے والا۔ترکیب نحوی میں یہ هُوَ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔
اصل عبارت یہ ہے۔(هُوَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) (بَدِيْعٌ) صفت مشبہ ہے اس
کے معنی انوکھا بنانے والا۔یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔(سَمَاوَاتٌ) کا
کا واحد: سَمَاءٌ. اَرْضٌ کی جمع: اَرْضُوْنَ ہے۔

۱۱۸ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ: ۔ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے۔(تَشَابَهَتْ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تَشَابُہٌ۔ قُلُوْبٌ کا
واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۱۸ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ :۔ ہم نے دلیلیں بیان کر دی ہیں۔ ہم نے نشانیاں بیان کر دی ہیں
(بَيَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَبْيِيْنٌ۔ آيَاتٌ کا واحد:
اٰيَةٌ معنی دلیل اور نشانی۔

۱۱۹ بَشِيْرًا :۔ خوش خبری دینے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (بَشِيْرٌ) باب سمع
سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۱۱۹ نَذِيْرًا :۔ ڈرانے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (نَذِيْرٌ) باب افعال سے
خلاف قیاس مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
مبارک ناموں میں سے ہے۔

۱۲۰ حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ :۔ یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کے مذہب کی
پیروی کریں۔ یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کے دین کا اتباع کریں۔
(تَتَّبِعَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِتِّبَاعٌ
(تَتَّبِعَ) حتیٰ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ مِلَّةٌ کے معنی دین، مذہب۔ جمع: مِلَلٌ۔

۱۲۴ اِبْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ :۔ ابراہیم (علیہ السلام) کا ان کے پروردگار نے
چند باتوں میں امتحان لیا۔ جن باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا
ان سے مراد شریعت کے کچھ احکام ہیں جیسے حج کے افعال اور ختنہ اور حجامت اور مسواک وغیرہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام ان احکام کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اخلاص کے ساتھ
بجا لائے اور سب کو پوری طرح ادا کیا جس پر لوگوں کے پیشوا بنائے گئے۔ (تفسیر عثمانی)
مفتی محمد شفیع صاحب نے معارف القرآن میں لکھا ہے مضامین امتحان یعنی جن باتوں
میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا ان میں سے چند اہم چیزیں یہ ہیں۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کا آتش نمرود میں ڈالا جانا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹے کو ذبح کرنے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کا حکم دیا جانا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔ اسی کے ساتھ بہت سے احکام واعمال کی پابندی آپ کے اوپر عائد کی گئی تھی ان میں سے دس خصائل فطرت کے نام سے موسوم ہیں جن کا تعلق بدن کی صفائی ستھرائی اور پاکی سے ہے۔ ان تمام باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش ہوئی اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم عالی کے مطابق ان پر عمل فرمایا۔ (تلخیص از معارف القرآن) (اِبْتَلٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِبْتِلَاءٌ معنی امتحان لینا آزمانا۔ یہ اصل میں اِبْتِلَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۲۴ اِبْرٰهٖمَ: ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر نبی اور رسول ہیں۔ آپ کا مبارک لقب خلیل اللہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کو فضیلت حاصل ہے۔ آپ کی پوری زندگی خدا پرستی، حق گوئی اور جاں نثاری کا بہترین نمونہ ہے۔ آتش نمرود میں ڈالا جانا۔ بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جانا۔ اپنے وطن کو چھوڑ دینا ان تمام باتوں میں آزمائش ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مکمل فرماں برداری اور اطاعت شعاری فرمائی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے پوتے ہیں ان سب حضرات کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا۔ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں امام المتقین سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

۱۲۴ اَتَمَّهُنَّ: ۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے ان باتوں کو پورا فرمایا۔ (اَتَمَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِتْمَامٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ۔ اس کا مرجع کَلِمٰتٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲۴ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ :۔ میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہنچے گا۔ اس آیت میں صالحین کو امامت کی بشارت دی گئی ہے اور ظالمین کو اس سے محروم کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ (لَا یَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: نَیْلٌ. عَهْدٌ کے معنی عہد اور وعدہ۔ جمع: عُهُوْدٌ.

۱۲۵ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ :۔ لوگوں کیلئے اجتماع کی جگہ۔ لوگوں کیلئے ثواب کی جگہ۔ مَثَابَةٌ اسم ظرف ہے اور آخر میں تاء مبالغہ کیلئے ہے۔ یعنی زیادہ اجتماع کی جگہ اور زیادہ ثواب کی جگہ۔

۱۲۵ مَقَامِ اِبْرٰهِیْمَ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔ مَقَامُ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِیْ قَامَ عَلَیْهِ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَیْتِ (تفسیر جلالین) (مَقَامٌ) قِیَامٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۵ مُصَلًّی :۔ نماز پڑھنے کی جگہ۔ اسم ظرف، واحد مذکر، مصدر: تَصْلِیَةٌ ہے۔

۱۲۵ عَهِدْنَا اِلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ :۔ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کو حکم دیا۔ (عَهِدْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: عَهْدٌ. عَهِدَ اِلٰی فُلَانٍ کے معنی حکم دینا۔

۱۲۵ الطَّآئِفِیْنَ :۔ طواف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: طَائِفٌ. طَافَ یَطُوْفُ طَوَافًا باب نصر سے گھومنا، چکر لگانا۔

۱۲۵ الْعٰکِفِیْنَ :۔ اعتکاف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: عَاکِفٌ. عَکَفَ یَعْکُفُ عُکُوْفًا باب نصر سے معنی ٹھہرنا۔

۱۲۵ الرُّکَّعِ :۔ رکوع کرنے والے۔ واحد: رَاکِعٌ. رَکَعَ، یَرْکَعُ، رُکُوْعًا باب فتح سے معنی رکوع کرنا۔ جھکنا۔

۱۲۵ السُّجُوْدِ :۔ سجدہ کرنے والے۔ واحد: سَاجِدٌ. سَجَدَ، یَسْجُدُ، سُجُوْدًا باب نصر سے معنی سجدہ کرنا۔ عبادت کے لئے پیشانی زمین پر رکھنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲۶ اُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا :۔ میں اس کو تھوڑے دن فائدہ پہنچاؤں گا۔ (قَلِیْلًا) سے مراد زمنا قلیلا ہے۔ (تھوڑا زمانہ تھوڑے دن) اس سے مراد اس (کافر) کی زندگی کی مدت ہے۔ (اُمَتِّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: تَمْتِيْعٌ آخر میں (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے اس ضمیر کا مرجع مَنْ كَفَرَ ہے جو پہلے مذکور ہے۔

۱۲۶ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ :۔ میں اس کو دوزخ کے عذاب پر مجبور کروں گا۔ میں اس کو زبردستی دوزخ کے عذاب میں پہنچادوں گا۔ (اَضْطَرُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر: اِضْطِرَارٌ۔

۱۲۷ اَلْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ :۔ کعبہ شریف کی بنیادیں۔ کعبہ شریف کی دیواریں۔ المرادُ بالقواعد الأسس او الجدرُ (تفسیر جلالین) یعنی یہاں قواعد سے مراد بنیادیں یا دیواریں ہیں۔ (قَوَاعِدُ) کا واحد: قَاعِدَةٌ۔ (اَلْبَيْتُ) سے مراد بیت اللہ شریف ہے۔

۱۲۸ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا :۔ آپ ہم کو ہمارے حج کے احکام بتلا دیجئے۔ آپ ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتلا دیجئے۔ (مَنَاسِكَنَا اى شرائع عبادتنا او حجنا (تفسیر جلالین) (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِرَاءَةٌ فعل امر کے آخر میں (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول اول اور مَنَاسِكَنَا مفعول ثانی ہے۔ (مَنَاسِكُ) حج کے احکام۔ عبادت کے طریقے واحد: مَنْسَكٌ ہے۔

۱۲۹ يُزَكِّيْهِمْ :۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (کفر و شرک سے) پاک وصاف کردیں۔ (يُزَكِّىْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَزْكِيَةٌ معنی پاک وصاف کرنا (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۳۰ اِبْرَاهِيْمَ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۲۴ میں دیکھئے۔

۱۳۰ مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ :۔ جس نے اپنے آپ کو احمق بنایا۔ جو اپنی ذات سے احمق ہو۔ (سَفِهَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَفَهٌ۔ معنی احمق بنانا۔

۱۳۰ اِصْطَفَيْنٰهُ :۔ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو منتخب کیا۔ (اِصْطَفَيْنَا) باب افتعال سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اِصْطِفَاءٌ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے۔

۱۳۱ اَسْلِمْ: ۔تم فرماں برداری کرو۔ تم فرماں بردار ہو جاؤ۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اِسْلَامٌ۔

۱۳۲ یَعْقُوْبُ: ۔حضرت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ آپ کا لقب اسرائیل ہے۔ آپ کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسل میں بہت نبیوں کو مبعوث فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام ۔ یہ سب انبیاء علیہم السلام آپ کی نسل سے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کے سلسلے میں آپ کو بڑی آزمائش پیش آئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے قلب کو مشغول رکھا اور پورے طریقے پر صبر جمیل کو اختیار فرمایا۔

۱۳۳ شُهَدَآءَ: ۔موجود، حاضر۔ اس کا واحد: شَهِیْدٌ. باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔

۱۳۴ خَلَتْ: ۔وہ گذر گئی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: خُلُوٌّ و خلوۃٌ و خلاءٌ معنی گذرنا۔

۱۳۴ کَسَبَتْ: ۔اس نے عمل کیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: کَسْبٌ.

۱۳۵ هُوْدًا: ۔یہودی لوگ۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: هَائِدٌ. اور مصدر هَوْدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۵ نَصٰرٰی: ۔نصرانی لوگ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۱۳۵ تَهْتَدُوْا: ۔تم لوگ ہدایت پا جاؤ گے۔ (تَهْتَدُوْا) اصل میں تَهْتَدُوْنَ ہے. جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر اِهْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِهْتِدَايٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۳۵ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ:۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا دین۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ۔ ملت ابراہیم سے مراد دین اسلام ہے۔

۱۳۵ حَنِيْفًا:۔ ادیان باطلہ کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔ (مصباح اللغات) حَنَفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: حُنَفَاءُ ہے۔ (حَنِيْفًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۳۶ اِبْرَاهِيْمَ:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۲۴ میں پڑھئے۔

۱۳۶ اِسْمٰعِيْلَ:۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کے خاندان سے ہیں۔ آپ کا لقب ذبیح اللہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ہی کو قربانی کرنے کے واسطے لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھری کو کاٹنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لئے پوری کوشش کے باوجود چھری نہیں چلی۔ جب آزمائش پوری ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک جانور بھیجا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی قربانی فرمائی۔ مکہ مکرمہ کی جگہ پہلے چٹیل میدان تھا وہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ یہاں تک کہ وہاں پینے کا پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو اسی چٹیل میدان میں چھوڑ دیا تھا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہاں زمزم کا چشمہ جاری فرما دیا۔ جس سے پوری دنیا کے مسلمان آج تک سیراب ہو رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

۱۳۶ اِسْحٰقَ:۔ حضرت اسحاق علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ فرشتوں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نے بڑھاپے میں آپ ہی کی پیدائش کی خوش خبری دی تھی جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔
ارشاد مبارک ہے (فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ) سورۂ ہود۔
حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ جن کا لقب اسرائیل ہے۔ بنی
اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

۱۳۶ يَعْقُوْبَ: ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۳۲ میں دیکھئے۔

۱۳۶ الاسباط: ۔ اولاد کی اولاد۔ اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے۔ لفظ سبط یہودیوں کے لئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات، منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

۱۳۶ عِیْسٰی: ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا۔ آپ کو بہت سے معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے جیسے کوڑھی کو اچھا کر دینا۔ پیدائشی اندھے کو ٹھیک کر دینا اور مردوں کو زندہ کر دینا۔ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اور آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس آسمان پر اٹھالیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ یہودیت اور عیسائیت کو مٹائیں گے۔ اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کی دعوت دیں گے۔

۱۳۸ صِبْغَةَ اللّٰهِ: ۔ ہم نے اللہ کا رنگ قبول کر لیا۔ ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کر لیا۔
یہاں اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ ای دِیْنَ اللّٰهِ (تفسیر مظہری) صِبْغَةَ اللّٰهِ فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت صَبَغَنَا اللّٰهُ صِبْغَتَهٗ (تفسیر بیضاوی) اس آیت کریمہ میں نصرانیوں کی تردید ہے۔ نصرانیوں نے ایک زرد رنگ کا پانی بنا رکھا تھا اور یہ دستور تھا کہ جب ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا یا کوئی شخص ان کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر دین میں آتا تو اس کو اس رنگ میں غوطہ دے کر کہتے کہ خاص پاکیزہ نصرانی ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مسلمانوں! کہو ہم نے خدا کا رنگ (دین حق) قبول کر لیا کہ اس دین میں آکر انسان سب طرح کی ناپاکی سے پاک ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی) دین کو رنگ کے لفظ سے بیان کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے کپڑے میں رنگ کا اثر ظاہر ہوتا ہے ایسی ہی دین دار کے ہر کام میں دین کا اثر ظاہر ہونا چاہئے۔

۱۳۹ مُخْلِصُوْنَ :۔ خالص کرنے والے۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے دین میں مخلص ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اپنے عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کرے۔ کسی کو دکھلانے کیلئے کوئی عمل نہ کرے۔ (تفسیر مظہری) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں۔ واحد مُخْلِصٌ۔ مصدر: اِخْلَاصٌ۔

۱۴۰ كَتَمَ شَهَادَةً :۔ اس نے گواہی چھپائی۔ یہاں گواہی سے مراد تورات اور انجیل میں اللہ تعالیٰ کا اس بات کی گواہی دینا کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) حنیف ہیں اور یہودیت اور نصرانیت سے بری ہیں۔ اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اور رسول ہیں۔ (تفسیر مظہری) (کَتَمَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: کِتْمَانٌ ہے۔ شَهَادَةٌ کے معنی گواہی۔ جمع: شَهَادَاتٌ۔ ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۱) مکمل ہو گیا

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَیَقُوْلُ السُّفَهَاءُ پارہ (۲) سورۃ بقرہ

آیت نمبر

۱۴۲ سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ: ۔اب بے وقوف لوگ کہیں گے۔ عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے۔ یہاں بے وقوف لوگوں سے مراد یہود و مشرکین ہیں۔ (تفسیر جلالین)
(سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔
(یَقُوْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ۔
(السُّفَهَآءُ) کا واحد: سَفِیْهٌ معنی بے وقوف۔

۱۴۲ مَا وَلّٰهُمْ: ۔ان (نبی علیہ السلام اور ایمان والوں) کو کس چیز نے پھیر دیا۔ (مَا) استفہامیہ۔ (وَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَةٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۴۲ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ: ۔سیدھا راستہ۔ مراد دین اسلام ہے۔ صِرَاطٌ کے معنی راستہ۔ جمع: صُرُطٌ۔ (مُسْتَقِیْمٌ) کے معنی سیدھا۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر۔ مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔

۱۴۳ اُمَّةً وَّسَطًا: ۔درمیانی جماعت۔ معتدل جماعت۔ ایسی جماعت جس میں عقائد اور اعمال ہر اعتبار سے اعتدال ہو۔ (اُمَّةٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: اُمَمٌ۔ (وَسَطٌ) کے معنی درمیانی۔

۱۴۳ شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ: ۔لوگوں پر گواہی دینے والے۔ لوگوں کے مقابلہ میں گواہی دینے والے۔ شُهَدَآءُ کے معنی گواہی دینے والے۔ واحد: شَهِیْدٌ۔
ایک روایت میں ہے کہ پہلی قومیں قیامت کے دن اپنے انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کریں گی۔ تو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے ارشاد فرمائیں گے۔ کہ اپنی تبلیغ کی دلیل پیش کرو (حالاں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں) تو امت محمدیہ پیش کی جائے گی۔ اور وہ گواہی دے گی۔ کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو تبلیغ فرمائی ہے۔ وہ قومیں پوچھیں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر گی کہ تم لوگوں کو ان کی تبلیغ کا علم کیسے ہوا؟ امت محمدیہ جواب دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ اور نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہم لوگوں کو خبر دی تھی۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور آپ سے امت کے متعلق سوال ہوگا۔ تو آپ اپنی امت کے عادل ہونے کے بارے میں گواہی دیں گے۔ (تفسیر بیضاوی)

۱۴۳ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ: ۔ کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کرے گا۔ کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرے گا۔ (یَتَّبِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ۔ (اَلرَّسُوْلُ) پیغمبر، جمع: رُسُلٌ۔ ''رسول'' وہ مقدس انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو۔ اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔ رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔ نبی وہ مبارک انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کیلئے مبعوث فرمایا ہو۔

۱۴۳ مَنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ: ۔ کون الٹے پاؤں پھر جائے گا۔

یہاں الٹے پاؤں پھرنے سے مراد اسلام سے مرتد ہونا ہے۔ (یَنْقَلِبُ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ۔ (عَقِبَیْهِ) اس میں ترکیب اضافی ہے یہ اصل میں عَقِبَیْنِ (عَقِبٌ کا تثنیہ) ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ عَقِبٌ کے معنی ایڑی جمع: اَعْقَابٌ۔

۱۴۳ رَءُوْفٌ: ۔ بہت شفقت کرنے والا۔ بہت مہربان۔ (رَءُوْفٌ) فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ اس کا مصدر رَاْفَةٌ ہے باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۳ رَحِیْمٌ: ۔ بہت رحم کرنے والا۔ بہت رحمت والا۔ اس کا مصدر رَحْمَةٌ ہے باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (رَحِیْمٌ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

لَنُوَلِّيَنَّكَ :۔ ہم ضرور آپ کو پھیر دیں گے۔ ہم ضرور آپ کو متوجہ کر دیں گے۔ (لَنُوَلِّيَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْلِيَةٌ.

۱۴۴ وَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ :۔ تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف کرلو۔ تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیرلو۔ (وَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ. وُجُوْهٌ کے معنی چہرے۔ واحد: وَجْهٌ. شَطْرٌ کے معنی طرف، جانب، جمع: اَشْطُرٌ اور شُطُوْرٌ.

۱۴۵ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ :۔ اگر آپ ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے۔ اگر آپ ان کی خواہشات کا اتباع کریں گے۔ (اتَّبَعْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ. (اَهْوَآءٌ) کے معنی خواہشات۔ واحد هَوٰى.

۱۴۶ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ :۔ وہ لوگ (اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہچانتے ہیں۔ جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ یعنی جیسے اپنے بیٹوں کے پہچاننے میں کوئی تردد نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح اہل کتاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچاننے میں کوئی تردد نہیں تھا۔ اس کے باوجود تعصب اور سرکشی کی وجہ سے وہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے تھے۔

(يَعْرِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَعْرِفَةٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اَبْنَآءٌ کے معنی (بیٹے) واحد: اِبْنٌ.

۱۴۷ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ :۔ آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیں۔ (لَا تَكُوْنَنَّ) باب نصر سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر كَوْنٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (الْمُمْتَرِيْنَ) (شک کرنے والے) باب افتعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم لفظ حرف جار کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۴۸ هُوَ مُوَلِّيْهَا:۔ وہ اس قبلہ کی طرف چہرہ کرنے والا ہے۔ (هُوَ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع لفظ (كُلٌّ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (مُوَلِّي) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر (ها) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع وِجْهَةٌ ہے اس کے معنی قبلہ ہیں۔

۱۴۸ اِسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ:۔ تم لوگ نیک کاموں میں آگے بڑھو۔ تم لوگ نیک کاموں میں سبقت کرو۔ (اِسْتَبِقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِبَاقٌ (اَلْخَيْرَاتُ) واحد خَيْرَةٌ کے معنی بھلائی، نیکی۔

۱۵۲ اُذْكُرُوْنِي:۔ تم لوگ مجھ کو یاد کرو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بندوں کے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندوں پر ضروری ہے کہ نماز کی پابندی کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں لگے رہیں (تفسیر جلالین) (اُذْكُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذِكْرٌ. (نِي) اس میں نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵۲ اَذْكُرْكُمْ:۔ میں تم کو یاد رکھوں گا۔ میں تم کو یاد کروں گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ میں تم کو یاد کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو یاد کرنے کا ایک مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے پر ثواب عطا فرمائیں گے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو حقیقی طور پر یاد فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے اس کو میں اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو شخص مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو اس کو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ (تفسیر جلالین) (اَذْكُرْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر ذِكْرٌ ہے۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (كُمْ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ:۔ تم لوگ صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو۔
تم لوگ صبر اور نماز سے مدد لو۔ صبر اور نماز سے مدد لینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آئے۔ تو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔
(اِسْتَعِیْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَانَۃٌ۔
(اَلصَّلٰوۃُ) کے معنی نماز اس کی جمع صَلَوَاتٌ ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔

۱۵۴ اَمْوَاتٌ:۔ واحد: مَیِّتٌ معنی مردہ۔

۱۵۴ اَحْیَآءٌ:۔ واحد: حَیٌّ معنی زندہ۔

۱۵۵ لَنَبْلُوَنَّکُمْ:۔ ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے۔
(لَنَبْلُوَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵۸ اَلصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ:۔ مکہ مکرمہ میں دو پہاڑیوں کے نام ہیں۔ جہاں طواف کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

۱۵۸ شَعَآئِرِ اللّٰہِ:۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں۔ اللہ تعالیٰ کی یادگاریں۔ (شَعَائِرُ) کا واحد: شَعِیْرَۃٌ معنی علامت اور نشانی۔

۱۵۸ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ:۔ جو شخص بیت اللہ کا حج کرے۔ حج کے وقت میں حج کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی وغیرہ کرنے کو حج کہتے ہیں۔ (حَجَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَجٌّ۔

۱۵۸ مَنِ اعْتَمَرَ:۔ جو شخص عمرہ کرے۔ عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کا طواف، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اس کے بعد حلق یا قصر کرانے کو عمرہ کہتے ہیں۔

(اِعْتَمَرَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِمَارٌ۔ مَنْ شرطیہ پہلے مذکور ہے اس لئے فعل ماضی ہونے کے باوجود مستقبل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۱۵۸ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا: کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے۔ کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگائے۔ یہاں صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے سے مراد سعی کرنا ہے۔ (يَطَّوَّفَ) اصل میں يَتَطَوَّفَ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطَّوُّفٌ جو اصل میں تَطَوُّفٌ ہے۔ اور (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا مرجع صفا اور مروہ ہے۔

۱۵۸ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا: جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے۔ (تَطَوَّعَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَوُّعٌ۔

۱۶۰ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ: میں ان لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں۔ میں ان لوگوں پر توجہ کرتا ہوں۔ (اَتُوْبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوْبَةٌ۔ (تَابَ) عَلٰى کے ساتھ استعمال ہو تو معنی توبہ قبول کرنا۔

۱۶۰ اَلتَّوَّابُ: بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ تَوْبَةٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۶۰ اَلرَّحِيْمُ: بہت رحم فرمانے والا۔ رَحْمَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۶۲ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ: ان لوگوں سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ (لَا يُخَفَّفُ) وہ ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيْفٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶۲ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ: ۔نہ ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔ (لَا يُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ۔

۱۶۳ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: ۔تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ (اِلٰهٌ) کے معنی معبود، جمع: اٰلِهَةٌ۔

۱۶۴ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ: ۔اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے۔ (بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ کے معنی پھیلانا۔ (فِيْهَا) اس میں ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الارض ہے۔ (دَآبَّةٌ) کے معنی چوپایہ، سواری کا جانور، بوجھ لادنے کا جانور جمع دَوَآبُّ۔

۱۶۴ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ: ۔ہواؤں کا بدلنا، ہواؤں کا پھیرنا۔ (تَصْرِيْف) باب تفعیل کا مصدر ہے۔ رِيَاحٌ کا واحد: رِيْحٌ۔

۱۶۴ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ: ۔زمین اور آسمان کے درمیان مقید بادل۔ زمین اور آسمان کے درمیان معلق بادل۔ (السَّحَاب) کے معنی بادل جس میں پانی ہو یا نہ ہو، جمع: سُحُبٌ۔ بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں اس کی جمع سَحَائِبُ۔ (المعجم الوسیط) (الْمُسَخَّرُ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر۔ اس کا مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۱۶۵ اَنْدَادًا: ۔معنی شریک، مقابل، برابر۔ واحد: نِدٌّ ہے۔

۱۶۶ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا: ۔بے زار ہو گئے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی۔ جن لوگوں کی پیروی کی گئی وہ الگ ہو گئے۔ (تَبَرَّاَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَرِّیْ۔ (اُتُّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول۔ صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ۔

۱۶۶ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ: ۔ان کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ (تَقَطَّعَتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقَطُّعٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَلْاَسْبَابُ) کے معنی تعلقات، روابط۔ واحد سَبَبٌ۔

۱۶۷ كَرَّةً:۔ (دوبارہ زندہ ہوکر) دنیا کی طرف لوٹنا۔ (دوبارہ زندہ ہوکر) دنیا میں واپس ہونا۔ باب نصر سے مصدر کُرُوْرٌ ہے۔ معنی لوٹنا۔

۱۶۸ حَلٰلاً طَيِّبًا:۔ حلال پاکیزہ۔ یہاں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (حلالٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ طَيِّبٌ باب ضرب سے صفت مشبہ ہے۔

۱۶۸ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ:۔ تم لوگ شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو۔ تم شیطان کے طریقے کی پیروی نہ کرو۔ (لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ۔ (خُطُوٰتٌ) کا واحد خُطْوَةٌ معنی قدم۔

۱۷۰ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا:۔ ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ (اَلْفَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْفَاءٌ۔

۱۷۱ يَنْعِقُ:۔ وہ آواز دیتا ہے۔ وہ پکارتا ہے۔ (يَنْعِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَعْقٌ و نَعِيْقٌ و نُعَاقٌ ہے۔

۱۷۱ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ:۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں۔ یہ تینوں کلمات مبتدا محذوف کی خبر ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے (هُمْ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ) (صُمٌّ) کے معنی بہرے واحد اَصَمُّ۔ (بُكْمٌ) کے معنی گونگے۔ واحد اَبْكَمُ۔ عُمْيٌ کے معنی اندھے۔ واحد اَعْمٰى۔

۱۷۳ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ:۔ جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا نام پکارا جائے۔ جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے لئے ذبح کیا جائے۔ یعنی جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔ (اُهِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْلَالٌ۔

۱۷۳ مَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ:۔ جو شخص (بھوک سے بہت) بیتاب ہو جائے۔ اس حال میں کہ وہ لذت کا طلب کرنے والا نہ ہو اور (قدر ضرورت سے) تجاوز

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کرنے والا نہ ہو۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اضطرارٌ۔ (بَاغٍ) بَغْیٌ مصدر (باب ضرب) سے اسم فاعل واحد مذکر۔ عَادٍ (باب نصر) عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر۔ (غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ) ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔

۱۷۴ ثَمَنًا قَلِيْلًا: ۔تھوڑی قیمت۔ تھوڑا معاوضہ۔ (ثَمَنٌ قَلِيْلٌ) سے دنیا کا ساز وسامان مراد ہے۔ جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ (ثَمَنٌ) کے معنی قیمت جمع: اَثْمَانٌ۔ (قَلِيْلٌ) کے معنی کم، تھوڑا، معمولی۔

۱۷۴ لَا يُزَكِّيْهِمْ: ۔اللہ تعالیٰ (گناہ معاف کر کے) ان کو پاک صاف نہیں کریں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کے گناہ معاف نہیں فرمائیں گے۔ (لَا يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ۔

۱۷۵ اِشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى: ۔ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ ان لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لی۔ (اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَاءٌ۔ یہ اصل میں اِشْتِرَايٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ معنی خریدنا مراد اختیار کرنا ہے ضَلَالَةٌ کے معنی گمراہی جمع: ضَلَالَاتٌ۔

۱۷۵ مَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ: ۔وہ لوگ دوزخ پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں۔ (مَآ اَصْبَرَهُمْ) یہ صَبْرٌ مصدر سے فعل تعجب ہے۔ مَآ اَفْعَلَهُمْ کے وزن پر ہے۔ نَارٌ کے معنی آگ۔ مراد دوزخ کی آگ ہے۔ اس کی جمع نِيْرَانٌ ہے۔

۱۷۷ اَلْبِرُّ: ۔نیکی، بھلائی۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۷۷ اَلْمَلٰٓئِكَةُ: ۔فرشتے۔ اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگے رہتے ہیں۔ اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔

۱۷۷ اَلنَّبِيّٖنَ: ۔پیغمبروں، نبیوں (نبی) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا لفظ خاص ہے یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ (اَلنَّبِيِّيْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد نَبِيٌّ ہے۔

۱۷۷ ذَوِی الْقُرْبٰی: ۔ رشتہ داروں۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ اس کی جمع ذَوُوْنَ ہے۔ اور حالت نصب اور جر میں ذَوِيْنَ استعمال ہوتی ہے۔ یہاں حالت نصب میں ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (اَلْقُرْبٰی) کے معنی رشتہ داری۔

۱۷۷ اَلْيَتٰمٰی: ۔ یتیموں۔ اس کا واحد: يَتِيْمٌ ہے۔ یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔

۱۷۷ اَلْمَسٰكِيْنَ: ۔ محتاجوں۔ اس کا واحد: مِسْكِيْنٌ ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ مال ہو مگر بقدر نصاب نہ ہو۔

۱۷۷ اِبْنَ السَّبِيْلِ: ۔ مسافر۔ یعنی جس کے پاس سفر میں ضرورت پوری کرنے کیلئے مال نہ ہو۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ ابن السبیل سے مراد مہمان ہے (تفسیر مظہری)

۱۷۷ فِی الرِّقَابِ: ۔ گردنوں میں۔ یعنی گردنوں کے چھڑانے میں۔ (الرِّقَابُ) سے مراد مکاتب (غلام ہوں یا باندی) اور قیدی ہیں۔ (تفسیر مظہری) اس کی اصل عبارت فی تخليص الرقاب او فی فَكِّ الرِّقَاب ہے۔ اس میں مضاف محذوف ہے۔ الرِّقَابَ کا واحد: الرَّقَبَةُ ہے۔

۱۷۷ اَلْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ: ۔ وہ لوگ جو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں۔ (اَلْمُوْفُوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُوْفِی. مصدر: اِيْفَاءٌ. یہ اصل میں اِيْفَایٌ ہے۔ آخری یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ عَهْدَ کے معنی قول و قرار۔ جمع: عُهُوْدٌ.

۱۷۷ اَلصّٰبِرِيْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ: ۔ تنگ دستی اور بیماری میں صبر کرنے والے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (الصابرین) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔
(الصّٰبِرِیْنَ) مدح کی بنا پر منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت اَمْدَحُ الصّٰبِرِیْنَ ہے۔
اس کا واحد صَابِرٌ ۔ اور مصدر صَبْرٌ ہے۔ (الْبَاْسَآءُ) کے معنی تنگ دستی۔ اور
(الضَّرَّاءُ) کے معنی بیماری۔

۱۷۷ حِیْنَ الْبَاْسِ :۔ لڑائی کے وقت (صبر کرنے والے) بَاْسٌ کے معنی لڑائی۔

۱۷۸ اَلْقِصَاصُ :۔ بدلہ، بدلہ لینا۔ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔

۱۷۸ اَلْقَتْلٰی :۔ مقتول لوگ۔ واحد قَتِیْلٌ۔

۱۷۸ اِتِّبَاعٌ :۔ کے معنی پیروی کرنا۔ یہاں مراد مطالبہ کرنا ہے۔ باب افتعال کا مصدر ہے۔

۱۷۸ مَنِ اعْتَدٰی :۔ جو شخص زیادتی کرے۔ (اعْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی
معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَآءٌ۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے۔ واؤ کو
ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۷۹ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ :۔ اے عقل مندو۔ اے عقل والو۔ (یا) حرف ندا ہے۔ ذُو کی
جمع خلاف قیاس اُولُوْ آتی ہے اور اس کو حالت نصب اور جر میں اُولِی استعمال کیا
جاتا ہے۔ یہاں حالت نصب میں ہے۔ قیاس کے مطابق ذُوْ کی جمع ذَوُوْنَ آتی
ہے۔ اَلْبَابٌ کا واحد لُبٌّ معنی عقل۔

۱۸۰ اِنْ تَرَكَ خَیْرًا :۔ اگر اس نے مال چھوڑا ہو۔ یہاں خیر سے مراد مال ہے۔
(تَرَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرْكٌ۔ خَیْرٌ
کے معنی بھلائی، نیکی، مال، جمع خُیُوْرٌ۔

۱۸۲ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا :۔ طرفداری یا گناہ (کا اندیشہ کرے) جَنَفٌ سے مراد غلطی سے
قانون وصیت کی خلاف ورزی کرنا۔ اور اِثْمٌ سے مراد جان بوجھ کر قانون وصیت کی
خلاف ورزی کرنا۔ (جنفا) میلا عن الحق خطأ (اثما) ظلما عمدا (تفسیر مظہری)
جَنِفَ جَنَفًا (باب سمع) معنی راستے سے ہٹ جانا۔ اِثْمٌ کے معنی گناہ۔ جمع اٰثَامٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۸۳ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ: ۔ تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا۔ (صِیَامٌ) کے لغوی معنی رک جانا باب نصر سے مصدر ہے اور اصطلاحِ شرع میں روزہ کی نیت سے صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک کھانے، پینے اور جماع کرنے سے رک جانے کو صیام کہتے ہیں۔ (كُتِبَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَتْبٌ، كِتَابٌ اور كِتَابَةٌ ہے۔

۱۸۴ اَلَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ: ۔ جو لوگ روزہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ روزہ کی طاقت رکھنے والوں کے لئے روزہ نہ رکھنے پر فدیہ دینے کی رخصت ابتدائے اسلام میں تھی۔ بعد میں منسوخ ہوگئی۔ (يُطِيْقُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطَاقَةٌ۔

۱۸۴ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ: ۔ فدیہ ایک مسکین کا کھانا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ان چیزوں کی قیمت ہے۔ اور ایک صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار شہر کے رائج غلہ میں سے ایک مد غلہ ہے۔ (مد) ایک پیمانہ ہے جس کی مقدار اہل عراق کے نزدیک دو رطل اور اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل ہے۔ ایک رطل چالیس تولہ یعنی آدھا سیر کا ہوتا ہے۔ (فِدْيَةٌ) جو مال کسی چیز سے رہائی حاصل کرنے کیلئے دیا جائے۔ جمع فِدًى وَفِدْيَاتٌ. طَعَامٌ کے معنی کھانا۔ جمع: اَطْعِمَةٌ. مِسْكِيْنٌ کے معنی محتاج۔ جمع: مَسَاكِيْنُ. مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۱۸۴ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا: ۔ جو شخص اپنی خوشی سے بھلائی کرے۔ یہاں پر مراد یہ ہے کہ مقررہ مقدار سے زیادہ فدیہ دے۔ (تَطَوَّعَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَوُّعٌ. خَيْرٌ بھلائی، نیکی۔ جمع: خُيُوْرٌ.

۱۸۶ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ: ۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اُجِیْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِجَابَۃٌ۔
(دَعْوَۃٌ) باب نصر کا مصدر۔ معنی بلانا، پکارنا۔ (الدَّاعِ) دعا کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر اصل میں الدَّاعِیْ یا کے ساتھ ہے۔ یہاں پر قرآن کریم کے رسم الخط میں یاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور کسرہ باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۱۸۶ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا: ۔ تو ان لوگوں کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں۔ تو ان لوگوں کو چاہئے کہ میرا حکم قبول کریں۔ (فاء) حرف عطف (لِيَسْتَجِيْبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَۃٌ۔

۱۸۷ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ: ۔ اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا۔ اپنے بیویوں سے مشغول ہونا۔ (رَفَثُ) کے لغوی معنی فحش گوئی کرنا۔ یہاں اس سے مراد اپنی بیوی سے جماع کرنا ہے۔ الرَّفَثُ كِنَايَةٌ عَنِ الْجِمَاعِ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) (الرَّفَثُ) باب سمع کا مصدر ہے معنی فحش گوئی کرنا۔ نِسَآءٌ کا واحد اِمْرَأَۃٌ (خلاف قیاس) ہے۔

۱۸۷ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ: ۔ وہ (بیویاں) تمہارے لئے لباس ہیں۔
اس آیت کریمہ میں شوہر اور بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے۔ غور کرنے سے لباس کے ساتھ تشبیہ کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے حق میں لباس کا ایک وصف امتیازی پردہ پوشی ہے۔ لباس جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اور اس کے حسن و خوبی کو ابھارتا ہے۔ اس تشبیہ سے خاص اسی وصف کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہر اسلامی خاندان میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا پردہ پوش اور زینت بڑھانے والا ہونا چاہئے (تفسیر ماجدی) (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع نِسَآءٌ ہے۔ لِبَاسٌ کے معنی کپڑا۔ جمع اَلْبِسَۃٌ۔

۱۸۷ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ: ۔ تم لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے۔
یہاں خیانت سے مراد رمضان کی راتوں میں عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا کچھ دیر سو کر بیدار ہونے کے بعد اپنی بیویوں سے جماع کرنا ہے۔ ابتدائے اسلام میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر عشاء کے بعد یا سونے کے بعد بیدار ہو کر کھانے، پینے اور جماع کرنے کی ممانعت تھی اسلئے یہاں جماع کرنے کو خیانت کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔ (کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْتِیَانٌ۔

۱۸۷ اَلْخَیْطُ الْاَبْیَضُ: ۔ سفید خط، سفید دھاری۔ یہاں خیط ابیض سے مراد دن کی سفیدی یعنی صبح صادق ہے۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اِنَّمَا ذٰلِكَ بَیَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّیْلِ) یعنی خیط ابیض سے مراد، دن کی سفیدی اور خیط اسود سے مراد رات کی سیاہی ہے۔

۱۸۷ اَلْخَیْطُ الْاَسْوَدُ: ۔ سیاہ خط، سیاہ دھاری۔ خیط اسود سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں وضاحت کی گئی ہے۔

۱۸۷ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ: ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ضابطے ہیں۔ (حُدُوْدٌ) کا واحد: حَدٌّ ہے۔ اس کے معنی الحاجز بین الشیئین یعنی دو چیزوں کے درمیان کی روک (المعجم الوسیط)

۱۸۸ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ: ۔ تم لوگ ان (کے جھوٹے مقدمے) کو حاکموں کے پاس نہ لے جاؤ۔ اس کا عطف لَا تَاْكُلُوْا فعل نہی پر ہے اس لئے اس کا ترجمہ بھی فعل نہی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ قاضی بیضاوی نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے ای لا تلقوا حکومتها الی الحکام. (تفسیر بیضاوی) بِهَا میں ھا ضمیر کا مرجع اَلْاَمْوَالُ ہے اور اس کا مضاف محذوف ہے (یعنی حُكُوْمَةُ الْاَمْوَالِ) (لَا) تُدْلُوْا باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدْلَاءٌ. یہ اصل میں اِدْلَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ حُكَّامٌ کا واحد: حَاكِمٌ۔

۱۸۹ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ: ۔ وہ لوگ آپ سے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ وہ لوگ آپ سے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ (یَسْئَلُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سُؤَالٌ. (كَ) ضمیر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ اَهِلَّةٌ کا واحد: هِلَالٌ. شروع مہینے کی سات راتوں اور چھبیسویں رات سے آخر تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں (چودھویں رات کا چاند بدر کہلاتا ہے) اس کے علاوہ تمام راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ (المعجم الوسيط)

۱۸۹ هِيَ مَوَاقِيْتُ: ۔ یہ مقررہ اوقات ہیں۔ یہ اوقات کے پہچاننے کے ذریعے ہیں۔ (هِيَ) ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع اَهِلَّةٌ ہے۔ مَوَاقِيْتُ کا واحد: مِيْقَاتٌ اس کے معنی مقررہ وقت، وقت کے پہچاننے کا ذریعہ۔

۱۹۰ لَاتَعْتَدُوْا: ۔ تم لوگ زیادتی مت کرو۔ تم لوگ تجاوز نہ کرو۔ (لَاتَعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَآءٌ۔

۱۹۱ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ: ۔ جہاں تم ان کو پاؤ۔ (لفظی ترجمہ) جہاں تم نے ان کو پایا۔ حَيْثُ ظرف مکان ہے۔ جو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔ (ثَقِفْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ثَقَفٌ ہے معنی کامیاب ہونا۔ پالینا۔

۱۹۱ اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ: ۔ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔ فتنہ قتل سے بڑھ کر ہے۔ یہاں فتنہ سے مراد کفار مکہ کا اپنے کفر و شرک پر جمار رہنا اور مسلمانوں کو ادائے عبادت سے روکنا ہے۔ (معارف القرآن بحوالہ جصاص و قرطبی) فِتْنَةٌ کی جمع: فِتَنٌ (اَشَدُّ) لفظ شِدَّةٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

۱۹۴ اَلْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ: ۔ حرمتیں معاوضہ کی چیزیں ہیں۔ حرمت والی چیزوں میں برابری ہوتی ہے۔ قابل احترام چیزوں میں بدلہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ اگر حرمت والے مہینے کا احترام کریں اور تم سے نہ لڑیں تو تم بھی احترام کرو اور لڑائی سے اجتناب کرو اور اگر وہ احترام نہ کریں اور آمادۂ جنگ ہو جائیں تو تمہارے لئے بھی جنگ کرنے کی اجازت ہے۔ (حُرُمٰتٌ) کا واحد: حُرْمَةٌ، اس کے معنی قابل احترام چیز۔ (قِصَاصٌ) بدلہ، معاوضہ، برابری۔ یہ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے قِصَاصٌ کا مصدری ترجمہ (بدلہ لینا)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۹۴ مَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ: ۔ جو شخص تمہارے اوپر زیادتی کرے۔ (اِعْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَآءٌ۔
۱۹۴ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ: ۔ تو تم اس پر زیادتی کرو۔
اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن تمہارے اوپر زیادتی کرے یعنی حرمت والے مہینہ کا احترام نہ کرے اور تم سے جنگ شروع کردے تو تم اس کے اوپر زیادتی کرو یعنی اس کا مقابلہ کرو اور اس سے جنگ کرو۔ یہاں مسلمانوں کی طرف سے جوابی اور دفاعی کاروائی کو مشابہت کی وجہ سے مجاز کے طور پر اعتداء (زیادتی) فرمایا گیا ہے ورنہ زیادتی کے جواب میں سزا کے طور پر جو کاروائی کی جائے۔ حقیقت کے اعتبار سے اس پر زیادتی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ (فاء) جزائیہ ہے۔ (اِعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَآءٌ۔
۱۹۵ لَاتُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ: ۔ تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔ (لَاتُلْقُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، اس کا مفعول اَنْفُسَکُمْ محذوف ہے۔ اَیْدِیْ کا واحد یَدٌ معنی ہاتھ تَهْلُکَةٌ ہلاک ہونا۔ برباد ہونا۔ باب ضرب کا مصدر ہے۔
۱۹۶ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ: ۔ پھر اگر تم روک دیئے جاؤ۔
یہاں احصار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا کسی بیماری کی وجہ سے افعال حج یا عمرہ ادا نہ کرسکے۔ (اُحْصِرْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَارٌ۔
۱۹۶ مَااسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ: ۔ جو قربانی کا جانور میسر ہو۔ (اِسْتَیْسَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْسَارٌ۔ هَدْیٌ کے معنی (قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے) جمع هَدَایَا۔
۱۹۶ نُسُكٍ: ۔ قربانی۔ باب ضرب کا مصدر ہے۔ معنی قربانی کرنا۔ یہاں بکری ذبح کرنا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مراد ہے۔

۱۹۶ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ: ۔پھر جب تم امن کی حالت میں ہو۔ (اَمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ اور اَمَنٌ ہے۔ معنی مطمئن ہونا۔ امن کی حالت میں ہونا۔

۱۹۶ لَمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: ۔اس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہنے والے نہ ہوں۔ یعنی تمتع اور قران اسی شخص کے لئے ہے جو مسجد حرام یعنی حرم مکہ کے اندر یا اس کے قریب نہ رہتا ہو بلکہ میقات سے باہر کا رہنے والا ہو اور جو حرم مکہ کا رہنے والا ہو وہ صرف حج افراد کرے۔ (لَمْ يَكُنْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْنٌ ہے۔ حَاضِرِىْ اصل میں حَاضِرِيْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ لَمْ يَكُنْ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۹۷ تَزَوَّدُوْا: ۔تم زاد راہ لے لیا کرو۔ تم سفر خرچ لے لیا کرو۔ (تَزَوَّدُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَزَوُّدٌ ہے۔

۱۹۸ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفٰتٍ: ۔پھر جب تم عرفات سے لوٹو، پھر جب تم عرفات سے واپس ہو۔ (اَفَضْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ۔ (عَرَفَاتٌ) ایک میدان کا نام ہے۔ جہاں حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں۔ وقوف عرفات حج کا اہم فرض ہے۔

۱۹۸ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ: ۔مشعر حرام کے پاس۔ مشعر حرام ایک پہاڑ کا نام ہے جو مزدلفہ میں واقع ہے جہاں حجاج کرام دسویں ذی الحجہ کی رات میں وقوف کرتے ہیں۔ وقوف مزدلفہ واجب ہے۔ اس پہاڑ پر ٹھہرنا افضل ہے۔ وادی محسّر کو چھوڑ کر پورے مزدلفہ میں جہاں چاہے وقوف کر سکتا ہے۔

۱۹۹ اَفِيْضُوْا: ۔تم لوگ واپس ہو۔ (اَفِيْضُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حاضر، مصدر اِفَاضَۃٌ.

۲۰۰ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ :۔ پھر جب تم حج کے اعمال پورے کر چکو۔

(قَضَيْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر قَضَاءٌ.

(مَنَاسِكُ) اعمال حج، افعال حج۔ واحد مَنْسَكٌ ہے۔

۲۰۱ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :۔ آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔

(قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر وِقَايَةٌ اور مادہ وقی ہے۔

(نَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول اول اور عَذَابَ النَّارِ مفعول ثانی ہے۔

۲۰۳ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ :۔ گنے ہوئے دن۔ شمار کئے ہوئے دن۔ ایام معدودات سے مراد ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخیں ہیں۔ جن میں حج (وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ) سے فارغ ہو کر منیٰ میں قیام کا حکم ہے۔ ان دنوں میں کنکریوں کے مارنے کے وقت اور ہر نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ اور دیگر اوقات میں بھی ان دنوں میں تکبیر اور ذکر الٰہی کثرت سے کرنا چاہئے (تفسیر عثمانی)

۲۰۴ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ :۔ اس کی بات آپ کو پسند آتی ہے۔ اس کی گفتگو آپ کو مزہ دار معلوم ہوتی ہے۔ (يُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ . (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ قَوْلٌ کے معنی بات، گفتگو۔ جمع: اَقْوَالٌ.

۲۰۴ اَلَدُّ الْخِصَامِ :۔ بہت سخت جھگڑالو۔ بہت سخت مخالف۔ اَلَدُّ الْخِصَامِ سے مراد اخنس بن شریق منافق ہے۔ جو قسم کھا کر ایمان اور محبت کا دعویٰ کرتا تھا تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی مجلس مبارک میں قریب کر لیا کرتے تھے۔ اس آیت کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے منافق کے دعوی کی تردید فرما دی (تفسیر جلالین)

(اَلَدُّ) بہت جھگڑنے والا، صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر جمع لُدٌّ (باب سمع) اس کا مصدر لَدَدٌ ہے۔ (خِصَامٌ) باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔ اس کے معنی جھگڑنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۰۵ اِذَا تَوَلّٰی : ۔ جب وہ پیٹھ پھیرتا ہے۔ (یہ شرط ہے) (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔

۲۰۵ سَعٰی فِی الْاَرْضِ : ۔ وہ زمین میں دوڑتا پھرتا ہے۔ وہ زمین میں دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ (سَعٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔ معنی کوشش کرنا۔

۲۰۵ اَلْحَرْثَ : کھیتی۔ حَرَثَ یَحْرُثُ حَرْثًا باب نصر سے معنی کھیتی کرنا۔

۲۰۵ اَلنَّسْلَ : ۔ خلق، اولاد، ذریت ۔ مراد جانور اور مویشی ہیں۔ جمع: اَنْسَالٌ۔

۲۰۶ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ : ۔ غرور نے اس کو گناہ پر آمادہ کیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر اَخْذٌ، اَلْعِزَّةُ کے معنی غرور۔ اِثْمٌ کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ۔

۲۰۶ بِئْسَ الْمِهَادُ : ۔ وہ برا ٹھکانا ہے۔ (بِئْسَ) فعل ذم (اَلْمِهَادُ) بِئْسَ فعل ذم کا فاعل ہے۔ اس کا مخصوص بالذم هِیَ ضمیر محذوف ہے مِهَادٌ کے معنی بچھونا، ٹھکانا، جمع: مُهُدٌ۔

۲۰۷ یَشْرِیْ نَفْسَهٗ : ۔ وہ اپنی جان کو بیچ دیتا ہے۔ وہ اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے۔ یہاں جان کو بیچنے سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے اپنی جان قربان کرنا ہے۔ یہ آیت کریمہ مشہور صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جنہوں نے مشرکین مکہ کے زیادہ تکلیف پہنچانے کی وجہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ (تفسیر جلالین) (یَشْرِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شِرَاءٌ۔ نَفْسٌ کے معنی جان جمع: نُفُوْسٌ۔

۲۰۷ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ : ۔ بندوں پر بہت مہربان۔ (رَءُوْفٌ) رَاْفَةٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ ہے اس کے معنی بندہ ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۰۸ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ: ۔تم لوگ شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔تم لوگ شیطان کے طریقوں کی پیروی نہ کرو۔(لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاع ۔(خُطُوٰتٌ) کا واحد: خُطْوَةٌ اس کے معنی قدم۔ چلنے کے وقت دوقدموں کے درمیان کا فاصلہ۔(شَيْطَانٌ) کے معنی سرکش، نافرمان، جمع: شَيَاطِيْنُ۔

۲۰۹ فَاِنْ زَلَلْتُمْ: ۔تو اگر تم لغزش کرنے لگو۔تو اگر تم اعراض کرنے لگو۔(زَلَلْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔مصدر زَلٌّ، زَلَلٌ، زُلُوْلٌ. معنی لغزش کرنا، پھسل جانا، پھر جانا، اعراض کرنا۔

۲۰۹ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ: ۔بہت زبردست، بہت حکمت والا۔یہ عِزَّةٌ (باب ضرب) اور حِكْمَةٌ (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۲۱۰ هَلْ يَنْظُرُوْنَ: ۔وہ لوگ نہیں انتظار کرتے ہیں۔(هَلْ) نافیہ ہے۔(يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ و نَظَرٌ معنی انتظار کرنا۔

۲۱۰ فِيْ ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ: ۔بادل کے سائبانوں میں۔(ظُلَلٌ) کا واحد: ظُلَّةٌ معنی سائبان۔(غَمَامٌ) کا واحد: غَمَامَةٌ معنی بادل۔

۲۱۱ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ: ۔ہم نے ان کو کتنی کھلی ہوئی نشانیاں دی ہیں۔ ہم نے ان کو کتنی واضح دلیلیں دی ہیں۔كَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ۔یہاں كَمْ خبریہ ہے۔(اٰتَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔مِنْ زائدہ ہے۔اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ. كَمْ خبریہ کی تمیز ہے۔

۲۱۲ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا: ۔وہ لوگ (یہودی) ایمان والوں پر ہنستے ہیں۔ وہ لوگ (یہودی) مسلمانوں سے مذاق کرتے ہیں۔(يَسْخَرُوْنَ) باب سمع سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر سَخَرٌ، سَخَرٌ، سُخْرٌ، سُخْرِيَةٌ. مذاق کرنا۔ ہنسی کرنا۔

۲۱۳ بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ :۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَعْثٌ بھیجنا۔ (النبیین) کا واحد نبیٌّ ہے۔ نبی ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا لفظ خاص ہے یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ نبوت وہبی چیز ہے۔ کسبی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں نبوت عطا فرماتے ہیں۔

۲۱۳ بَغْيًا بَيْنَهُمْ :۔ آپس میں ضد کی وجہ سے۔ (بَغْيٌ) باب ضرب کا مصدر معنی نافرمانی کرنا۔ سرکشی کرنا، ظلم کرنا۔ یہاں مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۱۴ اَمْ حَسِبْتُمْ :۔ کیا تمہارا (یہ) خیال ہے۔ کیا تم نے (یہ) گمان کیا ہے۔ اَمْ منقطعہ استفہام کے معنی میں ہے اور استفہام انکار کے لئے ہے۔ علامہ سیوطی کے قول کے مطابق (بل أ) کے معنی میں ہے۔ (حَسِبْتُمْ) باب حسب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ گمان کرنا۔

۲۱۴ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ :۔ ان کو انتہائی محتاجی اور بیماری پیش آئی (جلالین) ان پر تنگی اور سختی واقع ہوئی (بیان القرآن) (مَسَّتْ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ ہے۔ معنی چھونا، پہنچنا، لاحق ہونا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب۔ (اَلْبَاْسَآءُ) کے معنی محتاجی، تنگی۔ (الضَّرَّاءُ) کے معنی بیماری، سختی۔

۲۱۴ زُلْزِلُوْا :۔ وہ لوگ ہلا دیئے گئے۔ ان لوگوں کو جنبشیں دی گئیں۔ (زُلْزِلُوْا) باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فعللۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَلْزَلَةٌ ہے۔

۲۱۷ الشَّهْرِ الْحَرَامِ: ۔حرمت والا مہینہ، عظمت والا مہینہ۔ شَهْرٌ کے معنی مہینہ۔ جمع: شُهُوْرٌ۔ (حرامٌ) کے معنی حرمت والا عظمت والا۔

حرمت والے چار مہینے ہیں: (۱) ذوالقعدہ، (۲) ذوالحجہ، (۳) محرم، (۴) رجب۔

ابتدائے اسلام میں ان مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور فقہاء کے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینہ میں قتال ممنوع نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

۲۱۷ اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ: ۔فتنہ پردازی قتل سے بڑھ کر ہے۔ فتنہ سے مراد کفر وشرک ہے۔ (تفسیر جلالین) فِتْنَةٌ کے معنی فساد، بغاوت، شرارت۔ جمع: فِتَنٌ۔

۲۱۷ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ: ۔تم میں سے جو شخص اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔ تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے۔ (يَرْتَدِدْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، یہ شرط ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۲۱۷ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: ۔ان کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے۔ ان کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں غارت ہو جائیں گے۔ دنیا میں نیک اعمال کے ضائع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی شمار نہیں، اس لئے کہ دنیا میں مرتد کی جان ومال محفوظ نہیں رہتے ہیں۔ اور آخرت میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی ثواب نہیں ہے۔ (تفسیر مظہری)

(فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ) جواب شرط ہے حَبِطَتْ کے فعل ماضی ہونے کے باوجود مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ۔ اَعْمَالٌ کا واحد: عَمَلٌ۔

۲۱۸ اَلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا: ۔جن لوگوں نے ہجرت کی۔ ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔ (هَاجَرُوْا) باب مفاعلۃ سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ۔

۲۱۸ جَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ: ۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔
دین کی سربلندی کے لئے کامل طریقہ پر کوشش کرنے کو جہاد کہتے ہیں۔ جان و مال کی قربانی جہاد کا ایک بنیادی جز ہے۔ جَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ای لاعلاءِ دِیْنِہٖ (تفسیر جلالین) (جَاهَدُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ

۲۱۹ اَلْعَفْوَ: ۔ جو ضرورت سے زائد ہو (تفسیر جلالین) جو بچے اپنے خرچ سے (ترجمہ شیخ الہند) جتنا آسان ہو (بیان القرآن) جو مال اپنی ضرورت اور اپنے اہل وعیال کی ضرورت سے زائد ہو۔ اس آیت کریمہ میں اس کے خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حکم زکوٰۃ سے پہلے تھا۔ آیت زکوٰۃ کے ذریعہ یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ (حاشیہ جلالین بحوالہ تفسیر کمالین عربی)

۲۲۰ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی: ۔ لوگ آپ سے یتیم بچوں (کے خرچ علیحدہ یا شامل رکھنے) کا حکم پوچھتے ہیں۔ (بیان القرآن) (یَسْئَلُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سُؤَالٌ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
یَتَامٰی کا واحد یَتِیْمٌ۔ (یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو)

۲۲۰ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ: ۔ اگر تم ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ (ترجمہ شیخ الہند) اگر تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو تو (کوئی ڈر کی بات نہیں کیونکہ) وہ تمہارے (دینی) بھائی ہیں (بیان القرآن) اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ شرط ہے، فَاِخْوَانُكُمْ جواب شرط ہے۔ جواب شرط کی اصل عبارت فَهُمْ اِخْوَانُكُمْ ہے۔
(تُخَالِطُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر مُخَالَطَةٌ۔
یہ اصل میں تُخَالِطُوْنَ ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔
(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اِخْوَانٌ کا واحد اَخٌ ہے۔ معنی: بھائی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۲۲۰ اَلْمُفْسِدَ: ۔ خراب کرنے والا۔ یعنی یتیم کے مال کو خراب کرنے والا اور اس کی مصلحت کو ضائع کرنے والا۔ (مُفْسِدٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع: مُفْسِدُوْنَ۔

۲۲۰ اَلْمُصْلِحِ: ۔ درست رکھنے والا۔ یعنی یتیم کے مال کو درست رکھنے والا اور اس کی مصلحت کی رعایت رکھنے والا۔ (مُصْلِحٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع: مُصْلِحُوْنَ۔

۲۲۰ لَوْشَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ: ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو (اس معاملہ میں سخت قانون مقرر کر کے) تم کو مصیبت میں ڈال دیتے۔ (بیان القرآن) لَوْشَآءَ اللّٰهُ شرط ہے۔ لَاَعْنَتَكُمْ جواب شرط ہے۔ (شَآءَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَیْءٌ اور مَشِیْئَةٌ ہے۔ لَاَعْنَتَ شروع میں لام تاکید، (اَعْنَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْنَاتٌ ہے۔

۲۲۰ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ: ۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ (باب ضرب) اور حِكْمَةٌ (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۲۱ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ: ۔ اگرچہ وہ تم کو بھلی معلوم ہو۔ اگرچہ وہ (کافر عورت اپنے مال و جمال کی وجہ سے) اچھی معلوم ہو۔ (لَوْ) وصلیہ ہے۔ (اَعْجَبَتْكُمْ) اَعْجَبَتْ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۲۲۱ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ: ۔ تاکہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں۔ تاکہ وہ لوگ نصیحت پر عمل کریں۔ (لَعَلَّ) حرف مشبہ بالفعل (برائے تعلیل) (یَتَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ۔ معنی نصیحت قبول کرنا،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نصیحت پر عمل کرنا۔

۲۲۲ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ: ۔لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں (ترجمہ شیخ الہندؒ) لوگ آپ سے حیض (کی حالت میں صحبت وغیرہ کرنے) کا حکم پوچھتے ہیں (بیان القرآن) (مَحِيْض) سے مراد حیض یا مکان حیض ہے (تفسیر جلالین) زمان حیض بھی مراد لینا درست ہے جیسا کہ علامہ سیوطیؒ نے آیت کریمہ (فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ) میں وقت حیض اور مکان حیض دونوں کو ذکر کیا ہے۔ (مَحِيْض) اسم ظرف ہو تو مکان حیض یا زمان حیض کا ترجمہ کیا جائے گا۔ اور اگر یہ مصدر ہو جیسا کہ قاضی بیضاویؒ کی رائے ہے۔ تو لفظ محیض کا ترجمہ (حیض) کیا جائے گا۔

حیض وہ خون ہے جو کسی بیماری کے بغیر ہر ماہ عادت کے مطابق عورت کے رحم سے نکلتا ہے۔ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ اگر تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو تو اس کو استحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں۔

۲۲۲ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ: ۔تو تم (حیض میں) عورتوں سے الگ رہو۔ یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔ (اِعْتَزِلُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِزَالٌ۔ نِسَآءٌ کا واحد اِمرأۃٌ خلاف قیاس ہے۔

۲۲۲ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ: ۔تم ان کے نزدیک نہ ہو۔ تم ان سے قربت نہ کرو۔ یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔ (یہ ماقبل کے جملہ کی تاکید ہے) (لَا تَقْرَبُوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ اور قِرْبَانٌ ہے۔ (هُنَّ) جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۲۲ تَطَهَّرْنَ: ۔جب وہ عورتیں خوب پاک ہو جائیں۔ جب وہ عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔ (تَطَهَّرْنَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَطَهُّرٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۲۳ نِسَآئُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ: ۔تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔تمہاری بیویاں تمہارے لئے (بمنزلہ) کھیت (کے) ہیں۔(نِسَآءٌ) کا واحد امرأۃٌ خلاف قیاس ہے۔ حَرْثٌ کے معنی کھیتی۔

۲۲۳ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ: ۔تم لوگ اپنے لئے پہلے بھیج دو۔(قَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِیْمٌ . اَنْفُسٌ کا واحد نَفْسٌ معنی جان۔

۲۲۳ مُلٰقُوْهُ: ۔اس سے (اللہ تعالیٰ سے) ملاقات کرنے والے۔(مُلٰقُوْهُ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔حالت رفع میں ہے۔یہ اصل میں مُلٰقُوْنَهٗ ہے۔نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ مُلٰقُوْهُ ہوگیا۔مصدر مُلَاقَاۃٌ ہے۔

۲۲۴ لَاتَجْعَلُوْا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِکُمْ: ۔تم لوگ اپنی قسمیں کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام کو نشانہ مت بناؤ۔تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام کو اپنی قسموں کے ذریعہ حجاب مت بناؤ (نیکی اور تقویٰ اور اصلاح کا کام کرنے سے) یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ قسم نہ کھاؤ کہ فلاں نیک کام نہیں کریں گے۔(لَاتَجْعَلُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔مصدر جَعْلٌ . عُرْضَةٌ کے معنی نشانہ، حجاب، آڑ۔اَیْمَانٌ کا واحد یَمِیْنٌ اس کے معنی قسم۔

۲۲۴ اَنْ تَبَرُّوْا: ۔کہ تم نیک کام کروگے۔باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِرٌّ معنی اطاعت اور فرماں برداری کرنا۔اَنْ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔علامہ سیوطیؒ کے نزدیک اس میں لائے نفی مقدر ہے یعنی اصل عبارت اَنْ لَاتَبَرُّوْا ہے۔(جلالین)

۲۲۵ لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ: ۔اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ نہیں فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ تم پر دارو گیر نہیں فرمائیں گے۔یہاں مواخذہ سے مراد سزا دینا ہے (تفسیر مظہری) (لَایُؤَاخِذُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَاخَذَۃٌ . (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۲۲۵ بِـاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ: ۔ تمہاری لغو قسموں پر۔ تمہاری بے ہودہ قسموں پر۔
(لَغْوٌ) کے معنی بے کار، بے فائدہ، بے ہودہ۔ اَيْمَانٌ کا واحد يَمِيْنٌ اس کے معنی قسم۔
اصطلاح میں قسم لغو کی تعریف یہ ہے کہ بے ارادہ قسم کا لفظ زبان سے نکل جائے۔ یا
گذشتہ واقعہ پر اپنے اعتبار سے صحیح سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو۔ یہ دونوں
صورتیں قسم لغو کی ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں نہ گناہ ہے اور نہ کفارہ ہے۔
۲۲۵ كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ: ۔ تمہارے دلوں نے ارادہ کیا۔ (كَسَبَتْ) باب ضرب سے
فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَسْبٌ. معنی حاصل کرنا،
طلب کرنا، کمائی کرنا۔ یہاں پر مراد ارادہ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین)
۲۲۵ حَلِيْمٌ: ۔ بہت تحمل فرمانے والا۔ بہت بردبار۔ (حِلْمٌ) باب کرم سے معنی درگزر کرنا
، بردبار ہونا۔ (حَلِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ یہ حِلْمٌ سے
فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔
۲۲۶ يُؤْلُوْنَ: ۔ وہ لوگ قسم کھاتے ہیں۔ یہاں قسم کھانے سے مراد چار مہینہ یا اس سے
زیادہ مدت تک اپنی بیوی سے جماع نہ کرنے کی قسم کھانا ہے۔ (تفسیر مظہری)
(يُؤْلُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْلَاءٌ۔
اس کے معنی قسم کھانا۔
۲۲۶ تَرَبُّصُ: ۔ انتظار کرنا۔ (تَرَبُّصٌ) باب تفعل کا مصدر ہے۔ اس کا مادہ رَبْصٌ ہے۔
۲۲۶ فَـاِنْ فَـآءُوْ: ۔ پھر اگر وہ لوگ رجوع کر لیں۔ پھر اگر وہ لوگ لوٹ آئیں۔ اگر
مدت ایلاء یعنی چار مہینہ کے اندر کوئی شخص اپنی قسم کو توڑ دے اور اپنی بیوی سے جماع
کرے تو اس قسم کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ لیکن قسم توڑنے کی وجہ سے کفارہ
لازم ہو جائے گا۔ اور اگر وہ شخص اپنی قسم پوری کرے اور اپنی قسم کے مطابق چار مہینہ تک
جماع نہ کرے تو بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔ (فَآءُوْ) باب ضرب سے
فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَيْءٌ کے معنی رجوع کرنا، لوٹنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۲۷ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ :۔ اگر ان لوگوں نے طلاق کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔ ان لوگوں نے چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔(عَزَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَزْمٌ۔

۲۲۸ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ :۔ وہ عورتیں انتظار میں رکھیں اپنے آپ کو۔ وہ عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں۔(یَتَرَبَّصْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب۔ مصدر تَرَبُّصٌ کے معنی انتظار کرنا۔

۲۲۸ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ :۔ تین حیض۔(قُرُوْٓءٌ) کا واحد: قَرْءٌ ۔ قَرْءٌ کے معنی حیض کے بھی ہیں اور طہر کے بھی ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں حیض کے معنی مراد ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں طہر کے معنی مراد ہیں۔

۲۲۸ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ :۔ ان کے رحموں میں۔(اَرْحَامٌ) کا واحد: (رِحْمٌ) معنی بچہ دانی (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع نِسَآءٌ ہے۔

۲۲۸ بُعُوْلَتُهُنَّ :۔ ان کے شوہر۔ ان کے خاوند۔(بُعُوْلَةٌ) کا واحد: بَعْلٌ معنی شوہر۔

۲۲۸ دَرَجَةٌ :۔ فضیلت، فوقیت۔ جمع: دَرَجَاتٌ۔

۲۲۸ عَزِیْزٌ :۔ بہت زبردست، بہت غالب۔ بہت عزت والا۔ عزیز ایسی ذات کو کہتے ہیں جو سب پر غالب ہو، کسی سے مغلوب نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۸ حَکِیْمٌ :۔ بہت حکمت والا، بہت تدبر والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ انسانوں کی سمجھ میں وہ حکمت آئے یا نہ آئے۔ حِکْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے

۲۲۹ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ :۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (طَلاقٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کے معنی بیوی کو نکاح سے جدا کر دینا۔
یہاں طلاق سے مراد طلاق رجعی ہے۔ طلاق رجعی اس طلاق کو کہتے ہیں جس میں طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر شوہر کے لئے بیوی سے رجعت کرنا درست ہو۔ رجعت قول سے بھی ہو سکتی ہے اور فعل سے بھی ہو سکتی ہے۔ رجعت قولی یہ ہے کہ بیوی سے کہہ دے کہ میں نے تجھ سے رجعت کر لی۔ اور رجعت فعلی تقبیل اور جماع کے ذریعہ ہو جاتی ہے۔ صریح لفظ میں ایک یا دو مرتبہ طلاق دینے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ مَرَّتَانِ تثنیہ ہے اس کا واحد: مَرَّةٌ ہے۔ اس کے معنی (مرتبہ)

۲۲۹ اِمْسَاكٌ: ۔ روکنا، باب افعال سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ (مَسْكٌ) ہے یہاں (اِمْسَاكٌ) سے مراد دو مرتبہ طلاق کے بعد عدت کے اندر رجعت کر کے بیوی کو روک لینا ہے۔

۲۲۹ تَسْرِيْحٌ: ۔ چھوڑ دینا۔ (تَسْرِيْحٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ (سَرْحٌ) ہے۔ یہاں تَسْرِيْحٌ یعنی چھوڑ دینے سے مراد ایک یا دو طلاق رجعی کے بعد بیوی سے عدت کے اندر رجعت نہ کرنا اور اسی حالت میں بیوی کو چھوڑ دینا ہے، طلاق رجعی کے بعد عدت کے اندر رجعت نہ کرنے سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے اور نکاح پورے طریقہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ پھر رجعت کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔

۲۲۹ فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ: ۔ اس (مال) میں جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑائے۔
یعنی اگر عورت طلاق لینے کے لئے مال دے کر خلع کرنا چاہے تو عورت کے مال دینے اور شوہر کے مال لینے میں کوئی گناہ نہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو۔ (اِفْتَدَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِفْتِدَاءٌ۔ اس کا مادہ: فَدْیٌ ہے۔

۲۲۹ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ: ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ یہ خدائی ضابطے ہیں۔
یہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔ حُدُوْدٌ کا واحد: حَدٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۲۹ لَاتَعْتَدُوْهَا :۔ تم لوگ ان (احکام) سے تجاوز نہ کرو۔ تجاوز کرنے سے مراد اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی اور مخالفت کرنا ہے۔ (لَاتَعْتَدُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَآءٌ اس کا مادہ عَدْوٌ ہے۔

۲۲۹ مَنْ يَّتَعَدَّ :۔ جو شخص تجاوز کرے گا۔ (يَتَعَدَّ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّی اس کا مادہ عَدْوٌ ہے۔ (يَتَعَدَّ) اصل میں يَتَعَدّٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گر گئی۔ يَتَعَدَّ ہو گیا۔

۲۳۱ بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ :۔ وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی عدت گزرنے کے قریب ہو جائے۔ (بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ۔ اَجَلٌ کے معنی عدت۔ وقت، مدت۔ جمع آجَالٌ۔ (فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ) شرط پر عطف ہے۔ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۳۱ لَاتُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا :۔ تم ان کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے مت روکو۔ تم ان کو تکلیف پہنچانے کے لئے مت روکو۔ (لَاتُمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاكٌ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (ضِرَارًا) باب مفاعلة کا مصدر ہے۔ باب مفاعلة کا مصدر مفاعلة اور فِعَالٌ دونوں وزن پر آتا ہے۔ ضِرَارًا مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۳۱ لَاتَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا :۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کو کھیل مت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی ہنسی مت اڑاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت نہ کرو (تفسیر جلالین) (لَاتَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ۔ اس کا مادہ اَخْذٌ ہے۔ اٰيَاتٌ کا واحد اٰيَةٌ۔ آیات کے معنی دلائل، نشانیاں، احکام۔ (هُزُوٌ) مصدر ہے جو اسم مفعول یعنی مَهْزُوٌّ کے معنی میں ہے۔

۲۳۲ بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ :۔ وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ان کی عدت ختم ہو جائے۔ اور اس سے پہلی آیت (۲۳۱) میں بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ سے مراد یہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے کہ ان کی عدت ختم ہونے کے قریب ہو جائے (تفسیر بیضاوی وتفسیر جلالین) (بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ۔ اَجَلٌ کے معنی مدت، وقت، عدت۔ جمع: آجالٌ۔ بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ شرط پر عطف ہے۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۳۲ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ: ۔تم لوگ ان (عورتوں) کو نہ روکو۔ (لَا تَعْضُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَضْلٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ اول ہے اس کا مفعول ثانی اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ہے۔

۲۳۳ اَلْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ: ۔مائیں دودھ پلائیں۔ (يُرْضِعْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ۔ وَالِدَاتٌ کا واحد: وَالِدَةٌ۔ کے معنی ماں۔ يُرْضِعْنَ فعل مضارع معروف (لِيُرْضِعْنَ) فعل امر کے معنی میں ہے (تفسیر جلالین) یعنی لفظ کے اعتبار سے جملہ خبریہ اور معنی کے اعتبار سے جملہ انشائیہ ہے۔

۲۳۳ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ: ۔پورے دو سال۔ (حَوْلَيْنِ) حَوْل کا تثنیہ ہے۔ اس کے معنی سال کے ہیں۔ حَوْلٌ کی جمع: اَحْوَالٌ ہے۔ كَامِلَيْنِ یہ حَوْلَيْنِ کی صفت ہے جو تاکید کے واسطے لائی گئی ہے۔

۲۳۳ اَلْمَوْلُوْدِ لَهٗ: ۔وہ شخص جس کا بچہ ہے مولود لہٗ سے مراد باپ ہے۔ (اَلْمَوْلُوْدُ) وِلَادَةٌ سے اسم مفعول ہے اور باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۳ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ: ۔ان (ماؤں) کا کھانا اور ان کا کپڑا۔ رِزْقٌ کے معنی کھانا۔ روزی۔ جمع: اَرْزَاقٌ۔ كِسْوَةٌ کپڑا، لباس۔ جمع: كِسًى۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب ہے اس کا مرجع (اَلْوَالِدَاتُ) ہے۔

۲۳۳ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا: ۔کسی ماں کو تکلیف نہ پہنچانا چاہئے اس کے بچے کی وجہ سے۔ (لَا تُضَارَّ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مُضَارَّةٌ وَ ضِرَارٌ ۔ یہ فعل نہی ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ پہلی راء کو ادغام کی وجہ سے ساکن کردیا گیا اور دوسری راء لائے نہی کی وجہ سے ساکن ہوگئی۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے آخر میں فتحہ دے دیا گیا جو سب سے آسان حرکت ہے۔

۲۳۳ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ: ۔ وارث پراس کے مثل ہے۔ جس طریقہ سے دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا باپ کے ذمہ ہے۔ اسی طرح اگر باپ زندہ نہ ہو، تو بچے کا جو وارث ہو اس کے ذمہ دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا ہے۔ یعنی اگر بچہ مر جائے، اور اس کا مال ہو تو جو لوگ اس کے مال کے وارث ہوں گے۔ وہی لوگ باپ کے نہ ہونے کی حالت میں بچے کے نفقہ کے ذمہ دار ہوں گے اور اگر کئی وارث ہوں تو ہر ایک پر میراث کی مقدار کے مطابق ذمہ داری عائد ہوگی۔ (وَارِثٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر باب ضرب سے مصدر وِرَاثَةٌ ۔ وَارِثٌ کی جمع وَرَثَةٌ اور وُرَّاثٌ ہے۔

۲۳۳ اِنْ اَرَادَا فِصَالًا: ۔ اگر وہ دونوں (ماں باپ) دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں۔ (اَرَادَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِرَادَةٌ ۔ فِصَالٌ کے معنی دودھ چھڑانا۔ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے اس کا مادہ فَصْلٌ ہے۔

۲۳۳ اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا: ۔ اگر تم دودھ پلوانا چاہو۔ (اَرَدْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَادَةٌ ۔ (تَسْتَرْضِعُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، (اَنْ) ناصبہ کی بنا پر آخر سے نون اعرابی گر گیا ہے۔ اس کا مصدر اِسْتِرْضَاعٌ اور مادہ رَضْعٌ ہے۔

۲۳۳ اِذَا سَلَّمْتُمْ: ۔ جب تم حوالے کردو۔ (سَلَّمْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْلِيْمٌ ۔

۲۳۴ اَلَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ : ۔ جو لوگ وفات پا جائیں۔ (يُتَوَفَّوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَفِّيْ ۔

۲۳۴ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا: ۔ وہ بیویوں کو چھوڑ جائیں۔ (يَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۳۷ يَعْفُوْنَ :۔ وہ عورتیں معاف کردیں۔(يَعْفُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر عَفْوٌ . معنی معاف کرنا۔ اگر بیوی خوش دلی سے مہر معاف کردے تو شوہر کے ذمہ سے ساقط ہوجائے گا۔

۲۳۷ يَعْفُوَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ :۔ وہ شخص رعایت کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق ہے۔ وہ شخص معاف کردے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق رکھنا اور توڑنا ہے اس سے مراد شوہر ہے۔ اس کی تفسیر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے: وَلِيُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ الزَّوْجُ (معارف القرآن بحوالہ دارقطنی وقرطبی) شوہر کے معاف کرنے کا مطلب رعایت کرنا ہے۔ یعنی مذکورہ صورت میں بیوی آدھے مہر کی مستحق ہے اگر شوہر رعایت کر کے پورا مہر دیدے۔ تو بیوی پورے مہر کی مالک ہوجائے گی۔ عُقْدَةُ النِّكَاحِ کے معنی نکاح کی گرہ اور اس سے مراد نکاح کا تعلق ہے (بیان القرآن) عُقْدَةٌ کی جمع: عُقَدٌ ہے۔

۲۳۷ لَاتَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ :۔ تم لوگ آپس میں احسان کرنے کو نہ بھولو۔ تم لوگ آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت کرو۔ (لَاتَنْسَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نِسْيَانٌ (بھولنا)

۲۳۸ بَصِيْرٌ :۔ بہت دیکھنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ بَصَرٌ سے فعیلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۸ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ :۔ تم لوگ سب نمازوں کی پابندی کرو۔ (حَافِظُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُحَافَظَةٌ . صَلَوٰتٌ کا واحد: (صَلوٰةٌ) معنی نماز۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہوکر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر (وَزْرٌ) ہے۔ اَزْوَاجٌ کے معنی شوہر اور بیوی۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اَزْوَاج سے بیویاں مراد ہیں۔

۲۳۵ عَرَّضْتُمْ : ۔تم نے اشارہ میں کہا۔ (عَرَّضْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْرِيْضٌ معنی اشارہ میں کوئی بات کہنا

۲۳۵ خِطْبَةِ النِّسَآءِ : ۔عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا۔ خَطَبَ يَخْطُبُ خَطْبًا وَخِطْبَةً (باب نصر) نکاح کا پیغام دینا۔ (نِسَاءٌ) کا واحد اِمْرَاَةٌ ہے (خلاف قیاس)

۲۳۵ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ : ۔تم نے اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھا۔ (اَكْنَنْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِكْنَانٌ معنی چھپانا، پوشیدہ رکھنا۔

۲۳۵ لَاتُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا : ۔تم ان سے نکاح کا وعدہ مت کرو۔ (لَاتُوَاعِدُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُوَاعَدَةٌ. (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (سِرٌّ) کے معنی بھید اور راز کے ہیں۔ جمع اَسْرَارٌ . یہاں سِرٌّ سے مراد نکاح ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور تفسیر جلالین)

۲۳۵ لَاتَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ : ۔تم (فی الحال) تعلق نکاح کا ارادہ مت کرو۔ (لَاتَعْزِمُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر عَزْمٌ. (عُقْدَةٌ) کے معنی (گرہ) کے ہیں جمع عُقَدٌ . یہاں پر عُقْدَةٌ سے مراد تعلق نکاح ہے۔ (بیان القرآن)

۲۳۵ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ : ۔یہاں تک کہ عدت اپنے مقررہ وقت کو پہنچ جائے۔ یعنی عدت ختم ہو جائے۔ (يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ . یہاں الکتابُ سے مراد عدت ہے۔ یعنی عدت وفات جو چار مہینہ دس دن ہے۔ الْكِتٰبُ ای العدۃ (تفسیر مظہری) اَجَلٌ کے معنی وقت، مدت، عدت جمع: آجالٌ.

۲۳۶ لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ : ۔تم نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔ تم نے ان سے جماع نہیں کیا۔ (لَمْ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تَمَسُّوْهُنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر،
مصدر مَسٌّ۔ یہاں مَسٌّ سے مراد جماع کرنا ہے۔ لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ ای لَمْ تُجَامِعُوْهُنَّ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۳۶ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً: ۔ تم نے ان کے لئے مہر مقرر نہیں کیا۔ اس کا عطف لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ پر ہے۔ اس لئے یہاں پر (لَمْ) مقدر ہے اور ماضی منفی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (لَمْ تَفْرِضُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَرْضٌ. اس کے معنی مقرر کرنا۔ فَرِيْضَةً کے معنی مقرر کیا ہوا۔ یہ اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہاں فَرِيْضَةً سے مراد مہر ہے (تفسیر جلالین)

۲۳۶ مَتِّعُوْهُنَّ: ۔ تم ان کو خرچ دو۔ تم ان کو فائدہ پہنچاؤ۔ یعنی جس عورت سے نہ صحبت ہوئی ہو اور نہ اس کا مہر مقرر ہو، ایسی حالت میں اس کو طلاق دی گئی تو مرد پر واجب

۲۳۶ ہے کہ اس عورت کو کچھ مال دے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی مقدار کم از کم ایک جوڑا کپڑا ہے۔ مالدار پر اس کی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے۔ (مَتِّعُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْتِيْعٌ. (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۳۶ الْمُوْسِعِ: ۔ صاحب وسعت، مالدار۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِيْسَاعٌ اور مادہ وُسْعٌ ہے۔

۲۳۶ الْمُقْتِرِ: ۔ تنگ دست، غریب۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقْتَارٌ اور مادہ قَتْرٌ ہے۔

۲۳۷ قَدَرُهٗ: ۔ اس کی مقدار، اس کی حیثیت، اس کی گنجائش۔ (قَدَرُ) مضاف اور (ہٗ) ضمیر مضاف الیہ ہے اور قَدَرُهٗ کا لفظ یہاں پر دو مرتبہ استعمال کیا گیا ہے پہلے میں (ہٗ) ضمیر کا مرجع الْمُوْسِعُ ہے اور دوسرے میں (ہٗ) ضمیر کا مرجع (الْمُقْتِرُ) ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

۲۳۸ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى :۔ درمیان والی نماز۔ بیچ والی نماز۔ درمیانی نماز کی تفسیر میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک نماز فجر اور بعض کے نزدیک نماز ظہر اور بعض کے نزدیک نماز مغرب مراد ہے۔ اور اس سلسلے میں سب سے راجح قول یہ ہے کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ (تفسیر مظہری) (صَلٰوة) کے معنی نماز جمع: صَلَوَاتٌ ۔ (وُسْطٰى) اَوْسَطُ کی مؤنث ہے معنی درمیان والی۔

۲۳۸ قٰنِتِيْنَ :۔ فرمانبرداری کرنے والے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کریم میں ہر قنوت فرمانبرداری کے معنی میں ہے۔ (امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ نے یہ روایت ذکر کی ہے) قٰنِتِيْنَ کا دوسرا ترجمہ: خاموش رہنے والے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ہم لوگ نماز میں بات چیت کر لیتے تھے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو ہم لوگوں کو نماز میں بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ بخاری اور مسلم نے یہ روایت ذکر کی ہے۔ (تفسیر جلالین) قٰنِتِيْنَ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ اس کا واحد: قَانِتٌ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر قُنُوْتٌ معنی فرمانبرداری کرنا۔

۲۳۹ رِجَالًا :۔ پیدل چلنے والے۔ (رِجَالٌ) کا واحد: رَاجِلٌ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ (رِجَالًا) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۳۹ رُكْبَانًا :۔ سوار ہونے والے۔ اس کا واحد: رَاكِبٌ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر (رُكْبَانًا) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۴۰ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ :۔ ایک سال تک فائدہ پہنچانا بغیر نکالے ہوئے۔ ایک سال تک خرچ دینا بغیر نکالے ہوئے۔ ابتدائے اسلام میں عدت وفات ایک سال تھی۔ اس لئے شریعت کی طرف سے مردوں کو حکم دیا گیا تھا کہ مرنے کے وقت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر وصیت کر جائیں کہ میرے مال سے بیوی کو ایک سال تک نان ونفقہ دیا جائے۔اور سال بھر تک میرے گھر میں ان کو رہنے کا حق دیا جائے۔پھر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ مَتَاعٌ کے معنی فائدہ پہنچانا مراد کھانا اور کپڑا دینا۔ حَوْلٌ کے معنی سال۔جمع: اَحْوَالٌ ۔غَيْرَ اِخْرَاجٍ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۴۰ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ :۔بہت زبردست۔بہت حکمت والا۔یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔عِزَّةٌ اور حِكْمَةٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔لفظ عِزَّةٌ باب ضرب اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۴۱ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ :۔طلاق دی ہوئی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ہے۔ طلاق دی ہوئی عورتوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔اس آیت کریمہ میں مطلقہ عورتوں کو فائدہ پہنچانے کا حکم ہے۔مطلقہ عورتوں کی چار صورتیں ہیں: (۱) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہو گئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو اس کا حکم یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑا دیا جائے۔ (۲) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو آدھا مہر دیا جائے۔ (۳) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو اس کا حکم یہ ہے کہ پورا مہر دیا جائے۔ (۴) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو۔اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو مہر مثل دیا جائے۔(تلخیص از معارف القرآن)

۲۴۳ اَلَمْ تَرَ :۔کیا آپ نے دیکھا نہیں۔اس آیت کریمہ میں بنی اسرائیل کی ایک قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔اور یہ واقعہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہزاروں برس پہلے کا ہے۔جس کو دیکھنے کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔تو یہاں اَلَمْ تَرَ فرمانے کا کیا مطلب ہے؟ اس کے بارے میں حضرات مفسرین نے فرمایا کہ ایسی جگہوں میں رویت سے رویت قلبی مراد ہوتی ہے۔اور رویت قلبی کے معنی (علم) کے ہیں۔یعنی ایسے مواقع میں (اَلَمْ تَرَ) اَلَمْ تَعْلَمْ کے معنی میں ہوتا ہے۔(معارف القرآن)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَلَمْ تَرَ) (ا) ہمزہ استفہام تعجب اور تشویق کے لئے ہے۔ (لَمْ تَرَ) فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب فتح سے مصدر رُؤْیَةٌ ہے۔

۲۴۳ هُمْ اُلُوْفٌ :۔ وہ لوگ ہزاروں تھے۔ (اُلُوْف) کا واحد: اَلْفٌ۔ بعض حضرات نے کہا کہ وہ لوگ دس ہزار تھے۔ بعض نے کہا تیس ہزار تھے۔ اور بعض نے کہا ستر ہزار تھے (تفسیر بیضاوی)

۲۴۳ حَذَرَ الْمَوْتِ :۔ موت کے ڈر سے۔ یہ مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۴۳ مُوْتُوْا :۔ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تم لوگ مر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم فرماتے ہی وہ تمام لوگ مر گئے اور آٹھ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ان کے اوپر موت طاری رہی (تفسیر جلالین) (مُوْتُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ۔

۲۴۳ اَحْیَاهُمْ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ فرما دیا۔ یعنی ان کے نبی حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی عطا فرما دی (تفسیر جلالین) (اَحْیَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْیَاءٌ۔ یہ اصل میں اَحْیَیَ ہے۔ آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۴۵ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا :۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دے گا۔
قرض دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین) اور قرض حسن یعنی اچھے طور پر قرض دینے کا مطلب (حلال مال سے) اخلاص اور خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین)
(یُقْرِضُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْرَاضٌ (قَرْضًا حَسَنًا) موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

۲۴۵ یُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً :۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کو بڑھا کر بہت حصے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھا دیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو بہت زیادہ ثواب عنایت فرمائیں گے۔ (یُضٰعِفُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ۔ (اَضْعَاف) کا واحد ضِعْفٌ کے معنی مثل اور دو گنا۔ اَضْعَافٌ کے معنی کئی گنا اور کئی مثل۔

۲۴۵ اَللّٰهُ يَقْبِضُ :۔ اللہ تعالیٰ تنگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کمی کرتے ہیں۔ (يَقْبِضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَبْضٌ۔

۲۴۵ يَبْصُطُ :۔ اللہ تعالیٰ کشادگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فراخی کرتے ہیں۔ (باب نصر) سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَصْطٌ

۲۴۵ اَلْمَلَا :۔ جماعت۔ سردارانِ قوم۔ اشرافِ قوم۔ (اَلْمَلَا) اسم جمع ہے۔ لفظ کے اعتبار سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اس کی جمع اَمْلَاءٌ۔

۲۴۶ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ :۔ ان لوگوں نے اپنے نبی (علیہ السلام) سے کہا۔
یہاں نبی سے مراد حضرت شمویل علیہ السلام ہیں (تفسیر جلالین) بعض مفسرین نے اس زمانہ کے نبی علیہ السلام کا نام اشموئیل لکھا ہے۔

۲۴۶ اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا :۔ آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر فرما دیجئے۔ یہاں بادشاہ سے مراد حضرت طالوت ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ مقرر فرمایا تھا۔ (اِبْعَثْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بَعْثٌ۔ مَلِكٌ کے معنی بادشاہ جمع مُلُوْكٌ۔

۲۴۶ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا :۔ حالاں کہ ہم لوگ نکال دیئے گئے اپنے گھروں اور اپنے بیٹوں سے۔ حالاں کہ ہم لوگ اپنے گھروں اور اپنے فرزندوں سے جدا کر دیئے گئے۔ گھروں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی کچھ بستیوں پر کافروں نے قبضہ کر کے ان کو گھروں سے نکال دیا۔ اور بیٹوں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ کافروں نے ان کے بیٹوں میں سے کچھ کو قید کر لیا اور کچھ کو قتل کر دیا۔ (قَدْ اُخْرِجْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْرَاجٌ۔ (دِيَارٌ) کا واحد دَارٌ کے معنی گھر۔ (اَبْنَاءٌ) کا واحد اِبْنٌ کے معنی بیٹا۔

۲۴۶ تَوَلَّوْا :۔ ان لوگوں نے اعراض کیا۔ ان لوگوں نے منہ موڑ لیا۔ (باب تفعل) سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلّیٌ۔

۲۴۶ عَلِیْمٌ: ۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ عِلْمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۷ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا: ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ (قَدْ بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی قریب معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ۔ مَلِكٌ کے معنی بادشاہ جمع: مُلُوْكٌ۔ (طَالُوْت) طالوت ایک مومن بادشاہ کا نام ہے۔ لفظ طالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ حضرت شمویل علیہ السلام کے زمانہ میں جب ایک جالوت نامی کافر بادشاہ بنی اسرائیل پر مسلط ہوگیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر فرمایا۔ یہ مالی اعتبار سے غریب تھے۔ لیکن علمی اور جسمانی اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت فوقیت عطا فرمائی تھی اور تمام بنی اسرائیل میں بڑی امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ حضرت طالوت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: زَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ بنی اسرائیل نے شروع میں ان کی بادشاہت کے بارے میں اختلاف کیا۔ پھر دلیل کے ظاہر ہونے کے بعد ان کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ اور ان کے ساتھ ہوکر کافر بادشاہ جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت طالوت اور ان کے ساتھیوں کو فتح عنایت فرمائی (تلخیص از قاموس القرآن)

۲۴۷ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ: ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو منتخب فرمایا۔ (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَآءٌ۔ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت طالوت ہیں۔

۲۴۷ اَللّٰہُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ: ۔ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت عطا فرماتے ہیں۔ (یُؤْتِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْتَآءٌ۔ مُلْكٌ کی جمع: اَمْلَاكٌ ہے۔

۲۴۷ وَاسِعٌ: ۔ وسعت والا۔ وسعت دینے والا۔ وسیع فضل والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے ہے۔ سَعَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۷ عَلِيمٌ :۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ عِلْمٌ مصدر سے فَعِيلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴۸ التَّابُوْتُ :۔ کے معنی صندوق اس کی جمع تَوابِيْتُ ہے۔ بنی اسرائیل کے پاس لکڑی کا ایک صندوق تھا۔ جس پر سونے کا نقش ونگار تھا۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے کچھ تبرکات تھے۔ بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی میں آگے رکھتے تھے۔ اس صندوق کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو فتح عنایت فرماتے تھے۔ جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ غالب آیا تو اس نے اس صندوق پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب وہ صندوق بنی اسرائیل کے پاس پہنچانے کا ارادہ فرمایا۔ تو فرشتوں کو حکم فرمایا۔ انہوں نے وہاں سے صندوق اٹھا کر حضرت طالوت کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت طالوت کے پاس اس صندوق کا پہنچنا ان کی بادشاہت کی نشانی تھی اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا اور ان کی ماتحتی میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کی تیاری شروع کر دی۔

۲۴۹ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ :۔ اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہارا امتحان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہاری آزمائش فرمائیں گے۔ آیت کریمہ میں جس نہر کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے مراد وہ نہر ہے جو اردن اور فلسطین کے درمیان میں تھی۔ (تفسیر جلالین) (مُبْتَلِىْ) باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبْتِلَآء معنی امتحان لینا۔ آزمائش کرنا۔ اس کا مادہ بَلْوٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے۔

۲۴۹ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ :۔ جو شخص اس کو نہ چکھے۔ جو شخص اس کو زبان پر بھی نہ رکھے۔ یعنی جو شخص ذرا بھی اس نہر کا پانی نہ پیے۔ (لَمْ يَطْعَمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر طَعْمٌ معنی چکھنا (ہٗ) ضمیر واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع ماءٌ ہے۔

۲۴۹ مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً: ۔ جوایک چلّو پانی لے (یہ رخصت تھی) (اغْتَرَفَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْتِرَاف۔ غُرْفَةٌ کے معنی چلّو جمع: غِرَاف۔

۲۴۹ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ: ۔ تھوڑی جماعت۔ فِئَةٌ کے معنی جماعت۔ جمع: فِئَاتٌ۔ قَلِيلَةٌ کے معنی تھوڑی، جمع: قَلِيلَاتٌ اور قَلَائِلُ۔

۲۵۰ لَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ: ۔ جب وہ لوگ (ایمان والے) جالوت اور اس کی فوجوں کے سامنے آ گئے۔ (بَرَزُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوزٌ معنی میدان کی طرف نکلنا۔ (جَالُوتَ) ایک کافر بادشاہ کا نام ہے۔ لفظ جالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ جب بنی اسرائیل کے اعمال زیادہ خراب ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر جالوت نامی کافر بادشاہ کو مسلط فرما دیا۔ اس نے بنی اسرائیل پر قتل وغارت اور لوٹ و مار کے ذریعہ بڑے مظالم کئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی مدد فرمائی۔ اور مصائب و آلام سے نجات دلانے کیلئے طالوت کو ان کا بادشاہ مقرر فرمایا۔ بنی اسرائیل نے شروع میں ان کی بادشاہت پر اعتراض کیا۔ پھر نشانی ظاہر ہونے کے بعد حضرت طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اور ان کی قیادت میں جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ اس مقابلہ میں ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ اس زمانہ کے نبی حضرت شمویل علیہ السلام تھے۔ ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔

۲۵۰ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا: ۔ آپ ہمارے اوپر استقامت نازل فرمائیے۔ آپ ہم کو صبر عطا فرما دیجئے۔ (اَفْرِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْرَاغٌ۔ معنی ڈالنا، بہانا۔ اِفْرَاغُ الصَّبْرِ عَلَيْهِ (صبر عطا کرنا)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵۱ هَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ :۔ ان لوگوں (ایمان والوں) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان لوگوں کو شکست دے دی۔ یعنی طالوت والوں نے جالوت والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دے دی۔ (هَزَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَزْمٌ کے معنی شکست دینا۔ (هُمْ) ضمیر مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۲۵۱ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ :۔ داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر دیا۔ (دَاوٗدُ) حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی اور رسول ہیں۔ جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ مسلط ہو گیا تھا۔ جو بنی اسرائیل پر بہت ظلم و ستم کر رہا تھا۔ تو جالوت اور اسکی فوج سے مقابلہ آرائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا۔ بنی اسرائیل نے طالوت بادشاہ کی قیادت میں جالوت اور اس کی فوج کا مقابلہ کیا۔ اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ اسی میدان مقابلہ میں حضرت داؤد علیہ السلام نے ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو قتل کر دیا۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اس زمانہ کے نبی حضرت شمویل علیہ السلام تھے۔ جب حضرت شمویل علیہ السلام اور حضرت طالوت کی وفات ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام آپکے صاحبزادے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب زبور عطا فرمائی تھی۔ آپ زبور ایسی عمدہ آواز کے ساتھ پڑھتے تھے کہ ارد گرد کے پرندے اور پہاڑ آپ کے تابع ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے لوہے کو آپ کیلئے نرم فرما دیا تھا۔ جیسے چاہتے لوہے کو موڑتے اور اس سے زرہیں تیار کرتے تھے۔ ان تمام کاموں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پورا حق ادا فرماتے اور رات کا ایک بڑا حصہ شب بیداری میں گزارتے تھے اور ایک دن بیچ میں ناغہ کر کے ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

سب سے پسندیدہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔

جالوت کا تذکرہ آیت (۲۵۰) پارہ (۲) میں دیکھئے۔

پارہ (۲) مکمل ہو گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْكَ الرُّسُلُ پارہ (۳) سورۃ بقرہ

آیت نمبر

۲۵۳ تِلْكَ الرُّسُلُ :۔ یہ سب رسول۔ یہاں "تِلْكَ" اسم اشارہ "هٰذِهٖ" کے معنی میں ہے۔ (تِلْكَ) اسم اشارہ واحد مؤنث بعید کے لئے ہے۔ اس کا مشارالیہ (الرُّسُل) ہے اس سے اشارہ رسولوں کی اس جماعت کی طرف ہے جس کا ذکر (انك لمن المرسلین) میں ہو چکا ہے (تفسیر مظہری) (الرُّسُلُ) جمع مکسر ہے۔ جو واحد مؤنث کے حکم میں ہے۔ اس کا واحد "رَسُوْلٌ" ہے۔ (رسول) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔ رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔ نبی وہ مبارک انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کیلئے مبعوث فرمایا ہو

۲۵۳ كَلَّمَ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ (كَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْلِيْمٌ۔

۲۵۳ اٰتَيْنَا :۔ ہم نے دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْتَاءٌ۔ یہ اصل میں اِئْتَايَ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۵۳ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۲۵۳ اَيَّدْنٰهُ :۔ ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) تائید فرمائی۔ ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) مدد فرمائی۔ (اَيَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَاْيِيْدٌ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵۳ رُوْحِ الْقُدُسِ :۔ پاکیزہ روح۔ مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ رُوْحٌ کی جمع اَرْوَاحٌ. (اَلْقُدُسُ) مقدس کے معنی میں ہے۔

۲۵۳ اَلْبَیِّنٰتُ:۔ واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ اس کا واحد: بَیِّنَۃٌ ہے۔

۲۵۴ اَنْفِقُوْا:۔ تم لوگ خرچ کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاقٌ.

۲۵۴ رَزَقْنٰکُمْ :۔ ہم نے تم کو دیا۔ (رَزَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رِزْقٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۵۴ خُلَّۃٌ :۔ دوستی۔ یہ لفظ دوست کے معنی میں واحد تثنیہ جمع مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۴ شَفَاعَۃٌ :۔ سفارش۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی سفارش کرنا۔

۲۵۵ اَلْحَیُّ:۔ زندہ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ حَیَاۃٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ اَلْقَیُّوْمُ :۔ بہت قائم رکھنے والا۔ بہت سنبھالنے والا۔ قِیَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ سِنَۃٌ:۔ کے معنی اونگھ۔ باب سمع کا مصدر ہے معنی اونگھنا۔ اس کا مادہ وَسَنٌ ہے۔

۲۵۵ یَشْفَعُ :۔ وہ سفارش کرتا ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَفَاعَۃٌ.

۲۵۵ لَا یُحِیْطُوْنَ :۔ وہ لوگ احاطہ نہیں کر سکتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اِحَاطَۃٌ.

۲۵۵ وَسِعَ کُرْسِیُّہٗ:۔ اس کی (اللہ تعالیٰ کی) کرسی وسیع ہے۔ (سب آسمانوں اور زمین کو) یعنی اللہ تعالیٰ کی کرسی اتنی بڑی ہے کہ اس نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔ (بیان القرآن) علامہ سیوطیؒ نے کرسی کا مطلب بیان کرتے ہوئے تین اقوال ذکر کئے ہیں:

(۱) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد ''علم'' ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا علم آسمانوں اور زمینوں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اوران کے اندر پائی جانے والی تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۲) بعض مفسرین نے کہا کرسی سے مراد "حکومت" ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی حکومت آسمانوں اور زمینوں اوران میں پائی جانے والی تمام چیزوں پر قائم ودائم ہے۔

(۳) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد بعینہ کرسی ہے۔ (لیکن اس کی حقیقت کا ادراک عقل انسانی سے بالاتر ہے) حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان اللہ تعالیٰ کی کرسی کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے سات درہم کسی ڈھال میں ڈال دیئے جائیں (تفسیر جلالین)

۲۵۵ لَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا:۔ آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو تھکاتی نہیں ہے۔ آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو گراں نہیں گزرتی ہے۔ (لَا يَئُودُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر (اَوْدٌ) ہے۔

۲۵۵ الْعَلِيُّ:۔ بہت عالیشان۔ بہت بلند مرتبہ والا۔ عُلُوٌّ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ الْعَظِيمُ:۔ بہت عظیم الشان۔ بہت عظمت والا۔ عِظَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۶ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ:۔ ہدایت گمراہی سے جدا ہوگئی۔ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہوگئی۔ (تَبَيَّنَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيُّنٌ۔ (الرُّشْدُ) کے معنی ہدایت۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہدایت پانا۔

۲۵۶ الطَّاغُوتِ:۔ سرکش، باغی۔ حد سے تجاوز کرنے والا۔ مراد شیطان ہے۔

۲۵۶ اِسْتَمْسَكَ:۔ اس نے تھام لیا۔ اس نے پکڑ لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْسَاكٌ۔

۲۵۶ الْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ:۔ بہت مضبوط حلقہ۔ (عُرْوَةٌ) کے معنی قابل اعتماد چیز۔ (وُثْقَىٰ) کے معنی بہت مضبوط۔ فُعْلىٰ کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔ مضبوط حلقہ پکڑنے سے مراد دین اسلام کو اختیار کرنا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵۶ اِنْفِصَامَ :۔ ٹوٹنا۔ (باب انفعال) سے مصدر ہے۔

۲۵۷ اَلظُّلُمٰتِ :۔ تاریکیاں، اندھیرے۔ اس کا واحد: ظُلْمَةٌ ہے۔ (النُّوْر) روشنی اس کی جمع اَنْوَارٌ ظلمت اور نور کے سلسلے میں امام واقدی کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی ظلمت اور نور کا ذکر ہے، اس سے مراد کفر اور ایمان ہیں۔ سورۂ انعام اس ضابطہ سے مستثنیٰ ہے۔ وہاں (جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ) سے مراد رات اور دن ہیں (تفسیر مظہری)

۲۵۸ بُهِتَ :۔ وہ ہکا بکا رہ گیا۔ وہ حیران رہ گیا۔ باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَهْتٌ ہے۔

۲۵۹ كَالَّذِيْ مَرَّ :۔ وہ شخص جو گزرے۔ بقول علامہ سیوطی اس کے شروع میں لفظ کاف زائد ہے۔ (اَلَّذِيْ) اسم موصول اور (مَرَّ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس کا مصدر مُرُوْرٌ ہے۔ یہ فعل ماضی اسم موصول کا صلہ ہے۔ روح المعانی میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا گیا ہے کہ یہاں گزرنے والے سے مراد حضرت عزیر علیہ السلام ہیں۔

۲۵۹ قَرْيَةٍ :۔ آبادی، بستی۔ یہاں اس بستی سے مراد شہر بیت المقدس ہے۔ (تفسیر جلالین) قَرْيَةٌ کی جمع: قُرًى

۲۵۹ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا :۔ (وہ بستی) اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی۔ یعنی اس بستی کے مکانات کی پہلے چھتیں گریں، پھر ان پر دیواریں گر گئیں۔ مراد یہ ہے کہ وہ بستی بالکل ویران ہوگئی تھی وہاں کے سب آدمی مر گئے تھے۔ (خَاوِيَةٌ) خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (عُرُوْشٌ) کا واحد عَرْشٌ معنی چھت۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔

۲۵۹ بَعَثَهُ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو (حضرت عزیر علیہ السلام کو) دوبارہ زندہ فرمایا۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۲۵۹ لَمْ يَتَسَنَّهْ :۔ وہ سڑا گلا نہیں، وہ خراب نہیں ہوا۔ وہ بدبودار نہیں ہوا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب نفی جحد بلم، مصدر تَسَنُّهٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵۹ كَيْفَ نُنْشِزُهَا :۔ ہم کیسے ان (ہڈیوں) کو جوڑ دیتے ہیں۔ (كَيْفَ) اسم استفہام بمعنے (نُنْشِزُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، جمع متکلم، مصدر اِنْشَازٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع (العظام) ہے۔

۲۵۹ نَكْسُوْهَا لَحْمًا :۔ ہم ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ ہم ان پر گوشت پہنا دیتے ہیں۔ (نَكْسُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَسْوٌ (پہنانا) (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اول ہے اس کا مرجع (عظام) ہے جو جمع مکسر ہونے کی وجہ سے واحد مؤنث کے حکم میں ہے اور لَحْمًا مفعول ثانی ہے۔

۲۶۰ رَبِّ اَرِنِیْ :۔ اے میرے پروردگار آپ مجھے دکھا دیجئے۔ (رَبِّ) کی اصل يَارَبِّیْ ہے۔ شروع سے حرف ندا یا کو اور آخر سے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا (رَبِّ) ہو گیا۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اراءۃٌ (نی) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۶۰ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ :۔ چار پرندے۔ یہاں پرندوں سے مراد مور، گدھ، کوا، اور مرغ ہیں۔ (تفسیر جلالین) (طَيْرٌ) کے معنی پرندہ جمع طُيُوْرٌ ہے۔

۲۶۰ صُرْهُنَّ اِلَيْكَ :۔ تم ان (پرندوں) کو اپنے سے مانوس کر لو۔ تم ان (پرندوں) کو اپنے سے ہلا لو۔ (صُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَوْرٌ ہے (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۶۱ سَبْعَ سَنَابِلَ :۔ سات بالیں۔ سات خوشے۔ (سَنَابِلُ) کا واحد: سُنْبُلَةٌ ہے۔

۲۶۱ يُضٰعِفُ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھا دیتے ہیں۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ۔

۲۶۱ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ :۔ (وَاسِعٌ) بہت وسعت والے۔ سَعَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ (عَلِيْمٌ) بہت علم والے۔ عِلْمٌ مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ اور باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۶۳ لَا یُتْبِعُوْنَ :۔ وہ لوگ بعد میں نہیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ تابع نہیں کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْبَاع۔ (لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا) وہ لوگ خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتلاتے ہیں۔ (مَا) مصدریہ (اَنْفَقُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِنْفَاقٌ یہ فعل ماضی مصدر کے معنی میں ہوکر مفعول اول اور (مَنًّا) مفعول ثانی ہے۔

۲۶۳ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ :۔ (غَنِیٌّ) بہت بے نیاز، وہ ذات جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ غِنیً مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (حَلِیْمٌ) بہت تحمل فرمانے والا۔ حِلْمٌ مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۶۴ لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ :۔ تم اپنی خیرات کو برباد نہ کرو۔ تم اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔ (لَاتُبْطِلُوْا) باب افعال سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْطَالٌ. صَدَقَاتٌ کا واحد: صَدَقَةٌ ہے۔ صدقہ وہ مال ہے جو ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔

۲۶۴ رِئَاءَ النَّاسِ :۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ (رِئَاءٌ) باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے مفعول لہ یا حال ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۶۴ صَفْوَانٌ :۔ چکنا پتھر۔ واحد: صَفْوَانَةٌ.

۲۶۴ وَابِلٌ :۔ تیز بارش۔ بڑی بوندوں والی بارش۔

۲۶۴ صَلْدًا :۔ صاف پتھر۔ جمع :۔ اَصْلَادٌ.

۲۶۴ کَسَبُوْا :۔ ان لوگوں نے عمل کیا، ان لوگوں نے کمائی کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَسْبٌ ہے۔

۲۶۵ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے۔ (اِبْتِغَاءٌ) باب افتعال کا مصدر ہے اس کے معنی حاصل کرنا۔ طلب کرنا۔ اس کا مادہ بَغْیٌ ہے۔ مَرْضَاتٌ کے معنی رضامندی کے ہیں۔ اس کا مادہ رضی ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سے (اِبْتِغَاءَ) مفعول لہ ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

۲۶۵ رَبْوَةٌ:۔ ٹیلہ۔ جمع: رُبیٰ.

۲۶۵ اٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ:۔ وہ اپنا پھل دوگنا لایا۔ (اٰتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِیْتَاءٌ۔ یہ اصل میں اٰتَیَتْ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخری یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اُكُلٌ) کے معنی پھل۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جنّۃ ہے۔ (ضِعْفَيْنِ) تثنیہ حالت نصب میں ہے اس کے معنی دوگنا اور دو مثل کے ہیں۔ اس کا واحد:۔ ضِعْفٌ اور جمع اَضْعَافٌ ہے۔

۲۶۵ طَلٌّ:۔ ہلکی پھوار، ہلکی بارش۔

۲۶۶ يَوَدُّ:۔ وہ چاہتا ہے۔ وہ پسند کرتا ہے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ ہے۔

۲۶۶ نَخِيْلٍ:۔ کھجور کا درخت۔ واحد: نَخِيْلَةٌ.

۲۶۶ اَعْنَابٍ:۔ انگور۔ واحد: عِنَبٌ. انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۲۶۶ الثَّمَرَاتِ:۔ پھل۔ واحد: ثَمَرَةٌ.

۲۶۶ اَصَابَهُ الْكِبَرُ:۔ اس کو بڑھاپا آ گیا۔ (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ معنی پہنچنا۔ لاحق ہونا۔ (كِبَرٌ) بڑھاپا۔

۲۶۶ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ:۔ کمزور اولاد (جو کمانے پر قادر نہ ہوں) (ذُرِّيَّةٌ) کے معنی اولاد۔ (ضُعَفَاءُ) کا واحد: ضَعِيْفٌ معنی کمزور۔

۲۶۶ اِعْصَارٌ:۔ بگولا۔ ہوا کا چکر۔ رِيْحٌ تَهُبُّ بِشِدَّةٍ وَتُثِيْرُ الْغُبَارَ وَتَرْتَفِعُ كَالْعَمُوْدِ اِلَى السَّمَاءِ (المعجم الوسیط) (ایسی تیز ہوا جو گرد وغبار اڑاتی ہوئی ستون کی طرح آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے)

۲۶۶ اِحْتَرَقَتْ:۔ وہ (باغ) جل گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْتِرَاقٌ ہے اس فعل میں ضمیر مرفوع مؤنث (هِيَ) کا مرجع جنّۃ ہے۔ جو باغ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے معنی میں ہے۔ اسی کے اعتبار سے ترجمہ مذکر کے صیغہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۲۶۷ لَاتَیَمَّمُوْا : ۔تم لوگ ارادہ مت کرو۔ باب تفعّل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر تیمّم۔

۲۶۷ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْہِ : کہ تم اس میں چشم پوشی کرو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، یہ اصل میں تُغْمِضُوْنَ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ اس کا مصدر اِغْمَاضٌ ہے۔

۲۶۷ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ : ۔بہت بے نیاز، بہت لائق تعریف۔ غِنیٌ اور حَمْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہیں۔ یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۲۶۹ اَلْحِکْمَۃَ: ۔دانائی، دانشمندی، عقل و فہم۔ جمع حِکَمٌ. علامہ سیوطی کے نزدیک یہاں حکمت سے مراد وہ علم نافع جو عمل صالح تک پہنچانے والا ہو۔ العِلْمُ النَّافِعُ الْمُؤَدِّیْ اِلَی الْعَمَلِ (تفسیر جلالین)

۲۶۹ یَذَّکَّرُ : ۔وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَّکُّرٌ ہے۔ (یَذَّکَّرُ) اصل میں یَتَذَکَّرُ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اسی طرح اِذَّکُّرٌ اصل میں تَذَکُّرٌ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۲۶۹ اُولُوا الْاَلْبَابِ: ۔عقل مند لوگ۔ عقل والے۔ یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں۔ (اَلْبَابٌ) کا واحد: لُبٌّ ہے۔ معنی عقل (اُولُوْا) ذُو کی جمع ہے (خلاف قیاس)

۲۷۰ اَنْصَارٍ : ۔مددگار لوگ۔ مدد کرنے والے لوگ۔ واحد: نَصِیْرٌ.

۲۷۱ اِنْ تُبْدُوْا الصَّدَقٰتِ: ۔اگر تم صدقات کو ظاہر کرو گے۔ اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو گے۔ (تُبْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَآءٌ . تُبْدُوْا اصل میں تُبْدُوْنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۷۱ نِعِمَّا هِيَ :۔ یہ اچھی بات ہے۔ اس کی اصل عبارت نِعْمَ مَاهِيَ ہے۔ (نِعْمَ) فعل مدح اس میں ضمیر مستتر ممیّز ہے۔ (مَا) نکرہ موصوفہ شیئاً کے معنی میں تمیز ہے ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہے۔ (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مخصوص بالمدح ہے۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جواب شرط واقع ہوگا۔

۲۷۳ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مقید ہوگئے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رک گئے۔ یعنی دین کے کام میں مقید ہو کر چلنے پھرنے اور کمانے سے رک گئے۔ (تفسیر عثمانی) (اُحْصِرُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْصَارٌ ہے۔

۲۷۳ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ :۔ زمین میں چلنا۔ ضَرْبٌ مصدر ہے۔ اس کے ایک معنی چلنے کے بھی ہیں۔

۲۷۳ التَّعَفُّفِ :۔ سوال سے بچنا۔ باب تفعل کا مصدر ہے۔

۲۷۳ سِيْمَاهُمْ :۔ ان کی علامت۔ ان کی ہیئت۔ ان کی نشانی۔ (سِيْمَا) کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔ اس کا مادہ سَوْمٌ ہے۔ (سِيْمَا) اصل میں سِوْمَا ہے۔ واو ساکن ماقبل مکسور ہے، اس لئے واو کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۷۳ اِلْحَافًا :۔ لپٹ کر۔ اصرار کرتے ہوئے۔ (اِلْحَاف) باب افعال کا مصدر ہے۔ اس کے معنی اصرار کرنا، لپٹنا۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے حال یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

۲۷۴ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ :۔ ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ خوف باب سمع سے مصدر ہے۔ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ (تفسیر بیضاوی)

۲۷۴ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ :۔ نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ حزن ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی)۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۲۷۵ یَتَخَبَّطُ :۔ وہ خبطی بنادیتا ہے۔ وہ دیوانہ بنادیتا ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخَبُّطٌ۔

۲۷۵ اَلْمَسُّ :۔ چھونا۔ مراد جنون ہے۔ اَلْمَسُّ الْجُنُوْنُ (جلالین)

۲۷۵ حَرَّمَ الرِّبٰوا :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) سود کو حرام فرمایا۔ (ربوا) کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں۔ جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو۔ ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔ اَلرِّبٰوا فِی اللُّغَةِ الزِّیَادَةُ وَالْمُرَادُ بِهٖ فِی الْاٰیَةِ کُلُّ زِیَادَةٍ لَا یُقَابِلُهَا عِوَضٌ (احکام القرآن ص ۱۰۱ ج ۲)

امام رازی نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ادھار کا ربا۔ دوسرے خرید وفروخت کا ربا۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنا مال مقررہ وقت کے لئے دوسرے کو قرض دیتے تھے اور ہر مہینہ اس کا نفع لیتے تھے۔ اگر مقررہ وقت پر وہ قرض ادا نہ کرسکا تو ادائگی کا وقت بڑھانے کے ساتھ سود کی رقم بھی بڑھادیتے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ادھار دے کر اس پر نفع لینے کا نام ربا (سود) ہے۔ جس کو قرآن کریم کی آیت مذکورہ نے صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربا کے مفہوم میں بیع وشرا کی چند صورتوں کو بھی داخل فرمایا ہے مثلاً چھ چیزوں کی خرید وفروخت میں یہ حکم فرمایا کہ اگر ان کا تبادلہ کیا جائے تو برابر سرابر اور دست بدست ہونا چاہئے۔ ان میں کمی بیشی کی گئی یا ادھار معاملہ کیا گیا تو یہ ربا (سود) ہے۔

وہ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) سونا (۲) چاندی (۳) گیہوں (۴) جو (۵) کھجور (۶) نمک۔

تلخیص از معارف القرآن (مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

۲۷۶ یَمْحَقُ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) مٹادیتے ہیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَحْقٌ۔

۲۷۶ یُرْبِیْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھادیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْبَاءٌ۔ اس کا مادہ رَبْوٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۷۶ کَفَّارٍ :۔ بہت کفر کرنے والا۔ بہت ناشکری کرنے والا۔ کُفْرٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷۶ اَثِیْمٍ :۔ گناہ گار۔ گناہ کا کام کرنے والا۔ اِثْمٌ مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷۸ ذَرُوْا :۔ تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ وَذِرَ یَذَرُ وَذْراً معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ مستعمل نہیں ہے۔

۲۷۹ فَاْذَنُوْا :۔ تو تم لوگ جان لو۔ فاء جزائیہ ہے (اْذَنُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِذْنٌ ہے۔ اَذِنَ لَهٗ فِی الشَّیْءِ معنی اجازت دینا۔ اَذِنَ بِالشَّیْءِ معنی جاننا۔

۲۸۰ نَظِرَةٌ اِلٰی مَیْسَرَةٍ :۔ آسودگی ہونے تک مہلت دینا، فراخی ہونے تک انتظار کرنا۔ (نَظِرَةٌ) کے معنی مہلت، انتظار۔ (مَیْسَرَةٍ) کے معنی آسودگی، فراخی۔

۲۸۰ اَنْ تَصَدَّقُوْا :۔ تمہارا صدقہ کرنا۔ مراد معاف کرنا ہے۔ ان مصدریہ کی وجہ سے مصدر کے معنی میں ہو گیا۔ تَصَدَّقُوْا اصل میں تَتَصَدَّقُوْنَ ہے۔ تخفیف کیلئے شروع میں ایک تاء کو حذف کر دیا گیا اور ان ناصبہ کی وجہ سے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا۔ تَصَدَّقُوْا ہو گیا۔

۲۸۱ تُوَفّٰی :۔ اس کو پورا دیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِیَةٌ۔

۲۸۲ اِذَا تَدَایَنْتُمْ :۔ جب تم آپس میں ایک دوسرے سے قرض کا معاملہ کرو۔ (تَدَایَنْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر تَدَایُنٌ۔

۲۸۲ لَایَاْبَ کَاتِبٌ :۔ لکھنے والا انکار نہ کرے۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ۔ (یَاْبَ) اصل میں یَاْبٰی ہے۔ لائے نہی کی وجہ سے آخر کی یاء ساقط ہو گئی۔ (کَاتِبٌ) لکھنے والا، کِتَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ لِیُمْلِلْ :۔ چاہئے کہ وہ لکھوائے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر اِمْلَالٌ.

۲۸۲ لَا یَبْخَسْ :۔ وہ نہ گھٹائے۔ وہ کم نہ کرے۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَخْسٌ.

۲۸۲ سَفِیْهًا :۔ بے عقل۔ ناسمجھ جمع: سُفَهَآءُ. اس کا مصدر سَفَهٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ اِسْتَشْهِدُوْا :۔ تم لوگ گواہ بنالو۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِشْهَادٌ.

۲۸۲ الشُّهَدَآءُ :۔ گواہ لوگ۔ واحد: شَهِیْدٌ.

۲۸۲ لَا تَسْئَمُوْا :۔ تم لوگ کاہلی نہ کرو۔ تم لوگ نہ اکتاؤ۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَئَامَةٌ.

۲۸۲ اَقْسَطُ :۔ زیادہ انصاف والا۔ یہ قِسْطٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ اَقْوَمُ :۔ زیادہ درست رکھنے والا۔ زیادہ قائم رکھنے والا۔ یہ قِیَامٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ تِجَارَةً حَاضِرَةً :۔ نقد تجارت، ہاتھوں ہاتھ تجارت۔ تجارۃٌ باب نصر سے مصدر ہے۔

۲۸۲ تُدِیْرُوْنَهَا :۔ تم اس کو گھماتے ہو۔ مراد لین دین کرنا ہے۔ (تُدِیْرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدَارَةٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اور اس کا مرجع تجارۃٌ ہے۔

۲۸۲ اِذَا تَبَایَعْتُمْ :۔ جب تم آپس میں خرید وفروخت کرو۔ (تَبَایَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَایُعٌ.

۲۸۲ لَا یُضَآرَّ :۔ اس کو تکلیف نہ دی جائے۔ باب مفاعلہ سے فعل نہی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَارَّةٌ (لَا یُضَآرَّ) کی اصل لَا یُضَارَرْ ہے راء فعل نہی کی وجہ سے آخر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر میں جزم آ گیا، دو حرف ایک جنس کے ہونے کی وجہ سے ادغام کرنے کے لئے پہلی راء کو ساکن کر دیا، پھر اجتماع ساکنین ہو گیا۔ اس لئے دوسری راء کو فتحہ دے دیا۔ جو سب سے آسان حرکت ہے۔ لَا یُضَارُّ ہو گیا۔

۲۸۳ رِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ :۔ رہن رکھی ہوئی چیزیں جو قبضہ میں دی جائیں۔ گروی رکھی ہوئی چیزیں جو قبضہ میں دی جائیں۔ (رِهَانٌ) کا واحد رَهْنٌ یعنی گروی رکھی ہوئی چیز۔ (مَقْبُوْضَةٌ) قبضہ میں دی ہوئی چیز۔ قَبْضٌ سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۲۸۳ اُؤْتُمِنَ :۔ اس کا اعتبار کیا گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِئْتِمَانٌ .

۲۸۴ اِنْ تُبْدُوْا :۔ اگر تم ظاہر کرو گے۔ (تُبْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَآءٌ۔ اس کا مادہ بُدُوٌّ ہے (تُبْدُوْا) اصل میں تُبْدُوْنَ ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا نون گر گیا ہے۔

۲۸۴ قَدِیْرٌ :۔ بہت قدرت رکھنے والا۔ قُدْرَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۵ مَلٰٓئِكَتِهٖ :۔ اس کے (اللہ تعالیٰ کے) فرشتے۔ واحد: مَلَكٌ ہے۔ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ان میں سے چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ (حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام)

۲۸۵ غُفْرَانَكَ :۔ ہم آپ سے آپ کی بخشش چاہتے ہیں۔ فعل محذوف کی وجہ سے (غُفْرَانَكَ) مصدر منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت نَسْئَلُكَ غُفْرَانَكَ ہے۔ (تفسیر جلالین) (غُفْرَانٌ) مصدر مضاف اور (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۸۶ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ مکلف نہیں بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر　(لَا یُكَلِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْلِيفٌ.

۲۸۶　لَا تُؤَاخِذْنَا:۔ آپ ہماری پکڑ نہ فرمائیے۔ آپ ہم پر داروگیر نہ فرمائیے۔
(لَا تُؤَاخِذْ) باب مفاعلة سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُؤَاخَذَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶　لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا :۔ آپ ہمارے اوپر بھاری بوجھ نہ ڈالئے۔ آپ ہمارے اوپر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے۔ (لَا تَحْمِلْ) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ۔ (إِصْرٌ) بھاری بوجھ مراد سخت حکم ہے۔ جمع : آصَارٌ.

۲۸۶　لَا تُحَمِّلْنَا :۔ آپ ہمارے اوپر نہ لادیئے۔ آپ ہمارے اوپر بار نہ ڈالئے۔ (لَا تُحَمِّلْ) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْمِيلٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶　اُعْفُ عَنَّا :۔ آپ ہم سے درگذر فرمادیجئے۔ آپ ہم کو معاف فرمادیجئے۔ (اُعْفُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر عَفْوٌ.

۲۸۶　أَنْتَ مَوْلٰنَا :۔ آپ ہمارے مالک ہیں۔ آپ ہمارے کارساز ہیں۔ (مَوْلٰنَا) مضاف اور مضاف الیہ ہیں۔ (مَوْلٰی) کے معنی آقا، مالک اور کارساز۔ جمع مَوَالِيْ ہے۔

۲۸۶　اُنْصُرْنَا :۔ آپ ہماری مدد فرمائیے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَصْرٌ و نُصْرَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶　الْكٰفِرِيْنَ :۔ کفر کرنے والے۔ کافر لوگ۔ كُفْرٌ مصدر سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ واحد: كَافِرٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

سورۂ بقرہ مکمل ہوگئی۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ آل عمران

سورۂ آل عمران قرآن کریم کی تیسری سورت ہے۔ جو مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دو سو آیتیں ہیں۔ اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نجران کے ساٹھ عیسائیوں کا ایک وفد حاضر ہوا تھا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور ابنیت کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عقیدہ کی تردید فرمائی اور بہت مضبوط دلائل بیان فرمائے۔ جن سے تمام عیسائیوں کو خاموش ہونا پڑا۔ اسی موقع پر یہ مبارک سورت نازل ہوئی۔ اس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے مبارک اوصاف اور توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات ذکر کئے گئے ہیں۔ (حضرت عمران) حضرت مریم کے والد ماجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بزرگوار نانا ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ آل عمران ہے۔

آیت نمبر ۲ **اَلْحَیُّ**: ۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ حَیَاۃٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۲ **اَلْقَیُّوْمُ**: ۔ بہت قائم رکھنے والا۔ بہت سنبھالنے والا۔ قِیَامٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳ **نَزَّلَ عَلَیْكَ**: ۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) آپ پر (کتاب) نازل فرمائی۔ (نَزَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْزِیْلٌ۔

۳ **مُصَدِّقًا**: ۔ تصدیق کرنے والی (کتاب) لفظی ترجمہ تصدیق کرنے والا۔ باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تصدیق، حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۳ **التَّوْرٰۃَ**: ۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳ الْاِنْجِیْلَ :۔ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴ الْفُرْقَانَ :۔ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیزیں۔ اس سے مراد انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہیں۔ (بیان القرآن) (فُرْقَانٌ) مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ عَزِیْزٌ :۔ بہت زبردست، بہت غلبہ والا۔ (عِزَّةٌ) مصدر سے صیغہ مبالغہ، واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۴ ذُوْ انْتِقَامٍ :۔ بدلہ لینے والا۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (اِنْتِقَامٌ) باب افتعال کا مصدر ہے۔

۷ مُحْکَمٰتٌ :۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مُحْکَمَةٌ اور مصدر اِحْکَامٌ ہے۔ محکم ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر ہوں۔

۷ اُمُّ الْکِتٰبِ :۔ اصل کتاب، کتاب کی اصل۔ اس سے مراد وہ آیتیں ہیں کہ جن پر احکام کا دار و مدار ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ اُمُّ الْکِتٰبِ اَصْلُهُ الْمُعْتَمَدُ عَلَیْهِ فِی الْاَحْکَامِ (تفسیر جلالین)

۷ مُتَشٰبِهٰتٌ :۔ اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، واحد مُتَشَابِهَةٌ اور مصدر تَشَابُهٌ ہے۔ متشابہ ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر نہ ہوں۔

۷ زَیْغٌ :۔ کجی، ٹیڑھا پن، شک و شبہ، حق سے انحراف۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۷ تَشَابَهَ :۔ وہ مشتبہ ہو گیا، وہ متشابہ ہو گیا۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَشَابُهٌ۔

۷ اِبْتِغَاءَ تَاْوِیْلِهٖ :۔ اس کی (غلط) تفسیر تلاش کرنے کے لئے۔ (اِبْتِغَاءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔ اس کے معنی تلاش کرنا، طلب کرنا۔ (تَاْوِیْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے اس کے معنی تفسیر کرنا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع متشابہ ہے۔

۷ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ :۔ مضبوط علم والے۔ جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (الرَّاسِخُوْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: رَاسِخٌ اور مصدر رُسُوْخٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ یَذَّکَّرُ :۔ وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَّکُّرٌ (یَذَّکَّرُ) اصل میں یَتَذَکَّرُ ہے تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیا گیا ہے۔

۷ اُولُوا الْاَلْبَابِ :۔ عقل مند لوگ، اہل عقل۔ یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں۔ (اُولُوا) ذُوْ کی جمع ہے (خلاف قیاس) اَلْبَابٌ کا واحد: لُبٌّ معنی عقل۔

۸ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا :۔ آپ ہمارے دلوں کو نہ پھیریئے۔ آپ ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے۔ (لَا تُزِغْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِزَاغَۃٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۸ هَدَيْتَنَا :۔ آپ نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی۔ (هَدَيْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هِدَايَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۸ هَبْ لَنَا :۔ آپ ہم کو عطا فرمادیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔ (لَنَا) لام حرف جر (نا) ضمیر جمع متکلم مجرور ہے۔

۸ الْوَهَّابُ :۔ بہت زیادہ عطا فرمانے والا۔ بہت زیادہ دینے والا۔ وَهْبٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۹ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں۔ (لَا يُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْلَافٌ. (الْمِيْعَادَ) کے معنی وعدہ۔ جمع مَوَاعِيْدُ.

۱۰ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ :۔ وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کے کام نہیں آئیں گے۔ وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔ (لَنْ تُغْنِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰ وَقُوْدُ النَّارِ :۔ آگ کا ایندھن۔ (وَقُوْدٌ) کے معنی ایندھن۔ (النَّار) کے معنی آگ۔

۱۱ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ :۔ فرعون کے متعلقین کی حالت کی طرح۔ فرعون کے متعلقین کی عادت کی طرح۔ (كَ) حرف جر مثل کے معنی میں ہے۔ (دَاْبٌ) کے معنی عادت اور حالت۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۱ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا :۔ ان لوگوں (کافروں) نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ (كَذَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَكْذِيْبٌ.

۱۱ شَدِيْدُ الْعِقَابِ :۔ سخت سزا دینے والا۔ (شَدِيْدٌ) کے معنی سخت۔ عِقَابٌ کے معنی سزا۔ عِقَابٌ باب مفاعلة کا مصدر ہے معنی سزا دینا۔

۱۲ تُحْشَرُوْنَ :۔ تم لوگ جمع کئے جاؤ گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَشْرٌ.

۱۲ الْمِهَادُ :۔ ٹھکانا۔ جمع: اَمْهِدَةٌ.

۱۳ اِلْتَقَتَا :۔ وہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ. اس کا مادہ لَقْیٌ ہے۔

۱۳ يُؤَيِّدُ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) قوت دیتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْيِيْدٌ.

۱۳ عِبْرَةٌ :۔ عبرت، نصیحت۔ جمع: عِبَرٌ.

۱۳ اُولِی الْاَبْصَارِ :۔ دیکھنے والے۔ (اُولِیْ) حالت جر میں ہے۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ اَبْصَارٌ کا واحد بَصَرٌ ہے۔ معنی آنکھ اور نگاہ۔

۱۴ الشَّهَوَاتِ :۔ مرغوب چیزیں۔ پسندیدہ چیزیں۔ واحد: شَهْوَةٌ.

۱۴ النِّسَاءِ :۔ عورتیں۔ واحد: اِمْرَاَةٌ (خلاف قیاس)

۱۴ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ :۔ جمع کئے ہوئے خزانے۔ (الْقَنَاطِيْرُ) کا واحد: قِنْطَارٌ. معنی خزانہ، مال کثیر۔ (مُقَنْطَرَةٌ) جمع کی ہوئی۔ باب بعثر سے اسم مفعول واحد مؤنث،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر قَنْطَرَةٌ.

۱۴ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ :۔ نشان لگائے ہوئے گھوڑے۔ (الْخَيْلُ) کے معنی گھوڑے جمع خُيُولٌ (الْمُسَوَّمَةُ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَسْوِيْمٌ۔

۱۴ الْاَنْعَامِ :۔ چوپائے۔ مویشی (پالتو جانور) واحد: نَعَمٌ۔

۱۴ حُسْنُ الْمَاٰبِ :۔ اچھا ٹھکانا۔ اس سے مراد جنت ہے (جلالین) (الْمَاٰبُ) اب يَئُوْبُ اَوْبًا. باب نصر سے ظرف مکان ہے۔

۱۵ اَؤُنَبِّئُكُمْ :۔ کیا میں تم کو خبر دوں۔ (اَ) برائے استفہام۔ (اُنَبِّئُكُمْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵ جَنّٰتٌ :۔ باغات۔ جنتیں۔ واحد: جَنَّةٌ. جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۱۵ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ :۔ پاک صاف بیویاں۔ (اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ ہے۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اَزْوَاجٌ سے مراد بیویاں ہیں۔ (مُطَهَّرَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تطھیرٌ ہے۔

۱۵ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ :۔ بندوں کو دیکھنے والا۔ (بَصِيْرٌ) معنی دیکھنے والا۔ (بَصَرٌ) سے صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اس کی جمع بُصَرآء ہے۔ (الْعِبَادُ) کے معنی بندے، واحد: عَبْدٌ ہے۔

۱۶ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :۔ آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وِقَايَةٌ مادہ وَقْیٌ ہے۔ (نَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول اول اور عَذَابَ النَّارِ مفعول ثانی ہے۔

۱۷ الْقٰنِتِيْنَ :۔ فرمانبرداری کرنے والے، اطاعت کرنے والے۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد قَانِتٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷ الْمُنْفِقِيْنَ :۔ (نیک کاموں میں اپنا مال) خرچ کرنے والے۔ باب افعال سے اسم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ واحد: مُنْفِقٌ اور مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔

۱۷ اَلْمُسْتَغْفِرِيْنَ :۔ مغفرت طلب کرنے والے۔ معافی مانگنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے واحد مُسْتَغْفِرٌ اور مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔

۱۸ اُولُوا الْعِلْمِ :۔ علم والے۔ اہل علم۔ یہاں اہل علم سے مراد انبیاء علیہم السلام اور مؤمنین ہیں۔ (تفسیر جلالین) (اُولُوا) خلاف قیاس ذُو کی جمع ہے۔

۱۸ اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ :۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ (اَلْعَزِيْزُ) عِزَّةٌ مصدر سے صیغہ مبالغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اور (اَلْحَكِيْمُ) حِكْمَةٌ مصدر سے صیغہ مبالغہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۰ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ :۔ میں نے اپنے چہرے کو فرمانبردار بنایا۔ میں نے اپنے چہرے کو تابع دار بنایا۔ (اَسْلَمْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْلَامٌ (وَجْهِيَ) اس میں وَجْهٌ کی اضافت یائے متکلم کی طرف ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ واقع ہے۔

۲۰ اَلْاُمِّيِّيْنَ :۔ ان پڑھ لوگ۔ مراد مشرکین عرب ہیں (تفسیر جلالین) اس کا واحد اُمِّيٌّ ہے۔

۲۰ اِهْتَدَوْا :۔ ان لوگوں نے سیدھی راہ پائی۔ ان لوگوں نے ہدایت پائی۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ اور مادہ هُدًى ہے۔

۲۰ تَوَلَّوْا :۔ ان لوگوں نے اعراض کیا۔ ان لوگوں نے روگردانی کی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّي۔

۲۱ بَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ :۔ آپ ان (کافروں) کو دردناک عذاب کی خوش خبری دیدیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ تبشیر کے معنی خوش خبری دینا۔ یہ لفظ اچھی چیز کی خبر دینے کے لئے آتا ہے۔ اور یہاں دردناک عذاب کی خبر دینے کے لئے تہکم کے طور پر استعمال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کیا گیا ہے۔ تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے اس لئے یہاں (تبشیر) انذار یعنی ڈرانے کے معنی میں ہے۔

۲۲ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ :۔ ان کے (نیک) اعمال ضائع ہو گئے۔ ان کے (نیک) اعمال غارت ہو گئے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ۔ (اَعْمَالُ) مضاف اس کا واحد عَمَلٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل واقع ہے۔

۲۳ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ :۔ ان میں سے ایک جماعت پیٹھ پھیر لیتی ہے۔ (يَتَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر تَوَلِّی۔ فَرِيْقٌ کے معنی جماعت جمع اَفْرِقَاءُ اور اَفْرِقَةٌ اور فُرُوْقٌ ہے۔ فِرْقَةٌ سے بڑی جماعت کے لئے فَرِيْقٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۴ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ :۔ ہرگز ہم کو آگ نہیں لگے گی۔ ہرگز ہم کو آگ نہیں پہنچے گی۔ (لَنْ تَمَسَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بلن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۴ غَرَّهُمْ :۔ اس نے (ان کی تراشی ہوئی باتوں نے) ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۵ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ :۔ ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ بدلہ آخرت میں دیا جائے گا۔ لیکن اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کیلئے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (وُفِّيَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ اور مادہ وَفْیٌ ہے۔

۲۶ تُؤْتِی الْمُلْكَ :۔ آپ ملک عطا فرماتے ہیں۔ آپ حکومت عطا فرماتے ہیں۔ (تُؤْتِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ (مُلْكٌ) کے معنی حکومت اور سلطنت، جمع مَمَالِكُ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۶ تَنْزِعُ الْمُلْكَ :۔ آپ ملک چھین لیتے ہیں۔ آپ حکومت چھین لیتے ہیں۔ (تنزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَزْعٌ۔

۲۶ تُعِزُّ :۔ آپ عزت عطا فرماتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِعزازٌ۔

۲۶ تُذِلُّ :۔ آپ ذلیل فرماتے ہیں۔ آپ پست کر دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِذْلالٌ۔

۲۷ تُوْلِجُ الَّيْلَ :۔ آپ رات کو (دن میں) داخل فرماتے ہیں۔ (تُولِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر اور مصدر اِيْلاجٌ ہے۔

۲۷ تُوْلِجُ النَّهارَ :۔ آپ دن کو (رات میں) داخل فرماتے ہیں۔ (تُولِجُ) کی تحقیق لغوی ماقبل میں گزر چکی ہے۔

۲۷ اَلْحَيُّ :۔ زندہ، جاندار، جمع اَحْيَاءٌ۔

۲۷ اَلْمَيِّتُ :۔ مردہ، بے جان۔ جمع مَيِّتُوْنَ، مَوْتٰی۔

۲۸ اَوْلِيَاءَ :۔ دوست۔ واحد: وَلِيٌّ۔

۳۰ مُحْضَرًا :۔ حاضر کیا ہوا۔ سامنے لایا ہوا۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر اِحْضَارٌ۔

۳۰ تَوَدُّ :۔ (ہر شخص) تمنا کرے گا۔ (ہر شخص) آرزو کرے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔

۳۰ اَمَدًا بَعِيْدًا :۔ دور دراز کی مسافت، دور دراز کا فاصلہ۔ اَمَدٌ کے معنی غایت، مدت۔ جمع: آمادٌ۔

۳۰ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ تم کو (اپنی ذات پاک سے) ڈراتے ہیں۔ (يُحَذِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْذِيْرٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۰ رَءُوْفٌ :۔ بہت مہربان، نہایت مہربان۔ رَافَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۱ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ :۔ تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ (تُحِبُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْبَابٌ۔

۳۱ فَاتَّبِعُوْنِیْ :۔ تو تم میری پیروی کرو، تو تم میرا اتباع کرو۔ (فاء) جزائیہ (اِتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۲ فَاِنْ تَوَلَّوْا :۔ پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔

۳۳ اِصْطَفٰی :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) منتخب فرمایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ) نے پسند فرمایا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ۔

۳۴ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ :۔ بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۵ اِمْرَاَتُ عِمْرَانَ :۔ عمران کی بیوی۔ ان کا نام حضرت حنہ ہے۔ (تفسیر جلالین) یہ حضرت مریم کی والدہ صاحبہ ہیں۔ اپنے زمانہ کی بہت نیک اور بزرگ خاتون ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ مجھے ایک بچہ عنایت فرما دیجئے۔ جب ان کو حمل ٹھہر گیا تو انہوں نے نذر مانی کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے آزاد کردوں گی۔ بیت المقدس کی خدمت کے لئے لڑکے ہی کو آزاد کیا جاتا تھا۔ اور ان کو پوری امید تھی کہ لڑکے کی پیدائش ہوگی۔ لیکن حکمت خداوندی سے لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام انہوں نے مریم رکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے میرے پروردگار اس کو میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔ یہی حضرت مریم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔

۳۵ مُحَرَّرًا :۔ آزاد کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول، صیغہ واحد مذکر، مصدر تَحْرِیْرٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۳۶ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ :۔ میں نے اس کا نام مریم رکھا۔ (سَمَّيْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسْمِيَةً (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اول (مَرْيَمَ) مفعول ثانی ہے۔

۳۶ أُعِيْذُهَا بِكَ :۔ میں اس کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔ (أُعِيْذُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِعَاذَةٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۳۷ اَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو اچھی طرح بڑھایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو عمدہ طور پر نشو ونما دیا۔ (اَنْبَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبَات۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے (نَبَاتًا حَسَنًا) موصوف صفت مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۳۷ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) زکریا (علیہ السلام) کو ان کا سرپرست بنا دیا۔ (كَفَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْفِيْلٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۳۷ اَلْمِحْرَابَ :۔ مکان، کمرہ، گھر کی اچھی جگہ، امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ جمع: مَحَارِيْبُ۔

۳۸ دَعَا زَكَرِيَّا :۔ زکریا (علیہ السلام) نے (اپنے پروردگار سے) دعا کی۔ (دَعَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ۔ یہ اصل میں دُعَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۸ زَكَرِيَّا :۔ حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں، بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام چار سورتوں میں آیا ہے۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام اپنے معاش کے لئے بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے۔ آپ حضرت مریم کے خالو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی پرورش کے لئے آپ کو سرپرست بنایا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک مخصوص کمرہ میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حضرت مریم کو رکھ دیا تھا۔ جس میں وہ عبادت کرتی تھیں، جب حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے تو طرح طرح کے بے موسم کے پھل ان کے پاس دیکھ کر انہیں حیرت ہوتی اور حضرت مریم سے پوچھتے کہ یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آگئے؟ تو حضرت مریم بہت اطمینان کے ساتھ جواب دیتیں۔ یہ پھل اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں۔ بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

۳۸ هَبْ لِيْ :۔ آپ مجھ کو عطا فرما دیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ (لِيْ) ضمیر مجرور متصل، واحد متکلم ہے۔

۳۸ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً :۔ اچھی اولاد، پاکیزہ اولاد۔ ذُرِّيَّةٌ کی جمع: ذُرِّيَّاتٌ اور ذَرَارِيُّ۔ (طَيِّبَةٌ) طِيْبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۹ نَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ :۔ ان کو فرشتوں نے پکارا۔ (نَادَتْ) باب مفاعلہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُنَادَاةٌ۔ (الْمَلٰٓئِكَةُ) کا واحد: مَلَكٌ، معنی فرشتہ۔

۳۹ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى :۔ (اللہ تعالیٰ) آپ کو یحییٰ (علیہ السلام) کی خوش خبری دیتے ہیں۔ (يُبَشِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِيْرٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۳۹ يَحْيٰى :۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طریقہ پر ہوئی۔ بڑھاپے کی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ اولاد کی دعا فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری عطا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کا نام تجویز فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہم نے یہ نام اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔

۳۹ حَصُوْرًا :۔ اپنے کو عورتوں سے بہت روکنے والا۔ عورتوں کے پاس نہ جانے والا۔ فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مادہ حصر ہے۔ اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عورتوں سے اپنے کو دور رکھیں گے۔ اسی حالت میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر انھوں نے پوری زندگی بسر فرمائی۔

۴۰ عَاقِرٌ :۔ بانجھ عورت۔ جو بچہ جننے کے قابل نہ ہو۔ جمع: عُقُرٌ، عَوَاقِرُ۔

۴۱ رَمْزًا :۔ اشارہ۔ باب نصر سے مصدر، معنی اشارہ کرنا۔

۴۱ العَشِيِّ :۔ شام۔ رات کا ابتدائی حصہ، واحد عَشِيَّةٌ۔

۴۱ الإِبْكَارِ :۔ صبح، دن کا ابتدائی حصہ۔ باب افعال سے مصدر اِبکارٌ کے معنی صبح کے وقت آنا۔

۴۲ اِصْطَفٰكِ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو منتخب فرمایا۔ (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ۔ اور مادہ صَفْوٌ ہے۔ (كِ) ضمیر واحد مؤنث حاضر مفعول بہ ہے۔ اس میں حضرت مریم کو خطاب ہے۔ اس لئے واحد مؤنث حاضر کی ضمیر لائی گئی ہے۔

۴۳ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ :۔ اے مریم تم (اپنے پروردگار کی) اطاعت کرتی رہو۔ (اُقْنُتِيْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر مصدر قُنُوْتٌ۔

۴۳ مَرْيَمُ :۔ حضرت مریم بہت مشہور خاتون ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت عمران ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت حنہ ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے خالو ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا۔ اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو ان کے زمانے میں دنیا بھر کی تمام عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔

۴۴ يَكْفُلُ :۔ وہ پرورش کرے گا۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر كَفْلٌ اور كَفَالَةٌ۔

۴۴ يَخْتَصِمُوْنَ :۔ وہ لوگ جھگڑ رہے ہیں (جھگڑ رہے تھے) وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں (کر رہے تھے) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ۔

۴۵ وَجِيْهًا :۔ مرتبہ والا۔ باب کرم سے صفت مشبہ، مصدر وَجَاهَةٌ۔

۴۶ المَهْدِ :۔ ماں کی گود، گہوارہ۔ جمع: مُهُوْدٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۶ كَهْلًا :۔ بڑی عمر میں ۔ ادھیڑ عمر میں ۔ تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کہولت کہلاتی ہے ۔ جمع: كُهُوْلٌ اور كَهْلُوْنَ ہے ۔

۴۷ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ :۔ مجھے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا ۔ مجھے کسی انسان نے نہیں چھوا ۔ (لَمْ يَمْسَسْ) باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ و مَسِيْسٌ . (نِيْ) اس میں نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے ۔

۴۷ اِذَا قَضٰى اَمْرًا :۔ جب (اللہ تعالیٰ) کسی کام کا فیصلہ فرماتے ہیں ۔ (قَضٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ . اَمْرٌ کے معنی کام ۔ جمع: اُمُوْرٌ .

۴۹ اُبْرِئُ :۔ میں اچھا کر دیتا ہوں ۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف ۔ صیغہ واحد متکلم، مصدر اِبْرَاءٌ .

۴۹ الْاَكْمَهَ :۔ پیدائشی اندھا، مادر زاد اندھا ۔ جمع: كُمْهٌ .

۴۹ الْاَبْرَصَ :۔ کوڑھی، برص کی بیماری والا ۔ جمع بُرْصٌ .

۴۹ اُحْيِ الْمَوْتٰى :۔ میں مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں ۔ (اُحْيِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِحْيَاءٌ . (الْمَوْتٰى) مردے، اس کا واحد مَيِّتٌ ہے ۔

۴۹ اُنَبِّئُكُمْ :۔ میں تم کو خبر دیتا ہوں ۔ (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے ۔

۴۹ تَدَّخِرُوْنَ :۔ تم لوگ جمع کرتے ہو ۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدِّخَارٌ یہ اصل میں اِذْتِخَارٌ ہے افتعال کی تاء کو دال سے بدل دیا ۔ پھر ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا ۔ اِدِّخَارٌ ہو گیا ۔

۵۲ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ :۔ حواریوں نے کہا ۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھی تھے ۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور حواریین کی تعداد بارہ (۱۲) تھی ۔ (تفسیر جلالین) اس کا واحد: حَوَارِيٌّ ہے ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۲ اَنْصَارُ اللّٰہِ :۔ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار۔ اس کی اصل عبارت اَنْصَارُ دِیْنِ اللّٰہِ ہے۔ اَنْصَارٌ کا واحد نَصِیْرٌ ہے۔ اس میں اَنْصَارُ کے بعد لفظ دِیْنٌ محذوف ہے۔

۵۳ اِتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ :۔ ہم نے رسول کا اتباع کیا۔ ہم نے رسول کی پیروی کی۔

(اتَّبَعْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّبَاعٌ. (الرَّسُوْلُ) کے معنی پیغمبر، جمع: رُسُلٌ ۔ یہاں رسول سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۵۴ مَکَرُوْا :۔ ان لوگوں نے تدبیر کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ.

۵۴ مَکَرَ اللّٰہُ :۔ اللہ تعالیٰ نے تدبیر فرمائی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ.

۵۵ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ :۔ (۱) میں لے لوں گا تجھ کو (ترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ) (۲) میں تم کو وفات دینے والا ہوں۔ (ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ)

(مُتَوَفِّیْ) باب تفعّل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر (تَوَفِّیْ) اس کے معنی پورا پورا لینا اور وفات دینا۔ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے۔

(۱) پہلے ترجمہ کے اعتبار سے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف دشمن یہودی طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو پورے طور پر یعنی جسم اور روح دونوں کے ساتھ لے لوں گا۔ اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ آپ کو زندہ ہونے کی حالت میں آسمان پر اپنے پاس بلا لوں گا۔ آپ کے دشمن نہ آپ کو سولی دے سکتے ہیں۔ اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس تفسیر کے اعتبار سے (تَوَفِّی) پورا پورا لینے کے معنی میں ہے۔

(۲) دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کے لئے ارشاد فرمایا کہ سازش کرنے والے دشمن یہود آپ کو قتل کر سکتے ہیں اور نہ سولی دے سکتے ہیں۔ میں آپ کو مقررہ وقت پر طبعی موت سے وفات دوں گا۔ اس تفسیر کے اعتبار سے (تَوَفِّیْ) وفات دینے کے معنی میں ہے۔ لیکن وقوع کی حیثیت سے الفاظ میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی رفع کا وقوع پہلے ہے اور وفات کا وقوع بعد میں ہے جیسا کہ در منثور میں اس آیت کریمہ کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مقررہ وقت مشہور ہے۔ جیسا کہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہونے کی حالت میں موجود ہیں۔ قیامت کے قریب ایک عادل حکمراں بن کر اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ خود بھی اسلام کے مطابق عمل فرمائیں گے۔ اور دوسروں کو بھی اسلام کی دعوت دیں گے۔ اور چالیس سال اس دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ پھر طبعی طور پر آپ کی وفات ہوگی۔

۵۵ رَافِعُكَ اِلَیَّ :۔ (۱) میں اپنی طرف اٹھالوں گا تجھ کو۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

(۲) میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اس کی اصل عبارت (اِنِّیْ رَافِعُكَ اِلَیَّ) ہے اسی لئے متکلم کے صیغہ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔ (رَافِعُكَ) رَافِعٌ باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

(تشریح) اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ میں آپ کو اپنی طرف اٹھالوں گا۔ اور ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صرف روح کا نام نہیں بلکہ روح اور جسم دونوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اس لئے رفع سے صرف روحانی رفع مراد لینا غلط ہے۔ اور رفع کو بلندی مرتبہ کیلئے استعمال کرنا مجاز ہے۔ اس لئے معنی حقیقی کو چھوڑ کر معنی مجازی مراد لینا درست نہیں ہے۔ ان تمام دلائل کے پیش نظر اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اور جسم کے ساتھ اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

۵۷ یُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان (کے نیک کاموں) کا پورا ثواب دیں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (یُوَفِّی) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَوْفِیَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول (اُجُوْرَهُمْ) اُجُوْرٌ کا واحد، اَجْرٌ معنی ثواب۔ اُجُوْر مضاف، هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ پھر دونوں مل کر مفعول ثانی واقع ہوگا۔

۵۸ اَلذِّكْرِ الْحَكِيْمِ:۔ حکمت آمیز مضمون، حکمت والا مضمون، پرحکمت بیان۔ (اَلذِّكْرُ) باب نصر سے مصدر (اَلْحَكِيْمُ) حِكْمَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ اَلْمُمْتَرِيْنَ:۔ شک کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُمْتَرِیْ مصدر اِمْتِرَاءٌ اور مادہ مَرْیٌ ہے۔

۶۱ مَنْ حَاجَّكَ:۔ جو شخص آپ سے جھگڑا کرے۔ جو شخص آپ سے بحث کرے۔ (حَاجَّ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۶۱ تَعَالَوْا:۔ تم لوگ آؤ۔ باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَالِیْ. اس معنی میں صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔

۶۱ نَبْتَهِلْ:۔ ہم لوگ دل سے دعا کریں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِبْتِهَالٌ معنی عاجزی کرنا۔ گڑگڑانا۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۲ اَلْقَصَصُ الْحَقُّ:۔ سچا بیان (اَلْقَصَصُ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی بیان کرنا۔

۶۵ اَلتَّوْرٰةُ:۔ آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۶۵ اَلْاِنْجِيْلُ:۔ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۶۶ لِمَ تُحَاجُّوْنَ:۔ تم لوگ کیوں جھگڑا کرتے ہو۔ (تُحَاجُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُحَاجَّةٌ.

۶۷ يَهُوْدِيًّا:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا۔ جمع: يَهُوْد.

۶۷ نَصْرَانِيًّا:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا۔ جمع: نصرانیون اور نصاری

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۷ حنیفا :۔ دین حق کو اختیار کرنے والا۔ ایک اللہ تعالیٰ کو ماننے والا۔ حَنَفٌ سے صفت مشبہ
واحد مذکر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ وَدَّتْ طَآئِفَةٌ :۔ ایک جماعت نے خواہش کی، ایک جماعت نے چاہا۔ (وَدَّتْ) باب
سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔ طَائِفَةٌ کے
معنی جماعت، جمع طوائف۔

۶۹ مَا يُضِلُّوْنَ :۔ وہ لوگ گمراہ نہیں کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی،
صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ۔ اس میں (مَا) نفی کے لئے ہے۔

۶۹ مَا يَشْعُرُوْنَ :۔ وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع
مذکر غائب، مصدر شُعُوْرٌ۔ اس میں (مَا) نفی کیلئے ہے۔

۷۰ تَشْهَدُوْنَ :۔ تم لوگ اقرار کرتے ہو، تم لوگ گواہی دیتے ہو۔ باب سمع سے فعل
مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر شَهَادَةٌ۔

۷۱ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ :۔ تم لوگ ملاتے ہو سچ میں جھوٹ۔ تم لوگ حق کو ناحق کے
ساتھ ملاتے ہو۔ (تَلْبِسُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،
مصدر لَبْسٌ۔ یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی باتیں اور باطل سے مراد اہل کتاب کی
گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔

۷۳ مَآ اُوْتِيْتُمْ :۔ جو تم کو دیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر
اِيْتَاءٌ (مَا) اسم موصول ہے اور (اُوْتِيْتُمْ) اس کا صلہ ہے۔

۷۳ يُحَآجُّوْكُمْ :۔ وہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے۔ (يُحَآجُّوْا) اَنْ ناصبہ کے تحت
ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع
معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ۔

۷۳ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔
(يُؤْتِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْتَاءٌ۔ اس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر میں (ہ) مفعول اول ہے اس کا مرجع فَضْلَ ہے۔ (مَنْ یَّشَآءُ) مفعول ثانی ہے۔ (یَشَاءُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَیْءٌ و مَشِیْئَۃٌ و مَشَاءَۃٌ۔

۷۵ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ :۔ اگر تم اس کے پاس بہت مال امانت رکھو۔ (تَاْمَنْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع مَنْ ہے جو ما قبل میں مذکور ہے۔ قِنْطَارٌ کے معنی بہت مال، جمع قَنَاطِیْرُ ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ پورا جملہ شرط ہے۔

۷۵ یُؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ :۔ وہ تم کو ادا کر دے گا۔ (یُؤَدِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَادِیَۃٌ (یُؤَدِّ) اصل میں یُؤَدِّیْ ہے یہاں جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گر گئی ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قِنْطَارٌ ہے۔

۷۵ الْاُمِّیّٖنَ :۔ ان پڑھ لوگ۔ مراد مشرکین عرب ہیں (تفسیر جلالین) اس کا واحد اُمِّیٌّ ہے۔

۷۶ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ :۔ اس شخص نے اپنا عہد پورا کیا۔ (اَوْفٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْفَاءٌ اس کا مادہ وَفْیٌ ہے۔ (عَهْدٌ) کے معنی پختہ وعدہ، قول و قرار، جمع عُهُوْدٌ۔ (عہد) اس قول کا نام ہے جو فریقین کے درمیان باہمی بات چیت سے طے ہو جائے۔

۷۷ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں خریدتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں حاصل کرتے ہیں۔ (یَشْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَاءٌ اس کا مادہ شَرْیٌ ہے۔ یہاں عہد سے مراد نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور امانت کی ادائیگی ہے (تفسیر جلالین)

۷۷ لَا یُزَكِّیْهِمْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کافروں کو (گناہوں سے) پاک نہیں کریں گے۔ (لَا یُزَكِّیْ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِیَۃٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۸ یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ :۔ وہ لوگ اپنی زبانوں کو کج کرتے ہیں۔ وہ لوگ اپنی زبانوں کو

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مروڑ کر پڑھتے ہیں۔ (یَلْوٗنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر (لَیٌّ) (اَلْسِنَۃَ) زبانیں اس کا واحد لِسَانٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۹ کُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْنَ :۔ تم لوگ اللہ والے ہوجاؤ یعنی ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوجاؤ۔ (کُوْنُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کَوْنٌ (رَبَّانِیِّیْنَ) جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد رَبَّانِیٌّ ہے۔

۷۹ کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ :۔ تم لوگ سکھلاتے تھے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْلِیْمٌ۔

۷۹ کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ :۔ تم لوگ پڑھتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرْسٌ۔

۸۰ اَلْمَلٰٓئِکَۃَ :۔ فرشتے۔ اس کا واحد مَلَکٌ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں۔ کسی وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَایَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَایُؤْمَرُوْنَ)

۸۰ اَلنَّبِیِّیْنَ :۔ انبیاء علیہم السلام۔ واحد نَبِیٌّ۔ (نبی کی تعریف) نبی وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے۔ اور رسول کا لفظ خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔

۸۱ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ :۔ تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے۔ تمہارے پاس کوئی رسول آئے۔ رَسُوْلٌ کے معنی پیغمبر، جمع رُسُلٌ۔ رسول کی تعریف۔ رسول وہ مبارک انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۸۲ مَنْ تَوَلّٰی :۔ جو شخص اعراض کرے، جو شخص روگردانی کرے۔ (تَوَلّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۸۲ اَلْفٰسِقُوْنَ :۔ نافرمانی والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد فَاسِقٌ اور مصدر فِسْقٌ ہے۔

۸۳ يَبْغُوْنَ :۔ وہ لوگ طلب کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، جمع مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ۔

۸۳ طَوْعًا وَّ كَرْهًا :۔ خوشی اور ناخوشی۔ (طَوْعًا) باب نصر سے مصدر ہے معنی فرمانبردار ہونا۔ یہ مصدر اسم فاعل طَائِعِيْنَ کے معنی میں حال ہے۔ (كَرْهًا) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی ناپسند کرنا، یہ مصدر كَارِهِيْنَ کے معنی میں حال ہے۔

۸۴ اِبْرٰهِيْمَ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔

۸۴ اِسْمٰعِيْلَ :۔ حضرت اسماعیل السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۴ اِسْحٰقَ :۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۴ يَعْقُوْبَ :۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔

۸۴ الْاَسْبَاطِ :۔ اولاد کی اولاد۔ اس کا واحد: سِبْطٌ ہے۔ اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے۔ جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے۔ لفظ سبط یہودیوں کیلئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

۸۴ مُوْسٰى :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۸۴ عِيْسٰى :۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۵ مَنْ يَّبْتَغِ :۔ جو شخص طلب کرے گا۔ یعنی اختیار کرے گا۔ (يَبْتَغِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ۔ يَبْتَغِ اصل میں يَبْتَغِيْ ہے۔ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔

۸۶ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ :۔ ان کے پاس نشانیاں آگئیں۔ ان کے پاس دلائل آگئے۔ (جاء) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَيْئٌ اور مَجِيْئٌ اور جِيْئَةٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔ (ھُم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اَلْبَیِّنٰتُ کا واحد بَیِّنَۃٌ بمعنی دلیل، نشانی۔

۸۸ لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمْ:۔ ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ (لَا یُخَفَّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِیْفٌ۔

۸۸ لَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ:۔ ان لوگوں کو مہلت نہیں دی جائے گی۔ (یُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ۔

۹۰ اِزْدَادُوْا کُفْرًا:۔ وہ لوگ کفر کے اعتبار سے بڑھ گئے۔ وہ لوگ کفر میں بڑھتے رہے۔ یعنی کفر پر دوام رکھا، ایمان نہیں لائے۔ (اِزْدَادُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِزْدِیَادٌ۔ جو اصل میں اِزْتِیَادٌ ہے۔ تاء افتعال کو دال سے بدل دیا گیا اِزْدِیَادٌ ہو گیا، اس کا مادہ زَیْدٌ ہے۔

۹۱ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا:۔ زمین بھر سونا۔ (مِلْءُ) باب فتح سے مصدر ہے معنی بھرنا۔ (اَلْاَرْضُ) زمین، جمع اَلْاَرْضُوْنَ اور اَلْاَرَاضِیْ ہے۔ ذَھَبٌ کے معنی سونا، جمع اَذْھَابٌ اور ذُھُوْبٌ ہے۔

۹۱ لَوِ افْتَدٰی بِہٖ:۔ اگر چہ وہ شخص زمین بھر سونا فدیہ دے۔ اگر چہ وہ شخص زمین بھر سونا بدلہ میں دے۔ (لَوْ) وصلیہ ہے جس کا ترجمہ اگر چہ کیا جاتا ہے۔ (اِفْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِفْتِدَاءٌ۔ اس کا مادہ فِدْیٌ ہے۔ (بِہٖ) جار مجرور مل کر فعل مذکور سے متعلق ہو جائے گا۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب اس کا مرجع مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا ہے۔

۹۱ نٰصِرِیْنَ:۔ مددگار، مدد کرنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے اس کا واحد نَاصِرٌ۔ اور مصدر نَصْرٌ و نُصْرَۃٌ ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۳) مکمل ہو گیا

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ پارہ (۴) سورۂ آل عمران

آیت نمبر

۹۲ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ: ۔تم ہرگز بھلائی نہیں حاصل کرسکو گے۔(لَنْ تَنَالُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی تاکید مستقبل بہ لن، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، نَیْـلٌ (اَلْبِرَّ) کے معنی نیکی اور بھلائی۔ یہاں ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

۹۲ تُـحِبُّـوْنَ: ۔ تم لوگ محبت کرتے ہو۔تم لوگ پسند کرتے ہو۔باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْبَابٌ۔

۹۳ حِلًّا :۔ حلال، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی حلال ہونا۔

۹۳ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ :۔(بنی) اصل میں بَنِیْنَ ہے۔ یہ حالت جر میں ہے حالت رفع میں بَنُوْنَ آتا ہے۔اضافت کی وجہ سے نون جمع گرگیا ہے۔ (اِسْرَآءِیْلَ) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی عبداللہ کے ہیں ۔ (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) (تفسیر مظہری) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے۔ اور ان کی نسل سے بارہ قبیلے ہوئے۔ اسی لئے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔لفظ (اسرائیل) علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۹۳ فَـاْتُـوْا بِالتَّوْرٰةِ :۔ تو تم لوگ تورات لاؤ۔ فاء عطف کے لئے ہے(اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، اِتْیَانٌ ۔ معنی آنا۔ (باء) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا۔ معنی لانا(اَلتَّوْرَاۃ) ایک کتاب الٰہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۹۳ فَـاتْـلُوْهَا :۔ پھر تم لوگ اس (تورات) کو پڑھو۔ (فاء) حرف عطف ہے۔(اُتْلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، تِلَاوَةٌ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔اس کا مرجع اَلتَّوْرَاۃُ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۴ اِفْتَـرٰی :۔ اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے تہمت لگائی۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر، اِفْتِرَاءٌ ، اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

۹۵ اِتَّبِعُوْا :۔ تم لوگ اتباع کرو۔ تم لوگ پیروی کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ۔

۹۵ اِبْرٰهِيْمَ :۔ پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پڑھئے۔ لفظ ''ابراہیم'' علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۹۵ حَنِيْفًا :۔ دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حَنَفٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر، جمع، حُنَفَاء، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی جھکنا، مائل ہونا۔

۹۶ بَكَّةَ :۔ مکہ مکرمہ۔ مکہ میں ایک لغت بکّہ بھی ہے۔ مکہ کو بکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ شہر سرکشوں کی گردنیں توڑ دیتا ہے (تفسیر جلالین) بَكٌّ کے معنی توڑنا۔ استعمال کیا جاتا ہے بَكَّ عُنُقَهٗ اس نے اس شخص کی گردن توڑ دی۔

۹۷ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ :۔ کھلی ہوئی نشانیاں، واضح نشانیاں۔ (اٰيٰتٌ) کا واحد اٰيَةٌ معنی نشانی۔ (بَيِّنٰتٌ) کا واحد بَيِّنَةٌ معنی واضح اور کھلی ہوئی۔

۹۷ مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ :۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔ (تفسیر جلالین) (مَقَامٌ) قِيَامٌ مصدر سے اسم ظرف ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (اِبْرٰهِيْمَ) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت نمبر (۱۲۴) میں دیکھئے۔

۹۷ غَنِيٌّ :۔ بے نیاز۔ جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ غِنٰی مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ غنیٌّ کی جمع اَغْنِيَاءُ ۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۸ شَهِيْدٌ :۔ مطلع۔ واقف۔ نگراں۔ باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ شَهِيْدٌ کی جمع شُهَدَآءُ . اس کا مصدر شُهُوْدٌ اور شَهَادَةٌ ہے۔

۹۹ تَصُدُّوْنَ :۔ تم لوگ روکتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَدٌّ۔

۹۹ تَبْغُوْنَهَا :۔ تم لوگ اس میں (کجی) ڈھونڈتے ہو۔ تم لوگ اس میں (کجی) تلاش کرتے ہو۔ (تَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَغْیٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (سَبِيْلٌ) ہے۔

۹۹ عِوَجًا :۔ کجی۔ ٹیڑھاپن، عیب۔ باب سمع سے مصدر ہے معنی ٹیڑھا ہونا۔

۹۹ شُهَدَآءُ :۔ مطلع، واقف، واحد شَهِيْدٌ. باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر شَهَادَةٌ اور شُهُوْدٌ ہے۔

۱۰۰ يَرُدُّوْكُمْ :۔ وہ لوگ تم کو لوٹا دیں گے۔ (يَرُدُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اصل میں يَرُدُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۱ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ :۔ تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) تلاوت کی جاتی ہیں۔ تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) پڑھی جاتی ہیں۔ (تُتْلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ۔

۱۰۱ مَنْ يَّعْتَصِمْ :۔ جو شخص مضبوط پکڑے۔ (يَعْتَصِمْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِصَامٌ . مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۰۲ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ :۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہئے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو (جیسا) ڈرنے کا حق ہے۔ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ادنیٰ تقویٰ پر اکتفا مت کرو۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جس میں تمام گناہوں سے پرہیز کرنا ہوتا ہے۔ اس کی تفسیر جناب رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے آپ نے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ارشاد فرمایا حَقَّ تُقَاتِهٖ هُوَ اَنْ يُّطَاعَ فَلَا يُعْصىٰ وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسىٰ (تفسیر جلالین) حق تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہر کام میں کی جائے۔ کسی کام میں نافرمانی نہ کی جائے۔ ہمیشہ اس کو یاد رکھا جائے، کبھی بھولا نہ جائے۔، ہمیشہ اس کا شکر ادا کیا جائے، کبھی ناشکری نہ کی جائے۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ وَقْیٌ ہے۔

۱۰۳ اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد قرآن کریم ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْدُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لگی ہوئی ہے (تفسیر ابن کثیر) (اِعْتَصِمُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِصَامٌ. حَبْلٌ کے معنی رسی جمع: حِبَالٌ.

۱۰۳ لَا تَفَرَّقُوْا :۔ تم لوگ متفرق نہ ہو، تم لوگ نا اتفاقی مت کرو۔ (لَا تَفَرَّقُوْا) اصل میں لَا تَتَفَرَّقُوْا ہے ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَرُّقٌ.

۱۰۳ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ (اَلَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْلِيْفٌ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰۳ شَفَا حُفْرَةٍ :۔ گڑھے کا کنارہ۔ شَفَا کے معنی کنارہ، اس کا تثنیہ: شَفَوَانِ اور جمع اَشْفَاءٌ ہے۔ (حُفْرَةٌ) کے معنی گڑھا، جمع: حُفَرٌ ہے۔

۱۰۳ اَنْقَذَكُمْ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ) تم کو نجات عطا فرمائی۔ (اَنْقَذَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۴ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ :۔ وہ لوگ بھلائی کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ لوگ بھلائی کی دعوت دیتے ہیں۔ (يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۴ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ :۔ وہ لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں۔ (يَأْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَمْرٌ۔ (اَلْمَعْرُوْفُ) معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں۔ جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ معروف کے معنی جانی پہچانی ہوئی چیز۔

۱۰۴ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ :۔ وہ لوگ برے کاموں سے روکتے ہیں۔ (يَنْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ (اَلْمُنْكَرُ) منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں شامل ہیں، جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ منکر کے معنی انکار کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز۔

۱۰۵ تَفَرَّقُوْا :۔ وہ لوگ متفرق ہو گئے۔ ان لوگوں نے تفریق کر لی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفَرُّقٌ۔

۱۰۵ اَلْبَيِّنٰتُ :۔ واضح نشانیاں، واضح دلائل۔ اس کا واحد بَيِّنَةٌ۔

۱۰۶ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ :۔ کچھ چہرے سفید (روشن) ہوں گے۔ (تَبْيَضُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْيِضَاضٌ۔ وُجُوْهٌ کا واحد وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۱۰۶ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ :۔ کچھ چہرے سیاہ (تاریک) ہوں گے۔ (تَسْوَدُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْوِدَادٌ

۱۰۶ اِسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ :۔ ان کے چہرے سیاہ ہو گئے۔ (اِسْوَدَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْوِدَادٌ۔ وُجُوْهٌ کا واحد وَجْهٌ ہے۔ معنی چہرہ

۱۰۶ ذُوْقُوا الْعَذَابَ :۔ تم لوگ سزا چکھو (ذُوْقُوْا) باب نصر سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ۔

۱۰۷ اِبْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ :۔ ان کے چہرے سفید (روشن) ہو گئے۔ (اِبْيَضَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْيِضَاضٌ۔

۱۰۸ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ :۔ ہم ان کو (اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو) آپ کے سامنے پڑھتے ہیں۔ (نَتْلُوْ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تلاوۃ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب
مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (آیاتُ اللہِ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۱۰ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ :۔ وہ لوگوں کے لئے نکالی گئی۔ وہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی۔
(اُخْرِجَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْرَاجٌ۔

۱۱۰ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ :۔ تم لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہو۔ (تَاْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ (اَلْمَعْرُوْفُ) اس کے معنی جانی پہچانی ہوئی چیز۔ لفظ معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں، جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔

۱۱۰ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ :۔ تم لوگ برے کاموں سے روکتے ہو۔ (تَنْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَهْيٌ (اَلْمُنْكَرُ) اس کے معنی انکار کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز۔ لفظ منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں داخل ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔

۱۱۱ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ :۔ وہ لوگ ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ (لَنْ يَّضُرُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَرٌّ اور ضُرٌّ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۱۱ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ :۔ وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ (يُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ (يُوَلُّوْا) اصل میں يُوَلُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور اَلْاَدْبَارَ مفعول ثانی ہے۔ اَدْبَارٌ کا واحد دُبُرٌ۔ معنی پچھلا حصہ۔ پیٹھ۔

۱۱۲ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ : ان (یہودیوں) پر رسوائی ماردی گئی۔ ان (یہودیوں) پر رسوائی مسلط کردی گئی۔ (ضُرِبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ضُرِبَتْ (الذِّلَّةُ) کے معنی رسوائی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ مصدری معنی۔ ذلیل ہونا۔

۱۱۲ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْا :۔ وہ لوگ جہاں پائے جائیں (ثُقِفُوْا) باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقَفٌ۔

۱۱۲ حَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ :۔ اللہ تعالیٰ کا عہد۔ اس آیت کریمہ میں یہودیوں کے متعلق دائمی ذلت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عہد کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون میں امن دے دیا ہے۔ جیسے نابالغ بچے، عورتیں یا ایسے عبادت گذار جو مسلمانوں سے لڑتے نہیں، وہ یہودی ذلت وخواری سے محفوظ رہیں گے۔ (معارف القرآن)
حَبْلٌ کے معنی عہد جمع: حِبَالٌ ہے۔

۱۱۲ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ :۔ لوگوں کا عہد۔ لوگوں کے عہد کا مطلب معاہدۂ صلح ہے۔ یعنی مسلمانوں یا غیر مسلموں سے یہودی معاہدۂ صلح کرلیں تو ذلت وخواری سے محفوظ ہوسکتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں (النَّاس) کا لفظ ہے۔ جو مومن اور کافر دونوں کو شامل ہے۔ حَبْلٌ کے معنی عہد جمع: حِبَالٌ۔

۱۱۲ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے، وہ لوگ غضب الٰہی کے مستحق ہوگئے۔ (بَآءُوْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَوْءٌ۔

۱۱۲ ضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الْمَسْکَنَۃُ :۔ ان پر پستی ماردی گئی۔ ان پر پستی مسلط کردی گئی۔ ان پر محتاجی لازم کردی گئی۔ (ضُرِبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَرْبٌ (اَلْمَسْکَنَۃُ) پستی محتاجی۔

۱۱۲ عَصَوْا :۔ ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِصْیَانٌ۔ اور مادہ عَصْیٌ ہے۔

۱۱۲ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ :۔ وہ لوگ تجاوز کرتے تھے۔ وہ لوگ حد سے نکل جاتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَاءٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱۳ اٰنَآءَ الَّیْلِ :۔ رات کے اوقات۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ (اٰنَآءَ) کا واحد: اَنًی اور اِنًی ہے۔ معنی وقت۔ (اَلَّیْلُ) کے معنی رات۔ جمع: (اَللَّیَالِی)

۱۱۴ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ :۔ وہ لوگ نیک کاموں میں دوڑتے ہیں۔ (یُسَارِعُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُسَارَعَۃٌ (خَیْرَاتٌ) کا واحد خَیْرَۃٌ معنی نیکی اور بھلائی۔

۱۱۷ صِرٌّ :۔ تیز سردی، پالا۔ استعمال کیا جاتا ہے۔ رِیْحٌ صِرٌّ سخت ٹھنڈی ہوا۔

۱۱۸ لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً :۔ تم لوگ دلی دوست نہ بناؤ۔ تم لوگ بھیدی نہ بناؤ۔ (لَا تَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ۔ اس کا مادہ اَخْذٌ ہے۔ (بِطَانَۃٌ) کے معنی۔ دلی دوست، خصوصی دوست، بھیدی۔ رازدار۔

۱۱۸ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا :۔ وہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کمی نہیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا یَاْلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَلْوٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور (خَبَالًا) مفعول ثانی ہے۔ خَبَالٌ کے معنی فساد، خرابی۔

۱۱۸ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ :۔ انہوں نے تمہاری تکلیف کی تمنا کی۔ انہوں نے تمہاری مشقت کی خواہش کی۔ (وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّۃٌ بمعنی خواہش کرنا۔ چاہنا۔ لفظ (ما) مصدریہ ہے (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَنَتٌ معنی مشقت میں پڑنا۔

۱۱۸ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ :۔ یقیناً دشمنی ظاہر ہوگئی۔ (قَدْ بَدَتْ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر بُدُوٌّ (اَلْبَغْضَآءُ) کے معنی دشمنی، بغض۔

۱۱۸ تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ :۔ ان کے دل چھپاتے ہیں۔ (تُخْفِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْفَاءٌ۔ معنی چھپانا۔ اس کا مادہ خَفِیٌّ ہے۔ صُدُوْرٌ کا واحد: صَدْرٌ معنی سینہ۔ مراد دل ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱۹ اِذَا خَلَوْا :۔ جب وہ لوگ الگ ہوتے ہیں۔ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں۔ (خلوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خُلُوٌّ و خَلاءٌ۔

۱۱۹ عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ :۔ وہ لوگ تمہارے اوپر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ (عَضُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَضٌّ. معنی دانت سے پکڑنا، کاٹنا۔ (اَلْاَنَامِلُ) انگلیاں واحد: اَنْمِلَةٌ.

۱۱۹ ذَاتِ الصُّدُوْرِ :۔ دلوں کی باتیں۔ لفظی ترجمہ: دلوں والی (باتیں) (ذَاتٌ) ذُوْ کی مؤنث ہے۔ ذَاتٌ کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ ذُوْ کے معنی والا، ذَاتٌ کے معنی: والی۔ (صُدُوْرٌ) کا واحد: صَدْرٌ. معنی سینہ، مراد دل ہے۔

۱۲۰ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ :۔ اگر کوئی اچھی حالت تم کو پہنچتی ہے۔ اگر کوئی اچھی حالت تم کو پیش آتی ہے۔ (تَمْسَسْكُمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ. اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ حَسَنَةٌ کے معنی بھلائی مراد اچھی حالت ہے۔ جمع حَسَنَاتٌ.

۱۲۰ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ :۔ اگر کوئی ناگوار حالت تم کو پہنچتی ہے۔ اگر کوئی ناگوار حالت تم کو پیش آتی ہے۔ (تُصِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَةٌ. (تُصِبْ) اصل میں تُصِيْبُ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ سَيِّئَةٌ کے معنی برائی۔ مراد بری حالت، ناگوار حالت، جمع: سَيِّئَاتٌ.

۱۲۰ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ :۔ ان کی تدبیر تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (لَا يَضُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَرٌّ اور ضُرٌّ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ كَيْدٌ کے معنی تدبیر، حیلہ، مکر و فریب۔

۱۲۰ مُحِيْطٌ :۔ احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲۱ اِذْ غَدَوْتَ :۔ جب آپ صبح کے وقت نکلے ۔ (غَدَوْتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غُدُوٌّ ہے۔

۱۲۱ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ :۔ آپ ایمان والوں کو ٹھہرا رہے ہیں۔ (ٹھہرا رہے تھے) (تُبَوِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر تَبْوِئَةٌ۔

۱۲۱ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ :۔ لڑائی کے مقامات۔ لڑائی کے ٹھکانے۔ (مَقَاعِدُ) کا واحد مَقْعَدٌ معنی جگہ، مقام، ٹھکانا۔ قِتَالٌ کے معنی لڑائی۔ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے۔ معنی لڑائی کرنا۔

۱۲۲ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ :۔ دو جماعتوں نے ارادہ کیا۔ (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ۔ (طَآئِفَتٰنِ) طَآئِفَةٌ کا تثنیہ، اس کی جمع طَوَائِفُ ہے۔

۱۲۲ اَنْ تَفْشَلَا :۔ کہ وہ دونوں ہمت ہار دیں۔ (تَفْشَلَا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر فَشَلٌ۔ تَفْشَلَا اصل میں تَفْشَلَانِ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون تثنیہ حذف ہو گیا۔

۱۲۳ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ :۔ اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی۔ (نَصَرَ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَصْرٌ و نُصْرَةٌ (كُمْ) ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔ (بَدْرٍ) بدر ایک مقام کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے تین منزل کی مسافت پر ہے۔ جہاں ۱۷ رمضان المبارک ۲ ھ میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان سب سے پہلی سخت لڑائی ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ مسلمانوں کی خصوصی مدد فرمائی تھی۔

۱۲۳ اَذِلَّةٌ :۔ کمزور، بے سروسامان۔ اس کا واحد ذَلِيْلٌ ہے۔

۱۲۴ مُنْزَلِيْنَ :۔ اتارے ہوئے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم مصدر اِنْزَالٌ۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۲۵ مُسَوِّمِيْنَ :۔ نشان لگانے والے۔ نشان بنانے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر تَسْوِيْمٌ۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲۶ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ :۔ تا کہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں۔ (تَطْمَئِنَّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِطْمِیْنَانٌ ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ، معنی دل۔

۱۲۷ لِيَقْطَعَ طَرَفًا :۔ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) کاٹ دیں ایک حصہ کو۔ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایک گروہ کو ہلاک فرمادیں۔ (يَقْطَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَطْعٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۲۷ يَكْبِتَهُمْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ذلیل وخوار کردیں۔ (يَكْبِتَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَبْتٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲۷ يَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ :۔ وہ لوگ ناکام لوٹ جائیں گے۔ (يَنْقَلِبُوْا) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ، يَنْقَلِبُوْا اصل میں يَنْقَلِبُوْنَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (خَآئِبِيْنَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم اس کا واحد: خَائِبٌ اور مصدر خَيْبَةٌ ہے، (خَآئِبِيْنَ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۰ لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا :۔ تم لوگ سود مت کھاؤ۔ (لَا تَاْكُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَكْلٌ۔ (الرِّبٰوا) کے معنی سود۔ ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو۔ ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔ الرِّبٰوا فِی اللُّغَةِ الزِّيَادَةُ وَالْمُرَادُ بِهٖ فِی الْاٰيَةِ كُلُّ زِيَادَةٍ لَا يُقَابِلُهَا عِوَضٌ (معارف القرآن بحوالہ احکام القرآن ج۲ ص ۱۰۱)

۱۳۰ اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً :۔ کئی حصے بڑھا کر۔ کئی حصے زیادہ کرکے۔ (اَضْعَافٌ) کا واحد: ضِعْفٌ، معنی دوگنا (مُضٰعَفَةً) باب مفاعلۃ سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۱۳۱ اُعِدَّتْ :۔ وہ (آگ) تیار کی گئی ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر اِعْدَادٌ۔

۱۳۲ تُرْحَمُوْنَ :۔ تم لوگ رحم کئے جاؤ گے۔ تمہارے اوپر رحم کیا جائے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَحْمَةٌ۔

۱۳۳ سَارِعُوْا :۔ تم لوگ دوڑو، تم لوگ جلدی کرو۔ باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، مُسَارَعَةٌ۔

۱۳۳ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ :۔ اس (جنت) کی وسعت آسمان اور زمین ہیں۔ یعنی جنت کی وسعت ساتوں آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ (عَرْضٌ) کے معنی وسعت، چوڑائی (السَّمٰوٰتُ) کا واحد السَّمَاءُ بمعنی آسمان۔ اَلْاَرْضُ کے معنی زمین، جمع: اَرَضُوْنَ۔

۱۳۴ السَّرَّاءِ :۔ فراخی، خوشحالی۔

۱۳۴ الضَّرَّآءِ :۔ تکلیف، تنگی۔

۱۳۴ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ :۔ غصہ کو ضبط کرنے والے۔ (اَلْکَاظِمِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْکَاظِمُ اور مصدر کَظْمٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ غَیْظٌ کے معنی غصہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۳۴ اَلْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ :۔ لوگوں سے درگذر کرنے والے۔ لوگوں کو معاف کرنے والے۔ (اَلْعَافِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد (اَلْعَافِیْ) اور مصدر عَفْوٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۷ قَدْ خَلَتْ :۔ یقیناً (طریقے) گزر چکے ہیں۔ باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُلُوٌّ اور خَلَاءٌ۔

۱۳۷ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ :۔ تم لوگ زمین پر چلو پھرو۔ (سِیْرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر سَیْرٌ۔

۱۳۹ لَا تَهِنُوْا :۔ تم لوگ ہمت نہ ہارو۔ باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر وَهْنٌ۔

۱۳۹ لَاتَحْزَنُوْا: تم لوگ غم نہ کرو۔ تم لوگ غمگین نہ ہو۔ باب سمع سے فعل نہی۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُزْنٌ۔

۱۴۰ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ: اگر تم کو زخم پہنچ جائے۔ (یَمْسَسْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ۔ انْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ قَرْحٌ کے معنی زخم، جمع: قُرُوْحٌ۔

۱۴۰ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ: ہم ان (دنوں) کو لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔ ہم ان (دنوں) کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ (نُدَاوِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُدَاوَلَةٌ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۴۱ لِیُمَحِّصَ اللّٰهُ: تاکہ اللہ تعالیٰ پاک صاف کردیں۔ (یُمَحِّصَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْحِیْصٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴۱ یَمْحَقَ الْكٰفِرِیْنَ: (تاکہ) اللہ تعالیٰ کافروں کو مٹادیں۔ (یَمْحَقَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَحْقٌ۔ (یَمْحَقَ) لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴۳ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ: تم لوگ موت کی تمنا کرتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ) باب تفعل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنِّیْ۔ (تَمَنَّوْنَ) اصل میں (تَتَمَنَّوْنَ) ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔

۱۴۴ مُحَمَّدٌ: اس لفظ کے لغوی معنی تعریف کیا ہوا۔ یہ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر تَحْمِیْدٌ اور مادہ حَمْدٌ ہے۔ لفظ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) امام المتقین، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ہے۔ آپ کی تاریخ ولادت میں علماء

besturdubooks.wordpress.com

کرام کا اختلاف ہے، مشہور قول یہ ہے کہ ۱۲ ربیع الاول ۱ عام الفیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، اور بعض حضرات نے آپ کی تاریخ پیدائش ۹ ربیع الاول لکھی ہے۔ لیکن جمہور محدثین اور مورخین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ ۸ ربیع الاول ۱ عام الفیل کو دو شنبہ کے دن صبح صادق کے وقت امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ راجح قول سیرۃ المصطفی جلد اول ص/۵۱ میں مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ یہی وہ مبارک تاریخ ہے جس میں فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بے مثال حسن وجمال سے اس دنیا کو منور فرمایا۔ اور آپ کی برکات وحسنات سے پورا عالم معطر ہوگیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا میں تشریف لانا اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سرفراز فرمایا ہے۔ جب خود قرآن کریم آپ کی رفعت شان کا اعلان کررہا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) تو پورے طور پر آپ کی عظمت شان کو بھلا کون بیان کرسکتا ہے؟ یہی وہ مقدس موضوع ہے جس میں بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء کی زبانیں لکنت کرنے لگتی ہیں۔ اور مشہور ومعروف ادباء اور شعراء بھی عاجز وحیران نظر آتے ہیں۔ مشہور شاعر میر انیس لکھنوی نے کیا خوب کہا ہے۔

میں کیا ہوں میری مدح کیا ہے اے شہِ شاہاں ☆ حسان وفرزدق ہیں یہاں عاجز وحیراں
شرمندہ زمانے سے گئے وائل وسحباں ☆ قاصر ہیں سخن فہم وسخن سنج وسخن داں
کیا مدح کفِ خاک سے ہو نورِ خدا کی ☆ لکنت یہیں کرتی ہیں زبانیں فصحاء کی

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل دونوں جہاں میں سعادت کا ذریعہ ہے۔ اس لیے آپ کے مختصر پاکیزہ حالات لکھ کر اپنی محبت وعقیدت کا نذرانہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ ہے، آپ کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب اور نانا کا نام حضرت وہب ہے، آپ کی دادی کا نام حضرت فاطمہ اور نانی کا نام حضرت برّہ ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں تھے کہ آپ کے والد ماجد کی وفات ہوگئی، آپ کی ولادت

besturdubooks.wordpress.com

باسعادت کے بعد سب سے پہلے والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے سات روز آپؐ کو دودھ پلایا، پھر حضرت ثُویبہ نے سات روز دودھ پلایا، اس کے بعد دو سال تک دودھ پلانے کی سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ کے حصہ میں آئی۔

جب آپ کی عمر مبارک چار یا چھ سال ہوئی، تو آپ کی والدہ ماجدہ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی اور آپؐ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کفالت کا شرف حاصل کیا، جب عمر شریف تقریباً آٹھ سال ہوئی تو حضرت عبدالمطلب کا بھی انتقال ہو گیا اور آپؐ کے چچا ابوطالب نے کفالت کی سعادت حاصل کی، جب آپ کی عمر مبارک بارہ سال کی تھی تو پہلی مرتبہ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا، قافلۂ تجارت کے ساتھ ملک شام پہنچنے سے پہلے ہی ایک عیسائی عالم بحیرا راہب کی نظر آپؐ پر پڑ گئی، اس نے نبوت کی علامتیں دیکھ کر پہچان لیا کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں، اور خلاف معمول پورے قافلے کی دعوت کی، پھر ابوطالب سے کہا کہ آپ ان کو آگے نہ لے جائیں، ورنہ ملک شام کے یہودیوں سے ان کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ دوسری مرتبہ حضرت خدیجہؓ کی طرف سے تجارت کے لیے حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا، اس مرتبہ ملک شام پہنچ اور ایک گرجا کے پاس قیام فرمایا، وہاں بھی نسطورا راہب نے نبوت کی علامتیں دیکھ کر گواہی دی کہ آپؐ ہی نبی آخرالزماں ہیں۔ جب آپؐ کی عمر مبارک پچیس سال ہوئی تو حضرت خدیجہؓ نے نکاح کا پیغام بھیجا، اور ابوطالب نے اس کو خوشی کے ساتھ منظور کر لیا، پھر اہل خاندان کے سامنے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ آپؐ کا نکاح ہوا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی، خطبۂ نکاح میں ابوطالب نے یہ جملہ بھی کہا تھا کہ میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ ایسے ہیں کہ دنیا میں کوئی شخص ان کے برابر نہیں ہے، اگرچہ ان کے پاس مال کم ہے مگر مال ایک عارضی چیز ہے۔ حضرت خدیجہؓ آپؐ کے نکاح میں تقریباً پچیس سال رہیں، ان کی زندگی میں آپؐ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت خدیجہؓ سے چار صاحبزادیاں حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت فاطمہؓ اور دو صاحبزادے حضرت قاسمؓ اور

besturdubooks.wordpress.com

حضرت عبد اللہؓ پیدا ہوئے۔ حضرت قاسمؓ کے نام پر آپؐ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ اور حضرت عبد اللہؓ کا لقب طیب وطاہر ہے، آپ کے تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ ہیں جو آپؐ کی باندی حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مبارک نام یہ ہیں:

(۱) ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔ (۲) ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔ (۳) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ (۴) ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ (۵) ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ (۶) ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا۔ (۷) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ (۸) ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ (۹) ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما۔ (۱۰) ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا۔ (۱۱) ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

جب آپؐ کی عمر شریف چالیس سال ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وہ لازوال نعمت عطا فرمائی جو روز ازل سے آپؐ کے لیے مقرر ہو چکی تھی، جس کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمائی تھی، اور جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، یعنی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبوت اور رسالت کا مبارک تاج عطا فرمایا۔ اس کے بعد نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے پوشیدہ طور پر تبلیغ کا حکم دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے علی الاعلان تبلیغ کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی طرف سے بہت تکلیفیں اٹھائیں، مگر فریضۂ تبلیغ کو مسلسل انجام دیتے رہے اور ایمان ویقین کی روشنی سے پورے عالم کو منور فرمایا۔ نبوت کے بعد تیرہ سال آپؐ نے مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا، راجح قول کے مطابق نبوت کے گیارہویں سال ۲۷ ر رجب کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج کا شرف عطا فرمایا۔ آپؐ بیداری کی حالت میں اسی جسم اطہر کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے، جنت اور دوزخ دکھائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور حق جل مجدہ سے کلام فرمایا۔ نبوت کے

besturdubooks.wordpress.com

چودھویں سال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، راستے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال خدمات انجام دیں۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر دس سال قیام فرمایا، کل تیئس سال کی قلیل مدت میں آپ کی برکت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی جن کی مثال پیش کرنے سے تاریخ عالم قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے، ان میں سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے، جو اب تک ہمارے ہاتھوں میں ہے اور قیامت تک رہے گا۔ قرآن عظیم ایسا معجزہ ہے جو ہزاروں معجزات کو شامل ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال حسن و جمال عطا فرمایا تھا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپؐ جیسا حسین نہ میں نے آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ جس راستے سے گزر جاتے، دیر تک اس راستہ سے خوشبو آتی تھی، صحابہ کرامؓ اس خوشبو سے پہچان لیتے تھے کہ اس راستہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن، چاشت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم فانی سے پردہ فرمایا اور رفیق اعلیٰ جل مجدہ کی بارگاہ عالی میں سکونت اختیار فرمائی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

۱۴۴ اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ : تم لوگ الٹے پاؤں پھر گئے۔ (اِنْقَلَبْتُمْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْقِلَابٌ۔ اَعْقَابٌ کا واحد عَقِبٌ، معنی ایڑی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۴۵ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا :۔ لکھا ہوا مقررہ وقت۔ (کِتٰبًا) مصدر ہے جو مَکْتُوْبًا کے معنی میں ہے یعنی لکھا ہوا۔ (مُؤَجَّلًا) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر معنی مقررہ وقت۔

۱۴۶ رِبِّیُّوْنَ :۔ اللہ والے، رب والے۔ اس کا واحد رِبِّیٌّ ہے۔

۱۴۶ مَا وَهَنُوْا :۔ ان لوگوں نے ہمت نہ ہاری۔ ان لوگوں نے بزدلی نہیں کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَهْنٌ۔

۱۴۶ مَا اسْتَکَانُوْا :۔ وہ لوگ دبے نہیں۔ وہ لوگ عاجز نہیں ہوئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِکَانَةٌ معنی عاجز ہونا۔ اس کا مادہ کَوْنٌ اور کَیْنٌ ہے۔

۱۴۷ اِسْرَافَنَا :۔ ہمارے تجاوز کرنے کو (بخش دیجئے) (اِسْرَاف) باب افعال سے مصدر مضاف اور (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۴۷ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا :۔ آپ ہمارے قدموں کو ثابت رکھئے۔ آپ ہم کو ثابت قدم رکھئے۔ (ثَبِّتْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَثْبِیْتٌ۔ اَقْدَامٌ کا واحد قَدَمٌ معنی پیر۔

۱۴۹ یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ :۔ وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں لوٹا دیں گے۔ وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ (یَرُدُّوْا) اصل میں یَرُدُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر رَدٌّ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ (اَعْقَابٌ) کا واحد عَقِبٌ معنی ایڑی۔

۱۵۰ اَللّٰهُ مَوْلٰىکُمْ :۔ اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے۔ (مَوْلٰىکُمْ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ مَوْلٰی کے معنی، مددگار، کارساز۔ جمع مَوَالِیْ۔

۱۵۰ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ :۔ مدد کرنے والوں میں سب سے بہتر۔ سب سے بہتر مدد کرنے والا۔ (خَیْرٌ) اسم تفضیل کا صیغہ۔ اَخْیَرُ کا مخفف ہے۔ (نٰصِرِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد نَاصِرٌ ہے۔ اور مصدر نُصْرَةٌ ہے۔

۱۵۱ سُلْطٰنًا :۔ دلیل۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۵۱ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ :۔ ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ (مَاْوٰی) کے معنی ٹھکانا۔ جمع مَآوِیْ۔
(مَاْوٰهُمْ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔

۱۵۱ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ :۔ ظالموں کا ٹھکانا۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ مَثْوٰی کے معنی ٹھکانا، جمع مَثَاوِیْ۔

۱۵۲ تَحُسُّوْنَهُمْ :۔ تم لوگ ان (کافروں) کو قتل کرتے ہو۔ (قتل کرتے تھے)
(تَحُسُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَسٌّ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵۲ اِذَا فَشِلْتُمْ :۔ جب تم ہمت ہار گئے۔ جب تم کمزور ہو گئے۔ (فَشِلْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَشَلٌ۔

۱۵۲ تَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ :۔ تم نے حکم میں اختلاف کیا۔ (تَنَازَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَازُعٌ۔

۱۵۲ صَرَفَكُمْ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پھیر دیا۔ (صَرَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَرْفٌ۔

۱۵۲ لِيَبْتَلِيَكُمْ :۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش فرمائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لیں۔
(يَبْتَلِيَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ تُصْعِدُوْنَ :۔ تم لوگ چڑھے چلے جاتے ہو۔ (چڑھے چلے جاتے تھے) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْعَادٌ۔

۱۵۳ لَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ :۔ تم لوگ کسی کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے ہو (نہیں دیکھتے تھے) تم لوگ کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہو (نہیں ہوتے تھے)
(لَا تَلْوٗنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَيٌّ۔

۱۵۳ اَثَابَكُمْ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو بدلہ میں دیا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر عوض میں دیا۔ (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَابَۃٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵۴ اَمَنَۃً :۔ اطمینان، چین، سکون۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۱۵۴ نُعَاسًا :۔ اونگھ، ابتدائی نیند۔ نیند کا ابتدائی حصہ۔

۱۵۴ یَغْشٰی :۔ وہ (اونگھ) چھارہی ہے (چھارہی تھی)۔ وہ (اونگھ) ڈھانک رہی ہے (ڈھانک رہی تھی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ۔

۱۵۴ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ :۔ ان کو فکر مند بنادیا۔ ان کو فکر میں ڈال دیا۔ (قَدْ اَھَمَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِھْمَامٌ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۵۴ مَضَاجِعِھِمْ :۔ ان کی جگہیں۔ ان کے مقامات۔ یہاں پر مراد ان کے مرنے کی جگہیں ہیں۔ (مَضَاجِعُ) کا واحد مَضْجَعٌ معنی خواب گاہ، سونے کی جگہ۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۴ لِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ :۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آزمائش فرمائیں۔ (یَبْتَلِیَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ۔ اور مادہ بَلْوٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۵۴ لِیُمَحِّصَ :۔ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) پاک صاف فرمادیں۔ (یُمَحِّصَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْحِیْصٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۵۵ تَوَلَّوْا :۔ ان لوگوں نے پیٹھ پھیرلی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ۔

۱۵۵ اِلْتَقَی الْجَمْعٰنِ :۔ دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (اِلْتَقٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ اور مادہ لَقْیٌ ہے۔ (اَلْجَمْعَانِ) جَمْعٌ کا تثنیہ۔ اس کی جمع جُمُوْعٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۵۵ اِسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ :۔ شیطان نے ان سے لغزش کرادی۔ شیطان نے ان کو بہکا دیا۔ (اِسْتَزَلَّ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِزْلَالٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۵۶ غُزًّى :۔ جہاد کرنے والے۔ اس کا واحد: غازٍ (غازی) ہے۔

۱۵۸ لَئِنْ مُّتُّمْ :۔ اگر تم مر گئے۔ اگر تمہیں موت آگئی۔ (مُتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ۔

۱۵۹ لِنْتَ :۔ آپ نرم ہوگئے۔ آپ نرم رہے۔ (لِنْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر لِيْنٌ۔

۱۵۹ فَظًّا :۔ بد خلق، بدمزاج، تندخو۔ اس کی جمع اَفْظَاظٌ۔

۱۵۹ غَلِيْظَ الْقَلْبِ :۔ سخت دل، سخت طبیعت، غَلِيْظٌ کے معنی سخت، غِلْظَةٌ سے صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ قَلْبٌ کے معنی دل۔ جمع: قُلُوْبٌ۔

۱۵۹ لَانْفَضُّوْا :۔ وہ لوگ منتشر ہو جاتے۔ وہ لوگ متفرق ہو جاتے۔ لام مفتوح تاکید کے لئے ہے۔ (اِنْفَضُّوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف۔ صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفِضَاضٌ۔ ترکیب نحوی میں یہ جواب شرط ہے۔

۱۵۹ اَلْمُتَوَكِّلِيْنَ :۔ اعتماد کرنے والے۔ باب تفعّل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُتَوَكِّلُ اور مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔

۱۶۰ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ :۔ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد نہ کریں۔ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد چھوڑ دیں۔ (يَخْذُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَذْلٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے، یہاں پر فعل مضارع اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶۱ مَنْ يَّغْلُلْ :۔ جو شخص خیانت کرے گا۔ (يَغْلُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُلُوْلٌ یہاں پر فعل مضارع مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر جزم میں ہے۔

۱۶۱ تُوَفّٰی كُلُّ نَفْسٍ :۔ ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔(تُوَفّٰی) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ.

۱۶۲ مَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ :۔ جو شخص غضب الٰہی کا مستحق ہو جائے۔(بَآءَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَوْءٌ۔ اس کو حرف جر (الیٰ) کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو اس کے معنی لوٹنا، اور حرف جر (باء) کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو اس کے معنی لوٹانا ہیں۔ سَخَطٌ کے معنی غضب اور غصہ۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۱۶۴ مَنَّ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔(مَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ.

۱۶۴ يُزَكِّيْهِمْ :۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو پاک کرتے ہیں (شرک وغیرہ سے) (يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۴ يُعَلِّمُهُمْ :۔ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو سکھاتے ہیں۔(يُعَلِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْلِيْمٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ اِلْتَقَى الْجَمْعٰنِ :۔ دو گروہ ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔(اِلْتَقٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ اور مادہ لُقِيٌّ ہے۔ (اَلْجَمْعَانِ) جَمْعٌ کا تثنیہ، اس کی جمع جُمُوْعٌ ہے۔

۱۶۷ نَافَقُوْا :۔ وہ لوگ منافق ہوئے۔ منافق ایسے شخص کو کہتے ہیں جو زبان سے ایمان کو ظاہر کرے اور دل میں کفر کو چھپائے۔(نَافَقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَافَقَةٌ.

۱۶۸ فَادْرَءُوْا :۔ تو تم لوگ ہٹاؤ۔ اس میں فائے عاطفہ ہے۔(اِدْرَءُوْا) باب فتح سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرْءٌ۔

۱۶۹ اَمْوَاتًا:۔ مردہ۔ مرے ہوئے۔ واحد مَیِّتٌ۔

۱۶۹ اَحْیَآءٌ:۔ زندہ۔ واحد حَیٌّ۔

۱۷۰ یَسْتَبْشِرُوْنَ:۔ وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ۔

۱۷۲ اِسْتَجَابُوْا:۔ ان لوگوں نے حکم مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَۃٌ۔

۱۷۲ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ:۔ ان لوگوں کو زخم لگا۔ ان لوگوں کو زخم پہنچا۔ (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَۃٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (اَلْقَرْحُ) کے معنی زخم۔ جمع: قُرُوْحٌ۔

۱۷۳ حَسْبُنَا اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہیں۔ (حَسْبُ) باب نصر سے مصدر ہے۔ کافی کے معنی میں ہے۔

۱۷۳ اَلْوَکِیْلُ:۔ کارساز۔ کام بنانے والا۔ وَکْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۷۸ لَا یَحْسَبَنَّ:۔ وہ ہرگز گمان نہ کرے۔ وہ ہرگز خیال نہ کرے۔ باب حسب سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ، معنی گمان کرنا۔

۱۷۸ نُمْلِیْ لَهُمْ:۔ ہم ان کو مہلت دیتے ہیں۔ (نُمْلِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْلَاءٌ۔

۱۷۸ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ:۔ رسوا کرنے والا عذاب، توہین آمیز سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَۃٌ۔ (مُهِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِهَانَۃٌ۔

۱۷۹ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ:۔ کہ وہ (اللہ تعالیٰ) مسلمانوں کو چھوڑ دیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حالت پر نہیں چھوڑیں گے کہ مومن اور منافق کے درمیان امتیاز نہ ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (لِیَذَرَ) یہاں پر لام مکسور لام جحد ہے۔ اسی لام جحد کی وجہ سے فعل مضارع پر نصب ہے۔
(یَذَرُ) باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔
اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۱۷۹ یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ناپاک کو پاک سے جدا کر دیں گے۔ یہاں ناپاک سے مراد منافق اور پاک سے مراد مومن ہے (تفسیر جلالین) (یَمِیْزُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَیْزٌ۔ یہاں پر فعل مضارع حتیٰ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷۹ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ:۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو غیب پر مطلع کر دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو غیب پر آگاہ کر دیں۔ (یُطْلِعَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطْلَاعٌ۔ لام جحد کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۱۷۹ یَجْتَبِیْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) منتخب فرما لیتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ۔ اس کا مادہ جَبْوٌ اور جَبْیٌ ہے۔

۱۸۰ سَیُطَوَّقُوْنَ:۔ عنقریب ان لوگوں کو طوق پہنایا جائے گا۔ اس طوق پہنائے جانے کی کیفیت صحیح بخاری کی حدیث شریف میں آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا وہ مال قیامت کے دن زہریلے سانپ کی شکل میں بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کو ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ اس میں (سین) مستقبل قریب کے معنی کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ (یُطَوَّقُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول۔ صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطْوِیْقٌ۔

۱۸۱ عَذَابَ الْحَرِیْقِ:۔ آگ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع اَعْذِبَةٌ۔ (حَرِیْقٌ) کے معنی آگ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۱۸۲ قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ :۔ تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا۔
(قَدَّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقْدِيْمٌ۔

۱۸۳ عَهِدَ اِلَيْنَا :۔ (اللہ تعالیٰ نے) ہم سے عہد لیا، (اللہ تعالیٰ نے) ہم کو حکم فرمایا۔
(عَهِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَهْدٌ۔

۱۸۳ قُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ :۔ ایسی قربانی جس کو آگ کھا جائے۔ بنی اسرائیل کے بعض انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں یہ معجزہ ظاہر ہوا تھا کہ جاندار یا غیر جاندار کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نام پر نکال کر کسی میدان میں یا کسی پہاڑ پر رکھ دی جاتی، پھر اگر وہ قربانی اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوتی تو آسمان سے ایک آگ ظاہر ہوتی، اور قربانی کے طور پر پیش کی ہوئی چیز کو جلا دیا کرتی تھی۔ (قُرْبَانٌ) ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے، چاہے جاندار ہو یا غیر جاندار۔ (تَاْكُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَكْلٌ۔ (اَلنَّارُ) کے معنی آگ، جمع: نِيْرَانٌ۔

۱۸۴ اَلْبَيِّنٰتِ :۔ واضح دلائل۔ مراد معجزات ہیں۔ واحد: بَيِّنَةٌ۔

۱۸۴ اَلزُّبُرِ :۔ صحیفے، کتابیں۔ واحد: اَلزَّبُوْرُ۔

۱۸۵ مَنْ زُحْزِحَ :۔ جو شخص بچا لیا جائے۔ (زُحْزِحَ) باب فعللۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَحْزَحَةٌ۔

۱۸۶ لَتُبْلَوُنَّ :۔ تمہاری آزمائش ہوگی۔ تم کو آزمایا جائے گا۔ فعل مضارع مجہول لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَلَاءٌ ہے۔ اللہ کی طرف سے آزمائش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جانی اور مالی حوادث واقع ہوں گے۔ اسی کو مجاز کے طور پر آزمائش کہا گیا ہے۔ ورنہ آزمانے کے حقیقی معنی سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ کیوں کہ وہ عالم الغیب ہے۔

۱۸۶ عَزْمِ الْاُمُوْرِ :۔ تاکیدی احکام۔ ضروری احکام۔ یہاں پر (عَزْمٌ) مصدر اسم مفعول مَعْزُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ اس اعتبار سے (عَزْمِ الْاُمُوْرِ) کی اصل عبارت (مَعْزُوْمَاتُ الْاُمُوْرِ) ہے۔ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ای من مَعْزُوْمَاتِهَا الَّتِىْ يَعْزِمُ عَلَيْهَا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر لغات معانی (تفسیر جلالین)

۱۸۷ نَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ :۔ ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنے پس پشت ڈال دیا۔ یعنی اس پر عمل نہیں کیا۔ (نَبَذُوْهُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَبْذٌ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع مِیْثَاقٌ ہے جو عہد کے معنی میں ہے۔ (وَرَآءَ) کے معنی پیچھے (ظُهُوْرٌ) کا واحد: ظَهْرٌ معنی پیٹھ۔

۱۸۷ ثَمَنًا قَلِيْلًا :۔ تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ۔ (ثَمَنٌ قَلِيْلٌ) سے دنیا کا ساز و سامان مراد ہے۔ جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ ثَمَنٌ کے معنی قیمت۔ جمع: اَثْمَانٌ، قَلِيْلٌ کے معنی کم، تھوڑا، معمولی۔

۱۸۸ لَا تَحْسَبَنَّ :۔ آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ آپ ہرگز گمان نہ کریں۔ باب حسب سے فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ۔

۱۸۸ مَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ :۔ عذاب سے نجات کی جگہ۔ عذاب سے حفاظت کی جگہ۔ (مَفَازَةٌ) کے معنی نجات کی جگہ، کامیابی کی جگہ، جمع: مَفَازَاتٌ۔ استعمال ہوتا ہے فَازَ مِنَ الْمَكْرُوْهِ اس نے ناپسندیدہ چیز سے نجات پائی۔

۱۹۱ قِيَامًا :۔ کھڑے ہوئے۔ کھڑے ہونے والے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: قَائِمٌ۔

۱۹۱ قُعُوْدًا :۔ بیٹھے ہوئے، بیٹھنے والے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: قَاعِدٌ۔

۱۹۱ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ :۔ اپنے پہلوؤں پر۔ جُنُوْبٌ کا واحد: جَنْبٌ معنی پہلو۔

۱۹۱ بَاطِلًا :۔ بے فائدہ، بے کار، ناحق۔ بُطْلَانٌ مصدر سے اسم فاعل (بَاطِلٌ) کی جمع: اَبَاطِيْلُ۔

۱۹۱ سُبْحٰنَكَ :۔ آپ کی ذات پاک ہے۔ ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (سُبْحَانٌ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر ہے اور نُسَبِّحُ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اور یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۱۹۱ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :۔ آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وِقَایَۃٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۲ قَدْ اَخْزَیْتَہٗ :۔ واقعی آپ نے اس کو رسوا کر دیا۔ (قَدْ اَخْزَیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۹۳ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا :۔ آپ ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دیجئے۔ آپ ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجئے۔ (کَفِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تکفِیْرٌ، (سَیِّاٰتٌ) کے معنی برائیاں واحد سَیِّئَۃٌ۔

۱۹۳ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ :۔ آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔ آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ وفات دیجئے۔ (تَوَفَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّیْ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ اَبْرَار کا واحد بَرٌّ بمعنی نیک۔

۱۹۴ اٰتِنَا :۔ آپ ہم کو عطا فرما دیجئے۔ (اٰتِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْتَاءٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۴ لَا تُخْزِنَا :۔ آپ ہم کو رسوا نہ کیجئے۔ (لَا تُخْزِ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۴ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ :۔ آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں۔ (لَا تُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْلَافٌ (الْمِیْعَادُ) کے معنی وعدہ، جمع مَوَاعِیْدُ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۹۵ اِسْتَجَابَ لَهُمْ :۔ ان نے (پروردگار نے) ان کی درخواست منظور فرمائی۔ اس نے (پروردگار نے) نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ (اِسْتَجَابَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۱۹۵ اَلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا :۔ جن لوگوں نے ہجرت کی۔ جن لوگوں نے وطن چھوڑا۔ (هَاجَرُوْا) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ.

۱۹۵ اُوْذُوْا :۔ ان لوگوں کو ستایا گیا۔ ان لوگوں کو تکلیفیں دی گئیں۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْذَآءٌ.

۱۹۶ لَا یَغُرَّنَّكَ :۔ وہ آپ کو ہرگز دھوکے میں نہ ڈال دے۔ وہ ہرگز آپ کو دھوکا نہ دے۔ (لَا یَغُرَّنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۹۶ تَقَلُّبُ :۔ چلنا پھرنا، آنا جانا۔ باب تفعّل سے مصدر ہے۔

۱۹۷ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ :۔ (یہ) تھوڑا فائدہ (ہے)۔ (چندروزہ بہار ہے) اس کی اصل عبارت هُوَ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ہے۔ (هُوَ) مبتدا محذوف اور (مَتَاعٌ قَلِیْلٌ) موصوف صفت سے مل کر خبر ہے۔

۱۹۹ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔ (خُشُوْعٌ) مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۲۰۰ صَابِرُوْا :۔ تم لوگ مقابلہ میں صبر کرو۔ تم لوگ مقابلہ میں مضبوط رہو۔ باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُصَابَرَةٌ.

۲۰۰ رَابِطُوْا :۔ تم لوگ (مقابلہ کیلئے) مستعد رہو۔ تم لوگ (مقابلہ کے لئے) آمادہ رہو۔ تم لوگ مداومت کرو۔ باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُرَابَطَةٌ.

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ نساء

سورۂ نساء قرآن کریم کی چوتھی سورت ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں بہت سے ضروری احکام کے علاوہ خاص طور پر عورتوں کے متعلق تفصیلی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ کتنی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے۔ اور کن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے۔ کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید۔ شوہر پر بیوی کے حقوق، اور بیوی پر شوہر کے حقوق، اور زوجین کے درمیان اختلافات میں اصلاح اور تصفیہ کا طریقہ اور مہر کے ضروری مسائل وغیرہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کو سورۂ نساء کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۱ اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ: تم لوگ اپنے پروردگار سے ڈرو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اس کا مادہ وقی ہے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔

۱ خَلَقَكُمْ: اس نے (پروردگار نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (خَلَقَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ: ایک جان، ایک جاندار۔ یہاں پر (نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ) سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ نَفْسٌ کے معنی جان، جمع نُفُوْسٌ ہے۔

۱ زَوْجَهَا: اس کا جوڑا۔ (زَوْجٌ) کے معنی شوہر، بیوی، ساتھی، جوڑا۔ لفظ (زوج) اضداد میں سے ہے اس کا استعمال شوہر اور بیوی دونوں معنی میں ہوتا ہے۔ یہاں زَوْجٌ سے مراد بیوی یعنی حضرت حواء ہیں۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نَفْسٌ ہے۔

۱ بَثَّ: اس (پروردگار) نے پھیلایا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱ تَسَآءَلُوْنَ :۔ تم لوگ آپس میں سوال کرتے ہو۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسَآءُلٌ (تَسَآءَلُوْنَ) اصل میں تَتَسَآءَلُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۱ اَلْاَرْحَامَ :۔ قرابت داری، رشتہ داری۔ جمع رَحْمٌ اور رِحْمٌ ہے۔

۱ رَقِيْبًا :۔ نگہبان، نگراں، خبر رکھنے والا۔ رَقَابَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲ اَلْيَتٰمٰى :۔ یتیم بچے۔ اس کا واحد يَتِيْمٌ۔ یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۲ لَا تَتَبَدَّلُوْا :۔ تم لوگ نہ بدلو۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَدُّلٌ۔

۲ حُوْبًا كَبِيْرًا :۔ بڑا گناہ۔ حَابَ يَحُوْبُ حُوْبًا وَحَوْبًا باب نصر سے معنی گناہ گار ہونا۔

۳ اَلَّا تُقْسِطُوْا :۔ کہ تم انصاف نہ کرو گے۔ کہ تم انصاف نہ کرسکو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا تُقْسِطُوْا ہے۔ نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْسَاطٌ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳ اَلَّا تَعْدِلُوْا :۔ کہ تم انصاف نہ کرو گے، کہ تم انصاف نہ کرسکو گے۔ کہ تم برابری نہ کرو گے، کہ تم برابری نہ کرسکو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا تَعْدِلُوْا ہے نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدْلٌ ہے۔

۳ اَلَّا تَعُوْلُوْا :۔ کہ تم لوگ زیادتی نہ کرو گے۔ کہ تم لوگ ظلم نہ کرو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا تَعُوْلُوْا ہے۔ نون کو لام سے بدل کر لام کا لام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوْلٌ معنی ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴ صَدُقٰتِهِنَّ:۔ ان کا مہر۔ (صَدُقَاتٌ، کا واحد: صَدُقَةٌ معنی مہر۔

۴ نِحْلَةً:۔ خوش دلی۔ نَحَلَ يَنْحَلُ نَحْلًا باب فتح سے معنی دینا (نِحْلَةٌ) کے معنی عطیہ جمع: نِحَلٌ.

۴ هَنِيْئًا:۔ مزے دار۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر هَنَاءٌ ہے۔

۴ مَرِيْئًا:۔ خوش گوار۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر مَرَاءَةٌ ہے۔

۵ قِيٰمًا:۔ قائم رہنے کا ذریعہ۔ گذر بسر کا ذریعہ۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۶ اِبْتَلُوْا:۔ تم لوگ آزمالیا کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِلَاءٌ۔

۶ اِنْ اٰنَسْتُمْ:۔ اگر تم دیکھو۔ (اٰنَسْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اِيْنَاسٌ. معنی دیکھنا۔

۶ رُشْدًا:۔ ہوشیاری، سمجھداری۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہدایت پانا۔

۶ اِسْرَافًا:۔ فضول خرچی کرتے ہوئے۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ بِدَارًا:۔ جلدی کرتے ہوئے۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ باب مفاعلۃ کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ لِيَسْتَعْفِفْ:۔ چاہئے کہ بچارہے۔ چاہئے کہ رکا رہے۔ باب استفعال سے فعل امر۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْفَافٌ.

۶ حَسِيْبًا:۔ حساب لینے والا۔ باب نصر سے صفت مشبہ ہے اور مصدر حَسْبٌ و حِسَابٌ و حُسْبَانٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۷ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا:۔ مقررہ کیا ہوا حصہ۔ (نَصِيْبٌ) کے معنی حصہ اس کی جمع: اَنْصِبَةٌ اور نُصُبٌ ہے۔ (مَفْرُوْضٌ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر فَرْضٌ.

۹ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا:۔ کمزور اولاد، چھوٹے بچے۔ ذُرِّيَّةٌ کے معنی اولاد، جمع: ذُرِّيَّاتٌ. ضِعَافٌ کا واحد ضَعِيْفٌ معنی کمزور۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

9 قَوْلًا سَدِيْدًا:۔ درست بات، موقع کی بات۔ موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

10 سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا:۔ وہ لوگ عنقریب جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ (سین) مستقبل قریب کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلِيٌّ. (سَعِيْرٌ) کے معنی جلتی ہوئی آگ، دہکتی ہوئی آگ۔

11 يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ:۔ اللہ تمہیں حکم فرمارہے ہیں۔ (يُوْصِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْصَاءٌ.

11 الذَّكَرِ:۔ لڑکا جمع: ذُكُوْرٌ.

11 حَظٌّ:۔ حصہ۔ جمع: حُظُوْظٌ.

11 الْاُنْثَيَيْنِ:۔ دو لڑکیاں۔ اس کا واحد: اُنْثٰی، اور جمع: اِنَاثٌ ہے۔

11 ثُلُثَا مَا تَرَكَ:۔ ترکہ کا دو تہائی حصہ۔ (ثُلُثَا) اصل میں ثُلُثَانِ ہے۔ جو ثُلُثٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔

12 السُّدُسُ:۔ چھٹا حصہ۔ جمع: اَسْدَاسٌ.

12 الرُّبُعُ:۔ چوتھائی حصہ۔ جمع: اَرْبَاعٌ.

12 الثُّمُنُ:۔ آٹھواں حصہ۔ جمع: اَثْمَانٌ.

12 كَلٰلَةً:۔ وہ شخص ہے جس کے مذکر اصول و فروع نہ ہوں۔ یعنی اس کے باپ، دادا، اور بیٹے، پوتے موجود نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)

12 غَيْرَ مُضَارٍّ:۔ اس حال میں کہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔ (مُضَارٌّ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر مُضَارَّةٌ (غَيْرَ مُضَارٍّ) ترکیب میں حال واقع ہے۔

13 حُدُوْدُ اللّٰهِ:۔ اللہ تعالیٰ کے احکام، خداوندی ضابطے۔ حُدُوْدٌ کا واحد: حَدٌّ اس کے معنی، دو چیزوں کے درمیان کی روک۔

14 مَنْ يَّعْصِ:۔ جو شخص نافرمانی کرے۔ (يَعْصِ) اصل میں يَعْصِيْ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یا گر گئی ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِصْیَانٌ اور مادہ عَصْیٌ ہے۔

۱۴ مَنْ یَتَعَدَّ:۔ جو شخص تجاوز کرے۔ (یَتَعَدَّ) اصل میں یَتَعَدّیٰ ہے۔ مَن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء جو الف کی صورت میں ہے۔ گر گئی ہے۔ یَتَعَدّیٰ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّی۔

۱۵ اَلْفَاحِشَۃَ:۔ بے حیائی کا کام۔ اس سے مراد زنا ہے۔ اس کی جمع: فَوَاحِش۔

۱۵ اِسْتَشْهِدُوْا:۔ تم لوگ گواہ بنالو۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِشْهَادٌ

۱۵ اَمْسِكُوْهُنَّ:۔ تم ان (عورتوں) کو مقید رکھو۔ (اَمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاكٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ:۔ موت ان (عورتوں) کا خاتمہ کر دے۔ (یَتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّی، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶ تَوَّابًا رَّحِیْمًا:۔ بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا۔ بہت زیادہ رحم فرمانے والا۔ یہ تَوْبَۃٌ باب نصر اور رحمۃ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۷ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ:۔ وہ لوگ قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں۔ قریب وقت کا مطلب یہ ہے کہ عالم برزخ کی چیزیں نظر آنے یعنی نزع کی کیفیت شروع ہونے سے پہلے جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ (یَتُوْبُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْبَۃٌ۔ مِنْ قَرِیْبٍ کی اصل عبارت مِنْ زَمَنٍ قَرِیْبٍ ہے۔

۱۷ عَلِیْمًا حَکِیْمًا:۔ بہت جاننے والا۔ بہت حکمت والا۔ یہ عِلْمٌ باب سمع سے اور حِکْمَۃٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۸ اَعْتَدْنَا:۔ ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ۔

۱۹ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ:۔ تم ان (عورتوں) کو نہ روکو۔ (لَا تَعْضُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَضْلٌ، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۹ عَاشِرُوْهُنَّ :۔ تم لوگ ان (عورتوں) کے ساتھ زندگی گزارو۔ تم لوگ ان (عورتوں) کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ (عَاشِرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاشَرَۃٌ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۰ قِنْطَارًا :۔ مال کثیر، بہت سا مال۔ جمع قَنَاطِیْرُ.

۲۰ بُهْتَانًا :۔ تہمت لگا کر۔ باب فتح سے مصدر ہے معنی تہمت لگانا۔ بہتان لگانا، بہتان کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

۲۰ اِثْمًا مُّبِيْنًا :۔ صریح گناہ کے طور پر۔ کھلے ہوئے گناہ کے طور پر۔ (اِثْمٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ. (مُبِيْنٌ) کے معنی، واضح، صریح، کھلا ہوا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَۃٌ.

۲۱ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ :۔ تم ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو۔ بے حجابانہ ملنے سے مراد صحبت یا خلوت صحیحہ ہے۔ (اَفْضٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْضَاءٌ.

۲۲ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا :۔ پختہ عہد، مضبوط عہد۔ مِيْثَاقٌ کے معنی عہد جمع: مَوَاثِيْقُ، غَلِيْظٌ کے معنی، سخت اور مضبوط جمع: غِلَاظٌ.

۲۲ قَدْ سَلَفَ :۔ وہ گزر گیا ہے، وہ پہلے ہو چکا ہے۔ باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلَفٌ وَسُلُوْفٌ.

۲۲ فَاحِشَۃً :۔ بے حیائی کا کام۔ جمع: فَوَاحِشُ.

۲۲ مَقْتًا :۔ (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی کا سبب۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی بغض رکھنا، ناپسند کرنا۔

۲۳ حُرِّمَتْ :۔ وہ حرام کی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَحْرِيْمٌ.

۲۳ اُمَّهٰتُكُمْ :۔ تمہاری مائیں۔ (اُمَّهَاتٌ) کا واحد: اُمٌّ معنی ماں۔

۲۳ بَنٰتُكُمْ :۔ تمہاری بیٹیاں۔ (بَنَاتٌ) کا واحد: بِنْتٌ معنی بیٹی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۳ اَخَوٰتُكُمْ: تمہاری بہنیں۔ (اَخَوَاتٌ) کا واحد: اُخْتٌ معنی بہن۔

۲۳ عَمّٰتُكُمْ: تمہاری پھوپھیاں۔ (عَمَّاتٌ) کا واحد: عَمَّةٌ معنی پھوپھی۔ (باپ کی بہن)

۲۳ خٰلٰتُكُمْ: تمہاری خالائیں۔ (خَالَاتٌ) کا واحد: خَالَةٌ معنی خالہ (ماں کی بہن)

۲۳ بَنٰتُ الْاَخِ: بھتیجیاں۔ (بھائی کی بیٹیاں)

۲۳ بَنٰتُ الْاُخْتِ: بھانجیاں۔ (بہن کی بیٹیاں)

۲۳ اَرْضَعْنَكُمْ: ان عورتوں نے تمہیں دودھ پلایا۔ (اَرْضَعْنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ۔

۲۳ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ: تمہاری بیویوں کی مائیں (جن کو ساس اور خوش دامن بھی کہتے ہیں) (اُمَّهَاتٌ) کا واحد: اُمٌّ معنی ماں۔ (نِسَآءٌ) کے معنی عورتیں مراد بیویاں ہیں۔ اس کا واحد خلاف قیاس اِمْرَاَةٌ ہے۔

۲۳ رَبَآئِبُكُمْ: تمہاری بیویوں کی بیٹیاں۔ (رَبَائِبُ) کا واحد: رَبِيْبَةٌ کے معنی سوتیلی لڑکی، یعنی تمہاری بیوی کی وہ لڑکی جو دوسرے شوہر سے ہو۔

۲۳ فِيْ حُجُوْرِكُمْ: تمہاری پرورش میں۔ تمہاری گود میں۔ (حُجُوْرٌ) کا واحد: حِجْرٌ کے معنی گود مراد پرورش ہے۔

۲۳ حَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمْ: تمہارے بیٹوں کی بیویاں۔ (حَلَائِلُ) کا واحد: حَلِيْلَةٌ معنی بیوی۔ (اَبْنَآءٌ) کا واحد: اِبْنٌ معنی بیٹا۔

۲۳ مِنْ اَصْلَابِكُمْ: تمہاری پشت سے۔ تمہاری نسل سے۔ (اَصْلَابٌ) کا واحد: صُلْبٌ معنی پشت۔

۲۳ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا: بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ یہ دونوں مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

پارہ (۴) مکمل ہوگیا

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْمُحْصَنٰتُ پارہ (۵) سورۃ نسآء

آیت نمبر

۲۴ اَلْمُحْصَنٰتُ :۔ شوہر والی عورتیں۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَۃٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۴ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ :۔ کہ تم اپنے مالوں کے ذریعہ طلب کرو۔ یعنی نکاح میں مہر کا ہونا ضروری ہے۔ (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ. اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۴ مُحْصِنِيْنَ :۔ نکاح کرنے والے (اس حال میں کہ تم نکاح کرنے والے ہو) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْصِنٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۴ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ :۔ نہ زنا کرنے والے (اس حال میں کہ تم زنا کرنے والے نہ ہو) (مُسٰفِحِيْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُسَافِحٌ اور مصدر مُسَافَحَۃٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۴ اِسْتَمْتَعْتُمْ :۔ تم نے فائدہ حاصل کیا، تم نے فائدہ اٹھایا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ.

۲۴ تَرَاضَيْتُمْ :۔ تم آپس میں رضامند ہو گئے ہو۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَاضِیْ.

۲۴ عَلِيْمًا حَكِيْمًا :۔ بہت جاننے والا۔ بہت حکمت والا۔ یہ دونوں عِلْمٌ (باب سمع) اور حِكْمَۃٌ (باب کرم) سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵ طَوْلًا :۔ قدرت، طاقت۔ اس کے معنی فضل اور بخشش کے بھی آتے ہیں۔

۲۵ فَتَیٰتِکُمْ :۔ تم لوگوں کی باندیاں۔ (فَتَیَاتٌ) کا واحد: فَتَاةٌ ہے۔

۲۵ مُحْصَنٰتٍ :۔ نکاح کی ہوئی عورتیں (اس حال میں کہ ان سے نکاح کیا گیا ہو) باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (قاعدہ) جمع مؤنث سالم پر حالت نصب میں جرآتا ہے۔

۲۵ غَیْرَ مُسٰفِحٰتٍ :۔ نہ زنا کرنے والی عورتیں (اس حال میں کہ زنا کرنے والی نہ ہوں) یعنی علانیہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں۔ (مُسَافِحَاتٌ) باب مفاعلۃ سے جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُسَافِحَةٌ اور مصدر مُسَافَحَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے لفظ غیر پر نصب ہے۔

۲۵ مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ :۔ (نہ) دوست بنانے والی عورتیں۔ (نہ) خفیہ آشنائی کرنے والی عورتیں۔ یعنی پوشیدہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں۔ (مُتَّخِذٰتٌ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُتَّخِذَةٌ اور مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔ (اَخْدَانٌ) کا واحد: خِدْنٌ بمعنی دوست۔

۲۵ اِذَآ اُحْصِنَّ :۔ جب ان (باندیوں) کا نکاح کر دیا جائے۔ (اُحْصِنَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ۔

۲۵ الْمُحْصَنٰتِ آزاد عورتیں۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۵ الْعَنَتَ :۔ مشقت، تکلیف یہاں مراد "زنا" ہے۔ (تفسیر جلالین)

۲۵ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ :۔ بہت بخشنے والا، بہت رحمت فرمانے والا۔ یہ دونوں مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۹ لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ :۔ تم اپنے مالوں کو نہ کھاؤ (ناحق طور پر) یعنی تم آپس میں ایک

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر دوسرے کے مالوں کو ناحق طور پر نہ کھاؤ۔ (لَاتَاكُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَكْلٌ۔ (اَمْوَالٌ) کا واحد مَالٌ معنی مال و دولت۔

۲۹ لَاتَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ: ۔تم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ (لَاتَقْتُلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَتْلٌ۔ اَنْفُسٌ کا واحد نَفْسٌ، معنی جان۔

۳۰ عُدْوَانًا: ۔حد سے گزرتے ہوئے۔ حد سے تجاوز کرتے ہوئے۔ باب نصر سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۰ نُصْلِيْهِ: ۔ہم اس کو داخل کریں گے۔ (نُصْلِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۱ اِنْ تَجْتَنِبُوْا: ۔اگر تم بچتے رہو گے۔ (تَجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳۱ مُدْخَلًا كَرِيْمًا: ۔عزت کی جگہ، عزت کا مقام۔ (مُدْخَلًا) باب افعال سے ظرف مکان ہے۔ اسی لئے یہاں جگہ اور مقام کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (كَرِيْمًا) كَرَمٌ سے صفت مشبہ معنی عزت والا، معزز۔

۳۲ لَاتَتَمَنَّوْا: ۔تم لوگ تمنا نہ کرو۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنِّیْ۔

۳۲ اِكْتَسَبُوْا: ۔ان لوگوں نے کمایا، ان لوگوں نے عمل کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ۔

۳۲ اِكْتَسَبْنَ: ۔ان عورتوں نے کمایا۔ ان عورتوں نے عمل کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ۔

۳۳ مَوَالِيَ: ۔ورثہ۔ وارث ہونے والے۔ میت کے ترکہ میں میراث پانے والے لوگ۔ اس کا واحد مَوْلیٰ ہے۔ اس کے بہت سے معانی میں سے ایک معنی وارث کے بھی ہیں،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اور یہی معنی یہاں مراد ہیں۔

۳۳ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ ۔تمہارے ہاتھوں نے معاہدہ کیا۔یعنی تم نے معاہدہ کیا۔ (عَقَدَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،صیغہ واحد مؤنث غائب،مصدر عَقْدٌ۔ (اَیْمَانٌ) کا واحد: یَمِیْنٌ معنی دایاں ہاتھ۔

۳۳ شَهِیْدًا :۔مطلع،واقف۔جمع:شُهَدَآءُ ۔باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۴ قَوّٰمُوْنَ:۔حاکم،سرپرست۔ قِیَامٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔اس کا واحد:قَوّامٌ ہے۔

۳۴ قٰنِتٰتٌ:۔فرماں بردار عورتیں۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔اس کا واحد:قَانِتَةٌ اور مصدر قُنُوْتٌ ہے۔

۳۴ نُشُوْزَهُنَّ:۔ان کی نافرمانی۔ان کی بد دماغی،ان کی سرکشی۔(نُشُوْزٌ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔

۳۴ عِظُوْهُنَّ:۔تم ان عورتوں کو نصیحت کرو۔ (عِظُوْا) باب ضرب سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر وَعْظٌ اور عِظَةٌ ہے۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب،مفعول بہ ہے۔

۳۴ اُهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ :۔تم ان عورتوں کو سونے کی جگہوں میں جدا کرو۔تم ان عورتوں کو لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو۔(اُهْجُرُوْا) باب نصر سے فعل امر،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر هَجْرٌ اور هِجْرَانٌ ہے۔(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب،مفعول بہ ہے۔ (الْمَضَاجِعِ) اس کا واحد: مَضْجَعٌ معنی سونے کی جگہ،لیٹنے کی جگہ،ظرف مکان ہے۔

۳۴ لَاتَبْغُوْا:۔تم تلاش نہ کرو۔باب ضرب سے فعل نہی،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر بَغْیٌ۔

۳۴ عَلِیًّا کَبِیْرًا :۔بہت بلندی والا،بہت بڑائی والا۔یہ دونوں عُلُوٌّ باب نصر سے اور کِبَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۵ شِقَاقٌ:۔اختلاف،ضد۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۵ حَكَمًا :۔ فیصلہ کرنے والا۔ واحد اور جمع دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۳۵ يُوَفِّقِ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ موافقت فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ اتفاق پیدا فرمادیں گے۔ (يُوَفِّقْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيقٌ جواب امر کی وجہ سے ساکن ہے۔ لفظ (اَللّٰه) سے ملا کر پڑھنے کے لئے (يُوَفِّقْ) کے آخر میں کسرہ دیا گیا ہے۔

۳۵ عَلِيْمًا خَبِيْرًا :۔ بہت جاننے والا۔ بہت خبر رکھنے والا۔ یہ دونوں عَلِمٌ باب سمع سے اور خَبُرَ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۶ اَلْيَتٰمٰى :۔ یتیم بچے۔ اس کا واحد يَتِيْمٌ۔ یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۳۶ اَلْمَسٰكِيْنِ :۔ غریب لوگ محتاج لوگ۔ اس کا واحد: مِسْكِيْنٌ ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۳۶ اَلْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى :۔ رشتہ دار پڑوسی۔ جَارٌ کے معنی پڑوسی، جمع: جِيْرَانٌ. قُرْبٰى کے معنی رشتہ داری اور ذُو الْقُرْبٰى کے معنی رشتہ دار۔ یعنی رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔

۳۶ اَلْجَارِ الْجُنُبِ :۔ اجنبی پڑوسی۔ جَارٌ کے معنی پڑوسی، جمع: جِيْرَانٌ. جُنُبٌ کے معنی اجنبی، یعنی غیر رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرو۔

۳۶ اَلصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ :۔ پہلو کا ساتھی۔ پاس بیٹھنے والا۔ ہم مجلس۔ صَاحِبٌ کے معنی ساتھی جمع: اَصْحَابٌ. جَنْبٌ کے معنی پہلو۔ جمع: اَجْنَابٌ. یعنی ہم مجلس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو (خواہ وہ مجلس دائمی ہو جیسے سفر طویل کی رفاقت اور کسی مباح کام میں شرکت۔ یا وہ مجلس عارضی ہو جیسے سفر قصیر یا اتفاقی جلسہ میں شرکت۔ (بیان القرآن)

۳۶ اِبْنِ السَّبِيْلِ :۔ مسافر، راہ گیر۔　جمع: اَبْنَاءُ السَّبِيْلِ.

۳۶ مُخْتَالًا :۔ تکبر کرنے والا۔ اپنے کو بڑا سمجھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر اِخْتِيَالٌ.

۳۶ فَخُوْرًا :۔ بہت فخر کرنے والا۔ اترانے والا۔ یہ فَخْرٌ باب فتح سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۳۷ اَعْتَدْنَا :۔ ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر اِعْتَادٌ۔ اس میں تاء اصلی ہے۔

۳۷ عَذَابًا مُّهِيْنًا :۔ رسوا کن عذاب، اہانت آمیز سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی، سزا، تکلیف، جمع: اَعْذِبَةٌ۔ (مُهِيْنٌ) ذلیل کرنے والا۔ رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر۔ مصدر اِهَانَةٌ۔

۳۸ قَرِيْنًا :۔ ساتھی۔ جمع: قُرَنَاءُ۔

۴۰ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ :۔ ذرہ برابر۔ (مِثْقَالٌ) کی جمع: مَثَاقِيْلُ۔ (ذَرَّةٌ) کی جمع: ذَرَّاتٌ۔

۴۲ يَوَدُّ :۔ وہ آرزو کرے گا۔ وہ خواہش کرے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔

۴۲ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ :۔ کاش ان کو (زمین کے) برابر کر دیا جائے۔ کاش وہ زمین کے پیوند ہو جائیں۔ (لَوْ) تمنی کے لئے ہے۔ (تُسَوّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ۔

۴۳ سُكٰرٰى :۔ نشہ میں مدہوش، نشہ میں مست۔ وہ شخص جو نشہ میں ہو۔ اس کا واحد: سَكْرَانُ ہے۔

۴۳ جُنُبًا :۔ جنابت کی حالت میں۔ جنابت والے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جُنُبٌ کے معنی ناپاک۔ یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے۔

۴۳ عَابِرِيْ سَبِيْلٍ :۔ مسافر، سفر کرنے والے لوگ۔ (عَابِرِيْ) اصل میں عَابِرِيْنَ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۴۳ مَرْضٰى :۔ بیمار۔ اس کا واحد: مَرِيْضٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۴۳ اَلْغَائِطِ :۔ پست زمین۔ قضائے حاجت (پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا) قضائے حاجت کی جگہ۔ یہاں پر مراد قضائے حاجت کی جگہ ہے۔ هُوَ الْمَكَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (تفسیر جلالین) حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے (غائط) کا ترجمہ جائے ضرور کیا ہے۔ جائے ضرور کا مطلب قضائے حاجت کی جگہ ہے۔

۴۳ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ :۔ تم نے بیویوں سے قربت کی ہو۔ مُلَامَسَةٌ کے معنی چھونا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد جماع کرنا ہے۔ (لٰمَسْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُلَامَسَةٌ۔ (النِّسَاءَ) کے معنی عورتیں مراد بیویاں ہیں۔ خلاف قیاس اس کا واحد: اِمْرَأَةٌ ہے۔

۴۳ تَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا :۔ تم لوگ پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ (تَيَمَّمُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَيَمُّمٌ۔ (صَعِيْدٌ) کے معنی مٹی۔ زمین کا بلند حصہ (طَيِّبٌ) کے معنی پاک۔ تیمم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ اور زمین کی جنس وہ ہے جو آگ میں نہ جلے اور نہ گلے۔ لیکن چونا اس سے مستثنیٰ ہے۔ باوجودیکہ آگ میں جل جاتا ہے لیکن اس سے تیمم درست ہے۔ اور راکھ اس طرح مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ وہ بھی آگ میں نہ جلتی ہے نہ گلتی ہے۔ مگر پھر بھی اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ غسل اور وضو کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ صرف نیت الگ الگ ہے۔ اس میں وضو کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ اور اس میں غسل کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ (بیان القرآن)

۴۴ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ :۔ وہ لوگ گمراہی اختیار کرتے ہیں۔ (يَشْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَآءٌ۔ اس کے حقیقی معنی خریدنا، مراد اختیار کرنا ہے۔ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہو۔ اس اعتبار سے آیت کریمہ میں اشتراء یعنی خریدنے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ ضَلٰلَةٌ کے معنی گمراہی، جمع: ضَلَالَاتٌ۔

۴۶ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ :۔ وہ لوگ (یہودی تورات کے) کلام کو بدل دیتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (یُحَرِّفُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْرِیْفٌ۔

۴۶ رَاعِنَا:۔آپ ہماری رعایت فرمائیے۔لفظ (رَاعِنَا) یہودیوں کی زبان میں گالی کا لفظ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کے لئے یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے لفظ (رَاعِنَا) استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔(رَاعِ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُرَاعَاۃٌ ہے۔اس کے آخر میں (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۴۶ لَیًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ:۔اپنی زبانوں کو موڑ کر۔اپنی زبانوں کو پھیر کر۔اپنی زبانوں کو موڑتے ہوئے۔اپنی زبانوں کو پھیرتے ہوئے۔(لَیًّا) باب ضرب سے مصدر ہے۔اس کے معنی موڑنا۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔(اَلْسِنَةٌ) کا واحد: لِسَانٌ، معنی زبان۔

۴۷ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا:۔کہ ہم چہروں کو مٹادیں۔یعنی ہم چہروں کے نقش ونگار آنکھ ناک وغیرہ کو مٹادیں۔(نَطْمِسَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمْسٌ. اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔(وُجُوْهًا) کا واحد: وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۴۷ اَصْحٰبَ السَّبْتِ:۔ہفتہ والے۔سنیچر والے۔(اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ معنی ساتھی۔یہاں (والا) کے معنی میں ہے۔(سَبْتٌ) کے معنی ہفتہ، سنیچر (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن) (اصحاب سبت) سے مراد "ایلہ" کے رہنے والے یہودی ہیں۔جن کو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن خاص طور پر عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اس دن مچھلی کا شکار کرنے کو حرام کر دیا گیا تھا۔لیکن ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کیا۔تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ان کی صورتوں کو مسخ کر کے ان کو بندر بنادیا تھا۔پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مرگئے تھے۔(اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں۔(آمین)

۴۹ یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ:۔وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاکیزہ کہتے ہیں۔وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاک قرار دیتے ہیں۔وہ لوگ (یہودی) اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (یُزَکُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَزْکِیَۃٌ

۴۹ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا:۔ ان لوگوں پر تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ یعنی ان لوگوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ (لَا یُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُلْمٌ (فَتِیْلًا) کے معنی کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ اور دھاگا۔ جمع: فَتَائِلُ.

۵۰ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ:۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ (یَفْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ. اور مادہ فَرِیٌ ہے۔

۵۰ اِثْمًا مُّبِیْنًا:۔ صریح گناہ۔ کھلا ہوا گناہ۔　(اِثْمٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَۃٌ.

۵۱ اَلْجِبْتِ وَ الطَّاغُوْتِ:۔ بت اور شیطان۔ (جِبْتٌ) کے معنی بت۔ (طَاغُوْتٌ) کے معنی شیطان، جمع: طَوَاغِیْتُ.

۵۳ نَقِیْرًا:۔ کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔ کھجور کی گٹھلی کا شگاف۔ یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔

۵۵ صَدَّ عَنْہُ:۔ اس نے ان سے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) اعراض کیا۔ (صَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صُدُوْدٌ.

۵۵ سَعِیْرًا:۔ بھڑکتی ہوئی آگ۔ دہکتی ہوئی آگ۔

۵۶ نُصْلِیْہِمْ:۔ ہم ان کو داخل کریں گے۔ (نُصْلِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ. اور مادہ صَلْیٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۶ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ:۔ جب ان کی کھالیں جل جائیں گی۔ (نَضِجَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نُضْجٌ معنی پکنا۔ یہاں مراد جلنا ہے۔ (جُلُوْدٌ) کا واحد: جِلْدٌ. معنی کھال۔

۵۶ عَزِیْزًا حَکِیْمًا:۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ یہ دونوں عِزَّۃٌ باب ضرب سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اور حَکِیْمٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۷ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ :۔ پاک صاف بیویاں۔ (اَزْوَاجٌ) کا واحد زَوْجٌ. معنی شوہر، بیوی۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں بیوی کے معنی میں ہے۔ (مُطَهَّرَةٌ) کے معنی پاک کی ہوئی، صاف کی ہوئی۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَطْهِيْرٌ.

۵۷ ظِلًّا ظَلِيْلًا :۔ گنجان سایہ، گھنی چھاؤں۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، چھاؤں۔ جمع: ظِلَالٌ. (ظَلِيْلٌ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ، ظِلٌّ کی تاکید کیلئے ہے۔ جیسے شَمْسٌ شَامِسٌ، لَيْلٌ لَيِيْلٌ وغیرہ۔ حضرت ربیع بن انس نے فرمایا۔ اس سے مراد عرش کا سایہ ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

۵۸ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا :۔ کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو۔ کہ حقوق اہل حقوق کو پہنچادو۔ (تُؤَدُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَاْدِيَةٌ. اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (الْاَمٰنٰتُ) کے معنی امانتیں، حقوق، اس کا واحد: اَمَانَةٌ.

۵۸ سَمِيْعًا بَصِيْرًا :۔ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا۔ یہ دونوں سَمْعٌ باب سمع سے اور بَصَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۹ اُولِي الْاَمْرِ ۔ اہل حکومت۔ اولی الامر لغت میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے ہاتھ میں کسی چیز کا انتظام ہو۔ اسی لئے حضرت ابن عباسؓ، حضرت حسن بصریؒ اور حضرت مجاہدؒ وغیرہ مفسرین قرآن نے اولی الامر کا مصداق علماء اور فقہاء کو قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ اور دین کا نظام ان سے متعلق ہے۔ اور مفسرین کی ایک جماعت نے فرمایا۔ جن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں کہ اولی الامر سے مراد حکام اور امراء ہیں۔ جن کے ہاتھ میں حکومت کا نظام ہوتا ہے۔ اور تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ لفظ دونوں طبقوں کو شامل ہے یعنی علماء اور فقہاء کو بھی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اور امراء اور حکام کو بھی۔ کیوں کہ نظام امران ہی دونوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ (معارف القرآن)

۵۹ اِنْ تَنَازَعْتُمْ :۔ اگر تم اختلاف کرو۔ (تَنَازَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَازُعٌ۔

۵۹ تَاْوِیْلًا :۔ انجام کے اعتبار سے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۰ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْٓا :۔ کہ وہ اپنے مقدمے لے جائیں۔ (یَتَحَاکَمُوْا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَاکُمٌ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۶۱ یَصُدُّوْنَ :۔ وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صُدُوْدٌ۔

۶۲ تَوْفِیْقًا :۔ موافقت پیدا کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۳ عِظْهُمْ :۔ آپ ان کو نصیحت فرماتے رہئے۔ (عِظْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَعْظٌ اور عِظَةٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۳ قَوْلًا بَلِیْغًا :۔ موثر بات۔ موثر بات کہنا۔ (قَوْلًا) موصوف، (بَلِیْغًا) صفت، یہ دونوں مل کر مفعول مطلق ہے۔

۶۴ تَوَّابًا رَّحِیْمًا :۔ بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ بہت رحمت فرمانے والا۔ یہ دونوں تَوْبَةٌ باب نصر سے اور رَحْمَةٌ باب سمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۵ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ :۔ یہاں تک کہ وہ لوگ آپ سے فیصلہ کرائیں۔ یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو حکم بنائیں۔ (یُحَکِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْکِیْمٌ۔ (حَتّٰی) کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۶۵ شَجَرَ بَیْنَهُمْ :۔ ان کے درمیان اختلاف ہوا۔ ان کے درمیان جھگڑا ہوا۔ (شَجَرَ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَجْرٌ و شُجُوْرٌ۔

۶۹ اَلنَّبِیّٖنَ :۔ انبیاء (علیہم السلام) اس کا واحد: نَبِیٌّ ہے۔ (نبی) وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔

۶۹ اَلصِّدِّیْقِیْنَ :۔ صدیقین۔ اس کا واحد: صِدِّیْقٌ ہے۔ یہ صدق سے مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کے معنی، بہت سچا، سچائی میں کامل (صدیقین کا مطلب) انبیاء علیہم السلام کے صحابہ میں سب سے زیادہ فضیلت والے۔ اَفَاضِلُ اَصْحَابِ الْاَنْبِیَآءِ (تفسیر جلالین)

۶۹ اَلشُّھَدَآءِ :۔ شہید ہونے والے لوگ۔ اس کا واحد: شَھِیْدٌ ہے۔ (شہید) وہ شخص ہے جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کر دی ہو۔

۶۹ اَلصّٰلِحِیْنَ :۔ نیک لوگ۔ اس کا واحد: صَالِحٌ ہے۔ (صالح) وہ شخص ہے جو پورے طریقہ پر شریعت کا اتباع کرے۔

۷۱ خُذُوْا حِذْرَکُمْ :۔ تم اپنی احتیاط رکھو۔ تم اپنا بچاؤ کر لو۔ (خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ (حِذْرٌ) احتیاط، بچاؤ۔

۷۱ اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ :۔ تم لوگ متفرق طور پر نکلو۔ (اِنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ (ثُبَاتٍ) کا واحد: ثُبَۃٌ معنی متفرق جماعت۔

۷۲ لَیُبَطِّئَنَّ :۔ یقیناً وہ دیر لگائے گا۔ یقیناً وہ ٹال مٹول کرے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْطِئَۃٌ۔

۷۴ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا :۔ وہ لوگ دنیوی زندگی کو بیچتے ہیں (آخرت کے بدلے) بعض حضرات مفسرین نے کہا کہ یہاں شراء خریدنے یعنی اختیار کرنے کے معنی میں ہے۔ (یَشْرُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شِرَآءٌ. لفظ شراء بیچنے اور خریدنے دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ اَلْمُسْتَضْعَفِیْنَ :۔ کمزور لوگ، مغلوب لوگ۔ باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔

۷۶ اَوْلِيَاءَ الشَّيْطٰنِ :۔ شیطان کے ساتھی۔ شیطان کے دوست۔ (اَوْلِيَاءُ) کا واحد: وَلِيٌّ معنی دوست، ساتھی۔

۷۷ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ :۔ تم لوگ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو۔ تم لوگ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو۔ (كُفُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَفٌّ. (اَيْدِيْ) کا واحد: يَدٌ معنی ہاتھ۔

۷۷ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَا :۔ آپ نے ہم کو مہلت کیوں نہیں دے دی۔ (اَخَّرْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاْخِيْرٌ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۷ لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا :۔ تمہارے اوپر تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی تمہارے اوپر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (لَا تُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ظُلْمٌ. (فَتِيْلٌ) کے معنی کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ اور دھاگا، جمع: فَتَائِلُ.

۷۸ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ :۔ مضبوط قلعے۔ (بُرُوْجٌ) کا واحد: بُرْجٌ معنی قلعہ۔ (مُشَيَّدَةٌ) مضبوط کی ہوئی۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَشْيِيْدٌ.

۸۱ اِذَا بَرَزُوْا :۔ جب وہ نکلتے ہیں۔ جب وہ باہر جاتے ہیں۔ (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوْزٌ، معنی ظاہر ہونا۔ نکلنا۔

۸۱ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ :۔ ایک جماعت رات میں مشورہ کرتی ہے۔ یہ اِذا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (بَيَّتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْيِيْتٌ. (طَآئِفَةٌ) کے معنی جماعت، گروہ، جمع: طَوَائِفُ.

۸۲ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ :۔ کیا وہ لوگ غور نہیں کرتے۔ (لَا يَتَدَبَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَدَبُّرٌ.

۸۳ اَذَاعُوْا بِهٖ :۔ وہ لوگ اس (خبر) کو مشہور کر دیتے ہیں۔ یہ اِذا شرطیہ کی وجہ سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَذَاعُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَاعَةٌ (بِہٖ) میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع (اَمْرٌ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے اور خبر کے معنی میں ہے۔

۸۳ اُولِی الْاَمْرِ :۔ اہل حکومت۔ اس کا مطلب سورۂ نساء آیت (۵۹) میں گزر چکا ہے۔

۸۳ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ :۔ وہ لوگ اس (خبر) کی تحقیق کر لیتے ہیں۔ (یَسْتَنْبِطُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْبَاطٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ جس کا مرجع (اَمْرٌ) ہے جو خبر کے معنی میں ہے۔

۸۴ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ :۔ آپ مسلمانوں کو ترغیب دیجئے۔ آپ مسلمانوں کو آمادہ کیجئے۔ (حَرِّضْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْضٌ۔

۸۴ بَاْسًا :۔ جنگ، لڑائی۔

۸۴ تَنْکِیْلًا :۔ سزا دینا، عذاب دینا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۸۵ مَنْ یَّشْفَعْ :۔ جو شخص سفارش کرے۔ (یَشْفَعْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَفَاعَةٌ۔ (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۸۵ مُقِیْتًا :۔ قدرت رکھنے والا۔ نگہبان۔ اَقَاتَ، یُقِیْتُ، اِقَاتَةً باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸۶ اِذَا حُیِّیْتُمْ :۔ جب تم کو سلام کیا جائے۔ جب تم کو کوئی سلام کرے۔ (حُیِّیْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحِیَّةٌ۔

۸۶ حَیُّوْا :۔ تم سلام کرو۔ یعنی سلام کا جواب دو۔ (حَیُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحِیَّةٌ۔

۸۶ حَسِیْبًا :۔ حساب کرنے والا، حساب لینے والا۔ باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر حَسَبٌ اور حُسْبَانٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸۸ اَللّٰہُ اَرْکَسَھُمْ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو لوٹا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پھیر دیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (أَرْكَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْكَاس (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۰ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ :۔ ان کے دل تنگ ہو گئے۔ (حَصِرَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَصَرٌ (صُدُوْرٌ) کا واحد صَدْرٌ معنی سینہ، اس سے مراد دل ہے۔ یہ جملہ ترکیب کے اعتبار سے حال ہے۔ اس کے شروع میں لفظ قَدْ محذوف ہے۔

۹۰ اِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ :۔ اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اگر وہ تم سے الگ تھلگ ہو جائیں۔ یعنی اگر وہ لوگ تم سے لڑائی نہ کریں۔ (اِعْتَزَلُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِزَالٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۱ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ :۔ جہاں تم نے ان کو پایا (جہاں تم ان کو پاؤ) یہ مستقبل کے معنی میں ہے۔ (ثَقِفْتُمُوْا) اس کے آخر میں واؤ صلہ ہے جو فعل کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ثَقْفٌ۔

۹۲ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ :۔ مسلمان غلام یا باندی۔ (رَقَبَةٌ) کے معنی گردن اس سے مراد پوری ذات ہے یعنی غلام یا باندی۔ جمع: رِقَابٌ (مُؤْمِنَةٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث مصدر اِیْمَانٌ۔

۹۲ دِيَةٌ :۔ دیت، خوں بہا۔ جمع: دِيَاتٌ۔ (دِيَةٌ) اصل میں وَدْيٌ ہے۔ شروع کا واؤ حذف کر دیا گیا۔ اور اس کے عوض میں آخر میں تاء بڑھا دی گئی۔ واؤ کو حذف کرنے کے بعد دال ساکن ہے۔ اس کو کسرہ اور یا کو فتحہ دے دیا گیا۔ دِيَةٌ ہو گیا۔ جیسے عِدَةٌ اور زِنَةٌ ہے۔ (دیت) شرعی اعتبار سے وہ مال ہے جو قتل کے عوض میں مقتول کے وارثوں کو دیا جائے۔

دیت کی مقدار، سو اونٹ، یا ایک ہزار دینار، یا دس ہزار درہم ہیں۔

۹۲ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا :۔ کہ وہ لوگ معاف کر دیں۔ (يَصَّدَّقُوْا) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصَدُّقٌ۔ (يَصَّدَّقُوْا) اصل میں يَتَصَدَّقُوْنَ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تاء کو صاد سے بدل دیا گیا۔ پھر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔ یَصَّدَّقُوْنَ ہو گیا۔ اور اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔ یَصَّدَّقُوْا ہو گیا ہے۔ (اِصَّدُّقٌ) مصدر بھی اصل میں تَصَدُّقٌ ہے۔ اس میں بھی مذکورہ بالا تبدیلی ہوئی ہے۔ یعنی تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔ اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۹۳ اَعَدَّلَهٗ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس کے لئے تیار فرمایا (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ۔

۹۴ اِذَا ضَرَبْتُمْ :۔ جب تم لوگ سفر کیا کرو۔ (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرْبٌ۔ (یہاں سفر کرنے کے معنی میں ہے)

۹۴ تَبَيَّنُوْا :۔ تم لوگ تحقیق کر لیا کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَيُّنٌ۔

۹۴ تَبْتَغُوْنَ :۔ تم لوگ طلب کرتے ہو۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر، اِبْتِغَاءٌ۔ اور مادہ بَغْیٌ ہے۔

۹۴ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا :۔ دنیوی زندگی کا سامان۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان، جمع: اَعْرَاضٌ۔

۹۴ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ :۔ بہت غنیمتیں، بہت مال غنیمت۔ (مَغَانِمُ) کا واحد مَغْنَمٌ، معنی غنیمت۔ (غنیمت) وہ مال ہے جو جنگ کے ذریعہ کافروں سے حاصل ہو۔

۹۵ اُولِي الضَّرَرِ :۔ عذر والے لوگ۔ (اُولِی) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں (اُولُوْا) استعمال ہوتا ہے۔ (ضَرَرٌ) کے معنی عذر، تنگی، سختی، نقصان، بدحالی، جمع: اَضْرَارٌ۔

۹۷ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ :۔ فرشتوں نے ان کو وفات دی، فرشتوں نے ان کی جان نکالی۔ فرشتے ان کو وفات دیتے ہیں۔ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں۔ (توَفّی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب یا فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَفِّی یہاں پر لفظ تَوَفّی میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا احتمال ہے، فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مضارع کی صورت میں اس کی اصل تتوفّی ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری) (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْمَلٰٓئِكَةُ) فاعل ہے۔ اس کے معنی فرشتے، واحد: مَلَكٌ.

۹۷ مُسْتَضْعَفِيْنَ: ۔ کمزور لوگ، مغلوب لوگ۔ باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ حالت نصب میں ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر: اِسْتِضْعَافٌ ہے۔

۹۷ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً: ۔ وہ لوگ کوئی تدبیر نہیں کر سکتے ہیں۔ (لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِطَاعَةٌ (حِيْلَةٌ) کے معنی تدبیر، جمع: حِيَلٌ.

۹۹ عَفُوًّا غَفُوْرًا: ۔ بہت معاف فرمانے والا۔ بہت مغفرت فرمانے والا۔ یہ دونوں عَفْوٌ باب نصر سے اور مَغْفِرَةٌ باب ضرب سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۰ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے۔ (يُهَاجِرْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ، (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ. ہجرت ابتدائے اسلام میں فرض تھی۔ اور ثبوت اسلام کے لئے شعار کے طور پر لازم تھی، لیکن حالت عذر میں اس کی فرضیت اور شعاریت ساقط ہو جاتی تھی۔

۱۰۰ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا: ۔ بہت جگہ۔ (مُرٰغَمًا) باب مفاعلۃ سے اسم ظرف صیغہ واحد ہے۔ مصدر مُرَاغَمَةٌ معنی ہجرت کرنا۔ اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ: ہجرت کرنے کی جگہ ہے۔ اور یہاں پر مراد (جگہ) ہے۔

۱۰۰ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ: ۔ اس کو موت آ پہنچے، اس کو موت آ پکڑے۔ اس کو موت آ جائے۔ (يُدْرِكْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاكٌ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۱ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ :۔ جب تم زمین میں سفر کرو۔ (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ ضَرْبٌ فِی الْاَرْضِ کے معنی زمین میں سفر کرنا۔

۱۰۱ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ :۔ کہ تم لوگ نماز میں سے کچھ کم کر دو۔ (تَقْصُرُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَصْرٌ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ سفر شرعی کی صورت میں نماز میں قصر ہوتا ہے۔ قصر یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھی جاتی ہے سفر شرعی کی کم از کم مقدار تین دن اور تین رات کی مسافت ہے۔ حضرات فقہاء نے اس کی تعیین اڑتالیس میل سے کی ہے۔

۱۰۲ یَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ :۔ وہ لوگ تمہارے اوپر حملہ کر دیں۔ (یَمِیْلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَیْلٌ۔

۱۰۲ خُذُوْا حِذْرَکُمْ :۔ تم اپنا بچاؤ لے لو۔ (خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ (حِذْرٌ) باب سمع سے مصدر ہے معنی بچانا، پرہیز کرنا، یہاں مراد بچاؤ کا سامان ہے۔

۱۰۳ اِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ :۔ جب تم لوگ نماز (خوف) پڑھ چکو۔ جب تم لوگ نماز (خوف) ادا کر چکو۔ (قَضَیْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَضَاءٌ۔ معنی ادا کرنا، پورا کرنا۔ (الصَّلٰوۃُ) کے معنی نماز، جمع: صَلَوَاتٌ۔

۱۰۳ قِیَامًا :۔ کھڑے ہونے کی حالت میں۔ کھڑے ہوئے۔ اس کا واحد: قَائِمٌ ہے۔ جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۰۳ قُعُوْدًا :۔ بیٹھنے کی حالت میں۔ بیٹھے ہوئے۔ اس کا واحد: قَاعِدٌ ہے جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے۔

۱۰۳ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا :۔ (نماز) مقرر وقت میں فرض کی ہوئی۔ (نماز) معین وقت میں فرض

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
کی ہوئی ۔ (کِتَابًا) مصدر اسم مفعول مَکْتُوْبًا کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی فرض کیا ہوا
(مَوْقُوْتًا) وَقْتٌ سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کے معنی وقت مقرر کیا ہوا۔
۱۰۴ لَا تَهِنُوْا :۔ تم لوگ ہمت نہ ہارو۔ باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَهْنٌ.
۱۰۴ اِبْتِغَآءِ الْقَوْمِ :۔ قوم کا تعاقب کرنا۔ قوم کا پیچھا کرنا۔ (اِبْتِغَآءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔
۱۰۴ تَـاْلَـمُوْنَ :۔ تم لوگ دردمند ہوتے ہو، تم لوگ تکلیف پاتے ہو۔ باب سمع سے فعل
مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَلَمٌ۔
۱۰۴ یَـاْلَـمُوْنَ :۔ وہ تکلیف پاتے ہیں۔ وہ لوگ دردمند ہوتے ہیں۔ باب سمع سے فعل
مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَلَمٌ۔
۱۰۴ عَلِیْمًا حَکِیْمًا :۔ بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ یہ عِلْمٌ اور حِکْمَةٌ سے
فَعِیْل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔
عِلْمٌ باب سمع اور حِکْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔
۱۰۵ خَصِیْمًا :۔ جھگڑنے والا۔ (طرف داری کرنے والا) صفت مشبہ واحد مذکر، مصدر
خَصْمٌ. باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۷ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ :۔ وہ لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں، یعنی اپنے نفسوں کو
نقصان پہنچاتے ہیں۔ (یَخْتَانُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر
غائب، مصدر اِخْتِیَانٌ۔
۱۰۷ خَوَّانًا :۔ بہت خیانت کرنے والا۔ باب نصر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
مصدر خِیَانَةٌ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۷ اَثِیْمًا :۔ بہت گناہ کرنے والا۔ باب سمع سے فَعِیْل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، مصدر
اَثْمٌ. اور اِثْمٌ ہے۔
۱۰۸ یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ :۔ وہ لوگوں سے شرماتے ہیں۔ وہ لوگوں سے پوشیدہ رہ سکتے
ہیں۔ (یَسْتَخْفُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر اِسْتِخْفَاءٌ. اور مادہ خَفْیٌ ہے۔

۱۰۸ يُبَيِّتُوْنَ :۔وہ لوگ رات میں مشورہ کرتے ہیں۔باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْیِیْتٌ.

۱۰۹ مَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ :۔کون جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ سے۔اللہ تعالیٰ سے کون جواب دہی کرے گا۔(يُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف،صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ.

۱۰۹ وَكِيْلًا :۔کارساز، کفایت کرنے والا۔فعیل کے وزن پر وَكْلٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(وَكِيْلٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔

۱۱۲ يَرْمِ بِهٖ :۔وہ اس کی تہمت لگادے۔(يَرْمِ) اصل میں يَرْمِيْ ہے۔مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر سے یاء ساقط ہوگئی ہے۔باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَمْیٌ.

۱۱۲ بَرِيْئًا :۔بے گناہ، بے قصور۔ جمع: اَبْرِيَاءُ.

۱۱۲ اِحْتَمَلَ بُهْتَانًا :۔اس نے بہتان اٹھایا۔اس نے تہمت اٹھائی۔اس نے اپنے اوپر بہتان لادا،اس نے اپنے اوپر تہمت لادی۔(اِحْتَمَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتِمَالٌ. (بُهْتَانٌ) کے معنی تہمت، باب فتح سے مصدر ہے۔معنی تہمت لگانا۔بہتان کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

۱۱۳ هَمَّتْ طَّآئِفَةٌ :۔ایک جماعت نے ارادہ کرلیا۔(هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ. (طَآئِفَةٌ) جماعت، جمع: طَوَائِفُ.

۱۱۴ نَجْوٰىهُمْ :۔ان کی سرگوشی۔نجویٰ کے معنی سرگوشی، باب نصر سے مصدر ہے معنی سرگوشی کرنا۔

۱۱۵ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ :۔جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے۔(يُشَاقِقْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُشَاقَّةٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (رَسُوْلٌ) کے معنی پیغمبر' رسول' وہ مقدس انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۱۵ تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی :۔ اس کے سامنے ہدایت ظاہر ہوگئی۔ (تَبَیَّنَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَیُّنٌ۔

۱۱۵ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی :۔ ہم اس کو حوالہ کردیں گے اس چیز کے جو اس نے اختیار کی ہے۔ ہم اس کو کرنے دیں گے جو کچھ وہ کرے۔ (نُوَلِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم۔ یہ اصل میں نُوَلِّیْ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (تَوَلّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ۔

۱۱۵ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ :۔ ہم اس کو جہنم میں داخل کردیں گے۔ (نُصْلِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ اور مادہ صَلْیٌ ہے۔ یہ اصل میں نُصْلِیْ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (مَنْ) ہے۔ (جَهَنَّمَ) دوزخ، اس مقام کو کہتے ہیں جس میں مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب) یہ تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم سے محفوظ رکھیں آمین)

۱۱۷ اِنٰثًا :۔ عورتیں، زنانی چیزیں۔ اس کا واحد: اُنْثٰی ہے۔ اس سے مراد مونث بت ہیں۔ جیسے لات، عزیٰ اور منات (تفسیر جلالین) زنانی چیزوں سے مراد بعض بت ہیں۔ جن کے نام اور صورتیں عورتوں کی سی تھیں۔ اور ان کو زیور وغیرہ بھی پہناتے تھے۔ جیسا کہ روح المعانی میں حضرت حسن سے منقول ہے کہ ہر قبیلہ میں ایسے بہت سے بت تھے جو انثیٰ بنی فلاں کے لقب سے مشہور تھے۔ (بیان القرآن)

۱۱۷ مَرِیْدًا :۔ سرکش، نافرمان۔ جمع: مُرَدَاءُ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱۸ مَفْرُوْضًا :۔ مقرر کیا ہوا۔ فَرْضٌ سے اسم مفعول واحد مذکر (باب ضرب)

۱۱۹ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ :۔ میں ضرور ان کو امیدیں دلاؤں گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر (تَمْنِيَةٌ)

۱۱۹ لَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ :۔ وہ لوگ ضرور چوپایوں کے کانوں کو تراشیں گے۔ وہ لوگ ضرور جانوروں کے کانوں کو چیریں گے۔ (لَيُبَتِّكُنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْتِيْكٌ. (اٰذَانَ) کا واحد: اُذُنٌ معنی کان۔ (اَنْعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ معنی اونٹ، چوپایہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

۱۱۹ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا :۔ صریح نقصان۔ (خُسْرَانٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی نقصان اٹھانا۔ (مُبِيْنًا) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ "خُسْرَانًا مُّبِيْنًا" موصوف صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۱۲۰ غُرُوْرًا :۔ دھوکا، فریب۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی دھوکا دینا۔

۱۲۱ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ :۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (مَاْوٰى) کے معنی ٹھکانا۔ جمع: مَاوِیْ. (جَهَنَّمُ) دوزخ، ایسے مقام کو کہتے ہیں، جس میں مرنے کے بعد نافرمانوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب) تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (اللہ تعالیٰ جہنم سے ہم سب کو محفوظ رکھیں آمین)

۱۲۱ مَحِيْصًا :۔ چھٹکارے کی جگہ، بچنے کی جگہ۔ (حَيْصٌ) مصدر سے ظرف مکان ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۲ جَنّٰتٍ :۔ باغات، جنتیں۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ "جنت" ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب) اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائیں۔ آمین

۱۲۳ اَمَانِيِّكُمْ :۔ تمہاری تمنائیں، تمہاری امیدیں۔ (اَمَانِيُّ) کا واحد: اُمْنِيَّةٌ. اس کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تمنا، امید، آرزو۔

۱۲۴ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا :۔ ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔ (لَا يُظْلَمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُلْمٌ. (نَقِيْرًا) کے معنی کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔ یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔ اس لئے آیت کریمہ میں اس کا ترجمہ (ذرا بھی) کیا گیا ہے۔

۱۲۵ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ :۔ جو شخص اپنے چہرہ کو فرمانبردار بنا لے۔ یہاں پر چہرہ سے پوری ذات مراد ہے۔ مجاز کے طور پر جزبول کر کل مراد لیا گیا ہے۔ (اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ. (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ، جمع وُجُوْهٌ.

۱۲۵ هُوَ مُحْسِنٌ :۔ وہ نیک کام کرنے والا ہے۔ ترکیب میں یہ جملہ اسمیہ حال واقع ہے۔ (مُحْسِنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِحْسَانٌ.

۱۲۵ حَنِيْفًا :۔ باطل کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔ (حَنَفٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۷ يَسْتَفْتُوْنَكَ :۔ وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں۔ (يَسْتَفْتُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ. اور مادہ فَتْوٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۲۷ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ :۔ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم فرماتے ہیں۔ (يُفْتِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتَاءٌ. اور مادہ فَتْوٌ ہے۔

۱۲۷ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ :۔ کمزور بچے۔ (الْمُسْتَضْعَفِيْنَ) باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔ وِلْدَانٌ کا واحد وَلَدٌ معنی بچہ۔

۱۲۸ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا :۔ (کوئی) عورت اپنے شوہر کی طرف سے اندیشہ کرے۔ (خَافَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَوْفٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (بَعْلٌ) کے معنی شوہر، جمع بُعُوْلٌ و بِعَالٌ و بُعُوْلَةٌ.

۱۲۸ نُشُوْزًا:۔ لڑائی، نفرت، بدد ماغی، سرکشی۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

۱۲۸ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ:۔ نفسوں میں حرص کو حاضر کر دیا گیا ہے۔ دلوں میں حرص موجود ہے۔ (اُحْضِرَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْضَارٌ (اَلْاَنْفُسُ) کا واحد: نَفْسٌ. معنی جان، مراد دل ہے۔ (الشُّحُّ) کے معنی حرص، بخل۔

۱۲۹ لَاتَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ:۔ تم پورے طور پر مائل نہ ہو جاؤ۔ (لَاتَمِیْلُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَیْلٌ.

۱۲۹ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ:۔ کہ تم اس کو لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو۔ یعنی ایک بیوی کی طرف پورے طور پر مائل ہو کر دوسری بیوی کی حق تلفی نہ کرو۔ (تَذَرُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔ یہاں فعل نہی پر عطف کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۱ لَقَدْ وَصَّیْنَا:۔ یقیناً ہم نے حکم دیا ہے۔ شروع میں لام تاکید ہے۔ (قَدْ وَصَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِیَةٌ.

۱۳۱ غَنِیًّا حَمِیْدًا:۔ بہت بے نیاز، بہت قابل تعریف۔ غِنًی اور حَمْدٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۳۲ وَكِیْلًا:۔ کارساز، کام بنانے والا۔ (وَكْلٌ) سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳۳ قَدِیْرًا:۔ بہت قدرت رکھنے والا۔ (قُدْرَةٌ) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳۴ سَمِیْعًا بَصِیْرًا:۔ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا۔ سَمْعٌ اور بَصَرٌ سے مبالغہ کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صیغے ہیں، باب سمع اور باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۳۵ قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ :۔ انصاف پر خوب قائم رہنے والے۔ (قَوّٰمِيْنَ) قِيَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد قَوَّامٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر (تَكُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (قِسْطٌ) کے معنی انصاف۔

۱۳۵ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ :۔ اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی دینے والے۔ (شُهَدَآءَ) کا واحد شَهِيْدٌ معنی گواہی دینے والا۔

۱۳۵ لَاتَتَّبِعُوْا الْهَوٰى :۔ تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔ (لَاتَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ۔ (الْهَوٰى) کے معنی خواہش جمع اَهْوَآءٌ۔

۱۳۵ اِنْ تَلْوٗا :۔ اگر تم کج بیانی کرو گے، یعنی اگر تم گواہی بدلو گے۔ (تَلْوٗا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَیٌّ یہ اصل میں تَلْوُوْنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۱۳۵ خَبِيْرًا :۔ پوری خبر رکھنے والا۔ (خُبْرٌ) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۸ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ :۔ آپ منافقوں کو خوش خبری سنا دیجئے (دردناک عذاب کی) (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ۔ (الْمُنٰفِقِيْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُنَافِقٌ ہے۔ منافق وہ شخص ہے جو دل میں کفر کو چھپائے ہو اور زبان سے ایمان ظاہر کرے۔ آیت کریمہ میں تبشیر کا لفظ تہکم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے۔ اس لئے یہاں "تَبْشِيْرٌ" بول کر اِنْذَارٌ کو مراد لیا گیا ہے۔ یعنی آپ منافقوں کو ڈرایئے۔

۱۴۰ حَتّٰى يَخُوْضُوْا :۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مشغول ہو جائیں۔ (يَخُوْضُوْا) باب نصر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۔۔ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ۔

۱۴۱ يَتَرَبَّصُوْنَ :۔ وہ لوگ انتظار کرتے ہیں۔ وہ لوگ منتظر رہتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔

۱۴۱ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ :۔ کیا ہم تم پر غالب نہیں آگئے (تھے) شروع میں (ا) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (لَمْ نَسْتَحْوِذْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم مصدر اِسْتِحْوَاذٌ۔

۱۴۲ هُوَ خَادِعُهُمْ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو چالبازی کی سزا دینے والے ہیں۔

(خَادِعٌ) کے حقیقی معنی، دھوکا دینے والا، چالبازی کرنے والا لیکن یہاں پر اس سے مراد چالبازی کی سزا دینے والا ہے۔ اس لئے کہ یہاں پر معنی حقیقی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی۔ (خَادِعٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر خَدْعٌ بمعنی دھوکا دینا۔

۱۴۲ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ :۔ وہ لوگوں سے ریاکاری کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دکھلاتے ہیں۔ (يُرَآءُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرَاءَاةٌ و رِئَاءٌ۔

۱۴۳ مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ :۔ وہ لوگ اس کے درمیان تردد میں پڑے ہوئے ہیں۔ (وہ لوگ) اس کے درمیان معلق ہو رہے ہیں۔ (مُذَبْذَبِيْنَ) باب بَعْثَرَ سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُذَبْذَبٌ اور مصدر ذَبْذَبَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۴۵ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ :۔ سب سے نیچے درجے میں۔ سب سے نیچے طبقے میں۔ (الدَّرْكُ) کے معنی درجہ، طبقہ، جمع: اَدْرَاكٌ۔ (الْاَسْفَلُ) سب سے نیچا۔ یہ اسم تفضیل ہے۔ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ نیچے والی منزل کے لئے دَرَكَةٌ اور اوپر والی منزل کے لئے دَرَجَةٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۶ اَصْلَحُوْا :۔ ان لوگوں نے (اپنی) اصلاح کر لی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْلَاحٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۱۴۶ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ :۔ ان لوگوں نے اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول عمل وہی ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے۔ اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلئے کرے۔ اس میں کوئی دوسری غرض شامل نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ مخلص کون شخص ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مخلص وہ شخص ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے عمل کرے، اور اس بات کو پسند نہ کرے کہ لوگ اس کے عمل کی تعریف کریں۔ (تفسیر مظہری)
(اَخْلَصُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِخْلَاصٌ۔

۱۴۶ اِعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ :۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑ لیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ (اِعْتَصَمُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِعْتِصَامٌ۔

۱۴۷ شَاكِرًا عَلِيْمًا :۔ بہت قدر کرنے والا، بہت جاننے والا۔ (شَاكِرٌ) شُكْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَلِيْمٌ) عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ (عَلِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۵) مکمل ہو گیا

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ پارہ (٦) سورہ نساء

آیت نمبر

۱۴۸ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ:۔ اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے ہیں۔

(لَا یُحِبُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْبَابٌ۔

۱۴۸ اَلْجَهْرَ بِالسُّوْءِ:۔ برائی ظاہر کرنا، برائی بیان کرنا۔ (اَلْجَهْرُ) باب فتح سے مصدر ہے، معنی ظاہر کرنا، اعلان کرنا۔

۱۴۸ سَمِيْعاً عَلِيْماً:۔ بہت سننے والے، بہت جاننے والے۔ سَمِيْعٌ اور عَلِيْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۴۹ اِنْ تُبْدُوْا خَيْراً:۔ اگر تم نیک کام کو ظاہر کرو گے، اگر تم نیک کام علانیہ کرو گے۔ (تُبْدُوْا) اصل میں تُبْدُوْنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (تُبْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَاءٌ۔ یہ اصل میں ابداوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (خَيْرٌ) معنی بھلائی، نیکی، اس کی جمع خُيُوْرٌ۔

۱۴۹ عَفُوّاً قَدِيْراً:۔ بہت معاف فرمانے والے، بہت قدرت والے۔ عَفُوٌّ اور قُدْرَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، عَفُوٌّ باب نصر سے اور قُدْرَةٌ باب ضرب سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۵۳ مُوْسٰى:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ ۱ آیت ۵۱ میں دیکھیے۔

۱۵۳ اَرِنَا اللّٰهَ:۔ آپ ہم کو اللہ تعالیٰ کو دکھلا دیجیے۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَةٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول اول اور لفظ (اللّٰه) مفعول ثانی ہے۔

۱۵۳ جَهْرَةً:۔ کھلم کھلا، آمنے سامنے۔ باب فتح سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۵۳ اَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ:۔ ان (یہودیوں) کو بجلی نے پکڑ لیا، ان (یہودیوں) پر بجلی آ پڑی۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ۔ (هُمْ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلصَّاعِقَۃُ) کے معنی بجلی، جمع صَوَاعِق۔

۱۵۴ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ :- ہم نے طور پہاڑ کو ان کے اوپر بلند کر دیا، ہم نے کوہ طور کو اٹھا کر ان کے اوپر معلق کر دیا۔ (بیان القرآن) طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا، انھوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا۔ (تفسیر بیضاوی اور مظہری)۔ (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَفْعٌ۔ (اَلطُّوْر) جزیرہ نمائے سینا میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)۔

۱۵۴ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا :- تم لوگ دروازہ میں سر جھکائے ہوئے داخل ہو جاؤ۔ (اُدْخُلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُخُوْلٌ۔ (سُجَّدًا) کے معنی سجدہ کرنے والے، یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے، (تفسیر جلالین اور مظہری) اس کا واحد سَاجِدٌ اور مصدر سُجُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۴ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ :- تم لوگ ہفتہ کے بارے میں تجاوز مت کرو۔ (لَا تَعْدُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ۔ (اَلسَّبْت) ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں مقام "ایلہ" کے رہنے والے یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے کو حرام کیا گیا تھا لیکن ان لوگوں نے حکم الٰہی سے تجاوز کرتے ہوئے شکار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عذاب کے طور پر بندر بنا دیا گیا، پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔

۱۵۴ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا :- پختہ عہد، سخت عہد۔ (مِيْثَاق) کے معنی عہد، جمع مَوَاثِيْق، مِيْثَاق اصل میں مِوْثَاق ہے اس میں واؤ ساکن اور ما قبل مکسور ہے، اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا، مِيْثَاق ہو گیا۔ اس کا مادہ وثق ہے۔ (غَلِيْظ) کے معنی سخت، جمع غِلَاظ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۵ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ :- ہمارے دل محفوظ ہیں، ہمارے دلوں پر غلاف ہے، یعنی ہمارے دلوں پر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (غُلْفٌ) کے معنی وہ چیز جس پر غلاف ہو اس کا واحد: اَغْلَفُ.

۱۵۶ بُهْتَاناً عَظِيْماً:— بڑا بھاری بہتان۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) زنا کی تہمت لگائی تھی۔ (بُهْتَانٌ) کے معنی تہمت۔ بہتان کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں ایسی برائی بیان کرنا جس سے اس کا دامن پاک ہو۔

۱۵۷ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ:— حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ ع۱ آیت ع۱۳۶ میں دیکھئے۔

۱۵۷ مَا صَلَبُوْهُ:— ان لوگوں نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) سولی پر نہیں چڑھایا۔ (مَا صَلَبُوْا) باب نصر سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلْبٌ.

۱۵۷ شُبِّهَ لَهُمْ:— ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا، ان کو اشتباہ ہوگیا۔ (شُبِّهَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَشْبِيْهٌ.

۱۵۸ رَفَعَهُ اللّٰهُ:— اللہ تعالیٰ نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) اٹھالیا۔ جب یہودیوں نے معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور سولی دینے کا ناپاک ارادہ کیا تو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم اور روح کے ساتھ اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا، اور یہودیوں میں سے ایک شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنادیا گیا، پھر اسی شخص کو سُولی دی گئی اور قتل کیا گیا۔ اور اسی وجہ سے یہودیوں کو اشتباہ ہوگیا۔ بہت سی آیتوں اور روایتوں کی روشنی میں تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہونے کی حالت میں موجود ہیں، قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دجال کو قتل کریں گے، یہودیت اور عیسائیت کو مٹائیں گے، اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے، اور تمام لوگوں کو اسی کی دعوت دیں گے۔ (رَفَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَفْعٌ. (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع (عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ) ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۱۶۰ الَّذِیْنَ هَادُوْا :- جو لوگ یہودی ہوئے۔ (هَادُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب، مصدر هَوْدٌ۔

۱۶۰ طَیِّبٰتٍ :- پاکیزہ چیزیں، اس کا واحد طَیِّبَةٌ۔

۱۶۱ الرِّبٰوا :- سود، ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو، ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے: الرِّبٰوا فِی اللُّغَةِ الزِّیَادَةُ، وَالْمُرَادُ بِهٖ فِی الْاٰیَةِ کُلُّ زِیَادَةٍ لَا یُقَابِلُهَا عِوَضٌ (معارف القرآن بحوالہ احکام القرآن ص/۱۰۱، ج/۲)

۱۶۲ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ :- نماز کی پابندی کرنے والے۔ (الْمُقِیْمِیْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مدح کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: الْمُقِیْمُ اور مصدر اِقَامَةٌ ہے۔ (الصَّلٰوةُ) نماز، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے یہ مختلف ارکان (تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ) کے مجموعہ کا نام ہے۔ (صَلٰوةٌ) کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۱۶۲ الْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ :- زکوٰۃ دینے والے۔ (الْمُؤْتُوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: الْمُؤْتِیْ اور مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (الزَّکٰوةُ) زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے۔ صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض ہے کہ سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے غریب مسلمانوں پر خرچ کریں۔ (زَکٰوةٌ) کی جمع: زَکَوَاتٌ ہے۔

۱۶۳ نُوْحٍ :- حضرت نوح علیہ السلام ایک مشہور جلیل القدر نبی اور رسول ہیں۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی نویں پشت میں تھے، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے لوگ بت پرستی میں مبتلا تھے آپ نے ان کو ہر طرح سمجھایا، بت پرستی سے منع فرمایا اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن ایک چھوٹی سی جماعت یعنی چالیس مرد و عورت کے علاوہ کسی نے آپ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے پیغام حق کو قبول نہیں کیا اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہونچاتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکشی کرتے ہوئے ان لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب سے آپ ہم کو ڈرارہے ہیں وہ عذاب ہم پر لے آئیے، حضرت نوح علیہ السلام کو جب وحی الٰہی سے معلوم ہوگیا کہ اب ان کافروں میں سے کوئی ایمان لانے والا نہیں ہے تو آپ نے ان کی ہلاکت کے لیے بددعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی درخواست قبول فرمائی، اور ایک کشتی بنانے کا حکم فرمایا۔ حکم الٰہی کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار فرمائی، پھر پانی کے طوفان کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا، آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگی، اور زمین سے بھی پانی ابلنے لگا یہاں تک کہ خشک زمین سمندر میں تبدیل ہوگئی اور اس میں پہاڑوں کی طرح موجیں اٹھنے لگیں اسی طوفان میں اس زمانہ کے تمام کافر ہلاک کردیئے گئے، صرف حضرت نوح علیہ السلام اور ایمان والے جو کشتی میں سوار تھے وہی باقی رہے، اور انہیں کی نسل سے دنیا نئے سرے سے آباد ہوئی۔

۱۶۳ **اِبْرٰهِیْمَ**:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۲۴ میں دیکھئے۔

۱۶۳ **اِسْمٰعِیْلَ**:- حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے۔

۱۶۳ **اِسْحٰقَ**:- حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے۔

۱۶۳ **یَعْقُوْبَ**:- حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳۲ میں دیکھئے۔

۱۶۳ **الْاَسْبَاطِ**:- قبیلے، یہودیوں کے قبیلے، یہودیوں کے لیے لفظ اسباط قبیلے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (المعجم الوسیط) پوتے اور نواسے کے معنی میں بھی آتا ہے، یہاں پر اسباط کا ترجمہ "اولاد" کیا جائے گا۔

۱۶۳ **عِیْسٰی**:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے۔

۱۶۳ **اَیُّوْبَ**:- حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں، آپ صبر و شکر میں بہت مشہور ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو پہلے بڑی آسودگی اور خوشحالی عطا فرمائی تھی، دولت، کھیت، جانور، غلام، لونڈی، نیک بیوی اور نیک

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اولاد وغیرہ، تمام نعمتوں سے نوازا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتے ہوئے ان نعمتوں میں زندگی بسر کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں کے ذریعہ ان کی آزمائش فرمائی، چناں چہ کھیت جل گئے، جانور مر گئے، اولاد بھی دب کر ختم ہوگئی، صرف آپ کی زوجہ محترمہ باقی رہ گئیں۔ پھر آپ سخت بیمار ہوئے تو آپ کی وفا شعار بیوی خدمت گزاری میں لگی رہیں، ایسی حالت میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا، اور برابر اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگے رہے، جب آزمائش کا دور ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ زمین میں پاؤں مارو، چناں چہ پاؤں مارتے ہی ایک ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ اسی سے نہاتے اور اسی کو پیتے، چند روز میں حضرت ایوب علیہ السلام پورے طور پر صحت مند ہوگئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

۱۶۳ یُوْنُسَ:- حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہر نینوا والوں کی طرف ان کو مبعوث فرمایا تھا، انھوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ایمان کی دعوت دی، لیکن ان کی سرکشی بڑھتی چلی گئی تو حضرت یونس علیہ السلام نے ان کے لیے عذاب کی بددعا فرمائی اور زیادہ ناراضگی کی حالت میں حکم الٰہی کا انتظار کیے بغیر شہر سے چلے گئے ان کے جانے کے بعد شہر پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے، اور ان کو عذاب کا یقین ہوگیا، تو ان لوگوں نے سچے دل سے کفر و شرک سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ فضل و کرم کا معاملہ فرمایا اور جس عذاب کے آثار ان کے اوپر ظاہر ہوئے تھے، اس سے ان کو نجات عطا فرمادی۔ حضرت یونس علیہ السلام سفر کے لیے ایک کشتی میں سوار ہوگئے، اور انھوں نے یہ گمان کیا کہ ان کا یہ اقدام صحیح ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کوئی باز پرس نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کے طور پر آزمائش ہوئی، وہ کشتی ابھی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ وہ سمندر میں ہچکولے کھانے لگی، اس زمانہ کے خیال کے مطابق کشتی کے کپتان نے اعلان کیا کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر کشتی میں سوار ہوگیا ہے، اس کو چاہیے کہ خود اپنے بارے میں بتادے ورنہ سارے مسافر غرق ہوجائیں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر گے، حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی لغزش کا احساس ہوا، اور سوچا کہ ایسا غلام میں ہی ہو سکتا ہوں، اور اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور آپ کے بہت اصرار پر کشتی والوں نے آپ کو سمندر میں ڈال دیا، سمندر میں ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا، مگر حکم الٰہی سے آپ اس کے پیٹ میں صحیح وسالم رہے، اسی حالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا، اور استغفار کرتے ہوئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اس پریشانی سے نجات عطا فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے سمندر کے کنارے آکر اگل دیا، بے حد کمزوری کی وجہ سے کچھ دنوں تک سمندر کے کنارے ٹھہرے رہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر سایہ کے لیے ایک بیل دار درخت اگا دیا تھا۔ صحت بحال ہونے کے بعد دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے، وہ لوگ آپ کے منتظر تھے، آپ کو اچانک دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرتے رہے، انبیاء علیہم السلام کی کسی اجتہادی غلطی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر کوئی آزمائش ہوتی ہے تو اس سے انبیاء علیہم السلام کی شان میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے بلکہ اس سے اُن کی جلالت شان اور عظمت مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے، کہ وہ تقرب الٰہی کے اس بلند مقام پر فائز ہیں، جہاں ادنیٰ تغافل بھی باعث ناراضگی ہے۔

۱۶۳ هٰرُوْنَ:- حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ اور اس کے متعلقین کی ہدایت کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، کہ اے اللہ میرے اس عظیم کام میں میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت سے سرفراز فرما دیا، پھر حضرت ہارون علیہ السلام پوری زندگی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت شعاری میں لگے رہے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تو بنی اسرائیل کی نگرانی کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا، سامری کے کہنے پر جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کی عبادت شروع کردی، تو حضرت ہارون علیہ السلام نے بہت سمجھایا اور بچھڑے کی عبادت سے منع فرمایا، لیکن ان لوگوں نے ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دی، اور بچھڑے کی عبادت سے باز نہیں آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور سے تشریف لائے اور بنی اسرائیل کو شرک میں مبتلا دیکھا، تو بنی اسرائیل پر بہت ناراض اور غمگین ہوئے، اور یہ گمان کرتے ہوئے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی کوتاہی سے یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے ہیں، ان کے اوپر بھی بہت ناراض ہوئے، حضرت ہارون علیہ السلام کے بتانے پر حقیقت حال معلوم ہوئی، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے اور حضرت ہارون علیہ السلام کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی۔

۱۶۳ سُلَیْمٰنَ:- حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۱۰۲ میں دیکھیے۔

۱۶۳ دَاوٗدَ:- حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۲ آیت ۲۵۱ میں دیکھیے۔

۱۶۳ زَبُوْرًا:- ایک آسمانی کتاب الٰہی کا نام ہے، جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۶۵ رُسُلًا:- پیغمبر، اس کا واحد "رسول" ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۶۵ مُبَشِّرِیْنَ:- خوش خبری دینے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُبَشِّرٌ اور مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔

۱۶۵ مُنْذِرِیْنَ:- ڈرانے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُنْذِرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۱۶۵ عَزِیْزًا حَکِیْمًا:- بہت غالب، بہت حکمت والے۔ عِزَّةٌ اور حِکْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب اور حِکْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۷۱ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ:- تم لوگ اپنے دین میں حد سے مت نکلو، تم لوگ اپنے دین میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حد سے تجاوز نہ کرو، یہود ونصاریٰ دونوں فرقے غلوفی الدین (دین میں حد سے تجاوز) کے شکار ہیں کیوں کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے میں غلو کیا کہ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا یا تیسرا خدا بنا دیا، اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے میں غلو کیا، کہ معاذ اللہ ان کے رسول ہونے کا انکار کیا، اور ان کے نسب پر عیب لگایا۔ (لَاتَغْلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُلُوٌّ . (دِیْنٌ) کے معنی مذہب، جمع: اَدْیَانٌ.

۱۷۱ كَلِمَتُهٗ:- اللہ تعالیٰ کا کلمہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باپ کے واسطہ کے بغیر کلمہ کن سے پیدا فرمایا تھا۔ (کَلِمَةٌ) کے معنی بات، جمع: کَلِمَاتٌ.

۱۷۲ لَنْ یَّسْتَنْكِفَ:- وہ (مسیح علیہ السلام) ہرگز عار نہیں کریں گے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْكَاف.

۱۷۳ اِسْتَنْكَفُوْا:- ان لوگوں نے عار کی۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْكَاف.

۱۷۵ بُرْهَانٌ:- دلیل، سند۔ جمع: براهینُ۔ یہاں پر برہان سے مراد "رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہے" (تفسیر جلالین اور بیان القرآن)

۱۷۵ نُوْرًا مُّبِیْنًا:- واضح روشنی، کھلی ہوئی روشنی۔ (نُوْرٌ) کے معنی روشنی، جمع: اَنْوَارٌ. (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ. یہاں پر نور مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔

۱۷۶ یَسْتَفْتُوْنَكَ:- وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں۔ (یَسْتَفْتُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ. (كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۷۶ اَللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ:- اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں۔ (یُفْتِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتَاءٌ . (كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۷۶ اَلْكَلٰلَةُ:- کلالہ، وہ شخص ہے جس کے مذکر اصول اور فروع نہ ہوں، یعنی اس کے باپ، دادا اور بیٹے، پوتے موجود نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ مائدہ

سورہ مائدہ قرآن کریم کی پانچویں سورت ہے۔ یہ بالاتفاق مدنی سورت ہے، اور مدنی سورتوں میں سب سے آخری سورت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ سورۂ مائدہ نزول کے اعتبار سے قرآن پاک کی سب سے آخری سورت ہے، اس میں جو چیزیں حلال کی گئی ہیں ان کو ہمیشہ کے لیے حلال سمجھو، اور جو چیزیں حرام کی گئی ہیں ان کو ہمیشہ کے لیے حرام سمجھو، اس لیے کہ اس میں نسخ کا احتمال نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سورۂ مائدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے، نزول وحی کے وقت غیر معمولی بوجھ ہوگیا تھا، یہاں تک کہ اونٹنی عاجز ہوگئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نیچے اتر آئے۔ اس سورت کو سورۂ مائدہ اس لیے کہتے ہیں کہ مائدہ کے معنی ہیں وہ دستر خوان جس پر کھانا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حواریین نے عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست فرما دیجئے کہ مائدہ (دستر خوان جس پر کھانا ہو) نازل فرمادیں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریین کو منع فرمایا، پھر ان لوگوں نے اپنے مقاصد بیان کیے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ نازل کرنے کی دعا فرمائی، اس سورت میں مذکورہ واقعہ کو بیان کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس کو سورۂ مائدہ کہتے ہیں۔ مائدہ آسمان سے نازل ہوا یا نہیں؟ اس کے بارے میں حضرات مفسرین کا اختلاف ہے۔ لیکن اکثر مفسرین اس کے نزول کے قائل ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی کتاب تفسیر مظہری میں اس سلسلے میں اختلاف کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ صحیح قول وہی ہے جو اکثر حضرات نے کہا کہ مائدہ نازل ہوا تھا۔ اس کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ (انّی مُنزّلُها علیکُم) بے شک میں تمہارے اوپر مائدہ کو اتاروں گا، اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالی میں وعدہ خلافی نہیں ہوسکتی۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رحمت دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور تابعین سے اس کے بارے میں متواتر روایتیں موجود ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے لکھا ہے کہ ترمذی کی ایک حدیث شریف میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مائدہ آسمان سے نازل ہوا، اس میں روٹی اور گوشت تھا، اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں نے (یعنی ان میں سے بعض نے) خیانت کی، اور اگلے دن کے لیے اٹھا کر رکھا، پس بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ ہوئے۔ (نعوذ باللہ من غضب اللہ) (بیان القرآن)۔

علامہ سیوطیؒ نے بھی تفسیر جلالین میں نزول مائدہ کے سلسلے میں دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ اس تفصیل سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء پر مائدہ (دستر خوان جس پر کھانا ہو) کا نازل ہونا راجح قول ہے۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

آیت نمبر

۱ اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ:- تم لوگ عہدوں کو پورا کرو، لفظ عقود میں تمام قسمیں داخل ہیں، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا عہد انسانوں کے ساتھ ہو یا ایک انسان کا عہد دوسرے انسان کے ساتھ ہو۔ یعنی تمام شرعی احکام اور آپسی معاہدات کا پورا کرنا ضروری ہے (تفسیر مظہری)۔ (اَوۡفُوۡا) جس باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ایفاءٌ اس کا مادہ وَفْیٌ ہے۔ (عُقُوۡدٌ) کے معنی عہدوں کے ہیں۔ واحد: عَقۡدٌ۔

۱ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ:- مویشی، چوپائے۔ (بَهِيۡمَةٌ) کے معنی چوپایہ جانور، اس کی جمع: بَهَائِمُ ہے۔ (اَنۡعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ ہے اس کے معنی پالتو جانور، جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری۔ (یہ نر اور مادہ مل کر آٹھ قسمیں ہیں، جیسا کہ آیت کریمہ "ثَمَانِيَةَ اَزۡوَاجٍ" میں ہے)۔ بَهِيۡمَة کا لفظ عام تھا، انعام کے لفظ نے اس کو خاص کر دیا، آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ گھریلو جانوروں کی آٹھ قسمیں تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں۔ (معارف القرآن)۔

۱ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ:- شکار کو حلال نہ سمجھنے والے، اس حال میں کہ (تم) شکار کو حلال نہ سمجھنے والے ہو۔ (مُحِلِّى) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ یہ اصل میں (مُحِلِّيۡنَ) ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے، اس کا مصدر اِحۡلَالٌ ہے۔ (صَيۡدٌ) کے معنی شکار، جمع: صُيُوۡدٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر۲ لَا تُحِلُّوْا شَعَائِرَ اللّٰهِ :- تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔ (لَا تُحِلُّوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْلَالٌ۔ (شَعَائِرُ) کے معنی نشانیاں۔ واحد شَعِیْرَۃٌ۔

۲ اَلشَّهْرَ الْحَرَامَ :- حرمت والا مہینہ، ادب والا مہینہ، محترم مہینہ۔ حرمت والے چار مہینے ہیں۔ (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان مہینوں میں کسی سے جنگ کرنا شرعاً حرام تھا، جمہور علماء کے نزدیک یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا۔

۲ اَلْهَدْیَ :- حرم میں قربانی ہونے والا جانور۔ اس کی جمع هَدَایَا ہے۔

۲ اَلْقَلَائِدَ :- وہ جانور جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں، یعنی وہ جانور جن کے گلے میں پٹے ڈال کر حرم میں قربانی کرنے کے واسطے لے جائیں۔ اس کا واحد قِلَادَۃٌ۔

۲ آمِّیْنَ :- ارادہ کرنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد آمٌّ ہے۔

۲ اِذَا حَلَلْتُمْ :- جب تم لوگ (احرام سے) حلال ہو جاؤ، جب تم احرام سے فارغ ہو جاؤ۔ (حَلَلْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَلَالٌ۔

۲ اِصْطَادُوْا :- تم لوگ شکار کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْطِیَادٌ اس کی اصل اِصْتِیَادٌ ہے اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ صَیْدٌ ہے۔

۲ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ :- تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ (لَا یَجْرِمَنَّ) باب ضرب سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرْمٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۳ مَا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ :- جو (جانور) غیر اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو۔ یعنی جو جانور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کر دیا گیا ہو۔ (مَا) اسم موصول۔ (اُهِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْلَالٌ۔

۳ اَلْمُنْخَنِقَةُ :- جو جانور گلا گھٹنے سے مر جائے۔ باب انفعال سے اسم فاعل صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد مؤنث، مصدر اِنْخِنَاقٌ۔

۳ **اَلْمَوْقُوْذَةُ**:- جو جانور چوٹ لگنے سے مر جائے۔ باب ضرب سے اسم مفعول، صیغہ واحد مؤنث، مصدر وَقْذٌ معنی مہلک ضرب لگانا۔

۳ **اَلْمُتَرَدِّيَةُ**:- جو جانور اونچے سے گر کر مر جائے۔ باب تفعل سے اسم فاعل، صیغہ واحد مؤنث، مصدر تَرَدِّیْ معنی اونچے سے گرنا۔

۳ **اَلنَّطِيْحَةُ**:- جو جانور کسی کی ٹکر لگنے سے مر جائے۔ باب فتح اور ضرب سے صفت مشبہ، صیغہ واحد مؤنث، فَعِيْلَةٌ کے وزن پر مَفْعُوْلَةٌ کے معنی میں ہے، مصدر نَطْحٌ معنی سینگوں سے مارنا۔

۳ **مَا ذَكَّيْتُمْ**:- جس کو تم نے ذبح کر لیا۔ (مَا) اسم موصول۔ (ذَكَّيْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذْكِيَةٌ فعل ترکیب میں اسم موصول کا صلہ ہے۔

۳ **اَلنُّصُبُ**:- پرستش گاہیں، بتوں کے استھان، نصب کی ہوئی چیزیں، کھڑی کی ہوئی چیزیں۔ (نُصُبٌ) کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ لفظ جمع ہے یا واحد، جمع ہونے کی صورت میں اس کا واحد نِصَابٌ ہے۔ جیسے کُتُبٌ کا واحد کِتَابٌ اور واحد ہونے کی صورت میں اس کی جمع اَنْصَابٌ جیسے عُنُقٌ کی جمع اَعْنَاقٌ حضرت مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے کہ کعبہ شریف کے آس پاس تین سو ساٹھ پتھر (بت) نصب کر رکھے تھے، زمانہ جاہلیت کے لوگ ان کی عبادت اور تعظیم کرتے تھے، اور ان کے پاس اپنے جانوروں کو ذبح کیا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری)

۳ **اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ**:- یہ کہ تم تقسیم کرو قرعہ کے تیروں کے ذریعہ یہ کہ تم تقسیم کرو جوئے کے تیروں کے ذریعہ۔ (اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقْسَامٌ۔ (اَزْلَامٌ) کے معنی قرعہ کے تیر، جوئے کے تیر۔ اس کا واحد زَلَمٌ ہے۔ اہل عرب کی عادت تھی کہ چند آدمی شریک ہو کر اونٹ وغیرہ ذبح کرتے تھے، اور اس کا گوشت جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم کرتے تھے جس میں کسی کو بہت زیادہ حصہ، اور کسی کو بہت کم حصہ ملتا اور کوئی بالکل محروم رہتا تھا، اس لیے آیت کریمہ میں اس طریقہ کار کی حرمت بیان کی گئی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳ مَنِ اضْطُرَّ:۔ جو شخص بے تاب ہو جائے، جو شخص مجبور ہو جائے۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اضطرارٌ۔ یہ اصل میں اضتراڑ ہے، اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ ضرٌّ ہے۔

۳ مَخْمَصَةٍ:۔ بھوک، سخت بھوک۔

۳ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ:۔ گناہ کی طرف مائل ہونے والا۔ (مُتَجَانِفٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، مصدر تجانُفٌ۔ (اِثْمٌ) کے معنی گناہ جمع آثام۔

۳ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ:۔ بہت مغفرت فرمانے والے، بہت رحمت فرمانے والے۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب سے اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳ الطَّيِّبٰتُ:۔ پاکیزہ چیزیں۔ واحد طَيِّبَةٌ. طَيِّبٌ. مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ الْجَوَارِحِ:۔ شکاری جانور جیسے کتا، چیتا، باز، شکرہ، شاہین وغیرہ۔ اس کا واحد جَارِحَةٌ ہے۔

۴ مُكَلِّبِيْنَ:۔ شکار پر چھوڑنے والے، شکار پر بھیجنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر تکلیبٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۵ الْمُحْصَنٰتُ:۔ پاک دامن عورتیں۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث، اس کا واحد مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۵ اُجُوْرَهُنَّ:۔ ان کے مہر (نکاح میں مہر اگرچہ شرط نہیں مگر واجب ہے) اُجُوْرٌ کا واحد اَجْرٌ معنی بدلہ، معاوضہ، یہاں پر مہر مراد ہے۔

۵ مُحْصِنِيْنَ:۔ نکاح کرنے والے، یعنی اس حال میں کہ تم نکاح کرنے والے ہو۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُحْصِنٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۵ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ:۔ نہ زنا کرنے والے یعنی اس حال میں کہ تم (علانیہ) زنا کرنے والے نہ ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (مُسَافِحِيْنَ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ یہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اور لفظ غیر کا نصب حال ہونے کی وجہ سے ہے اس کا واحد: مُسَافِحٌ اور مصدر مُسَافَحَةٌ ہے۔

۵ مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ:۔ (نہ) دوست بنانے والے، (نہ) دوستی کرنے والے، (نہ) خفیہ آشنائی کرنے والے یعنی تم پوشیدہ طور پر زنا کرنے والے نہ ہو۔ (مُتَّخِذِيْ) اصل میں مُتَّخِذِيْنَ ہے، باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (اَخْدَانٌ) کے معنی دوست، ساتھی، مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد خِدْنٌ ہے۔

٦ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ:۔ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک (دھوؤ) اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت (دھوؤ) (اَيْدِيْ) کے معنی ہاتھ، واحد: يَدٌ۔ (اَلْمَرَافِقُ) کے معنی کہنیاں۔ واحد: مَرْفِقٌ۔

٦ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ:۔ اپنے پیروں کو ٹخنوں تک (دھوؤ) اپنے پیروں کو ٹخنوں سمیت (دھوؤ) (اَرْجُلٌ) کے معنی پیر، واحد: رِجْلٌ۔ (كَعْبَيْنِ) کے معنی ٹخنے، (كَعْبٌ) کا تثنیہ ہے، اس کی جمع: كُعُوْبٌ اور كِعَابٌ ہے۔

٦ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا:۔ اگر تم جنابت کی حالت میں ہو۔ (جُنُبٌ) کے معنی ناپاک، جنبی (جس پر غسل کرنا لازم ہو) یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

٦ اِطَّهَّرُوْا:۔ تم خوب پاکی حاصل کرو، تم (پورا بدن) پاک کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِطَّهُّرٌ جو اصل میں تَطَهُّرٌ ہے۔ (اِطَّهَّرُوْا) اصل میں تَطَهَّرُوْا ہے، تاء کو طاء سے بدل دیا گیا، پھر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا، اِطَّهَّرُوْا ہو گیا۔

٦ اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى:۔ اگر تم بیمار ہو۔ (مَرْضٰى) کے معنی بیمار، واحد: مَرِيْضٌ۔

٦ عَلٰى سَفَرٍ:۔ سفر میں (ہو) یہاں سفر سے سفر شرعی مراد ہے، جس کی مسافت تین دن اور تین رات ہے۔ جس کی تعیین حضرات فقہاء نے اڑتالیس میل کے ذریعہ کی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (سَفَرٌ) کی جمع: اَسْفَارٌ۔

٦ اَلْغَائِطِ:- پست زمین، قضائے حاجت (پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا) قضائے حاجت کی جگہ، یہاں پر مراد قضائے حاجت کی جگہ ہے۔ ھُوَ الْمَکَانُ الْمُعَدُّ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ (تفسیر جلالین) اسی وجہ سے شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحبؒ نے (غَائِطٌ) کا ترجمہ جائے ضرور کیا ہے، جائے ضرور کا مطلب قضائے حاجت کی جگہ ہے۔

٦ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ:- تم نے بیویوں سے قربت کی ہو۔ (لٰمَسْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُلَامَسَةٌ معنی چھونا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں پر اس سے مراد جماع کرنا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ (النِّسَاءُ) کے معنی عورتیں یہاں پر مراد بیویاں ہیں، خلاف قیاس اس کا واحد: اِمْرَأَةٌ ہے۔

٦ تَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا:- تم پاک زمین سے تیمم کرو، تم پاک مٹی سے تیمم کرو۔ (تَيَمَّمُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَيَمُّمٌ۔ (صَعِيْدٌ) کے معنی مٹی، زمین کا بلند حصہ۔ (طَيِّبٌ) کے معنی پاک۔ تیمم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو، اور زمین کی جنس وہ ہے جو آگ میں نہ جلے نہ گلے، لیکن چونا اس سے مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ آگ میں جل جاتا ہے، لیکن اس سے تیمم درست ہے اور راکھ اس طرح مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ وہ بھی آگ میں نہ جلتی ہے نہ گلتی ہے، مگر پھر بھی اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ غسل اور وضو کا تیمم ایک ہی طرح ہے، صرف نیت الگ الگ ہے، اس میں وضو کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے، اور اس میں غسل کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ (بیان القرآن)۔

٧ وَاثَقَكُمْ:- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم سے معاہدہ کیا۔ (وَاثَقَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَاثَقَةٌ معنی معاہدہ کرنا۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

٨ قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ:- اللہ تعالیٰ کے لیے پوری پابندی کرنے والے، اللہ تعالیٰ کے لیے بہت قائم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر رہنے والے۔ (قَوَّامِیْنَ) قِیَامٌ مصدر سے مبالغہ جمع مذکر ہے۔ اس کا واحد قَوَّامٌ. (کُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ:- انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے۔ (شُهَدَاءُ) کے معنی گواہی دینے والے، اس کا واحد شَهِیْدٌ ہے یہ شَهَادَةٌ سے صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ:- تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ باب ضرب سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرْمٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲ بَعَثْنَا:- ہم نے مقرر کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ.

۱۲ نَقِیْبًا:- سردار، باب نصر، سمع، کرم سے صفت مشبہ، جمع نُقَبَاءُ مصدر نَقْبٌ اور نَقَابَةٌ ہے۔

۱۲ عَزَّرْتُمُوْهُمْ:- تم ان کی مدد کروگے، تم ان کی مدد کرتے رہو گے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (عَزَّرْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْزِیْرٌ فعل ماضی میں میم جمع کے بعد واؤ صلہ ہے۔ جو فعل کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲ جَنّٰتٍ:- جنتیں، باغات، واحد جَنَّةٌ (جنت) ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)۔

۱۳ قَاسِیَةٌ:- سخت۔ باب نصر سے اسم فاعل، واحد مؤنث، اس کی جمع قَاسِیَاتٌ اور مصدر قَسْوٌ، قَسْوَةٌ اور قَسَاوَةٌ ہے۔

۱۳ ذُکِّرُوْا:- ان لوگوں کو نصیحت کی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْکِیْرٌ.

۱۳ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ:- آپ ہمیشہ مطلع ہوتے رہتے ہیں، آپ کو برابر اطلاع ہوتی رہتی ہے۔ (لَا تَزَالُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زَیْلٌ. (تَطَّلِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳ اِصْفَحْ:- آپ درگذر کیجئے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ

۱۴ نَصٰرٰی:- نصرانی لوگ، عیسائی لوگ۔ اس کا واحد نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۱۴ اَغْرَیْنَا:- ہم نے ڈال دی۔ باب افعال سے ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْرَاءٌ۔

۱۴ اَلْبَغْضَاءُ:- کینہ، نفرت۔

۱۵ کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ:- تم لوگ چھپاتے تھے۔ باب افعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر اِخْفَاءٌ۔

۱۵ یَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ:- وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بہت سی چیزوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ وہ بہت سی چیزوں سے درگذر کر دیتے ہیں۔ (یَعْفُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَفْوٌ۔

۱۵ نُوْرٌ:- روشنی، روشن چیز، جمع اَنْوَارٌ۔

اس آیت کریمہ میں نور سے مراد قرآن مجید ہے (تفسیر بیضاوی اور بیان القرآن)۔ اس کی قوی دلیل ایک دوسری آیت کریمہ (اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا) ہے یعنی ہم نے تمھاری طرف واضح نور نازل کیا۔ اس آیت مبارکہ میں تمام مفسرین کے نزدیک نور مبین سے مراد قرآن کریم ہے۔ اسی طرح اس آیت کریمہ میں بھی نور سے قرآن مجید کو مراد لینا زیادہ راجح ہے۔ اس کے بارے میں حضرات مفسرین کا دوسرا قول یہ ہے کہ نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمت دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفر و شرک اور ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں ہدایت کا نور ہیں، پوری دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہدایت کی روشنی پھیلی ہے۔ لفظ "نور" سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو مراد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرنا کھلی ہوئی گمراہی ہے۔

۱۸ اَلْمَصِیْرُ:- لوٹنا، لوٹنے کی جگہ۔ باب ضرب سے مصدر میمی اور ظرف دونوں ہو سکتا ہے۔

۱۹ فَتْرَۃٌ:- انقطاع، دو نبیوں کے درمیان کا زمانہ، یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اقدس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ مراد ہے۔ جمع: فَتَرَاتٌ.

۱۹ بَشِيْرٍ :— خوش خبری دینے والا۔ باب نصر سے صفت مشبہ واحد مذکر، اس کا مصدر بِشْرٌ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک صفاتی ناموں میں سے ہے۔

۱۹ نَذِيْرٍ :— ڈرانے والا۔ باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی، ڈرانے والا اس کی جمع: نُــذُرٌ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک صفاتی ناموں میں سے ہے۔

۲۰ اَنْبِيَآءَ :— پیغمبر۔ اس کا واحد نَبِيٌّ ہے۔ (نبی) وہ مقدس انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں تک پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ اور "رسول" وہ مقدس انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۲۰ مُلُوْكًا :— بادشاہ۔ اس کا واحد مَلِكٌ ہے۔

۲۱ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ :— پاک زمین، متبرک زمین، یہاں پر (ارض مقدس) سے مراد ملک شام ہے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر عثمانی) قاضی بیضاوی نے اس سلسلے میں مختلف اقوال ذکر کیے ہیں، بیت المقدس، دمشق، فلسطین اور شام وغیرہ۔

۲۱ لَا تَرْتَدُّوْا :— تم واپس مت چلو۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتِدَادٌ.

۲۲ قَوْمًا جَبَّارِيْنَ :— زبردست قوم، بڑے زبردست لوگ۔ (۱) ان سے مراد قوم عاد کے باقی ماندہ لوگ ہیں جو بہت لمبے اور بڑے طاقتور تھے۔ (تفسیر جلالین)۔ (۲) ان سے مراد عمالقہ ہیں، جو ایک زبردست طاقت ور قوم تھی۔ (تفسیر عثمانی)۔ (قَوْمٌ) کے معنی، لوگوں کی جماعت، جمع: اَقْوَامٌ. (جَبَّارِيْنَ) جَبْرٌ سے مبالغہ، صیغہ جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: جَبَّارٌ ہے۔

۲۶ يَتِيْهُوْنَ :— حیران پھریں گے، بھٹکتے پھریں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رتیمۃ ہے۔

۲۶ لَاتَاسَ :- آپ غم نہ کریں، آپ غمگین نہ ہوں۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَسیٰ۔

۲۷ اُتْلُ عَلَیْهِمْ :- آپ ان (اہل کتاب) کے سامنے پڑھ کر سنا دیجئے، آپ ان (اہل کتاب) کے سامنے بیان کر دیجئے۔ (اُتْلُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تلاوۃ۔

۲۷ اِبْنَیْ آدَمَ :- آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹے۔ یہاں پر مراد حضرت آدم علیہ السلام کے صلبی اور حقیقی بیٹے ہیں ایک کا نام ہابیل تھا، اور دوسرے کا نام قابیل تھا۔

۲۷ قَرَّبَا قُرْبَانًا :- ان دونوں نے ایک قربانی پیش کی۔ (قَرَّبَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب مصدر تَقْرِیْبٌ۔ (قُرْبَانٌ) ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے، چاہے ذبیحہ ہو، یا غلہ وغیرہ۔

۲۹ اَنْ تَبُوْءَ :- کہ تو حاصل کرے۔ کہ تو جمع کر لے۔ (تَبُوْءَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بَوْءٌ۔

۳۰ طَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ :- اس کے نفس نے اس کو آمادہ کیا، اس کے نفس نے اس کو راضی کیا۔ (طَوَّعَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَطْوِیْعٌ۔

۳۱ کَیْفَ یُوَارِیْ :- وہ کیسے چھپائے۔ (کَیْفَ) اسمائے استفہام میں سے ہے۔ (یُوَارِیْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَارَاۃٌ۔

۳۱ سَوْاَۃَ اَخِیْهِ :- اس کے بھائی کی لاش (اپنے بھائی کی لاش)۔ (سَوْاَۃ) بری عادت، شرم گاہ، یہاں پر لاش مراد ہے۔ اس کی جمع سَوْءَاتٌ۔ (یُوَارِیْ) کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۳ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ :- وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑائی کرتے ہیں، یہاں پر مراد مسلمانوں سے لڑائی کرنا ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بِمُحَارَبَةِ الْمُسْلِمِیْنَ. (یُحَارِبُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَارَبَۃٌ۔

۳۳ يُصَلَّبُوْا:- وہ لوگ سولی دیئے جائیں، ان لوگوں کو سولی دی جائے۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصْلِيْبٌ۔

۳۳ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ:- وہ لوگ زمین میں مقید کر دیئے جائیں، وہ لوگ ملک میں قید کر دئے جائیں۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (يُنْفَوْا) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَفْيٌ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں "نفی" سے مراد قید کرنا ہے۔

۳۴ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ:- کہ تم لوگ ان پر قابو پاؤ، کہ تم لوگ ان کو گرفتار کر لو۔ (تَقْدِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قُدْرَۃٌ۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳۵ اتَّقُوْا اللّٰهَ:- تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یعنی گناہوں سے بچتے رہو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ مادہ وَقْيٌ ہے۔ یہ اصل میں اِوْتِقَایٌ ہے۔ واؤ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا۔ اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۵ اِبْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ:- اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کرتے رہو، اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ (اِبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ۔ (اَلْوَسِيْلَةَ) کے معنی قرب، ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری۔ (اَلْوَسِيْلَةُ) مَايُقَرِّبُكُمْ اِلَيْهِ (اِلَى اللّٰهِ) مِنْ طَاعَتِهٖ . (تفسیر جلالین)۔

۳۶ عَذَابٌ اَلِيْمٌ:- دردناک عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع اَعْذِبَةٌ . (اَلِيْمٌ) اَلَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۷ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ :— دائمی عذاب، دائمی سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَةٌ۔

۳۸ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ :— چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت (چوری کا مطلب) کسی محفوظ جگہ سے پوشیدہ طریقہ پر دس درہم یعنی تقریباً ڈھائی تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر کسی دوسرے شخص کا مال لینے پر شرعی اعتبار سے چوری کا اطلاق ہوگا۔ اور اسلامی حکومت کی طرف سے اس پر چوری کی سزا (ہاتھ کا کاٹا جانا) جاری ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ (اَلسَّارِقُ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر سَرِقَةٌ (اَلسَّارِقَةُ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مؤنث، مصدر سَرِقَةٌ۔

۳۸ نَكَالًا :— عبرت، سزا، عبرتناک سزا، عبرت انگیز سزا۔

۴۲ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ :— غلط باتوں کے بہت سننے والے۔ سَمْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: سَمَّاعٌ ہے۔

۴۲ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ :— بڑے حرام کھانے والے۔ (اَكّٰلُوْنَ) اَكْلٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: اَكَّالٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ سُحْتٌ کے معنی حرام۔ ہر وہ کمائی جو ناحق طریقہ پر حاصل ہو، اور اس سے عار لازم آئے۔ اس کو عربی میں سُحْتٌ کہتے ہیں۔ جمع: اَسْحَاتٌ۔

۴۲ اَلْمُقْسِطِيْنَ :— انصاف کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُقْسِطٌ اور مصدر اِقْسَاطٌ ہے۔

۴۳ يُحَكِّمُوْنَكَ :— وہ لوگ (یہودی) آپ سے فیصلہ کراتے ہیں۔ (يُحَكِّمُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر تَحْكِيْمٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۴۳ اَلتَّوْرٰىةُ :— تورات، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴۳ يَتَوَلَّوْنَ :— وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر تَوَلّی۔

۴۴ النَّبِیُّوْنَ :۔ انبیاء (علیہم السلام) واحد نَبِیٌّ (نبی) وہ مقدس انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو۔ اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام اور رسول کا لفظ خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔

۴۴ الرَّبّٰنِیُّوْنَ :۔ اللہ والے، اہل اللہ، خدا پرست، مشائخ۔ واحد رَبَّانِیٌّ

۴۴ اَلْاَحْبَارُ :۔ علماء۔ واحد حَبْرٌ، حِبْرٌ۔

۴۵ اَلْجُرُوْحَ قِصَاصٌ :۔ زخموں کا بدلہ ہے۔ (جُرُوْحٌ) کے معنی زخم۔ واحد جُرْحٌ۔ (قِصَاصٌ) کے معنی بدلہ، قصاص لینا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۴۵ مَنْ تَصَدَّقَ :۔ جو شخص معاف کر دے۔ (تَصَدَّقَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصَدُّقٌ معنی صدقہ دینا مراد معاف کرنا ہے۔

۴۵ کَفَّارَۃٌ :۔ کفارہ، جو کام کسی گناہ کی تلافی کے لیے کیا جاتا ہے۔ جمع: کَفَّارَاتٌ۔

۴۶ قَفَّیْنَا عَلٰی اٰثَارِھِمْ :۔ ہم نے ان کے پیچھے بھیجا۔ (قَفَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تقفیۃ۔ (آثَارٌ) کا واحد اَثَرٌ اس کے معنی "بعد" کے ہیں جیسا کہ استعمال ہوتا ہے۔ (خَرَجَ فِی اَثَرِہٖ) یعنی وہ اس کے بعد نکلا۔

۴۶ التَّوْرٰىۃَ :۔ تورات، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴۶ الْاِنْجِیْلَ :۔ انجیل، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴۸ مُھَیْمِنًا :۔ محافظ، نگراں۔ باب فعللۃ سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر ھَیْمَنَۃٌ معنی نگہبان ہونا۔

۴۸ شِرْعَۃً :۔ شریعت، دستور۔ جمع شِرَعٌ۔

۴۸ مِنْھَاجًا :۔ طریقت، راستہ، کشادہ راستہ۔ باب فتح سے اسم آلہ ہے۔ جمع مَنَاھِجُ۔

۴۸ لِیَبْلُوَکُمْ :۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لیں، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش فرمائیں۔ (لِیَبْلُوَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَاءٌ لام تعلیل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کی وجہ سے منصوب ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۸ اِسْتَبِقُوْا الْخَیْرَاتِ:— تم لوگ نیک کاموں کی طرف دوڑو، تم لوگ بھلائیوں کی طرف سبقت کرو۔ (اِسْتَبِقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِبَاقٌ۔ اور مادہ سبق ہے۔ (اَلْخَیْرَاتُ) بھلائیاں، نیکیاں۔ واحد خَیْرَۃٌ۔

۴۹ لَاتَتَّبِعْ اَھْوَآءَ ھُمْ:— آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ (لَا تَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ۔ (اَھْوَاءٌ) کے معنی خواہشات۔ واحد ھَوٰی۔

۵۱ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ:— جو شخص ان (یہود و نصاریٰ) سے دوستی کرے گا۔ (یَتَوَلَّ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔ (یَتَوَلَّ) اصل میں یَتَوَلّٰی ہے مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف (جو اصل میں یاء ہے) ساقط ہو گیا۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۲ اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ:— کہ ہم پر کوئی گردش آجائے، کہ ہم پر کوئی حادثہ پڑ جائے۔ (تُصِیْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَۃٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔ (دَائِرَۃٌ) مصیبت، گردش، حادثہ۔ جمع دَوَائِرُ۔

۵۲ اَسَرُّوْا:— ان لوگوں نے چھپایا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ۔

۵۳ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ:— ان کے اعمال غارت ہو گئے، ان کے اعمال برباد ہو گئے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ۔ (اَعْمَالٌ) کا واحد عَمَلٌ معنی کام۔

۵۴ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ:— مسلمانوں پر مہربان، مسلمانوں پر نرم دل۔ (اَذِلَّۃٌ) کا واحد ذَلِیْلٌ معنی نرم دل، مہربان۔

۵۴ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ:— کافروں پر سخت، کافروں پر سختی کرنے والے۔ (اَعِزَّۃٌ) کا واحد عَزِیْزٌ معنی سخت، غالب، زبردست۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۶ مَنْ یَّتَوَلَّ:۔ جو شخص (اللہ تعالیٰ کو) دوست رکھے گا۔ (یَتَوَلَّ) اصل میں یَتَولّٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف (جو اصل میں یاء ہے) ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّی۔

۵۸ اِذَا نَادَیْتُمْ:۔ جب تم لوگ پکارتے ہو، جب تم لوگ اعلان کرتے ہو۔ (نَادَیْتُمْ) باب مفاعلہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُنَادَاةٌ۔

۵۹ هَلْ تَنْقِمُوْنَ:۔ تم لوگ معیوب نہیں سمجھتے ہو تم لوگ انکار نہیں کرتے ہو۔ (هَلْ) یہاں پر نفی کیلئے ہے۔ (تَنْقِمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقْمٌ۔

۶۰ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ:۔ کیا میں تم کو خبر دوں، کیا میں تم کو بتلاؤں۔ (هَلْ) استفہام کے لیے ہے۔ (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ مَثُوْبَةً:۔ بدلہ، معاوضہ، پاداش۔ اس کا مادہ ثَوْبٌ ہے۔

۶۰ الْقِرَدَةَ:۔ بندر۔ اس کا واحد قِرْدٌ ہے۔

۶۰ الْخَنَازِیْرَ:۔ سور۔ اس کا واحد خِنْزِیْرٌ ہے۔

۶۰ الطَّاغُوْتَ:۔ شیطان۔ اس کی جمع طَوَاغِیْتُ ہے۔

۶۲ الْعُدْوَانِ:۔ ظلم، زیادتی، سرکشی۔ باب نصر سے مصدر ہے

۶۲ السُّحْتَ:۔ حرام، ہر وہ کمائی جو ناحق طریقہ پر ہو، اور اس سے عار لازم آئے۔ جمع اَسْحَاتٌ۔

۶۳ الرَّبّٰنِیُّوْنَ:۔ اللہ والے، اہل اللہ، خدا پرست، مشائخ۔ واحد رَبَّانِیٌّ۔

۶۳ الْاَحْبَارُ:۔ علماء۔ مراد یہودی علماء ہیں۔ واحد حَبْرٌ، حِبْرٌ۔

۶۴ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ:۔ (بدبخت یہودیوں نے کہا تھا) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ یہ کلام بخل سے کنایہ ہے، اس کے ذریعہ سے یہودیوں نے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور بہت بلند و برتر ہے۔ (یَدٌ) کے معنی ہاتھ۔ جمع اَیْدِیْ۔ (مَغْلُوْلَةٌ) کے معنی بندھی ہوئی۔ باب نصر سے اسم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مفعول واحد مؤنث، مصدر غلٌّ.

۶۴ غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ:— ان کے ہاتھ بند ہوجائیں (تمام قسم کی بھلائیوں سے)۔ یہ جملہ یہودیوں کیلئے بددعاء کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (غُلَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غلٌّ۔ (اَیْدِی) کے معنی ہاتھ، اس کا واحد یَدٌ ہے۔

۶۴ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ:— اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ بڑے سخی اور کریم ہیں۔ (یَدٰهُ) یَدٌ کا تثنیہ مضاف ہے۔ اور (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے یہ اصل میں یَدَانِ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہوگیا ہے۔

۶۴ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا:— جب بھی وہ لوگ (لڑائی کی آگ) بھڑکاتے ہیں، جب بھی وہ لوگ (لڑائی کی آگ) جلاتے ہیں۔ (اَوْقَدُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْقَادٌ۔ یہ اصل میں اَوْقَادٌ ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

۶۴ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ:— اللہ تعالیٰ اس (آگ کو بجھا دیتے ہیں)۔ (اَطْفَا) یہ جواب شرط ہے، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطْفَاءٌ۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع (نَارًا) ہے۔

۶۵ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ:— نعمت کی جنتیں، نعمت کے باغات۔ واحد جَنَّةٌ۔ ''جنت'' ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)۔

۶۶ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوْا:— اگر یہ لوگ (یہود و نصاریٰ) پابندی کرتے۔ (لَوْ) شرطیہ برائے امتناع۔ (اَقَامُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اقامةٌ۔

۶۶ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ:— راہ راست پر چلنے والی جماعت۔ (اُمَّةٌ) کے معنی جماعت۔ جمع اُمَمٌ۔ (مُقْتَصِدَةٌ) کے معنی اعتدال والی، سیدھے راستے پر چلنے والی۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

۶۷ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ:— اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں گے۔ (یَعْصِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَصْمٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۸ لَا تَاْسَ :- آپ غم نہ کریں۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَسیً۔

۶۹ اَلصّٰبِئُوْنَ :- صابئین، ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے، ایک دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرنے والے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صابئین اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔ حضرت قتادہ سے منقول ہے کہ صابئین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں، جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے، زبور کی تلاوت کرتے تھے، اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے (تفسیر مظہری) (اَلصّٰبِئُوْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد صَابِئٌ۔

۶۹ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ :- نہ ان لوگوں پر کوئی ڈر ہوگا، نہ ان لوگوں کو کوئی اندیشہ ہوگا۔ (خَوْفٌ) "خوف" ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے، اَلْخَوْفُ عَلَی الْمُتَوَقَّعِ۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۶۹ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ :- نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ۔ "حزن" ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَی الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی)۔

۷۰ لَا تَهْوٰی اَنْفُسُهُمْ :- ان کے دل نہ چاہتے تھے۔ (لَا تَهْوٰی) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوًی۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد نَفْسٌ۔

۷۱ فِتْنَةٌ :- آزمائش، فساد، خرابی، رسوائی، عذاب، یہاں پر عذاب مراد ہے۔ جمع فِتَنٌ۔

۷۱ عَمُوْا :- وہ لوگ اندھے ہو گئے، وہ لوگ اندھے بن گئے۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمًی بمعنی اندھا ہونا، یہاں پر اس سے مراد راہ حق سے اندھا ہونا ہے۔

۷۱ صَمُّوْا :- وہ لوگ بہرے ہو گئے، وہ لوگ بہرے بن گئے۔ باب سمع سے فعل ماضی
۷۳ معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَمٌّ، صَمَمٌ بمعنی بہرا ہونا۔ یہاں پر اس سے مراد "حق بات" سننے سے بہرا ہونا ہے۔

۷۵ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ :- تین میں کا ایک، (تین میں کا تیسرا) عیسائیوں کا ایک فرقہ معاذ اللہ تین خداؤں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کا قائل ہے ایک اللہ تعالیٰ دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیسرے حضرت مریم۔ (تفسیر جلالین)

۷۵ اَلْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ:۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۳ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے۔

۷۵ صِدِّيْقَةٌ:۔۔ بہت سچی، ولی عورت۔ صِدْقٌ سے اسم مبالغہ، صیغہ واحد مؤنث، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ:۔۔ وہ لوگ کہاں الٹے جارہے ہیں۔ (اَنّٰى) اسم استفہام ہے۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ۔

۷۶ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ:۔۔ بہت سننے والے، بہت جاننے والے۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۷۷ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ:۔۔ تم لوگ اپنے دین میں غلو مت کرو، تم لوگ اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ یہود و نصاریٰ دونوں فرقے غلو فی الدین (دین میں حد سے تجاوز) کے شکار ہیں کیوں کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے میں غلو کیا کہ معاذ اللہ ان کو خدا، یا خدا کا بیٹا یا تیسرا خدا بنادیا۔ اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے میں غلو کیا کہ معاذ اللہ ان کے رسول ہونے کا انکار کیا۔ اور ان کے نسب پر عیب لگایا۔ (لَا تَغْلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُلُوٌّ۔ (دِيْنٌ) کے معنی مذہب۔ جمع اَدْيَانٌ۔

۷۸ دَاوٗدَ:۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۲ آیت ۲۵۱ میں دیکھئے۔

۷۸ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ:۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱ آیت ۸۷ میں دیکھئے

۷۸ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ:۔۔ وہ لوگ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اعتداوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۸۲ قِسِّيْسِيْنَ:۔۔ علماء، عیسائی علماء، پادری۔ واحد: قِسِّيْسٌ۔

۸۲ رُهْبَانًا:۔۔ تارکین دنیا، درویش۔ واحد: رَاهِبٌ۔ اس کا مصدر رَهْبَةٌ رَهْبٌ اور رُهْبٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

پارہ (۶) مکمل ہوگیا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَا سَمِعُوْا پارہ (۷) سورۂ مائدہ

۸۳ اِذَا سَمِعُوْا:۔ جب وہ لوگ سنتے ہیں۔ (سَمِعُوْا) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَمْعٌ۔ یہ آیت کریمہ نجاشی بادشاہ کے وفد کے بارے میں ہے، جو حبشہ سے آیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے سورۂ یٰس پڑھی تھی۔ تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔

۸۳ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ:۔ وہ (آنکھیں) آنسوؤں سے بہتی ہیں۔ وہ (آنکھیں) آنسوؤں سے ابلتی ہیں۔ یعنی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ آیت کریمہ میں مبالغہ کے لیے قلب کے طور پر استعمال کیا گیا ہے کہ آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہیں۔ (تَفِيْضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر فَيْضٌ وَفُيُوْضٌ وَفَيْضَانٌ (دَمْعٌ) کے معنی آنسو۔ جمع دُمُوْعٌ۔

۸۴ نَطْمَعُ:۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ ہم امید رکھیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمَعٌ۔

۸۵ اَثَابَهُمُ اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بدلہ میں دیا۔ (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَابَةٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۵ جَنّٰتٍ:۔ جنتیں، باغات۔ واحد جَنَّةٌ۔ "جنت" ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۸۶ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ:۔ دوزخ والے۔ دوزخ میں رہنے والے۔ (اَصْحٰبُ) کا واحد: صَاحِبٌ معنی ساتھی۔ یہاں "والا" کے معنی میں ہے۔ (اَلْجَحِيْمُ) دوزخ۔ "دوزخ" ایسے مقام کو کہتے ہیں، جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۷ لَا تَعْتَدُوْا :۔ تم لوگ حد سے تجاوز نہ کرو۔ باب افتعال سے فعل نہی ،صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِعْتِدَاءٌ ۔

۸۸ حَلٰلًا طَیِّبًا :۔ حلال پاکیزہ۔ یہ موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔(حَلٰلًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔(طَیِّبًا)طِیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۹ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰهُ :۔ اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ نہیں فرماتے ہیں۔ یعنی کفارہ واجب نہیں فرماتے ہیں۔(لَا یُؤَاخِذُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع منفی ،صیغہ واحد مذکر غائب ،مصدر مُؤَاخَذَۃٌ ۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر ، مفعول بہ ہے۔

۸۹ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ :۔ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر۔(اللَّغْو) کے معنی بے ہودہ ، بے فائدہ۔(اَیْمَانٌ)کا واحد یَمِیْنٌ معنی قسم۔ "لغو قسم" کا مطلب یہ ہے کہ کسی گذشتہ واقعہ پر صحیح سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو، یا بے ارادہ زبان سے قسم کا لفظ نکل جائے۔ ان دو صورتوں پر "قسم لغو" کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس میں کوئی کفارہ اور گناہ نہیں ہوتا ہے۔

ایک دوسری قسم "قسم غموس" ہے۔ اس میں گناہ ہے کفارہ نہیں ہے۔

قسم غموس کا مطلب یہ ہے کہ کسی گذشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے۔

۸۹ عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ :۔ تم لوگوں نے قسموں کو مضبوط کر دیا۔ تم لوگوں نے قسموں کو مستحکم کر دیا۔ (عَقَّدْتُّمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف ،صیغہ جمع مذکر حاضر ،مصدر تَعْقِیْدٌ ۔(اَیْمَانٌ) کا واحد یَمِیْنٌ ، معنی قسم۔ اس میں قسم منعقدہ کا ذکر ہے۔

"قسم منعقدہ" کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے۔

۹۰ اَلْخَمْرُ :۔ شراب۔ جمع خُمُوْرٌ ۔

۹۰ اَلْمَیْسِرُ :۔ جوا۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۰ الْاَنْصَابُ :- بت۔ واحد نُصُبٌ۔

۹۰ الْاَزْلَامُ :- قرعہ کے تیر۔ واحد زُلَمٌ۔

۹۰ رِجْسٌ :- گندا، ناپاک۔ جمع: اَرْجَاسٌ۔

۹۲ اِحْذَرُوْا :- تم لوگ ڈرو، تم لوگ احتیاط رکھو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَذَرٌ۔

۹۲ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ :- اگر تم اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّيْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّی۔

۹۳ جُنَاحٌ :- گناہ۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۹۴ لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری آزمائش فرمائیں گے۔ (لَيَبْلُوَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَلَاءٌ۔

۹۴ تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ :- اس (شکار) کو تمہارے ہاتھ پہنچ جائیں گے۔ (تَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَيْلٌ معنی پانا، حاصل کرنا۔

۹۴ رِمَاحُكُمْ :- تمہارے نیزے۔ (رِمَاحٌ) کا واحد رُمْحٌ، معنی نیزہ۔

۹۴ مَنِ اعْتَدٰى :- جو شخص حد سے تجاوز کرے گا۔ (اِعْتَدٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۹۵ النَّعَمُ :- چوپایہ، مویشی۔ جمع: اَنْعَامٌ۔

۹۵ هَدْيًا :- قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے۔ جمع: هَدَايَا۔

۹۵ كَفَّارَةٌ :- ہر وہ کام جو کسی گناہ کی تلافی کے طور پر کیا جائے۔ جمع: كَفَّارَاتٌ۔

۹۵ ذَوَا عَدْلٍ :- دو عادل شخص، دو انصاف کرنے والے۔ (ذَوَا) اصل میں ذَوَانِ ہے، جو ذُوْ کا تثنیہ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔

۹۵ عَدْلُ ذٰلِكَ :- اس کے برابر، اس کے مثل (عَدْلٌ) کے معنی مثل، برابر، انصاف، بدلہ۔ جمع:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اَعْدَالٌ۔

۹۵ ذُوانْتِقَام :- بدلہ لینے والا۔ (اِنْتِقَام) باب افتعال سے مصدر ہے۔

۹۶ اَلسَّيَّارَة :- مسافر لوگ، سفر کرنے والے لوگ، قافلہ۔ جمع سَيَّارَاتٌ۔

۹۶ مَادُمْتُمْ حُرُماً :- جب تک احرام میں رہو۔ جب تک تم حالت احرام میں ہو۔ (مَادُمْتُمْ) فعل ناقص، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ (حُرُماً) احرام باندھنے والے۔ اس کا واحد: حَرَامٌ ہے، جو مُحْرِمٌ کے معنی میں ہے۔

۹۷ قِيَاماً :- قائم رہنے کا ذریعہ، قائم رہنے کا سبب۔ مصدر ہے جو باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی اصل قِوَامٌ ہے۔ واؤ کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ قِيَامٌ ہو گیا۔

۹۷ اَلشَّهْرُ الْحَرَام :- حرمت والا مہینہ، عزت والا مہینہ، بزرگی والا مہینہ۔ (شَهْرٌ) کے معنی مہینہ، (حَرَامٌ) کے معنی حرمت والا۔ حرمت والے مہینے چار ہیں: (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور علماء کے نزدیک بعد میں یہ حرمت منسوخ ہو گئی ہے۔

۹۷ اَلْهَدْیَ :- حرم میں قربانی ہونے والا جانور۔ جمع: هَدَايَا۔

۹۷ اَلْقَلَائِدَ :- وہ جانور جن کے گلے میں پٹے ڈال دیئے گئے ہوں۔ یعنی جن جانوروں کے گلے میں پٹے ڈال کر قربانی کے لیے حرم میں لے جائیں۔ اس کا واحد: قِلَادَةٌ ہے۔

۱۰۰ لَايَسْتَوِی :- وہ برابر نہیں ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر اِسْتِوَاءٌ۔

۱۰۰ اَلْخَبِيْثُ :- ناپاک، اس سے مراد حرام ہے۔ (تفسیر جلالین) جمع: خُبُثٌ۔

۱۰۰ اَلطَّيِّبُ :- پاک، اس سے مراد حلال ہے۔ (تفسیر جلالین) طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۱۰۰ لَوْ اَعْجَبَكَ :- اگرچہ آپ کو تعجب میں ڈال دے، اگرچہ آپ کو بھلی معلوم ہو۔ (لَوْ) وصلیہ ہے۔ (اَعْجَبَكَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

زیرِ زبر مصدر اِعْجَابٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۱ اِنْ تُبْدَلَكُمْ :— اگر وہ (چیزیں) تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں۔ (تُبْدَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، یہ اصل میں تُبْدٰی ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف جو اصل میں واؤ ہے ساقط ہو گیا ہے۔ اس کا مصدر اِبْدَاءٌ ہے۔ جو اصل میں اِبْدَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۰۱ تَسُؤْكُمْ :— وہ (چیزیں) تم کو بری لگیں گی، تم کو ناگوار معلوم ہوں گی، تم کو غمگین کر دیں گی۔ (تَسُؤْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوْءٌ معنی غمگین کرنا۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۳ بَحِيْرَةٍ :— بخاری شریف میں حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، اور حامی میں سے ہر ایک کی تعریف منقول ہے۔

"بحیرہ" وہ اونٹنی جس کا دودھ بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا، پھر کوئی شخص اس کا دودھ نہیں دوہتا تھا۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع بَحَائِرُ ہے۔

۱۰۳ سَائِبَةٍ :— وہ اونٹنی ہے جس کو بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا، پھر سواری کرنے اور بوجھ لادنے کے لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع سَوَائِبُ ہے۔

۱۰۳ وَصِيْلَةٍ :— وہ اونٹنی جس سے پہلی مرتبہ مادہ بچہ پیدا ہوا ہو، پھر دوبارہ بھی مادہ بچہ ہو، درمیان میں کوئی نر بچہ پیدا نہ ہو، ایسی اونٹنی کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع وَصَائِلُ ہے۔

۱۰۳ حَامٍ :— وہ نر اونٹ جو اہل عرب کی مقرر کی ہوئی تعداد میں وطی کر چکا ہو۔ (یعنی اس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو چکے ہوں) اہل عرب ایسے اونٹ کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے، اس پر نہ تو بوجھ لادتے اور نہ سوار ہوتے تھے۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع حَوَامِیْ آتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۱۰۵ عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ :- تم پر لازم ہے اپنی جانوں کی فکر، یعنی تم اپنی فکر کرو۔ (عَلَيْكُمْ ہمعنی اَلْزَمُوْا) فعل امر کے معنی میں اسم فعل ہے۔ (اَنْفُسَكُمْ) "اسم فعل" کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد نَفْسٌ معنی جان۔

۱۰۶ اِنِ ارْتَبْتُمْ :- اگر تم کو شک ہو۔ (ارْتَبْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر ارْتِيَابٌ۔

۱۰۶ اَلْاٰثِمِيْنَ :- گنہ گار لوگ۔ اِثْمٌ سے اسم فاعل جمع مذکر حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد آثِمٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ اِنْ عُثِرَ :- اگر اس کو خبر دی جائے، اگر اس کو اطلاع دی جائے۔ (عُثِرَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَثْرٌ اور عُثُوْرٌ ہے۔

۱۰۷ اِسْتَحَقَّا اِثْمًا :- وہ دونوں سزا گناہ کے مستحق ہوئے، یعنی وہ دونوں مرد گناہ کے مرتکب ہوئے۔ (اِسْتَحَقَّا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْقَاقٌ۔ (اِثْمٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ۔

۱۰۸ اَلْفٰسِقِيْنَ :- نافرمان لوگ، نافرمانی کرنے والے لوگ۔ فِسْقٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد فَاسِقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ مَاذَا اُجِبْتُمْ :- تم کو کیا جواب دیا گیا۔ (مَا) اسم استفہام مبتدا ہے۔ (ذَا) اسم موصول (اُجِبْتُمْ) اس کا صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر ہے، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہوگیا۔ (اُجِبْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجَابَةٌ۔

۱۰۹ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ :- تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا، یہ صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ (عَلَّامٌ) بہت جاننے والا۔ عِلْمٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (غُيُوْبٌ) پوشیدہ باتیں۔ اس کا واحد غَيْبٌ ہے۔

۱۱۰ اَيَّدْتُّكَ :- میں نے تمہاری مدد کی۔ (اَيَّدْتُّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد متکلم، مصدر تائید. (ک) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱۰ رُوحِ الْقُدُسِ :- پاکیزہ روح، مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (رُوْح) کی جمع اَرْوَاح۔ (اَلْقُدُس) مقدس کے معنی میں ہے۔

۱۱۰ الْمَهْدِ :- ماں کی گود، گہوارہ۔ جمع: مُهُوْد۔

۱۱۰ كَهْلًا :- بڑی عمر میں، ادھیڑ عمر میں، یہ صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کہولت کہلاتی ہے۔ جمع: كُهُوْلٌ اور كَهْلُوْنَ ہے۔

۱۱۰ تُبْرِئُ :- تم اچھا کردیتے ہو۔ (تم اچھا کردیتے تھے) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، یہ ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ اس کا مصدر اِبْرَاءٌ ہے جو اصل میں اِبْرَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱۰ الْاَكْمَهَ :- پیدائشی اندھا، صفت مشبہ واحد مذکر۔ جمع: كُمْهٌ۔ اس کا مصدر كَمَهٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ الْاَبْرَصَ :- کوڑھی، برص کی بیماری والا۔ صفت مشبہ واحد مذکر۔ جمع: بُرْصٌ۔ اس کا مصدر بَرَصٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ الْمَوْتٰى :- مردے۔ واحد: مَيِّتٌ۔

۱۱۲ الْحَوَارِيُّوْنَ :- مددگار لوگ، خیرخواہ لوگ۔ اس کا واحد: حَوَارِيٌّ ہے۔ (حواریین) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھی تھے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے، ان کی تعداد بارہ (۱۲) تھی۔ (تفسیر جلالین)

۱۱۲ مَائِدَةً :- کھانا، دسترخوان جس پر کھانا رکھا ہوا ہو۔ اس کی جمع: مَوَائِدُ اور مَائِدَاتٌ ہے۔ حواریین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی، کہ اللہ تعالیٰ سے مائدہ کے نازل کرنے کی دعا فرمادیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سلسلے میں دعا فرمائی تھی اس واقعہ کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورہ مائدہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ١١٤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا :- آپ ہمارے اوپر نازل فرمادیجئے۔(اَنْزِلْ) باب افعال سے فعل امر،
صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْزَالٌ۔

١١٤ اُرْزُقْنَا :- آپ ہم کو عطا فرمادیجئے۔(اُرْزُقْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر،
مصدر رِزْقٌ۔(نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

١١٦ سُبْحٰنَكَ :- آپ کی ذات پاک ہے۔میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔یہ فعل
محذوف سے مفعول مطلق ہے یعنی(اُسَبِّحُ سُبْحٰنَكَ)۔

١١٧ شَهِيْدًا :- مطلع، واقف۔شَهَادَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔اس کی جمع شُهَدَاءُ
ہے۔باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

١١٧ تَوَفَّيْتَنِيْ :- آپ نے مجھ کو اٹھا لیا۔(تَوَفَّيْتَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ
واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّيْ۔(نِيْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

١١٧ الرَّقِيْبَ :- نگہبان، محافظ۔رَقَابَةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔اللہ
تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

١١٨ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔عِزَّةٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے
وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔عِزَّةٌ باب ضرب اور
حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ انعام

سورۂ انعام قرآن کریم کی چھٹی سورت ہے، یہ سورت مکی ہے اس سورت کی خصوصیت یہ ہے کہ چھ آیتوں کے علاوہ یک وقت پوری سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اور اس وقت کیفیت یہ تھی کہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تسبیح وتحمید یعنی سبحان اللہ والحمد للہ پڑھتے ہوئے آئے تھے۔

چھ آیتیں جو مستثنیٰ ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے کہ ان میں سے تین آیتیں:
(وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ) سے كُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ تک ہیں۔ اور تین آیتیں (قُلْ تَعَالَوْا) سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تک ہیں۔ یہ چھ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں، باقی پوری سورت مکہ مکرمہ میں یکبارگی نازل ہوئی، یہ سورت توحید کے تمام اصول وقواعد پر مشتمل ہے، اس میں توحید کے روشن دلائل تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس سورت میں انعام (چوپائے) کا ذکر کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ انعام ہے۔

آیت نمبر ۱ اَلسَّمٰوٰتِ :— آسمان اس کا واحد اَلسَّمَاءُ ہے۔

آسمانوں کی تعداد سات ہے، اور ساتوں آسمان اپنی ماہیت وحقیقت اور شکل وصورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس وجہ سے آیت کریمہ میں (اَلسَّمٰوٰت) جمع کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱ اَلْاَرْضَ :— زمین۔ اس کی جمع اَرْضُوْنَ ہے۔

زمینوں کی تعداد بھی سات ہے، لیکن ساتوں زمینیں اپنی ماہیت اور حقیقت اور شکل وصورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں، اس لیے ساتوں زمینوں کو ایک عدد کی طرح قرار دے کر اس کے لیے (اَلْاَرْض) واحد کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱ اَلظُّلُمٰتِ :— تاریکیاں۔ اس کا واحد ظُلْمَةٌ ہے۔ یہاں پر ظلمت سے مراد گمراہی ہے،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اور گمراہی متعدد ہوتی ہے۔ (یعنی گمراہی کے اسباب بہت سے ہیں) اس لیے (ظلمات) کا لفظ جمع استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی) ظلمت سے رات بھی مراد ہو سکتی ہے، جیسا کہ امام واقدی کا قول ہے۔

۱ النُّوْرَ :- روشنی۔ اس کی جمع اَنْوَارٌ ہے۔

یہاں پر نور سے مراد ہدایت ہے، اور راہ ہدایت یعنی راہ حق ایک ہے، اس لیے نور کا لفظ واحد استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ نور سے دن بھی مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ امام واقدی کا قول ہے۔

۱ یَعْدِلُوْنَ :- وہ لوگ برابر قرار دیتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ.

۲ قَضٰی اَجَلًا :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ایک وقت مقرر فرمایا۔ (قضی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ۔ (اَجَلٌ) کے معنی، وقت۔ جمع: آجالٌ.

۲ تَمْتَرُوْنَ :- تم لوگ شک کرتے ہو۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِرَاءٌ۔ یہ اصل میں اِمْتِرَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳ تَکْسِبُوْنَ :- تم لوگ عمل کرتے ہو تم لوگ کام کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کَسْبٌ.

۵ اَنْبٰؤُا :- خبریں۔ اس کا واحد: نَبَأٌ ہے۔

۶ قَرْنٍ :- جماعت۔ اس کی جمع: قُرُوْنٌ ہے۔

۶ مَکَّنّٰھُمْ :- ہم نے ان کو قوت دی۔ (مَکَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶ مِدْرَارًا :- لگا تار برسنے والا، موسلا دھار برسنے والا۔ (دَرٌّ) سے مفعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ لفظ (سماء) سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب نصر اور

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ اَنْشَاْنَا :- ہم نے پیدا کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَاءٌ .

۷ قِرْطَاسٍ :- کاغذ۔ جمع: قَرَاطِیْسُ.

۷ لَمَسُوْهُ :- وہ لوگ اس (کاغذ) کو چھو لیتے۔ (لَمَسُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَمْسٌ . (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع "قِرْطَاسٌ" ہے۔

۹ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ :- البتہ ہم ان پر شبہ ڈال دیتے، البتہ ان کو ہم شبہ میں ڈال دیتے۔ یہاں پر فعل ماضی (لو) شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ شروع میں لام مفتوح برائے تاکید ہے۔ (لَبَسْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر لَبْسٌ.

۱۰ حَاقَ بِهِمْ :- ان کا احاطہ کر لیا، ان کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ.

۱۱ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ :- تم لوگ زمین پر چلو پھرو۔ (سِيْرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَيْرٌ.

۱۴ وَلِيًّا :- معبود۔ اَلْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ الْمَعْبُوْدُ (تفسیر بیضاوی)۔ وِلَايَةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع اَوْلِيَاءُ ہے۔

۱۴ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :- آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ (فَاطِرٌ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَطْرٌ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (السَّمٰوٰتِ) کے معنی آسمان اس کا واحد سَمَاءٌ ہے۔ (الْاَرْضِ) کے معنی زمین۔ اس کی جمع اَرَضُوْنَ ہے۔

۱۶ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ :- جس سے وہ (عذاب) دور کر دیا جائے، جس سے وہ (عذاب) ہٹا دیا جائے۔ (يُصْرَفْ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَرْفٌ . (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۷ اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ :— اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے۔ (یَمْسَسْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِیْسٌ معنی چھونا، پہنچنا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ معنی پہنچانا۔ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ (ضُرٌّ) کے معنی تکلیف، تنگی، سختی، بدحالی۔ جمع اَضْرَارٌ ہے۔

۱۷ کَاشِفٌ :— دور کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر، مصدر کَشْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ اَلْقَاھِرُ :— غالب، زبردست۔ اسم فاعل واحد مذکر، مصدر قَھْرٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ اَلْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ :— بہت حکمت والا، بہت خبر رکھنے والا۔ حِکْمَۃٌ اور خُبْرٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حِکْمَۃٌ اور خُبْرٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۲ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ :— تم لوگ دعویٰ کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ۔

۲۳ فِتْنَتُھُمْ :— ان کی معذرت۔ علامہ سیوطیؒ نے یہاں فتنہ کا ترجمہ (معذرت) کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت قتادہؒ سے یہی معنی منقول ہیں۔ (فِتْنَۃٌ) کے معنی آزمائش، گمراہی، کفر، رسوائی، عذاب۔ جمع فِتَنٌ۔

۲۵ اَکِنَّۃً :— پردے۔ اس کا واحد کِنَانٌ۔

۲۵ وَقْرًا :— بہراپن، ڈاٹ۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی بوجھل ہونا، بہرا ہونا۔

۲۵ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ :— پہلے لوگوں کی کہانیاں، پہلے لوگوں کے افسانے (اَسَاطِیْرُ) کا واحد اُسْطُوْرَۃٌ۔ (اَلْاَوَّلِیْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد ''اَلْاَوَّلُ'' ہے۔

۲۶ یَنْھَوْنَ عَنْہُ :— وہ لوگ اس سے روکتے ہیں۔ (یَنْھَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَھْیٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۶ يَنْـئَـوْنَ عَنْـهُ :— وہ لوگ اس سے دور رہتے ہیں۔ (يَنْـئَـوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَأْیٌ ہے۔

۲۸ بَـدَا لَهُمْ :— ان کے لیے ظاہر ہو گیا، ان کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ۔

۲۸ لَـعَادُوْا :— البتہ وہ لوگ لوٹیں گے، البتہ وہ لوگ دوبارہ کریں گے۔ شروع میں لام تاکید ہے۔ (عَادُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَوْدٌ۔ (لَوْ) شرطیہ کی وجہ سے یہ فعل ماضی مستقبل کے معنی میں ہے۔

۲۹ مَبْعُوْثِيْنَ :— دوبارہ زندہ کیے ہوئے۔ اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مَبْعُوْثٌ اور مصدر بَعْثٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ ذُوْقُوْا :— تم لوگ چکھو۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ۔

۳۱ فَـرَّطْـنَـا :— ہم نے کوتاہی کی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْرِيْطٌ۔

۳۱ يَـحْـمِـلُـوْنَ اَوْزَارَهُمْ :— وہ لوگ اپنے بوجھ لادے ہوں گے، وہ لوگ اپنے گناہ لادے ہوں گے۔ (يَـحْـمِـلُـوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ۔ (اَوْزَارٌ) کے معنی گناہ، بوجھ۔ اس کا واحد وِزْرٌ ہے۔

۳۱ يَـزِرُوْنَ :— وہ لوگ بوجھ اٹھائیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔

۳۵ اَنْ تَبْتَغِىَ نَـفَـقًـا :— کہ آپ کوئی سرنگ تلاش کرلیں۔ (تَبْتَغِىَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ۔ یہ اصل میں اِبْتِغَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (نَفَقٌ) کے معنی سرنگ، جمع اَنْفَاقٌ۔

۳۵ سُلَّمًا :— سیڑھی، جمع سَلَالِمُ۔

۳۶ يَسْتَجِيْبُ :— وہ قبول کرتا ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۳۶ اَلْمَوْتٰى:- مردے۔ اس کا واحد مَیِّتٌ ہے۔

۳۶ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔
(يَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۸ دَابَّةٍ:- زمین پر چلنے والا، جمع دَوَابُّ.

۳۸ طٰٓئِرٍ:- پرندہ، جمع طَيْرٌ اور طُيُوْرٌ.

۳۸ يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ:- وہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتا ہے۔
(يَطِيْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَيْرٌ اور طَيَرَانٌ ہے۔ (جَنَاحَيْهِ) یہ اصل میں جَنَاحَيْنِ جَنَاحٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۸ مَافَرَّطْنَا:- ہم نے چھوڑا نہیں۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (فَرَّطْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْرِيْطٌ

۳۸ يُحْشَرُوْنَ:- وہ لوگ جمع کیے جائیں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَشْرٌ.

۳۹ صُمٌّ بُكْمٌ:- بہرے اور گونگے۔ (صُمٌّ) کا واحد اَصَمُّ ہے۔ اور (بُكْمٌ) کا واحد اَبْكَمُ ہے۔ صَمَمٌ اور بَكَمٌ سے صفت مشبہ ہیں۔ یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۴۰ اَرَءَيْتَكُمْ:- تم دیکھو تم بتلاؤ، تم مجھے بتلاؤ۔ (اَرَءَيْتَكُمْ) اَخْبِرُوْنِيْ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اَ) ہمزہ استفہام۔ (رَءَيْتَ) فعل با فاعل۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر (تَ) ضمیر بارز مرفوع کی تاکید کے لیے ہے، اور (تَ) ضمیر مفرد اور (كُمْ) ضمیر جمع میں کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ جمع میں مفرد پایا جاتا ہے۔ (رَءَيْتَ) فعل کے دونوں مفعول محذوف ہیں، اس کی اصل عبارت یہ ہے۔ اَرَءَيْتَكُمْ آلِهَتَكُمْ اَنْ تَنْفَعَكُمْ (تفسیر مظہری)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۴۲ اَلْبَاْسَآءِ:- تنگ دستی محتاجی۔

۴۲ الضَّرَّآءِ:- بیماری، پریشانی۔

۴۲ یَتَضَرَّعُوْنَ:- وہ لوگ عاجزی کریں، وہ لوگ گڑگڑائیں۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرُّعٌ۔

۴۳ تَضَرَّعُوْا:- ان لوگوں نے عاجزی کی، وہ لوگ گڑگڑائے۔ باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرُّعٌ۔

۴۳ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ:- ان کے دل سخت ہوگئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر قَسْوٌ، قَسْوَةٌ اور قَسَاوَةٌ ہے۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۴۴ مُبْلِسُوْنَ:- مایوس ہونے والے، ناامید ہونے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد مُبْلِسٌ اور مصدر اِبْلَاسٌ ہے۔

۴۶ اَرَءَيْتُمْ:- کیا تم نے دیکھا، تم دیکھو، تم بتلاؤ۔ (أ) ہمزۂ استفہام، (رَءَيْتُمْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ۔

۴۶ يَصْدِفُوْنَ:- وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدْفٌ ہے۔

۴۷ اَرَءَيْتَكُمْ:- تم دیکھو، تم مجھے بتلاؤ۔ اَخْبِرُوْنِيْ کے معنی میں ہے (تفسیر جلالین) اس کی تحقیق آیت ۴۰/ میں دیکھئے۔

۴۸ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ:- نہ ان پر کوئی ڈر ہوگا، نہ ان کو کوئی اندیشہ ہوگا۔ (خوف) باب سمع سے مصدر ہے۔ (خوف) ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے لاحق ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ، عَلَى الْمُتَوَقَّعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۴۸ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ:- نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ۔ (حزن) ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے پیش آنے کے بعد لاحق ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ ۔ (تفسیر بیضاوی)

۴۹ لَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ :- ان کو عذاب نہیں چھوئے گا، ان کو عذاب نہیں پہنچے گا۔ (لَا يَمَسُّ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ۔

۵۱ اَنْذِرْ :- آپ ڈرایئے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ۔

۵۲ لَا تَطْرُدْ :- آپ دور نہ کیجئے، آپ نہ نکالئے۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر طَرْدٌ۔

۵۲ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ :- وہ لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔ (يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَعْوٌ، دَعْوَةٌ، دُعَاءٌ۔

۵۲ اَلْغَدٰوةِ :- صبح۔ جمع غَدَوَاتٌ ہے۔

۵۲ اَلْعَشِيِّ :- شام۔ واحد عَشِيَّةٌ۔

۵۳ فَتَنَّا :- ہم نے آزمایا، ہم نے آزمائش میں ڈال دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ وفُتُوْنٌ۔

۵۳ مَنَّ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ (مَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ۔

۵۳ لِتَسْتَبِيْنَ :- تاکہ وہ ظاہر ہو جائے، تاکہ وہ واضح ہو جائے۔ (تَسْتَبِيْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِبَانَةٌ۔

۵۵ تَسْتَعْجِلُوْنَ :- تم لوگ جلدی طلب کرتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ۔

۵۷ يَقُصُّ الْحَقَّ :- وہ (اللہ تعالیٰ) حق بات بیان فرماتے ہیں۔ (يَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَصَصٌ۔

۵۷ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ :- غیب کے خزانے، غیب کی کنجیاں۔ اگر (مَفَاتِحُ) کا واحد مَفْتَحٌ ہو تو اس کے معنی خزانہ، اور اگر مَفَاتِحُ کا واحد مِفْتَحٌ ہو تو اس کے معنی کنجی کے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مفاتح غیب پانچ چیزیں ہیں، جن کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے: (۱) رحم میں کیا ہے۔ (۲) آئندہ کل کیا ہوگا۔ (۳) بارش کب ہوگی۔ (۴) موت کہاں آئے گی۔ (۵) موت کب آئے گی۔ ان پانچ چیزوں کا یقینی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۹ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ:- واضح کتاب، اگر کتاب مبین سے مراد علم الٰہی ہے تو یہ استثناء ماقبل سے بدل کل ہے، اور اگر کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے تو یہ استثناء ماقبل سے بدل اشتمال ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (کِتٰبٌ) مصدر مَکْتُوْبٌ کے معنی میں ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَۃٌ

۶۰ یَتَوَفّٰىكُمْ:- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قبض کر لیتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قبضہ میں لے لیتا ہے۔ یہاں توفی سے مراد سلانا ہے (تفسیر مظہری)۔ (یَتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّیْ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ جَرَحْتُمْ:- تم نے کام کیا، تم نے عمل کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَرْحٌ۔

۶۰ یَبْعَثُكُمْ:- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اٹھا دیتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو جگا دیتے ہیں۔ (یَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى:- تا کہ مقررہ مدت (دنیوی زندگی) پوری کر دی جائے، تا کہ مقررہ وقت پورا کر دیا جائے۔ (یُقْضٰی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ۔ (اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت۔ جمع: آجَالٌ۔ (مُسَمًّى) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر تَسْمِیَۃٌ۔

۶۰ یُنَبِّئُكُمْ:- وہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں خبر دیں گے، وہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں بتلا دیں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

(یُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

٦١ اَلْقَاهِرُ:— زبردست، غالب۔ (قَهْرٌ) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔

٦١ حَفَظَةٌ:— حفاظت کرنے والے، نگہبانی کرنے والے، نگرانی کرنے والے۔ اس کا واحد حَافِظٌ ہے۔ یہاں پر (حَفَظَةٌ) سے مراد فرشتے ہیں، جو لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں اور انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

٦١ لَا یُفَرِّطُوْنَ:— وہ لوگ (فرشتے) کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفْرِیْطٌ.

٦٣ یُنَجِّیْكُمْ:— وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو نجات دیتے ہیں۔ (یُنَجِّیْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْجِیَةٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

٦٣ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ:— خشکی اور دریا کے اندھیرے۔ یہاں پر ظُلُمٰتٌ سے مراد پریشانیاں اور سختیاں ہیں۔ (ظُلُمٰتٌ) کا واحد ظُلْمَةٌ ہے۔ (اَلْبَرُّ) کے معنی خشکی، خشک زمین۔ جمع بُرُوْرٌ. (اَلْبَحْرُ) کے معنی دریا۔ جمع اَبْحُرٌ وَ بُحُوْرٌ وَ بِحَارٌ.

٦٣ تَضَرُّعًا:— گریہ وزاری کرتے ہوئے، عاجزی کرتے ہوئے۔ باب تفعل سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

٦٣ خُفْیَةً:— پوشیدہ ہونے کی حالت میں، پوشیدہ طور پر، چپکے چپکے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

٦٤ كَرْبٌ:— غم، سختی، پریشانی۔ جمع كُرُوْبٌ.

٦٥ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا:— وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بھڑا دیں (لڑا دیں) مختلف جماعتیں بنا کر، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بھڑا دیں مختلف فرقے بنا کر۔ (یَلْبِسُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَبْسٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ ان

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (شِیَعٌ) کا واحد: شِیْعَۃٌ معنی جماعت۔

۶۵ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ:— ہم آیتوں کو بیان کرتے ہیں، ہم دلائل کو بیان کرتے ہیں۔ (نُصَرِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِیْفٌ۔ (اَلْاٰیٰتُ) کا واحد: اٰیَۃٌ معنی آیت، دلیل، نشانی۔

۶۶ وَکِیْلٌ:— ذمہ دار، نگہبان، داروغہ۔ وَکَلٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۷ مُسْتَقَرٌّ:— واقع ہونے کا وقت۔ اِسْتِقْرَارٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔

۶۸ اَلَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا:— جو لوگ ہماری آیتوں میں مشغول ہوتے ہیں (تکذیب اور استہزاء کے ساتھ)۔ یعنی جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں (تفسیر مظہری) جو لوگ ہماری آیتوں میں عیب جوئی کرتے ہیں۔ (بیان القرآن) (یَخُوْضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ۔

۶۸ یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ:— (اگر) شیطان تجھ کو بھلا دے۔ (یُنْسِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف با نون ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسَاءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِنْسَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۷۰ ذَرْ:— تو چھوڑ دے، تو کنارہ کش ہو جا۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں فعل مضارع اور فعل امر و نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۷۰ غَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا:— دنیوی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۰ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ:— کہ گرفتار نہ ہو جائے کوئی شخص (عذاب میں)، کہ پھنس نہ جائے کوئی شخص (عذاب میں)۔ (تُبْسَلَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر غائب، مصدر اِبْسَالٌ ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس میں لائے نفی مقدر ہے، اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

۷۰ اُبْسِلُوْا :۔ وہ لوگ گرفتار ہو گئے، وہ لوگ پھنس گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْسَالٌ۔

۷۱ حَمِیْم :۔ سخت گرم پانی، تیز کھولتا ہوا پانی۔ حَمٌّ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۱ نُرَدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا :۔ (کیا) ہم الٹے پاؤں پھر جائیں، یعنی کیا معاذ اللہ ہم دین اسلام سے پھر جائیں۔ (نُرَدُّ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَدٌّ۔ (اَعْقَابٌ) کا واحد عَقِبٌ معنی ایڑی۔

۷۱ کَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ :۔ اس شخص کی طرح جس کو (شیطانوں نے) بے راہ کر دیا ہو۔ (اسْتَهْوَتْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِهْوَاءٌ۔ یہ اصل میں اِسْتِهْوَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا فاعل شیاطین جمع مکسر ہے، اسی کے اعتبار سے واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع اَلَّذِیْ ہے۔

۷۱ اِئْتِنَا :۔ تو ہمارے پاس آ جا۔ (اِئْتِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۱ لِنُسْلِمَ :۔ تا کہ ہم فرماں برداری کریں۔ (نُسْلِمَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْلَامٌ۔ شروع میں لام مکسور تعلیل کے لیے ہے۔

۷۲ تُحْشَرُوْنَ :۔ تم لوگ جمع کیے جاؤ گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَشْرٌ۔

۷۳ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ :۔ صور میں پھونک ماری جائے گی، صور پھونکا جائے گا۔ (یُنْفَخُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ۔ (صُوْرٌ) کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نرسنگھا، سینگ کی طرح ایک چیز ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ جمع: اَصْوَارٌ۔

۷۳ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ: -- چھپی ہوئی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا۔ (عَالِمٌ) باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر۔ (اَلْغَیْبُ) چھپی ہوئی چیزیں۔ باب ضرب سے مصدر ہے، اسم فاعل غَائِبٌ کے معنی میں ہے۔ (اَلشَّهَادَةُ) کھلی ہوئی چیزیں۔ باب سمع سے مصدر ہے، اسم مفعول مَشْهُوْدٌ کے معنی میں ہے۔

۷۳ اَلْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ: -- بہت حکمت والا، بہت خبر رکھنے والا۔ حِكْمَةٌ اور خُبْرٌ سے فَعِیْل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حِكْمَةٌ اور خُبْرٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۷۵ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ: -- آسمانوں اور زمین کے عجائبات، آسمانوں اور زمین کی مخلوقات۔ (مَلَكُوْتٌ) یہ ملک سے مشتق ہے، مبالغہ کے لیے واؤ اور تاء کو بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کے معنی حکومت اور سلطنت کے بھی آتے ہیں۔

۷۶ جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ: -- ان پر (حضرت ابراہیم علیہ السلام پر) رات چھا گئی۔ (جَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَنٌّ۔

۷۶ كَوْكَبًا: -- ایک ستارہ، جمع: كَوَاكِبُ۔ یہاں پر ستارہ سے مراد زہرہ یا مشتری ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۶ اَفَلَ: -- وہ غائب ہوگیا، وہ غروب ہوگیا۔ باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُفُوْلٌ۔

۷۶ الْاٰفِلِیْنَ: -- غائب ہونے والے، غروب ہونے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اٰفِلٌ اور مصدر اُفُوْلٌ ہے۔ باب ضرب اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۷ الْقَمَرَ: -- چاند۔ جمع: اَقْمَارٌ

۷۷ بَازِغًا: -- چمک دار، چمکنے والا، چمکتا ہوا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر بَزْغٌ اور بُزُوْغٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۰ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ :- میں نے اپنے چہرہ کو متوجہ کرلیا، میں نے اپنا رخ کرلیا۔ (وَجَّهْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوْجِيْهٌ. (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ۔ جمع وُجُوْهٌ.

۸۰ فَطَرَ :- اس نے پیدا فرمایا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ.

۸۰ حَنِيْفًا :- دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حَنَفٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۱ حَاجَّهٗ قَوْمُهٗ :- ان کی قوم نے ان سے حجت کی، ان کی قوم نے ان سے بحث کی۔ (حَاجَّ) باب مفاعلہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت۔ جمع اَقْوَامٌ

۸۲ سُلْطَانًا :- دلیل۔ جمع سَلَاطِيْنُ.

۸۳ لَمْ يَلْبِسُوْا :- ان لوگوں نے نہیں ملایا۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَبْسٌ.

۸۳ ظُلْمٌ :- ظلم، شرک۔ یہاں پر ظلم سے مراد شرک ہے، جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو یہ حکم مسلمانوں پر بہت شاق گذرا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کون شخص ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا ہے۔ یعنی ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس سے گناہ کا صدور نہیں ہوتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم لوگوں نے حضرت لقمان کی بات نہیں سنی جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہی تھی يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ. (متفق علیہ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۴ اِبْرَاهِيْمَ:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۱ آیت/۱۲۴ میں دیکھئے۔

۸۴ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ:- بہت حکمت والا، بہت علم والا۔ حِكْمَةٌ اور عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغے کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حِكْمَةٌ باب کرم سے اور عِلْمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۸۵ وَهَبْنَا:- ہم نے عطا کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ۔

۸۵ اِسْحٰقَ:- حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۵ يَعْقُوْبَ:- حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔

۸۵ هَدَيْنَا:- ہم نے ہدایت دی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر هُدًى وَهِدَايَةٌ۔

۸۵ نُوْحًا:- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۵ دَاوٗدَ:- حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۲) آیت (۲۵۱) میں دیکھئے۔

۸۵ سُلَيْمٰنَ:- حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۰۲) میں دیکھئے۔

۸۵ اَيُّوْبَ:- حضرت ایوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۵ يُوْسُفَ:- حضرت یوسف علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۲) سورہ یوسف کے شروع میں دیکھئے۔

۸۵ مُوْسٰى:- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۸۵ هٰرُوْنَ:- حضرت ہارون علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۶ زَكَرِيَّا:- حضرت زکریا علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۳) آیت (۳۸) میں دیکھئے۔

۸۶ يَحْيٰى:- حضرت یحیٰی علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۳) آیت (۳۹) سورۂ آل عمران میں دیکھئے۔

۸۶ عِيْسٰى:- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۶ اِلْیَاسَ:۔ حضرت الیاس علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں بعض علماء کا قول ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام بن متی بن فنحاص بن عیزار بن حضرت ہارون علیہ السلام۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، آپ کے دو نام ہیں ایک نام حضرت الیاس علیہ السلام اور دوسرا نام حضرت ادریس علیہ السلام ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

یہ ملک شام کے ایک شہر بعلبک کی طرف بھیجے گئے تھے، بعلبک کے رہنے والے بعل نامی بت کی پوجا کرتے تھے، اور اسی بت کے نام پر انہوں نے اپنے شہر کا نام رکھا تھا، حضرت الیاس علیہ السلام نے بعلبک والوں کو بت پرستی سے منع فرمایا، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، اور ان لوگوں کو بت پرستی کا انجام بتایا، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا، حضرت الیاس علیہ السلام ان کو برابر سمجھاتے رہے، مگر وہ نافرمانی کرتے رہے، اور آخرکار تباہ و برباد ہوئے۔

۸۷ اِسْمٰعِیْلَ:۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۷ اَلْیَسَعَ:۔ حضرت یسع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں، آپ کے والد صاحب کا نام اخطوب بن عجوز ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

لفظ یسع کے عربی اور عجمی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ لفظ عجمی ہے، تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ ایک عجمی علم ہے، جس پر الف لام داخل کر دیا گیا ہے، علامہ سیوطیؒ نے اتقان میں ایک قول نقل کیا ہے کہ الیسع ذوالکفل کا دوسرا نام ہے، اور دوسرا قول یہ نقل کیا ہے کہ حضرت الیسع نے حضرت ذوالکفل کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا۔

(قاموس القرآن بحوالہ الاتقان)

۸۷ یُوْنُسَ:۔ حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۷ لُوْطًا:۔ حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی حضرت ہاران کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صاحب زادے ہیں، یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم معاذ اللہ کفر وشرک کے ساتھ بد فعلی (لواطت) کے گناہ میں مبتلا تھی، حضرت لوط علیہ السلام نے ان لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، اور کفر وشرک اور بد فعلی کے گناہ سے بہت تاکید کے ساتھ منع فرمایا، اور نافرمانی کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب سے ڈرایا، لیکن وہ لوگ سرکشی کرتے رہے، اور کسی طرح نافرمانی سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے اوپر سخت عذاب آیا، اور اس کے ذریعہ وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

۸۸ اِجْتَبَیْنٰھُمْ:- ہم نے ان کو منتخب کیا۔ اِجْتَبَیْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِجْتِبَاءٌ یہ اصل میں اِجْتِبَایٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۹۰ وَکَّلْنَا:- ہم نے مقرر کیا، باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْکِیْلٌ۔

۹۱ بِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ:- آپ ان کے طریقہ پر چلیے۔ (ھُدیٰ) کے معنیٰ طریقہ۔ یہ مضاف ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، یہ مضاف الیہ ہے۔ (اِقْتَدِ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقْتِدَاءٌ. یہ اصل میں اِقْتِدَاوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اِقْتَدِہْ) کی ھاء کے بارے میں پہلا قول یہ ہے کہ اس کے آخر میں ھاء سکتہ ہے، اس لیے اس کا کوئی مرجع نہیں ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ضمیر ہے اور اس کا مرجع مصدر ہے، اس کی اصل عبارت اِقْتَدِ الْاِقْتِدَاءَ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ اَلْاِقْتِدَاءُ مصدر اس صورت میں تاکید کے لیے ہے۔

۹۲ مَاقَدَرُوا اللّٰہَ:- ان لوگوں (یہودیوں) نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم نہیں کی، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا نہیں۔ (مَاقَدَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ۔

۹۲ قَرَاطِیْسَ:- متفرق اوراق، مختلف اوراق۔ واحد قِرْطَاسٌ۔

آیت نمبر ۹۲ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ:- آپ ان کو ان کے مشغلہ میں چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْ) باب سمع سے

besturdubooks.wordpress.com

فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۹۳ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی :۔ تا کہ آپ مکہ والوں کو ڈرائیں۔ (تُنْذِرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے آخر میں نصب آگیا ہے۔

۹۳ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ :۔ موت کی سختیاں۔ (غَمَرَاتٌ) کا واحد غَمْرَۃٌ ہے۔

۹۳ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ :۔ اپنے ہاتھوں کو بڑھانے والے۔ (بَاسِطُوْا) بَسْطٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (اَیْدِیْ) کا واحد یَدٌ معنی ہاتھ۔

۹۳ عَذَابَ الْهُوْنِ :۔ ذلت کا عذاب، رسوائی کا عذاب۔ ایسا عذاب جس میں تکلیف جسمانی بھی ہو اور ذلت روحانی بھی ہو۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف۔ جمع: اَعْذِبَةٌ۔ (هُوْنٌ) کے معنی رسوائی اور ذلت۔

۹۳ كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ :۔ تم لوگ تکبر کرتے تھے۔ باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِكْبَارٌ۔

۹۵ فُرَادٰی :۔ اکیلے اکیلے، تنہا تنہا اس کا واحد فَرْدٌ ہے۔ فَرْدٌ کی جمع فُرَادٰی خلاف قیاس ہے، قیاس کے اعتبار سے فَرْدٌ کی جمع اَفْرَادٌ آتی ہے۔ لفظ فُرَادٰی ترکیب نحوی کے اعتبار سے حال ہے۔

۹۵ خَوَّلْنٰكُمْ :۔ ہم نے تم کو دیا، ہم نے تم کو عطا کیا۔ (خَوَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَخْوِیْلٌ۔ (كُمْ) ضمیر مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۵ شُفَعَآءَكُمْ :۔ تمہاری سفارش کرنے والے۔ (شُفَعَاءُ) کا واحد شَفِیْعٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹۵ زَعَمْتُمْ :۔ تم نے گمان کیا، تم نے دعویٰ کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۵ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ :- آپس میں قطع تعلق ہو گیا تمہارا آپس میں تعلق ختم ہو گیا۔(تَقَطَّعَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَطُّعٌ۔

۹۵ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ :- تم لوگ دعوی کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ۔

۹۶ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی :- دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا۔(فَالِقٌ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَلْقٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(اَلْحَبُّ) کا واحد حَبَّةٌ معنی دانہ۔(النَّوٰی) کا واحد: نَوَاةٌ معنی گٹھلی۔

۹۶ الْحَيُّ :- زندہ، جاندار۔ جمع: اَحْيَاءٌ ، حَيَاةٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۹۶ الْمَيِّتُ :- مردہ، بے جان۔ جمع: مَيِّتُوْنَ. اور موتی۔

۹۶ تُؤْفَكُوْنَ :- تم الٹے چلے جا رہے ہو، تم لوگ (حق سے) پھرے جا رہے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفْكٌ، اُفُوْكٌ.

۹۷ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ :- صبح کو نکالنے والا۔(فَالِقٌ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَلْقٌ، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۷ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ :- بہت زبردست، بہت جاننے والے کا مقرر کیا ہوا۔(تَقْدِيْرٌ) باب تفعیل سے مصدر اسم مفعول مُقَدَّرٌ کے معنی میں ہے۔(اَلْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ) عِزَّةٌ اور عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور عِلْمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۹۹ اَنْشَاَكُمْ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔(اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۹ مُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ :- (مُسْتَقَرٌّ) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ (مراد زیادہ رہنے کی جگہ)۔ اِسْتِقْرَارٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔(مُسْتَوْدَعٌ) امانت رکھنے کی جگہ (مراد کم رہنے کی جگہ) اِسْتِيْدَاعٌ، (اِسْتِوْدَاعٌ) سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ا اکثر مفسرین کے نزدیک مستقر سے مراد "ماں کا رحم" اور مستودع سے مراد "باپ کی پشت" ہے۔ اس لیے کہ ماں کے رحم میں باپ کی پشت سے زیادہ ٹھہرنا ہوتا ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد "رحم مادر" اور مستودع سے مراد "منزل قبر" ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد "رحم مادر" اور مستودع سے مراد "صلب پدر" ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد "قبر" اور مستودع سے مراد "دنیا" ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک مستقر سے مراد "جنت یا دوزخ" ہے جو دائمی ٹھکانا ہے، اور مستودع سے مراد "صلب پدر، رحم مادر، دنیا اور قبر" وغیرہ تمام عارضی ٹھکانے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۱۰۰ خَضِراً:۔ سبز، ہرا۔ اس سے مراد سبز شاخ یا سبز کھیتی ہے۔
خَضِرٌ فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۰ حَبّاً مُتَرَاكِباً:۔ اوپر تلے چڑھے ہوئے دانے۔ حَبٌّ کے معنی دانے، واحد: حَبَّةٌ. (مُتَرَاكِبٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَرَاكُبٌ کے معنی تہ بہ تہ ہونا، ایک دوسرے پر سوار ہونا۔

۱۰۰ النَّخْلِ:۔ کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ.

۱۰۰ طَلْعِهَا: ان کا گابھا، ان کا گچھا، ان کی ابتدائی کلی۔
(طَلْعٌ) کے معنی گابھا، گچھا، کھجور کے درخت کا پہلا پھول، کھجور کے درخت کی ابتدائی کلی۔

اس کی جمع: اَطْلَاعٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع "النَّخْلُ" ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے (مِنَ النَّخْلِ) مبدل منہ اور (طَلْعِهَا) بدل ہے، اور بدل و مبدل منہ دونوں مل کر خبر مقدم ہے۔

۱۰۰ قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ:۔ جھکے ہوئے گچھے، لٹکے ہوئے خوشے۔ (قِنْوَانٌ) کا واحد: قِنْوٌ معنی گچھا، خوشہ۔ (دَانِيَةٌ) کے معنی قریب، دُنُوٌّ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۰ جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ :- انگور کے باغات۔ (جَنّٰتٍ) کا واحد جَنَّةٌ معنی باغ۔ (اَعْنَابٌ) کا واحد عِنَبٌ۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۱۰۰ الرُّمَّانَ :- انار، واحد رُمَّانَةٌ۔

۱۰۰ مُشْتَبِهًا :- ایک دوسرے سے ملتا جلتا، ایک دوسرے کے مشابہ۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِشْتِبَاهٌ۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔

۱۰۰ اِذَآ اَثْمَرَ :- جب وہ پھل لائے، جب وہ پھل لاتا ہے۔ (اَثْمَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثْمَارٌ۔ (اِذَا) کی وجہ سے مضارع کے معنی میں ہے۔

۱۰۰ يَنْعِهٖ :- اس کا پکنا۔ (يَنْعٌ) مصدر ہے، باب فتح اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی پھل کا پختہ ہونا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع ثَمَرٌ ہے۔

۱۰۱ خَرَقُوْا :- ان لوگوں نے تراش لیا، ان لوگوں نے گڑھ لیا۔ باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْقٌ۔

۱۰۱ يَصِفُوْنَ :- وہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَصْفٌ۔

۱۰۲ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ :- آسمانوں اور زمین کا انوکھا بنانے والا، آسمانوں اور زمین کا بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا۔ (بَدِيْعٌ) بَدْعٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ ترکیب نحوی میں یہ (هُوَ) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت هُوَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے۔

۱۰۲ صَاحِبَةٌ :- ساتھ رہنے والی، اس سے مراد بیوی ہے۔ صَحْبٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۳ وَكِيْلٌ :- کارساز۔ وَكْلٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۴ لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ :- نگاہیں اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا احاطہ نہیں کر سکتی ہیں۔ (لَاتُدْرِكُ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِدْرَاکٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْاَبْصَارُ) کا واحد بَصَرٌ بمعنی نگاہ، آنکھ۔

۱۰۳ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ:- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نگاہوں کا احاطہ کر لیتا ہے، وہ نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے۔ (يُدْرِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاکٌ. (اَلْاَبْصَارُ) کا واحد بَصَرٌ بمعنی نگاہ، آنکھ۔

۱۰۳ اَللَّطِيْفُ:- بہت لطف کرنے والا، بہت مہربانی کرنے والا، تمام پوشیدہ چیزوں کا بہت جاننے والا، باریک بیں۔ لُطْفٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۳ اَلْخَبِيْرُ:- بہت خبر رکھنے والا، بہت واقفیت رکھنے والا۔ خُبْرٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۵ بَصَائِرُ:- نشانیاں، دلائل۔ واحد: بَصِيْرَةٌ.

۱۰۵ مَنْ اَبْصَرَ:- جو شخص (راہ حق کو) دیکھ لے گا۔ (اَبْصَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ.

۱۰۵ مَنْ عَمِيَ:- جو شخص اندھا رہے گا، یعنی جو شخص راہ حق کو نہیں دیکھے گا اور اس سے اعراض کرے گا۔ (عَمِيَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَمًى.

۱۰۵ حَفِيْظٌ:- محافظ، نگہبان، نگراں۔ حِفْظٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۶ دَرَسْتَ:- آپ نے (دوسرے سے) پڑھ لیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دَرْسٌ.

۱۰۹ لَا تَسُبُّوْا:- تم لوگ برا نہ کہو، تم لوگ گالی نہ دو۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَبٌّ.

۱۰۹ مَرْجِعُهُمْ:- ان کا لوٹنا، ان کے لوٹنے کی جگہ۔ (مَرْجِعٌ) اس میں مصدر میمی اور اسم ظرف

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر دونوں کا احتمال ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ اَلْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ :- نشانیاں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، یعنی نشانیاں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔
(اَلْاٰيٰتُ) کے معنی نشانیاں۔ واحد: آيَةٌ .

۱۱۰ مَا يُشْعِرُكُمْ :- تم کو کیا خبر ہے۔ یہ استفہام انکاری ہے، یعنی تم کو خبر نہیں۔ (مَا) برائے استفہام۔ (يُشْعِرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْعَارٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱۱ نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ :- ہم ان کے دلوں اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے۔
(نُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْلِيْبٌ .
(اَفْئِدَةٌ) کا واحد: فُؤَادٌ معنی دل۔ (اَبْصَارٌ) کا واحد: بَصَرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔

۱۱۱ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ :- ہم ان کو ان کی سرکشی میں چھوڑ دیں گے۔ (نَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (طُغْيَانٌ) باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی سرکشی کرنا، حد سے بڑھ جانا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۱ يَعْمَهُوْنَ :- وہ لوگ حیران و سرگرداں ہو رہے ہیں، حیران و سرگرداں ہونے کی حالت میں۔
(يَعْمَهُوْنَ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ
ترکیب نحوی میں یہ جملہ حالیہ ہے۔

﴿الحمد للہ پارہ /۷ مکمل ہو گیا﴾

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّنَا پارہ (۸) سورۃ انعام

آیت نمبر

۱۱۱ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَا :— اگر بیشک ہم ان کے اوپر اتار دیتے۔ (نَزَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تَنْزِیْلٌ۔

۱۱۱ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى :— مردے (زندہ ہوکر) ان سے باتیں کرتے۔ (كَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْلِيْمٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْمَوْتٰى) کا واحد مَيِّتٌ، معنی مردہ۔ (لَوْ) شرطیہ کی وجہ سے شرط کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۱۱۱ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ :— ہم ان کے پاس جمع کر دیتے۔ (حَشَرْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ اس کا عطف جملہ شرطیہ پر ہے۔

۱۱۱ قُبُلًا :— آمنے سامنے۔ (مُقَابِلًا) کے معنی میں ہے۔ كُلَّ شَيْءٍ سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۲ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ :— ان میں سے بعض بعض کو وسوسہ ڈالتے ہیں، ان میں سے بعض بعض کو سکھاتے ہیں۔ (يُوْحِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْحَاءٌ۔ یہ اصل میں اُوْحَايٌ ہے۔ اس میں واؤ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ یہاں پر يُوْحِيْ يُوَسْوِسُ کے معنی میں ہے۔

۱۱۲ زُخْرُفَ الْقَوْلِ :— ملمع کی ہوئی بات، چکنی چپڑی بات۔ (زُخْرُفٌ) کی جمع: زَخَارِفُ۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع اَقْوَالٌ۔

۱۱۲ غُرُوْرًا :— دھوکا دینے کے لیے۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۲ ذَرْهُمْ :— آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر وذرُ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۳ لِتَصْغٰى اِلَيْهِ :- تا کہ (ان کے دل) ملمع کی ہوئی بات کی طرف مائل ہو جائیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَغْیٌ۔ (اِلَيْهِ) میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع (زُخْرُفَ الْقَوْلِ) ہے۔

۱۱۳ لِيَقْتَرِفُوْا :- تا کہ وہ لوگ ارتکاب کریں۔ (يَقْتَرِفُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْتِرَافٌ۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۱۱۳ مُقْتَرِفُوْنَ :- ارتکاب کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا مصدر "اِقْتِرَافٌ" اور مادہ "قَرْفٌ" ہے۔

۱۱۵ اَبْتَغِيْ حَكَمًا :- (کیا) میں کوئی فیصلہ کرنے والا تلاش کرلوں۔ (اَبْتَغِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِبْتِغَاءٌ۔ یہ اصل میں اِبْتِغَايٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (حَكَمٌ) کے معنی حکم جاری کرنے والا، فیصلہ کرنے والا۔ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ الْمُمْتَرِيْنَ :- شک کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد اَلْمُمْتَرِيْ، اور مصدر اِمْتِرَاءٌ۔

۱۱۶ يَخْرُصُوْنَ :- وہ لوگ قیاس کرتے ہیں، وہ لوگ اندازہ کرتے ہیں، وہ لوگ قیاسی باتیں کرتے ہیں، وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْصٌ۔

۱۲۰ اُضْطُرِرْتُمْ :- تم لوگ مجبور ہو گئے، تم لوگ مجبور کر دیئے گئے۔ باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِضْطِرَارٌ۔ یہ اصل میں اِضْتِرَارٌ ہے۔ اس میں افتعال کی تاء کو طاء سے بدل دیا گیا ہے، اس کا مادہ ضَرَرٌ ہے۔

۱۲۰ لَيُضِلُّوْنَ :- یقیناً وہ لوگ گمراہ کرتے ہیں، یقینی بات ہے وہ لوگ بہکاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (يُضِلُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ۔

۱۲۰ اَلْمُعْتَدِيْنَ:— حد سے تجاوز کرنے والے، حد سے بڑھنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد: اَلْمُعْتَدِیْ اور مصدر اِعْتِدَاءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے، واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۲۱ ذَرُوْا:— تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۱ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ:— وہ لوگ گناہ کرتے ہیں۔ (يَكْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر كَسْبٌ۔ (اَلْاِثْمُ) کے معنی گناہ۔ جمع آثامٌ۔

۱۲۲ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ:— وہ لوگ (شیاطین) اپنے دوستوں (کافروں) کو وسوسہ ڈالتے ہیں، وہ لوگ (شیاطین) اپنے دوستوں (کافروں) کو سکھاتے ہیں۔ (يُوْحُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْحَاءٌ۔ (اَوْلِيَاءُ) کا واحد: وَلِیٌّ معنی دوست۔

۱۲۳ مَيْتاً:— مردہ، یہاں اس سے مراد کافر ہے۔ (تفسیر مظہری) جمع: اَمْوَاتٌ اور مَوْتٰی آتی ہے۔

۱۲۳ اَحْيَيْنٰهُ:— ہم نے اس کو زندہ کر دیا، یہاں پر زندہ کرنے سے مراد ہدایت دینا ہے۔ (اَحْيَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْيَاءٌ۔ یہ اصل میں اِحْيَايٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، کا مرجع (مَنْ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۲۴ جَعَلْنَا فِیْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا:— ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار بنا دیئے، ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں کو جرائم کا مرتکب بنا دیا۔ (اَكَابِر) کا واحد: اَكْبَرُ معنی بڑا، مراد سردار اور رئیس ہے۔ (مُجْرِمِیْ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (هَا) ضمیر کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔ (جَعَلْنَا) فعل با فاعل (فِیْ كُلِّ قَرْيَةٍ) جار مجرور ہو کر جَعَلْنَا سے متعلق ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَکَابِرَ) مفعول اول ہے، اور (مُجْرِمِیْهَا) مفعول ثانی ہے۔(بیان القرآن) اس جملہ میں متعدد ترکیبیں ہیں، تفصیل کے لیے تفسیر مظہری اور اعراب القرآن دیکھیے۔

۱۲۴ مَا یَمْکُرُوْنَ:— وہ لوگ حیلے نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ شرارت نہیں کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ۔

۱۲۵ اَلَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا:— وہ لوگ جنہوں نے جرم کیا۔ (اَجْرَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْرَامٌ۔

۱۲۵ صَغَارٌ:— ذلت، رسوائی۔ باب کرم سے مصدر ہے، معنی ذلیل ہونا۔

۱۲۶ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ:— وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے سینہ (دل) کو (اسلام قبول کرنے کے لیے) کشادہ کر دیتے ہیں۔ (یَشْرَحْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَرْحٌ۔ (صَدْرٌ) کے معنی سینہ، مراد دل ہے۔ جمع: صُدُوْرٌ۔

۱۲۶ ضَیِّقًا:— تنگ، ضَیِّقٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۶ حَرَجًا:— بہت تنگ۔

باب سمع سے مصدر ہے، مبالغہ کے لیے مصدر کو صفت بنا دیا گیا ہے۔

۱۲۶ یَصَّعَّدُ فِی السَّمَاءِ:— وہ آسمان پر چڑھتا ہے، وہ آسمان میں چڑھتا ہے۔ (یَصَّعَّدُ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَّعُّدٌ ہے۔ (یَصَّعَّدُ) اصل میں یَتَصَعَّدُ ہے، تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔ اِصَّعُّدٌ اصل میں تَصَعُّدٌ ہے، تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا، اور ابتداء بالسکون کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۱۲۶ اَلرِّجْسَ:— عذاب، لعنت، گندگی۔ جمع: اَرْجَاسٌ۔

۱۲۷ یَذَّکَّرُوْنَ:— وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّکُّرٌ۔ (یَذَّکَّرُوْنَ) اصل میں یَتَذَکَّرُوْنَ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ یَذَّکَّرُوْنَ ہو گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۲۸ دَارُ السَّلَامِ :- سلامتی کا گھر، اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۲۹ یَحْشُرُهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کو جمع فرمائیں گے۔ (یَحْشُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَشْرٌ ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲۹ اِسْتَكْثَرْتُمْ :- تم نے بہت حصہ لیا، تم نے بہت جمع کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِكْثَارٌ ۔

۱۲۹ اِسْتَمْتَعَ :- اس نے فائدہ حاصل کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ ۔

۱۲۹ اَجَّلْتَ لَنَا :- آپ نے ہمارے لیے مدت مقرر فرمائی۔ (اَجَّلْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاجِيْلٌ ۔

۱۲۹ مَثْوٰكُمْ :- تمہارا ٹھکانا۔ (مَثْوٰی) اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع مَثَاوِیْ اور مصدر ثَوَاءٌ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۰ نُوَلِّيْ :- ہم ملا دیں گے، ہم قریب کر دیں گے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْلِيَةٌ ۔

۱۳۰ يَكْسِبُوْنَ :- وہ لوگ عمل کرتے ہیں، وہ لوگ کام کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ۔

۱۳۱ يَقُصُّوْنَ :- وہ لوگ بیان کرتے ہیں (بیان کرتے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر قَصَصٌ ۔

۱۳۱ غَرَّتْهُمْ :- ان کو دھوکا دیا، ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۳ يُذْهِبْكُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو لے جائیں (یعنی تم کو ہلاک فرما دیں) (يُذْهِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ ۔ جواب شرط کی وجہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سے حالت جزم میں ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۳ **یَسْتَخْلِفْ**:- وہ (اللہ تعالیٰ) جانشیں بنادیں، قائم مقام بنادیں۔ یعنی تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو آباد کردیں۔

جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ۔

۱۳۳ **اَنْشَاَکُمْ**:- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۵ **لَاٰتٍ**:- یقینی طور پر آنے والا، یقیناً آنے والا۔

شروع میں لام تاکید کے لیے ہے۔ (آتٍ) اسم فاعل واحد مذکر، حالت رفع میں ہے، جو اصل میں آتِیٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کردیا، تنوین پہلے سے ساکن ہے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گرگئی، (آتٍ) ہوگیا۔ اس کا مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۶ **ذَرَاَ**:- اس نے (اللہ تعالیٰ) نے پیدا فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْءٌ۔

۱۳۶ **اَلْحَرْثِ**:- کھیتی، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی کھیتی کرنا۔

۱۳۶ **اَلْاَنْعَامِ**:- مویشی، پالتو جانور، جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۱۳۶ **شُرَکَآئِهِمْ**:- ان کے شرکاء، ان کے شریک لوگ۔ اس کا واحد: شَرِیْکٌ ہے۔ شرکاء سے مراد معبودان باطل ہیں۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۷ **لِیُرْدُوْهُمْ**:- تاکہ وہ (شیاطین) ان کو ہلاک کردیں، تاکہ وہ (شیاطین) ان کو برباد کردیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یُرْدُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْدَاءٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۳۸ لِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ :— تا کہ وہ لوگ ان پر مشتبہ کر دیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔
(يَلْبِسُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَبْسٌ۔
۱۳۸ ذَرْهُمْ :— آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْهُمْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۱۳۹ حِجْرٌ :— حرام، ممنوع۔ یہ مصدر مفعول کے معنی میں ہے، واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)
۱۴۰ ذُكُوْرِنَا :— ہمارے مرد۔ (ذُكُوْرٌ) کا واحد: ذَكَرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔
۱۴۰ اَزْوَاجِنَا :— ہماری عورتیں، (اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔
۱۴۱ سَفَهًا :— نادانی کی وجہ سے، بے وقوفی کی وجہ سے۔ باب سمع سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۱۴۲ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ :— ایسے باغات جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں۔ (ٹٹی) بانس کا بنا ہوا جال جس پر انگور کی بیل چڑھائی جاتی ہے۔ (جَنّٰتٍ) کا واحد: جَنَّةٌ معنی باغ۔ (مَعْرُوْشٰتٍ) اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد مَعْرُوْشَةٌ اور مصدر عَرْشٌ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۴۲ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ :— (ایسے باغات) جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے ہیں۔
۱۴۲ النَّخْلَ :— کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ۔
۱۴۲ الزَّرْعَ :— کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ۔
۱۴۲ اُكُلُهٗ :— اس کے پھل۔ (اُكُلٌ) کے معنی پھل۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۱۴۲ الرُّمَّانَ :— انار۔ واحد: رُمَّانَةٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۱۴۲ مُتَشَابِهًا :— ایک دوسرے کے مشابہ۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَشَابُهٌ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۴۲ إِذَا أَثْمَرَ :— جب وہ پھل لائے۔ (أَثْمَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إِثْمَارٌ۔

۱۴۲ آتُوْا حَقَّهٗ :— تم لوگ ان (پھلوں) کا حق دو۔ اس سے مراد پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ جو دسواں یا بیسواں حصہ لازم ہے، اگر بارش کے پانی سے پیداوار ہو تو دسواں حصہ اور اگر اپنے طور پر سینچائی کرائی پڑی ہو تو بیسواں حصہ غریبوں پر خرچ کرنا واجب ہے۔ (آتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر إِيْتَاءٌ ۔ یہ اصل میں إِئْتَايٌ ہے، تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (حَقٌّ) ثابت شدہ حصہ، متعین حصہ۔ جمع: حُقُوْقٌ۔

۱۴۲ يَوْمَ حَصَادِهٖ :— ان کے (پھلوں کے) کاٹنے (توڑنے) کے دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: أَيَّامٌ ۔ حَصَادٌ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، معنی کھیت کاٹنا۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع ثَمَرٌ ہے۔

۱۴۲ لَا تُسْرِفُوْا :— تم لوگ حد سے مت گزرو، تم لوگ حد سے تجاوز نہ کرو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر إِسْرَافٌ ۔

۱۴۳ الْأَنْعَامُ :— مویشی، پالتو جانور۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۱۴۳ حَمُوْلَةً :— بوجھ اٹھانے والے جانور، جیسے اونٹ، بیل وغیرہ۔ فَعُوْلَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۱۴۳ فَرْشًا :— چھوٹے قد والے جانور جن پر بوجھ نہیں لادا جاتا ہے۔ جیسے بھیڑ، بکری وغیرہ۔ ان جانوروں کو فرش اس لیے کہا جاتا ہے کہ چھوٹے قد والے جانور زمین سے قریب ہونے کی وجہ سے زمین کے لیے فرش کی طرح ہیں۔ (تفسیر جلالین)

۱۴۳ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ :— تم لوگ شیطان کے قدموں پر مت چلو، تم لوگ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ (لَاتَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ۔ (خُطُوَاتٌ) کا واحد: خُطْوَۃٌ بمعنی قدم، چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔

۱۴۳ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ:- آٹھ نر و مادہ۔ اَزْوَاجٌ) کا واحد: زَوْجٌ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ مذکر اور مؤنث (نر و مادہ) دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۳ الضَّاْنِ:- بھیڑ۔ یہ اسم جنس ہے، اس کا واحد: ضَائِنٌ ہے۔

۱۴۳ الْمَعْزِ:- بکری۔ یہ اسم جنس ہے، اس کا واحد: مَاعِزٌ ہے۔

۱۴۳ الذَّكَرَيْنِ:- دو نر۔ ذَكَرٌ کا تثنیہ حالت نصب میں ہے۔ اس کی جمع: ذُكُوْرٌ ہے۔

۱۴۳ الْاُنْثَيَيْنِ:- دو مادہ۔ اُنْثٰی کا تثنیہ حالت نصب میں ہے، اس کی جمع اِنَاثٌ ہے۔

۱۴۳ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ:- دو مادہ کی بچہ دانیاں۔ (اَرْحَامٌ) کا واحد: رَحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔

۱۴۳ نَبِّـئُوْنِیْ:- تم لوگ مجھ کو بتلاؤ۔ (نَبِّـئُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنْبِئَةٌ۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ، یائے متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۴۵ شُهَدَاءُ:- حاضر ہونے والے۔ واحد: شَهِيْدٌ، مصدر شَهَادَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۵ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا۔ (وَصّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْصِيَةٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۴۶ طَاعِمٍ:- کھانے والا۔ باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر طَعْمٌ اور طَعَامٌ ہے۔

۱۴۶ دَمًا مَّسْفُوْحًا:- بہایا خون، بہتا ہوا خون۔ (دَمٌ) کے معنی خون، جمع: دِمَاءٌ۔ (مَسْفُوْحٌ) باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر سَفْحٌ اور سُفُوْحٌ۔

۱۴۶ رِجْسٌ:- ناپاک، حرام۔ جمع: اَرْجَاسٌ۔

۱۴۶ فِسْقًا:- ناجائز ذبیحہ۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ مَيْتَةً پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۱۴۶ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ :— وہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا، اس پر اللہ کے علاوہ کا نام پکارا گیا۔ (اُهِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْلَالٌ۔

۱۴۶ مَنِ اضْطُرَّ :— جو شخص (بھوک سے) بے تاب ہو جائے، جو شخص (بھوک) سے مجبور ہو جائے۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْطِرَارٌ۔ اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ ضَرَرٌ ہے۔

۱۴۶ غَيْرَ بَاغٍ :— اس حال میں کہ لذت کا طلب کرنے والا نہ ہو۔ (بَاغٍ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر، لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ (غَيْرَ بَاغٍ) میں لفظ غیر پر نصب حال ہونے کی وجہ سے ہے۔

۱۴۶ لَا عَادٍ :— (قدر ضرورت سے) تجاوز کرنے والا نہ ہو۔ (عَادٍ) باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ ہے۔ بَاغٍ پر عطف ہونے کی وجہ سے (عَادٍ) بھی حالت جر میں ہے۔

۱۴۷ هَادُوْا :— وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَوْدٌ۔

۱۴۷ ذِيْ ظُفُرٍ :— ناخن (یعنی کھر) والا جانور۔ اس سے مراد وہ جانور جس کی انگلیاں پھٹی ہوئی نہ ہوں، جیسے اونٹ، شتر مرغ، بطخ وغیرہ۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر حرام فرما دیا تھا۔ (تفسیر عثمانی) "ظُفُرٌ" کے معنی ناخن۔ جمع: اَظْفَارٌ۔

۱۴۷ شُحُوْمَهُمَا :— ان دونوں (گائے اور بکری) کی چربیاں۔ گائے اور بکری کی چربی اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر حرام فرما دی تھی۔ (شُحُوْمٌ) کا واحد: شَحْمٌ معنی چربی۔

۱۴۷ مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا :— جو (چربی) ان دونوں (گائے اور بکری) کی پیٹھوں نے اٹھائی ہو، یعنی جو چربی ان دونوں کی پشت پر لگی ہو۔ (وہ یہودیوں پر حرام نہیں تھی)۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ۔ (ظُهُوْرٌ) کا واحد ظَهْرٌ معنی پیٹھ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت ۱۴۶ اَلْحَوَایَا:— انتڑیاں، آنتیں (یعنی جو چربی ان کی انتڑیوں میں لگی ہو وہ بھی یہودیوں پر حرام نہیں تھی)۔ (اَلْحَوَایَا) کا واحد: حَاوِیَۃٌ یا حَاوِیَاءُ ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۴۶ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ:— جو (چربی) ہڈی کے ساتھ ملی ہو۔ جیسے سرین پر لگی ہوئی چربی یہودیوں پر حرام نہیں تھی۔ (اِخْتَلَطَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِختِلاطٌ. (عَظْمٌ) کے معنی ہڈی۔ جمع عِظَامٌ.

۱۴۶ جَزَیْنٰھُمْ بِبَغْیِھِمْ:— ان کی شرارت کی وجہ سے ہم نے ان کو سزا دی۔ (جَزَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَزَاءٌ. یہ اصل میں جَزَاءیٌ ہے، یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (بَغْیٌ) شرارت، سرکشی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی سرکشی کرنا، شرارت کرنا۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۷ لَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ:— اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹالا نہیں جائے گا، اللہ تعالیٰ کا عذاب نہیں ٹلے گا۔ (لَا یُرَدُّ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَدٌّ . (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع (اَللّٰہُ) ہے۔

۱۴۸ ذَاقُوْا بَاْسَنَا:— ان لوگوں نے ہمارا عذاب چکھا، ان لوگوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ (ذَاقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ. (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۸ تَخْرُصُوْنَ:— تم لوگ قیاس کرتے ہو، تم لوگ اندازہ کرتے ہو، تم لوگ قیاسی باتیں کرتے ہو، تم لوگ جھوٹ بولتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَرْصٌ.

۱۵۰ اَلْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ:— پوری حجت، کامل حجت، پوری دلیل، کامل دلیل۔ (حُجَّۃٌ) دلیل۔ جمع حُجَجٌ . (بَالِغَۃٌ) پہونچنے والی اس سے مراد کامل ہے۔

۱۵۱ ھَلُمَّ شُھَدَآءَکُمْ:— تم لوگ اپنے گواہوں کو لاؤ۔ (ھَلُمَّ) اسم فعل (اُحْضُرُوْا) کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر میں ہے، اہل حجاز کے قول کے مطابق یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع سب کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ یہاں پر لفظ ھَلُمَّ جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (شُھَدَاءُ) کا واحد: شَھِیْدٌ معنی گواہ۔

۱۵۱ بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ:۔ وہ لوگ اپنے رب کے ساتھ (دوسروں کو) برابر کرتے ہیں، وہ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، بغیر اضافت کے اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، اضافت کے ساتھ دوسروں کے لیے بھی اس کا استعمال درست ہے، جیسے قرآن کریم میں ہے (اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ) تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ۔ (یَعْدِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ۔

۱۵۲ تَعَالَوْا:۔ تم لوگ آؤ۔ باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَالِی۔ (تَعَالَوْا) کا واحد مذکر: (تَعَالَ) اور واحد مؤنث (تَعَالَیْ) تثنیہ مذکر اور مؤنث (تَعَالَیَا) جمع مؤنث (تَعَالَیْنَ) ہے۔

۱۵۲ اِمْلَاقٌ:۔ افلاس، مفلسی محتاجی۔ باب افعال سے مصدر ہے۔

۱۵۳ وَصّٰکُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو حکم فرمایا۔ (وَصّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْصِیَۃٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ:۔ یہاں تک کہ وہ (یتیم) اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ (یَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ۔ (اَشُدَّہٗ) "اَشُدٌّ" کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ اس کا واحد: شَدٌّ ہے، جیسے فَلْسٌ کی جمع اَفْلُسٌ۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے، جو جمع کے وزن پر ہے۔ (تفسیر مظہری)

(اَشُدَّہٗ) میں (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع یتیم ہے۔

۱۵۳ اَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ:۔ تم لوگ ناپ تول پوری کرو۔ (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَاءٌ۔ یہ اصل میں اَوْفِیُوْا ہے۔ اس میں واؤ کو یاء سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اورآخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(الْكَيْل) کے معنی ناپ، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی ناپنا۔(الْمِيْزَان) کے معنی ترازو۔جمع مَوَازِيْن یہاں میزان سے مراد تول ہے۔

۱۵۷ طَآئِفَتَيْنِ:— دو فرقے، دو جماعتیں۔اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔اس کا واحد طَائِفَةٌ اور جمع طَوَائِفُ ہے۔

۱۵۷ دِرَاسَتِهِمْ:— ان کا پڑھنا۔(دِرَاسَةٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۸ يَصْدِفُوْنَ عَنْ آيٰتِنَا:— وہ لوگ ہماری آیتوں سے اعراض کرتے ہیں۔(يَصْدِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدْفٌ۔(آيَاتٌ) کے معنی آیتیں، نشانیاں، اس کا واحد آيَةٌ ہے۔(نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۵۹ هَلْ يَنْظُرُوْنَ:— وہ لوگ نہیں انتظار کرتے ہیں۔(هَلْ) نفی کے لیے ہے۔(يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرٌ و نَظْرٌ۔

۱۵۹ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ آيٰتِ رَبِّكَ:— جس دن آپ کے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی۔اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں بعض نشانیوں سے مراد قیامت کی ایک بڑی نشانی ''مغرب سے سورج کا نکلنا'' ہے۔(تفسیر مظہری) اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کافر کا ایمان مقبول نہیں ہوگا اور نہ کسی گنہگار مومن کی توبہ قبول کی جائے گی۔(يَاْتِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْيَانٌ۔(آيَاتٌ) کے معنی نشانیاں، اس کا واحد آيَةٌ ہے۔

۱۶۰ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ:— ان لوگوں نے اپنے دین میں تفریق کی، ان لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کردیا۔یعنی دین کی کچھ باتوں کو مانا اور کچھ کو نہیں مانا۔(فَرَّقُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفْرِيْقٌ۔(دِيْنٌ) مذہب، ملت۔جمع اَدْيَانٌ۔

۱۶۰ كَانُوْا شِيَعًا:— وہ لوگ بہت فرقے ہوگئے، وہ لوگ بہت گروہ ہوگئے۔(شِيَعٌ) کا واحد شِيْعَةٌ معنی گروہ، فرقہ، جماعت۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶۲ دِیْناً قِیَماً :- صحیح دین، سیدھا راستہ۔ (دِیْنٌ) کے معنی مذہب، ملت، راستہ، طریقہ۔ جمع اَدْیَانٌ . (قِیَمٌ) یہ مصدر ہے، جس کو صفت بنادیا گیا ہے۔ قیاس کے اعتبار سے اس کی اصل عِوَضٌ کے وزن پر قِوَمٌ ہے۔ اس میں قِیَامٌ کی طرح تعلیل ہوئی ہے (تفسیر بیضاوی) ۔یعنی (قِوَمٌ) میں واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا قِیَمٌ ہو گیا۔

۱۶۲ حَنِیْفاً :- دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حَنَفٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۳ صَلَاتِیْ :- میری نماز۔ (صَلٰوۃٌ) کے معنی نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، جو روزانہ پانچ مرتبہ مسلمانوں پر فرض ہے، یہ مختلف ارکان (تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ) کے مجموعہ کا نام ہے۔ "صَلٰوۃٌ" کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۱۶۳ نُسُکِیْ :- میری قربانی، میری عبادت، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔

۱۶۳ مَحْیَایَ :- میری زندگی، میرا جینا، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۳ مَمَاتِیْ :- میری موت، میرا مرنا، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۵ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْغِیْ رَبّاً :- کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی رب تلاش کرلوں۔ شروع میں ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (اَبْغِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر بُغْیَۃٌ و بُغَاءٌ و بَغْیٌ.

۱۶۵ لَاتَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْھَا :- ہر شخص عمل نہیں کرتا ہے مگر اسی کے ذمہ پر ہوتا ہے، یعنی جو شخص کوئی عمل کرتا ہے، وہ اسی کے ذمہ پر ہوتا ہے۔ (لَاتَکْسِبُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر کَسْبٌ. (نَفْسٌ) کے معنی شخص۔ جمع نُفُوْسٌ.

۱۶۵ لَاتَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی :- نہیں اٹھائے گا کوئی شخص دوسرے کا بوجھ، کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (لَاتَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر وِزْرٌ اور وِزَرٌ ہے۔ (وَازِرَةٌ) کی اصل عبارت (نَفْسٌ وَازِرَةٌ) ہے اس میں نَفْسٌ موصوف محذوف ہے۔ (وِزْرَ اُخْرٰی) اس کی اصل عبارت (وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰی) ہے، اس میں نَفْسٍ موصوف محذوف ہے۔ (تفسیر جلالین)

۱۶۵ يُنَبِّئُكُمْ :— وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو خبر دیں گے۔ (يُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ خَلٰٓئِفَ :— نائب، قائم مقام، اس کا واحد خَلِيْفَةٌ ہے، نائب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے لوگوں کو ہلاک کر کے دوسرے لوگوں کو زمین پر آباد فرما دیا۔ (تفسیر مظہری)

۱۶۶ لِيَبْلُوَكُمْ :— تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارا امتحان لیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَبْلُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر بَلَاءٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ :— بہت مغفرت فرمانے والا، بہت مہربانی فرمانے والا۔ (غَفُوْرٌ) مَغْفِرَةٌ سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اور رَحِيْمٌ رَحْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ (مَغْفِرَةٌ) باب ضرب سے اور (رَحْمَةٌ) باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

سورۂ انعام الحمد للہ سے شروع ہوئی اور مغفرت اور رحمت پر پوری ہو گئی۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حمد مبارک کی توفیق عطا فرمائیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ اعراف

سورۂ اعراف قرآن کریم کی ساتویں سورت ہے، اس میں زیادہ تر مضامین آخرت اور رسالت سے متعلق ہیں۔ اسی مناسبت سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے کچھ حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اور منکرین رسالت کی سزاؤں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ موجودہ منکرین رسالت کو عبرت حاصل ہو۔ (تلخیص از بیان القرآن)۔

اس مبارک سورت میں اعراف اور اہل اعراف کا بھی تذکرہ ہے۔ "اعراف" جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے، جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، اس دیوار پر ایک مقررہ مدت تک وہ لوگ رہیں گے، جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اہل اعراف کی مغفرت فرمادیں گے اور ان لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ اعراف اور اہل اعراف کے تذکرہ کی مناسبت سے پوری سورت کا نام سورۂ اعراف ہے۔

آیت نمبر

۱ **الٓمّٓصٓ**:۔ یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، یہ حروف الگ الگ ساکن کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ (اَلِفْ، لَامْ، مِیْمْ، صَادْ)۔

۲ **حَرَجٌ**:۔ تنگی۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی تنگی ہونا۔

۲ **ذِکْرٰی**:۔ نصیحت، یاد دہانی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۳ **اِتَّبِعُوْا**:۔ تم لوگ پیروی کرو۔ باب افتعال سے فعل امر بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ۔

۳ **تَذَکَّرُوْنَ**:۔ تم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تَذَکَّرُوْنَ) اصل میں تَتَذَکَّرُوْنَ ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا تَذَکَّرُوْنَ ہو گیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَکُّرٌ۔

۴ **کَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ**:۔ بہت سی بستیاں۔ یہ "کَمْ" خبریہ ہے، اس کی تمیز پر مِنْ زائدہ داخل ہے۔ (قَرْیَۃٌ) کے معنی بستی اور آبادی۔ جمع: قُرًی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
بَأْسُنَا :— ہمارا عذاب، یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے (بَأْسٌ) کے معنی عذاب۔
۴ بَيَاتاً :— رات کے وقت۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی رات گزارنا۔ رات میں آنا یہ مصدر ہے جو حال کی جگہ پر واقع ہے اس کی اصل عبارت (بَائِتِيْنَ) ہے۔
هُمْ قَائِلُوْنَ :— اس حال میں کہ وہ لوگ دوپہر میں آرام کررہے تھے۔ (قَائِلُوْنَ)
۴ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد: قَائِلٌ۔ اور مصدر قَيْلُوْلَةٌ ہے۔ قیلولہ کے معنی دوپہر میں آرام کرنا۔ اگرچہ سونا نہ ہو۔ (هُمْ) مبتدا قَائِلُوْنَ خبر ہے، یہ جملہ حالیہ ہے۔
۶ لَنَسْئَلَنَّ :— ہم ضرور سوال کریں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر سُؤَالٌ۔
۷ لَنَقُصَّنَّ :— ہم ضرور بیان کریں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ۔
۸ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ :— جس کی تولیں بھاری ہوئیں۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)۔ جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)
جس شخص کی ترازوئیں بھاری ہوں گی یعنی جس شخص کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے، وہی شخص قیامت کے دن کامیاب وکامراں شمار کیا جائے گا۔ (ثَقُلَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ثِقَلٌ وثَقَالَةٌ۔ (مَوَازِيْنُ) اگر یہ مَوْزُوْنٌ کی جمع ہے تو اس سے مراد اعمال یعنی نیکیاں ہیں، اور اگر یہ مِيْـزَانٌ کی جمع ہے، تو اس کا مطلب ترازوئیں ہیں، یعنی ترازوں کے نیک اعمال کا پلہ مراد ہے۔ (تفسیر مظہری) بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد مؤمن ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع مَنْ ہے۔
۹ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ :— جس کی تولیں ہلکی ہوئیں (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)۔ جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر جس شخص کی ترازو میں ہلکی ہوں گی یعنی نیک اعمال کم ہوں گے، وہ شخص قیامت کے دن نقصان اور خسران میں پڑ جائے گا، اور اس کی تلافی کی وہاں کوئی صورت نہیں ہوگی۔ بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد کافر ہے۔ (خَفَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خِفَّةٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (مَنْ) ہے (مَوَازِيْنُ) کی تحقیق آیت/ ۸ میں دیکھئے۔

۱۰ مَكَّنّٰكُمْ :— ہم نے تم کو جگہ دی۔ (مَكَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰ مَعَايِشَ :— روزیاں، سامان زندگی، زندگی گزارنے کے سامان۔ اس کا واحد مَعِيْشَةٌ ہے۔

۱۱ صَوَّرْنٰكُمْ :— ہم نے تمہاری صورت بنائی۔ (صَوَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْوِيْرٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۱ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ :— ہم نے فرشتوں سے کہا۔ (قُلْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَوْلٌ. (اَلْمَلٰٓئِكَةُ) کے معنی فرشتے، اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔ ''فرشتے'' اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں، کسی وقت نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ).

۱۱ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ :— تم لوگ آدم کو سجدہ کرو۔ (اُسْجُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُجُوْدٌ. یہاں پر سجدہ کرنے کا مطلب پیشانی زمین پر رکھنا نہیں ہے بلکہ سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔ (تفسیر جلالین)

۱۱ اٰدَمَ :— حضرت آدم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/ ۱ آیت/ ۳۱ میں دیکھئے۔

۱۲ طِيْنٍ :— مٹی، خاک، گارا۔

۱۳ اِهْبِطْ مِنْهَا :— (ابلیس کو خطاب ہے) تو آسمان سے نیچے اتر۔ (اِهْبِطْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هُبُوْطٌ. (مِنْهَا) میں (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے، اس کا مرجع سَمَآءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳ الصّٰغِرِیْنَ :- ذلیل لوگ۔ اس کا واحد صَاغِرٌ۔ اور مصدر صِغَرًا اور صُغْرٌ ہے۔
باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مِنْ جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۴ اَنْظِرْنِیْ :- آپ مجھ کو مہلت دیجئے۔ (اَنْظِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ۔ (نِی) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴ یُبْعَثُوْنَ :- وہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ۔

۱۴ الْمُنْظَرِیْنَ :- مہلت دیئے ہوئے لوگ۔ اس کا واحد مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔
باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم۔ (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۴ اَغْوَیْتَنِیْ :- آپ نے مجھ کو گمراہ کیا۔ (اَغْوَیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِغْوَاءٌ۔ یہ اصل میں اِغْوَایٌ ہے۔ یا، کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔ (نِی) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵ عَنْ اَیْمَانِهِمْ :- ان کے دائیں سے، ان کی داہنی جانب سے۔ (اَیْمَانٌ) کا واحد یَمِیْنٌ بمعنی داہنا ہاتھ، دائیں جانب۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۶ عَنْ شَمَائِلِهِمْ :- ان کے بائیں سے، ان کی بائیں جانب سے۔ (شَمَائِلُ) کا واحد شِمَالٌ بمعنی بایاں۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۷ مَذْءُوْمًا :- رسوا کیا ہوا، ذلیل کیا ہوا، بدحال۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر ذَاْمٌ ہے۔

۱۷ مَدْحُوْرًا :- دھتکارا ہوا، دور کیا ہوا، مردود۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر دَحْرٌ اور دُحُوْرٌ ہے۔

۱۸ لَاَمْلَئَنَّ :- میں ضرور بھر دوں گا۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف۔ لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَلْاءٌ بمعنی بھرنا۔

۱۸ وَسْوَسَ لَهُمَا :- اس نے (شیطان نے) ان دونوں (حضرت آدم اور حضرت حواء) کو

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر بہکایا، (شیطان نے) ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ (وَسْوَسَ) باب فعللۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَسْوَسَۃٌ ہے۔

۱۸ لِیُبْدِیَ لَھُمَا:— تاکہ وہ (شیطان) ان دونوں کے سامنے ظاہر کردے، ان دونوں کے سامنے بے پردہ کردے۔ (یُبْدِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْدَاءٌ۔ یہ اصل میں اِبْدَاوٌ ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے، اس کا فاعل ضمیر مستتر ہے، جس کا مرجع شیطان ہے۔

۲۰ مَاوُرِیَ:— جو چیز پوشیدہ رکھی گئی، جو چیز چھپائی گئی، جو چیز پوشیدہ تھی، جو چیز چھپی ہوئی تھی۔ (وُرِیَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَارَاۃٌ۔

۲۰ سَوْآتِھِمَا:— ان دونوں کی شرم گاہیں۔ (سَوْآتٌ) کا واحد سَوْاَۃٌ بمعنی شرم گاہ۔ (ھُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۰ مَانَھٰکُمَا:— تم دونوں کو منع نہیں کیا۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (نَھٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَھْیٌ۔ (کُمَا) تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۱ الشَّجَرَۃَ:— درخت۔ جمع: شَجَرَاتٌ اور شَجَرٌ کی جمع: اَشْجَارٌ۔

یہاں جس درخت کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے کون سا درخت مراد ہے۔ بعض حضرات نے کہا گیہوں، اور بعض حضرات نے کہا کھجور، اور بعض حضرات نے کہا انجیر وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ قرآن اور حدیث نے کوئی تعیین نہیں کی ہے، اس لیے اس کی تعیین کے بارے میں محققین کا مسلک توقف اختیار کرنا ہے۔

۲۰ الْخٰلِدِیْنَ:— ہمیشہ رہنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد خالِدٌ اور مصدر خُلُوْدٌ ہے۔

۲۱ قَاسَمَھُمَا:— اس (شیطان) نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی۔ (قَاسَمَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُقَاسَمَۃٌ۔ (ھُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۱ النّٰصِحِیْنَ :— خیر خواہ لوگ، ہمدردی رکھنے والے۔ باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: نَاصِحٌ اور مصدر نُصْحٌ اور نُصْحٌ ہے۔

۲۲ دَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ :— اس (شیطان) نے ان دونوں کو دھوکے میں ڈال دیا، وہ (شیطان) ان دونوں کو فریب کے ذریعے نیچے لے آیا، یعنی اونچے مرتبے (فرماں برداری) سے نیچے مرتبے (نافرمانی) کی طرف لے آیا۔ (دَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْلِیَةٌ۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (غُرُوْرٌ) باب نصر سے مصدر ہے معنی دھوکا دینا۔

۲۲ لَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ :— جب ان دونوں نے درخت کو چکھا، یعنی درخت کا پھل چکھا۔ (ذَاقَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، تثنیہ مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ۔ (الشَّجَرَةُ) درخت (ممنوعہ درخت) جمع شَجَرَاتٌ۔

۲۲ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا :— ان دونوں کے سامنے ان کی شرمگاہیں کھل گئیں۔ (بَدَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بُدُوٌّ۔ (سَوْاٰتٌ) کا واحد: سَوْاَةٌ معنی شرمگاہ۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (هُمَا) ضمیر کا مرجع حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا ہیں۔

۲۲ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ :— وہ دونوں جوڑنے لگے۔ (طَفِقَا) یہ افعال شروع میں سے ہے، جو شروع کرنے کے معنی میں آتا ہے، اس میں الف تثنیہ اس کا اسم ہے، اور یَخْصِفَانِ اس کی خبر ہے۔ (یَخْصِفَانِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر خَصْفٌ معنی چپکانا۔

۲۳ الْخٰسِرِیْنَ :— نقصان اٹھانے والے۔ اس کا واحد: خَاسِرٌ اور مصدر خُسْرَانٌ ہے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (مِنْ) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۲۴ اهْبِطُوْا :— تم لوگ اترو، اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے ساتھ ان کی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ذریت یعنی تمام انسانوں کو شامل کر کے جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ (اِهْبِطُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هُبُوْطٌ۔

۲۴ مُسْتَقَرٌّ :— ٹھکانا، رہنے کی جگہ، باب استفعال سے اسم ظرف واحد، اس کا مصدر اِسْتِقْرَارٌ ہے۔

۲۶ يُوَارِىْ سَوْاٰتِكُمْ :— وہ (لباس) تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے، وہ (لباس) تمہارے ستر (پردہ والے بدن) کو چھپاتا ہے۔ (يُوَارِىْ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَارَاةٌ۔ (سَوْاٰتٌ) کا واحد سَوْاَةٌ شرم گاہ اس سے مراد انسان کا پورا ستر ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۶ رِيْشًا :— آرائش کے کپڑے، زینت والے لباس، ایسا لباس جو زینت کا سبب ہو۔ اس کا واحد: رِيْشَةٌ۔

۲۶ لِبَاسُ التَّقْوٰى :— پرہیزگاری کا لباس، لباس تقویٰ سے مراد، دین داری کا لباس۔ اس آیت کریمہ میں تین قسم کے لباس کا ذکر کیا گیا ہے، پہلی قسم "لباس ستر" دوسری قسم "لباس زینت" یہ دونوں قسمیں لباس ظاہری سے متعلق ہیں، لباس کی تیسری قسم، لباس تقویٰ یعنی دینداری کا لباس ہے، یہ لباس معنوی ہے جو لباس ظاہری سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اس لیے کہ لباس ظاہری کا مطلوب شرعی ہونا تقویٰ اور دینداری کا ایک جز ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن) لباس تقویٰ سے مراد عمل صالح اور طریق حسن ہے۔ (تفسیر جلالین)

۲۷ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ : شیطان تم کو کسی فتنہ میں نہ ڈال دے، شیطان تم کو گمراہی میں نہ ڈال دے۔ (لَا يَفْتِنَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ۔

۲۷ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ :— اس (شیطان) نے تمہارے ماں باپ یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور حواء کو (جنت سے) باہر کرا دیا۔ یعنی ان سے ایسا کام کرا دیا جس کے نتیجہ میں وہ جنت سے باہر ہو گئے۔ اس آیت کریمہ میں اخراج کی نسبت شیطان کی طرف مجاز کے طور پر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سبب کی وجہ سے ہے۔

۲۷ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا :— وہ (شیطان) ان دونوں سے ان کے کپڑے اتارتا ہے، وہ (شیطان) ان دونوں سے ان کے کپڑے اتروا تا ہے۔ یہ فعل مضارع، فعل ماضی کے معنی میں ہے۔ اور شیطان کی طرف کپڑے اتارنے کی نسبت مجاز کے طور پر سبب کی وجہ سے ہے۔ (يَنْزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْعٌ۔ (لِبَاسٌ) کے معنی کپڑا۔ جمع: اَلْبِسَةٌ۔

۲۸ فَاحِشَةٌ :— سخت گناہ، برا کام یعنی ایسا کام جس کی برائی کھلی ہوئی ہو (جیسے ننگے ہو کر طواف کرنا)۔ اس کی جمع: فَوَاحِشُ۔

۲۸ اَلْفَحْشَاءِ:— سخت گناہ، برا کام۔

۲۹ اَلْقِسْطِ:— انصاف۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

۲۹ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ:— تم اپنے چہروں کو درست رکھو، تم اپنے رخ کو درست رکھو، یعنی خالص اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرو، اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (تفسیر مظہری) (اَقِيْمُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ۔ (وُجُوْهٌ) کے معنی چہرے، اس کا واحد وَجْهٌ ہے۔

۲۹ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ:— ہر سجدہ کے وقت، ہر نماز کے وقت، یہاں پر مَسْجِدٌ مصدر میمی سجدہ کرنے کے معنی میں ہے۔ یا سجدہ استعمال کر کے مجاز کے طور پر پوری نماز کو مراد لیا گیا ہے۔

۲۹ مُخْلِصِيْنَ:— خالص کرنے والے، اخلاص کے ساتھ عمل کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: مُخْلِصٌ اور مصدر اِخْلَاصٌ ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے دین میں مخلص ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اور اپنے عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرے، کسی کو دکھلانے کے لیے کوئی عمل نہ کرے۔ (تفسیر مظہری)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۹ بَدَاَكُمْ:۔۔۔ اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا۔(بَدَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْءٌ معنی شروع کرنا ہے۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۹ تَعُوْدُوْنَ:۔۔۔ تم لوگ دوبارہ پیدا ہو گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوْدٌ معنی لوٹنا۔

۳۰ حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ:۔۔۔ ان پر گمراہی ثابت ہوگئی۔(حَقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَقٌّ۔ (الضَّلٰلَةُ) کے معنی گمراہی، جمع: ضَلَالَاتٌ۔

۳۱ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ:۔۔۔ تم اپنی آرائش لے لو، تم اپنا لباس پہن لیا کرو۔(خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ۔(زِيْنَةٌ) آرائش، زیبائش، یہاں اس سے مراد "لباس" ہے۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۳۱ لَا تُسْرِفُوْا:۔۔۔ تم بے جا خرچ نہ کرو، تم حدود شرعی سے مت نکلو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَافٌ۔

۳۱ الْمُسْرِفِيْنَ:۔۔۔ بے جا خرچ کرنے والے، حد شرعی سے نکلنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ۔

۳۲ زِيْنَةَ اللّٰهِ:۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی زینت، یعنی اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے کپڑے، یہاں پر زینت سے مراد "لباس اور کپڑے" ہیں۔

۳۲ الطَّيِّبٰتِ:۔۔۔ پاکیزہ چیزیں، حلال چیزیں، یعنی کھانے اور پینے کی حلال چیزیں۔ اس کا واحد: طَيِّبَةٌ صفت مشبہ واحد مؤنث، اور مصدر طِيْبٌ ہے۔

۳۳ الْفَوَاحِشَ:۔۔۔ بے حیائی کے کام۔ اس کا واحد: فَاحِشَةٌ۔

۳۳ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ:۔۔۔ ناحق ظلم کرنا۔(الْبَغْيُ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ظلم کرنا۔

۳۳ سُلْطٰنًا:۔۔۔ دلیل، سند۔ جمع: سَلَاطِيْنُ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۳۴ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ :- جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا۔ (جَآءَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَجِیْئٌ و مَجِیْئَۃٌ. (اَجَلٌ) مقررہ وقت۔ جمع: آجَالٌ.

۳۴ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً :- وہ لوگ ایک گھڑی پیچھے نہیں ہو سکتے ہیں۔ (لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْخَارٌ. (سَاعَةً) کے معنی گھڑی، وقت۔ جمع: سَاعَاتٌ.

۳۴ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ :- وہ لوگ آگے نہیں ہو سکتے ہیں، وہ لوگ مقدم نہیں ہو سکتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْدَامٌ.

۳۵ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ - ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا، ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ (خَوْفٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ ''خوف'' اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَی الْمُتَوَقَّعِ (تفسیر بیضاوی)۔

۳۵ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ :- نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (یَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ۔ ''حزن'' اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ (اَلْحُزْنُ عَلَی الْوَاقِعِ) (تفسیر بیضاوی)

۳۷ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ :- ان لوگوں کو ان کا حصہ مل جائے گا۔ (یَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَیْلٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (نَصِیْبٌ) کے معنی حصہ۔ جمع: اَنْصِبَةٌ و اَنْصِبَاءُ وَ نُصُبٌ. (هُمْ) جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۷ رُسُلُنَا :- ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)۔ (رُسُلٌ) کے معنی بھیجے ہوئے، اس سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد رَسُوْلٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۳۷ یَتَوَفَّوْنَهُمْ :- وہ (فرشتے) ان کی جانیں نکال لیں گے، وہ (فرشتے) ان کی روح قبض کریں گے۔ (یَتَوَفَّوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تَوَفَّى. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۷ ضَلُّوْا عَنَّا:- وہ (معبودانِ باطل) ہم سے غائب ہو گئے۔ (ضَلُّوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَلَالٌ ہے۔

۳۸ اُمَّةٌ:- جماعت، گروہ۔ جمع: اُمَمٌ.

۳۸ لَعَنَتْ اُخْتَهَا:- (ایک جماعت) اپنی جیسی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی۔ (لَعَنَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَعْنٌ لفظ کلما کی وجہ سے فعل ماضی کا ترجمہ مستقبل میں کیا گیا ہے۔ (اُخْتٌ) کے معنی بہن، یہاں اس سے مراد ہم مثل اور ایک جیسی جماعت ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع اُمَّةٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۳۸ اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا:- اس (دوزخ) میں جب وہ (کافر) لوگ جمع ہو جائیں گے۔ (ادَّارَكُوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدَّارُكٌ ہے۔ (ادَّارَكُوْا) اصل میں تَدَارَكُوْا ہے، تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا اور اس کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا، یہی تبدیلی اس کے مصدر میں بھی ہوئی ہے۔

۳۸ آتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا:- آپ ان کو دوگنا عذاب دیجئے۔ (آتِ) باب افعال سے فعل امر ہے، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے۔ (عَذَابًا ضِعْفًا) موصوف صفت مل کر مفعول ثانی ہے۔ (عَذَابٌ) کے معنی سزا، تکلیف۔ جمع: اَعْذِبَةٌ. (ضِعْفٌ) کے معنی دوگنا۔ جمع: اَضْعَافٌ.

۴۰ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ:- ان کے لیے (کافروں کے لیے) آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ (لَا تُفَتَّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ (اَبْوَابٌ) کا واحد: بَابٌ معنی دروازہ۔ (السَّمَاءُ) کے معنی آسمان، جمع: سَمٰوٰتٌ.

۴۰ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ:- وہ لوگ (کافر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہوجائے۔ یعنی جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا محال ہے، اسی طرح کافروں کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے، یہ بات تعلیق بالمحال کے طور پر آیت کریمہ میں ذکر کی گئی ہے۔ (لَا یَدْخُلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُخُوْلٌ. (اَلْجَنَّۃُ) باغ، جنت۔ جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں، جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دارالثواب)۔ "جَنَّۃٌ" کی جمع: جَنَّاتٌ ہے۔ (یَلِجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُلُوْجٌ ہے حتیٰ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (سَمِّ) کے معنی سوئی کا ناکا۔ جمع: سِمَامٌ وَسُمُوْمٌ ہے۔ (خِیَاطٌ) کے معنی سوئی۔ جمع: خِیَاطَاتٌ.

۴۱ مِهَادٌ:- بچھونا۔ یعنی دوزخ کی آگ ان کا بچھونا ہوگا، ان کے لیے فرش کی جگہ آگ بچھادی جائے گی۔ جمع: مُهُدٌ وَمُهْدٌ وَ اَمْهِدَۃٌ.

۴۱ غَوَاشٍ:- اوڑھنا، یعنی دوزخ کی آگ ان کا اوڑھنا ہوگا، اوپر سے بھی آگ ان کو گھیرے ہوئے ہوگی۔ اس کا واحد: غَاشِیَۃٌ ہے۔

۴۳ نَزَعْنَا:- ہم نکال لیں گے۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔

۴۳ غِلٍّ:- دشمنی، خفگی، حسد، کینہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی کینہ والا ہونا۔

۴۳ نُوْدُوْا:- ان لوگوں کو پکارا جائے گا۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ.

۴۳ اُوْرِثْتُمُوْهَا:- تم لوگ اس کے (جنت کے) وارث بنادیے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْرَاثٌ . "اُوْرِثْتُمُوْا" فعل ماضی کے آخر میں میم کے بعد واؤ صلہ ہے، جو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هَا) ضمیر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۴ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ:— ایک پکارنے والا پکارے گا۔ یعنی ایک فرشتہ اعلان کرے گا۔ (یہ مستقبل کے معنی میں ہے)۔ (اَذَّنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْذِیْنٌ وَاَذَانٌ ۔ (مُؤَذِّنٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۴۵ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ:— وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے، وہ لوگ اللہ کی راہ (دین حق) سے اعراض کرتے تھے۔ یہ فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ اور صُدُوْدٌ ہے۔ اگر اس کا مصدر صَدٌّ ہو تو متعدی استعمال ہوتا ہے، اور اگر مصدر صُدُوْدٌ ہو تو لازم استعمال ہوتا ہے، دونوں کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

(سَبِیْلُ اللّٰہِ) کے معنی اللہ کا راستہ، اس سے مراد ''دین حق'' ہے۔ (سَبِیْلٌ) کی جمع سُبُلٌ ہے۔

۴۵ یَبْغُوْنَھَا عِوَجًا:— وہ (کافر) لوگ اس (دین حق) میں کجی تلاش کرتے تھے۔ یہ فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ (یَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُغْیَۃٌ۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول اور (عِوَجًا) مفعول ثانی ہے۔ (عِوَجٌ) کے معنی کجی، ٹیڑھا پن، باب سمع سے مصدر ہے۔

۴۶ حِجَابٌ:— دیوار، پردہ، آڑ۔ ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ جمع: حُجُبٌ۔

۴۶ اَلْاَعْرَافِ:— ''اعراف'' جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے، جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اس دیوار پر ایک مقررہ مدت تک وہ لوگ رہیں گے، جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اعراف والوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ اور ان لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ اعراف اور اہل اعراف کے ذکر کی مناسبت سے اس پوری سورت کا نام سورہ اعراف ہے۔

(اَعْرَافٌ) کا واحد: عُرْفٌ ہے۔ اس کے معنی اونچی جگہ۔

۴۶ بِسِیْمٰھُمْ:— ان کی علامت سے، ان کی نشانی سے۔ شروع میں با حرف جر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (سِیْمَا) کے معنی علامت اور نشانی۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ اعراف والے جنت اور جہنم والوں میں سے ہر ایک کو ان کی علامت سے پہچان لیں گے۔ علامت یہ ہے کہ اہل جنت کے چہروں پر نورانیت اور چمک ہوگی اور اہل جہنم کے چہروں پر ظلمت اور سیاہی ہوگی۔

۴۶ **یَطْمَعُوْنَ:**— وہ لوگ (اہل اعراف جنت میں داخل ہونے کے) امیدوار ہوں گے۔ باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر طَمَعٌ ہے۔

۴۷ **اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُھُمْ:**— جب ان کی نگاہیں پھریں گی۔ (صُرِفَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَرْفٌ (اَبْصَارٌ) کا واحد بَصَرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۷ **تِلْقَاءَ:**— طرف، جانب۔ یہ لقاء کا اسم ہے جو ملاقات کے معنی میں آتا ہے، یہاں پر یہ لفظ طرف اور جانب کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۴۸ **مَآ اَغْنٰی عَنْکُمْ جَمْعُکُمْ:**— تمہاری جماعت تمہارے کام نہیں آئی۔ (ما) نفی کے لیے ہے۔ (اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ۔ (جَمْعٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: جُمُوْعٌ۔

۴۹ **لَا یَنَالُھُمُ اللّٰہُ بِرَحْمَۃٍ:**— اللہ تعالیٰ ان پر (اپنی) رحمت نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کو (اپنی) رحمت عطا نہیں کرے گا۔ (لَا یَنَالُ) باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَیْلٌ معنی پانا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا، معنی دینا، عطا کرنا۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۹ **لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ:**— تم پر کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ (خَوْفٌ) باب سَمِعَ سے مصدر ہے۔ ''خوف'' ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَی الْمُتَوَقَّعِ۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۴۹ **لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ:**— نہ تم لوگ غمگین ہوگے۔ (تَحْزَنُوْنَ) باب سَمِعَ سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُزْنٌ۔
''حزن'' ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَی الْوَاقِعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۵۰ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا :- تم ہمارے اوپر بہادو، تم ہمارے اوپر ڈال دو۔ (اَفِیْضُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ۔

۵۱ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا :- دنیوی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر (غُرُوْرٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ نَنْسٰهُمْ :- ہم ان کو بھلا دیں گے، ہم ان کو فراموش کر دیں گے۔ (نَنْسٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نِسْیَانٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ :- وہ لوگ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ) باب فتح سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدٌ۔
(آیَاتٌ) کے معنی آیتیں، واحد: آیَةٌ۔

۵۳ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ :- جس دن اس کا (قرآن کا بتلایا ہوا) آخری انجام (وعدۂ سزا) آجائے گا۔ (یَاْتِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِتْیَانٌ (تَاْوِیْلٌ) کے معنی انجام باب تفعیل سے مصدر ہے، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (تَاْوِیْلُهٗ) ''جَزَاءُهٗ'' یعنی اس کی سزا کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۳ شُفَعَاءَ :- سفارش کرنے والے، اس کا واحد شَفِیْعٌ. شَفَاعَةٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ :- وہ لوگ گڑھتے تھے، وہ لوگ تراشتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَآءٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۵۴ اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ :— وہ (اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہو گئے، وہ (اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر جلوہ افروز ہو گئے۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔ یہ اصل میں اِسْتَوَیٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (عَرْشٌ) کے معنی تخت شاہی، جمع: عُرُوْشٌ وَاَعْرَاشٌ۔

۵۴ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ :— وہ (اللہ تعالیٰ) چھپا دیتے ہیں رات (کی تاریکی) سے دن (کی روشنی) کو۔ (يُغْشِىْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْشَاءٌ یہ اصل میں اِغْشَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اللَّيْلُ) کے معنی رات، جمع اَللَّيَالِىْ۔ (اَلنَّهَارُ) کے معنی دن، جمع: اَنْهُرٌ وَنُهُرٌ۔

۵۴ حَثِيْثًا :— جلدی۔ یہ مصدر محذوف کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس قول کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (طَلَبًا حَثِيْثًا) ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (تفسیر مظہری) لفظ "حَثِيْثٌ" "حَثٌّ" سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۵۴ مُسَخَّرٰتٍ :— تابع بنائے ہوئے، فرماں بردار بنائے ہوئے۔ اس حال میں کہ (یہ تمام چیزیں) تابع دار ہیں، اس حال میں کہ (یہ تمام چیزیں) فرماں بردار ہیں۔ (مُسَخَّرٰتٌ) اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔ یہاں پر حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، جمع مؤنث سالم کا نصب کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۵ تَضَرُّعًا :— عاجزی کرتے ہوئے۔
باب تفعّل سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال ہونے کی صورت میں اس کی اصل عبارت مُتَضَرِّعِيْنَ ہے۔

۵۵ خُفْيَةً :— پوشیدہ کرتے ہوئے، چپکے چپکے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت مُخْفِيْنَ ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۶ خَوْفًا :— ڈرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اس کی اصل عبارت خَائِفِیْنَ ہے۔

۵۶ طَمَعاً:— امید کرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت طَامِعِیْنَ ہے۔

۵۷ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ:— وہ (اللہ تعالیٰ) ہواؤں کو بھیجتے ہیں۔ (یُرْسِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ۔ (الرِّیَاحُ) کے معنی ہوائیں، واحد رِیْحٌ۔

۵۷ بُشْراً:— خوش خبری لانے والی (ہوائیں)، خوش کرنے والی (ہوائیں)۔ باب نصر سے مصدر ہے، یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مُبَشِّرَاتٌ) کے معنی میں ہے۔

۵۷ اِذَا اَقَلَّتْ:— جب وہ (بادل) اٹھاتے ہیں۔ (اَقَلَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِقْلَالٌ۔

۵۷ سَحَاباً ثِقَالاً:— بھاری بادل (پانی سے بھرے ہوئے بادل)۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل، جمع سُحُبٌ۔ (ثِقَالٌ) کا واحد ثَقِیْلٌ معنی بھاری۔ یہ موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵۷ سُقْنٰهُ:— ہم اس کو (بادل کو) ہانک دیتے ہیں۔ (سُقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَوْقٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔

۵۷ بَلَدٍ مَّیِّتٍ:— مردہ شہر، اس سے مراد خشک زمین ہے۔ (بَلَدٌ) کے معنی شہر، جمع بِلَادٌ۔ (مَیِّتٌ) مردہ، جمع مَیِّتُوْنَ اور مَوْتٰی۔

۵۸ اَلْبَلَدُ الطَّیِّبُ:— پاکیزہ شہر، اس سے مراد اچھی مٹی والی زمین، زرخیز زمین۔ (بَلَدٌ) کے معنی شہر۔ (طَیِّبٌ) پاکیزہ، جمع طَیِّبَاتٌ۔ طِیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ اَلَّذِیْ خَبُثَ:— جو (زمین) خراب ہوئی، خراب زمین سے مراد بنجر زمین ہے، جس میں پیداوار نہیں ہوتی یا بہت کم ہوتی ہے۔ (خَبُثَ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر خُبْثٌ و خَبَاثَةٌ۔

۵۸ نَكِدًا:— ناقص۔ نَكِدٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ:— ہم دلائل کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں، ہم دلائل کو طرح طرح سے بیان کرتے ہیں۔ (نُصَرِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِيْفٌ۔ (آيَاتٌ) معنی دلائل، نشانیاں، واحد: آيَةٌ۔

۵۹ اَرْسَلْنَا:— ہم نے بھیجا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرْسَالٌ۔

۵۹ نُوْحًا:— حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۶ آیت/۱۶۳ میں دیکھئے۔

۶۰ اَلْمَلَاُ:— سرداران قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ، جمع: اَمْلَاءٌ۔

۶۰ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ:— کھلی ہوئی گمراہی۔ (ضَلَالٌ) باب ضرب سے مصدر معنی گمراہ ہونا۔ (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِبَانَةٌ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۶۲ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ:— میں تم کو اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ (اُبَلِّغُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْلِيْغٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول ہے، اور (رِسٰلٰتِ رَبِّيْ) مفعول ثانی ہے۔ (رِسٰلٰتٌ) کے معنی پیغامات، اس کا واحد: رِسَالَةٌ ہے۔

۶۴ اَلْفُلْكِ:— کشتی، مذکر اور مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (المعجم الوسیط)

۶۴ قَوْمًا عَمِيْنَ:— اندھے لوگ، یعنی ان کے دل اندھے ہوگئے تھے، اس لیے وہ لوگ نہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے تھے، اور نہ حق و باطل کے درمیان کوئی امتیاز کرتے تھے (تفسیر مظہری) (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع: اَقْوَامٌ۔ (عَمِيْنَ) کے معنی اندھے لوگ۔

یہ جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، اس کی اصل عَمِيِيْنَ ہے، اس میں ایک یاء کو تخفیف کے طور پر حذف کر دیا گیا ہے، اس کا واحد: عَمِيٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۵ **عَادٍ** :— اس سے مراد "عاد اولیٰ" ہے۔ یہ ایک قوم کا نام ہے جو عاد بن عوص بن ارم کی اولاد تھی، یہ لوگ بت پرست تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تھا، حضرت ہود علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلائے، بت پرستی سے منع فرمایا، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن ان لوگوں نے نافرمانی اور سرکشی کی، جس کی وجہ سے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور وہ لوگ تباہ و برباد ہوئے۔

۶۵ **هُوْدًا** :— حضرت ہود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور نبی ہیں، یہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد (عاد اولیٰ) کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا، انہوں نے بڑی شفقت و محبت کے ساتھ اپنی قوم کو سمجھایا، کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد کرو، صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اسی کی عبادت کرو، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اپنے فرضی معبودوں کو چھوڑ دو، وہ کسی کام کی قدرت نہیں رکھتے۔ قوم عاد اپنی سرکشی اور نافرمانی پر جمی رہی اور بڑے کبر و غرور کے ساتھ کہا کہ جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو وہ عذاب لے آؤ۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب آیا، سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل طوفانی ہوا چلتی رہی، اس سے پوری قوم عاد تباہ و برباد ہو گئی۔

۶۶ **اَلْمَلَاُ** :— سرداران قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ، جمع: اَمْلَاءٌ.

۶۷ **سَفَاهَةٌ** :— بے عقلی، بے وقوفی۔ باب کرم سے مصدر ہے۔

۶۸ **اُبَلِّغُكُمْ** :— میں تم کو پہنچاتا ہوں۔ (اُبَلِّغُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْلِيغٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۸ **رِسٰلٰتِ** :— پیغامات، اس کا واحد: رِسَالَةٌ .

۶۸ **نَاصِحٌ** :— خیر خواہ، نُصْحٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ نَاصِحٌ کی جمع: نُصَّاحٌ ہے۔

۶۸ **اَمِيْنٌ** :— امانت دار، اَمَانَةٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اَمِيْنٌ کی جمع: اُمَنَاءُ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۹ خُلَفَاءَ:— قائم مقام، جانشین، اس کا واحد: خَلِیفَۃٌ۔

۶۹ بَصۜطَۃً:— پھیلاؤ، کشادگی۔

۶۹ آلَاۗءَ اللّٰہِ:— اللہ تعالیٰ کے انعامات، اللہ تعالیٰ کے احسانات۔ (آلاءٌ) کے معنی انعامات اور احسانات، اس کا واحد: اَلْیٌ اور اِلْیٌ ہے۔

۷۰ نَذَرَ:— ہم چھوڑ دیں۔ باب فَتَحَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۷۱ رِجْسٌ:— لعنت، گندگی، عذاب، جمع: اَرْجَاسٌ۔

۷۱ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ:— کیا تم لوگ مجھ سے جھگڑتے ہو۔ (أ) ہمزۂ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (تُجَادِلُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُجَادَلَۃٌ۔ (نی) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۱ سَمَّیْتُمُوْھَا:— تم نے ان کا نام رکھ لیا، تم نے ان کو مقرر کیا۔ (سَمَّیْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْمِیَۃٌ۔ "سَمَّیْتُمُوْ" میں میم کے بعد واو صلہ ہے جو ضمیر کے ساتھ ملانے کے لیے بڑھا دیا گیا ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، جس کا مرجع اَسْمَاءٌ ہے جو ما قبل میں مذکور ہے۔

۷۱ سُلْطٰنٍ:— دلیل، سند، جمع: سَلَاطِیْنُ۔

۷۲ دَابِرَ:— جڑ، اصل، ہر چیز کا آخری حصہ۔ دُبُوْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۳ ثَمُوْدَ:— ایک قوم کا نام ہے، اس کو عاد ثانیہ بھی کہا جاتا ہے، یہ لوگ ثمود بن عاثر بن ارم کی اولاد میں سے ہیں، یہ لوگ بت پرست تھے، ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے بہت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچایا، توحید کی دعوت دی، اور بت پرستی سے منع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فرمایا، لیکن ان لوگوں نے نافرمانی کو اپنا شعار بنایا۔ پھر اسی کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے (اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین)

۷۳ **صٰلِحًا**:۔ حضرت صالح علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔ قوم ثمود بت پرستی میں مبتلا تھی، ان لوگوں نے اپنے مالک حقیقی کو فراموش کر دیا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کو سمجھایا، اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلائے، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن یہ لوگ ایمان نہیں لائے، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر کمر بستہ رہے، اور حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہوئے ایک معجزہ کی فرمائش کی، اور کہا کہ اگر اس پہاڑ کی چٹان سے ایک حاملہ اونٹنی نکال دو، تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے دعا فرمائی، اور اسی وقت پہاڑ کی چٹان سے حاملہ اونٹنی ظاہر ہوئی۔ تو چند خوش نصیب لوگ ایمان لے آئے، باقی اکثر لوگوں نے اس معجزہ کے ظاہر ہونے کے بعد ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ اور ایک مدت گزرنے کے بعد ان میں سے کچھ بدبختوں نے اس اونٹنی کو معاذ اللہ قتل کر دیا اور پھر سرکشی کرتے ہوئے حضرت صالح علیہ السلام سے عذاب کا بھی مطالبہ کیا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت چیخ اور زلزلہ کی صورت میں عذاب آیا، اور اسی کے ذریعہ سارے کافر ہلاک ہو گئے۔ (اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین)

۷۳ **بَيِّنَةٌ**:۔ دلیل، جمع بَيِّنَاتٌ.

۷۳ **نَاقَةُ اللّٰهِ**:۔ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی۔ (نَاقَةٌ) کی جمع نَاقٌ و نُوْقٌ و نَاقَاتٌ.

۷۳ **ذَرُوْهَا**:۔ تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مونث غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۴ **بَوَّاَكُمْ**:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو ٹھکانا دیا، اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو ٹھہرایا۔ (بَوَّاَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْوِئَةٌ. (كُمْ) ضمیر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۴ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْراً :۔ تم لوگ نرم زمین میں محل بناتے ہو۔ (تَتَّخِذُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ۔ (سُهُوْلٌ) کا واحد سَهْلٌ معنی نرم زمین۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع (اَلْاَرْضُ) ہے۔ (قُصُوْرٌ) کا واحد قَصْرٌ معنی محل ہے۔ (قُصُوْراً) حال مقدرہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال مقدرہ کی تعریف یہ ہے کہ حال اور عامل حال دونوں کا زمانہ الگ الگ ہو۔

۷۴ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتاً :۔ تم لوگ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ (تَنْحِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَحْتٌ۔ (اَلْجِبَالُ) کا واحد جَبَلٌ معنی پہاڑ۔ (بُيُوْتٌ) کا واحد بَيْتٌ معنی گھر۔ (بُيُوْتاً) حال مقدرہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حال مقدرہ کی تعریف یہ ہے کہ حال اور عامل حال دونوں کا زمانہ الگ الگ ہو۔

۷۴ لَاتَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ :۔ تم لوگ زمین پر فساد نہ کرو۔ (لَاتَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِثِیٌّ، عُثِیٌّ، عَثَيَانٌ۔ (لَاتَعْثَوْا) لَاتُفْسِدُوْا کے معنی میں ہے۔ اور (مُفْسِدِيْنَ) حال مؤکدہ ہے۔ (حال مؤکدہ) عامل حال کے معنی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ اس کا واحد مُفْسِدٌ اور مصدر اِفْسَادٌ ہے۔

۷۵ اُسْتُضْعِفُوْا :۔ وہ لوگ کمزور سمجھے گئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِضْعَافٌ۔

۷۷ مُرْسَلٌ :۔ رسول، بھیجا ہوا۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر اِرْسَالٌ ہے۔

۷۷ عَقَرُوْا النَّاقَةَ :۔ ان لوگوں نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ معنی زخمی کرنا، ذبح کرنا۔ (اَلنَّاقَةُ) کے معنی اونٹنی، جمع نَاقٌ، نُوْقٌ، نَاقَاتٌ۔

۷۷ عَتَوْا :۔ ان لوگوں نے سرکشی کی، ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ باب نصر سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ.

۷۸ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ:— ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔

۷۸ جٰثِمِيْنَ:— اوندھے گرنے والے، اوندھے پڑنے والے، اوندھے پڑے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ (اَصْبَحُوْا) فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: جَاثِمٌ ، اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی سینہ کو زمین سے لگانا اور اس سے مراد اوندھے گرنا ہے۔

۷۹ نَصَحْتُ لَكُمْ:— میں نے تمہارے لئے خیر خواہی کی، میں نے تمہارے ساتھ خیر خواہی کی۔ (نَصَحْتُ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر نَصْحٌ و نُصْحٌ.

۸۰ لُوْطًا:— حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات (سورۂ انعام) پارہ/ ۷ آیت/ ۸۷ میں دیکھئے۔

۸۰ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ:— کیا تم لوگ بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ (اَ) ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (تَاْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ. (الْفَاحِشَةُ) بے حیائی، بے حیائی کا کام، جمع: فَوَاحِشُ.

۸۰ مَا سَبَقَكُمْ:— تم سے پہلے (کسی نے) نہیں کیا۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (سَبَقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَبْقٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۸۱ مُسْرِفُوْنَ:— حد سے گزرنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۸۲ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ:— ایسے لوگ جو بہت پاک صاف بنتے ہیں۔ (اُنَاسٌ) کے معنی لوگ، اس کا واحد: اِنْسٌ ہے۔ جس کے معنی آدمی کے ہیں۔ (يَتَطَهَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر　مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطَهُّرٌ۔

۸۳　**الْغٰبِرِيْنَ**:- باقی رہنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم (مِنْ) کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد غَابِرٌ اور مصدر غُبُوْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵　**مَدْيَنَ**:- "مدین" حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ کا نام ہے، ان کی اولاد بھی مدین کے نام سے مشہور و معروف ہوگئی اور جس بستی میں ان کا قیام تھا، اس کو بھی مدین کہتے ہیں، گویا مدین ایک قوم کا بھی نام ہے، اور ایک شہر کا بھی نام ہے۔ (معارف القرآن)

۸۵　**شُعَيْبًا**:- حضرت شعیب علیہ السلام ایک مشہور نبی ہیں، آپ کو خطیب الانبیاء کہا جاتا ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت مدین کی اولاد میں سے ہیں، حضرت مدین کی طرف نسبت کی وجہ سے ان کی اولاد کو بھی مدین کہتے ہیں، اور جس شہر میں یہ لوگ قیام پذیر تھے، اس کو بھی مدین کہتے ہیں۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر فرماتے تو ان کے حُسنِ بیان کی وجہ سے ان کو خطیب الانبیاء ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل مدین اور اصحاب ایکہ کی ہدایت کے لیے حضرت شعیب علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا، آپ کی قوم کے لوگ کفر و شرک کے ساتھ ناپ تول میں کمی کرتے تھے، اور راستوں اور سڑکوں پر گذرنے والوں کو ڈرا دھمکا کر ان کا مال چھین لیتے تھے۔ اور حضرت شعیب علیہ السلام پر ایمان لانے سے روکتے تھے، یہ وہ سخت جرائم تھے جن میں آپ کے زمانے کے لوگ مبتلا تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے بہت فصاحت و بلاغت اور بڑی شفقت و محبت کے ساتھ ان کو توحید کی دعوت دی، اور ان تمام برائیوں سے روکا، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا، لیکن ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلا کی بات نہیں مانی، اور اپنے جرائم سے باز نہیں آئے، اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ذریعہ وہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے۔

(اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۸۵ بَیِّنَةٌ :۔ دلیل، جمع بَیِّنَاتٌ ۔
۸۵ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ :۔ تم لوگ ناپ اور تول پوری کرو۔(اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَاءٌ ۔ یہ اصل میں اَوْفَایُ ہے۔ اس میں واؤ کو یا سے اور آخر کی یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(اَلْكَيْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی ناپنا، حاصل مصدر (ناپ)۔(اَلْمِيْزَانُ) یہ "وَزْنٌ" مصدر کے معنی میں ہے، جیسے "مِیْعَادٌ" وَعْدٌ کے معنی میں ہے۔(تفسیر مظہری)۔
۸۵ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ :۔ تم لوگوں سے ان کی چیزیں نہ گھٹاؤ، تم لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو۔(لَا تَبْخَسُوْا) باب فتح سے فعل نہی، بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخْسٌ ۔ (اَلنَّاسُ) اسم ہے جو رَهْطٌ اور قومٌ کی طرح جمع کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد اِنْسَانٌ، تصغیر نُوَیْسٌ ہے۔(اَشْيَاءُ) کا واحد شَیْءٌ معنی چیز۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔(لَا تَبْخَسُوْا) فعل با فاعل (اَلنَّاسَ) مفعول اول ہے (اَشْيَاءَهُمْ) مفعول ثانی ہے۔
۸۶ تُوْعِدُوْنَ :۔ تم لوگ ڈراتے ہو، تم لوگ دھمکی دیتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْعَادٌ ۔
۸۶ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا :۔ تم لوگ اس میں عیب تلاش کرتے ہو، تم لوگ اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔(تَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بُغْيَةٌ ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول ہے، اس کا مرجع (سَبِیْلُ اللّٰہِ) ہے۔(عِوَجًا) مفعول ثانی ہے۔ عِوَجٌ کے معنی عیب، کجی، ٹیڑھا پن، باب سمع سے مصدر ہے۔
۸۷ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ :۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا، سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر۔(خَیْرُ) اسم تفضیل اَخْیَرُ کا مخفف ہے۔(اَلْحٰكِمِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔(خَیْرُ) کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد حَاكِمٌ اور مصدر حُكْمٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

الحمد للہ پارہ (۸) مکمل ہو گیا

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ الْمَلَأُ پارہ (۹) سورۂ اعراف

آیت نمبر

۸۸ قَالَ الْمَلَأُ:— سرداروں نے کہا۔ (قَالَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ۔ (اَلْمَلَأُ) سرداران قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ۔ جمع: اَمْلَاءٌ۔

۸۸ فِيْ مِلَّتِنَا:— ہمارے دین میں، ہمارے مذہب میں۔ (مِلَّةٌ) دین، مذہب، جمع: مِلَلٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۸۹ اِنْ عُدْنَا:— اگر ہم لوٹ آئیں۔ (عُدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَوْدٌ۔

۸۹ رَبَّنَا افْتَحْ:— اے ہمارے پروردگار آپ فیصلہ فرما دیجئے۔ (رَبَّنَا) اصل میں یَا رَبَّنَا ہے۔ (یَا) حرف ندا محذوف ہے۔ (رَبَّنَا) منادیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اِفْتَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتْحٌ۔

۸۹ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ:— سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا، سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا۔ (خَيْرُ) یہ "اَخْيَرُ" اسم تفضیل کا مخفف مضاف ہے۔ (اَلْفَاتِحِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: فَاتِحٌ اور مصدر فَتْحٌ ہے۔

۹۰ **خٰسِرُوْنَ**:— نقصان اٹھانے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد: خَاسِرٌ اور مصدر خُسْرَانٌ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۱ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ:— ان لوگوں کو زلزلے نے پکڑ لیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔ یہ ترکیب میں فاعل ہے۔

۹۱ جٰثِمِيْنَ:— اوندھے گرنے والے، اوندھے پڑنے والے، اوندھے پڑے ہوئے۔ یہ (اَصْبَحُوْا) فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: جَاثِمٌ۔ اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی سینہ کو

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر زمین سے لگانا، اور اس سے مراد اوندھے گرنا۔

۹۲ لَمْ يَغْنَوْا فِيْهَا:۔ وہ لوگ ان (گھروں) میں بسے نہیں، وہ لوگ ان (گھروں) میں رہے نہیں، وہ لوگ ان (گھروں) میں ٹھہرے نہیں۔ (لَمْ يَغْنَوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی حجد بلم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غِنىً اور مَغْنىً ہے۔ معنی اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ (فِيْهَا) میں (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع (دَارٌ) ہے جو مؤنث سماعی ہے۔

۹۳ تَوَلّٰى عَنْهُمْ:۔ انہوں نے (یعنی حضرت شعیب علیہ السلام نے) ان سے منہ موڑ لیا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔

۹۳ اَبْلَغْتُكُمْ:۔ میں نے تم کو پہنچا دیا۔ (اَبْلَغْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِبْلَاغٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۳ كَيْفَ اٰسٰى:۔ میں کیسے افسوس کروں، میں کیسے رنج کروں۔ (كَيْفَ) استفہام انکاری کے لیے ہے۔ یعنی مجھے ان کی ہلاکت پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ لوگ افسوس کرنے کے لائق نہیں۔ یہ لوگ اپنے کفر و شرک اور سرکشی و نافرمانی کی وجہ سے اس عذاب کے مستحق تھے۔ (اٰسٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَسىً۔

۹۴ اَلْبَاْسَاءِ:۔ سختی، محتاجی۔ اس کا مادہ بَاْسٌ ہے۔

۹۴ اَلضَّرَّاءِ:۔ تکلیف، بیماری، تنگی۔ اس کا مادہ ضَرٌّ ہے۔

۹۴ يَضَّرَّعُوْنَ:۔ (تاکہ) وہ لوگ عاجزی کریں، (تاکہ) وہ لوگ گڑگڑائیں، (تاکہ) وہ لوگ ڈھیلے پڑ جائیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِضَّرُّعٌ۔ (يَضَّرَّعُوْنَ) اصل میں يَتَضَرَّعُوْنَ ہے، تاء کو ضاد سے بدل کر ضاد کا ضاد میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ مصدر اِضَّرُّعٌ اصل میں تَضَرُّعٌ ہے۔ تاء کو ضاد سے بدل کر ضاد کا ضاد میں ادغام کر دیا گیا ہے اور ابتداء بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۹۵ عَفَوْا:۔ وہ لوگ بڑھ گئے، ان لوگوں نے ترقی کر لی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَفْوٌ۔

۹۵ اَلضَّرَّآءُ:— تکلیف، بیماری، تنگی۔ اس کا مادہ ضُرٌّ ہے۔

۹۵ السَّرَّآءُ:— خوشی، راحت۔ اس کا مادہ سُرٌّ ہے۔

۹۷ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى:— کیا بستیوں کے رہنے والے بے فکر ہو گئے۔ (ا) ہمزۂ استفہام انکار اور توبیخ کے لیے ہے، یہاں انکار کا مطلب یہ ہے کہ ان کو بے فکر نہ ہونا چاہیے، اور توبیخ کا مطلب یہ ہے کہ ان کا بے فکر ہونا لائق ملامت ہے۔ ہمزۂ استفہام کے بعد فا، عطف کے لیے ہے۔ (اَمِنَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَمْنٌ و اَمْنٌ و اَمَانٌ معنی بے فکر ہونا، بے خوف ہونا۔ (اَلْقُرٰى) کا واحد قَرْيَةٌ اس کے معنی گاؤں، بستی۔

۹۷ بَاْسُنَا:— ہمارا عذاب۔ (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ اس کی جمع اَبْؤُسٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۹۷ بَيَاتًا:— رات کے وقت، رات میں۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی رات میں آنا۔ ظرف یا حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۹۸ ضُحًى:— دن چڑھے، دن میں، چاشت کے وقت۔

۹۹ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ:— کیا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے فکر ہو گئے۔
(ا) ہمزۂ استفہام انکار و توبیخ کے لیے ہے، یہاں انکار کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو بے فکر نہ ہونا چاہیے، اور توبیخ کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کا بے فکر ہونا لائق ملامت ہے۔
فا حرف عطف ہے۔ (اَمِنُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَمْنٌ و اَمْنٌ و اَمَانٌ۔ (مَكْرٌ) تدبیر، داؤ، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب ہے۔

۱۰۰ لَمْ يَهْدِ:— وہ ظاہر نہیں ہوا۔ فعل مضارع معروف نفی جحد بلم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هِدَايَةٌ معنی رہنمائی کرنا۔ (لَمْ يَهْدِ) لَمْ يَتَبَيَّنْ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۰۰ لَوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ:— اگر ہم چاہتے تو ان کو پکڑ لیتے، اگر ہم چاہتے تو ان کو ہلاک کر دیتے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (لَـوْ) زمانہ ماضی میں امتناع کے لیے ہے۔ یعنی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا نہیں پائی گئی ہے۔ اور زمانہ مستقبل میں شرط کے لیے ہے، مگر یہ جزم نہیں دیتا ہے، شرط جب مستقبل ہوتو (لَـوْ) ان شرطیہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور جب ماضی ہوتو حرف امتناع ہوتا ہے۔ اور (لَوْ) کے بعد جب فعل مضارع واقع ہوتو فعل ماضی کے معنی میں ہوجاتا ہے۔

۱۰۰ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ:— ہم ان کے دلوں پر مہر لگادیتے ہیں۔ (نَطْبَعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَبْعٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰۱ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا:— ہم آپ کے سامنے ان (بستیوں) کے کچھ حالات بیان کرتے ہیں، ہم آپ کے سامنے ان (بستیوں) کے کچھ واقعات بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ. (اَنْۢبَاءٌ) کے معنی حالات، واقعات، خبریں۔ واحد: نَبَاٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع اَلْقُرٰی ہے، جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۰۲ عَهْدٍ:— قول وقرار، اس کی جمع: عُهُوْدٌ ہے یہاں عہد سے مراد وفائے عہد یعنی عہد کا پورا کرنا ہے۔ عَهْدٍ ای وَفَاءٍ بِالْعَهْدِ. (تفسیر مظہری) اور اس عہد سے مراد "عالم ارواح" کا عہد ہے، جو تمام انسانوں سے لیا گیا تھا، جس کو عہد الست بھی کہتے ہیں۔

۱۰۳ بَعَثْنَا:— ہم نے بھیجا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ.

۱۰۵ حَقِيْقٌ:— ثابت، قائم، لائق۔ یہ حَقٌّ سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ ترکیب نحوی میں لفظ حَقِيْقٌ مبتدا محذوف کی خبر ہے، اس کی اصل عبارت اَنَا حَقِيْقٌ اَیْ جَدِیْرٌ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۰۵ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ:— میں تمہارے پاس دلیل (یعنی معجزہ) لایا ہوں، میں تمہارے پاس نشانی لایا ہوں۔ (قَدْ جِئْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَجِیْءٌ اور مَجِیْئَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (بَيِّنَةٌ) کے معنی دلیل، نشانی۔ جمع: بَيِّنَاتٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۱۰۷ اَلْقٰى عَصَاهُ: ۔ انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنی لاٹھی ڈال دی۔ (اَلْقٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ۔ (عَصىً) کے معنی لاٹھی، جمع: عِصِیٌّ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۱۰۷ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ: ۔ صریح اژدہا، کھلا ہوا اژدہا۔ (ثُعْبَانٌ) کے معنی اژدہا، جمع: ثَعَابِيْنُ۔ (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۱۰۸ نَزَعَ يَدَهٗ: ۔ انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا ہاتھ نکالا۔ (نَزَعَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْعٌ۔ (يَدٌ) کے معنی ہاتھ، جمع: اَيْدِیْ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۰۸ بَيْضَاءُ: ۔ سفید (چمک دار) اس کا مذکر: اَبْيَضُ اور جمع: بِيْضٌ ہے۔

۱۰۹ سٰحِرٌ عَلِيْمٌ: ۔ بڑا ماہر جادوگر، بڑا واقف جادوگر۔ (سَاحِرٌ) کے معنی جادوگر، جمع: سَحَرَةٌ اور مصدر سِحْرٌ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَلِيْمٌ) بہت جاننے والا، بہت واقفیت رکھنے والا، بڑا ماہر۔ (عِلْمٌ) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ مَاذَا تَاْمُرُوْنَ: ۔ تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو، تم لوگ کیا صلاح دیتے ہو۔ (مَا) برائے استفہام ہے۔ (ذَا) اسم موصول ہے۔ (تَاْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ (تَاْمُرُوْنَ) تُشِيْرُوْنَ کے معنی میں ہے۔ جس کے معنی "مشورہ دینا" ہیں۔

۱۱۱ اَرْجِهْ وَاَخَاهُ: ۔ آپ ان کو (موسیٰ علیہ السلام کو) اور ان کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کو مہلت دیجئے۔ (اَرْجِهْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر اِرْجَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، معطوف علیہ۔ (اَخَاهُ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر معطوف ہے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ ہے۔ (اَخٌ) بھائی، جمع: اِخْوَةٌ اور اِخْوَانٌ۔

۱۱۱ اَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ: ۔ آپ شہروں میں چپراسیوں کو بھیج دیجئے۔ (بیان القرآن) (اَرْسِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْسَالٌ۔ (اَلْمَدَآئِنُ) کا واحد: مَدِيْنَةٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

معنی شہر۔(حَاشِرِیْنَ) جمع کرنے والے، یہاں مراد چپراسی ہیں۔اسم فاعل جمع مذکر سالم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔اس کا واحد: حَاشِرٌ اور مصدر حَشْرٌ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ اَلْمُلْقِيْنَ:— ڈالنے والے۔باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُلْقٍ اور مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔یہ اصل میں اِلْقَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱۶ اَلْقُوْا:— تم لوگ ڈالو۔باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ.

۱۱۶ اَلْقَوْا :— ان لوگوں نے ڈالا۔باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ.

۱۱۶ سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ:— انہوں نے (جادوگروں نے) لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا، انہوں نے لوگوں کی نظر بندی کر دی۔(سَحَرُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سِحْرٌ معنی جادو کرنا۔(اَعْيُنٌ) کا واحد عَيْنٌ معنی آنکھ، نگاہ۔

۱۱۷ اِسْتَرْهَبُوْهُمْ:— انہوں نے (جادوگروں نے) لوگوں کو ڈرا دیا۔(اِسْتَرْهَبُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِرْهَابٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۱۷ اَلْقِ عَصَاكَ:— آپ اپنی لاٹھی ڈال دیجئے۔(اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ. یہ اصل میں اِلْقَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔(عَصَیً) کے معنی لاٹھی، جمع: عِصِيٌّ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۷ تَلْقَفُ :— وہ (لاٹھی) نگلتی ہے، وہ (لاٹھی) نگلنے لگی۔باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَقْفٌ و لَقَفَانٌ معنی نگلنا۔

۱۱۹ يَأْفِكُوْنَ:— وہ لوگ گھڑتے ہیں۔(وہ لوگ گھڑتے تھے)۔باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْكٌ و اُفُوْكٌ.

۱۲۰ اِنْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ:— وہ لوگ ذلیل ہو کر لوٹے۔(اِنْقَلَبُوْا) باب انفعال سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر انقلاب۔ (صٰغِرِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: صاغرٌ اور مصدر صغوٌ اور صُغرٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۳ السَّحَرَةُ: — جادوگر لوگ، اس کا واحد ساحرٌ اور مصدر سحرٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۳ قَالَ فِرْعَوْنُ: — فرعون نے کہا۔ (قال) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ۔ (فِرْعَوْنُ) یہ شاہ مصر کا لقب ہے۔ اس کا نام قابوس ہے، اور بعض لوگوں نے کہا کہ اس کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور مظہری)۔

صاحب قصص الانبیا شیخ عبدالوہاب نجار صاحب کی تحقیق کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس فرعون کے محل میں پرورش پائی۔ اس کا نام رعمسیس دوم تھا اسکے مرنے کے بعد اس کا بیٹا منفتاح مصر کا حکمراں بنا تھا جو بنی اسرائیل پر بہت ظلم و ستم کرتا تھا۔ اسی کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے پیغام حق پہونچایا تھا، اسی نے جادوگروں سے مقابلہ کرایا تھا، اور اسی نے فوج کو لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے ساتھیوں کا تعاقب کیا تھا جسکے نتیجہ میں فرعون اور اسکی پوری فوج دریائے قلزم میں غرق ہوئی تھی پھر سمندر کی موجوں نے فرعون کی لاش کو ساحل پر پھینک دیا تھا مصر کے عجائب خانہ میں یہ لاش آج بھی موجود ہے (تلخیص از قاموس القرآن)

۱۲۳ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ: — اس سے پہلے کہ میں اجازت دوں، میری اجازت سے پہلے۔ (اٰذن) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِذْنٌ۔ یہ فعل مضارع ان ناصبہ (مصدریہ) کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۲۳ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ: — یہ یقیناً ایک تدبیر ہے جو تم لوگوں نے اختیار کی، یہ ایک فریب ہے جس پر تم لوگوں نے عمل کیا ہے۔ (مَكْرٌ) تدبیر، داؤ، دھوکا، فریب۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (مَكَرْتُمُوْهُ) مکرتم باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَكْرٌ۔ فعل ماضی جمع مذکر حاضر میں میم کے بعد واؤ صلہ ہے۔ جو میم جمع کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۲۴ مِنْ خِلَافٍ :- مخالف جانب سے، یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پیر کاٹنے کی دھمکی دی تھی (خِلَافٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۱۲۴ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ :- میں ضرور تم کو سولی پر چڑھاؤں گا، میں ضرور تم کو سولی دوں گا۔ (لَأُصَلِّبَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَصْلِيْبٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲۶ مَا تَنْقِمُ مِنَّا :- تو ہم کو سزا نہیں دیتا ہے، تو ہم میں عیب نہیں پاتا ہے۔ (مَا) نفی کے لیے ہے (تَنْقِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَقْمٌ۔

۱۲۶ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا :- آپ ہمارے اوپر صبر کا فیضان کر دیجئے، آپ ہمارے اوپر صبر کے دہانے کھول دیجئے۔ (اَفْرِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْرَاغٌ معنی گرانا، بہانا۔

۱۲۶ تَوَفَّنَا :- آپ ہم کو وفات دیجئے۔ (تَوَفَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّيْ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۲۷ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ :- کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو چھوڑ دیں گے۔ یعنی کیا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ (ا) ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (تَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔ (مُوْسٰى) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱/ آیت ۵۱ میں دیکھیے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع: اَقْوَامٌ۔

۱۲۷ نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ :- ہم ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے۔ (نَسْتَحْيٖ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِحْيَاءٌ. (نِسَآءٌ) کے معنی عورتیں، خلاف قیاس اس کا واحد: اِمْرَاَةٌ ہے۔

۱۲۷ قٰهِرُوْنَ :- قدرت رکھنے والے، غالب آنے والے، زور آور، طاقت ور۔ اس کا واحد:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر قَاهِرٌ اور مصدر قَهْرٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۷ اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ:۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ (اِسْتَعِيْنُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَانَةٌ۔

۱۲۸ يُوْرِثُهَا:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا (زمین کا) وارث بنادیتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا (زمین کا) مالک بنادیتے ہیں۔ (يُوْرِثُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْرَاثٌ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع الْاَرْضِ ہے۔

۱۲۹ اُوْذِيْنَا:۔ ہم لوگ تکلیفیں دیئے گئے، ہم لوگوں کو تکلیفیں دی گئیں۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْذَاءٌ۔

۱۲۹ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ:۔ وہ (تمہارا پروردگار) تم کو زمین میں خلیفہ بنادے گا، وہ (تمہارا پروردگار) تم کو زمین کا حاکم بنادے گا۔ (يَسْتَخْلِفُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ۔ یہ فعل مضارع ان ناصبہ (مصدریہ) کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۰ السِّنِيْنَ:۔ قحط سالی، قحط کے سال۔ جمع مذکر سالم، (با) حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد سَنَةٌ ہے۔

۱۳۰ يَذَّكَّرُوْنَ:۔ (تاکہ) وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّكُّرٌ۔ (يَذَّكَّرُوْنَ) اصل میں يَتَذَكَّرُوْنَ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیا گیا يَذَّكَّرُوْنَ ہوگیا۔ "اِذَّكُّرٌ" مصدر اصل میں تَذَكُّرٌ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیا گیا۔ پھر ابتداء بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل بڑھادیا گیا۔ اِذَّكُّرٌ ہوگیا۔

۱۳۱ يَطَّيَّرُوْا:۔ وہ لوگ نحوست بتاتے، وہ لوگ نحوست قرار دیتے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطَّيُّرٌ۔ (يَطَّيَّرُوْا) اصل میں يَتَطَيَّرُوْا ہے۔ تاء کو طاء

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر — سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کردیا گیا۔ (یَطَّیَّرُوْا) ہوگیا۔ (اِطَّیُّرٌ) مصدر اصل میں تطیّر ہے تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کردیا گیا۔ ابتداء بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا۔ اِطَّیُّرٌ ہوگیا۔ (یَطَّیَّرُوْا) فعل مضارع میں جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۱۳۱ طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ :— ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ان کی نحوست (کا سبب) اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ (طَآئِرٌ) کے معنی پرندہ، پرندوں کے دائیں اور بائیں اترنے سے اہل عرب اچھی بری فال لیا کرتے تھے، اس لیے مطلق فال کو بھی طائر کہنے لگے۔ (معارف القرآن) یہاں پر طَآئِرٌ سے مراد نحوست ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (آلُ فِرْعَوْنَ) ہے۔ لفظ آل معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ اس لیے (هُمْ) ضمیر جمع کی استعمال کی گئی ہے۔

۱۳۳ الطُّوْفَانَ :— طوفان، اس سے مراد سیلاب ہے، جو آل فرعون (یعنی قبطیوں) کے گھروں میں داخل ہوگیا تھا۔

۱۳۳ الْجَرَادَ :— ٹڈیاں۔ اس کا واحد: جَرَادَةٌ ہے۔ ٹڈیاں ان کی کھیتی اور پھلوں کو کھانے لگی تھیں۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۳۳ الْقُمَّلَ :— چیچڑی (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ) گھن کا کیڑا (ترجمہ حضرت حکیم الامتؒ) اس کا واحد: قُمَّلَةٌ ہے۔

۱۳۳ الضَّفَادِعَ :— مینڈھک۔ اس کا واحد: ضِفْدَعٌ ہے۔ مینڈھک ان کے گھروں میں اور کھانے کی چیزوں میں بھر گئے تھے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۳۳ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ :— جدا کی ہوئی نشانیاں، کھلے ہوئے معجزات۔ (آیاتٌ) کا واحد: آیۃ معنی نشانی۔ (مُفَصَّلَاتٌ) جدا کی ہوئی چیزیں۔ اس کا واحد مُفَصَّلَةٌ ہے۔ (آیَاتٍ مُفَصَّلٰتٍ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۴ الرِّجْزُ :— عذاب، جمع: اَرْجَازٌ یہاں عذاب سے مراد طاعون ہے۔ جیسا کہ حضرت سعید

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۳۴ لَئِنْ كَشَفْتَ :- اگر آپ دور کردیں گے، اگر آپ ہٹادیں گے۔ (كَشَفْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر کَشْفٌ۔

۱۳۵ يَنْكُثُوْنَ :- وہ لوگ عہد توڑ ڈالتے ہیں، وہ لوگ عہد شکنی کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَكْثٌ۔

۱۳۶ انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ :- ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ۔

۱۳۶ الْيَمِّ :- دریا، جمع يُمُوْمٌ اس سے مراد دریائے قلزم ہے، جس میں فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا گیا تھا۔

۱۳۷ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ :- وہ لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے۔ باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِضْعَافٌ۔

۱۳۷ دَمَّرْنَا :- ہم نے تباہ و برباد کیا، ہم نے درہم برہم کردیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِيْرٌ۔

۱۳۷ كَانَ يَصْنَعُ :- وہ بناتا تھا۔ باب فتح سے فعل ماضی استمراری، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَنْعٌ اور صُنْعٌ ہے۔

۱۳۷ كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ :- وہ لوگ بلند کرتے تھے، وہ لوگ اونچی عمارتیں بناتے تھے (بنواتے تھے)۔ باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْشٌ۔

۱۳۸ جَاوَزْنَا :- ہم نے پار اتار دیا۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُجَاوَزَةٌ۔

۱۳۸ يَعْكُفُوْنَ :- وہ لوگ جمے رہتے ہیں، (وہ لوگ جمے رہتے تھے) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ۔

۱۳۸ اَصْنَامٌ :- چند بت، بہت سے بت، اس کا واحد صَنَمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۳۹ مُتَبَّرٌ — تباہ کیا ہوا، برباد کیا ہوا، ہلاک کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر۔ مصدر تَتْبِیْرٌ۔

۱۴۱ یَسُوْمُوْنَکُمْ — وہ لوگ تم کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ (پہنچاتے تھے)۔ (یَسُوْمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْمٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۴۱ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ — وہ لوگ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں۔ (قتل کرتے تھے) (یُقَتِّلُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْتِیْلٌ۔ (اَبْنَآءَ) کا واحد اِبْنٌ بمعنی بیٹا۔

۱۴۱ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ — وہ لوگ تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے ہیں (زندہ رکھتے تھے) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْیَاءٌ۔ (نِسَآءٌ) کے معنی عورتیں، خلاف قیاس اس کا واحد اِمْرَاَۃٌ ہے۔

۱۴۱ بَلَآءٌ — آزمائش، احسان، دونوں معنی کا احتمال ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی آزمانا، امتحان لینا۔

۱۴۲ مِیْقَاتُ رَبِّہٖ — ان کے پروردگار کا مقرر کیا ہوا وقت، ان کے پروردگار کی مقرر کی ہوئی مدت۔ (مِیْقَاتٌ) کے معنی وقت، مدت جمع مَوَاقِیْتُ۔

۱۴۲ اُخْلُفْنِیْ — تم میرے خلیفہ ہو جاؤ، تم میرے جانشین ہو جاؤ۔ (اُخْلُفْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خِلَافَۃٌ۔ (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۳ اَرِنِیْ — آپ مجھ کو دکھا دیجئے، آپ مجھ کو دیدار کرا دیجئے۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ۔ (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۳ لَنْ تَرٰنِیْ — تم مجھ کو (دنیا میں) ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہو۔ (لَنْ تَرٰی) باب فتح سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مضارع معروف نفی تاکید بلن مستقبل، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ. (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۳ اِنِ اسْتَقَرَّ :- اگر وہ برقرار رہے، اگر وہ ٹھہرا رہے۔ (اِسْتَقَرَّ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْرَارٌ۔

۱۴۳ تَجَلّٰی رَبُّهٗ :- ان کے پروردگار نے تجلی فرمائی۔ (تَجَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَلِّیْ، اس کے معنی ظاہر ہونا۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (حضرت موسیٰ علیہ السلام) ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، اور اس کی سند کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی، اور اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) کے سرے پر انگوٹھا رکھ کر اشارہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے نور کا صرف اتنا سا حصہ ظاہر ہوا تھا، جس سے پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، یہ ضروری نہیں کہ سارے پہاڑ کے ٹکڑے ہو گئے ہوں بلکہ ممکن ہے جس حصہ پر حق تعالیٰ نے تجلی فرمائی وہی حصہ متاثر ہوا ہو۔ (تلخیص از معارف القرآن)۔

۱۴۳ جَعَلَهٗ دَكًّا :- اس نے (تجلی نے) اس (پہاڑ) کو ریزہ ریزہ کر دیا، اس نے (تجلی نے) اس پہاڑ کے پرخچے اڑا دئے۔ (جَعَلَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (دَكًّا) باب نصر سے مصدر ہے، معنی گرا کر برابر کرنا، کوٹ کر ہموار کرنا، اور یہ اسم مفعول مَدْكُوْكٌ کے معنی میں ہے۔

۱۴۳ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا :- موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔ (مُوْسٰى) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۱ آیت/۵۱ میں دیکھئے۔ (صَعِقًا) صفت مشبہ واحد مذکر، اس کا مصدر صَعْقٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، یہ حال ہونے کی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴۳ لَمَّآ اَفَاقَ :— جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ہوش میں آئے۔ (اَفَاقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفَاقَةٌ۔

۱۴۴ اِصْطَفَيْتُكَ :— میں نے تم کو منتخب کیا۔ (اِصْطَفَيْتُ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصْطِفَاءٌ۔ اس کا مادہ صَفْوٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۴۵ اَلْاَلْوَاحِ :— تختیاں، اس کا واحد: لَوْحٌ ہے۔

۱۴۵ اُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ :— میں تم کو نافرمانوں کا گھر دکھلا دوں گا۔ (اُورِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول۔ (دَارَ الْفٰسِقِيْنَ) مفعول ثانی ہے۔

(دار الفاسقین) سے مراد فرعون اور اس کے متبعین کا گھر یعنی ملک مصر ہے۔ (تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین، تفسیر مظہری)۔ (دَارٌ) کے معنی گھر، جمع: دِيَارٌ۔ (اَلْفٰسِقِيْنَ) کے معنی نافرمان لوگ، یہ جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: فَاسِقٌ اور مصدر فُسُوْقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۶ سَبِيْلَ الرُّشْدِ :— ہدایت کا راستہ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ (رُشْدٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ہدایت پانا۔

۱۴۶ سَبِيْلَ الْغَيِّ :— گمراہی کا راستہ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ (اَلْغَيُّ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی گمراہ ہونا۔

۱۴۷ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ :— ان کے کام غارت ہو گئے، ان کے اعمال برباد ہو گئے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ۔

(اَعْمَالٌ) کا واحد: عَمَلٌ معنی کام۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۸ مِنْ حُلِيِّهِمْ :— اپنے زیوروں سے۔ (حُلِيٌّ) کا واحد: حَلْيٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۴۸ عِجْلًا:- بچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُوْلٌ اور عِجَالٌ۔

۱۴۸ خُوَارٌ:- گائے کی آواز۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی گائے کا آواز کرنا۔

۱۴۹ لَمَّا سُقِطَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ:- جب وہ لوگ شرمندہ ہوئے، جب وہ لوگ نادم ہوئے۔ یہ جملہ محاورہ میں نادم ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (سُقِطَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سُقُوْطٌ۔ (اَيْدِيْ) کا واحد يَدٌ معنی ہاتھ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۰ غَضْبَانَ اَسِفًا:- غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے۔ یہ دونوں الفاظ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہیں۔ (غَضْبَانَ) باب سمع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، اس کی جمع غِضَابٌ اور مصدر غَضَبٌ ہے۔ (اَسِفًا) باب سمع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اَسَفٌ ہے۔

۱۵۰ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ:- تم نے میری بری جانشینی کی، یعنی تم نے بہت برا کام کیا۔ (بِئْسَ) فعل ذم ہے، اس میں ضمیر مستتر ممیز ہے۔ (مَا) نکرہ موصوفہ ہے۔ (خَلَفْتُمُوْنِيْ) پورا جملہ مَا نکرہ موصوفہ کی صفت ہے، نکرہ موصوفہ اپنی صفت سے مل کر تمیز ہے، ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہے۔ مخصوص بالذم خِلَافَتُكُمْ هٰذِهٖ محذوف ہے۔ (خَلَفْتُمُوْنِيْ) "خَلَفْتُمْ" باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خِلَافَةٌ۔ خَلَفْتُمُوْ میں میم جمع کے بعد واو صلہ ہے، جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵۰ يَجُرُّهٗ اِلَيْهِ:- ان کو (حضرت ہارون علیہ السلام کو) اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، ان کو (حضرت ہارون علیہ السلام کو) اپنی طرف کھینچنے لگے۔ (يَجُرُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرٌّ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔

۱۵۰ اِبْنَ اُمَّ:- اے میری ماں کے بیٹے، یعنی اے میرے بھائی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر یا ، حرف ندا محذوف ہونے کی وجہ سے لفظ ابنَ منصوب ہے۔ اور (اُمَّ) اصل میں اُمِّیْ یائے متکلم کے ساتھ ہے، تخفیف کے لیے آخر سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور میم کے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا گیا "اُمَّ" ہو گیا۔

۱۵۰ اِسْتَضْعَفُوْنِیْ: — انہوں نے مجھ کو کمزور سمجھا، ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا (اِسْتَضْعَفُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر (اِسْتِضْعَاف) (نِیْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵۰ لَاتُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاءَ: — آپ مجھ پر دشمنوں کو خوش نہ کیجیے، آپ مجھ پر دشمنوں کو مت ہنسائیے۔ (لَا تُشْمِتْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِشْمَاتٌ . (اَعْدَآءَ) کا واحد: عَدُوٌّ معنی دشمن۔

۱۵۲ اِتَّخَذُوا الْعِجْلَ: — ان لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ (اِتَّخَذُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ. (اَلْعِجْلَ) کے معنی بچھڑا، (گائے کا بچہ) جمع: عُجُوْلٌ اور عِجَالٌ ہے۔ (اَلْعِجْلَ) مفعول اول ہے، مفعول ثانی محذوف (اِلٰھًا) ہے۔

۱۵۲ سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ: — بہت جلد ان کو غضب پہونچے گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (یَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَیْلٌ معنی پانا، حاصل کرنا۔

۱۵۲ اَلْمُفْتَرِیْنَ: — بہتان باندھنے والے، جھوٹ گڑھنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُفْتَرِیْ اور مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔

۱۵۴ سَکَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ: — موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ تھم گیا، موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ ختم ہو گیا۔ (سَکَتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سُکُوْتٌ . (اَلْغَضَبُ) باب سمع سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۵۴ يَرْهَبُوْنَ :— وہ لوگ ڈرتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَهْبٌ اور رَهْبَةٌ اور رَهَبٌ ہے۔
۱۵۵ اِخْتَارَ مُوْسٰى :— موسیٰ علیہ السلام نے منتخب کرلیا۔ (اِخْتَارَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِيَارٌ ہے۔
۱۵۵ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ :— ان کو زلزلہ نے پکڑلیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْذٌ. (الرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔
۱۵۵ السُّفَهَاءُ :— بے وقوف لوگ، واحد سَفِيْهٌ.
۱۵۵ فِتْنَتُكَ :— آپ کی آزمائش، آپ کی طرف سے امتحان۔ (فِتْنَةٌ) آزمائش، امتحان، جمع فِتَنٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۱۵۵ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ :— سب سے بہتر بخشنے والے، سب معاف کرنے والوں سے بہتر۔ (خَيْرٌ) اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف ہے۔ (الْغَافِرِيْنَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: غَافِرٌ اور مصدر غُفْرَانٌ ہے۔
۱۵۶ هُدْنَا اِلَيْكَ :— ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا، ہم آپ کی طرف رجوع ہوئے۔ (هُدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر هَوْدٌ.
۱۵۷ التَّوْرٰةِ :— تورات ایک آسمانی کتاب ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔
۱۵۷ الْاِنْجِيْلِ :— انجیل ایک آسمانی کتاب ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔
۱۵۷ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ :— وہ (نبی امی) ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال فرماتے ہیں۔ (يُحِلُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ. (الطَّيِّبٰتُ) کے معنی پاکیزہ چیزیں، واحد: طَيِّبَةٌ.
۱۵۷ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ :— وہ (نبی امی) ان پر گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں۔ (يُحَرِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْرِيْمٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَلْخَبَآئِثَ) گندی چیزیں۔ واحد: خَبِیْثَۃٌ.

۱۵۷ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ :۔ وہ (نبی امی) ان کے بوجھ کو اتارتے ہیں، وہ (نبی امی) ان سے ان کے بوجھ کو دور کرتے ہیں۔ یہاں بوجھ سے مراد سخت احکام ہیں جو نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو گئے ہیں۔ (اِصْرٌ) کے معنی بوجھ، جمع: آصَارٌ.

۱۵۷ اَلْاَغْلٰلَ :۔ طوق، اس کا واحد: غُلٌّ ہے۔ (اَغْلٰلٌ) سے بھی مراد سخت احکام ہیں، جو نبی امی ﷺ کی شریعت میں منسوخ ہو گئے ہیں۔

۱۵۷ عَزَّرُوْهُ :۔ ان لوگوں نے ان کی (نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی) تعظیم کی۔ (عَزَّرُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر تَعْزِيْرٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵۷ اَلنُّوْرَ :۔ روشنی، جمع: اَنْوَارٌ یہاں نور سے مراد قرآن کریم ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور جلالین) اس آیت کریمہ میں تمام مفسرین کے نزدیک نور سے مراد قرآن کریم ہے۔

۱۵۸ يُحْيٖ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ.

۱۵۸ يُمِيْتُ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) موت دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمَاتَةٌ.

۱۵۸ اِتَّبِعُوْهُ :۔ تم لوگ ان کا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا) اتباع کرو، تم لوگ ان کی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) پیروی کرو۔ (اِتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۱۵۹ يَهْدُوْنَ :۔ وہ لوگ ہدایت کرتے ہیں، وہ لوگ رہنمائی کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ہِدَايَةٌ :

۱۵۹ يَعْدِلُوْنَ :۔ وہ لوگ انصاف کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶۰ قَطَّعْنٰهُمُ :- ہم نے ان کو تقسیم کر دیا۔ (قَطَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْطِیْعٌ ۔ (هُمْ) جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۰ اَسْبَاطًا :- خاندان، اس کا واحد: سِبْطٌ ۔ اَسْبَاط کے لغوی معنی اولاد کی اولاد، اس کا اکثر اطلاق نواسوں پر ہوتا ہے، جیسے حفید کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے، لفظ سبط یہودیوں کے لیے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لیے قبیلے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات) یہاں اس کا ترجمہ خاندان کیا جائے گا۔

۱۶۰ اِسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ :- ان کی (موسیٰ علیہ السلام کی) قوم نے ان سے پانی مانگا۔ (اِسْتَسْقٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِسْقَاءٌ ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت۔ جمع: اَقْوَامٌ ۔

۱۶۰ اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ :- آپ اپنی لاٹھی پتھر پر ماریئے۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں پتھر سے مراد وہ پتھر ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا، بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خصیہ میں ورم کی تہمت لگائی تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کرنے کے لیے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے، تو وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا، اور بنی اسرائیل کے سرداروں کے پاس جا کر ٹھہرا، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس تہمت سے بری فرما دیا تھا، اس پتھر کے کپڑا لے کر بھاگنے کا واقعہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں موجود ہے۔ (تفسیر مظہری) (عَصَیٰ) کے معنی لاٹھی جمع: عِصِیٌّ (اَلْحَجَرُ) کے معنی پتھر، جمع: حِجَارَةٌ ۔

۱۶۰ اِنْبَجَسَتْ :- وہ (چشمے) بہہ پڑے، وہ (چشمے) جاری ہو گئے۔ باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْبِجَاسٌ ۔

۱۶۰ اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا :- بارہ چشمے۔ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ (پانی جاری ہونے کی جگہ) جمع: عُيُوْنٌ ۔

۱۶۰ مَشْرَبَهُمْ :- ان کے (یعنی اپنے) پانی پینے کی جگہ، ان کا (یعنی اپنا) گھاٹ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (مَشْرَبٌ) اسم ظرف واحد ہے، اس کی جمع: مَشَارِبُ. باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
مصدر شُرْبٌ ہے۔

۱۶۰ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ :— ہم نے ان پر بادل کا سایہ کر دیا۔ (ظَلَّلْنَا) باب تفعیل سے
فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَظْلِيلٌ. (غَمَامٌ) کے معنی بادل، بادل کے ایک
ٹکڑے کو (غَمَامَةٌ) کہتے ہیں، جمع: غَمَائِمُ .

۱۶۰ اَلْمَنَّ :— ترنجبین، ایک قسم کی شبنم جو شہد کی طرح گاڑھی اور لذیذ تھی۔ تفسیر ابن کثیر میں
ہے مَنّ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ایک غذا تھی جو صبح صادق سے سورج
نکلنے تک آسمان سے برستی رہتی تھی۔ (قاموس القرآن)۔

۱۶۰ اَلسَّلْوٰی:— بٹیریں (ایک قسم کے پرندے)۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ ایک سرخی مائل
پرندہ ہے جس کے جھنڈ کے جھنڈ جنوبی ہوا میں اڑ کر آ جاتے تھے، حضرت وہبؒ فرماتے ہیں
کہ یہ جھنڈ ایک میل کے طول وعرض میں صرف ایک نیزہ کی بلندی پر بنی اسرائیل کے سروں
پر پھیل جاتے تھے۔ (قاموس القرآن)۔ (سَلْوٰی) کا واحد: سَلْوَاةٌ ہے۔

۱۶۱ اَلْقَرْيَةَ:— شہر، آبادی، یہاں قریہ سے مراد بیت المقدس یا اریحا ہے۔ (تفسیر جلالین)
اس کی جمع: قُرًى .

۱۶۱ حِطَّةٌ:— توبہ، یعنی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے۔
اس کا مادہ حَطٌّ ہے۔ جس کے معنی معاف کرنا، گھٹانا، اس کی اصل عبارت (مَسْأَلَتُنَا حِطَّةٌ)
ہے۔ یہ ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہے۔

۱۶۱ سُجَّدًا :— سجدہ کرنے والے، واحد: سَاجِدٌ اور مصدر سُجُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے
استعمال ہوتا ہے۔ یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔ (تفسیر جلالین اور بیان القرآن)۔

۱۶۱ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْئٰتِكُمْ:— ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ (نَغْفِرْ) باب
ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَغْفِرَةٌ جواب امر کی وجہ سے حالت
جزم میں ہے۔ (خَطِيْئٰتٌ) کے معنی غلطیاں، خطائیں، واحد: خَطِيْئَةٌ .

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶۲ رِجْزاً :— عذاب، یہاں عذاب سے مراد طاعون ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۳ اَلْقَرْيَةِ :— آبادی، بستی، اس بستی کا نام ایلہ ہے جو دریائے قلزم کے کنارے واقع تھی۔ (تفسیر جلالین) جمع: قُرىً.

۱۶۳ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ :— دریا کے کنارے، سمندر کے کنارے۔ (حَاضِرَةٌ) ساحل، قریب، کنارہ، آس پاس، جمع: حَوَاضِرُ. (اَلْبَحْرُ) دریا، سمندر، اس سے مراد دریائے قلزم ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۳ يَعْدُوْنَ :— وہ لوگ حد سے تجاوز کر رہے ہیں، (تجاوز کر رہے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْوٌ.

۱۶۳ السَّبْتِ :— ہفتہ، سنیچر، (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)۔ ہفتہ کے دن یہودیوں کو مچھلی کا شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تاکید کی گئی تھی، لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے تجاوز کرتے ہوئے شکار کیا، اور منع کرنے کے باوجود نافرمانی سے باز نہیں آئے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا، اور وہ لوگ بندر بنا دیئے گئے، اس کے تین دن بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ (آمین)۔

۱۶۳ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ :— ان کے پاس ان کی مچھلیاں آتی ہیں (آتی تھیں)۔
(تَاْتِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِتْيَانٌ.
(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (حِيْتَانٌ) کے معنی مچھلیاں۔ واحد: حُوْتٌ.

۱۶۳ شُرَّعاً :— ظاہر ہونے کی حالت میں، ظاہر ہونے والی (مچھلیاں)۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: شَارِعٌ یہ ظَاهِرٌ کے معنی میں ہے۔

۱۶۳ يَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ :— جس دن وہ لوگ ہفتہ نہیں مناتے ہیں (نہیں مناتے تھے)، جس دن ہفتہ نہیں ہوتا ہے (نہیں ہوتا تھا)۔ (لَا يَسْبِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبْتٌ، معنی ہفتہ میں داخل ہونا، ہفتہ منانا۔

۱۶۳ نَبْلُوْهُمْ :— ہم ان لوگوں کی آزمائش کرتے ہیں، (آزمائش کرتے تھے)۔ (نَبْلُوْ) باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بلاءٌ معنی آزمانا، تجربہ کرنا۔

۱۶۵ ذُكِّرُوْا :- ان لوگوں کو نصیحت کی گئی، وہ لوگ نصیحت کیے گئے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْكِيْرٌ۔

۱۶۵ عَذَابٍ بَئِيْسٍ :- سخت عذاب، شدید عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی سزا، تکلیف، جمع: اَعْذِبَةٌ. (بَئِيْسٌ) کے معنی سخت، شدید۔ بَأْسٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۶ عَتَوْا :- ان لوگوں نے سرکشی کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ، عُتِيٌّ ، عِتِيٌّ. اس کے معنی تکبر کرنا، حد سے گزرنا، سرکشی کرنا۔

۱۶۶ نُهُوْا :- ان لوگوں کو روکا گیا، وہ لوگ روکے گئے۔ باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ.

۱۶۶ قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ :- ذلیل بندر۔ (قِرَدَةٌ) کا واحد قِرْدٌ ہے۔ (خَاسِئِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد خَاسِئٌ اور مصدر خَسَأٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ ترکیب نحوی میں "قِرَدَةً" موصوف اور خَاسِئِيْنَ صفت ہے، اور دونوں مل کر (كُوْنُوْا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

اس آیت میں جس عذاب کا ذکر کیا گیا ہے، وہ عذاب یہودیوں پر حق تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ یہ لوگ دریائے قلزم کے کنارے ایلہ شہر کے رہنے والے تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ان میں سے کچھ لوگوں نے شکار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وجہ سے ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں، وہ لوگ حکم الٰہی سے بندر بن گئے، پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین یارب العلمین۔

۱۶۷ تَاَذَّنَ رَبُّكَ :- آپ کے پروردگار نے خبر دی، آپ کے پروردگار نے اعلان فرمادیا۔ (تَاَذَّنَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَذُّنٌ. (رَبٌّ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر پروردگار، پالنے والا یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اس کی جمع: اَرْبَابٌ آتی ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۶۷ لَيَبْعَثَنَّ: — وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور بھیجتے رہیں گے، وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور مسلط کرتے رہیں گے، باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ۔

۱۶۷ يَسُوْمُهُمْ: — وہ ان کو تکلیف پہنچائے گا۔ (يَسُوْمُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَوْمٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۸ قَطَّعْنٰهُمْ: — ہم نے ان کو متفرق کر دیا، ہم نے ان کو الگ الگ کر دیا۔ (قَطَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْطِيْعٌ۔

۱۶۸ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ: — ہم نے خوش حالیوں اور بدحالیوں کے ذریعہ ان کی آزمائش کی۔ (بَلَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلَاءٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْحَسَنَاتُ) کا واحد: حَسَنَةٌ معنی بھلائی، یہاں پر مراد خوش حالی ہے۔ (اَلسَّيِّاٰتُ) واحد: سَيِّئَةٌ معنی برائی، یہاں پر مراد بدحالی ہے۔

۱۶۹ خَلْفٌ: — نالائق جانشین، ناخلف لوگ، نالائق اولاد۔ اس کی جمع اَخْلَافٌ اور خُلُوْفٌ ہے۔ لائق جانشین اور نیک اولاد کے لیے خَلَفٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۶۹ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى: — اس ادنیٰ زندگانی کا سامان، اس بہت حقیر دنیا کا سامان۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان، جمع: اَعْرَاضٌ۔ (اَلْاَدْنٰى) بہت حقیر، بہت معمولی، یہ دَنَاءَةٌ سے اسم تفضیل ہے، اس سے مراد دنیا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۹ مِيْثَاقٌ: — عہد، جمع: مَوَاثِيْقُ۔ (مِيْثَاقٌ) اصل میں مِوْثَاقٌ ہے۔ واؤ ساکن اور ماقبل مکسور ہے، واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا، مِيْثَاقٌ ہو گیا۔

۱۶۹ دَرَسُوْا: — ان لوگوں نے پڑھ لیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَرْسٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۷۰ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ :۔ وہ لوگ کتاب (یعنی توراۃ) کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں، وہ لوگ کتاب (یعنی توراۃ) کی پابندی کرتے ہیں۔ (یُمَسِّکُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمْسِیْکٌ۔

۱۷۱ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ :۔ ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اٹھایا، ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر ان کے (بنی اسرائیل کے) اوپر معلق کر دیا۔ (نَتَقْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَتْقٌ معنی بلند کرنا، اٹھانا۔

۱۷۱ ظُلَّةٌ :۔ سائبان، چھت، جمع: ظُلَلٌ۔

۱۷۲ اَخَذَ رَبُّكَ :۔ آپ کے پروردگار نے نکالا۔ (اَخَذَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَخْذٌ معنی لینا، یہاں پر مراد نکالنا ہے۔

۱۷۲ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ :۔ ان کی پیٹھوں سے۔ (ظُهُوْرٌ) کا واحد: ظَهْرٌ ہے معنی پیٹھ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع (بَنِیْ آدَمَ) ہے۔

۱۷۲ اَشْهَدَهُمْ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے اقرار کرایا، اللہ تعالیٰ نے ان سے اقرار لیا، (اَشْهَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْهَادٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷۲ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ :۔ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ (اَ) ہمزہ استفہام۔ (لَسْتُ) فعل ناقص برائے نفی، صیغہ واحد متکلم۔ (رَبٌّ) پروردگار، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَرْبَابٌ ہے۔ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے تمام نیک و بد انسانوں کو پیدا فرمایا، اور مکمل شعور کے ساتھ چھوٹی چیونٹی کے برابر وجود عطا فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)، تمام انسانوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی مناسبت سے اس عہد کا نام عہد الست ہے۔

۱۷۳ اَلْمُبْطِلُوْنَ :۔ گمراہ لوگ، باطل پرست لوگ۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُبْطِلٌ اور مصدر اِبْطَالٌ۔

۱۷۵ اُتْلُ عَلَيْهِمْ :- آپ ان کے سامنے تلاوت کیجئے، آپ ان کو پڑھ کر سنائیے۔ (اُتْلُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَةٌ۔

۱۷۵ اِنْسَلَخَ مِنْهَا :- وہ شخص ان (آیتوں) سے نکل گیا۔ (اِنْسَلَخَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسِلَاخٌ۔

۱۷۵ اَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ :- شیطان اس کے پیچھے لگ گیا۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷۵ الْغٰوِيْنَ :- گمراہ ہونے والے، گمراہ لوگ، اس کا واحد اَلْغَاوِیْ مصدر غَیٌّ اور غَوَایَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷۵ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ :- وہ شخص زمین کی طرف مائل ہو گیا۔ (اَخْلَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِخْلَادٌ۔

۱۷۵ اِتَّبَعَ هَوٰهُ :- اس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی۔ (اِتَّبَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ۔ (هَوٰی) خواہش، جمع: اَهْوَاءٌ۔

۱۷۵ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ :- اگر تو اس پر بوجھ لادے تو ہانپے، اگر تو اس پر حملہ کرے تو ہانپے۔ (تَحْمِلْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ۔ (يَلْهَثْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَهْثٌ۔ (يَلْهَثْ) یہ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۷۵ اُقْصُصِ الْقَصَصَ :- آپ واقعہ بیان کر دیجئے۔ (اُقْصُصْ) یہ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَصَصٌ۔

۱۷۹ لَقَدْ ذَرَاْنَا :- یقیناً ہم نے پیدا کیا ہے۔ (قَدْ ذَرَاْنَا) باب فتح سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر ذَرْءٌ۔

۱۷۹ لَا يَفْقَهُوْنَ :- وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر غائب، مصدر رِفْقَۃٌ.

۱۷۹ لَا یُبْصِرُوْنَ :- وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ.

۱۸۰ لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی :- اللہ تعالیٰ کے لیے بہت اچھے نام ہیں۔ (اَلْاَسْمَاءُ) کا واحد: اِسْمٌ معنی نام۔ (اَلْحُسْنٰی) اَحْسَنُ اسم تفضیل کی مؤنث ہے، حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ ذکر کیے گئے ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی شریف) (وہ مبارک نام حسب ذیل ہیں)

هو الله الذى لا اله الا هو وہی اللہ ہے جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں	اَلرَّحْمٰن بہت مہربان	اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا	اَلْمَلِكُ بادشاہ

اَلْقُدُّوْسُ بہت پاک	اَلسَّلَامُ سلامتی دینے والا	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَيْمِنُ نگہبان	اَلْعَزِيْزُ بہت غلبہ والا
اَلْجَبَّارُ بہت زبردست	اَلْمُتَكَبِّرُ بڑائی والا	اَلْخَالِقُ پیدا کرنے والا	اَلْبَارِئُ درست بنانے والا	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا
اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ بہت قوت والا	اَلْوَهَّابُ بہت عطا کرنے والا	اَلرَّزَّاقُ بہت روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ بہت فیصلہ کرنیوالا
اَلْعَلِيْمُ بہت جاننے والا	اَلْقَابِضُ تنگی کرنے والا	اَلْبَاسِطُ فراخی کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنے والا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا
اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا	اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِيْعُ بہت سننے والا	اَلْبَصِيْرُ بہت دیکھنے والا	اَلْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا

besturdubooks.wordpress.com

اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا	اَللَّطِيْفُ مہربان، باریک بین	اَلْخَبِيْرُ بہت خبر رکھنے والا	اَلْحَلِيْمُ بہت بردبار	اَلْعَظِيْمُ بہت عظمت والا
اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا	اَلشَّكُوْرُ بہت قدردان	اَلْعَلِيُّ بلندی والا	اَلْكَبِيْرُ بڑائی والا	اَلْحَفِيْظُ حفاظت کرنے والا
اَلْمُقِيْتُ قدرت رکھنے والا	اَلْحَسِيْبُ حساب لینے والا	اَلْجَلِيْلُ عظیم الشان	اَلْكَرِيْمُ کرم کرنے والا	اَلرَّقِيْبُ نگہبان
اَلْمُجِيْبُ قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ فراخی والا، وسعت والا	اَلْحَكِيْمُ بہت حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ بہت محبت کرنے والا	اَلْمَجِيْدُ بہت بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ اٹھانے والا	اَلشَّهِيْدُ گواہی دینے والا	اَلْحَقُّ سچا	اَلْوَكِيْلُ کارساز	اَلْقَوِيُّ طاقت والا
اَلْمَتِيْنُ مضبوط	اَلْوَلِيُّ دوست، مددگار	اَلْحَمِيْدُ تعریف کیا ہوا، قابل تعریف	اَلْمُحْصِيْ احاطہ کرنے والا	اَلْمُبْدِئُ پہلی بار پیدا کرنے والا
اَلْمُعِيْدُ دوسری بار پیدا کرنے والا	اَلْمُحْيِيْ زندہ کرنے والا	اَلْمُمِيْتُ موت دینے والا	اَلْحَيُّ زندہ	اَلْقَيُّوْمُ بہت قائم رکھنے والا
اَلْوَاجِدُ (ہر مطلوب چیز کو) پانے والا	اَلْمَاجِدُ بزرگی والا	اَلْوَاحِدُ ایک، اکیلا	اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ قدرت رکھنے والا
اَلْمُقْتَدِرُ بہت قدرت رکھنے والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے بڑھانے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ہٹانے والا	اَلْاَوَّلُ اوّل (جو سب سے پہلے ہو)	اَلْآخِرُ آخر (جو سب سے بعد میں ہو)
اَلظَّاهِرُ کھلا ہوا	اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا	اَلْوَالِيْ مددگار، محافظ	اَلْمُتَعَالِيْ بہت بلندی والا	اَلْبَرُّ بھلائی کرنے والا

besturdubooks.wordpress.com

اَلتَّوَّابُ بہت توبہ قبول کرنے والا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا	اَلْعَفُوُّ بہت معاف کرنے والا	اَلرَّءُوْفُ بہت مہربان	مَالِكُ الْمُلْكِ ملک کا مالک

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بزرگی اور بخشش والا	اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	اَلْجَامِعُ جمع کرنے والا	اَلْغَنِیُّ بے نیاز

اَلْمُغْنِیُ بے نیاز کرنے والا	اَلْمَانِعُ روکنے والا	اَلضَّارُّ نقصان پہنچانے والا	اَلنَّافِعُ نفع پہنچانے والا	اَلنُّوْرُ روشنی والا
اَلْهَادِیُ ہدایت دینے والا	اَلْبَدِیْعُ بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا	اَلْبَاقِیُ ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ وارث	اَلرَّشِیْدُ سیدھا راستہ بتانے والا
اَلصَّبُوْرُ بہت صبر کرنے والا	(تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی شریف)			

آیت نمبر ۱۸۰ اُدْعُوْهُ بِهَا:۔ تم لوگ ان (ناموں) کے ذریعہ اس کو (اللہ تعالیٰ کو) پکارو۔
(اُدْعُوْا) باب نصر سے فعل امر ہے، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ (بِهَا) با حرف جار ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور ہے، اس کا مرجع اسمائے حسنیٰ ہیں۔

۱۸۰ ذَرُوْا:۔ تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۰ يُلْحِدُوْنَ:۔ وہ لوگ کج روی اختیار کرتے ہیں، وہ لوگ بے دینی اختیار کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْحَادٌ۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں الحاد اختیار کرنے کی متعدد صورتیں ہیں، ان میں سے دو صورتیں یہاں لکھی جا رہی ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ان ناموں کو استعمال کیا جائے، جو قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ناموں کو کسی دوسرے شخص کے لیے استعمال کیا جائے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

۱۸۲ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ: — ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے، ہم بتدریج ان کو (جہنم کی) طرف لے جائیں گے۔ (سین) مستقبل قریب کے لیے ہے۔ (نَسْتَدْرِجُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِدْرَاجٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۳ أُمْلِي لَهُمْ: — میں ان کو مہلت دیتا ہوں۔ (أُمْلِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِمْلَاءٌ.

۱۸۳ كَيْدِي مَتِينٌ: — میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔ (كَيْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی حیلہ کرنا، فریب کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت ہو تو معنی تدبیر کرنا۔ (ی) یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ (مَتِينٌ) فَعِيلٌ کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۱۸۴ جِنَّةٌ: — جنون، دیوانگی۔ باب نصر سے جُنُونٌ مصدر استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۴ نَذِيرٌ مُبِينٌ: — کھلا ہوا ڈرانے والا۔ (نَذِيرٌ) یہ باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ (مُبِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل ہے اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔ معنی ظاہر ہونا، ظاہر کرنا، یہ لازم اور متعدی دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۷ لَا يُجَلِّيهَا: — وہ اس کو ظاہر نہیں کرے گا۔ (لَا يُجَلِّي) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجْلِيَةٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۷ بَغْتَةً: — اچانک۔ "بَغْتٌ" باب فتح سے مصدر ہے، معنی اچانک آنا۔

۱۸۷ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا: — گویا کہ آپ اس کے (قیامت کے) بارے میں تحقیق کر چکے ہیں۔ (حَفِيٌّ) تحقیق کرنے والا، پوری طرح علم رکھنے والا، سوال کرنے میں بہت مبالغہ کرنے والا، سوال کرنے میں بہت اصرار کرنے والا۔ حفاوۃ مصدر سے صفت مشبہ۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۸ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ: — میں بہت بھلائیاں حاصل کر لیتا، میں بہت منافع حاصل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کر لیتا۔ یہ جملہ لو شرطیہ کا جواب ہے۔ (اِسْتَكْثَرْتُ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْتِكْثَارٌ۔ (خَيْرٌ) کے معنی بھلائی، جمع خُيُورٌ اور خِيَارٌ۔

۱۸۸ نَذِيرٌ وَّ بَشِيرٌ: — ڈرانے والا اور خوش خبری سنانے والا۔ (نَذِيرٌ) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ (بَشِيرٌ) باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ (نَذِيرٌ و بَشِيرٌ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۱۸۹ لَمَّا تَغَشّٰهَا: — جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا، جب شوہر نے بیوی سے قربت کی۔ (تَغَشّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغَشِّي۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۹ حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا: — وہ عورت حاملہ ہوئی ہلکے حمل سے، اس عورت کو ہلکا حمل ٹھہر گیا۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ۔

۱۹۰ تَعٰلَى اللّٰهُ: — اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہیں۔ (تَعَالٰى) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِي اس کا مادہ عُلُوٌّ ہے۔

۱۹۴ فَلْيَسْتَجِيبُوْا: — تو چاہئے کہ وہ قبول کریں۔ (فاء) عاطفہ ہے۔ (لِيَسْتَجِيبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ۔

۱۹۵ يَبْطِشُوْنَ: — وہ لوگ پکڑتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَطْشٌ۔

۱۹۵ يُبْصِرُوْنَ: — وہ لوگ دیکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ۔

۱۹۵ كِيْدُوْنِ: — تم لوگ میرے بارے میں بری تدبیر کرو، تم لوگ میری ضرر رسانی کی تدبیر کرو۔ (كِيْدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْدٌ معنی فریب کرنا، مکر کرنا، برا ارادہ کرنا۔ (نِ) یہ اصل میں (نِيْ) ہے، اس میں نون مکسور نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۹۵ لَا تُنْظِرُوْنِ :- تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ ۔ (نِ) اصل میں (نِیْ) ہے۔ اس میں نون مکسور نون وقایہ ہے، اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۶ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ :- وہ (اللہ تعالیٰ) نیک لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔ (يَتَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔ (الصّٰلِحِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد صَالِحٌ اور مصدر صَلَاحٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۹ اُؤْمُرْ بِالْعُرْفِ :- آپ نیک کام کا حکم دیجئے۔ (اُؤْمُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ ۔ (عُرْفٌ) نیکی، بھلائی، نیک کام۔

۲۰۰ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ :- اگر وہ آپ کو ابھارے۔ (اِمَّا) اصل میں اِن شرطیہ اور مازائدہ سے مرکب ہے۔ (يَنْزَغَنَّكَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۰۰ نَزْغٌ :- وسوسہ، ابھارنے والی چیز۔ باب فتح سے مصدر ہے۔

۲۰۰ اِسْتَعِذْ بِاللّٰهِ :- آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیجئے۔ (اِسْتَعِذْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَاذَةٌ ۔

۲۰۱ اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ :- جب ان لوگوں کو کوئی خطرہ پیش آتا ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ۔ (طٰٓئِفٌ) چکر لگانے والا، گردش کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے، یہاں پر اس کا ترجمہ (خطرہ) کیا گیا ہے، مصدر طَوَافٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰۱ تَذَكَّرُوْا :- ان لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کو) یاد کیا۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ۔

۲۰۱ مُبْصِرُوْنَ :- دیکھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر　ہے۔ اس کا واحد: مُبْصِرٌ اور مصدر اِبْصَارٌ ہے۔

۲۰۲ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ: — وہ (شیاطین) ان کو گمراہی میں کھینچتے چلے جاتے ہیں۔ (يَمُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَدٌّ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الغَيّ) گمراہی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی گمراہ ہونا۔

۲۰۲ لَا يُقْصِرُوْنَ: — وہ لوگ کوتاہی نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ کمی نہیں کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْصَارٌ.

۲۰۳ لَوْ لَا اجْتَبَيْتَهَا: — آپ نے اس (معجزہ) کو کیوں نہیں منتخب کیا، آپ نے اس (نشانی) کو کیوں نہیں منتخب کیا۔ یعنی کافر لوگ کہتے تھے کہ آپ نے وہ فرمائشی معجزہ اور نشانی کیوں نہیں ظاہر کی۔ (اِجْتَبَيْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِجْتِبَاءٌ. اس کا مادہ جَبْوٌ اور جَبْيٌ ہے۔ یعنی معتل واوی اور یائی دونوں ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰۳ بَصَائِرُ: — دلیلیں، واحد: بَصِيْرَةٌ.

۲۰۴ اِسْتَمِعُوْا: — تم لوگ غور سے سنو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمَاعٌ.

۲۰۴ اَنْصِتُوْا: — تم لوگ خاموش رہو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْصَاتٌ.

۲۰۵ تَضَرُّعًا: — عاجزی کرتے ہوئے، گڑگڑاتے ہوئے۔ باب تفعل سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مُتَضَرِّعًا کے معنی میں ہے۔

۲۰۵ خِيْفَةً: — ڈرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ خَوْفٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، خَائِفًا کے معنی میں ہے۔

۲۰۵ الْغُدُوِّ: — صبح کے وقت، اس کا واحد غُدْوَةٌ ہے۔

۲۰۵ الْاٰصَالِ: — شام کے وقت، اس کا واحد: اَصِيْلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سورۂ انفال

سورۂ انفال مدنی ہے، یہ قرآن کریم کی آٹھویں سورت ہے۔ اس سورت کے اکثر حصے میں غزوہ بدر کے موقع پر کفار و مشرکین کی ناکامی اور شکست کا ذکر ہے، اور ان کے مقابلے میں مسلمانوں کی کامیابی اور فتح کا بیان ہے، جو مسلمانوں کے لیے انعام واحسان ہے، اور کافروں کے لیے آفت ومصیبت ہے، اس میں لفظ اَنْفَالٌ نَفَلٌ کی جمع ہے، جس کے معنی مالِ غنیمت کے ہیں۔ مالِ غنیمت ایسے مال کو کہتے ہیں، جو کافروں سے جہاد کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ غزوہ بدر اسلام کا سب سے پہلا غزوہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح اور کامیابی سے سرفراز فرمایا اور مالِ غنیمت سے بھی نوازا۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مالِ غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کچھ اختلاف ہو گیا تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مالِ غنیمت کا حکم بھی بیان فرمایا ہے۔

آیت نمبر

۱ اَلْاَنْفَالُ: — غنیمتیں۔ اس کا واحد نَفَلٌ ہے۔ غنیمت اس مال کو کہتے ہیں جو کافروں سے جنگ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

۲ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ: — ان کے دل ڈر گئے (ان کے دل ڈر جاتے ہیں)۔ یہ جملہ جواب شرط واقع ہے۔ (وَجِلَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَجَلٌ۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴ رِزْقٌ كَرِيْمٌ: — عزت والی روزی، عزت کی روزی۔ (رِزْقٌ) کے معنی روزی۔ جمع: اَرْزَاقٌ۔ (كَرِيْمٌ) فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر كَرَمٌ ہے۔

۶ يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ: — (گویا) وہ لوگ موت کی طرف ہنکائے جاتے ہیں۔ (يُسَاقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْقٌ۔

۷ تَوَدُّوْنَ: — تم لوگ چاہتے ہو، تم لوگ خواہش کرتے ہو (تم لوگ چاہتے تھے، تم لوگ خواہش کرتے تھے)۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وُدٌّ، وِدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ :- کافروں کی جڑ۔ (دَابِرٌ) کے معنی جڑ، ہر چیز کا آخری حصہ، جمع دَوَابِرُ. (الْكَافِرِيْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: كَافِرٌ اور مصدر كُفْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ لِيُحِقَّ الْحَقَّ :- تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) حق کو ثابت فرما دیں۔ (يُحِقُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ. (لام تعلیل) کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (الْحَقُّ) سچ، درست، ثابت۔

۸ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ :- (تاکہ) وہ (اللہ تعالیٰ) باطل کو مٹا دیں۔ (يُبْطِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْطَالٌ. (الْبَاطِلُ) جھوٹ، ناحق، غلط، بے اصل۔ جمع اَبَاطِيْلُ. لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۹ تَسْتَغِيْثُوْنَ :- تم لوگ فریاد کرتے ہو، (تم لوگ فریاد کرتے تھے)۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغَاثَةٌ.

۹ اِسْتَجَابَ :- اس نے قبول کرلیا، اس نے فریاد سن لی۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ.

۹ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ :- میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔ (مُمِدٌّ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِمْدَادٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹ مُرْدِفِيْنَ :- لگاتار آنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُرْدِفٌ اور مصدر اِرْدَافٌ ہے۔

۱۰ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ :- بہت زبردست، بہت حکمت والے۔ عِزَّةٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۱ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ :- وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اونگھ طاری کر رہا ہے (طاری کر رہا تھا)۔ (يُغَشِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغْشِيَةٌ.

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (نُعَاسٌ) کے معنی اونگھ، ابتدائی نیند۔ باب فتح اور نصر سے مصدر نَعْسٌ استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ اَمَنَةً:— چین، سکون۔ باب سمع سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۱ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ:— (تاکہ) وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے شیطان کے وسوسہ کو دور کردے۔ (يُذْهِبَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ۔ اس میں فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (رِجْزٌ) عذاب، گناہ، ناپاکی، وسوسہ، یہاں پر مراد وسوسہ ہے۔ اس کی جمع اَرْجَازٌ ہے۔

۱۱ لِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ:— تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے دلوں کو مضبوط کردیں۔ (يَرْبِطَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَبْطٌ۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۱۲ ثَبِّتُوْا:— تم لوگ ثابت رکھو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَثْبِيْتٌ۔

۱۲ بَنَانٍ:— انگلیوں کے پور، انگلیوں کے کنارے۔ اس کا واحد بَنَانَةٌ ہے۔

۱۳ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ:— جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ (يُشَاقِقِ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہ مَن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ فعل مضارع کو لفظ اللہ سے ملانے کے لیے آخر میں کسرہ دیا گیا ہے۔ اس کا مصدر مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ ہے۔

۱۵ زَحْفًا:— جمع ہونے کی حالت میں۔ علامہ سیوطیؒ نے اس کی تفسیر مُجْتَمِعِيْنَ کے ذریعہ کی ہے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا لفظی ترجمہ گھسٹنا ہے، باب فتح سے مصدر ہے۔

۱۵ لَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ:— تم لوگ ان (کافروں) سے پیٹھ نہ پھیرو۔ (لَا تُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ. (اَدْبَارٌ) کا واحد دُبُرٌ معنی پیٹھ۔

۱۶ مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ:— لڑائی کے لیے پینترا بدلنے والا۔ (مُتَحَرِّفًا) باب تفعّل سے اسم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فاعل واحد مذکر، مصدر تَحَرُّف معنی پھر جانا اور اس سے مراد دشمنوں سے لڑائی کے وقت جنگی چال کے طور پر میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنا، جس سے دشمن کو غفلت میں ڈال کر اچانک حملہ کرنے کا ارادہ ہو۔ اس ارادہ سے پیٹھ پھیرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۶ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ :— جماعت کی طرف پناہ لینے والا۔ (مُتَحَیِّزًا) باب تفعّل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَحَیُّز معنی مل جانا، پناہ لینا۔ اس سے مراد میدان جنگ سے پیچھے ہٹنا تاکہ اپنی جماعت سے مل کر قوت حاصل کرے، پھر دوبارہ دشمنوں پر حملہ کرے، اس ارادہ سے پیٹھ پھیرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۷ لِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ :— تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایمان والوں پر احسان فرمائیں، تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایمان والوں پر انعام فرمائیں۔ (یُبْلِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْلَاءٌ یہاں پر فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷ بَلَاءً حَسَنًا :— اچھا انعام، اچھا احسان، یہ موصوف صفت دونوں مل کر مفعول مطلق واقع ہوگا۔

۱۸ مُوْهِنُ :— کمزور کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِیْھَانٌ۔

۱۹ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا :— اگر تم فیصلہ چاہتے ہو۔ (تَسْتَفْتِحُوْا) یہ اصل میں تَسْتَفْتِحُوْنَ ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاحٌ۔ (اِنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۲۴ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ :— تم لوگ اللہ اور رسول کا حکم مان لو۔ (اِسْتَجِیْبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ۔

۲۴ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ :— جب وہ تم کو بلائیں ایسے کام کے لیے جس میں تمہاری زندگی ہے، جب وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلائیں۔ حضرت سدیؒ نے فرمایا کہ زندگی بخش چیز سے مراد ایمان ہے۔ حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد قرآن کریم ہے۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد حق ہے۔ حضرت ابن اسحاقؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد جہاد ہے۔ صاحب تفسیر مظہری نے کہا کہ اس میں وہ تمام باتیں داخل ہیں جن کی دعوت جناب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ (تفسیر مظہری) (دَعَاکُمْ) "دَعَا" باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (یُحْیِیْکُمْ) "یُحْیِیْ" باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْیَاءٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۶ مُسْتَضْعَفُوْنَ:- کمزور سمجھے جانے والے۔ اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ. اور مصدر اِسْتِضْعَافٌ.

۲۶ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ:- تم ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک لیں تم اندیشہ کرتے تھے کہ لوگ نوچ کھسوٹ لیں۔ (تَخَافُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَوْفٌ. (یَتَخَطَّفُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر تَخَطُّفٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۶ اٰوٰکُمْ:- اللہ تعالیٰ نے تم کو ٹھکانا دیا، اللہ تعالیٰ نے تم کو رہنے کی جگہ دی۔ (اٰوٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْوَاءٌ. (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۰ لِیُثْبِتُوْكَ:- تاکہ وہ لوگ (کافر لوگ) آپ کو قید کر دیں۔ (یُثْبِتُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِثْبَاتٌ. لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۰ یَمْکُرُوْنَ:- وہ لوگ (کافر لوگ) تدبیر کر رہے ہیں (کر رہے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ.

۳۰ یَمْکُرُ اللّٰہُ:- اللہ تعالیٰ تدبیر فرما رہے ہیں (فرما رہے تھے) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر مَکْرٌ. باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ اَللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ:- اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہیں۔ (خَیْرُ) یہ اسم تفضیل اَخْیَرُ کا مخفف ہے، یہاں اضافت کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ (الْمٰکِرِیْنَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مَاکِرٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اور مصدر مَکْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ :۔ پہلے لوگوں کے افسانے، پہلے لوگوں کی بے سند باتیں۔ (اَسَاطِیْرُ) کا واحد اُسْطُوْرَۃٌ ہے۔ اس کے معنی (بے اصل بات) کے ہیں۔ (اَلْاَوَّلِیْنَ) کے معنی پہلے لوگ اس کا واحد: اَلْاَوَّلُ ہے۔

۳۳ یَسْتَغْفِرُوْنَ :۔ وہ لوگ مغفرت طلب کرتے ہیں، وہ لوگ معافی مانگتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْفَارٌ۔

۳۴ مَا کَانُوْا اَوْلِیَاءَ ہٗ :۔ وہ لوگ اس کے (مسجد حرام کے) متولی نہیں ہیں۔ (اَوْلِیَاءُ) کا واحد: وَلِیٌّ معنی متولی، ذمہ دار۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۵ مُکَاءً :۔ سیٹی بجانا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۳۵ تَصْدِیَۃً :۔ تالی بجانا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۳۷ لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ :۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کردیں۔ ناپاک سے مراد کافر اور پاک سے مراد مومن ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (یَمِیْزَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَیْزٌ۔ (اَلْخَبِیْثُ) کے معنی ناپاک، یہ خَبَاثَۃٌ سے صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے (اَلطَّیِّبُ) کے معنی پاک، یہ طِیْبٌ سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ یَرْکُمَہٗ جَمِیْعًا :۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ڈھیر کردیں۔ (یَرْکُمُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَکْمٌ معنی ڈھیر لگانا۔

۳۸ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ :۔ پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے۔ (مَضَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُضِیٌّ مُضُوٌّ۔ (سُنَّتٌ) طریقہ، راستہ، جمع: سُنَنٌ۔ (اَلْاَوَّلِیْنَ) کے معنی پہلے لوگ، اس کا واحد: اَلْاَوَّلُ ہے۔

﴿پارہ/۹ مکمل ہوگیا﴾

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاعْلَمُوْا پارہ (۱۰) سورۂ انفال

آیت نمبر

۴۱ اِعْلَمُوْا :- تم لوگ جان لو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِلْمٌ۔

۴۱ غَنِمْتُمْ :- تم نے غنیمت حاصل کی۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غَنْمٌ و غُنْمٌ و غَنِیْمَةٌ۔

غیر مسلموں سے جنگ و قتال کے ذریعہ جو مال حاصل ہو، اس کو مال غنیمت کہتے ہیں، اور غیر مسلموں سے جو مال صلح اور رضا مندی سے حاصل ہو جیسے جزیہ اور خراج وغیرہ اس کو مال فیٔ کہا جاتا ہے۔

۴۱ اَلْیَتٰمٰی :- یتیم بچے۔ واحد یَتِیْمٌ یتیم وہ نابالغ بچہ جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۴۱ اَلْمَسٰکِیْنِ :- محتاج لوگ، غریب لوگ۔ واحد مِسْکِیْنٌ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۴۱ اِبْنِ السَّبِیْلِ :- مسافر۔ جمع اَبْنَاءُ السَّبِیْلِ۔

۴۱ یَوْمَ الْفُرْقَانِ :- فیصلہ کا دن۔ اس سے مراد غزوۂ بدر کا دن ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فیصلہ فرمایا تھا۔ (یَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع اَیَّامٌ۔ (فُرْقَانٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی فیصلہ کرنا۔

۴۱ اِلْتَقَی الْجَمْعٰنِ :- دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (اِلْتَقٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ۔ یہ اصل میں اِلْتَقَیُ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (جَمْعَانِ) جَمْعٌ کا تثنیہ ہے، اس کی جمع جُمُوْعٌ ہے۔

۴۱ قَدِیْرٌ :- بہت قدرت رکھنے والا۔ (قُدْرَةٌ) سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۴۲ الْعُدْوَةِ الدُّنْيَا :- قریب والا کنارہ، اس سے مراد مدینہ منورہ سے قریب والا کنارہ ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کنارہ پر تھے جو مدینہ منورہ سے قریب تھا۔ (عُدْوَةٌ) کے معنی کنارہ، گوشہ، جانب۔ جمع عُدًى و عِدَاءٌ۔ (دُنْيَا) دُنُوٌّ سے اسم تفضیل مؤنث فعلی کے وزن پر ہے۔ اس کی جمع دُنًى ہے۔

۴۲ الْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى :- دور والا کنارہ۔ اس سے مراد مدینہ منورہ سے دور والا کنارہ ہے۔ کافر لوگ مدینہ منورہ سے دور والے کنارہ پر تھے۔ (عُدْوَةٌ) کے معنی کنارہ، گوشہ، جانب۔ جمع عُدًى و عِدَاءٌ۔ (قُصْوٰى) دور والا، اَقْصٰى کی مؤنث ہے۔ اس کی جمع قُصًى ہے۔

۴۲ الرَّكْبُ :- قافلہ، اونٹوں یا گھوڑوں کے سوار۔ بعض لوگوں نے کہا کہ لفظ "رَكْبٌ" جمع ہے۔ اس کا واحد رَاكِبٌ ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ لفظ اسم جمع ہے۔ اس کی جمع: اَرْكُبٌ و رُكُوْبٌ ہے۔

۴۲ لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ :- اگر تم ایک دوسرے سے وعدہ کرتے۔ (تَوَاعَدْتُّمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَاعُدٌ۔

۴۲ كَانَ مَفْعُوْلًا :- (جو) مقرر تھا، (جو) منظور تھا۔ (مَفْعُوْلًا) فَعْلٌ سے اسم مفعول ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی کیا ہوا۔ اور یہاں اس سے مراد مقرر اور منظور ہے۔

۴۲ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ: خوب سننے والا، خوب جاننے والا۔ سَمْعٌ و عِلْمٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۴۳ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ آپ کو وہ (کافر) لوگ دکھلا رہے ہیں (دکھلا رہے تھے)۔ (يُرِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَاءَةٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔ اور (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۴۳ لَوْ اَرٰىكَهُمْ :- اگر اللہ تعالیٰ آپ کو وہ لوگ دکھا دیتے۔ (اَرٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَاءَةٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔ اور

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۴۶ فَتَفْشَلُوْا:- ورنہ تم لوگ کم ہمت ہو جاؤ گے۔ فاء برائے سبب ہے۔ اس لئے کہ یہ فعل نہی کے جواب میں ہے۔ (تَفْشَلُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَشَلٌ فاء کے بعد ان مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۴۶ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ:- تمہاری ہوا جاتی رہے گی تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، ہوا اکھڑنے سے مراد رعب کا ختم ہو جانا ہے۔ (تَذْهَبَ) ان مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَهَابٌ۔ (رِيْحٌ) کے معنی ہوا۔ جمع رِيَاحٌ۔ اور اَرْيَاحٌ ہے۔

۴۷ بَطَرًا:- اتراتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۷ رِئَاءَ النَّاسِ:- لوگوں کو (اپنی شان وشوکت) دکھلاتے ہوئے۔ (رِئَاءَ) باب مفاعلہ سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۷ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ:- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے ہیں، (روکتے تھے) (يَصُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع سُبُلٌ۔

۴۸ اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ:- میں تمہارا حمایتی ہوں۔ (جَارٌ) کے معنی، پڑوسی، پناہ دینے والا، پناہ لینے والا، حمایتی، مددگار۔ جمع جِيْرَانٌ۔ یہاں حمایتی اور مددگار مراد ہے۔

۴۸ تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ:- دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (تَرَاءَتْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَرَاءٍ (جو اصل میں تَرَآءُيٌ ہے) (اَلْفِئَتَانِ) کے معنی دو جماعتیں۔ یعنی مسلمانوں کی جماعت اور کافروں کی جماعت۔ (فِئَةٌ) کا تثنیہ ہے، اس کی جمع فِئَاتٌ ہے۔

۴۸ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ:- (وہ شیطان) اپنی ایڑیوں پر لوٹا۔ وہ (شیطان) الٹے پاؤں بھاگا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (نَكَصَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَكْصٌ اور نُكُوْصٌ. (عَقِبَيْهِ) اصل میں عَقِبَيْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اس کا واحد عَقِبٌ اور جمع اَعْقَابٌ ہے۔ "عَقِبٌ" کے معنی ایڑی۔

۴۹ غَرَّهٰٓؤُلَآءِ:— ان (مسلمانوں) کو دھوکا دیا۔ (غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ. (هٰٓؤُلَآءِ) اسم اشارہ جمع قریب کے لیے ہے، اس کا مشارالیہ (اَلْمُسْلِمِيْنَ) محذوف ہے۔

۴۹ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ:— بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۰ يَتَوَفَّى:— وہ جان نکالتا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّي.

۵۰ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ:— تم لوگ آگ کا عذاب چکھو۔ (ذُوْقُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ. (حَرِيْقٌ) کے معنی آگ کا شعلہ، آگ کی بھڑک۔

۵۱ ظَلَّامٍ:— بہت ظلم کرنے والا۔ ظُلْمٌ سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہاں پر لفظ ظَلَّامٌ اسم فاعل ظَالِمٌ کے معنی میں ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ دَاْبِ:— حالت، عادت، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۵۲ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ:— بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سَمْعٌ و عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۵ شَرَّ الدَّوَآبِّ:— سب جان داروں سے بدتر، بدترین خلائق۔ (شَرٌّ) اسم تفضیل ہے جو اَشَرُّ کا مخفف ہے۔ (الدَّوَآبُّ) کے معنی چوپائے۔ اس کا واحد دَابَّةٌ ہے۔ یہ آیت کریمہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۵۶ عٰهَدْتَّ:— آپ نے معاہدہ کیا۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حاضر، مصدر مُعاهدۃٌ

۵۷ اِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ:- اگر آپ ان کو پائیں، یعنی اگر آپ ان پر قابو پائیں۔ (اِمَّا) یہ اصل میں اِن شرطیہ اور ما زائدہ سے مرکب ہے، نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا۔ (تَثْقَفَنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ثقف. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۷ شَرِّدْ بِهِمْ:- آپ ان کے ذریعہ منتشر کر دیجئے، یعنی آپ ان کو سخت سزا دیجئے، جس کو دیکھ کر دوسرے دشمن عبرت حاصل کریں، اور مقابلہ کرنے سے باز آجائیں۔ (شَرِّدْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَشْرِیْدٌ معنی بھگانا، منتشر کرنا۔

۵۷ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ:- تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں، تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں۔ (يَذَّكَّرُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّكُّرٌ. (يَذَّكَّرُوْنَ) اصل میں (يَتَذَكَّرُوْنَ) ہے تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا يَذَّكَّرُوْنَ ہو گیا۔ اِذَّكُّرٌ اصل میں تَذَكُّرٌ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا اِذَّكُّرٌ ہو گیا۔

۵۸ فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ:- تو آپ (ان کا عہد) ان کی طرف پھینک دیجئے برابر ہونے کی حالت میں، تو آپ (ان کا عہد) ان کو واپس کر دیجئے ایسی حالت میں کہ آپ اور وہ برابر ہو جائیں۔ یعنی آپ معاہدہ کے ختم ہونے کی ان کو اطلاع کر دیجئے، کہ آپ اور وہ اس اطلاع میں برابر ہو جائیں۔ فاء جزائیہ ہے۔ (اِنْبِذْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَبْذٌ. (عَلٰى سَوَاءٍ) ترکیب میں حال ہے مُسْتَوِيًا کے معنی میں ہے۔

۵۸ الْخَآئِنِيْنَ:- خیانت کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: خَائِنٌ اور مصدر خِيَانَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ اَعِدُّوْا:- تم لوگ تیاری کرو تم لوگ تیاری رکھو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حاضر، مصدر اِعْدَادٌ.

۶۰ قُوَّةٍ:— طاقت۔ اس کی جمع قُوًى ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''قوت'' تیر اندازی ہے، ''قوت'' تیر اندازی ہے، ''قوت'' تیر اندازی ہے۔ (مسلم شریف، بحوالہ تفسیر مظہری)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں، تیر، تلوار، نیزے سے لڑائی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر اندازی ایک زبردست جنگی ہتھیار تھا، اس لیے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازی کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے، قرآن کریم میں لفظ ''قوت'' عام ہے، جو ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں کو شامل ہے۔

۶۰ رِبَاطِ الْخَيْلِ:— پلے ہوئے گھوڑے۔ (رِبَاطٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، اس کے معنی باندھنا، دیکھ بھال کرنا، یہاں اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ یا (رِبَاطٌ) رَبِيطٌ کی جمع ہے اس کے معنی پلا ہوا گھوڑا۔ (تفسیر مظہری)۔

۶۰ تُرْهِبُوْنَ:— تم لوگ ڈراتے ہو، تم لوگ رعب جماتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْهَابٌ.

۶۰ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ:— تم کو (اس کا ثواب) پورا پورا دیا جائے گا۔ (يُوَفَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ. یہ اصل میں يُوَفّٰى ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں الف (جو اصل میں یاء ہے) گر گیا ہے۔

۶۱ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ:— اگر وہ (کفار) صلح کی طرف جھکیں۔ (جَنَحُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جُنُوْحٌ . (سَلْمٌ) کے معنی سلامتی مراد ''صلح'' ہے۔

۶۱ اِجْنَحْ لَهَا:— آپ اس (صلح) کی طرف جھک جائیے۔ (اِجْنَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جُنُوْحٌ . (لَهَا) اس میں ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع سَلْمٌ ہے، یہ لفظ کے اعتبار سے مذکر ہے، اس کی نقیض لفظ حرب پر اس کو محمول کر کے مؤنث کی ضمیر لائی گئی ہے (تفسیر مظہری)۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۲ اَیَّدَكَ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو قوت عطا فرمائی۔ (اَیَّدَ) باب تفعیل سے ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تائِیْدٌ . (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۳ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کے دلوں میں الفت پیدا فرمادی۔ (اَلَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تالِیْفٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۶۳ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۵ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ :- آپ مسلمانوں کو ترغیب دیجئے۔ (حَرِّضْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْضٌ.

۶۶ لَایَفْقَهُوْنَ :- وہ (کافر) لوگ سمجھتے نہیں، وہ (کافر) لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِقْهٌ .

۶۶ خَفَّفَ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے ہلکا فرمادیا، اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرمادی۔ (خَفَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِیْفٌ.

۶۶ ضَعْفًا :- کمزوری، ہمت کی کمی۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی کمزور ہونا۔ اَنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۷ اَسْرٰی :- قیدی، قید کیے ہوئے لوگ۔ واحد: اَسِیْرٌ.

۶۷ حَتّٰی یُثْخِنَ :- یہاں تک کہ وہ (نبی علیہ السلام) اچھی طرح (کافروں کی) خون ریزی کریں۔ (یُثْخِنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثْخَانٌ .

۶۷ عَرَضَ الدُّنْیَا :- دنیا کا سامان۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَعْرَاضٌ.

۶۸ لَوْلَا کِتٰبٌ :- اگر لکھی ہوئی بات نہ ہوتی۔ (کِتٰبٌ) باب نصر سے مصدر ہے، اسم مفعول مَکْتُوْبٌ کے معنی میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۶۸ لَمَسَّكُمْ :— یقیناً تم کو پہنچتا۔ شروع میں لام مفتوح برائے تاکید ہے۔
(مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ و مَسِيْسٌ۔
۶۹ حَلٰلًا طَيِّبًا :— حلال پاک سمجھتے ہوئے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
(حَلٰلًا) باب ضرب سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ (طَيِّبٌ) طِیب سے
صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۰ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ :— بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فعول اور
فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال
۷۱ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں۔
اَمْكَنَ مِنْهُمْ :— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو گرفتار کرادیا۔ (اَمْكَنَ) باب افعال سے
فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْكَانٌ۔
۷۲ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ :— سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔ عِلْمٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے
وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِلْمٌ باب سمع اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں۔
۷۴ هَاجَرُوْا :— ان لوگوں نے ہجرت کی۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف،
صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے وطن کو چھوڑ دینے کا نام
ہجرت ہے۔
اٰوَوْا :— ان لوگوں نے ٹھہرایا، ان لوگوں نے رہنے کی جگہ دی۔ باب افعال سے فعل ماضی
معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْوَاءٌ۔
۷۵ رِزْقٌ كَرِيْمٌ :— عزت کی روزی، معزز روزی، اس سے مراد جنت میں ملنے والی روزی ہے۔
(تفسیر جلالین)۔ (رِزْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے یہ اسم مفعول مَرْزُوْقٌ کے معنی میں
ہے۔ (كَرِيْمٌ) باب کرم سے صفت مشبہ ہے۔
اُولُوا الْاَرْحَامِ :— رشتہ دار، یہاں اولوا الارحام سے مراد وہ رشتہ دار ہیں، جو ذوی الفروض

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اور عصبات کے علاوہ ہیں، جن رشتہ داروں کے حصے قرآن کریم میں متعین کر دیئے گئے ہیں ان کو علم میراث کی اصطلاح میں ذوی الفروض کہا جاتا ہے، ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد جو مال باقی رہ جائے وہ میت کے عصبات کو درجہ بدرجہ دیا جاتا ہے (عصبات ایسے مرد ہیں جو میت کے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں اور درمیان میں کسی عورت کا واسطہ نہ آئے) اگر ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی موجود نہ ہو تو دوسرے رشتہ داروں کو وراثت کا مال دیا جاتا ہے، جن کو اصطلاح شرع میں ذوی الارحام کہتے ہیں جیسے ماموں اور خالہ وغیرہ۔ (تلخیص از معارف القرآن)۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس، ذُوْ کی جمع ہے۔ ذُوْ کے معنی والا۔ (اَلْاَرْحَام) کا واحد رَحْمٌ، رِحْمٌ، رَحِمٌ اس کے معنی رشتہ داری کے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ توبہ

سورۂ توبہ مدنی سورت ہے، یہ قرآن کریم کی نویں سورت ہے۔ اس کے متعدد نام ہیں، اس کو سورۂ برأت اور سورۂ عذاب بھی کہتے ہیں۔ اس سورت کو سورۂ توبہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے، اور اس کو سورۂ برأت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار و مشرکین سے بری ہونے کا ذکر ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

اور اس کو سورۂ عذاب اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں کفار و مشرکین کے لیے سخت عذاب کا تذکرہ ہے۔ قرآن کریم کی تمام سورتوں میں "بسم اللہ" لکھی ہوئی ہے لیکن اس سورت کے شروع میں "بسم اللہ" نہیں لکھی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب وحی لے کر تشریف لاتے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ بھی بتا دیا کرتے تھے کہ یہ آیت فلاں سورت میں فلاں آیت کے بعد رکھی جائے، اسی کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاتبین وحی کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔ اور جب ایک سورت ختم ہو کر دوسری سورت شروع ہوتی تو شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوتی تھی لیکن سورۂ توبہ کے شروع میں نہ بسم اللہ نازل ہوئی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم فرمایا۔ اس لیے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی ہے (تلخیص از معارف القرآن)

آیت نمبر ۱ بَرَآءَةٌ:— دست برداری، بیزاری۔ باب سمع سے مصدر ہے، اس سے مراد کافروں کے معاہدہ سے دست بردار ہونا اور اس کو ختم کر دینا ہے۔ لفظ (بَرَآءَةٌ) ترکیب میں (هٰذِهٖ) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

۲ سِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ:— تم لوگ زمین میں چلو پھرو۔ (سِيْحُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَيْحٌ اور سِيَاحَةٌ ہے۔

۲ مُخْزِي:— رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِخْزَاءٌ۔ یہ اصل میں اِخْزَايٌ ہے اس میں یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ:— اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان۔ (اَذَانٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی اعلان کرنا، آگاہ کرنا، خبر دینا۔ یہ ترکیب میں (ھٰـــذَا) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

۳ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ:— بڑے حج کا دن۔ یہاں حج اکبر سے مراد حج ہے، چوں کہ عمرہ کو حج اصغر یعنی چھوٹا حج بھی کہا جاتا ہے۔ اس بناء پر عمرہ سے ممتاز کرنے کے لیے حج کی صفت اکبر لائی گئی ہے۔ جیسا کہ امام زہریؒ امام شعبیؒ اور حضرت عطاءؒ کی رائے ہے۔

(يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ) سے کیا مراد ہے، اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس سے مراد عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہے۔ اور حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس سے مراد یوم نحر یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے۔ اور دونوں حضرات کا مستدل حدیث شریف ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳ بَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا:— آپ کافروں کو خوش خبری دے دیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ۔

اس آیت کریمہ میں کافروں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے، اور تبشیر کا لفظ تہکم کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ استعمال کرکے اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے اس لیے یہاں تَبْشِيْرٌ کا لفظ استعمال کرکے اِنْذَار کو مراد لیا گیا ہے۔ یعنی آپ کافروں کو دردناک عذاب سے ڈرائیے۔

۴ لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ:— ان لوگوں نے تمہارے مقابلہ میں (کسی دشمن کی) مدد نہیں کی۔ (لَمْ يُظَاهِرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَةٌ۔

۵ اِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ:— جب حرمت والے مہینے گزر جائیں۔ (اِنْسَلَخَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسِلَاخٌ۔ (اَشْهُـــرٌ) کا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد: شَهْرٌ ہے معنی مہینہ۔ (حُرُمٌ) کا واحد: حَرَامٌ ہے، معنی حرمت والا۔ حرمت والے مہینے چار ہیں۔ (۱) ذی القعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور علماء کے نزدیک بعد میں اس کی حرمت منسوخ ہوگئی ہے۔ مشرکین مکہ جنھوں نے معاہدہ توڑ دیا تھا ان کو صرف اشہر حرم یعنی محرم ۱۰ھ کے ختم تک مہلت دی گئی تھی۔

۵ اُحْصُرُوْهُمْ:- ان کو قید کرو۔ (اُحْصُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَصْرٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵ مَرْصَدٍ:- گھات کی جگہ، راستہ۔ رَصْدٌ سے اسم ظرف واحد ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَرَاصِدُ ہے۔

۵ خَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ:- تم ان کا راستہ چھوڑ دو۔ یعنی ان کو قتل اور قید مت کرو۔ (خَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَخْلِيَةٌ. (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ.

۶ اِسْتَجَارَكَ:- (اگر کوئی مشرک) آپ سے پناہ مانگے۔ (اِسْتَجَارَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَارَةٌ. اس کا مادہ جَوْرٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶ اَجِرْهُ:- آپ اس کو پناہ دیجئے۔ (اَجِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِجَارَةٌ. اس کا مادہ جَوْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ:- آپ اس کو اس کی امن کی جگہ پہنچا دیجئے۔ (اَبْلِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْلَاغٌ. (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (مَاْمَنٌ) اَمْنٌ سے اسم ظرف واحد ہے اس کے معنی امن کی جگہ۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ مَا اسْتَقَامُوْا:- جب تک وہ لوگ درست رہیں، جب تک وہ لوگ سیدھے رہیں۔ یعنی جب تک وہ عہد پر قائم رہیں۔ (مَا) برائے شرط ہے۔ (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَةٌ.

۷ اِسْتَقِیْمُوْا:- تم لوگ درست رہو، تم سیدھے رہو۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقَامَةٌ.

۸ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ:- اگر وہ لوگ تمھارے اوپر غلبہ پا جائیں، اگر وہ لوگ تمھارے اوپر قابو پا جائیں۔ (یَظْهَرُوْا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُهُوْرٌ۔ اِن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۸ لَا یَرْقُبُوْا فِیْكُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً:- وہ لوگ تمھارے بارے میں نہ رشتہ داری کا لحاظ کریں اور نہ عہد کا۔ (لَا یَرْقُبُوْا) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُقُوْبٌ۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (اِلٌّ) رشتہ داری، قرابت داری۔ (ذِمَّةٌ) عہد، قول و قرار، جمع: ذِمَمٌ.

۸ یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ:- وہ لوگ (مشرکین) اپنے منہ (کی باتوں) سے تم کو خوش کر دیتے ہیں۔ (یُرْضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْضَاءٌ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (اَفْوَاهٌ) کا واحد: فَمٌ معنی منہ۔

۸ تَاْبٰی قُلُوْبُهُمْ:- ان (مشرکوں) کے دل انکار کرتے ہیں۔ (تَاْبٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبَاءٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰ اَلْمُعْتَدُوْنَ:- تجاوز کرنے والے، زیادتی کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: اَلْمُعْتَدِیْ اور مصدر اِعْتِدَاءٌ ہے۔ یہ اصل میں اِعْتِدَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱ نَكَثُوْا اَیْمَانَهُمْ:- (اگر) وہ لوگ اپنی قسموں (عہدوں) کو توڑ دیں۔ (نَكَثُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَكْثٌ. (اَیْمَانٌ) کا واحد: یَمِیْنٌ معنی قسم۔

۱۲ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ:- (اگر) وہ لوگ تمھارے دین میں عیب لگائیں، (اگر) وہ لوگ تمھارے دین پر اعتراض کریں۔ (طَعَنُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر غائب، مصدر طَعْنٌ. (دِیْنٌ) کے معنی مذہب، ملت۔ جمع: اَدْیَانٌ .

۱۲ اَئِمَّةَ الْكُفْرِ :- کفر کے سردار، کفر کے پیشوا۔ (اَئِمَّةٌ) کا واحد: اِمَامٌ معنی سردار، پیشوا۔

۱۳ هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ :- ان لوگوں نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (مکہ مکرمہ سے) نکالنے کا ارادہ کیا۔ (هَمُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَمٌّ .

۱۴ يُخْزِهِمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کرے گا۔ (يُخْزِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ . یہ اصل میں اِخْزَايٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دلوں کے غصہ کو دور کردے گا۔ (يُذْهِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ . (غَيْظٌ) کے معنی غصہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی غصہ دلانا۔

۱۵ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ :- بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ اور حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِلْمٌ باب سمع اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۶ وَلِيْجَةً :- بھیدی، رازدار، دلی دوست۔ جمع: وَلَائِجُ .

۱۸ يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ :- وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرتا ہے۔ (يَعْمُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَمْرٌ و عِمَارَةٌ. (مَسٰجِدُ) کا واحد: مَسْجِدٌ اس کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ، عبادت کرنے کی جگہ، ایسی جگہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے خاص کردی جائے۔

۱۸ اَقَامَ الصَّلٰوةَ :- (جو شخص) نماز کی پابندی کرے۔ (اَقَامَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقَامَةٌ . (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز۔ جمع: صَلَوَاتٌ . (نماز) اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ باوضو ہونے کی حالت میں قبلہ رخ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

۱۸ اٰتَى الزَّكٰوةَ:۔۔ (جو شخص) زکوۃ دے۔ (اٰتی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ۔ یہ اصل میں اِئْتَایٌ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخری یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (الزَّكٰوةُ) عاقل اور بالغ صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے غریب مسلمانوں پر خرچ کرنا فرض ہے، اصطلاح شرع میں اسی کو زکوۃ کہتے ہیں۔

۱۹ سِقَايَةَ الْحَاجِّ:۔۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔ (سِقَايَةٌ) کے معنی پانی پلانے کی جگہ، پانی پلانے کا برتن، یہاں مصدر کے معنی میں ہے۔ (الْحَاجُّ) حاجی، حجٌّ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ:۔۔ مسجد حرام کو آباد کرنا۔ (عِمَارَةٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ) بیت اللہ شریف۔

۲۱ نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ:۔۔ دائمی نعمت۔ (نَعِيْمٌ) کے معنی نعمت۔ (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۲۳ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ:۔۔ اگر وہ لوگ کفر کو پسند کریں۔ (اِسْتَحَبُّوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْبَابٌ۔

۲۳ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ:۔۔ جو شخص ان سے دوستی کرے گا۔ (يَتَوَلَّ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ۔ "يَتَوَلَّ" اصل میں يَتَوَلّٰى ہے۔ (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف گر گیا جو اصل میں یاء ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۴ عَشِيْرَتُكُمْ:۔۔ تمہارا خاندان، تمہارا کنبہ۔ (عَشِيْرَةٌ) کے معنی خاندان، قبیلہ۔ جمع: عَشَائِرُ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۲۴ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا:— وہ مال جو تم نے کمائے۔ (اَمْوَالٌ) کا واحد: مَالٌ معنی مال ودولت۔ (اِقْتَرَفْتُمُوْهَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْتِرَافٌ اس میں میم جمع کے بعد واو صلہ ہے، جو ضمیر وغیرہ سے ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۴ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا:— وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو، وہ تجارت جس کے رائج نہ ہونے کا تم اندیشہ کرتے ہو۔ (تِجَارَةٌ) موصوف اور (تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا) پورا جملہ صفت ہے۔ (تَخْشَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ . (كَسَادَهَا) كَسَادٌ باب نصر سے مصدر ہے، اس کے معنی بند ہوجانا، ٹھپ ہوجانا۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع تِجَارَةٌ ہے۔

۲۴ تَرَبَّصُوْا:— تم لوگ انتظار کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ .

۲۵ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ:— بہت مقامات، ترکیب میں موصوف اور صفت ہے۔ (مَوَاطِنُ) اسم ظرف جمع مکسر ہے، جمع منتہی الجموع ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اس لئے حالت جر میں اس پر فتح ہے۔ اس کا واحد: مَوْطِنٌ ہے۔

۲۵ يَوْمَ حُنَيْنٍ:— حنین کے دن، حنین ایک مقام کا نام ہے، جو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ہے۔ شوال ۸ھ میں یہاں قبیلہ ہوازن اور ثقیف سے مسلمانوں کی سخت جنگ ہوئی تھی، اسی میں اپنی تعداد کی زیادتی پر غرور کی وجہ سے شروع میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے خصوصی نصرت فرمائی تو مسلمانوں کو پورے طور پر فتح حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں غزوۂ حنین کے موقع پر اپنی نصرت کا ذکر فرمایا ہے۔

۲۵ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ:— تمہاری کثرت نے تمہیں خوش کر دیا، تمہاری کثرت نے تمہیں غرور میں ڈال دیا۔ (اَعْجَبَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۵ لَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ:— اس (کثرت) نے تم کو فائدہ نہیں پہنچایا۔ (لَمْ تُغْنِ) باب افعال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اغناءٌ۔ یہ اصل میں اغنایٌ ہے۔ یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۵ بِمَا رَحُبَتْ :- کشادہ ہونے کے باوجود۔ (رَحُبَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رُحْبٌ اور رَحَابَةٌ۔ رَحُبَتْ فعل ماضی ما مصدریہ کی وجہ سے، مصدر کے معنی میں ہوگیا ہے۔

۲۵ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ :- تم لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ (وَلَّيْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ معنی پیٹھ پھیرنا۔ (مُدْبِرِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال مؤکدہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُدْبِرٌ اور مصدر اِدْبَارٌ ہے۔

۲۶ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ :- اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی نازل فرمائی۔ (اَنْزَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْزَالٌ۔ (سَكِيْنَةٌ) کے معنی تسلی، تسکین، اطمینان، سکون۔

۲۷ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا :- ایسے لشکر جن کو تم نے نہیں دیکھا۔ یہاں لشکر سے مراد فرشتے ہیں، جن کے ذریعہ غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی تھی۔ (جُنُوْدٌ) کا واحد جُنْدٌ معنی لشکر۔ (لَمْ تَرَوْهَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۷ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ :- بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب سے اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۸ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ :- بے شک مشرک لوگ ناپاک ہیں۔ یہاں باطنی ناپاکی مراد ہے۔ تفسیر بیضاوی میں ہے لِخُبْثِ بَاطِنِهِمْ (مشرکوں کی نجاست) ان کے باطن کے ناپاک ہونے کی وجہ سے ہے۔ یعنی مشرک لوگ اپنے برے عقائد کی وجہ سے ناپاک ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَلْمُشْرِكُوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُشْرِكٌ . اور مصدر اِشْــرَاكٌ ہے۔ (مشرک) وہ شخص ہے جو عبادت کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک ٹھہرائے۔ (نَـجَـسٌ) یہ صفت مشبہ ہے، واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ نَجَسٌ کی جمع: اَنْجَاسٌ آتی ہے۔

۲۸ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً :- اگر تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو۔ (خِفْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَــوْف . (عَيْـلَةٌ) کے معنی مفلسی محتاجی۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی محتاج ہونا۔

۲۹ اَلْجِزْيَةَ :- جزیہ، وہ ٹیکس جو غیر مسلموں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے عوض میں لیا جائے، جزیہ کی مقدار کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو قول منقول ہیں۔

(۱) مسلمانوں اور کافروں کے درمیان آپس کی رضامندی سے مال کی جو مقدار طے ہو جائے وہی جزیہ کے طور پر وصول کی جائے گی۔

(۲) جزیہ کی مقدار مالدار لوگوں پر اڑتالیس (۴۸) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ چار درہم لیے جائیں گے۔ متوسط لوگوں پر چوبیس (۲۴) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ دو درہم لیے جائیں گے۔ اور کمانے والے غریب لوگوں پر بارہ (۱۲) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ ایک درہم لیا جائے گا۔ (تفسیر مظہری) (جِـزْيَةٌ) کی جمع: جِزًى اور جِزْيٌ ہے۔

۲۹ هُـمْ صَـاغِرُوْنَ :- ذلیل ہونے کی حالت میں۔ وہ لوگ ذلیل ہیں۔ پورا جملہ حال واقع ہے۔ (صَاغِرُوْنَ) باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: صَـاغِرٌ اور مصدر صِغَرٌ، صَغَارٌ اور صَغَارَةٌ ہے۔

۳۰ يُـضَـاهِـئُـوْنَ :- وہ لوگ مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُضَاهَئَةٌ .

۳۰ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ :- وہ لوگ کہاں پھرے جاتے ہیں۔ (اَنّٰى) برائے استفہام ہے۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ .

besturdubooks.wordpress.com

۳۲ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ :- وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (دین اسلام) کو بجھادیں۔ یعنی وہ لوگ چاہتے ہیں کہ دین اسلام کو مٹادیں۔ (اَنْ یُّطْفِئُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْفَاءٌ ان ناصبہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا۔

۳۴ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّھْبَانِ :- بہت سے علماء اور مشائخ۔ (اَلْاَحْبَارُ) کے معنی علماء، یہاں پر مراد یہودی علماء ہیں۔ اس کا واحد حَبْرٌ اور حِبْرٌ ہے۔ (اَلرُّھْبَانُ) کے معنی عبادت گذار، درویش لوگ۔ یہاں پر مراد نصرانی مشائخ ہیں۔ اس کا واحد رَاھِبٌ۔

۳۴ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ :- وہ لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ (یَکْنِزُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَنْزٌ۔ (ذَھَبٌ) کے معنی سونا۔ جمع: اَذْھَابٌ اور ذُھُوْبٌ ہے۔ (فِضَّۃٌ) چاندی۔ جمع: فِضَضٌ اور فِضَاضٌ ہے۔

۳۴ بَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ :- آپ ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری دے دیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَۃٌ۔ (اَلِیْمٌ) اَلَمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں تَبْشِیْر کا لفظ تہکم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، تہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے خلاف معنی کو مراد لیا جائے۔ یہاں پر تَبْشِیْر کا لفظ بول کر اِنْذَارٌ کو مراد لیا گیا ہے، یعنی آپ ان کو دردناک عذاب سے ڈرائیے۔

۳۵ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا :- جس دن اس کو تپایا جائے گا، جس دن اس کو گرم کیا جائے گا۔ (یَوْمٌ) کے معنی دن یہاں مراد قیامت کا دن ہے۔ اس کی جمع: اَیَّامٌ۔ (یُحْمٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْمَاءٌ۔ (عَلَیْھَا) جار اور مجرور مل کر فعل مجہول کا نائب فاعل ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے۔

۳۵ تُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ :- اس کے ذریعہ ان کی پیشانیوں اور ان

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے پہلوؤں اوران کی پیٹھوں کوداغ دیا جائے گا۔(تُـکْوٰی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر کَـیٌّ ۔ (جِبَاهٌ) کا واحد: جَبْهَةٌ بمعنی پیشانی۔ (جُنُوْبٌ) کا واحد: جَنْبٌ معنی پہلو۔(ظُهُوْرٌ) کا واحد: ظَهْرٌ . معنی پیٹھ۔

۳۶ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ :— ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے(مہینے) ہیں۔ (۱) ذی القعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا، جمہور علماء کے نزدیک بعد میں یہ حرمت منسوخ ہوگئی۔ (حُرُمٌ) کا واحد: حَرَامٌ معنی حرمت والا۔

۳۶ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ:— سیدھا دین، صحیح دین۔(دِيْنٌ) کے معنی مذہب، ملت۔ جمع: اَدْيَانٌ . (اَلْقَيِّمُ) سیدھا، صحیح۔(قِيَامٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۳۷ النَّسِيْٓءُ:— مؤخر کرنا۔ یعنی ایک مہینہ کی حرمت کو دوسرے مہینہ کی طرف مؤخر کر دینا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں جب لوگ محرم میں قتل وقتال کرنا چاہتے تو محرم کی حرمت کو صفر کی طرف مؤخر کر دیا کرتے تھے اور وہ لوگ یہ اعلان کر دیتے تھے کہ اس سال محرم کا مہینہ حرام نہیں بلکہ صفر کا مہینہ حرام رہے گا۔ (تفسیر جلالین)۔

۳۷ يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا:— وہ لوگ (اس) حرمت والے مہینہ کو کسی سال حلال کر لیتے ہیں (حلال کر لیتے تھے)۔(يُحِلُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ. (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(عَامٌ) کے معنی سال۔ جمع: اَعْوَامٌ.

۳۷ يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا:— وہ لوگ اس (حرمت والے مہینہ) کو کسی سال حرام کر لیتے ہیں۔ (حرام کر لیتے تھے)۔(يُحَرِّمُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْرِيْمٌ . (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔(عَامٌ) کے معنی سال۔ جمع: اَعْوَامٌ .

۳۷ لِيُوَاطِـُٔوْا:— تاکہ وہ لوگ موافقت کر لیں، تاکہ وہ لوگ پورا کر لیں۔ شروع میں لام مکسور لام تعلیل ہے۔(يُوَاطِـُٔوْا) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُوَاطَاةٌ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

٣٨　اِنْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ :— تم لوگ اللہ کی راہ میں نکلو۔ (اِنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ۔

٣٨　اِثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ :— تم زمین کی طرف بوجھل ہو جاتے ہو، تم زمین سے لگے جاتے ہو۔ یہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ (اِثَّاقَلْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِثَّاقُلٌ۔ "اِثَّاقَلْتُمْ" اصل میں تَثَاقَلْتُمْ ہے۔ تاء کو ثاء سے بدل کر تاء کا ثاء میں ادغام کر دیا گیا اور اس کے شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا۔ اِثَّاقَلْتُمْ ہو گیا۔ "اِثَّاقُلٌ" مصدر میں بھی یہی تبدیلی ہوئی ہے۔

٣٩　اِلَّا تَنْفِرُوْا :— اگر تم نہیں نکلو گے۔ یہ اصل میں "اِنْ لَا تَنْفِرُوْا" ان شرطیہ کے ساتھ ہے۔ (لَا تَنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

٤٠　اِلَّا تَنْصُرُوْهُ :— اگر تم ان کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) مدد نہیں کرو گے۔ یہ اصل میں "اِنْ لَا تَنْصُرُوْهُ" ان شرطیہ کے ساتھ ہے۔ (لَا تَنْصُرُوْهُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَصْرٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔

٤٠　ثَانِیَ اثْنَیْنِ :— دو میں کا دوسرا۔ یہاں پر دو حضرات سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تفسیر مظہری) (ثَانِیَ اثْنَیْنِ) یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (تَنْصُرُوْهُ) کی ضمیر منصوب سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

٤٠　اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ :— جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ یہاں پر غار سے مراد غار ثور ہے۔ جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین روز قیام فرمایا تھا۔ (اَلْغَارُ) کے معنی غار، گڑھا۔ جمع اَغْوَارٌ اور غِیْرَانٌ ہے۔

٤٠　اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ :— جس وقت وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے۔ (اِذْ ظرف ہے۔ (یَقُوْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد مذکر غائب، مصدر قَوْلٌ. (صَاحِبٌ) کے معنی ساتھی۔ جمع: اَصْحَابٌ اور صَحَابَةٌ.
حسن بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ وہ نص قرآن کا منکر ہے، اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحابیت کا انکار کرنے والا بدعتی ہے (تفسیر مظہری)۔

۴۰ جُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا: — ایسے لشکر جن کو تم نے دیکھا نہیں، یہاں لشکر سے فرشتے مراد ہیں۔ (جُنُوْدٌ) کے معنی لشکر۔ واحد: جُنْدٌ. (لَمْ تَرَوْهَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۰ السُّفْلٰى: — بہت پست، بہت نیچی۔ سُفُوْلٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۰ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا: — اللہ ہی کا بول بالا رہا۔ (كَلِمَةٌ) کے معنی بات۔ جمع كَلِمَاتٌ (عُلْيَا) کے معنی بہت بلند، بہت اونچی۔ عُلُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۰ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ: — بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں

۴۱ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا: — تم لوگ ہلکے اور بوجھل ہونے کی حالت میں نکلو۔ یعنی تمہارے پاس تھوڑا سامان ہو یا زیادہ سامان ہو۔ ہر حالت میں جہاد کے لیے نکلو۔
(اِنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ. (خِفَافًا) کا واحد: خَفِيْفٌ معنی ہلکا۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (ثِقَالًا) کا واحد: ثَقِيْلٌ معنی بوجھل۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۲ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا: — اگر سامان قریب ہوتا۔ یعنی مال غنیمت آسانی سے ملنے والا ہوتا۔
(عَرَضٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَعْرَاضٌ.

۴۲ سَفَرًا قَاصِدًا: — (اگر) درمیانی سفر (ہوتا)، (اگر) معمولی سفر (ہوتا)۔ (سَفَرٌ) کی جمع:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اسفار ۔ (قاصدٌ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر قَصْدٌ ہے۔ معنی میانہ روی اختیار کرنا۔

۴۲ الشُّقَّةُ:— مسافت، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ کرے۔ جمع شُقَقٌ۔

۴۵ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ :— ان کے دل شک میں پڑ گئے۔ (ارْتَابَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ارْتِيَابٌ۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۴۵ يَتَرَدَّدُوْنَ :— وہ لوگ بھٹک رہے ہیں، وہ لوگ حیران ہو رہے ہیں۔
باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَرَدُّدٌ۔

۴۶ اَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً:— وہ لوگ اس کے لیے سامان تیار کرتے، یہ جملہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ (اَعَدُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ۔ (عُدَّةٌ) کے معنی سامان۔ جمع عُدَدٌ۔

۴۶ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ — اللہ تعالیٰ نے ان کے (جہاد کے لیے) نکلنے کو ناپسند فرمایا۔ (كَرِهَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَرْهٌ و كُرْهٌ و كَرَاهَةٌ۔ (اِنْبِعَاثٌ) باب انفعال سے مصدر ہے، معنی جانا، نکلنا۔

۴۶ ثَبَّطَهُمْ:— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو روک دیا۔ (ثَبَّطَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَثْبِيْطٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۷ مَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا :— وہ لوگ تم کو نہ بڑھاتے مگر فساد کے اعتبار سے۔ یعنی وہ لوگ صرف تمھاری پریشانی کو بڑھاتے۔ یہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔
(مَا زَادُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زِيَادَةٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (خَبَالٌ) کے معنی خرابی، نقصان، فساد۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۴۷ اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ :— وہ لوگ تمھارے درمیان گھوڑے دوڑاتے، وہ لوگ تمھارے درمیان دوڑے دوڑے پھرتے۔ یہ ترکیب میں جواب شرط ہے۔ (اَوْضَعُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْضَاعٌ۔ (خِلَالٌ) کے معنی درمیان۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۷ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ :- وہ لوگ تمھارے واسطے فتنہ پردازی کرتے ہیں، تمھارے ساتھ فتنہ پردازی کرتے ہوئے۔ ترکیب میں یہ جملہ حال واقع ہے۔ (يَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُغْيَةٌ . (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (الْفِتْنَةَ) فساد، خرابی، جمع: فِتَنٌ .

۴۷ سَمّٰعُوْنَ :- بہت سننے والے، جاسوس۔ اس کا واحد: سَمَّاعٌ ہے۔ سَمْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۴۸ اِبْتَغَوُا الْفِتْنَةَ :- ان لوگوں نے فتنہ پردازی کی۔ (اِبْتَغَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ . (فِتْنَةٌ) کے معنی فساد، خرابی۔ جمع: فِتَنٌ .

۴۸ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ :- آپ (کو نقصان پہنچانے) کے لیے کارروائیوں کی الٹ پھیر کرتے رہے۔ (قَلَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْلِيْبٌ . (اُمُوْرٌ) کا واحد: اَمْرٌ بمعنی حکم، کام۔

۴۹ اِئْذَنْ لِّيْ :- آپ مجھے اجازت دیجئے، آپ مجھے رخصت دیجئے۔ (اِئْذَنْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِذْنٌ .

۴۹ لَا تَفْتِنِّيْ :- آپ مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے، آپ مجھے خرابی میں نہ ڈالئے۔ (لَا تَفْتِنْ) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتْنٌ و فُتُوْنٌ . (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۰ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ :- اگر آپ کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے۔ (تُصِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَةٌ . (تُصِبْ) اصل میں (تُصِيْبُ) ہے، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں باء ساکن ہوگئی اور یاء پہلے سے ساکن ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، تُصِبْ ہوگیا۔ (حَسَنَةٌ) بھلائی۔ جمع: حَسَنَاتٌ .

۵۰ تَسُؤْهُمْ :- وہ ان کو بری لگتی ہے، وہ ان کو غمگین کرتی ہے۔ (تَسُؤْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوْءٌ و سَوْءَةٌ و مَسَاءَةٌ . (هُمْ) ضمیر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ يَتَوَلَّوْا :- وہ لوگ پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۵۱ هُوَ مَوْلٰنَا :- وہ ہمارا کارساز ہے۔ (مَوْلٰنَا) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (مَوْلٰی) کے معنی کارساز، مالک۔ جمع: مَوَالِیْ۔

۵۲ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ :- تم لوگ نہیں انتظار کرتے ہو۔ (هَلْ) نفی کے لیے ہے۔ (تَرَبَّصُوْنَ) اصل میں تَتَرَبَّصُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ۔

۵۲ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ :- دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی۔ (اِحْدٰی) اَحَدٌ کی مؤنث ہے۔ اس کے معنی ایک۔ (اَلْحُسْنَيَيْنِ) "حُسْنٰی" کا تثنیہ ہے اور "حُسْنٰی" "اَحْسَنُ" اسم تفضیل کی مؤنث ہے۔

۵۲ تَرَبَّصُوْا :- تم لوگ انتظار کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ۔

۵۳ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا :- تم لوگ خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے۔ (اَنْفِقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاقٌ۔ (طَوْعًا) باب نصر سے مصدر ہے، معنی فرماں بردار ہونا۔ یہاں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (طَائِعِيْنَ) کے معنی میں ہے۔ (كَرْهًا) باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (كَارِهِيْنَ) کے معنی میں ہے۔

۵۴ هُمْ كُسَالٰى :- وہ لوگ سست ہیں، سست ہونے کی حالت میں، یہ جملہ حال واقع ہے۔ (كُسَالٰى) کا واحد: كَسْلَانٌ ہے۔

۵۵ لَا تُعْجِبْكَ :- وہ (یعنی منافقوں کے اموال واولاد) آپ کو تعجب میں نہ ڈال دیں۔ (لَا تُعْجِبْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ۔ (كَ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۵ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ :۔ (تاکہ) ان کی جان نکل جائے۔(تَزْهَقَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زُهُوْقٌ "تَزْهَقَ" لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔(اَنْفُسٌ) کا واحد نَفْسٌ معنی جان۔

۵۶ يَفْرَقُوْنَ :۔ وہ (منافق) لوگ ڈرتے ہیں۔باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَرَقٌ۔

۵۷ مَلْجَاً :۔ پناہ کی جگہ۔ لَجَأٌ سے اسم ظرف ہے۔اس کی جمع مَلَاجِئُ ہے۔

۵۷ مَغٰرٰتٍ :۔ غار۔ واحد مَغَارَةٌ۔

۵۷ مُدَّخَلاً :۔ داخل ہونے کی جگہ۔باب افتعال سے اسم ظرف ہے۔(مُدَّخَلٌ) اصل میں مُدْتَخَلٌ ہے۔افتعال کی تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۵۷ وَلَّوْا اِلَيْهِ :۔ وہ لوگ پیٹھ پھیر کر اس کی طرف چل دیتے۔یہ جملہ جواب شرط واقع ہے۔(وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ۔

۵۷ يَجْمَحُوْنَ :۔ وہ لوگ سرکشی کرتے ہیں، سرکشی کرتے ہوئے۔باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جُمُوْحٌ ترکیب میں یہ جملہ حال واقع ہے۔

۵۸ يَلْمِزُكَ :۔ وہ آپ پر عیب لگاتا ہے، وہ آپ پر طعن کرتا ہے۔(يَلْمِزُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَمْزٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۸ يَسْخَطُوْنَ :۔ وہ لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخَطٌ و سُخْطٌ۔

۶۰ اَلْفُقَرَاءِ :۔ غریب لوگ۔ واحد فَقِيْرٌ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو۔

۶۰ اَلْمَسٰكِيْنِ :۔ محتاج لوگ۔ واحد مِسْكِيْنٌ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۶۰ اَلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ :۔ جنکی دل جوئی کی جائے۔(اَلْمُؤَلَّفَةُ) باب تفعیل سے اسم مفعول مؤنث،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر تَاْلِیفٌ. (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ مؤلفۃ القلوب کی چند قسمیں ہیں:

(۱) وہ مسلمان جن کو اسلام پر ثابت رکھنے کے لیے زکوٰۃ کا مال دیا جائے۔

(۲) وہ مسلمان جن کو مال دینے سے ان کے غیر مسلم ساتھیوں کے اسلام لانے کی توقع ہو۔

(۳) وہ کافر جن کو مال دینے سے ان کے مسلمان ہونے کی امید ہو۔

(۴) وہ کافر جن کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے تا کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے دفاع کریں۔ (تفسیر جلالین)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ مصارف زکوٰۃ میں سے مؤلفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غیر مسلموں کو اسلام کی ترغیب دینے کے لیے اور نو مسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے زکوٰۃ کا مال دے دیا جاتا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب اسلام کو پورے طور پر قوت حاصل ہو گئی، اور کافروں کے شر سے بچنے اور نو مسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے اس تدبیر کی ضرورت نہیں رہی، تو وہ علت ختم ہو گئی اس لیے ان کا حصہ بھی ختم ہو گیا یعنی علت کے ختم ہونے سے معلول یعنی مؤلفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔

۶۰ فِی الرِّقَابِ:۔ گردنوں کے چھڑانے میں۔ یعنی غلاموں کے آزاد کرنے میں۔ اس کی اصل عبارت فِی فَكِّ الرِّقَابِ ہے۔ (الرِّقَابِ) کا واحد رَقَبَةٌ معنی گردن۔ "رَقَبَةٌ" سے مجاز کے طور پر مکاتب غلام اور باندی مراد ہیں۔ یعنی وہ غلام اور باندی جن سے ان کے آقا نے کہہ دیا ہو، کہ اتنا مال دے دو تو تم آزاد ہو۔ ایسے غلاموں اور باندیوں کو زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے۔

۶۰ اَلْغٰرِمِیْنَ:۔ قرض دار لوگ۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: غَارِمٌ اور مصدر غُرْمٌ اور غَرَامَةٌ ہے۔

۶۰ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ:۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں۔ اس سے مراد وہ مجاہد ہے جس کے پاس جنگ کا ضروری سامان خریدنے کے لیے مال نہ ہو، یا وہ شخص جس کے ذمہ حج فرض ہو چکا ہو، مگر کسی وجہ سے اس کے پاس مال نہ رہ گیا ہو۔ ان دونوں پر زکوٰۃ کا مال صرف کرنا درست

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔ علم دین حاصل کرنے والے طلبہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔ (روح المعانی)

۶۰ اِبْنِ السَّبِيْلِ :- مسافر۔ جمع: اَبْنَاءُ السَّبِيْلِ ۔ اس سے مراد وہ مسافر ہے، جس کے پاس سفر میں بقدر ضرورت مال نہ ہو۔ ایسے مسافر کو زکوۃ کا مال دینا درست ہے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکے۔

۶۰ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ :- بہت علم والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِلْمٌ باب سمع سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۱ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ :- وہ لوگ (منافقین) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں ایسی باتیں کہتے ہیں، کہ آپ کو سن کر تکلیف ہو۔ (يُؤْذُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْذَاءٌ ۔ یہ اصل میں اِيْذَايٌ ہے۔ ہمزۂ افعال کے بعد والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (النَّبِيَّ) یہاں نبی سے مراد خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔

۶۱ هُوَ اُذُنٌ :- (منافق لوگ کہتے تھے) وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کان ہیں، یعنی ہر بات کان لگا کر سنتے اور مان لیتے ہیں۔ (اُذُنٌ) کے معنی کان۔ جمع: آذَانٌ۔

۶۳ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ :- جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا۔ (يُحَادِدْ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَادَّةٌ من شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۴ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ :- منافق لوگ ڈرتے ہیں۔ (يَحْذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَذَرٌ ۔ (الْمُنٰفِقُوْنَ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُنَافِقٌ ہے۔ منافق وہ شخص ہے، جو اپنے دل میں کفر کو چھپائے ہو اور زبان سے ایمان کو ظاہر کرے۔

۶۵ كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ :- ہم لوگ بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔ (كُنَّا نَخُوْضُ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَوْضٌ. (كُنَّا نَلْعَبُ) باب سمع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر لَعِبٌ.

۶۶ لَاتَعْتَذِرُوْا :- تم لوگ بہانہ مت بناؤ، تم لوگ عذر نہ کرو۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِذَارٌ.

۶۶ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ :- اگر ہم ایک جماعت کو معاف کردیں، اگر ہم ایک جماعت سے درگزر کردیں۔ (نَعْفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَفْوٌ. نَعْفُ اصل میں نَعْفُوْ ہے، ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ ساقط ہوگیا ہے۔ (طَائِفَةٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: طَوَائِفُ.

۶۷ اَلْمُنٰفِقُوْنَ :- منافق مرد۔ باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُنَافِقٌ ہے۔ (منافق) وہ شخص ہے جو اپنے دل میں کفر کو چھپائے ہو، اور زبان سے ایمان کو ظاہر کرے۔

۶۷ اَلْمُنٰفِقٰتُ :- منافق عورتیں۔ باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُنَافِقَةٌ ہے۔

۶۷ يَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ :- وہ لوگ اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ (يَقْبِضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَبْضٌ. (اَيْدِىْ) کا واحد يَدٌ معنی ہاتھ۔

۶۷ نَسُوا اللّٰهَ :- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے، یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری نہیں کی۔ (تفسیر جلالین)۔ (نَسُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نِسْيَانٌ.

۶۷ نَسِيَهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بھول گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی نہیں فرمائی۔ (تفسیر جلالین)۔ یہاں بھولنے سے مراد مہربانی نہ کرنا ہے، اس لیے کہ نسیان کے حقیقی معنی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوسکتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۸ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت سے دور فرما دیا۔ (لَعَنَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَعْنٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۸ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ :- دائمی عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف۔ جمع اَعْذِبَةٌ۔ (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۶۹ اِسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ :- ان لوگوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے فائدہ اٹھایا۔ (اِسْتَمْتَعُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ۔ (خَلَاقٌ) کے معنی حصہ۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۶۹ خُضْتُمْ :- تم لوگ (بری باتوں میں) گھسے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَوْضٌ۔

۶۹ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ :- ان کے (اچھے) اعمال ضائع ہوگئے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبْطٌ۔

۷۰ نُوْحٍ :- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۶ سورۂ نساء آیت/۱۶۳ میں دیکھئے۔

۷۰ عَادٍ :- قوم عاد کا تذکرہ پارہ/۸ سورۂ اعراف آیت/۶۵ میں دیکھئے۔

۷۰ ثَمُوْدَ :- قوم ثمود کا تذکرہ پارہ/۸ سورۂ اعراف آیت/۷۳ میں دیکھئے۔

۷۰ اِبْرَاهِيْمَ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ/۱ آیت/۱۲۴ میں دیکھئے۔

۷۰ اَصْحٰبِ مَدْيَنَ :- اصحاب مدین کا تذکرہ پارہ/۸ سورۂ اعراف آیت/۸۵ میں دیکھئے۔

۷۰ الْمُؤْتَفِكٰتِ :- الٹی ہوئی بستیاں۔ ان سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں ہیں۔ "قوم لوط" کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کی بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا۔ (اَلْمُؤْتَفِكٰتُ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا مصدر اِئْتِفَاكٌ اور مادہ اِفْكٌ ہے۔

۷۱ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ و حِكْمَةٌ سے فعیل کے وزن پر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عزیزۃ باب ضرب سے اور حکمۃ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۷۲ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً:— عمدہ مکانات۔ (مَسٰکِنُ) کا واحد: مَسْکَنٌ معنی رہنے کی جگہ۔ (طَیِّبَۃٌ) طِیْبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔

۷۲ جَنّٰتِ عَدْنٍ:— ہمیشگی کے باغات، ہمیشگی کی جنتیں۔ (جَنّٰتٌ) کا واحد: جَنَّۃٌ ہے۔ (جنت) ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، جس میں بے شمار اور بے مثال نعمتیں ہوں گی۔ (عَدْنٌ) کے معنی ہمیشگی، دائمی۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے معنی اقامت کرنا۔

۷۳ اُغْلُظْ عَلَیْھِمْ:— آپ ان پر (کافروں اور منافقوں پر) سختی کیجئے۔ (اُغْلُظْ) باب کرم سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غِلْظٌ و غِلْظَۃٌ ہے۔

۷۳ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ:— ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (مَاْوٰی) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ، یہ اُوِیٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ جمع: مَاوِیْ۔ (جَھَنَّم) کے معنی دوزخ۔ جہنم ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کا ٹھکانا ہوگا جس میں طرح طرح کے دردناک عذاب ہوں گے۔ لفظ جَھَنَّمُ علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۷۳ بِئْسَ الْمَصِیْرُ:— وہ برا ٹھکانا ہے۔ (بِئْسَ) فعل ذم۔ (اَلْمَصِیْرُ) اس کا فاعل ہے اور اس کا مخصوص بالذم۔ (ھی) ضمیر واحد مؤنث غائب محذوف ہے۔ اس ضمیر کا مرجع "جَھَنَّمُ" ہے۔ (اَلْمَصِیْرُ) صَیْرُوْرَۃٌ سے اسم ظرف واحد ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَصَائِرُ ہے۔

۷۴ ھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا:— ان لوگوں نے ایسی چیز کا ارادہ کیا جو حاصل نہ کر سکے۔ یعنی منافقوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ قتل کرنے کا ناپاک ارادہ کیا تھا لیکن وہ لوگ ناکام رہے۔ (ھَمُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ھَمٌّ۔ (لَمْ یَنَالُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بلم، صیغہ جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر نَیْلٌ .

۷۴ مَا نَقَمُوْا :— ان لوگوں نے بدلہ نہیں دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَقْمٌ .

۷۴ وَلِيٍّ :— دوست، جمع اَوْلِيَاءُ .

۷۴ نَصِيْرٍ :— مددگار، جمع: اَنْصَارٌ .

۷۵ لَنَصَّدَّقَنَّ :— ہم ضرور صدقہ دیں گے، ہم ضرور خیرات کریں گے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، مصدر اِصَّدُّقٌ . (لَنَصَّدَّقَنَّ) اصل میں لَنَتَصَدَّقَنَّ ہے۔ اس میں تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (اِصَّدُّقٌ) اصل میں تَصَدُّقٌ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۷۶ تَوَلَّوْا :— ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ .

۷۷ اَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا :— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کا انجام نفاق کو بنا دیا۔ (اَعْقَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْقَابٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے اور "نِفَاقًا" مفعول ثانی ہے۔ "نِفَاقٌ" باب مفاعلہ سے مصدر ہے، مفاعلہ کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔

۷۸ سِرَّهُمْ :— ان کا راز، ان کا بھید۔ (سِرٌّ) کے معنی راز، بھید۔ جمع: اَسْرَارٌ . (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۸ نَجْوٰىهُمْ :— ان کی سرگوشی۔ (نَجْوٰى) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سرگوشی کرنا۔

۷۸ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ :— تمام چھپی ہوئی چیزوں کا بہت جاننے والا۔ (عَلَّامٌ) عِلْمٌ سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (الْغُيُوْبُ) کا واحد غَيْبٌ معنی چھپی ہوئی چیز۔ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ کی صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

۷۹ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ:۔ وہ (منافق لوگ) نفلی صدقہ دینے والوں پر طعن کرتے ہیں، وہ (منافق لوگ) نفلی صدقہ دینے والوں پر عیب لگاتے ہیں۔
(يَلْمِزُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَمْزٌ۔
(الْمُطَّوِّعِيْنَ) باب تفعّل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے یہ اصل میں مُتَطَوِّعِيْنَ ہے، تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
۷۹ يَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ:۔ وہ لوگ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ (يَسْخَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخَرٌ، سُخْرٌ اور سُخْرِيَّةٌ ہے۔
۷۹ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ:۔ اللہ تعالیٰ ان کو مذاق کرنے کا بدلہ دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو مذاق کرنے کی سزا دیں گے۔ (سَخِرَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخَرٌ، سُخْرٌ اور سُخْرِيَّةٌ ہے۔ معنی مذاق کرنا، ٹھٹھا کرنا، ہنسی اڑانا۔ اور یہاں پر مراد مذاق کرنے کی سزا دینا ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔
۸۱ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ:۔ پیچھے رہ جانے والے لوگ خوش ہو گئے۔
(فَرِحَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرَحٌ۔ (الْمُخَلَّفُوْنَ) باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُخَلَّفٌ اور مصدر تَخْلِيْفٌ ہے۔
۸۱ لَاتَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ:۔ تم لوگ گرمی میں مت نکلو۔ (لَاتَنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْرٌ۔ (الْحَرُّ) کے معنی گرمی۔
۸۲ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا:۔ تو وہ لوگ (دنیا میں) تھوڑے دنوں ہنس لیں۔ یہ جملہ انشائیہ خبر کے معنی میں ہے، یعنی ان منافقوں کا دنیا میں ہنسنا تھوڑے دنوں کا ہے۔ (لِيَضْحَكُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضِحْكٌ۔ (قَلِيْلًا) کی اصل عبارت "زَمَنًا قَلِيْلًا" ہے۔
۸۲ لِيَبْكُوْا كَثِيْرًا:۔ وہ لوگ (آخرت میں) بہت دنوں روتے رہیں۔ یہ جملہ انشائیہ خبر کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معنی میں ہے، یعنی وہ منافق لوگ آخرت میں ہمیشہ روتے رہیں گے۔(لِیَبْکُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُکَاءٌ.

۸۵ لَاتُعْجِبْكَ: — آپ کو تعجب میں نہ ڈال دیں (ان کے اموال اور اولاد)۔ (لَاتُعْجِبْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۸۵ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ: — ان کی جان نکل جائے۔(تَزْهَقَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زُهُوْقٌ. (اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ معنی جان۔ "تَزْهَقَ" ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۶ اُولُوْا الطَّوْلِ: — قدرت والے لوگ، استطاعت والے لوگ، مال دار لوگ۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس "ذُوْ" کی جمع ہے۔(طَوْلٌ) کے معنی قدرت، استطاعت، مالداری۔

۸۶ ذَرْنَا: — آپ ہم کو چھوڑ دیجئے۔(ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۸۶ الْخَوَالِفِ: — پیچھے رہنے والی عورتیں، اس کا واحد: خَالِفَةٌ . اور مصدر خَلْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۷ طُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ: — ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی۔(طُبِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ . (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۸۹ جَنّٰتٍ: — باغات، جنتیں۔ واحد: جَنَّةٌ . جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، اس میں بے شمار اور بے مثال نعمتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

۸۹ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ: — بڑی کامیابی۔(الْفَوْزُ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی کامیاب ہونا۔ (الْعَظِيْمُ) عِظَمٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۰ اَلْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ:— بہانہ کرنے والے دیہاتی، بہانہ باز دیہاتی۔
(اَلْمُعَذِّرُوْنَ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ یہ اصل میں "مُعْتَذِرُوْنَ" ہے۔ تاء افتعال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
(اَلْاَعْرَابُ) کے معنی، عرب دیہات کے باشندے۔ اس کا واحد: اَعْرَابِیٌّ ہے۔

۹۱ اَلضُّعَفَاءِ:— کمزور لوگ۔ اس کا واحد: ضَعِیْفٌ اور مصدر ضُعْفٌ ہے۔

۹۱ اَلْمَرْضٰی:— بیمار لوگ۔ اس کا واحد: مَرِیْضٌ اور مصدر مَرَضٌ ہے۔

۹۱ اَلْمُحْسِنِیْنَ:— نیک کام کرنے والے، اچھے کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْسِنٌ اور مصدر اِحْسَانٌ ہے۔

۹۱ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ:— بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَۃٌ اور رَحْمَۃٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہیں۔
مَغْفِرَۃٌ باب ضرب اور رَحْمَۃٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۹۲ لِتَحْمِلَهُمْ:— تاکہ آپ ان کو سواری دے دیں۔ شروع میں لام مکسور تعلیل کے لیے ہے۔
(تَحْمِلَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ۔
(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۲ اَعْیُنُهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ:— ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں۔ یعنی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ آیت کریمہ میں مبالغہ کے لیے قلب کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔
(اَعْیُنٌ) کا واحد: عَیْنٌ معنی آنکھ۔ (تَفِیْضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَیْضٌ، فُیُوْضٌ، فَیَضَانٌ۔ (دَمْعٌ) کے معنی آنسو۔ جمع: دُمُوْعٌ۔

۹۳ اَلْخَوَالِفِ:— پیچھے رہنے والی عورتیں۔ اس کا واحد: خَالِفَۃٌ اور مصدر خَلْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۳ طَبَعَ اللّٰهُ:— اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (طَبَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔

الحمد للہ پارہ (۱۰) مکمل ہو گیا

besturdubooks.wordpress.com

يَعْتَذِرُوْنَ: پارہ (۱۱) سورۂ توبہ

آیت نمبر

۹۴ يَعْتَذِرُوْنَ :- وہ لوگ عذر پیش کریں گے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِذَارٌ۔ یہ آیت کریمہ غزوۂ تبوک سے واپسی کے بارے میں ہے۔

۹۴ لَاتَعْتَذِرُوْا:- تم لوگ عذر پیش مت کرو۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِذَارٌ ۔

۹۴ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ نے ہم کو خبر دے دی ہے۔ (قَدْ نَبَّاَ) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر تَنْبِئَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۹۴ تُرَدُّوْنَ :- تم لوگ لوٹائے جاؤ گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَدٌّ ۔

۹۵ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ :- عنقریب وہ لوگ اللہ کی قسم کھائیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ہے۔ (يَحْلِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَلْفٌ ۔

۹۵ رِجْسٌ :- گندے، ناپاک۔ اس کی جمع اَرْجَاسٌ ہے۔ لفظ رِجْسٌ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں پر جمع کے معنی میں ہے۔

۹۵ مَاْوٰهُمْ:- ان کا ٹھکانا۔ (مَاْوٰى) ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ یہ اُوِیٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَاٰوِیْ ہے۔

۹۵ جَهَنَّمُ :- دوزخ۔ ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کا ٹھکانا ہوگا۔ اور وہاں دردناک عذاب ہوں گے۔ (دار العذاب) لفظ جہنم علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۷ اَلْاَعْرَابُ :— عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَلْاَعْرَابِیُّ .

۹۷ اَجْدَرُ :— زیادہ لائق۔ یہ جَدَارَۃٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ (باب کرم) سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۷ حُدُوْدَ :— احکام۔ واحد: حَدٌّ .

۹۷ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ :— بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ (باب سمع) سے اور حِکْمَۃٌ (باب کرم) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۹۸ مَغْرَمًا :— تاوان، جرمانہ۔ جمع: مَغَارِمُ .

۹۸ یَتَرَبَّصُ :— وہ انتظار کرتا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَبُّصٌ .

۹۸ الدَّوَآئِرَ :— گردشیں، حوادث، مصائب۔ واحد: دَآئِرَۃٌ .

۹۸ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ :— بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سَمْعٌ اور عِلْمٌ (باب سمع) سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۹۹ اَلْاَعْرَابُ :— عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَلْاَعْرَابِیُّ .

۹۹ قُرُبٰتٍ :— نزدیکیاں۔ اس کا واحد: قُرْبَۃٌ ہے۔

۹۹ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ :— رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعائیں۔ اس کا واحد: صَلٰوۃٌ ہے۔

۹۹ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ :— بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَۃٌ (باب ضرب) اور رَحْمَۃٌ (باب سمع) سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۰ اَلْمُهٰجِرِیْنَ :— ہجرت کرنے والے۔ دین کے لیے اپنے وطن کو چھوڑنے والے۔ ان سے مراد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جنھوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تھی۔ (اَلْمُهٰجِرِیْنَ) باب مفاعلہ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُهَاجِرٌ اور مصدر مُهَاجَرَۃٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۰ الْاَنْصَارِ :- مدد کرنے والے۔ اس کا واحد نَاصِرٌ ہے۔ اصطلاح میں انصار سے مراد مدینہ منورہ کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین صحابہؓ کی مدد فرمائی تھی۔

۱۰۰ جَنّٰتٍ :- باغات، جنتیں۔ اس کا واحد جَنَّةٌ ۔ "جنت" ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۱۰۱ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ :- ان لوگوں نے نفاق پر مداومت کی، وہ لوگ نفاق پر جم گئے۔ (مَرَدُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرُوْدٌ ۔ (النِّفَاق) باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ "نفاق" کا مطلب یہ ہے کہ دل میں کفر کو چھپا کر زبان سے ایمان کو ظاہر کرنا۔

۱۰۲ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ :- ان لوگوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ (اعْتَرَفُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اعْتِرَافٌ ۔ (ذُنُوْبٌ) کا واحد ذَنْبٌ معنی گناہ۔

۱۰۳ صَلِّ عَلَيْهِمْ :- آپ ان کو دعا دیجیے، آپ ان کے واسطے دعا کر دیجیے۔ (صَلِّ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصْلِيَةٌ ۔

۱۰۳ سَكَنٌ :- سکون، اطمینان۔ ہر وہ چیز جس سے سکون اور انس حاصل ہو۔ جمع: اَسْكَانٌ ۔

۱۰۴ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ :- بہت توبہ قبول فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ تَوْبَةٌ (باب نصر) اور رَحْمَةٌ (باب سمع) سے فعّال اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۶ مُرْجَوْنَ :- مؤخر کیے ہوئے لوگ، ملتوی کیے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُرْجیٰ اور مصدر اِرْجَاءٌ ہے۔

۱۰۷ ضِرَارًا :- نقصان پہنچانے کے لیے۔ یہ باب مفاعلة سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ منافقوں نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کے لیے ایک مسجد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر بنائی تھی، اسی مناسبت سے اس کو مسجد ضرار کہتے ہیں۔

۱۰۷ اِرْصَادًا :- انتظار کرنے کے لیے، گھات لگانے کے لیے۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۰۷ لَيَحْلِفُنَّ :- وہ لوگ ضرور قسم کھائیں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَلْفٌ ہے۔

۱۰۸ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى :- یقیناً جس مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی۔ یہاں جس مسجد کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے مراد مسجد نبوی یا مسجد قبا ہے۔ روایتوں میں دونوں کا ذکر کیا گیا ہے، اس لیے ان میں سے ہر ایک کو مراد لینا درست ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ آیت کریمہ کے سیاق وسباق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا ہے، اس لیے کہ اس کے شروع میں مسجد ضرار کا ذکر ہے، اور اس کے آخر میں " فِيهِ رِجَالٌ " میں اہل قبا کا ذکر ہے، اور یہ دونوں چیزیں مسجد قبا سے متعلق ہیں۔ (مَسْجِدٌ) سُجُوْدٌ سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع مَسَاجِدُ ہے۔ (اُسِّسَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْسِيْسٌ۔

۱۰۸ الْمُطَّهِّرِيْنَ :- پاک ہونے والے۔ باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُطَّهِّرٌ اور مصدر اِطَّهُّرٌ ہے۔ (مُطَّهِّرِيْنَ) اصل میں مُتَطَهِّرِيْنَ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور اِطَّهُّرٌ اصل میں تَطَهُّرٌ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۱۰۹ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ :- اس نے اپنی عمارت کی بنیاد رکھی۔ (اَسَّسَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْسِيْسٌ۔ (بُنْيَانٌ) کے معنی عمارت، یہ باب ضرب سے مصدر ہے، اور اسم مفعول کے معنی میں ہے۔

۱۰۹ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ :- گرنے والی کھائی کا کنارہ۔ (شَفَا) کے معنی کنارہ، اس کا تثنیہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر شَفَوَانِ اور جمع: اَشْفَاءٌ ہے۔ (جُرُف) کے معنی گھاٹی، کھائی۔ جمع: اَجْرَاف اور جُرُوْف

ہے۔ (هَارٍ) کے معنی گرنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں

هَاوِرٌ یا هَایِرٌ ہے اس میں قلب پایا جاتا ہے۔ یعنی خلاف قیاس راء کو مقدم کر دیا گیا ہے۔

اس کا مادہ هَوْرٌ یا هَيْرٌ ہے (اعراب القرآن)۔

۱۰۹ فَانْهَارَ بِهٖ:۔ اس کو (بنانے والے کو) لے کر گر پڑے۔ (اِنْهَارَ) باب انفعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْهِيَارٌ معنی گرنا، باء حرف جر کی وجہ سے متعدی

ہو گیا ہے۔

۱۱۰ بَنَوْا:۔ ان لوگوں نے بنایا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

مصدر بِنَاءٌ اور بُنْيَانٌ ہے۔

۱۱۰ رِيْبَةً:۔ شک، شبہ، بے قراری، بے چینی۔ جمع: رِيَبٌ۔

۱۱۰ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ:۔ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقَطُّعٌ۔ (تَقَطَّعَ) اصل میں تَتَقَطَّعَ ہے۔ اس

میں ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا ہے۔ ان ناصبہ ہونے کی وجہ سے حالت

نصب میں ہے۔

۱۱۱ اَوْفٰی:۔ زیادہ پورا کرنے والا۔ وَفَاءٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب

سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۱ اِسْتَبْشِرُوْا:۔ تم لوگ خوش ہو جاؤ۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

اِسْتِبْشَارٌ ہے۔

۱۱۱ بَايَعْتُمْ:۔ تم نے بیع کا معاملہ کیا۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،

مصدر مُبَايَعَةٌ۔

۱۱۲ اَلتَّآئِبُوْنَ:۔ توبہ کرنے والے۔ تَوْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا

واحد تَآئِبٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱۲ السَّآئِحُوْنَ:- روزہ رکھنے والے۔ سِیَاحَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۴ تَبَرَّاَ:- وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) بے تعلق ہو گئے۔ باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَرِّیٌ۔

۱۱۴ اَوَّاهٌ حَلِيْمٌ:- (اَوَّاهٌ) بہت نرم دل، بہت توبہ کرنے والا۔ اَوْہٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (حَلِیْمٌ) بہت تحمل کرنے والا۔ حِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ آیت کریمہ میں یہ دونوں صفتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۷ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ:- یقیناً اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی فرمائی۔ (قَدْ تَابَ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْبَۃٌ ہے یہ لفظ عَلٰی کے ساتھ توبہ قبول کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

۱۱۷ كَادَ يَزِيْغُ:- قریب تھا کہ (ایک جماعت کے دل) پھر جائیں۔ (يَزِيْغُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَيْغٌ۔

۱۱۸ الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا:- وہ تین آدمی جن کو پیچھے رکھا گیا، وہ تین آدمی جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا۔ آیت کریمہ میں جن تین حضرات کا ذکر کیا گیا ہے، ان سے مراد حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ، حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنھم ہیں۔ (تفسیر بیضاوی)۔

یہ تینوں انصاری صحابی ہیں، جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت فرمائی تھی، لیکن کسی عذر کے بغیر اپنی سستی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے، پھر پچاس دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اس آیت کریمہ میں ان حضرات کو قبولیت توبہ کی خوش خبری دی گئی ہے۔

۱۱۸ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ:- زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ (ضَاقَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَيْقٌ۔

۱۱۸ بِمَا رَحُبَتْ:- کشادہ ہونے کے باوجود۔ باء حرف جر مع کے معنی میں ہے۔ اور (ما)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدریہ کی وجہ سے رَحُبَتْ فعل ماضی، مصدر کے معنی میں ہوگیا ہے۔ (رَحُبَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَحَابَۃٌ۔

۱۲۰ مَلْجَأ:- ٹھکانا۔ لَجَأٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع مَلَاجِیُٔ ہے۔

۱۲۰ ظَمَأٌ:- پیاس۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی پیاسا ہونا۔

۱۲۰ نَصَبٌ:- تکلیف، مشقت۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی تھکنا۔

۱۲۰ مَخْمَصَۃٌ:- بھوک۔ باب کرم سے مصدر ہے معنی بھوکا ہونا۔

۱۲۰ لَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا:- وہ لوگ کسی مقام پر چلتے نہیں ہیں۔ (لَا یَطَئُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَطْأً معنی روندنا۔ (مَوْطِئٌ) اسم ظرف واحد ہے۔

۱۲۰ لَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ:- وہ لوگ دشمنوں سے چھینتے نہیں ہیں۔ (لَا یَنَالُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَیْلٌ۔ (عَدُوٌّ) کے معنی دشمن، یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع اَعْدَاءٌ ہے۔

۱۲۱ لَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا:- وہ لوگ کوئی میدان طے نہیں کرتے ہیں۔ (لَا یَقْطَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَطْعٌ۔ (وَادِیًا) جو حالت رفع میں وَادٍ پڑھا جاتا ہے۔ اس کے معنی پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان کی کشادہ جگہ جو سیلاب کی گذرگاہ ہو۔ اس کی جمع اَوْدِیَۃٌ۔ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے یہاں پر وادی کا ترجمہ میدان کیا ہے۔

۱۲۲ لِیَنْفِرُوْا:- کہ وہ لوگ کوچ کریں۔ شروع میں لام مکسور لام جحد ہے۔ اس لام کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (یَنْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَفْرٌ ہے۔

۱۲۲ لِیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ:- تاکہ وہ لوگ دین میں سمجھ پیدا کریں، تاکہ وہ لوگ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اس کے شروع میں لام مکسور لام تعلیل ہے، اس لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع حالت نصب میں ہے۔ (یَتَفَقَّهُوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفَقُّهٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲۲ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ:۔ تا کہ وہ لوگ بچتے رہیں، تا کہ وہ لوگ احتیاط رکھیں۔ (يَحْذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حذرٌ اس کے معنی بچنا، پرہیز کرنا۔

۱۲۳ اَلَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ:۔ جولوگ تمہارے آس پاس رہتے ہیں، جولوگ تمہارے قریب رہتے ہیں۔ (يَلُوْنَ) باب ضرب اور حسب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَلْیٌ۔ یہ لفظ باب ضرب سے قلیل الاستعمال ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲۳ غِلْظَةً:۔ سختی، باب کرم سے مصدر ہے، معنی سخت ہونا۔

۱۲۴ يَسْتَبْشِرُوْنَ:۔ وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ۔

۱۲۵ رِجْسًا:۔ گندگی، ناپاکی۔ یہاں گندگی سے مراد کفر ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ جمع اَرْجَاسٌ۔

۱۲۶ يُفْتَنُوْنَ:۔ وہ لوگ آزمائے جاتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ۔

۱۲۷ لَا يَفْقَهُوْنَ:۔ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِقْهٌ۔

۱۲۸ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ:۔ ان پر (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر) بھاری ہے۔ (عَزِيْزٌ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۸ مَا عَنِتُّمْ:۔ تمہاری مشقت۔ شروع میں لفظ ما مصدریہ ہے۔ (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَنَتٌ۔

۱۲۸ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ:۔ بہت مہربان، بہت رحم والے۔ (رَءُوْفٌ) فعول کے وزن پر اور (رَحِيْمٌ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ یہاں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ دونوں صفتیں ذکر کی گئی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ یونس

سورۂ یونس مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی دسویں سورت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام اور ان کی قوم کا مختصر تذکرہ فرمایا ہے، یہ سورت حضرت یونس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، اس لیے یہاں پر حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات کا تحریر کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں، آپ کے والد کا نام متّی ہے، آپ عراق کے مشہور شہر نینویٰ کے باشندوں کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام سات سال تک ان کو تبلیغ فرماتے رہے، اور توحید کی دعوت دیتے رہے، مگر ان لوگوں نے دعوت حق کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، اور سرکشی کرتے ہوئے کفر وشرک پر اصرار کیا، اور حضرت یونس علیہ السلام کے پیغام حق کا مذاق اڑایا۔ اپنی قوم کی مسلسل مخالفت سے حضرت یونس علیہ السلام بہت ناراض ہوئے، اور ان کے لیے عذاب کی بددعا کر کے شہر سے باہر چلے گئے۔ اور اپنے بارے میں وحی الٰہی کا انتظار نہیں فرمایا، اس میں حضرت یونس علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں ہوئی تھی، بلکہ ایک اجتہادی غلطی تھی جو حضرت یونس علیہ السلام سے صادر ہوگئی تھی، وحی الٰہی کا انتظار کرنا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے مناسب تھا۔ اس ترک مناسب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی۔ حضرت یونس علیہ السلام کے تشریف لے جانے کے بعد شہر پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے، اور ان لوگوں کو عذاب الٰہی کا یقین ہوگیا، تو ان لوگوں نے اپنے کفر وشرک سے توبہ کی، اور سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ فضل وکرم کا معاملہ فرمایا، اور جس عذاب کے آثار ان پر ظاہر ہوئے تھے اس سے ان کو نجات عطا فرمادی۔ حضرت یونس علیہ السلام شہر سے آنے کے بعد سفر کے لیے ایک کشتی میں سوار ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی، وہ کشتی ابھی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ وہ سمندر میں ہچکولے کھانے لگی، اور اہل کشتی کو ڈوبنے کا یقین ہوگیا، تو وہ لوگ اپنے عقیدہ

besturdubooks.wordpress.com

کے مطابق کہنے لگے، کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر کشتی میں سوار ہو گیا ہے، اس کو چاہیے کہ خود اپنے بارے میں بتادے ورنہ سارے مسافر غرق ہو جائیں گے۔
حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی لغزش کا احساس ہوا کہ وحی الٰہی کا انتظار کیے بغیر شہر نینوی سے میرا چلا آنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا ہے۔ اس لیے اہل کشتی سے فرمایا کہ تم لوگ مجھے سمندر میں ڈال دو کشتی والوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، پھر ان لوگوں نے تین مرتبہ قرعہ اندازی کی، تینوں مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر قرعہ نکلا۔ تو مجبوراً حضرت یونس علیہ السلام کو سمندر میں ڈال دیا گیا، اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا، مچھلی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔
علامہ جلال الدین سیوطی کے قول کے مطابق حضرت یونس علیہ السلام ایک دن، یا تین دن، یا سات دن، یا بیس دن، یا چالیس دن، مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اسی حالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا اور استغفار کرتے ہوئے دعا فرمائی "لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، اور اس پریشانی سے نجات عطا فرمادی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے سمندر کے کنارے آ کر اگل دیا۔ بے حد کمزوری کی وجہ سے کچھ دنوں تک سمندر کے کنارے ٹھہرے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر سایہ کے لیے ایک بیل دار درخت اگا دیا تھا، اور ایک پہاڑی بکری کا انتظام فرمادیا تھا، جو اپنے دودھ کے ذریعہ غذا پہنچا رہی تھی۔ صحت بحال ہونے کے بعد حضرت یونس علیہ السلام دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے، وہ لوگ آپ کے منتظر تھے، آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور آپ کے دامن تربیت میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں مصروف ہو گئے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی وفات شہر نینوی میں ہوئی۔ اور اسی سرزمین کو آپ کے مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حضرت یونس علیہ السلام والی دعا مانگی اس کی دعا قبول کی جائے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت کے وقت "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" کا پڑھنا بہت مفید اور مقبول ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲ اَنْذِرْ:- آپ ڈرائیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ۔

۲ بَشِّرْ:- آپ خوش خبری دیجیے، باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ ۔

۲ قَدَمَ صِدْقٍ:- سچا مقام، سچا مرتبہ، یعنی بلند مرتبہ۔ (قول حضرت عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ) پہلے کیے ہوئے اعمال صالحہ کا اجر حسن (قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) تفسیر مظہری (قَدَمٌ) کے معنی پاؤں مراد مرتبہ ہے۔ یا مقدم کیے ہوئے اعمال۔ (صِدْقٍ) کے معنی سچائی۔ یہ صَادِقٌ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔

۲ سٰحِرٌ مُّبِيْنٌ:- صریح جادوگر، کھلا ہوا جادوگر۔ (سَاحِرٌ) سِحْرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ سَاحِرٌ کی جمع سالم سَاحِرُوْنَ اور جمع مکسر سَحَرَةٌ ہے۔ (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۳ اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ:- وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔

امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ (اِسْتِوَاء) اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ جس کی کیفیت معلوم نہیں، اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ۔ (اَلْعَرْشُ) کے معنی شاہی تخت۔ جمع اَعْرَاشٌ اور عُرُوْشٌ ۔

۳ يُدَبِّرُ:- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تدبیر فرماتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْبِیْرٌ ۔

۳ شَفِيْعٌ:- سفارش کرنے والا۔ باب فتح سے صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔

۴ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ:- وہ (اللہ تعالیٰ) پہلی بار مخلوق کو پیدا فرماتے ہیں۔ (يَبْدَؤُا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْءٌ ۔ (اَلْخَلْقُ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی پیدا کرنا۔ یہاں پر لفظ خَلْقٌ اسم مفعول مَخْلُوْقٌ کے معنی میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۴ یُعِیْدُہٗ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کو دوبارہ پیدا فرمائیں گے۔ (یُعِیْدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَۃٌ . (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (اَلْخَلْق) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۴ شَرَابٌ حَمِیْمٌ:۔ کھولتا ہوا پانی، نہایت گرم پانی۔ (شَرَابٌ) کے معنی پینے کی چیز۔ اس کی جمع اَشْرِبَۃٌ . (حَمِیْمٌ) کے معنی بہت گرم پانی۔ اس کی جمع حَمَائِمُ ہے۔

۵ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ:۔ اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کے لیے (چاند کے لیے) منزلیں مقرر فرمائیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاند کے لیے اٹھائیس منزلیں مقرر فرمائی ہیں، چاند اٹھائیس راتوں میں اٹھائیس منزلیں طے کرتا ہے۔ پھر اگر مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو چاند ایک رات چھپ جاتا ہے، ورنہ دو رات چھپ کر نکلتا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۶ اِخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ:۔ رات اور دن کا بدلنا۔ اس سے مراد رات اور دن کا آنا جانا، اور گھٹنا بڑھنا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اِخْتِلَاف) باب افتعال سے مصدر ہے۔ (اَللَّیْلُ) کے معنی رات۔ جمع اَللَّیَالِیْ. (اَلنَّھَارُ) کے معنی دن۔ جمع اَلْاَنْھُرُ.

۷ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا:۔ وہ لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں۔ (لَا یَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ . (لِقَاءٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۷ مَاْوٰھُمُ النَّارُ:۔ ان کا ٹھکانا آگ ہے، ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (مَاْوٰی) کے معنی ٹھکانا، باب ضرب سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع مَآوِیْ اور مصدر اُوِیٌّ ہے۔ (اَلنَّارُ) کے معنی آگ اس سے مراد دوزخ ہے۔ اس کی جمع نِیْرَانٌ ہے۔

۸ یَکْسِبُوْنَ:۔ وہ لوگ عمل کرتے ہیں۔ (وہ لوگ عمل کرتے تھے)۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَسْبٌ .

۹ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ:۔ نعمت کی جنتیں، نعمت کے باغات۔ (جَنّٰتٌ) کا واحد جَنَّۃٌ. جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ اس میں اللہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔

۱۰ دَعْوٰهُمْ:- ان کی (اہل جنت کی) دعاء۔ یہاں پر (دَعْوٰی) دعا کے معنیٰ میں ہے۔ باب نصر سے مصدر مضاف ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اہل جنت ہیں۔

۱۰ تَحِيَّتُهُمْ:- ان کا (اہل جنت کا) سلام، ان کی (اہل جنت کی) ملاقات۔ (تَحِيَّةٌ) باب تفعیل سے مصدر مضاف ہے۔ اس کے معنیٰ سلام کرنا، ملاقات کے وقت سلام کیا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحیۃ کا ترجمہ ملاقات کیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۱ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ:- اگر اللہ تعالیٰ جلدی پہنچا دیتے۔ (لَوْ) شرطیہ ہے۔ (يُعَجِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْجِيْلٌ۔

۱۱ اِسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ:- ان لوگوں کے بھلائی کو جلدی طلب کرنے کی طرح۔ (اِسْتِعْجَالَهُمْ) منصوب بنزع الخافض ہے۔ اس کی اصل عبارت كَاسْتِعْجَالِهِمْ ہے۔ اِسْتِعْجَالٌ باب استفعال سے مصدر ہے۔ (خَيْرٌ) کے معنیٰ بھلائی۔ اس کی جمع خُيُوْرٌ ہے۔ "خَيْرٌ" اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف بھی ہے۔

۱۱ نَذَرُ:- ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَذْرٌ معنیٰ چھوڑنا۔ اس معنیٰ میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔

۱۱ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ:- وہ لوگ اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں۔ (طُغْيَانٌ) باب فتح اور سمع سے مصدر مضاف ہے اس کا مادہ طَغْيٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (يَعْمَهُوْنَ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

۱۲ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ:- جب انسان کو (کوئی تکلیف) پہنچتی ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ و مَسِيْسٌ۔

۱۲ دَعَانَا لِجَنْبِهٖ:- وہ ہم کو پہلو کے بل لیٹ کر پکارتا ہے، یہ جملہ جواب شرط واقع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔ (دَعَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ (جَنْبٌ) کے معنی پہلو۔ جمع: اَجْنَابٌ اور جُنُوْبٌ ہے۔ (لِجَنْبِهٖ) مُضْطَجِعًا سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔

۱۲ لَمَّا کَشَفْنَا:۔ جب ہم دور کر دیتے ہیں۔ (کَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر کَشْفٌ ۔

۱۲ اَلْمُسْرِفِيْنَ:۔ حد سے نکلنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۱۳ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ:۔ ہم نے جماعتوں کو ہلاک کیا، ہم نے گروہوں کو ہلاک کیا۔ (اَهْلَكْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِهْلَاكٌ ۔ (اَلْقُرُوْنُ) کا واحد: قَرْنٌ معنی جماعت، گروہ۔

۱۴ خَلٰٓئِفَ:۔ کا واحد: خَلِيْفَةٌ اس کے معنی نائب، جانشین۔ یہاں اس سے مراد ہلاک شدہ لوگوں کی جگہ پر دوسروں کو آباد کرنا ہے۔

۱۵ تُتْلٰى عَلَيْهِمْ:۔ ان لوگوں کے سامنے (ہماری آیتیں) تلاوت کی جاتی ہیں۔ (تُتْلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ۔

۱۵ بَيِّنٰتٍ:۔ واضح، ظاہر۔ اس کا واحد: بَيِّنَةٌ ہے۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۵ لَا يَرْجُوْنَ:۔ وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ۔

۱۵ اِئْتِ بِقُرْاٰنٍ:۔ آپ (اس کے علاوہ) قرآن لائیے۔ (اِئْتِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ معنی آنا۔ باء حرف کی وجہ سے متعدی ہو گیا، معنی لانا۔

۱۵ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ:۔ اپنی طرف سے۔ (تِلْقَآئِ) لَقِيَ سے مصدر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے، معنی ملاقات کرنا۔ پھر توسع کر کے طرف اور جانب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۵ اِنْ عَصَیْتُ:- اگر میں نافرمانی کروں گا۔ (عَصَیْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عِصْیَانٌ ۔ اِن شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنیٰ میں ہو گیا ہے۔

۱۶ مَاتَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ:- میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا۔ (مَاتَلَوْتُ) باب نصر سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر تِلَاوَةٌ ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

۱۶ لَآ اَدْرٰىكُمْ:- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو اطلاع نہ دیتے۔ (لَآ اَدْرٰی) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَآءٌ ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

۱۸ شُفَعَآؤُنَا:- ہمارے سفارشی۔ (شُفَعَآءُ) کا واحد شَفِیْعٌ معنیٰ سفارشی۔ مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۸ اَتُنَبِّئُوْنَ:- کیا تم لوگ خبر دیتے ہو۔ (اَ) ہمزہ استفہام۔ (تُنَبِّئُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنْبِئَةٌ ۔

۲۱ اِذَآ اَذَقْنَا:- جب ہم چکھا دیتے ہیں۔ (اِذَا) برائے شرط ہے۔ (اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ۔

۲۱ ضَرَّآءَ:- مصیبت، تکلیف، جانی اور مالی نقصان۔ یہ فعلاء کے وزن پر ہے۔ اس کا مادہ ضُرٌّ ہے۔

۲۱ مَكْرٌ:- حیلہ، تدبیر، فریب، شرارت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۲۱ اَسْرَعُ مَكْرًا:- (اللہ تعالیٰ) بہت جلد (شرارت کی) سزا دینے والے ہیں۔ (اَسْرَعُ) اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر سُرْعَةٌ ہے۔ (مَكْرًا) باب نصر سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، یہاں مکر سے مراد مکر و فریب کی سزا دینا ہے۔

۲۲ یُسَیِّرُكُمْ:- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو چلاتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو سفر کراتے ہیں۔ (یُسَیِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْیِیْرٌ ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۲۲ اَلْفُلْكُ:۔ کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر اور مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں جمع کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۲۲ رِيْحٍ طَيِّبَةٍ:۔ اچھی ہوا، خوش گوار ہوا، موافق ہوا۔ (رِیْحٌ) کے معنی ہوا۔ یہ مؤنث سماعی ہے۔ اس کی جمع: اَرْیَاحٌ اور رِیَاحٌ ہے۔ (طَيِّبَةٌ) طِیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ رِيْحٌ عَاصِفٌ:۔ تیز ہوا، آندھی۔ (عَاصِفٌ) اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر عَصْفٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳ يَبْغُوْنَ:۔ وہ لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ۔

۲۳ نُنَبِّئُكُمْ:۔ ہم تم کو خبر دیں گے، ہم تم کو بتلا دیں گے۔ (نُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۴ اِخْتَلَطَ:۔ وہ مل گیا، یعنی وہ گنجان ہوگیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَاطٌ۔

۲۴ نَبَاتُ الْاَرْضِ:۔ زمین کا پودا، زمین کا سبزہ۔ (نَبَاتٌ) کے معنی پودا، سبزہ۔ جمع: نَبَاتَاتٌ۔

۲۴ اَلْاَنْعَامُ:۔ چوپائے۔ اس کا واحد نَعَمٌ ہے۔

۲۴ زُخْرُفَهَا:۔ اس کی (اپنی) رونق، اس کی (اپنی) زینت۔ (زُخْرُفٌ) کے معنی رونق، زینت۔ جمع: زَخَارِفُ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضُ ہے۔

۲۴ اِزَّيَّنَتْ:۔ وہ (زمین) مزین ہوگئی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزَّیُّنٌ۔ (اِزَّيَّنَتْ) اصل میں تَزَيَّنَتْ ہے۔ تاء کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں ادغام کردیا گیا، اور شروع میں ہمزۂ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔ اسی طرح مصدر میں بھی تبدیلی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہوئی ہے۔

۲۴ جَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا :- ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی بنا دیا۔ (جَعَلْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَعْلٌ . (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضُ (زمین) ہے اور اس سے مراد زمین کی پیداوار ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (حَصِيْدًا) صفت مشبہ ہے۔ مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے۔ حَصْدٌ مصدر باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ :- گویا کہ وہ ٹھہری نہیں، گویا کہ وہ موجود نہیں تھی۔ (كَاَنْ) یہ حرف مشبہ بالفعل ہے، اصل میں کَانَّ ہے۔ اس کا اسم محذوف ہے، یعنی اصل عبارت کَاَنَّهَا ہے۔ (لَمْ تَغْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غِنًى معنی ٹھہرنا، قیام کرنا۔

۲۵ دَارِ السَّلٰمِ :- سلامتی کا گھر، اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۲۶ اَلْحُسْنٰى :- بہت اچھا بدلہ۔ یہ صفت ہے، اس کا موصوف محذوف ہے۔ اصل عبارت (اَلْمَثُوْبَةُ الْحُسْنٰى) ہے۔ (اَلْحُسْنٰى) اسم تفضیل واحد مؤنث فعلی کے وزن پر ہے، یہاں اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین اور مظہری)۔

۲۶ زِيَادَةٌ :- اس کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ اور یہاں اس سے مراد جنت میں اللہ تعالی کا دیدار ہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم اور ابن ماجہ کی حدیث شریف میں ہے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو کوئی زائد چیز دوں، اہل جنت عرض کریں گے، کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں فرمایا؟ کیا آپ نے ہم کو جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ کیا آپ نے ہم کو جہنم سے نجات نہیں عطا فرمائی؟ پھر اللہ تعالی پردہ اٹھائیں گے تو اللہ تعالی کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز ان کو محبوب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نہیں ہوگی، پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی (لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ)۔ (تفسیر مظہری)۔

۲۶ لَا یَرْهَقُ:- وہ (سیاہی) نہیں چھائے گی۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَهَقٌ۔

۲۶ قَتَرٌ:- سیاہی، گرد وغبار۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ (قَتِرَتِ النَّارُ) کے معنی آگ دھوئیں والی ہوگئی۔

۲۷ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ:- ان لوگوں نے برے کام کیے۔ (كَسَبُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ۔ (السَّيِّاٰتِ) کا واحد سَيِّئَةٌ بمعنی برائی، برا کام۔

۲۷ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ:- ان لوگوں پر ذلت چھا جائے گی، ان لوگوں کو رسوائی ڈھانک لے گی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (ذِلَّةٌ) رسوائی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ذلیل ہونا، رسوا ہونا۔

۲۷ عَاصِمٍ:- بچانے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر عَصْمٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ:- ان کے چہروں پر (تاریک رات کے ٹکڑے) لپیٹ دیئے گئے۔ (اُغْشِيَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْشَاءٌ۔ یہ اصل میں اِغْشَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (وُجُوْهٌ) کا واحد وَجْهٌ بمعنی چہرہ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۷ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا:- تاریک رات کے ٹکڑے۔ (قِطَعٌ) کا واحد قِطْعَةٌ بمعنی ٹکڑا۔ (مُظْلِمًا) کے معنی تاریک۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ لَيْلٌ سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۸ مَكَانَكُمْ:- تم لوگ اپنی جگہ ٹھہرو۔ یہ فعل محذوف کا مفعول بہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (اِلْزَمُوْا مَكَانَكُمْ) ہے۔ (مَكَانٌ) کے معنی جگہ کے ہیں۔ یہ کَوْنٌ مصدر سے اسم ظرف

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔ اس کی جمع اَماکِنُ اور اَمکِنَةٌ ہے۔

۲۸ زَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ:— ہم نے ان کے درمیان پھوٹ ڈال دی، ہم نے ان کے درمیان تفریق کردی۔ (زَيَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْيِيلٌ۔

۳۰ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ:— ہر شخص جانچ لے گا۔ (تَبْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَلْوٌ اور بَلَاءٌ بمعنی آزمانا، تجربہ کرنا۔

۳۰ اَسْلَفَتْ:— اس نے پہلے کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْلَافٌ۔

۳۰ كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ:— وہ لوگ جھوٹ باندھتے تھے، وہ لوگ جھوٹ گڑھتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ۔

۳۲ اَنّٰى تُصْرَفُوْنَ:— تم لوگ کہاں (حق سے) پھرے جاتے ہو۔ (اَنّٰى) استفہامیہ بمعنی اَيْنَ۔ (تُصْرَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَرْفٌ۔

۳۴ اَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ:— تم لوگ کہاں (حق سے) پھرے جارہے ہو۔ (اَنّٰى) استفہامیہ بمعنی اَيْنَ (تُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ۔

۳۵ مَنْ لَّا يَهِدِّيْ:— جو شخص راہ نہ پائے۔ (لَا يَهِدِّيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ۔ (لَا يَهِدِّيْ) اصل میں لَا يَهْتَدِيْ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کردیا گیا۔ ادغام میں پہلا حرف ساکن ہوتا ہے، اس لیے اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہاء کو کسرہ دے دیا گیا، لَا يَهِدِّيْ ہوگیا۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۸ اِفْتَرٰىهُ:— (کافر لوگ کہتے ہیں کہ) انھوں نے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس کو (یعنی قرآن کریم کو) گڑھ لیا۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع قرآن کریم ہے۔

۳۹ تَاْوِيْلُهٗ:— اس کا انجام، یعنی قرآن کریم کی تکذیب کا انجام۔ (تَاْوِيْلُ) باب تفعیل سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر مضاف ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۲ الصُّمَّ:۔ بہرے لوگ۔ (جو سننے پر قادر نہ ہوں)۔ واحد اَصَمُّ یہاں بہرے کے حقیقی معنی مراد نہیں، بلکہ حق بات سننے سے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو بہرے قرار دیا گیا ہے۔

۴۳ الْعُمْیَ:۔ اندھے لوگ (جو لوگ دیکھنے پر قادر نہ ہوں) واحد: اَعْمٰی. یہاں اندھے کے حقیقی معنی مراد نہیں، بلکہ راہِ حق سے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو اندھے قرار دیا گیا ہے۔

۴۶ اِمَّا نُرِیَنَّكَ:۔ اگر ہم آپ کو دکھلا دیں۔ (اِمَّا) اصل میں اِن شرطیہ اور مازائدہ سے مرکب ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (نُرِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَۃٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۶ نَتَوَفَّیَنَّكَ:۔ (اگر) ہم آپ کو وفات دے دیں۔ (نَتَوَفَّیَنَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، با نون تاکید ثقیلہ صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوَفِّی، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۹ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ:۔ وہ لوگ نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں، وہ لوگ نہ مؤخر ہو سکتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْخَارٌ.

۴۹ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ:۔ وہ لوگ نہ آگے بڑھ سکتے ہیں، وہ لوگ نہ مقدم ہو سکتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْدَامٌ.

۵۰ بَیَاتًا:۔ رات میں۔ ظرف زمان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی رات میں آنا۔

۵۱ كُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ:۔ تم لوگ اس کو (عذاب کو) جلدی طلب کر رہے تھے۔ (كُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ.

۵۳ یَسْتَنْبِئُوْنَكَ:۔ وہ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ (یَسْتَنْبِئُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْبَاءٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۵۳ اِیْ وَرَبِّیْ:۔ ہاں میرے پروردگار کی قسم۔ (اِیْ) حرف ایجاب، ہاں کے معنی میں ہے۔ اور

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واؤ قسم کے لیے ہے۔

۵۴ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ:۔ وہ لوگ پشیمانی کو چھپائیں گے، وہ لوگ چھپے چھپے پچھتائیں گے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَار بمعنی چھپانا۔ (النَّدَامَةَ) باب سمع سے مصدر ہے، معنی پشیمان ہونا، شرمندہ ہونا۔

۵۷ مَوْعِظَةٌ:۔ نصیحت۔ جمع: مَوَاعِظ۔

۵۷ الصُّدُوْرِ:۔ کا واحد: صَدْرٌ بمعنی سینہ، یہاں اس سے مراد دل ہے۔

۶۱ شَأْنٌ:۔ حال۔ جمع شُئُوْنٌ۔

۶۱ شُهُوْدًا:۔ حاضر، مطلع، نگہبان۔ واحد: شَاهِدٌ۔

۶۱ تُفِيْضُوْنَ:۔ تم لوگ مشغول ہوتے ہو، تم لوگ مصروف ہوتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ۔

۶۱ مَا يَعْزُبُ:۔ وہ غائب نہیں ہوتا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُزُوْبٌ۔

۶۱ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ:۔ ذرہ برابر، چھوٹی چیونٹی کے برابر۔ (مِثْقَالٌ) مصدر میمی ثِقْلٌ یعنی وزن کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: مَثَاقِيْلُ۔ (ذَرَّةٍ) کے معنی ذرہ، چھوٹی چیونٹی۔ جمع: ذَرَّاتٌ۔

۶۱ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ:۔ واضح کتاب، روشن کتاب، یہاں اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔ (تفسیر جلالین ومظہری) (كِتٰبٌ) کی جمع: كُتُبٌ۔ (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ۔

۶۲ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ:۔ ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ خَوْفٌ باب سمع سے مصدر ہے۔ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اَلْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقَّعِ۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۶۲ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ:۔ نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ۔ حزن اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ اَلْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ ۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۶۶ یَدْعُوْنَ :۔ وہ لوگ عبادت کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: دُعَاءٌ۔

۶۶ یَخْرُصُوْنَ :۔ وہ لوگ اندازہ کرتے ہیں، وہ لوگ قیاسی باتیں کرتے ہیں، وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْصٌ معنی قیاس کرنا، اندازہ کرنا۔

۶۷ مُبْصِرًا :۔ دکھلانے والا، روشن کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبْصَارٌ ۔ جَعَلَ کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۸ سُبْحٰنَهٗ :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اس کی اصل عبارت "اُسَبِّحُ اللّٰهَ سُبْحٰنَهٗ"۔

۶۸ اَلْغَنِیُّ :۔ بے نیاز۔ (غنی) وہ ذات ہے جو کسی چیز میں کسی کی محتاج نہ ہو، اور تمام چیزیں اپنے وجود و بقاء میں اس کی محتاج ہوں۔ (تفسیر مظہری)۔ (الغنیُّ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر غِنیً ہے۔

۶۸ سُلْطٰنٍ :۔ دلیل، حجت۔ جمع سَلَاطِیْنُ ۔

۷۱ نَبَاَ نُوْحٍ :۔ (حضرت) نوح علیہ السلام کا واقعہ۔ (نَبَاٌ) کے معنی خبر، واقعہ۔ جمع اَنْبَاءٌ ۔ (نُوْحٍ) حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) سورۂ نساء آیت (۱۶۳) میں دیکھیے۔

۷۱ اَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ :۔ تم لوگ اپنا کام مقرر کرلو، تم لوگ اپنی تدبیر پختہ کرلو۔ (اَجْمِعُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْمَاعٌ ۔ (اَمْرٌ) کے معنی کام، تدبیر۔ جمع اُمُوْرٌ ۔

۷۱ غُمَّةً :۔ پوشیدہ، مشتبہ، جیسا کہ استعمال کیا جاتا ہے۔ غُمَّ عَلَيْهِ الْاَمْرُ غَمًّا ۔ معنی پوشیدہ ہونا، مشتبہ ہونا۔

۷۱ اقْضُوْٓا اِلَیَّ :۔ تم لوگ میرے ساتھ کر گزرو (جو کچھ کرنا ہے)۔ (اقْضُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَضَاءٌ ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۱ لَا تُنْظِرُوْنِ:— تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ (لَا تُنْظِرُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ. (نِ) اس میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔

۷۲ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ:— اگر تم اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّيْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ.

۷۳ اَلْفُلْكِ:— کشتی۔ یہ لفظ مذکر مؤنث، واحد جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۷۳ خَلٰٓئِفَ:— جانشین، نائب۔ واحد: خَلِيْفَةٌ. یہاں اس سے مراد ہلاک شدہ لوگوں کی جگہ پر دوسروں کو آباد کرنا ہے۔

۷۳ اَلْمُنْذَرِيْنَ:— (عذاب الٰہی سے) ڈرائے ہوئے لوگ۔ یعنی کفار و مشرکین۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْذَرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۷۴ نَطْبَعُ:— ہم مہر لگا دیتے ہیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَبْعٌ.

۷۴ اَلْمُعْتَدِيْنَ:— حد سے آگے بڑھنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے۔ اس سے مراد کفار و مشرکین ہیں۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْمُعْتَدِیْ اور مصدر اِعْتِدَآءٌ ہے۔

۷۵ مَلَا۟ئِهٖ:— اس کے سردار۔ (مَلَاٌ) کے معنی جماعت، اشراف قوم، سرداران قوم کے آتے ہیں۔ اس کی جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔

۷۶ سِحْرٌ مُّبِيْنٌ:— صریح جادو، کھلا ہوا جادو۔ (سِحْرٌ) کے معنی جادو۔ ہر وہ چیز جس کا سبب پوشیدہ ہو۔ اور خلاف حقیقت کا خیال ہو۔ جادو کا مقصد دھوکا دینا ہوتا ہے، اس لیے لفظ سحر دھوکے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہر وہ کام جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔ اس کی جمع: اَسْحَارٌ. (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۷ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ :- جادوگر کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ یعنی جادوگر جب نبوت کا دعویٰ کریں تو اپنی نشانی کو ظاہر کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ (لَا یُفْلِحُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ ۔ (السّٰحِرُوْنَ) معنی جادوگر لوگ، اس کا واحد سَاحِرٌ اور مصدر سِحْرٌ ہے باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۸ لِتَلْفِتَنَا :- تاکہ آپ ہم کو ہٹادیں۔ (لِتَلْفِتَ) شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَلْفِتَ) لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر لَفْتٌ ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۸ اَلْکِبْرِیَآءُ :- بڑائی، سرداری۔ اس کا مادہ کِبْرٌ ہے۔

۷۹ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ :- ماہر جادوگر۔ (سَاحِرٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع سَحَرَةٌ اور مصدر سِحْرٌ ہے۔ (عَلِیْمٌ) عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۰ اَلْقُوْا :- تم لوگ ڈالو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ۔

۸۰ مُلْقُوْنَ :- ڈالنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ اس کی اصل مُلْقِیُوْنَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کی حرکت زائل کر دی، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُلْقُوْنَ ہو گیا۔ اس کا واحد مُلْقٍ ہے۔ جو اصل میں مُلْقِیٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا ساکن کر دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُلْقٍ ہو گیا۔

۸۱ سَیُبْطِلُهٗ :- وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو (جادو کو) ابھی مٹا دیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (یُبْطِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْطَالٌ ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۲ یُحِقُّ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ ثابت فرما دیتے ہیں۔ (یُحِقُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۳ اَنْ یَّفْتِنَهُمْ :- کہ وہ ان کو تکلیف پہنچائے، کہ وہ ان کو فتنہ میں ڈال دے۔ (یَفْتِنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۳ اَلْمُسْرِفِيْنَ :- حد سے تجاوز کرنے والے، حد سے آگے بڑھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۸۷ تَبَوَّاٰ :- تم دونوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام) برقرار رکھو (گھروں کو)، تم دونوں ٹھہرنے کی جگہ بنالو (گھروں کو)۔ باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر تَبَوُّءٌ۔

۸۷ اِجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً :- تم لوگ اپنے گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو، تم لوگ اپنے گھروں کو قبلہ رو بنالو۔ (اِجْعَلُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَعْلٌ۔ (بُيُوْتٌ) کا واحد بَيْتٌ معنی گھر۔ (قِبْلَةً) وہ جہت جس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔

۸۸ اِطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ :- آپ ان کے مالوں کو ہلاک فرما دیجیے۔ (اِطْمِسْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر طَمْسٌ۔ (اَمْوَالٌ) کا واحد مَالٌ معنی دولت۔

۸۸ اُشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ :- آپ ان کے دلوں کو سخت کر دیجیے۔ (اُشْدُدْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَدٌّ۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۸۹ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا :- تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی۔ (اُجِيْبَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِجَابَةٌ۔ (دَعْوَةٌ) کے معنی دعا، جمع دَعَوَاتٌ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی، اس لیے دعا کی نسبت دونوں کی طرف کی گئی ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۹۰ جَاوَزْنَا :- ہم نے (بنی اسرائیل کو دریا سے) پار کر دیا۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُجَاوَزَةٌ۔

۹۰ بَغْيًا وَّعَدْوًا :- ظلم اور زیادتی کرنے کے لیے۔ (بَغْيًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (عَدْوًا)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب نصر سے مصدر ہے۔ یہ دونوں حال یا مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (تفسیر مظہری)

۹۰ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ:۔ وہ (فرعون) ڈوبنے لگا۔ (اس کو ڈوبنا لاحق ہو گیا)۔ (اَدْرَكَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاكٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْغَرَقُ) باب سمع سے مصدر ہے۔

۹۱ آلْئٰنَ:۔ کیا اب (ایمان لاتا ہے) یہ اصل میں (ااَلْئٰنَ) ہے۔ پہلا ہمزہ استفہام کے لیے ہے۔ دوسرا ہمزہ اور لام، تعریف (معرفہ بنانے) کے لیے ہے۔ (اَلْئٰنَ) فعل محذوف تُؤْمِنُ کا ظرف مقدم ہے۔

۹۳ بَوَّاْنَا:۔ ہم نے جگہ دی، ہم نے ٹھہرایا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَةٌ۔

۹۳ مُبَوَّاَ صِدْقٍ:۔ اچھی جگہ، اچھا ٹھکانا۔ (مُبَوَّاً) کے معنی جگہ، ٹھکانا۔ تَبْوِئَةٌ سے اسم ظرف واحد ہے۔ (صِدْقٌ) کے معنی سچائی، باب نصر سے مصدر ہے یہاں صدق کا ترجمہ عمدہ اور اچھا ہے۔

۹۴ اَلْمُمْتَرِيْنَ:۔ شک کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد اَلْمُمْتَرِيْ اور مصدر اِمْتِرَآءٌ ہے۔

۹۸ كَشَفْنَا:۔ ہم نے دور کر دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ۔

۹۸ مَتَّعْنٰهُمْ:۔ ہم نے ان کو فائدہ پہنچادیا۔ (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰۰ الرِّجْسَ:۔ گندگی، یہاں اس سے مراد عذاب یا رسوائی ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ اس کی جمع اَرْجَاسٌ ہے۔

۱۰۱ مَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ:۔ نشانیاں اور ڈرانے والے کچھ فائدہ نہیں پہنچاتے۔ (مَا) نافیہ ہے۔ (تُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَلْاٰیٰتُ) نشانیاں، دلائل۔ واحد: آیَةٌ۔ (اَلنُّذُرُ) ڈرانے والے لوگ۔ اس کا واحد نَذِیْرٌ ہے۔

۱۰۴ یَتَوَفّٰکُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو وفات دیتا ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری روح قبض کرتا ہے۔ (یَتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّیْ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۵ اَقِمْ وَجْھَكَ:۔ آپ اپنے چہرہ کو قائم رکھیے۔ یعنی آپ اپنی ذات کو متوجہ رکھیے۔ (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ۔ (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ۔ جمع: وُجُوْهٌ۔

۱۰۶ لَاتَدْعُ:۔ آپ مت عبادت کیجئے۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: دُعَاءٌ۔

۱۰۷ اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ:۔ بہت مغفرت فرمانے والے، بہت رحم فرمانے والے۔ مَغْفِرَةٌ (باب ضرب) اور رَحْمَةٌ (باب سمع) سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۸ مَنِ اهْتَدٰی:۔ جو شخص ہدایت اختیار کرے گا۔ (اِهْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ۔

۱۰۸ وَکِیْلٍ:۔ نگہبان، نگراں وِکَالَةٌ سے صفت مشبہ ہے۔

۱۰۹ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ:۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا۔ (خَیْرٌ) یہ اسم تفضیل اَخْیَرُ کا مخفف ہے۔ (اَلْحٰکِمِیْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: حَاکِمٌ اور مصدر حُکْمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ ہود

سورۂ ہود مکی ہے، یہ قرآن کریم کی گیارہویں سورت ہے۔ اس سورت میں پچھلی قوموں پر نازل ہونے والے مختلف قسم کے عذاب الٰہی، پھر قیامت کے ہولناک واقعات کا ذکر خاص انداز میں کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے کچھ بال سفید ہوگئے تھے، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اظہار غم کے طور پر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہوگئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کردیا ہے۔ اور بعض روایتوں میں سورۂ ہود کے ساتھ سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ نبا اور سورۂ تکویر کا بھی ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہولناک واقعات کے خوف سے بڑھاپے کے آثار ظاہر ہوگئے، اس سورت کی نسبت حضرت ہود علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام ایک مشہور نبی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا، قوم عاد نے معبود حقیقی کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش شروع کردی تھی، حضرت ہود علیہ السلام نے نہایت شفقت ومحبت کے ساتھ ان کو سمجھایا۔ اے میری قوم! ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمھارا کوئی معبود نہیں۔ اے میری قوم! اس تبلیغ پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ہوں، میرا معاوضہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ اے میری قوم! تم اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، اور اس کی طرف پورے طور پر متوجہ ہوجاؤ۔ وہ تمھارے اوپر خوب بارش برسائے گا اور تمھاری قوت میں ترقی عطا فرمائے گا۔

ان لوگوں نے کہا اے ہود! آپ نے ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش نہیں کی، اور آپ کے کہنے سے ہم اپنے معبودوں (بتوں) کو چھوڑنے والے نہیں۔ اور ہم کسی طرح آپ پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے آپ کو خرابی میں مبتلا کردیا ہے، اس لیے آپ بہکی ہوئی باتیں کررہے ہیں۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا

besturdubooks.wordpress.com

ہوں، اور تم لوگ بھی گواہ رہو، میں ان تمام چیزوں سے بیزار ہوں، جن کو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔ تم سب مل کر میرے خلاف تدبیر اختیار کرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو، میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے۔ روئے زمین پر چلنے والے تمام لوگوں کی پیشانی اسی کے قبضہ میں ہے، لیکن قوم عاد اپنی نافرمانی پر جمی رہی۔ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتی رہی، اور سرکشی کرتے ہوئے حضرت ہود علیہ السلام سے عذاب الٰہی کے لانے کا مطالبہ کیا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب آ گیا۔ سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل طوفانی ہوا چلتی رہی۔ اس عذاب کے ذریعہ قوم عاد کے لوگ جن کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا، ایسے تباہ و برباد ہوئے کہ ان کا ایک فرد بھی باقی نہیں رہا۔ قوم عاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ" اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔

آیت نمبر ۱ الٓرٰ:۔ یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ جس کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہے۔ دوسرے لوگوں کو اس کی مراد نہیں بتائی گئی ہے۔

۱ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ:۔ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں۔ یہاں محکم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کو ایسے طریقے پر مرتب فرمایا ہے کہ ان میں کسی لفظی اور معنوی غلطی اور خرابی کا کوئی احتمال نہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ (اُحْكِمَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْكَامٌ۔ (اٰيٰتٌ) کے معنی آیتیں۔ واحد آيَةٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع کتاب ہے۔

۱ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ:۔ بہت حکمت والے، بہت خبر رکھنے والے۔ حِكْمَةٌ (باب کرم) سے اور خُبْرٌ (باب کرم اور فتح) سے فَعِيْل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ:۔ ڈرانے اور خوش خبری سنانے والے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔ لفظ (نَذِيْرٌ) فَعِيْل کے وزن پر باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنی میں ہے اور قیاس کے مطابق اس کا مصدر اِنْذَارٌ ہے۔ اور

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر لفظ (بَشِیْرٌ) بِشَارَۃٌ سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۵ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ:- وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کیے دیتے ہیں۔ (یَثْنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَنْیٌ۔ (صُدُوْرٌ) کا واحد صَدْرٌ معنی سینہ۔ بعض حضرات نے کہا یہ آیت کریمہ منافقوں کے بارے میں ہے۔ جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف باتیں کرتے وقت یہ ہیئت بنا لیتے تھے، تا کہ کسی کو ان کی باتوں کی خبر نہ ہو۔

۵ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ:- وہ لوگ اپنے کپڑے لپیٹ لیتے ہیں۔ (یَسْتَغْشُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْشَاءٌ یہ اصل میں اِسْتِغْشَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ثِیَابٌ) کے معنی کپڑے۔ واحد ثَوْبٌ۔

۵ یُسِرُّوْنَ:- وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ۔

۵ یُعْلِنُوْنَ:- وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْلَانٌ۔

۵ عَلِیْمٌ:- بہت جاننے والا۔ عِلْمٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

﴿پارہ/۱۱ مکمل ہوگیا﴾

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ: پارہ (۱۲) سورۂ ھود

آیت نمبر

۶ دَآبَّۃٍ:- زمین پر چلنے والا جان دار جمع: دَوَآبٌّ. دَآبَّۃٌ کے معنی مطلق جان دار کے ہیں۔ اور اس کا اطلاق ہر قسم کے حیوان پر ہوتا ہے۔

۶ مُسْتَقَرَّھَا:- اس کے ٹھہرنے کی جگہ۔ (مُسْتَقَرٌّ) باب استفعال سے ظرف مکان ہے۔ اس کا مصدر اِسْتِقْرَارٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع دَآبَّۃٌ ہے۔ مستقر کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا اس سے مراد دنیا میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اس سے مراد رحم مادر ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے مراد جنت یا جہنم ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۶ مُسْتَوْدَعَھَا:- اس کے امانت رکھنے کی جگہ۔ (مُسْتَوْدَعٌ) باب استفعال سے ظرف مکان ہے۔ اس کا مصدر: اِسْتِیْدَاعٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع دَآبَّۃٌ ہے۔ مستودع کی تفسیر میں بھی مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد قبر ہے جس میں مرنے کے بعد دفن کیا جائے۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد باپ کی پشت ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۶ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ: کھلی کتاب، واضح کتاب۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری)

۷ سِتَّۃِ اَیَّامٍ:- چھ دن۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔ اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے پارہ (۲۴) سورۂ حم سجدہ (آیت ۱۰-۱۱) میں بیان فرمائی ہے کہ دو دنوں میں زمین پیدا فرمائی، اور دو دنوں میں پہاڑ وغیرہ اور جانداروں کے لیے غذا اور بقاء کا سامان پیدا فرمایا، اور دو دنوں میں سات آسمان اور ستارے وغیرہ بنائے۔

۷ لِیَبْلُوَکُمْ:- تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارا امتحان لیں۔ (لِیَبْلُوَ) شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یَبْلُوَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلْوٌ اور

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر بلاءً ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷ اِنَّکُمْ مَبْعُوْثُوْنَ:- تم لوگ دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔ (مَبْعُوْثُوْنَ) باب فتح سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مَبْعُوْثٌ اور مصدر بَعْثٌ ہے۔

۸ اُمَّۃٍ مَّعْدُوْدَۃٍ:- شمار کی ہوئی مدت، مقررہ وقت، اس سے مراد دنیوی زندگی ہے۔ (بیان القرآن) (اُمَّۃٌ) وقت، مدت۔ جمع اُمَمٌ۔ (مَعْدُوْدَۃٌ) باب نصر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر عَدٌّ ہے معنی شمار کرنا۔

۸ مَا یَحْبِسُہٗ:- اس کو (عذاب کو) کیا چیز روک رہی ہے۔ (مَا) برائے استفہام۔ (یَحْبِسُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَبْسٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع اَلْعَذَابُ ہے۔

۸ حَاقَ بِھِمْ:- وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیْقٌ۔

۹ لَئِنْ اَذَقْنَا:- اگر ہم چکھا دیتے ہیں۔ یہ جملہ شرط واقع ہے۔ (اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَۃٌ۔

۹ نَزَعْنٰھَا:- ہم (اس نعمت) کو چھین لیتے ہیں۔ یہ جملہ شرط واقع ہے۔ (نَزَعْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع رَحْمَۃٌ ہے۔

۹ یَئُوْسٌ:- ناامید۔ یَاْسٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ کَفُوْرٌ:- ناشکرا۔ کُفْرٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ نَعْمَاءَ:- نعمت، راحت۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱۰ ضَرَّاءَ :- تکلیف، مصیبت۔
۱۰ فَرِحٌ :- خوش ہونے والا، اترانے والا۔ فَرَحٌ مصدر سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰ فَخُوْرٌ :- فخر کرنے والا، شیخی بگھارنے والا۔ فَخْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲ ضَائِقٌ :- تنگ ہونے والا۔ باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر ضَيْقٌ ہے۔
۱۲ وَكِيْلٌ :- پورا اختیار رکھنے والا۔ وَكْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۱۳ مُفْتَرَيٰتٍ :- بنائی ہوئی (سورتیں)، گڑھی ہوئی (سورتیں)۔ باب افتعال سے اسم مفعول، جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مُفْتَرَاةٌ اور مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔
۱۵ نُوَفِّ اِلَيْهِمْ :- ہم ان کو پورا دیتے ہیں۔ (نُوَفِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْفِيَةٌ۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر سے یاء ساقط ہو گئی ہے۔
۱۵ لَا يُبْخَسُوْنَ :- ان لوگوں کو بدلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَخْسٌ۔
۱۸ يُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ :- وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ (يُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ معنی پیش کرنا۔
۱۸ يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ :- گواہی دینے والے کہیں گے، یہاں گواہوں سے مراد فرشتے ہیں۔ (اَلْاَشْهَادُ) گواہی دینے والے۔ اس کا واحد شَاهِدٌ ہے۔
۲۲ لَا جَرَمَ :- یقینی بات، لازمی بات (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی کے ساتھ (لَا جَرَمَ) کا لفظ یقینا اور حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۲۲ اَلْاَخْسَرُوْنَ :- بہت نقصان اٹھانے والے۔ خَسَارَةٌ سے اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد اَلْاَخْسَرُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۲۳ اَخْبَتُوْآ اِلٰی رَبِّهِمْ:— وہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف جھک گئے۔ (اَخْبَتُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْبَاتٌ۔

۲۴ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا:— کیا حالت کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں، کیا دونوں کا حال برابر ہے۔ (يَسْتَوِيٰنِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔ یہ اصل میں ہے اِسْتِوَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (مَثَلٌ) کے معنی حالت۔ جمع: اَمْثَالٌ۔

۲۷ اَرَاذِلُنَا:— ہمارے بہت رذیل لوگ، ہمارے بہت حقیر لوگ۔ (اَرَاذِلُ) اسم تفضیل جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد: اَرْذَلُ ہے۔ اس کا مصدر رَذَالَةٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۲۷ بَادِيَ الرَّاْيِ:— سرسری رائے میں، ظاہری رائے میں۔ (بَادِيَ) اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر بُدُوٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔ یعنی وَقْتَ حُدُوْثِ بَادِيِ الرَّاْيِ۔ اور اس کا عامل اِتَّبَعَكَ ہے۔

۲۸ عُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ:— وہ (رحمت) تم سے پوشیدہ رکھی گئی، وہ (رحمت) تم سے چھپا دی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَعْمِيَةٌ۔

۲۹ مَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا:— میں ایمان والوں کو نکالنے والا نہیں ہوں۔ شروع میں مَا نفی کے لیے ہے۔ (طَارِدٌ) باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر طَرْدٌ ہے۔

۳۱ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ:— تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں۔ (تَزْدَرِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْدِرَآءٌ۔ (تَزْدَرِيْ) اصل میں تَزْتَرِيْ ہے، تائے ثانی جو افتعال کی تاء ہے اس کو دال سے بدل دیا گیا۔ تَزْدَرِيْ ہوگیا ہے۔ (اَعْيُنٌ) کے معنی نگاہیں۔ اس کا واحد: عَيْنٌ ہے۔

۳۴ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ:— (اگر اللہ تعالیٰ) تم کو گمراہ کرنا چاہیں۔ (يُغْوِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْوَآءٌ ہے یہ اصل میں اِغْوَایٌ ہے یاء کو

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ یہاں فعل مضارع ان ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۵ عَلَیَّ اِجْرَامِیْ:- میرا جرم مجھ پر ہے۔ (اِجْرَامٌ) باب افعال سے مصدر ہے، یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ ترکیب میں عَلَیَّ خبر مقدم اور اِجْرَامِیْ مبتدأ مؤخر ہے۔

۳۶ لَاتَبْتَئِسْ:- آپ غم نہ کریں۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِئَاسٌ.

۳۷ اِصْنَعِ الْفُلْكَ:- آپ کشتی بنائیے۔ (اِصْنَعْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صُنْعٌ. (الْفُلْكُ) کے معنی کشتی، یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد، جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ لَاتُخَاطِبْنِیْ:- آپ مجھ سے بات نہ کیجیے (ظالموں کے بارے میں)۔ (لَاتُخَاطِبْ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُخَاطَبَۃٌ آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۹ یُخْزِیْهِ:- وہ (عذاب) اس کو رسوا کردے گا۔ (یُخْزِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ. یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۹ یَحِلُّ عَلَیْهِ:- وہ (دائمی عذاب) اس پر نازل ہوگا۔ (یَحِلُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَلٌّ.

۳۹ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ:- دائمی عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع اَعْذِبَۃٌ. (مُقِیْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَۃٌ ہے۔

۴۰ فَارَ التَّنُّوْرُ:- تنور نے جوش مارا، یعنی تنور سے پانی ابلنے لگا۔ (فَارَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَوْرٌ. (التَّنُّوْرُ) تنور کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ تنور وہ ایک خاص قسم کا مٹی کا برتن ہے۔ جس کو زمین کے گڑھے میں لگا کر روٹی پکائی جاتی ہے، اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ تنور سے مراد سطح زمین ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ "تَنُّوْرٌ" کی جمع تَنَانِیْرُ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۰ اِحْمِلْ :- آپ سوار کر لیجیے۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ۔

۴۱ مَجْرٖىهَا :- اس کا (کشتی کا) چلنا۔ (مَجْرٰى) مصدر میمی مضاف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر جَرْىٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع فُلْكٌ ہے۔

۴۱ مُرْسٰهَا :- اس کا (کشتی کا) ٹھہرنا۔ (مُرْسٰى) مصدر میمی مضاف ہے یہ باب افعال سے ہے، اس کا مصدر اِرْسَاءٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع فُلْكٌ ہے۔

۴۲ مَعْزِلٍ :- علیحدہ مقام، الگ مقام۔ عَزْلٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ سَاٰوِىْ :- میں ابھی پناہ لے لوں گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (اٰوِىْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اُوِیٌّ۔

۴۳ يَعْصِمُنِىْ :- وہ (پہاڑ) مجھ کو بچالے گا۔ (يَعْصِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَصْمٌ۔ (نِی) نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۴ اِبْلَعِىْ :- (اے زمین) تو نگل جا۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر بَلْعٌ۔

۴۴ اَقْلِعِىْ :- (اے آسمان) تو تھم جا۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِقْلَاعٌ۔

۴۴ غِيْضَ الْمَآءُ :- پانی گھٹ گیا۔ (غِيْضَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَيْضٌ۔

۴۴ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِىِّ :- وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی۔ (اِسْتَوَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔ (اَلْجُوْدِىِّ) شہر موصل کے قریب جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۴۸ اِهْبِطْ بِسَلٰمٍ :- آپ سلامتی کے ساتھ اتریے۔ (اِهْبِطْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد مذکر حاضر، مصدر ھُبُــوْطٌ. (سَلَامٌ) کے معنی سلامتی، باب سمع اور باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۴۸ سَنُمَتِّعُهُمْ:- عنقریب ہم ان کو فائدہ دیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (نُمَتِّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ عَادٍ:- قوم عاد کے حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۶۵) میں دیکھیے۔

۵۰ هُوْدًا:- حضرت ہود علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۶۵) میں دیکھیے۔

۵۲ مِــدْرَارًا:- بہت برسنے والا، موسلا دھار برسنے والا۔ دَرٌّ مصدر سے مفعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ لَا تَتَوَلَّوْا:- تم لوگ اعراض مت کرو۔ باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّيْ.

۵۴ اِعْتَرَاكَ:- آپ کو (خرابی میں) مبتلا کر دیا ہے۔ (اِعْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْتِرَاءٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۵ كِيْـدُوْنِيْ:- تم لوگ میرے خلاف تدبیر کرو، تم لوگ میرے ساتھ داؤ کرو۔ (كِيْـدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْدٌ معنی مکر کرنا، فریب کرنا۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۵ لَا تُنْظِرُوْنِ:- تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ (لَا تُنْظِرُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْــظَــارٌ. (نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۵۷ اِنْ تَوَلَّوْا:- اگر تم لوگ اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّوْا) اصل میں تَتَوَلَّوْنَ ہے۔ پہلی تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا، اور ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔ (تَوَلَّوْا) ہو گیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّيْ ہے۔

۵۷ يَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ: میرا پروردگار قائم مقام بنائے گا، میرا پروردگار زمین میں آباد کرے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (یَسْتَخْلِفُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ ۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۷ حَفِیْظٌ:۔ نگہبان۔ حِفْظٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۵۸ عَذَابٍ غَلِیْظٍ:۔ سخت عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَۃٌ ۔ (غَلِیْظٌ) غِلْظَۃٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر، ضرب اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ جَحَدُوْا:۔ ان لوگوں نے انکار کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدًا اور جُحُوْدٌ ہے۔

۵۹ جَبَّارٍ:۔ سرکش، ظالم۔ باب نصر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر جَبْرٌ اور جُبُوْرٌ ہے۔

۵۹ عَنِیْدٍ:۔ مخالف، ضدی۔ باب نصر اور ضرب سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع: عُنُدٌ اور مصدر عُنُوْدٌ ہے۔

۶۱ ثَمُوْدَ:۔ قوم ثمود کے حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۷۳) میں دیکھیے۔

۶۱ صٰلِحًا:۔ حضرت صالح علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۷۳) میں دیکھیے۔

۶۱ اَنْشَاَکُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَآءٌ ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ اِسْتَعْمَرَکُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو آباد فرمایا۔ (اِسْتَعْمَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْمَارٌ ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ مُجِیْبٌ:۔ قبول کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِجَابَۃٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔ مُجِیْبٌ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۶۲ مَـرْجُـوًّا:۔ امید کیا ہوا، جس سے امید قائم ہو، جس میں صلاحیت اور قابلیت کے آثار پائے جائیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے (مَـرْجُوٌّ) کا ترجمہ (ہونہار) کیا ہے۔ یہ رَجَاءٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۲ مُرِیْبٍ:۔ بے قرار کرنے والا، تردد میں ڈالنے والا۔ یہ ترکیب میں صفت ہے۔ اس کا موصوف شَكٍّ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ اس کی اصل عبارت شَكٍّ مُـرِیْبٍ ہے۔ لفظ "مُرِیْبٌ" باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِرَابَۃٌ اور مادہ رَیْبٌ ہے۔

۶۴ ذَرُوْھَـا:۔ تم لوگ اس (اونٹنی) کو چھوڑ دو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ بمعنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۵ عَقَرُوْھَا:۔ ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ دیے، ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا۔ (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۶۵ تَـمَتَّعُوْا:۔ تم لوگ فائدہ حاصل کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ۔

۶۶ اَلْـقَـوِیُّ الْعَزِیْزُ:۔ بہت قوت والا، بہت غلبہ والا۔ قُوَّۃٌ (باب سمع) سے اور عِزَّۃٌ (باب ضرب) سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۷ اَلـصَّیْحَۃُ:۔ سخت آواز، ہولناک آواز۔ یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری۔ (تفسیر مظہری)۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی چیخنا، چلانا۔

۶۷ جٰثِمِیْنَ:۔ اوندھے پڑے ہوئے، اوندھے گرے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اَصْبَحُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: جَاثِمٌ اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۸ لَمْ يَغْنَوْا :- وہ لوگ بسے نہیں، وہ لوگ رہے نہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غِنًى بمعنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔

۶۹ جَاءَتْ رُسُلُنَا :- ہمارے بھیجے ہوئے (یعنی فرشتے) آئے۔ (جَاءَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جَيْئٌ و جَيْئَةٌ، مَجِيْئٌ و مَجِيْئَةٌ۔ (رُسُلٌ) بھیجے ہوئے۔ اس سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد رَسُوْلٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۶۹ اَلْبُشْرٰى :- خوش خبری، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے یعنی اسحاق علیہ السلام اور پوتے یعنی یعقوب علیہ السلام کی خوش خبری دی گئی تھی۔

۶۹ سَلٰمًا :- سلام۔ یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (نُسَلِّمُ عَلَيْكَ سَلٰمًا) ہے یعنی ہم آپ کو سلام کرتے ہیں۔ لفظ سلامٌ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۹ سَلٰمٌ :- سلام۔ یہ جملہ اسمیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (عَلَيْكُمْ سَلَامٌ) ہے۔ (سَلَامٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۹ مَالَبِثَ :- انہوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) دیر نہیں لگائی۔ باب سمع سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَبْثٌ اور لُبْثٌ۔

۶۹ عِجْلٍ حَنِيْذٍ :- تلا ہوا بچھڑا۔ (عِجْلٌ) بچھڑا (گائے کا بچہ)۔ جمع عُجُوْلٌ۔ حَنِيْذٌ باب ضرب سے صفت مفعولی ہے۔ اس کا مصدر حَنْذٌ ہے۔

۷۰ نَكِرَهُمْ :- انھوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) ان (فرشتوں) کو پہچانا نہیں۔ (نَكِرَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَكْرٌ و نُكْرٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۰ اَوْجَسَ :- انھوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) محسوس کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْجَاسٌ۔

۷۲ يٰوَيْلَتٰى :- ہائے تعجب۔ (يٰوَيْلَتٰى) یہ اصل میں يٰوَيْلَتِيْ ہے۔ یائے متکلم (جو مضاف الیہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے) اس کو الف سے بدل دیا گیا۔ یٰویلتیٰ ہو گیا۔ کسی تعجب والی چیز کے پیش آنے پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۲ انا عَجُوْزٌ:۔ میں بڑھیا ہوں۔ (عَجُوْزٌ) کے معنی بوڑھی عورت۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: عَجَائِزُ۔

۷۲ هٰذَا بَعْلِیْ:۔ یہ میرے شوہر ہیں۔ (بَعْلٌ) کے معنی شوہر۔ جمع: بِعَالٌ۔

۷۳ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ:۔ بہت لائق تعریف، بہت بزرگی والا۔ حَمْدٌ اور مَجْدٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حَمْدٌ باب سمع سے اور مَجْدٌ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۴ الرَّوْعُ:۔ ڈر، خوف۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۷۴ یُجَادِلُنَا:۔ وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) ہم سے بحث کرنے لگے، وہ (ابراہیم علیہ السلام) ہم سے جھگڑنے لگے۔ اس کے متعلق تفسیر مظہری میں ہے۔ قَالَ عَامَّةُ اَهْلِ التَّفْسِیْرِ مَعْنَاهُ یُجَادِلُ رُسُلَنَا۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ "یُجَادِلُنَا" یُجَادِلُ رُسُلَنَا کے معنی میں ہے۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام ہمارے فرشتوں سے جھگڑنے لگے۔ (یُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۵ حَلِیْمٌ:۔ بہت تحمل والا۔ حِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہ لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۷۵ اَوَّاهٌ:۔ بہت توبہ کرنے والا۔ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) نرم دل (ترجمہ شیخ الہند) بہت آہ وزاری کرنے والا، اَوْهٌ سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ مُنِیْبٌ:۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا۔ تفسیر مظہری میں ہے۔ (رَاجِعٌ اِلَی اللّٰهِ)۔ (مُنِیْبٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِنَابَةٌ اور مادہ نَوْبٌ ہے۔

۷۷ سِیْٓءَ بِهِمْ:۔ وہ (یعنی لوط علیہ السلام) ان کی وجہ سے غمگین ہوئے۔ باب نصر سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَوْءٌ معنی غمگین کرنا۔ فعل مجہول ہونے کی وجہ سے لازم کے معنی میں ہوگیا۔

۷۷ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا:۔ وہ (یعنی لوط علیہ السلام) ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے تنگ دل ہوئے۔ (ضَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَيْقٌ۔ (ذَرْعٌ) کے اصل معنی ہاتھ کے ہیں۔ قوت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر ذَرْعٌ سے دل مراد ہے۔ ضَاقَ ذَرْعُهٗ قَالَ الْبَغَوِيُّ قَلْبُهٗ۔ (ضَاقَ ذَرْعًا) نسبت سے تمییز ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۷ يَوْمٌ عَصِيْبٌ:۔ بھاری دن، سخت دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع اَيَّامٌ۔ (عَصِيْبٌ) کے معنی سخت، دشوار، عَصْبٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی لپیٹنا، باندھنا۔

۷۷ يُهْرَعُوْنَ:۔ دوڑتے ہوئے، جلدی کرتے ہوئے۔ (قوم) دوڑتی ہوئی، (قوم) جلدی کرتی ہوئی۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِهْرَاعٌ معنی جلدی کرنا۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔

۷۸ لَا تُخْزُوْنِ:۔ تم لوگ مجھے رسوا نہ کرو۔ (لَا تُخْزُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ۔ یہ اصل میں اِخْزَايٌ۔ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ن) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم محذوف ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۸۰ اٰوِیْ:۔ میں پناہ لیتا۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اُوِيٌّ یہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔

۸۰ رُكْنٍ شَدِيْدٍ:۔ مضبوط خاندان۔ (رُكْنٌ) کے معنی عزت، قوت، غلبہ، خاندان۔ جمع: اَرْكَانٌ۔ (شَدِيْدٌ) کے معنی سخت، مضبوط۔ شِدَّةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۸۱ اَسْرِ بِاَهْلِكَ:۔ آپ اپنے گھر والوں (یعنی اپنے متعلقین) کو رات میں لے چلیے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَاءٌ. یہ اصل میں اِسْرَایٌ. ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اَھْلٌ) گھر والے۔ رشتہ دار۔ جمع: اَھْلُوْنَ. اور اَھَالٍ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۸۲ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ:۔ تہ بہ تہ کنکر، لگا تار کنکر۔ (سِجِّيْلٌ) کے معنی کنکر۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت سعیدؒ بن جبیر نے فرمایا کہ یہ سنگ گِل کا معرب ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (مَنْضُوْدٌ) کے معنی مرتب کیا ہوا۔ تہ بتہ رکھا ہوا۔ یہ اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر نَضْدٌ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳ مُّسَوَّمَةً:۔ (پتھر) نشان لگائے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث اور مصدر تَسْوِيْمٌ ہے۔ یہ حِجَارَةً سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۴ مَدْيَنَ:۔ قوم مدین کی تحقیق پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۸۵) میں دیکھیے۔

۸۴ شُعَيْبًا:۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورۂ اعراف آیت (۸۵) میں دیکھیے۔

۸۴ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ:۔ تم لوگ ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ (لَاتَنْقُصُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقْصٌ. (اَلْمِكْيَالُ) ناپنے کا آلہ (پیمانہ) كَيْلٌ سے اسم آلہ ہے۔ جمع: مَكَايِيْلُ یہاں حاصل مصدر کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْمِيْزَانُ) تولنے کا آلہ (ترازو) وَزْنٌ سے اسم آلہ ہے۔ جمع: مَوَازِيْنُ. یہاں حاصل مصدر کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ اَوْفُوْا:۔ تم لوگ پورا کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْفَاءٌ. یہ اصل میں اِوْفَایٌ. ہے اس میں واؤ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۸۵ لَاتَبْخَسُوْا:۔ تم لوگ نہ گھٹاؤ۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخْسٌ.

۸۵ لَاتَعْثَوْا:۔ تم لوگ فساد نہ کرو۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عُثُوٌّ، عُثِيٌّ، عَثَيَانٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۷ اَلْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ :- عقل مند، دین دار۔ حِلْمٌ (باب کرم) سے اور رُشْدٌ (باب نصر) سے فَعِیْل کے وزن پر یہ دونوں صفت مشبہ ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام سے استہزاء کے طور پر کافروں نے یہ بات کہی تھی۔

۸۸ اِلَیْـہِ اُنِیْبُ :- میں اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (اُنِیْـبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِنَـابَةٌ اور مادہ نَوْبٌ ہے۔

۸۹ لَا یَـجْرِمَنَّکُمْ :- تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ (لَا یَجْرِمَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَـرْمٌ ۔ (کُـمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۰ وَدُوْدٌ:- بہت محبت فرمانے والا۔ باب سمع سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ مصدر وُدٌّ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۹۱ رَھْطُكَ:- تمہارا خاندان۔ (رَھْطٌ) کے معنی آدمی کا قبیلہ اور خاندان۔ تین سے دس تک کی جماعت جس میں کوئی عورت نہ ہو۔ اس لفظ کا واحد نہیں ہے۔ اس کی جمع: اَرْھُطٌ اور اَرْھَاطٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹۲ ظِهْرِیًّا:- پیٹھ پیچھے ڈالا ہوا، فراموش کیا ہوا۔

۹۳ یُـخْزِیْہِ:- وہ (عذاب) اس کو رسوا کردے گا۔ (یُـخْزِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ ۔ یہ اصل میں اِخْزَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۳ اِرْتَـقِبُـوْا:- تم لوگ انتظار کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ ۔

۹۳ رَقِیْبٌ:- انتظار کرنے والا۔ باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر رُقُوْبٌ اور رَقَابَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۹۴ الصَّیْحَةُ:— سخت آواز (حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی تفسیر جلالین)۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۹۴ جٰثِمِیْنَ:— اوندھے پڑے ہوئے، اوندھے گرے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اصبحوا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد جَاثِمٌ ہے اور مصدر جَثْمٌ وَجُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۵ لَمْ یَغْنَوْا:— وہ لوگ بسے نہیں، وہ لوگ رہے نہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غِنًی بمعنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔

۹۶ لَقَدْ اَرْسَلْنَا:— البتہ یقیناً ہم نے بھیجا، اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (قَدْ اَرْسَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرْسَالٌ۔

۹۶ مُوْسٰی:— حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) سورۂ بقرہ آیت (۵۱) میں دیکھیے۔

۹۶ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ:— روشن دلیل، واضح دلیل، (سُلْطٰنٌ) کے معنی دلیل۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۹۷ فِرْعَوْنَ:— فرعون کے حالات پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھیے۔

۹۷ مَلَا۠ئِهٖ:— اس کے سردار۔ (مَلَاٌ) کے معنی سرداران قوم، اشراف قوم۔ اس کی جمع اَمْلَاءٌ ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع فِرْعَوْنُ ہے۔

۹۸ اَوْرَدَهُمْ:— وہ (فرعون) ان کو (اپنی قوم کو) اتارے گا، وہ ان کو پہنچادے گا۔ (اَوْرَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْرَادٌ۔ اس کے معنی گھاٹ پر حاضر کرنا، پھر مطلقاً حاضر کرنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ (منجد)۔ هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے یہ خبر قیامت کے دن واقع ہوگی۔ اس لئے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے، اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل مضارع کی جگہ فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۹۸ اَلْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ:۔ گھاٹ جس پر پہنچایا جائے، اترنے کی جگہ جس پر اتارا جائے۔ (اَلْوِرْدُ) کے معنی گھاٹ، اترنے کی جگہ۔ جمع: اَوْرَادٌ۔ (اَلْمَوْرُوْدُ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر وُرُوْدٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اُتْبِعُوْا:۔ ان لوگوں کے پیچھے لگا دی گئی (لعنت)۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ۔

۹۹ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ:۔ انعام جو دیا گیا، دیا ہوا انعام۔ (الرِّفْدُ) کے معنی انعام، بخشش۔ جمع: اَرْفَادٌ۔ (اَلْمَرْفُوْدُ) رَفْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ رَفْدٌ کے معنی دینا، مدد دینا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۰ نَقُصُّهُ:۔ ہم اس کو بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ۔

۱۰۰ حَصِیْدٌ:۔ (بعض آبادیاں) کٹی ہوئی۔ یعنی بعض آبادیاں پورے طور پر مٹ گئی ہیں۔ (حَصَادٌ) مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ حَصِیْدٌ، مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۱ مَا اَغْنَتْ عَنْهُمْ:۔ ان کو (ان کے معبودوں نے) فائدہ نہیں پہنچایا۔ (مَا اَغْنَتْ) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ۔ یہ اصل میں اِغْنَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۰۱ تَتْبِیْبٍ:۔ ہلاک کرنا، برباد کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۱۰۳ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ:۔ حاضری کا دن، پیشی کا دن، حاضری والا دن، پیشی والا دن۔ (یَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَیَّامٌ۔ (مَشْهُوْدٌ) شُهُوْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ یوم مشہود سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۰۴ اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ:۔ شمار کیا ہوا وقت، شمار کی ہوئی مدت۔ مراد تھوڑی مدت۔ (اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت۔ جمع: آجَالٌ۔ (مَعْدُوْدٌ) عَدٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۵ شَقِیٌّ:- بد بخت۔ شَقَاوَۃٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سَمِعَ سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَشْقِیَاءُ ہے۔

۱۰۵ سَعِیْدٌ:- نیک بخت۔ سَعَادَۃٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سَمِعَ سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: سُعَدَاءُ ہے۔

۱۰۶ شَقُوْا:- وہ لوگ بد بخت ہوئے۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَقَاوَۃٌ (شَقُوْا) اصل میں شَقِیُوْا تھا۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کی حرکت زائل کر دی، پھر یاء اور واو میں اجتماع ساکنین ہو گیا، یاء گر گئی ہے شَقُوْا ہو گیا۔

۱۰۶ زَفِیْرٌ:- چیخنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ حاصل مصدر کے اعتبار سے ترجمہ چیخ ہے۔

۱۰۶ شَھِیْقٌ:- گدھے کا رینکنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ یعنی اہل دوزخ کو گدھے کی طرح آواز نکالنا اور چلانا ہو گا۔

۱۰۸ سُعِدُوْا:- وہ لوگ نیک بخت ہوئے۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَعَادَۃٌ۔

۱۰۸ غَیْرَ مَجْذُوْذٍ:- غیر منقطع، بے انتہا، دائمی۔ (مَجْذُوْذٌ) کے معنی کاٹا ہوا۔ جَذٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ لَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ:- آپ شک نہ کریں، آپ شبہ نہ کریں۔ (لَاتَكُ) كَوْنٌ مصدر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (لَاتَكُ) اصل میں لَا تَكُوْنُ ہے۔ لائے نہی کی وجہ سے نون ساکن ہو گیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو گر گیا، لَاتَكُنْ ہو گیا۔ پھر تخفیف کے لیے آخر سے نون کو حذف کر دیا گیا لَاتَكُ ہو گیا۔ (مِرْیَۃٌ) کے معنی شک، شبہ۔

۱۰۹ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ:- بے شک ہم ان کو پورا دینے والے ہیں۔ (لَمُوَفُّوْا) شروع میں لام تاکید ہے "مُوَفُّوْا" باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، یہ اصل میں مُوَفُّوْنَ ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (مُوَفُّوْنَ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اصل میں مُوَفِّيُوْنَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کا کسرہ زائل کر دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، مُوَفُّوْنَ ہو گیا۔

۱۰۹ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ:- کم نہ کیا ہوا، بے کم و کاست، پورا پورا۔ (مَنْقُوْصٌ) نَقْصٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ مُرِيْبٍ:- تردد میں ڈالنے والا، بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِرَابَةٌ اور مادہ رَيْبٌ ہے۔

۱۱۱ لَمَّا:- اس آیت کریمہ میں (لَمَّا) نافیہ، شرطیہ اور استثنائیہ نہیں ہو سکتا ہے، اس لیے اس کو مرکب قرار دیا گیا ہے۔ (لَمَّا) اصل میں لَمِنْ مَا ہے۔ ادغام کرنے کے لیے نون کو میم سے بدل دیا گیا، پھر تین میم جمع ہو گئے۔ پہلے میم کو حذف کر دیا گیا، لَمَّا ہو گیا۔ اس میں مازائدہ ہے اس اعتبار سے اس کی اصل عبارت لَمَنْ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۱۱ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ:- وہ (پروردگار) ان کو پورا پورا (حصہ) دے گا۔ (لَيُوَفِّيَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۱۲ لَا تَطْغَوْا:- تم لوگ حد سے نہ بڑھو۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَغْيٌ اور طُغْيَانٌ.

۱۱۳ لَا تَرْكَنُوْا:- تم لوگ مائل نہ ہو۔ باب سمع اور فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَكْنٌ اور رُكُوْنٌ

۱۱۴ اَقِمِ الصَّلٰوةَ:- آپ نماز کی پابندی رکھیے۔ (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ. (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز۔ جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

"نماز" اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

۱۱۴ طَرَفَيِ النَّهَارِ:- دن کے دونوں طرف۔ یعنی صبح اور شام کے وقت۔ صبح کے وقت فجر کی نماز

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے، اور شام کے وقت ظہر اور عصر کی نماز ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (طَرَفَی) طَرَفٌ کا تثنیہ ہے۔ جو اصل میں طَرَفَیْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اس کی جمع: اَطْرَافٌ ہے۔ (نَھَارٌ) کے معنی دن۔ جمع اَنْھُرٌ ہے۔

۱۱۴ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ:۔ رات کے کچھ حصوں میں۔ اس سے مراد مغرب اور عشا کی نماز ہے۔ (تفسیر جلالین) (زُلَفٌ) کا واحد زُلْفَةٌ معنی رات کا ایک حصہ۔ (اَللَّیْلُ) کے معنی رات، اس کی جمع: اَللَّیَالِیْ ہے۔

۱۱۴ یُذْھِبْنَ:۔ وہ (نیکیاں) مٹا دیتی ہیں، وہ (نیکیاں) دور کر دیتی ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِذْھَابٌ۔

۱۱۶ اُولُوْا بَقِیَّةٍ:۔ سمجھدار لوگ، دین دار لوگ۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ (بَقِیَّةٌ) باقی ماندہ چیز، یہاں اس سے مراد سمجھداری اور دین داری ہے۔

۱۱۶ اُتْرِفُوْا:۔ وہ لوگ نعمت دیئے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْرَافٌ۔

۱۱۹ لَاَمْلَـئَنَّ:۔ میں ضرور بھر دوں گا۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَلْاٌ۔

۱۲۰ نَقُصُّ عَلَیْكَ:۔ ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ۔

۱۲۰ نُثَبِّتُ:۔ ہم ثابت رکھتے ہیں، ہم مضبوط رکھتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَثْبِیْتٌ۔

۱۲۰ مَوْعِظَةٌ:۔ نصیحت۔ جمع: مَوَاعِظُ۔

۱۲۰ ذِکْرٰی:۔ یادداشت، یاددہانی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۲۱ اِعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ:۔ تم لوگ اپنی حالت پر کام کرتے رہو۔ (اِعْمَلُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَمَلٌ۔ (مَکَانَةٌ) کے معنی حالت۔ جمع: مَکَانَاتٌ۔

۱۲۳ تَوَکَّلْ عَلَیْهِ:۔ آپ اس پر (یعنی اللہ تعالیٰ پر) بھروسہ رکھیے۔ (تَوَکَّلْ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَکُّلٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ یوسف

سورۂ یوسف مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی بارہویں سورت ہے، اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا حیرت انگیز واقعہ ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ کچھ یہودیوں نے آزمائش کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو بتلائیے، کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ کیا ہے؟ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ملک شام سے مصر کی طرف کیوں منتقل ہوئی تھی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورت نازل فرمائی۔ اسی کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام واقعات صحیح طریقہ پر بیان فرمادیئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے، حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثال حسن وجمال سے نوازا تھا، اور آپ کی مبارک پیشانی نور نبوت سے منور تھی، اس لیے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بارہ صاحبزادوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت یوسف علیہ السلام سے فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کے دس بڑے بھائی آپ سے بغض وحسد رکھنے لگے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا۔ بیٹا یہ خواب دوسرے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ لوگ تمھارے خلاف کوئی تدبیر کریں گے، اللہ تعالیٰ تم کو منتخب فرمائیں گے اور خواب کی تعبیر سکھائیں گے اور بہت سی نعمتوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

آخر کار بھائیوں نے مل کر مشورہ کیا کہ یوسف کو قتل کردو یا دور دراز جگہ میں پھینک دو تا کہ باپ کی پوری توجہ ہم لوگوں کو حاصل ہو جائے۔ حسب مشورہ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق والد صاحب سے اجازت لی۔ اور ان کو اپنے ساتھ لے جا کر بھائیوں نے کنعان کے ایک تاریک اور خشک کنویں میں ڈال دیا۔ مصر جانے والے ایک قافلہ نے ان کو کنویں سے نکالا اور مصر کے بازار میں عزیز

besturdubooks.wordpress.com

مصر کے ہاتھ معمولی قیمت میں بیچ دیا۔ اس طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے محل میں قیام پذیر ہوگئے۔ اسی دوران عزیز مصر کی بیوی زلیخا آپ پر فریفتہ ہوگئی۔ اس نے آپ کو پھسلانے کی بے انتہا کوشش کی۔ یہاں تک کہ گناہ کرنے پر آمادہ کرنا چاہا، لیکن معصوم ہستی حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اور اپنے دامن عصمت کو بچانے کے لیے دروازے کی طرف بھاگے، بھاگتے ہوئے آپ کے پچھلے دامن کو زلیخا نے پھاڑ دیا، لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی حفاظت فرمائی۔ عزیز مصر کو حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا یقین تھا، اس کے باوجود کچھ مصلحت کے طور پر اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اکثر مفسرین کے قول کے مطابق سات سال جیل خانہ میں رہے، پھر بادشاہ نے ایک عجیب خواب دیکھا، جس کی تعبیر درباریوں میں سے کوئی نہیں بتا سکا، حضرت یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی سچی تعبیر اور اس کے متعلق عمدہ تدبیر بیان فرمادی۔ جس سے بادشاہ کو بڑی مسرت ہوئی اور اس نے اپنے قاصد کے ذریعہ جیل خانہ سے رہائی کی خوش خبری بھیجی لیکن حضرت یوسف علیہ السلام پورے طور پر اپنی برأت اور پاک دامنی ظاہر ہونے کے بعد جیل خانہ سے باہر تشریف لائے۔ آپ کی پرکشش اور باکمال شخصیت کو دیکھ کر بادشاہ نے تمام اختیارات آپ کو سپرد کردیے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے نہایت عدل وانصاف کے ساتھ حکومت مصر کا انتظام فرمایا، پھر قحط کے زمانہ میں آپ کے بھائی بھی مصر سے غلہ لے گئے، آخر کار حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین اور تمام بھائیوں کو مصر آنے کی دعوت دی۔ اور ان حضرات کی آمد پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا، اس کے بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام دربار میں تشریف لائے، تو اس وقت کے دستور کے مطابق تمام اہل دربار اور والدین اور گیارہ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ کیا۔ (یہ سجدہ تعظیمی تھا، جو انبیاء سابقین کی شریعتوں میں جائز تھا۔ شریعت اسلام میں ذریعۂ شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے)۔ تو آپ نے فرمایا اے میرے باپ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو میں نے دیکھا تھا، کہ گیارہ ستارے، اور سورج اور چاند میرے سامنے سجدہ کررہے ہیں، پھر حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے تمام صاحبزادے مصر میں قیام پذیر ہوگئے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۱ الٓـرٰ:- یہ حروف مقطعات میں سے ہے، اس کے متعلق جمہور صحابہ اور تابعین کا مسلک یہ ہے کہ حروف مقطعات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہیں۔ دوسرے لوگوں کو ان کی مراد نہیں بتائی گئی۔

۲ اَنْزَلْنٰهُ:- ہم نے اس کو (قرآن مبین کو) نازل کیا۔(اَنْزَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْزَالٌ۔

۳ نَقُصُّ:- ہم بیان کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ۔

۴ يٰاَبَتِ:- اے میرے باپ۔ یہ اصل میں يٰاَبِیْ ہے۔ یائے متکلم کے عوض میں تاء تانیث لائی گئی ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۴ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا:- گیارہ ستارے۔ ان سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی ہیں۔ (تفسیر جلالین اور مظہری)۔ اَحَدَ عَشَرَ کے معنی گیارہ، یہ مرکب بنائی ہے۔ (كَوْكَبٌ) کے معنی ستارہ۔ اس کی جمع: كَوَاكِبُ ہے۔

۴ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ:- سورج اور چاند۔ ان سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ اور ماں یا خالہ ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ (شَمْسٌ) کے معنی سورج۔ جمع شُمُوْسٌ۔ (قَمَرٌ) کے معنی چاند۔ جمع: اَقْمَارٌ۔

۵ يَكِيْدُوْا:- وہ لوگ فریب کریں گے، وہ لوگ تدبیر کریں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَيْدٌ۔ یہ اصل میں يَكِيْدُوْنَ ہے، جواب نہی کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۶ يَجْتَبِيْكَ:- وہ (پروردگار) آپ کو منتخب کرے گا۔ (يَجْتَبِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ۔ یہ اصل میں اِجْتِبَایٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶ تَاْوِيْلُ الْاَحَادِيْثِ:- باتوں کی تفسیر۔ اس سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔ (تفسیر مظہری)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (تَاوِیْلٌ) بابِ تفعیل سے مصدر ہے۔ (اَحَادِیْثُ) کے معنی باتیں۔ واحد: حَدِیْثٌ۔

۶ یَعْقُوْبَ:- حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھیے۔

۶ اِبْرٰهِیْمَ:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھیے۔

۶ اِسْحٰقَ:- حضرت اسحٰق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھیے۔

۶ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ:- بہت علم والا، بہت حکمت والا۔ عِلْمٌ اور حِکْمَةٌ سے فَعِیْل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۷ اٰیٰتٌ:- نشانیاں، دلائل۔ واحد: اٰیَةٌ۔

۸ عُصْبَةٌ:- جماعت۔ جمع: عُصَبٌ۔

۹ اِطْرَحُوْهُ:- تم لوگ ان کو (یوسف علیہ السلام کو) پھینک دو۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَرْحٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۹ یَخْلُ لَکُمْ:- تمھارے لیے خالص ہو جائے گی۔ (تمھارے باپ کی توجہ)۔ (یَخْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلَاءٌ اور خُلُوٌّ ہے۔ (یَخْلُ) اصل میں یَخْلُوْ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ ساقط ہو گیا ہے۔

۹ صٰلِحِیْنَ:- نیک لوگ۔ صَلَاحٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: صَالِحٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ اَلْقُوْهُ:- تم لوگ ان کو (یوسف علیہ السلام کو) ڈال دو۔ (اَلْقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰ غَیٰبَتِ الْجُبِّ:- کنویں کی گہرائی۔ (غَیَابَةٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، اس کے معنی چھپ جانا، یہاں اس کا ترجمہ گہرائی ہے، اس لیے کہ اس میں بھی آدمی چھپ جاتا ہے۔ (جُبٌّ) کے معنی کنواں، گڑھا۔ جمع: اَجْبَابٌ۔

۱۰ یَلْتَقِطْهُ:- وہ (یعنی کوئی مسافر) اس کو اٹھا لے گا۔ (یَلْتَقِطْ) باب افتعال سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلتِقَاطٌ ۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰ بَعْضُ السَّيَّارَةِ:۔ کوئی مسافر۔ (بَعْضٌ) کے معنی کسی چیز کا ایک حصہ، کبھی ایک فرد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جمع: اَبْعَاضٌ ۔ (اَلسَّيَّارَةُ) مسافر لوگ، سفر کرنے والے لوگ۔ سَيْرٌ سے عَلَّامَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ لَا تَاْمَنَّا:۔ آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے ہیں۔ (لَا تَاْمَنَّا) اصل میں لَا تَاْمَنُنَا ہے۔ دونوں ن کے جمع ہونے کی وجہ سے پہلے نون کو ساکن کر کے نون کا نون میں ادغام کر دیا گیا، لَا تَاْمَنَّا ہو گیا۔ (لَا تَاْمَنُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ اور اَمَانٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۱ نَاصِحُوْنَ:۔ خیر خواہ لوگ۔ نُصْحٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد نَاصِحٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ یَرْتَعْ:۔ وہ (یوسف علیہ السلام) خوب کھائیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَتْعٌ اس کے معنی فراخی کے ساتھ کھانا پینا۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶ یَبْكُوْنَ:۔ روتے ہوئے۔ ترکیب میں یہ فعل مضارع حال واقع ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُكَاءٌ بمعنی رونا۔

۱۷ ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ:۔ ہم لوگ آپس میں دوڑنے لگے، ہم لوگ دوڑنے میں مقابلہ کرنے لگے۔ یہاں پر "ذَهَبْنَا" افعال مقارب میں سے ہے۔ فعل ماضی معروف، جمع متکلم، مصدر ذَهَابٌ ہے۔ (نَسْتَبِقُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِبَاقٌ، معنی دوڑنا۔

۱۸ سَوَّلَتْ:۔ اس نے (تمہارے نفسوں نے) بات بنا لی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيْلٌ معنی مزین کرنا، بات بنانا۔

۱۸ اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ:۔ اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ (اَلْمُسْتَعَانُ) جس سے مدد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر طلب کی جائے۔ باب استفعال سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِسْتِعَانَةٌ اور مادہ عَوْنٌ ہے۔

۱۸ تَصِفُوْنَ:۔ تم لوگ بیان کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَصْفٌ۔

۱۹ جَاءَتْ سَيَّارَةٌ:۔ ایک قافلہ آیا۔ (جَاءَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جَيْئٌ و جَيْئَةٌ، مَجِيْئٌ و مَجِيْئَةٌ۔ (سَيَّارَةٌ) کے معنی قافلہ۔ جمع سَيَّارَاتٌ۔

۱۹ اَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ:۔ ان لوگوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا۔ (اَرْسَلُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ۔ (وَارِدٌ) کے معنی پانی پر اترنے والا۔ یہاں اس سے مراد پانی لانے والا ہے۔ وُرُوْدٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ اَدْلٰى دَلْوَهٗ:۔ اس نے اپنا ڈول لٹکایا۔ (اَدْلٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْلَاءٌ۔ (دَلْوٌ) کے معنی ڈول۔ جمع دِلَاءٌ۔

۱۹ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً:۔ ان لوگوں نے ان کو مال (تجارت) سمجھ کر چھپالیا۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (بِضَاعَةٌ) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع بَضَائِعُ۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۲۰ شَرَوْهُ:۔ ان لوگوں نے ان کو (یوسف علیہ السلام کو) بیچ دیا۔ (شَرَوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شِرَاءٌ۔ یہ اصل میں شِرَايٌ ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰ ثَمَنٍ بَخْسٍ:۔ ناقص قیمت، معمولی قیمت۔ (ثَمَنٌ) کے معنی قیمت۔ جمع اَثْمَانٌ۔ (بَخْسٌ) باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی گھٹانا۔ یہاں پر یہ مصدر اسم مفعول کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معنی میں ہے۔

۲۰ الزّٰاھِدِیْنَ:— بے رغبتی کرنے والے، ناقدری کرنے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد زَاھِدٌ اور مصدر زُھْدٌ ہے۔

۲۱ اَکْرِمِیْ مَثْوٰہُ:— تم ان کو (یوسف علیہ السلام کو) عزت سے رکھو۔ (اَکْرِمِیْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِکْرَامٌ. (مَثْوٰی) ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا، مقام۔ جمع مَثَاوٍ. یہ ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، مصدر میمی کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۱ مَکَّنَّا:— ہم نے جگہ دی، ہم نے قوت دی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ.

۲۲ بَلَغَ اَشُدَّہٗ:— وہ (یوسف علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے۔ (بَلَغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ. (اَشُدٌّ) کے معنی قوت، طاقت، جوانی۔ علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ یہ ایسی جمع ہے جس کا واحد استعمال نہیں ہوتا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۳ رَاوَدَتْہُ:— اس (عورت) نے ان کو (یوسف علیہ السلام کو) پھسلایا۔ (رَاوَدَتْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُرَاوَدَۃٌ.

۲۳ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ:— اس (عورت) نے دروازے بند کردیے۔ (غَلَّقَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَغْلِیْقٌ. (اَبْوَابٌ) کا واحد بَابٌ معنی دروازہ۔

۲۳ ھَیْتَ لَکَ:— آؤ میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ یہ ھَیْتَ اور لَکَ دو کلموں سے مرکب ہے۔ (ھَیْتَ) اسم فعل بمعنی امر یعنی آ ؤ اور لَکَ مخاطب کو بیان کرنے کے لیے ہے۔ اس میں لام حرف جار اور کَ مجرور ہے۔ جار مجرور سے مل کر اَقُوْلُ فعل محذوف سے متعلق ہوجائے گا۔ (لَکَ) کی اصل عبارت اَقُوْلُ لَکَ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۳ مَعَاذَ اللّٰهِ :— اللہ کی پناہ۔ (مَعَاذٌ) مصدر میمی ہے۔ یہاں مفعول مطلق واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مَعَاذًا" ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ :— البتہ تحقیق اس (عورت) نے ان کا (یوسف علیہ السلام کا) ارادہ کیا۔ زلیخا کا ارادہ بہت پختہ اور عزم کے درجہ میں تھا جو گناہ میں داخل اور قابل مؤاخذہ ہے۔ اسی لیے اس نے گناہ کے تمام اسباب اختیار کیے تھے۔ (فَهَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ معنی ارادہ کرنا۔ (بِهٖ) اس میں باء حرف جر ہے اور (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے، اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۴ هَمَّ بِهَا :— انھوں نے (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اس عورت کا ارادہ کیا، حضرت یوسف علیہ السلام کا ارادہ غیر اختیاری میلان اور وسوسہ کے درجہ میں تھا۔ جیسے گرمی کے روزے میں پانی کی طرف طبعی میلان ہوتا ہے اور یہ گناہ میں داخل نہیں ہے۔ طبعی میلان کے باوجود گناہ سے بچنا قابل تعریف کام اور اجر وثواب کا ذریعہ ہے۔ (هَمَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَمٌّ. (بِهَا) اس میں باء حرف جر اور (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے۔

۲۵ اِسْتَبَقَا :— وہ دونوں دوڑے۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِبَاقٌ.

۲۵ قَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ :— اس (عورت) نے اُن کا کرتہ پھاڑ دیا۔ (قَدَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَدٌّ. (قَمِيْصٌ) کے معنی کرتہ۔ جمع: قُمْصَانٌ. (دُبُرٌ) کے معنی پچھلا حصہ، پشت۔ جمع: اَدْبَارٌ.

۲۵ اَلْفَيَا :— ان دونوں نے پایا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِلْفَاءٌ. یہ اصل میں اِلْفَايٌ. ہے یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۶ رَاوَدَتْنِيْ :— اس (عورت) نے مجھ کو پھسلایا۔ (رَاوَدَتْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُرَاوَدَةٌ. (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے، اور یاء ضمیر متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۶ شَهِدَ شَاهِدٌ:— ایک گواہ نے گواہی دی۔ وہ ایک شیر خوار (دودھ پیتا) بچہ تھا، جس کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی تھی۔ اور وہ اس عورت کا چچازاد یا ماموں زاد بھائی تھا۔ (تفسیر مظہری)۔ (شَهِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَهَادَةٌ. (شَاهِدٌ) کے معنی گواہ۔ جمع اَشْهَادٌ و شُهُوْدٌ ہے۔

۳۰ اِمْرَاَتُ الْعَزِيْزِ:— عزیز کی بیوی۔ عزیز مصر کا نام "**قطفیر**" اور اس کی بیوی کا نام "**راعیل**" یا "**زُلیخا**" تھا۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۰ تُرَاوِدُ فَتٰهَا:— وہ عورت اپنے غلام کو پھسلاتی ہے۔ (تُرَاوِدُ) باب مفاعلہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُرَاوَدَةٌ. (فَتٰی) کے معنی غلام۔ جمع فِتْيَانٌ. (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۰ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا:— اس (غلام) کی محبت اس عورت کے دل میں پیوست ہوگئی ہے۔ (شَغَفَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَغْفٌ اس کے معنی دل کے پردہ میں پہنچنا۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ (حُبًّا) یہ اصل میں فاعل ہے، جس کو تمیز بنادیا گیا ہے۔ اس کی اصل عبارت (دَخَلَ حُبُّهٗ شَغَافَ قَلْبِهَا اَیْ غِلَافَ قَلْبِهَا) (تفسیر جلالین)۔ یعنی اس غلام کی محبت اس عورت کے دل کے پردہ میں داخل ہوگئی ہے۔

۳۱ سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ:— اس عورت نے ان عورتوں کی غیبت سنی۔ (سَمِعَتْ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَمْعٌ و سَمَاعٌ. (مَكْرٌ) کے معنی فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۱ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـاً:— اس عورت نے ان عورتوں کے لیے تکیہ لگایا، اس عورت نے ان عورتوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ (اَعْتَدَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر اِعْتَادٌ۔ (مُتَّكَأ) کے معنی تکیہ جس پر ٹیک لگائی جائے۔ یہ اِتِّكَاءٌ مصدر سے، اسم ظرف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد کھانا ہے۔ اس زمانہ میں ٹیک لگا کر کھانے کی عادت تھی، اس لیے کھانے کے لیے (مُتَّكَأ) کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ ٹیک لگا کر کھانے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۳۱ حَاشَ لِلّٰهِ:- پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ یہ کلمہ تنزیہ اور تعجب کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی صفات عجز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے اور اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر تعجب ظاہر کرنے کے لیے اس کلمہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ (حَاشَ) یہ اسم ہے جو تنزیہ یعنی پاکی بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اور مفعول مطلق ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ (حاش اصل میں حاشا ہے۔ تخفیف کے لیے آخر کا الف حذف کر دیا گیا، یہ مُحَاشَاةً مصدر کے معنی میں ہے۔ (لِلّٰهِ) کائنا سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن از محی الدین درویش)۔

۳۲ لُمْتُنَّنِي:- تم عورتوں نے مجھے ملامت کی۔ (لُمْتُنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر لَوْمٌ۔ (نِي) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۲ اِسْتَعْصَمَ:- وہ پاک صاف رہا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْصَامٌ۔

۳۲ الصّٰغِرِيْنَ:- ذلیل لوگ، بے عزت لوگ۔ صِغَرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد صَاغِرٌ ہے۔ باب سَمِعَ سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۳ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ:- میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔ (اَصْبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر صُبُوٌّ۔ "اَصْبُ" اصل میں اَصْبُوْ ہے جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ (حرف علت) ساقط ہو گیا ہے۔

۳۶ اَعْصِرُ خَمْرًا:- میں شراب نچوڑتا ہوں۔ (اَعْصِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَصْرٌ۔ (خَمْرٌ) کے معنی شراب۔ جمع خُمُوْرٌ یہاں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر شراب سے مراد انگور ہے مآل کے اعتبار سے اس کو شراب کہہ دیا گیا ہے۔

۳۶ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ:- آپ ہم کو اس (خواب) کی تعبیر بتلا دیجیے۔ (نَبِّئْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَنْبِئَةٌ ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ (تَاْوِيْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ معنی تفسیر کرنا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۱ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ:- اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! (يٰصَاحِبَيِ) یا حرف نداء ہے۔ (صَاحِبَيْ) اصل میں صَاحِبَيْنِ ہے۔ جو صَاحِبٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (السِّجْنُ) کے معنی قید خانہ، جیل خانہ۔ اس کی جمع سُجُوْنٌ ہے۔

۴۱ يَسْقِيْ رَبَّهٗ:- وہ اپنے آقا کو پلائے گا۔ (يَسْقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ۔ (رَبٌّ) کے معنی آقا۔ جمع اَرْبَابٌ ۔

۴۱ يُصْلَبُ:- وہ سولی دیا جائے گا۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَلْبٌ ۔

۴۱ تَسْتَفْتِيٰنِ:- تم دونوں پوچھتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ ۔

۴۲ نَاجٍ:- نجات پانے والا۔ (نَجَاةٌ) سے اسم فاعل واحد مذکر حالت رفع میں ہے۔ یہ اصل میں نَاجِيٌ فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی نَاجٍ ہو گیا۔ اس کا مصدر نَجَاةٌ و نَجْوٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۴۲ اَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ:- شیطان نے اس کو بھلا دیا۔ (اَنْسٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسَاءٌ ۔ (الشَّيْطٰنُ) سرکش، نافرمان۔ جمع شَيَاطِيْنُ ۔

۴۲ بِضْعَ سِنِيْنَ:- چند سال۔ (بِضْعٌ) کا لفظ تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (سِنِيْنَ) سَنَةٌ کی جمع حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں اس کی جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سُنُوْنَ استعمال ہوتی ہے۔

۴۳ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ:— موٹی گائیں۔ (بَقَرَاتٌ) کا واحد بَقَرَةٌ معنی گائے۔ (سِمَانٌ) کا واحد سَمِیْنَةٌ معنی موٹی۔

۴۳ عِجَافٌ:— دبلی، کمزور، لاغر۔ اس کا واحد عَجْفَاءُ ہے۔

۴۳ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ:— ہری بالیں۔ (سُنْبُلٰتٌ) کا واحد سُنْبُلَةٌ معنی بال۔ (خُضْرٌ) کا واحد خَضْرَاءُ معنی ہری۔

۴۳ یٰبِسٰتٍ:— خشک، سوکھی۔ یہ اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد یَابِسَةٌ اور مصدر یُبْسٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ اَفْتُوْنِیْ:— تم لوگ مجھے بتاؤ، تم لوگ مجھے خبر دو۔ (اَفْتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْتَاءٌ۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ، یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۳ تَعْبُرُوْنَ:— تم لوگ تعبیر بتاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَبْرٌ معنی تعبیر بیان کرنا۔

۴۴ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ:— پریشان خواب۔ اس سے مراد جھوٹے خواب ہیں۔ (تفسیر بیضاوی)۔ (اَضْغَاثٌ) کا واحد ضِغْثٌ اس کے معنی تر اور خشک گھاس کا مٹھا۔ (اَضْغَاثُ اَخْبَارٍ) ایسی مخلوط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو۔ (اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ) ایسے پریشان خواب جن کی کوئی تعبیر نہ دی جا سکے۔ ترکیب میں یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت (ھٰذِہٖ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ) ہے۔

۴۵ اِدَّکَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ:— اس (ساقی) نے ایک مدت کے بعد یاد کیا۔ (اِدَّکَرَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدِّکَارٌ۔ (اِدَّکَرَ) اصل میں اِذْتَکَرَ ہے۔ ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا، اِدَّکَرَ ہو گیا۔ اِدِّکَارٌ مصدر میں بھی یہی تبدیلی ہوئی ہے۔ (اُمَّةٌ) کے معنی مدت، وقت۔ جمع: اُمَمٌ۔

۴۶ اَلصِّدِّیْقُ:— صدق مجسم، بہت سچا۔ صِدْقٌ سے فِعِّیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۶ اَفْتِنَا:۔ آپ ہم کو بتا دیجیے، آپ ہم کو خبر دیجیے۔ (اَفْتِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْتَاءٌ. (نا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۴۷ تَزْرَعُوْنَ:۔ تم لوگ کھیتی کرو گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَرْعٌ. علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ، یہ فعل مضارع، فعل امر کے معنی میں ہے، مبالغہ کے طور پر فعل مضارع کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے، یعنی فعل امر کے ذریعہ کسی کام کو لازم کرنا ہوتا ہے، گویا کہ اس کام کو پہلے ہی سے تم اپنے اوپر لازم سمجھ رہے ہو، اس لیے اس کا حکم دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ فعل مضارع کے ذریعہ اس کی خبر دی جا رہی ہے۔

۴۷ دَاَبًا:۔ متواتر، لگاتار۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی لگاتار کوشش کرنا۔ یہاں حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حال کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (دَائِبِيْنَ) ہے۔ یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مفعول مطلق ہونے کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (تَدْاَبُوْنَ دَاَبًا) ہے۔

۴۷ مَاحَصَدْتُّمْ:۔ جو تم نے فصل کاٹی۔ (ما) اسم موصول ہے۔ (حَصَدْتُّمْ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَصْدٌ، حَصَادٌ و حِصَادٌ ہے۔

۴۷ ذَرُوْهُ:۔ تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۸ تُحْصِنُوْنَ:۔ تم لوگ محفوظ کر لو گے، تم لوگ ذخیرہ کر لو گے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَانٌ.

۴۹ يُغَاثُ النَّاسُ:۔ لوگوں پر بارش کی جائے گی۔ (يُغَاثُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَيْثٌ. (النَّاسُ) کے معنی لوگ۔ یہ لفظ قَوْمٌ و رَهْطٌ کی طرح جمع کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد اِنْسَانٌ ہے۔ (منجد)۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۴۹ یَعْصِرُوْنَ:— وہ لوگ نچوڑیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَصْرٌ معنی نچوڑنا۔

۵۰ اِئْتُوْنِیْ بِهٖ:— تم ان کو میرے پاس لے آؤ۔ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ معنی آنا۔ با، حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا۔ معنی لانا۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (بِـــهٖ) میں ب حرف جر اور (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۵۱ مَا خَطْبُکُنَّ:— تم عورتوں کا کیا حال ہے، تم عورتوں کا کیا معاملہ ہے۔ (مَا) اسم استفہام ہے۔ (خَطْبٌ) کے معنی حالت، معاملہ۔ جمع: خُطُوْبٌ. (کُنَّ) ضمیر جمع مؤنث حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۵۱ حَاشَ لِلّٰهِ:— پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس کی تفصیل سورۂ یوسف آیت (۳۱) میں دیکھیے۔

۵۱ حَصْحَصَ الْحَقُّ:— حق بات ظاہر ہوگئی۔ (حَصْحَصَ) باب فعللۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَصْحَصَةٌ. (الْحَقُّ) کے معنی سچ، سچی بات، یقینی بات، ثابت شدہ چیز، ثابت شدہ حصہ۔ جمع: حُقُوْقٌ.

۵۱ اَنَـا رَاوَدْتُّهٗ:— میں نے ان کو پھسلایا۔ (رَاوَدْتُّ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر مُرَاوَدَةٌ. (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ الصّٰدِقِیْنَ:— سچے لوگ۔ صِدْقٌ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: صَادِقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ لَمْ اَخُنْهُ:— میں نے اس سے خیانت نہیں کی۔ (لَمْ اَخُنْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بلم، صیغہ واحد متکلم، مصدر خِیَانَةٌ. (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پارہ (۱۲) مکمل ہوگیا

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ پارہ (۱۳) سورۂ یوسف

آیت نمبر

۵۳ مَآ اُبَرِّئُ :- میں بری نہیں کرتا ہوں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْرِئَةٌ ہے۔

۵۳ اَمَّارَةٌ :- بہت حکم دینے والا۔ یہ فعالہ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اَمْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ :- بہت مغفرت فرمانے والا۔ بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۵۴ اِئْتُوْنِیْ بِهٖ :- تم ان کو (یوسف علیہ السلام کو) میرے پاس لے آؤ۔ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ معنی آنا۔ (باء) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا۔ معنی لانا۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ اس کے بعد (بِهٖ) میں (ب) حرف جر ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے۔

۵۴ اَسْتَخْلِصْهُ :- میں ان کو (یوسف علیہ السلام کو) خالص کرلوں گا۔ (اَسْتَخْلِصْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْتِخْلَاصٌ۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۵۴ مَكِيْنٌ :- عزت والا، معزز۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر مَكَانَةٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی مرتبہ والا ہونا۔

۵۴ اَمِيْنٌ :- امانت دار، معتبر۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر اَمَانَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معنی امانت دار ہونا۔ یہ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ مَكَّنَّا :- ہم نے ٹھہرایا، ہم نے قدرت دی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے۔

۵۶ يَتَبَوَّأُ :- وہ ٹھہریں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَوُّءٌ ہے۔

۵۸ مُنْكِرُوْنَ :- انکار کرنے والے، نہ پہچاننے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْكِرٌ اور مصدر اِنْكَارٌ ہے۔

۵۹ جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ :- انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) ان کا سامان (غلہ) تیار کر دیا۔ (جَهَّزَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجْهِيْزٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (جَهَازٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَجْهِزَةٌ ہے۔

۵۹ اُوْفِيْ :- میں پورا کرتا ہوں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِيْفَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ وَفِيٌّ ہے۔

۵۹ اَلْمُنْزِلِيْنَ :- مہمان نوازی کرنے والے، اتارنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُنْزِلٌ اور مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۶۱ سَنُرَاوِدُ عَنْهُ :- عنقریب ہم ان کو طلب کریں گے، عنقریب ہم ان کو مانگیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل کے معنی کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ہے۔ (نُرَاوِدُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُرَاوَدَةٌ ہے۔

۶۲ بِضَاعَتَهُمْ :- ان کی پونجی، ان کا سرمایہ۔ (بِضَاعَةٌ) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع: بَضَائِعُ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۲ رِحَالِهِمْ :- ان کے سامان، ان کے کجاوے۔ (رِحَالٌ) کا واحد: رَحْلٌ معنی کجاوہ، سامان۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۳ مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ :- ہم سے غلہ روک دیا گیا۔ (مُنِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد مذکر غائب، مصدر مَنْعٌ ہے۔ (الْكَيْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ناپنا۔ یہاں (كَيْل) سے مراد غلہ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۶۳ نَكْتَلْ :۔ ہم غلہ لائیں گے۔ ہم ناپ کر غلہ لائیں گے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِكْتِيَالٌ ہے۔ یہ اصل میں نَكْتَالُ ہے جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ الف اور لام میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف ساقط ہوگیا۔ نَكْتَلْ ہوگیا ہے۔

۶۴ هَلْ اٰمَنُكُمْ :۔ میں تمھارا اعتبار نہیں کروں گا۔ (هَلْ) برائے نفی ہے۔ (اٰمَنُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَمْنٌ اور اَمَنٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۵ مَا نَبْغِىْ :۔ ہم کو کیا چاہیے۔ (مَا) برائے استفہام۔ (نَبْغِىْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَغْىٌ ہے۔

۶۵ نَمِيْرُ اَهْلَنَا :۔ ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلہ لائیں گے۔ (نَمِيْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَيْرٌ ہے۔ (اَهْلٌ) کے معنی گھر والے، رشتہ دار۔ جمع: اَهْلُوْنَ اور اَهَالِىْ ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۶۶ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ :۔ یہاں تک کہ تم مجھ کو دو۔ (حَتّٰى) ناصبہ غایت کے لیے ہے۔ (تُؤْتُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ ہے۔ (تُؤْتُوْا) یہ اصل میں (تُؤْتُوْنَ) ہے حتّٰی کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا۔ (تُؤْتُوْا) ہوگیا۔ (نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔

۶۶ مَوْثِقًا :۔ پختہ وعدہ، مضبوط عہد۔ اس کی جمع مَوَاثِقُ ہے۔

۶۶ وَكِيْلٌ :۔ نگہبان۔ فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ وَكْلٌ مصدر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ اٰوٰى اِلَيْهِ :۔ انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) ان کو (بنیامین کو) اپنے پاس ٹھہرایا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اٰوٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْوَاءٌ ہے۔

۶۹ لَا تَبْتَئِسْ :- آپ غمگین مت ہوں۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر (اِبْتِئَاسٌ) ہے۔

۷۰ السِّقَایَةَ :- پیالہ، پانی پینے کا برتن۔ جمع: سِقَایَاتٌ ہے۔

۷۰ اَذَّنَ :- اس نے پکارا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْذِیْنٌ ہے۔

۷۰ اَلْعِیْرُ :- قافلہ۔ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے۔ جمع: عِیْرَاتٌ ہے۔

۷۱ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِمْ :- وہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ (اَقْبَلُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔

۷۱ تَـفْـقِـدُوْنَ :- تم لوگ تلاش کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَقْدٌ ہے۔

۷۲ صُوَاعَ الْمَلِكِ :- بادشاہ کا پیمانہ، شاہی پیمانہ۔ (صُوَاعٌ) کے معنی پیمانہ۔ جمع: صِیْعَانٌ۔ (اَلْمَلِكُ) کے معنی بادشاہ۔ جمع: مُلُوْكٌ ہے۔

۷۲ زَعِیْمٌ :- ذمہ دار، ضامن۔ جمع: زُعَمَاءُ۔ زَعْمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ رَحْلِهٖ :- اس کا کجاوہ، اس کا سامان۔ جمع: رِحَالٌ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۶ وِعَاءٌ :- برتن، تھیلا۔ جمع: اَوْعِیَةٌ ہے۔

۷۶ كِدْنَا :- ہم نے تدبیر فرمائی باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر كَیْدٌ۔

۷۷ اَسَرَّهَا :- انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) اس کو چھپایا۔ انھوں نے اس کو پوشیدہ رکھا۔ (اَسَرَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع وہ بات ہے جو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہی تھی، یعنی یوسف علیہ السلام کی طرف چوری کی نسبت۔

۸۰ اِسْتَایْـئَسُوْا :- وہ لوگ مایوس ہوگئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر اِستیئاسٌ ہے۔

۸۰ خَلَصُوْا :- وہ لوگ الگ ہو گئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خُلُوْصٌ اور خَلَاصٌ ہے۔

۸۰ نَجِیًّا :- سرگوشی کرنے والا۔ یہ مصدر اسم فاعل مُتَنَاجِیْنَ کے معنی میں ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کا مصدر نجوٌ اور نجویٰ ہے۔ باب نصر سے ہے

۸۰ فَرَّطْتُمْ :- تم نے کوتاہی کی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفْرِیْطٌ ہے۔

۸۰ لَنْ اَبْرَحَ :- میں ہرگز جدا نہیں ہوں گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَرَحٌ ہے۔

۸۲ اَلْعِیْرُ :- قافلہ۔ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے۔ جمع عِیْرَاتٌ ہے۔

۸۲ اَقْبَلْنَا :- ہم آئے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔

۸۳ سَوَّلَتْ :- اس نے (تمہارے نفسوں نے) بات بنالی، اس نے مزین کیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِیْلٌ ہے۔

۸۳ صَبْرٌ جَمِیْلٌ :- اچھا صبر، وہ صبر جس میں شکایت نہ ہو۔ ترکیب میں یہ خبر ہے، اس کا مبتدا محذوف ہے یا یہ مبتدا ہے اس کی خبر محذوف ہے اس کی اصل عبارت " اَمْرِیْ صَبْرٌ جَمِیْلٌ " یا " صَبْرٌ جَمِیْلٌ اَجْمَلُ " ہے (تفسیر مظہری)۔

۸۴ تَوَلّٰی :- اس نے رخ پھیر لیا۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔

۸۴ یٰاَسَفٰی :- ہائے افسوس۔ اس میں آخر کا الف یائے متکلم سے بدلا ہوا ہے۔ یعنی اس کی اصل عبارت یَااَسَفِیْ ہے۔ یاء متکلم کو الف سے بدل دیا گیا یٰاَسَفٰی ہو گیا۔

۸۴ اِبْیَضَّتْ عَیْنٰهُ :- ان کی (یعقوب علیہ السلام کی) دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں۔ (اِبْیَضَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْیِضَاضٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔(عَیْنَاهُ) عَیْنٌ کا تثنیہ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ جمع: عُیُونٌ
ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔

۸۴ کَظِیْمٌ:— غمگین، رنجیدہ، غم سے گھٹنے والا۔ کَظْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ تَفْتَؤُا تَذْکُرُ:— آپ برابر یاد کرتے رہیں گے۔(تَفْتَؤُا) اس کی اصل لَاتَفْتَؤُا ہے اس میں لائے نفی محذوف ہے۔(تفسیر مظہری) یہ باب سمع سے افعال ناقصہ میں سے ہے۔ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ اس میں فعل ماضی اور مضارع کے علاوہ کوئی دوسرا فعل مستعمل نہیں ہے۔(تَذْکُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، مصدر ذِکْرٌ ہے۔

۸۵ حَرَضًا:— بیمار، ہلاکت کے قریب، وہ شخص جس کو غم گھلا دے۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔

۸۶ بَثِّیْ:— میرا غم۔(بَثٌّ) کے معنی سخت غم جس پر صبر نہ ہو سکے یہاں تک کہ اس کو لوگوں کے سامنے بیان کر دیا جائے۔(تفسیر جلالین) بَثٌّ باب نصر سے مصدر ہے معنی بیان کرنا۔

۸۷ تَحَسَّسُوْا:— تم لوگ تلاش کرو، باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحَسُّسٌ۔

۸۷ لَاتَایْئَسُوْا:— تم لوگ ناامید مت ہو۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَیْسٌ اور اِیَاسٌ ہے۔

۸۷ رَوْحِ اللّٰہِ:— اللہ تعالیٰ کی رحمت۔(رَوْحٌ) کے معنی رحمت، مہربانی۔

۸۸ بِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ:— ناقص پونجی، حقیر سامان، نکمی چیز۔(بِضَاعَةٌ) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع: بَضَائِعُ ہے۔(مُزْجَاةٌ) باب افعال سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر اِزْجَاءٌ ہے معنی ہانکنا، واپس کرنا۔ بِضَاعَةٌ مُزْجَاةٌ کے معنی ایسی پونجی جو واپس کر دی جائے۔

۸۸ اَوْفِ:— آپ پورا کر دیجیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْفَاءٌ ہے۔

۸۸ اَلْکَیْلَ:— ناپ اس سے مراد غلہ ہے۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی ناپنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۸۸ تَصَدَّقْ:- آپ بخشش کر دیجیے، آپ خیرات (سمجھ کر) دے دیجیے۔ باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصَدُّقٌ ہے۔

۹۱ اٰثَرَكَ اللّٰهُ:- اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضیلت عطا فرمائی۔ (اٰثَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْثَارٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۲ لَاتَثْرِيْبَ عَلَيْكُمْ:- تم پر کوئی ملامت نہیں تم پر کوئی الزام نہیں۔ (تَثْرِيْبٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی ملامت کرنا، مذمت کرنا۔

۹۳ اَلْقُوْهُ:- تم اس کو ڈال دو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اِلْقَاءٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قَمِيْصٌ ہے۔

۹۴ فَصَلَتِ الْعِيْرُ:- قافلہ چلا۔ قافلہ جدا ہوا۔ (فَصَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَصْلٌ ہے (اَلْعِيْرُ) کے معنی قافلہ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے، جمع عِيْرَاتٌ۔

۹۴ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ:- اگر تم مجھ کو بڑھاپے میں بہکی ہوئی باتیں کرنے والا نہ سمجھو۔ (تُفَنِّدُوْا) یہ اصل میں تُفَنِّدُوْنَ ہے۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفْنِيْدٌ ہے۔ (نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف، مفعول بہ ہے۔ یائے محذوف پر دلالت کرنے کے لئے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۹۶ اَلْبَشِيْرُ:- خوش خبری دینے والا۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع بُشَرَاءُ اور مصدر بُشْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اٰوٰى اِلَيْهِ:- انھوں نے (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اپنے پاس جگہ دی۔ (اٰوٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْوَاءٌ ہے۔

۱۰۰ خَرُّوْا لَهٗ:- وہ سب لوگ ان کے (یوسف علیہ السلام کے) سامنے (سجدہ میں) گر گئے۔ (خَرُّوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۰ سُجَّدًا :- سجدہ کرتے ہوئے، سجدہ کرنے والے، اس کا واحد سَاجِدٌ اور مصدر سُجُودٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہاں سجدہ اپنے حقیقی معنی میں ہے، (یعنی زمین پر پیشانی رکھنا) لیکن یہ سجدۂ عبادت نہیں تھا، جو ہر شریعت میں حرام ہے۔ بلکہ سجدۂ تعظیمی تھا۔ جو انبیائے سابقین کی شریعتوں میں جائز تھا، اور اسلامی شریعت میں ذریعۂ شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع ہوگیا ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن)

۱۰۰ يٰٓاَبَتِ :- اے میرے باپ! اصل میں یَاَبِیْ ہے۔ اس میں یائے متکلم کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کے شروع میں (یَا) حرف نداء ہے۔ (اَبٌ) کے معنی باپ، جمع: آبَاءٌ ہے۔

۱۰۰ الْبَدْوِ :- گاؤں، دیہات۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۰۰ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ :- شیطان نے جھگڑا ڈال دیا، شیطان نے فساد ڈال دیا۔ (نَزَغَ) باب فتح اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ ہے۔

۱۰۰ لَطِيْفٌ :- عمدہ تدبیر کرنے والا۔ لُطْفٌ سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۱ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ :- باتوں کی تفسیر، اس سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔ (تَاوِیْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی تفسیر کرنا۔ (اَلْاَحَادِیْثُ) کا واحد: حَدِیْثٌ معنی بات۔

۱۰۱ فَاطِرَ :- پیدا کرنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر فَطْرٌ ہے۔

۱۰۱ وَلِيّ :- میرا کارساز۔ وَلِیٌّ مضاف اور یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ یہ فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب حسب سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر وِلَايَةٌ ہے۔

۱۰۱ تَوَفَّنِيْ :- آپ مجھ کو وفات دیجیے۔ (تَوَفَّ) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفِّیْ ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۰۲ يَمْكُرُوْنَ :- وہ لوگ تدبیر کر رہے ہیں۔ (تدبیر کر رہے تھے) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۵ یَمُرُّوْنَ:۔ وہ لوگ گذرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر مُرُوْرٌ۔

۱۰۷ غَاشِیَةٌ:۔ احاطہ کرنے والی (آفت) گھیرنے والی (مصیبت) غَشْیٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ بَغْتَةً:۔ اچانک، ایکا یک۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اعراب القرآن) باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی اچانک آنا۔

۱۰۸ سُبْحٰنَ اللّٰہِ:۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اس کی اصل عبارت اُسَبِّحُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ ہے (اعراب القرآن)۔

۱۱۰ اِسْتَایْئَسَ الرُّسُلُ:۔ پیغمبر مایوس ہوگئے۔ (قوموں کے ایمان لانے سے) تفسیر مظہری۔ (اِسْتَایْئَسَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْئَاسٌ (الرُّسُلُ) کا واحد رَسُوْلٌ ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۱۰ نُجِّیَ:۔ اس کو نجات دی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْجِیَةٌ ہے۔

۱۱۰ بَاْسُنَا:۔ ہمارا عذاب۔ (بَاْسٌ) کے معنی عذاب۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۱ اُولِی الْاَلْبَابِ:۔ عقل مند لوگ۔ (اُولِیْ) جمع حالت جر میں ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد ذُوْ ہے۔ (اَلْبَابٌ) کا واحد لُبٌّ معنی عقل اور دانش۔

۱۱۱ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی:۔ تراشی ہوئی بات، گھڑی ہوئی بات۔ (حَدِیْثٌ) کے معنی بات، جمع اَحَادِیْثُ (یُفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَآءٌ ہے۔

۱۱۱ یُؤْمِنُوْنَ:۔ وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ رعد

سورۂ رعد قرآن کریم کی تیرہویں سورت ہے۔ یہ سورت مدنی ہے، اس میں کل پینتالیس آیتیں ہیں۔ اس سورت میں قرآن مجید کا کلام الٰہی اور اس کا حق ہونا بیان کیا گیا ہے، پھر توحید ورسالت کے دلائل ذکر کیے گئے ہیں، اور توحید ورسالت کے متعلق شبہات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

(رعد) ایک فرشتہ کا نام ہے، جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید میں مشغول رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ یعنی رعد فرشتہ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھتا رہتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رعد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جس کو بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہیں جن کے ذریعہ وہ بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

اس سورت میں رعد فرشتہ کا ذکر کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ رعد ہے۔

آیت نمبر

۱ اُنْزِلَ :- وہ (قرآن کریم) نازل کیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۲ رَفَعَ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) بلند فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَفْعٌ ہے۔

۲ عَمَدٍ :- کھمبے، ستون۔ واحد: عِمَادٌ ہے۔

۲ اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ :- وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔ امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ "اِسْتِوَاءٌ" اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، جس کی کیفیت معلوم نہیں ہے۔ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم ہے، اور اس کی کیفیت مجہول ہے، اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (تفسیر مظہری) (اِسْتَوٰی) باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔ (اَلْعَرْشُ) کے معنی تخت شاہی۔ اس کی جمع: اَعْرَاشٌ اور عُرُوْشٌ ہے۔

۲ سَخَّرَ:— اس نے کام میں لگا دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔

۲ اَجَلٍ مُّسَمًّى:— معین وقت، مقررہ مدت۔ (اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت۔ (مُسَمًّى) مقرر کیا ہوا، معین کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر مصدر تَسْمِیَۃٌ ہے۔

۲ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ:— وہ (اللہ تعالیٰ) دلائل بیان فرماتے ہیں۔ (یُفَصِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْصِیْل۔ (اَلْاٰیٰتُ) کے معنی دلائل، نشانیاں۔ اس کا واحد: اٰیَۃٌ ہے۔

۳ مَدَّ الْاَرْضَ:— اس نے (اللہ تعالیٰ نے) زمین کو پھیلایا۔ (مَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (اَلْاَرْضُ) کے معنی زمین۔ جمع: اَلْاَرْضُوْنَ اور اَلْاَرَاضِیْ۔

۳ رَوَاسِیَ:— پہاڑ۔ اس کا واحد: رَاسِیَۃٌ ہے۔

۳ اَنْھٰرًا:— نہریں۔ اس کا واحد: نَھْرٌ ہے۔

۳ زَوْجَیْنِ:— دو قسمیں، یعنی ہر قسم کے پھلوں میں سے اللہ تعالیٰ نے دو دو قسمیں بنائی ہیں۔ جیسے میٹھا اور کھٹا، سفید اور سیاہ، چھوٹا اور بڑا۔ (تفسیر بیضاوی) اس کا واحد زَوْجٌ اور جمع: اَزْوَاجٌ ہے۔

۳ یُغْشِیْ:— وہ چھپا دیتا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْشَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ غَشْیٌ ہے۔

۴ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ:— ایک دوسرے سے ملے ہوئے ٹکڑے۔ (قِطَعٌ) کے معنی ٹکڑے۔ اس کا واحد: قِطْعَۃٌ ہے۔ (مُتَجَاوِرَاتٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُتَجَاوِرَۃٌ اور مصدر تَجَاوُرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۴ نَخِيلٌ صِنْوَانٌ :- کھجور کے درخت جن کی جڑ ایک ہو۔(نَخِيلٌ) کے معنی کھجور کے درخت۔ اس کا واحد نَخِيلَةٌ ہے۔(صِنْوَانٌ) ایسے درخت جن کی جڑ ایک ہو۔ اس کا واحد صِنْوٌ ہے۔

۴ يُسْقَىٰ :- اس کو سیراب کیا جاتا ہے۔ اس کو پانی دیا جاتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔

۴ الْأُكُلِ :- میوہ، پھل۔ اس کی جمع آكالٌ ہے۔

۵ الْأَغْلَٰلُ :- طوق۔ اس کا واحد غُلٌّ ہے۔

۵ أَعْنَاقِهِمْ :- ان کی گردنیں۔(أَعْنَاقٌ) کا واحد عُنُقٌ معنی گردن۔

۶ الْمَثُلَٰتُ :- سزائیں۔ سزا کے واقعات۔ واحد مَثُلَةٌ ہے۔

۸ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ :- پیٹ جو سکڑتے اور بڑھتے ہیں۔(ترجمہ شیخ الہند) رحم میں جو کمی اور بیشی ہوتی ہے۔(ترجمہ حضرت تھانوی)(مَا) موصولہ یا مصدریہ ہے۔
(تَغِيضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَيْضٌ ہے۔(أَرْحَامٌ) کا واحد رَحِمٌ اور رِحْمٌ اور رَحْمٌ معنی بچہ دانی۔(تَزْدَادُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْدِيَادٌ یا اصل میں اِزْتِيَادٌ ہے۔ اس میں تاء افتعال کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔

۹ الْمُتَعَالِ :- بہت بلند، بہت برتر، بہت عالی شان۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں الْمُتَعَالِي ہے۔ تخفیف کے لیے آخر سے یا حذف کردی گئی ہے۔ اس کا مادہ عُلُوٌّ ہے۔

۱۰ أَسَرَّ الْقَوْلَ :- اس نے آہستہ بات کہی۔(أَسَرَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إِسْرَارٌ ۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع أَقْوَالٌ ہے۔

۱۰ جَهَرَ بِهِ :- اس نے پکار کر بات کہی۔ اس نے بلند آواز سے بات کہی۔(جَهَرَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَهْرٌ۔(بِهِ) میں ضمیر کا مرجع قول ہے۔

۱۰ مُسْتَخْفٍ :- چھپنے والا۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِسْتِخْفَاءٌ اور مادہ خَفْيٌ ہے۔(مُسْتَخْفٍ) اصل میں مُسْتَخْفِيٌ ہے، ضمہ یاء پر دشوار تھا،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اس لیے یاء کو ساکن کر دیا۔ پھر یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے۔ (اس لیے کہ تنوین نون ساکن کو کہتے ہیں) اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُسْتَخْفٍ ہو گیا۔

۱۰ سَارِبٌ:۔ راستہ میں چلنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر سُرُوْبٌ ہے۔

۱۱ مُعَقِّبٰتٌ:۔ باری باری آنے والے (فرشتے) یکے بعد دیگرے آنے والے (فرشتے) یعنی دن میں حفاظت کرنے والے فرشتے الگ ہیں، اور رات میں حفاظت کرنے والے فرشتے الگ ہیں جو باری باری آتے رہتے ہیں۔ (مُعَقِّبٰتٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد مُعَقِّبَةٌ اور مصدر تَعْقِیْبٌ ہے۔

۱۱ لَا مَرَدَّ لَهٗ:۔ اس کے لیے لوٹنا نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس مصیبت کے بھیجنے کا ارادہ فرما لیتے ہیں۔ وہ لوٹنے والی نہیں ہے۔ (مَرَدٌّ) مصدر میمی ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ وَالٍ:۔ مددگار، کارساز۔ وِلَایَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (وَالٍ) اصل میں وَالِیٌ ہے۔ اس میں قاضٍ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، اس لیے یاء کو ساکن کر دیا۔ یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہو گئے۔ (اس لیے کہ تنوین نون ساکن کو کہتے ہیں) اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ وَالٍ ہو گیا۔

۱۲ یُنْشِئُ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) بلند فرماتے ہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) پیدا فرماتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔

۱۲ السَّحَابَ الثِّقَالَ:۔ بھاری بادل، (پانی سے) بھرے ہوئے بادل۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل، اس کی جمع سُحُبٌ ہے۔ بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں۔ (ثِقَالٌ) کا واحد ثَقِیْلٌ معنی بھاری، بوجھل۔

۱۳ الرَّعْدُ:۔ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بادلوں پر مقرر فرمایا ہے۔ اسکے پاس آگ کے کوڑے ہیں، جن سے بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی شریف)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳ الصَّوَاعِقَ:۔ بجلیاں، اس کا واحد: صَاعِقَةٌ ہے۔

۱۳ يُجَادِلُوْنَ:۔ وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ باب مفاعلہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔

۱۳ شَدِيْدُ الْمِحَالِ:۔ بڑی قوت والا۔ سخت تدبیر کرنے والا۔ (شَدِيْدٌ) شِدَّةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ (مِحَالٌ) فعال کے وزن پر باب مفاعلہ سے مصدر ہے۔ معنی تدبیر کرنا۔ قوت استعمال کرنا اس کا مادہ مَحْلٌ ہے۔

۱۴ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ:۔ وہ لوگ درخواست قبول نہیں کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۱۴ كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ:۔ جیسے اپنے دونوں ہاتھوں کو (پانی کی طرف) پھیلانے والا۔ شروع میں کاف حرف جر برائے تشبیہ ہے۔ (بَاسِطٌ) بَسْطٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (كَفَّيْهِ) اصل میں كَفَّيْنِ ہے۔ (ہ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا ہے اس کا واحد كَفٌّ اور جمع: كُفُوْفٌ ہے۔

۱۴ لِيَبْلُغَ فَاهُ:۔ تاکہ وہ (پانی) اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ (لِيَبْلُغَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ یہ فعل مضارع اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (فَاهُ) يَبْلُغَ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس میں (فَا) مضاف اور (ہ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع بَاسِطٌ ہے۔ (فُوْ) اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔ اس کا اعراب حالت رفعی میں واو، حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یاء کے ساتھ آتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ واحد ہو اور یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔

۱۵ طَوْعًا وَّ كَرْهًا:۔ خوشی اور مجبوری سے، خوشی اور مجبوری کی حالت میں۔ یعنی فرشتے اور مؤمنین خوشی سے اور منافقین اور مجبور کیے ہوئے مشرکین مجبوری سے سجدہ کرتے ہیں۔ (تفسیر مظہری) یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت طَائِعِيْنَ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
وَ کَارِهِیْنَ ہے۔

۱۵ اَلْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ:— صبح اور شام کے وقتوں میں۔(اَلْغُدُوِّ) کا واحد غُدْوَۃٌ بمعنی صبح کا وقت۔ (اَلْاٰصَالُ) کا واحد اَصِیْلٌ ہے۔ معنی شام کا وقت۔

۱۶ اَلْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ:— اندھا اور دیکھنے والا۔ یہ کافر اور مومن کی مثال ہے۔(اَلْاَعْمٰی) اندھا۔(یہ کافر کی مثال ہے) اس کی جمع عُمْیٌ ہے۔(اَلْبَصِیْرُ) کے معنی دیکھنے والا (یہ مومن کی مثال ہے) اس کی جمع بُصَرَآءُ ہے۔

۱۶ اَلظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ:— اندھیرے اور روشنی۔(یہ کفر اور ایمان کی مثال ہے)۔(اَلظُّلُمٰتُ) کا واحد ظُلْمَۃٌ ہے معنی تاریکی مراد کفر ہے۔(اَلنُّوْرُ) کے معنی روشنی مراد ایمان ہے۔ اس کی جمع اَنْوَارٌ ہے۔

۱۷ سَالَتْ اَوْدِیَۃٌ:— نالے بہنے لگے۔ یہاں پر بہنا پانی کی صفت ہے۔ اور نالے کی طرف بہنے کی نسبت مجاز کے طور پر ہے۔(سَالَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَیْلٌ اور سَیَلَانٌ ہے۔(اَوْدِیَۃٌ) کا واحد وَادٍ معنی نالا۔

۱۷ اِحْتَمَلَ السَّیْلُ:— سیلاب (خس وخاشاک کو) بہالایا۔(اِحْتَمَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتِمَالٌ ہے معنی اٹھانا۔(سَیْلٌ) کے معنی سیلاب۔ جمع سُیُوْلٌ ہے۔

۱۷ زَبَدًا رَّابِیًا:— پھولا ہوا جھاگ۔ مراد خس وخاشاک (کوڑا کرکٹ)(زَبَدًا) کے معنی جھاگ، جمع اَزْبَادٌ (رَابِیًا) باب نصر سے اسم فاعل ہے۔ اس کا مصدر رِبَاءٌ اور رُبُوٌّ ہے معنی چڑھنا، اوپر آنا۔

۱۷ یُوْقِدُوْنَ:— وہ لوگ تپاتے ہیں، وہ لوگ جلاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْقَادٌ معنی جلانا۔

۱۷ اِبْتِغَآءَ حِلْیَۃٍ:— زیور طلب کرنے کے لیے۔(اِبْتِغَآءَ) باب افتعال سے مصدر ہے۔ معنی طلب کرنا۔(حِلْیَۃٌ) کے معنی زیور، جمع حِلیٌ اور حُلِیٌّ ہے۔(اِبْتِغَآءَ) یہاں پر مفعول لہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷ یَذْهَبُ جُفَاءً :- وہ پھینک دیا جاتا ہے۔ (یَذْهَبُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَهَابٌ ہے۔ (جُفَاءٌ) بے کار، ناکارہ، پھینکا ہوا۔ وہ کوڑا جس کو پانی کا بہاؤ پھینک دیتا ہے۔

۱۸ اِسْتَجَابُوْا :- ان لوگوں نے کہنا مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۱۸ اَلْحُسْنٰى :- اچھا بدلہ، اس سے مراد جنت ہے۔ (حُسْنٰى) یہ فُعْلٰى کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔ یہاں پر صفت واقع ہے اس کی اصل عبارت اَلْمَثُوْبَةُ الْحُسْنٰى ہے۔

۱۸ بِئْسَ الْمِهَادُ :- وہ برا ٹھکانا ہے۔ (بِئْسَ) فعل ذم ہے۔ جو کسی چیز کی برائی بیان کرنے کیلئے آتا ہے۔ (اَلْمِهَادُ) ترکیب میں فاعل ہے، اور (بِئْسَ) فعل ذم کا مخصوص بالذم محذوف ہے، اس کی اصل عبارت بِئْسَ الْمِهَادُ هِیَ ہے۔ هِیَ ضمیر کا مرجع جَهَنَّمُ ہے۔ جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (اَلْمِهَادُ) کے معنی آرام گاہ، قرارگاہ، ٹھکانا۔ جمع: مُهُدٌ اور مُهُدٌ اور اَمْهِدَةٌ ہے۔

۱۹ یَتَذَكَّرُ :- وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔

۲۲ یَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ :- وہ لوگ برائی کو بھلائی سے ٹال دیتے ہیں۔ یعنی بدسلوکی کے بدلہ میں حسن سلوک کرتے ہیں۔ (یَدْرَءُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَرْءٌ ہے۔ (اَلْحَسَنَةُ) کے معنی بھلائی۔ جمع: حَسَنَاتٌ ہے۔ (اَلسَّیِّئَةُ) کے معنی برائی۔ جمع: سَیِّئَاتٌ ہے۔

۲۲ عُقْبَى الدَّارِ :- آخرت کا گھر۔ اس صورت میں یہ اضافت مقلوبی ہے، یعنی عُقْبٰى اصل کے اعتبار سے مضاف الیہ ہے، اس کو مضاف بنا دیا گیا ہے۔ (عُقْبٰى) کے معنی آخرت۔ (دَارٌ) کے معنی گھر۔ جمع: دُوْرٌ، اَدْوُرٌ اور دِیَارٌ ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے "عُقْبَى الدَّارِ" کا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مطلب "دارِ آخرت میں اچھا انجام" بیان کیا ہے۔

۲۶ يَبْسُطُ :— وہ کشادہ کرتا ہے، وہ زیادہ دیتا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔

۲۶ يَقْدِرُ :— وہ تنگ کرتا ہے، وہ گھٹا دیتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۲۷ اَنَابَ :— وہ متوجہ ہوا، وہ مائل ہوا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔

۲۹ طُوْبٰی :— خوش حالی۔ (طوبیٰ) جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سایہ میں سوار سو سال تک چلے گا۔ پھر بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر جلالین)۔ (طُوْبٰی) طِیْبٌ سے فعلی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔

۲۹ حُسْنَ مَآبٍ :— اچھا ٹھکانا۔ (حُسْنٌ) مصدر ہے۔ یہ حَسَنٌ صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ (مَآبٌ) کے معنی ٹھکانا۔ یہ اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ مَتَابِ :— میرا لوٹنا، میرے لوٹنے کی جگہ۔ تَوْبٌ سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے۔ یہ اصل عبارت کے اعتبار سے مَتَابِیْ ہے۔ اس کے آخر سے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے، تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۳۱ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا :— کیا ایمان والوں کو دل جمعی نہیں ہوئی (ترجمہ تھانوی) کیا ایمان والوں نے جانا نہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے (لَمْ يَايْئَسْ) کا ترجمہ لَمْ يَعْلَمْ کیا ہے۔ (اٰمَنُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔

۳۱ قَارِعَةٌ :— حادثہ، صدمہ، مصیبت۔ جمع قَوَارِعُ ہے۔

۳۱ اَلْمِيْعَادَ :— وعدہ، عہد۔ جمع مَوَاعِيْدُ اس کا مادہ وَعْدٌ ہے۔

۳۲ اُسْتُهْزِئَ :— اس سے مذاق کیا گیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۳۲ اَمْلَيْتُ :- میں نے مہلت دی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم،
مصدر اِمْلَاءٌ ہے۔
۳۲ عِقَابِ :- میری سزا۔ یہ اصل میں عِقَابِيْ ہے۔ آخر سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور
یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔ (عِقَابٌ) فعال کے وزن
پر باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ معنی سزا دینا۔
۳۳ هَادٍ :- راستہ بتلانے والا، رہنمائی کرنے والا۔ یہ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر
هُدًى اور هِدَايَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (هَادٍ) اصل میں هَادِيٌ
(هَادِيُنْ) ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا ساکن کر دیا، پھر یاء اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین
ہو گیا، یاء گر گئی هَادٍ ہو گیا۔
۳۴ وَاقٍ :- بچانے والا۔ یہ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر وِقَايَةٌ ہے۔ باب ضرب
سے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں لفظ هَادٍ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل آیت
(۳۳) میں دیکھیے۔
۳۵ اُكُلُهَا دَائِمٌ :- اس کا (جنت کا) پھل ہمیشہ رہے گا۔ (اُكُلٌ) کے معنی پھل۔ جمع: آكَالٌ۔
(هَا) ضمیر مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ (دَائِمٌ) یہ دَوَامٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر
ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶ مَاٰبِ :- میرا لوٹنا، میرے لوٹنے کی جگہ۔ اس کی اصل مَاٰبِيْ ہے۔ آخر سے یائے متکلم کو
حذف کر دیا گیا۔ اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔ یہ لفظ
اَوْبٌ سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۹ اُمُّ الْكِتٰبِ :- اصل کتاب۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔
۴۱ لَا مُعَقِّبَ :- کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اس کے شروع میں لائے نفی جنس ہے۔ (مُعَقِّبٌ)
باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر تَعْقِيْبٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ ابراہیم

سورۂ ابراہیم مکی ہے۔ یہ قرآن مجید کی چودہویں سورت ہے۔ اس سورت کے شروع میں قرآن کریم کی حقانیت اور نبوت و رسالت کا بیان ہے۔ پھر توحید کا مضمون اور اس کے دلائل کا ذکر ہے، اسی سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ ابراہیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔

آیت نمبر

۱ اَلْعَزِیْزِ :- بہت زبردست، بہت غالب۔ عِزَّۃٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱ اَلْحَمِیْدِ :- بہت قابل تعریف، بہت لائق تعریف، سب خوبیوں والا۔ حَمْدٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳ یَسْتَحِبُّوْنَ :- وہ لوگ پسند کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِسْتِحْبَابٌ ہے۔

۳ عِوَجًا :- کجی، ٹیڑھا پن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ یہ حال یا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵ ذَکِّرْهُمْ :- آپ ان کو یاد دلایئے، (ذَکِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَذْکِیْرٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵ اَیّٰمِ اللّٰہِ :- اللہ تعالیٰ کی نعمتیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ اَیّٰمِ اللّٰہِ سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ حضرت مقاتل نے فرمایا۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے واقعات (نعمت اور عذاب جو پہلی امتوں میں پیش آئے۔) (تفسیر مظہری)

۵ صَبَّارٍ :- بہت صبر کرنے والا۔ صَبْرٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵ شَكُوْرٍ :- بہت شکر کرنے والا۔ شُكْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ يَسُوْمُوْنَكُمْ :- وہ لوگ تم کو تکلیف پہنچاتے ہیں (پہنچاتے تھے) يَسُوْمُوْنَ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْمٌ ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶ يَسْتَحْيُوْنَ :- وہ لوگ زندہ رکھتے ہیں (رکھتے تھے) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْيَاءٌ ہے۔

۷ تَاَذَّنَ :- اس نے (پروردگار نے) اطلاع فرما دی۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَذُّنٌ ہے۔

۸ غَنِيٌّ :- بے نیاز، بے احتیاج۔ غِنًی مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸ حَمِيْدٌ :- بہت قابل تعریف، بہت لائق تعریف، سب خوبیوں والا۔ حَمْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۹ مُرِيْبٍ :- تردد میں ڈالنے والا، بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِرَابَةٌ ہے۔

۱۰ سُلْطٰنٍ :- دلیل، معجزہ۔ جمع سَلَاطِيْنُ ہے۔

۱۰ يَمُنُّ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) احسان فرماتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ ہے۔

۱۵ اِسْتَفْتَحُوْا :- ان لوگوں نے فیصلہ طلب کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْتَاحٌ ہے۔

۱۵ خَابَ :- وہ ناکام ہوا، وہ بے مراد ہوا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَيْبَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۵ جَبَّارٍ:- سرکش، متکبر۔ جَبْرٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ عَنِيْدٍ:- ضدی، مخالف۔ عُنُوْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ يُسْقٰى:- اس کو پلایا جائے گا۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْیٌ۔

۱۶ صَدِيْدٍ:- پیپ اور خون، وہ پیپ اور خون جو اہل جہنم کی کھالوں اور پیٹوں سے نکلے گا، وہی جہنم والوں کو پلایا جائے گا۔ (تفسیر مظہری)

۱۷ يَتَجَرَّعُهُ:- وہ اس کو گھونٹ گھونٹ کر پئے گا۔ (يَتَجَرَّعُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَرُّعٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع صدید (پیپ) ہے۔

۱۷ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهُ:- وہ اس کو آسانی کے ساتھ گلے سے اتار نہیں سکے گا۔ (لَا يَكَادُ) یہ فعل مضارع منفی افعال مقاربہ میں سے ہے اس کا مصدر کَوْدٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (يُسِيْغُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسَاغَةٌ معنی خوشگوار بنانا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع صدید (پیپ) ہے۔

۱۸ رَمَادٍ:- راکھ۔ جمع: اَرْمِدَةٌ ہے۔

۱۸ عَاصِفٍ:- تیز ہوا، آندھی۔ جمع: عَوَاصِفُ ہے۔

۲۰ عَزِيْزٍ:- دشوار، مشکل۔ عِزٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ بَرَزُوْا لِلّٰهِ:- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوْزٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ اس لیے کہ قیامت کے دن اس کا وقوع ہوگا، لیکن اس خبر کے یقینی ہونے کو بیان

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کرنے کے لیے یہاں فعل مضارع کے بجائے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ جس طرح زمانہ ماضی میں جو چیز ہو چکی ہے اس کا پایا جانا یقینی ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اس خبر کا پیش آنا یقینی ہے۔

۲۱ مُغْنُوْنَ:۔ ہٹانے والے، بچانے والے، دور کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُغْنٍ اور مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔ (اَغْنٰی عَنْهُ) کے معنی دور کرنا۔

۲۱ اَجَزِعْنَا:۔ خواہ ہم بے صبری کریں۔ (ا) ہمزۂ استفہام تسویہ یعنی برابری کے لیے ہے۔ (جَزِعْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَزَعٌ ہے۔

۲۱ مَحِيْصٍ:۔ نجات کی جگہ۔ رہائی کی جگہ۔ باب ضرب سے اسم ظرف ہے۔ اس کا مصدر حَيْصٌ ہے۔ اس میں مصدر میمی کا بھی احتمال ہے۔

۲۲ اسْتَجَبْتُمْ:۔ تم نے کہنا مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۲۲ لَا تَلُوْمُوْنِيْ:۔ تم لوگ مجھ کو ملامت نہ کرو۔ (لَا تَلُوْمُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَوْمٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۲ مُصْرِخِكُمْ:۔ تمہارا مددگار۔ (مُصْرِخٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر اور مصدر اِصْرَاخٌ ہے۔ یہاں پر یہ مضاف واقع ہے۔ اور باء حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۲ مُصْرِخِيَّ:۔ میرے مددگار۔ یہ اصل میں مُصْرِخِيْنَ ہے۔ یائے متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا مُصْرِخِيَّ ہو گیا۔ یہ باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۲۴ كَلِمَةً طَيِّبَةً:۔ پاکیزہ بات، اس سے مراد کلمۂ توحید ہے، یعنی اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہنا۔ (تفسیر مظہری) كَلِمَةٌ کے معنی بات۔ جمع: كَلِمَاتٌ۔ طَيِّبَةٌ کے معنی پاکیزہ۔ یہ طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۴ شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ:۔ پاکیزہ درخت۔ اس سے مراد کھجور کا درخت ہے جیسا کہ ترمذی اور نسائی کی حدیث شریف میں ہے۔ (تفسیر مظہری) (شَجَرَةٌ) کے معنی درخت۔ جمع: اَشْجَارٌ۔ (طَيِّبَةٌ) طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ:۔ خراب بات، گندی بات۔ اس سے مراد کلمۂ کفر ہے۔ (تفسیر جلالین) (كَلِمَةٌ) کے معنی بات، جمع: كَلِمَاتٌ (خَبِيْثَةٌ) خُبْثٌ مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ شَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ:۔ خراب درخت، گندا درخت۔ اس سے مراد حنظل (یعنی اندرائن) کا درخت ہے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری) شَجَرَةٌ اور خَبِيْثَةٌ کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے۔

۲۶ اُجْتُثَّتْ:۔ اس کو (درخت حنظل کو) اکھاڑ لیا گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِجْتِثَاثٌ ہے۔

۲۷ اَلْقَوْلِ الثَّابِتِ:۔ مضبوط بات۔ اس سے مراد کلمۂ توحید ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات۔ جمع: اَقْوَالٌ۔ (ثَابِتٌ) ثُبُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ اَحَلُّوْا:۔ ان لوگوں نے اتارا، ان لوگوں نے پہنچا دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ ہے۔

۲۸ دَارَ الْبَوَارِ:۔ ہلاکت کا گھر، اس سے مراد جہنم ہے۔ اس آیت کریمہ میں دَارَ الْبَوَارِ کے بعد جہنم کا لفظ عطف بیان کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ (دَارٌ) کے معنی گھر۔ جمع: دِيَارٌ۔ بَوَارٌ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہلاک ہونا۔

۳۰ تَمَتَّعُوْا:۔ تم لوگ فائدہ حاصل کرو۔ باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔

۳۱ بَيْعٌ:۔ خرید وفروخت۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ خرید اور فروخت دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۱ خِلٰلٌ:- دوستی۔ یہ فعال کے وزن پر باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۳۲ سَخَّرَ:- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تابع بنادیا، اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگادیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔

۳۳ دَآئِبَیْنِ:- دونوں لگاتار چلنے والے۔ یہ اسم فاعل تثنیہ مذکر ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد دَائِبٌ اور مصدر دَأْبٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۴ لَاتُحْصُوْهَا:- تم لوگ اس کو (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمت کو) شمار نہیں کرسکتے ہو۔ (لَاتُحْصُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع نِعْمَةَ اللّٰهِ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۳۴ ظَلُوْمٌ:- بہت ظلم کرنے والا، بہت ناانصافی کرنے والا۔ ظُلْمٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۴ كَفَّارٌ:- بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۵ اَلْبَلَدَ:- شہر، اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ جمع: بِلَادٌ ہے۔

۳۵ اُجْنُبْنِیْ:- آپ مجھ کو دور رکھیے۔ (اُجْنُبْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جَنْبٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۷ اَسْكَنْتُ:- میں نے ٹھہرادیا، میں نے آباد کردیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْكَانٌ ہے۔

۳۷ اَفْئِدَةً:- دل۔ اس کا واحد: فُؤَادٌ ہے۔

۳۷ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ:- وہ (دل) ان کی طرف مائل ہوجائیں۔ (تَهْوِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوًى ہے۔

۳۹ وَهَبَ:- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) عطا فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۰ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ:۔ نماز کی پابندی کرنے والا، نماز کا اہتمام کرنے والا۔ (مُقِيْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر اِقَامَةٌ ہے۔ (صَلٰوةٌ) کے معنی نماز۔ جمع صَلَوَاتٌ ہے۔

۴۲ يُؤَخِّرُهُمْ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو (ظالموں یعنی کافروں کو) مہلت دے رہے ہیں۔ (يُؤَخِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۲ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ:۔ اس میں (یعنی قیامت کے دن) نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی، اس میں آنکھیں کھلی رہ جائیں گی۔ (تَشْخَصُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر شُخُوْصٌ ہے۔ (اَلْاَبْصَارُ) کا واحد بَصَرٌ بمعنی نگاہ، آنکھ۔

۴۳ مُهْطِعِيْنَ:۔ دوڑنے والے (دوڑتے ہوئے) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد مُهْطِعٌ اور مصدر اِهْطَاعٌ ہے۔

۴۳ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ:۔ اس حال میں کہ وہ اپنے سر اوپر کو اٹھائے ہوں گے۔ (مُقْنِعِيْ) اصل میں مُقْنِعِيْنَ ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر اِقْنَاعٌ ہے۔ یہ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (رُءُوْسٌ) کے معنی سر، اس کا واحد رَاْسٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۴۳ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ:۔ ان کی نظر ان کی طرف نہیں لوٹے گی۔ یعنی آنکھ نہیں جھپکے گی۔ (لَا يَرْتَدُّ) باب افتعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِدَادٌ ہے۔ (طَرْفٌ) کے معنی آنکھ، نگاہ۔ اس کی جمع اَطْرَافٌ ہے۔

۴۳ اَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ:۔ ان کے دل اڑ رہے ہوں گے، ان کے دل بدحواس ہوں گے۔ (اَفْئِدَةٌ) کے معنی دل۔ اس کا واحد فُؤَادٌ ہے۔ (هَوَاءٌ) خلاء کے معنی میں ہے، یعنی ان کے دل عقل وفہم سے خالی ہوں گے۔ (تفسیر مظہری)

۴۴ اَنْذِرِ النَّاسَ:۔ آپ لوگوں کو ڈرائیے۔ (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔ (اَلنَّاسُ) کے معنی لوگ۔ یہ اسم ہے جو رَهْطٌ اور قَوْمٌ کی طرح جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد: اِنْسَانٌ ہے۔

۴۴ اَخِّرْنَا:- آپ ہم کو مہلت دے دیجیے۔ (اَخِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاخِیْرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۴۴ نُجِبْ دَعْوَتَكَ:- ہم آپ کے بلانے کو قبول کرلیں گے۔ ہم آپ کا کہنا مان لیں گے۔ (نُجِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِجَابَةٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (دَعْوَةٌ) کے معنی بلانا، پکارنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۴ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ:- ہم رسولوں کی پیروی کریں گے، ہم پیغمبروں کا اتباع کریں گے۔ (نَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (اَلرُّسُلُ) کا واحد: رَسُوْلٌ ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۴۴ زَوَالٍ:- جدا ہونا، یعنی دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۵ سَكَنْتُمْ:- تم لوگ ٹھہرے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُكُوْنٌ ہے۔

۴۵ تَبَيَّنَ:- وہ ظاہر ہوگیا۔ باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيُّنٌ ہے۔

۴۶ مَكَرُوْا:- ان لوگوں نے تدبیریں کیں۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔

۴۸ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ:- زمین بدل دی جائے گی۔ پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے موجودہ زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے آسمان و زمین بنائیں گے جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے۔ (تُبَدَّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبْدِيْلٌ ہے۔

۴۸ بَرَزُوْا لِلّٰهِ:- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ (بَرَزُوْا) باب نصر سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُـرُوْزٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ اس لیے کہ قیامت کے دن اس کا وقوع ہوگا۔ لیکن اس خبر کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لیے فعل مضارع کی جگہ فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔

۴۹ مُقَرَّنِيْنَ:۔ جکڑے ہوئے، بندھے ہوئے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُقَرَّنٌ اور مصدر تَقْرِيْنٌ ہے۔

۴۹ اَلْاَصْفَادِ:۔ زنجیریں۔ اس کا واحد: صَفَدٌ ہے۔

۵۰ سَرَابِيْلُهُمْ :۔ اُن کے کرتے۔ (سَرَابِيْلُ) کے معنی کرتے۔ اس کا واحد: سِرْبَالٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۵۰ قَطِرَانٍ :۔ درخت چیڑ کا روغن جس میں آگ جلدی اور تیزی کے ساتھ لگتی ہے۔ گندھک، تارکول۔ آیت کریمہ میں ہے کہ ان کے کرتے قطران کے ہوں گے، یعنی ان کے پورے بدن پر قطران لگا دیا جائے گا۔

۵۰ تَغْشٰى:۔ وہ (آگ) ڈھانک لے گی۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَشْيٌ ہے۔

۵۱ سَرِيْعُ الْحِسَابِ :۔ جلدی حساب لینے والا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے دنوں میں سے آدھے دن کی مقدار میں پوری مخلوق کا حساب لے لیں گے۔ (تفسیر جلالین)۔ (سَرِيْعٌ) سُرْعَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (حِسَابٌ) فعال کے وزن پر باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۵۲ اُولُوا الْاَلْبَابِ:۔ عقل مند لوگ، دانش مند لوگ۔ (اُولُوْا) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ (اَلْاَلْبَابُ) کا واحد: لُبٌّ ہے۔ اس کے معنی عقل و دانش کے ہیں۔

﴿پارہ (۱۳) مکمل ہوگیا ہے﴾

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رُبَمَا یَوَدُّ پارہ (۱۴) سورۂ حجر

سورۂ حجر قرآن کریم کی پندرھویں (۱۵) سورت ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قرآن مبین کا تذکرہ فرمایا، پھر دین اسلام کے نعمت عظمیٰ ہونے کا ذکر فرمایا کہ قیامت کے دن کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے، کاش وہ مسلمان ہوتے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کے نزول اور اس کی حفاظت کا وعدہ پھر اپنی قدرت کاملہ اور علم محیط کو بیان فرمایا۔اسی سے متصل انسانوں اور جنوں کی پیدائش اور جنت وجہنم کا ذکر ہے۔پھر انبیاء سابقین کی قوموں اور ان کی نافرمانی پر عذاب شدید کا بیان ہے۔انھیں قوموں میں اللہ تعالیٰ نے حجر والوں کا ذکر فرمایا، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ حجر ہے۔

(حجر) مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔اسی میں قوم ثمود آباد تھی، قوم ثمود کو اصحاب حجر کہا جاتا ہے۔یہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی، قوم ثمود کی فرمائش پر اللہ تعالیٰ نے اونٹنی کی نشانی ظاہر فرمائی تھی۔پھر بھی ان لوگوں نے نافرمانی کی یہاں تک کہ اس اونٹنی کو قتل کردیا اور حضرت صالح علیہ السلام سے عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سخت عذاب نازل فرمایا۔سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار طوفانی ہوا چلتی رہی، اسی کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سخت آواز ہوئی۔اس دردناک عذاب کے ذریعہ مقام حجر میں رہنے والی قوم (قوم ثمود) تباہ وبرباد ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔آمین۔

آیت نمبر

۲ رُبَمَا یَوَدُّ :- وہ بار بار آرزو کرے گا۔یعنی کافرلوگ قیامت کے دن اپنے مسلمان ہونے کی بار بار آرزو کریں گے۔(رُبَمَا) رُبَّ اور ما زائدہ سے مرکب ہے۔(رُبَّ) تشدید اور

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تخفیف دونوں طریقے پر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں تکثیر اور تقلیل دونوں معنی پائے جاتے ہیں، تکثیر کے اعتبار سے بار بار اور تقلیل کے اعتبار سے کبھی کبھی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (یَوَدُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَدٌّ وُدٌّ وِدٌّ ہے۔

۳ ذَرْهُمْ :- آپ ان کو چھوڑ دیجیے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳ يَتَمَتَّعُوا :- (کہ) وہ فائدہ حاصل کریں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔ (يَتَمَتَّعُوا) یہ اصل میں يَتَمَتَّعُوْنَ ہے جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۳ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ :- امید ان کو غافل کر دے۔ (يُلْهِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْهَاءٌ ہے اور مادہ لَهْوٌ ہے۔ (يُلْهِ) اصل میں يُلْهِيْ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْاَمَلُ) کے معنی امید۔ جمع: آمَالٌ ہے۔

۵ مَا تَسْبِقُ :- (کوئی جماعت) آگے نہیں بڑھتی ہے، (کوئی جماعت) مقدم نہیں ہوتی ہے۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (تَسْبِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَبْقٌ ہے۔

۵ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ :- وہ لوگ پیچھے نہیں رہتے ہیں، وہ لوگ مؤخر نہیں ہوتے ہیں۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (يَسْتَاْخِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِئْخَارٌ ہے۔

۸ مُنْظَرِيْنَ :- مہلت دیئے ہوئے لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ كَانُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۹ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ :- ہم نے نصیحت اتاری، ہم نے قرآن کو نازل کیا۔ (نَزَّلْنَا) باب تفعیل سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر　فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْزِیْلٌ ہے۔(الذِّکْرُ) کے معنی نصیحت، یہاں اس سے مراد قرآن کریم ہے۔

۱۰　شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ :- پہلے لوگوں کی جماعتیں، پہلے لوگوں کے فرقے۔(شِیَعٌ) کے معنی جماعتیں، فرقے۔اس کا واحد شِیْعَۃٌ ہے۔(اَلْاَوَّلِیْنَ) کے معنی پہلے لوگ، اس کا واحد اَلْاَوَّلُ ہے۔

۱۱　یَسْتَهْزِءُوْنَ :- وہ لوگ ہنسی کرتے ہیں، وہ لوگ مذاق کرتے ہیں۔باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

۱۲　نَسْلُکُهٗ :- ہم اس کو(یعنی استہزاء کو دلوں میں) داخل کر دیتے ہیں۔(نَسْلُكُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔(ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع استہزاء ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۴　ظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ :- وہ لوگ دن کے وقت اس (دروازہ) میں چڑھ جائیں، وہ لوگ سارے دن اس میں چڑھتے رہیں۔(ظَلُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ ہے۔معنی دن میں کوئی کام کرنا، سارے دن لگے رہنا۔(یَعْرُجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔

۱۵　سُکِّرَتْ اَبْصَارُنَا :- ہماری نظر بندی کر دی گئی۔(سُکِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْکِیْرٌ ہے۔(اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں، نگاہیں، اس کا واحد بَصَرٌ ہے۔

۱۵　مَسْحُوْرُوْنَ :- جادو کیے ہوئے لوگ۔سِحْرٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد مَسْحُوْرٌ ہے۔باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶　بُرُوْجًا :- برجیں، منزلیں۔اس کا واحد بُرْجٌ ہے۔شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سورۂ حجر کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں۔آسمان مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک بارہ پھانک (حصہ) ہے جیسے خربوزہ، وہی بارہ برج ہیں۔علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر نے بارہ برجوں کے نام حسب ذیل تحریر فرمائے ہیں:

(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزاء (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت (تفسیر جلالین)۔

۱۶ زَیَّنّٰھَا:— ہم نے اس کو (آسمان کو) رونق دی، ہم نے اس کو آراستہ کیا۔ (زَیَّنّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَـزْیِیْنٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع سَمَاءٌ ہے۔

۱۷ حَفِظْنٰھَا:— ہم نے اس کی (آسمان کی) حفاظت فرمائی۔ (حَفِظْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حِفْظٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۱۸ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ:— جو (شیطان) چوری سے سن لے۔ (اِسْتَرَقَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِرَاقٌ ہے، معنی چرانا۔ اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ کے معنی چھپ کر سننا۔ (سَمْعٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ ترکیب میں یہ جملہ شرط واقع ہے۔

۱۸ فَاَتْبَعَهٗ:— تو اس (شیطان) کا پیچھا کرتا ہے۔ فاء جزائیہ ہے۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔

۱۸ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ:— چمکتا ہوا انگارا، روشن شعلہ (ٹوٹا ہوا روشن تارا) شِهَابٌ کے معنی انگارا، شعلہ، ٹوٹا ہوا تارا۔ اس کی جمع شُهُبٌ ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۱۹ مَدَدْنٰھَا:— ہم نے اس (زمین) کو پھیلایا۔ (مَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم مصدر مَدٌّ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضَ ہے۔

۱۹ اَلْقَیْنَا:— ہم نے ڈال دیا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۱۹ رَوَاسِیَ:— بھاری پہاڑ، مضبوط پہاڑ۔ اس کا واحد رَاسِیَةٌ ہے۔

۱۹ اَنْبَتْنَا:— ہم نے اگایا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۰ مَعَايِشَ :— سامانِ زندگی، زندگی گزارنے کے سامان۔ اس کا واحد مَعِيشَةٌ ہے۔

۲۲ لَوَاقِحَ :— بادلوں کو پانی سے بھرنے والی ہوائیں، پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کو اٹھانے والی ہوائیں، بارش لانے والی ہوائیں۔ اس کا واحد لَاقِحٌ اور لَاقِحَةٌ ہے۔

۲۲ اَسْقَيْنٰكُمُوْهُ :— ہم نے تم کو وہ (پانی) پلایا۔ ہم نے تم کو وہ (پانی) پینے کا دیا۔

(اَسْقَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَاءٌ ہے۔ (كُمُوْهُ) اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول ہے۔ اور میم جمع کے بعد واؤ صلہ ہے جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے، اور آخر میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۲۲ خٰزِنِيْنَ :— جمع کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد خَازِنٌ اور مصدر خَزْنٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ اَلْمُسْتَقْدِمِيْنَ :— آگے بڑھنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُسْتَقْدِمٌ اور مصدر اِسْتِقْدَامٌ ہے۔

۲۴ اَلْمُسْتَاْخِرِيْنَ :— پیچھے رہنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُسْتَاْخِرٌ اور مصدر اِسْتِيْخَارٌ ہے۔

۲۶ صَلْصَالٍ :— بجتی ہوئی مٹی، کھنکھناتی ہوئی مٹی۔

۲۶ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ :— سڑا ہوا گارا، سنا ہوا (گوندھا ہوا) گارا۔ (حَمَاٌ) کے معنی گارا۔ (مَسْنُوْنٌ) سڑا ہوا، بدبودار۔ باب نصر سے اسم مفعول واحد مذکر اس کا مصدر سَنٌّ ہے۔

۲۷ نَارِ السَّمُوْمِ :— لو کی آگ، آگ جو ایک گرم ہوا ہے (ہوا تھی)۔ (نَارٌ) کے معنی آگ۔ جمع نِيْرَانٌ ہے۔ (سَمُوْمٌ) کے معنی لو، گرم ہوا۔

۲۹ اِذَا سَوَّيْتُهٗ :— جب میں اس کو (آدم علیہ السلام کو) پورا بنا دوں۔ (سَوَّيْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۶ اَنْظِرْنِيْ :— آپ مجھ کو مہلت دیجیے۔ (اَنْظِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ یُبْعَثُوْنَ — وہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۳۷ اَلْمُنْظَرِیْنَ:— مہلت دیئے ہوئے لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۳۹ اَغْوَیْتَنِیْ:— آپ نے مجھ کو گمراہ کیا۔ (اَغْوَیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِغْوَاءٌ ہے۔ اور اس کا مادہ (غوی) ہے۔ (نِی) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۲ سُلْطٰنٌ:— تسلط، غلبہ، زور۔

۴۲ اَلْغٰوِیْنَ:— گمراہ لوگ۔ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْغَاوِیْ اور مصدر غَیٌّ اور غَوَایَةٌ ہے۔

۴۴ جُزْءٌ مَقْسُوْمٌ:— الگ کیا ہوا حصہ، بانٹا ہوا حصہ۔ جُزْءٌ کے معنی حصہ۔ جمع: اَجْزَاءٌ ہے۔ (مَقْسُوْمٌ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر قَسْمٌ ہے۔

۴۵ جَنّٰتٍ:— باغات، جنتیں۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔

۴۶ اٰمِنِیْنَ:— مامون ہونے کی حالت میں، محفوظ ہونے کی حالت میں۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اٰمِنٌ اور مصدر اَمْنٌ، اَمَنٌ اور اَمَانٌ ہے۔

۴۷ نَزَعْنَا:— ہم نے دور کر دیا، ہم نے نکال دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔

۴۷ غِلٌّ:— کینہ، خفگی، رنجش۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی کینہ والا ہونا۔

۴۷ اِخْوَانًا:— بھائی بھائی ہونے کی حالت میں۔ یہ ترکیب میں فِیْ صُدُوْرِهِمْ کی ضمیر سے حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن) اس کا واحد: اَخٌ ہے۔

۴۷ عَلٰی سُرُرٍ — تختوں پر۔ (سُرُرٌ) کا واحد: سَرِیْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۷ مُتَقٰبِلِیْنَ:- آمنے سامنے، ایک دوسرے کے مقابلہ میں۔ باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: مُتَقَابِلٌ اور مصدر تقابُلٌ ہے۔

۴۸ نَصَبٌ:- تکلیف، مشقت۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی تھکنا اور تکلیف اٹھانا۔

۴۹ نَبِّیْ:- آپ خبر دے دیجیے۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔

۴۹ اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ:- بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ (اَلْغَفُوْرُ) مَغْفِرَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (الرَّحِیْمُ) رَحْمَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۱ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ:- ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمان۔ لفظ ضیف واحد، جمع اور مذکر و مؤنث ہر ایک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ضیف یعنی مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور پوتے کی خوش خبری دینے اور حضرت لوط علیہ السلام کی کافر قوم کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ (تفسیر مظہری)

۵۱ اِبْرٰهِیْمَ:- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھیے۔

۵۲ قَالُوْا سَلٰمًا:- ان (فرشتوں) نے سلام کہا یعنی سلام کیا۔ (سَلٰمًا) کی اصل عبارت نُسَلِّمُ یا سَلَّمْنَا سَلَامًا ہے۔ (یعنی فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے) تفسیر مظہری۔

۵۲ وَجِلُوْنَ:- ڈرنے والے۔ وَجَلٌ مصدر سے صفت مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: وَجِلٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ لَا تَوْجَلْ:- آپ مت ڈریئے۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَجَلٌ ہے۔

۵۳ غُلٰمٍ عَلِیْمٍ:- بہت علم والا لڑکا، بہت علم والا فرزند۔ یہاں غُلَامٌ کے معنی لڑکا، فرزند۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (عَلِیْمٌ) عِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۵۵ اَلْقَانِطِیْنَ:- ناامید ہونے والے، مایوس ہونے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: قَانِطٌ اور مصدر قُنُوْطٌ ہے۔
۵۷ مَاخَطْبُکُمْ:- تمہارا کیا حال ہے، تمہاری کیا مہم ہے۔ (خَطْبٌ) کے معنی حالت، معاملہ۔ جمع: خُطُوْبٌ۔ (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۵۹ مُنَجُّوْهُمْ:- ان لوگوں کو نجات دینے والے۔ (مُنَجُّوْ) اصل میں مُنَجُّوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ یہ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنَجٍّ اور مصدر تَنْجِیَةٌ ہے۔ (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۶۰ قَدَّرْنَا:- ہم نے تجویز کر دیا، ہم نے مقرر کر دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے۔
۶۰ اَلْغٰبِرِیْنَ:- باقی رہنے والے، گزرنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: غَابِرٌ اور مصدر غُبُوْرٌ ہے۔
۶۲ مُنْکَرُوْنَ:- اجنبی لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْکَرٌ اور مصدر اِنْکَارٌ ہے۔
۶۳ (کَانُوْا) یَمْتَرُوْنَ:- وہ لوگ شک کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِمْتِرَاءٌ ہے۔
۶۵ اَسْرِ بِاَهْلِكَ:- آپ اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جایئے۔ (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَاءٌ ہے۔ (اَهْلٌ) کے معنی کنبہ، رشتہ دار، گھر والے۔ اس کی جمع: اَهْلُوْنَ اور اَهَالٍ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۶۵ اِتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ:- آپ ان کے پیچھے چلیے۔ (اِتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (اَدْبَارٌ) کا واحد: دُبُرٌ معنی پیچھے۔ (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۶۵ اِمْضُوْا:- تم لوگ چلے جاؤ۔ باب ضرب اور نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مُضِیٌّ اور مُضُوٌّ ہے۔ یہ لفظ معتل یائی اور واوی دونوں ہے۔

۶۶ دَابِرَ:— پچھلا حصہ، جڑ، بنیاد۔ اس کی جمع : دَوَابِرُ ہے۔

۶۶ مُصْبِحِيْنَ:— صبح میں داخل ہونے والے، صبح ہونے کی حالت میں۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُصْبِحٌ اور مصدر اِصْبَاحٌ ہے اس کے معنی صبح میں داخل ہونا۔

۶۷ يَسْتَبْشِرُوْنَ:— خوش ہوتے ہوئے، اس حال میں کہ وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔

۶۸ لَاتَفْضَحُوْنِ:— تم لوگ مجھ کو رسوا مت کرو۔ (لَاتَفْضَحُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَضْحٌ ہے۔ (نِ) یہ نون وقایہ ہے اس کے بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۶۹ لَاتُخْزُوْنِ:— تم لوگ مجھ کو ذلیل مت کرو۔ (لَاتُخْزُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ خِزْيٌ ہے (نِ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۷۰ اَوَلَمْ نَنْهَكَ:— کیا ہم لوگوں نے آپ کو منع نہیں کیا۔ (اَ) ہمزۂ استفہام برائے انکار ہے۔ (وَاوْ) حرف عطف ہے۔ (لَمْ نَنْهَ) فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَهْيٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷۲ لَعَمْرُكَ:— آپ کی زندگی کی قسم۔ اس کی اصل عبارت لَعَمْرُكَ قَسَمِيْ ہے۔ عَمْرُكَ مبتداء اور قَسَمِيْ خبر ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کے شروع میں لام مفتوح قسم کی تمہید کے لیے لایا گیا ہے۔ عَمْرٌ کے معنی زندگی۔ جمع : اَعْمَارٌ ہے۔

۷۲ سَكْرَتِهِمْ:— ان کی مستی، ان کا نشہ۔ (سَكْرَةٌ) کے معنی نشہ، مستی۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۷۲ یَعْمَهُوْنَ :- وہ لوگ حیران ہو رہے ہیں۔ باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

۷۳ اَلصَّيْحَةُ :- سخت آواز۔ (وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی)

۷۳ مُشْرِقِيْنَ :- سورج نکلتے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : مُشْرِقٌ اور مصدر اِشْرَاقٌ ہے۔ معنی سورج نکلنا۔

۷۴ سِجِّيْلٍ :- کنکر۔ یعنی وہ مٹی جس کو پکا کر پتھر بنا دیا گیا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ: اس کی اصل (سَنْگِ گِلْ) ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۵ اَلْمُتَوَسِّمِيْنَ :- دیکھنے والے (حضرت ابن عباسؓ)۔ فراست والے (حضرت مجاہد)۔ عبرت حاصل کرنے والے (حضرت قتادہ)۔ غور فکر کرنے والے (حضرت مقاتل) (تفسیر مظہری)۔ باب تفعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُتَوَسِّمٌ اور مصدر تَوَسُّمٌ ہے۔

۷۶ سَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ :- سیدھا راستہ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ۔ (مُقِيْمٌ) کے معنی سیدھا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

۷۸ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ :- بن والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی امت ہے۔ (اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ۔ اس کے معنی ساتھی کے ہیں۔ اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (اَيْكَةٌ) کے معنی بن، جنگل، گنجان درخت۔ اس کی جمع: اَيْكٌ ہے۔

۷۹ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ :- کھلا ہوا راستہ، کھلی ہوئی سڑک۔ (اِمَامٌ) کے معنی راستہ، سڑک۔ (مُبِيْنٌ) کے معنی واضح، کھلا ہوا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۸۰ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ :- حجر والے۔ ان سے مراد قوم ثمود ہے۔ (اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ اس کے معنی ساتھی کے ہیں۔ اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْحِجْرُ) مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۲ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ :- وہ لوگ تراشتے تھے۔ باب فتح سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَحْتٌ ہے۔

۸۳ مُصْبِحِيْنَ :- صبح ہوتے ہوئے، صبح ہونے کے وقت۔ باب افعال سے صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : مُصْبِحٌ اور مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔ اس کے معنی صبح کے وقت میں داخل ہونا۔

۸۵ اِصْفَحْ :- آپ درگذر کیجیے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ ہے۔

۸۶ اَلْخَلّٰقُ :- بہت پیدا کرنے والا۔ خَلْقٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۶ اَلْعَلِيْمُ :- بہت جاننے والا۔ عِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۷ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ :- سات آیتیں جو (نماز میں) مکرر (پڑھی جاتی) ہیں۔ اس سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔ یہی اکثر مفسرین کا قول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہی سبع مثانی ہے (تفسیر کبیر)۔ (سَبْعٌ) کے معنی سات ہیں۔ (اَلْمَثَانِيْ) کا واحد : اَلْمَثْنَاةُ ہے اس کے معنی ایسی سورت جو بار بار پڑھی جائے۔ سورہ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں اور نماز کی ہر رکعت میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے، اس لیے سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہا جاتا ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ مثانی سے مراد پورا قرآن کریم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے (اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ) اس صورت میں سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ میں مِن تبعیضیہ ہے اور پہلی صورت میں مِن زائدہ ہے۔

۸۸ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ :- آپ اپنی نگاہیں نہ ڈالئے۔ (لَا تَمُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَدٌّ ہے۔ (عَيْنَيْكَ) عَيْنٌ کا تثنیہ حالت نصب میں ہے۔ اصل میں عَيْنَيْنِ ہے، اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۸۸ مَتَّعْنَا:۔ ہم نے فائدہ پہنچایا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔

۸۸ اَزْوَاجاً:۔ مختلف قسمیں۔ اس کا واحد: زَوْجٌ ہے۔

۸۸ اِخْفِضْ جَنَاحَكَ:۔ آپ اپنا بازو جھکا دیجیے، یعنی شفقت کرتے رہیے۔ (اِخْفِضْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر خَفْضٌ ہے۔ (جَنَاحٌ) کے معنی بازو، پہلو۔ اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ ہے۔

۸۹ اَلنَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ:۔ کھلم کھلا ڈرانے والا۔ (اَلنَّذِیْرُ) خلاف قیاس باب افعال سے مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ قیاس کے مطابق باب افعال سے مصدر اِنْذَارٌ اور خلاف قیاس نَذِیْرٌ ہے۔ (اَلْمُبِیْنُ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۹۰ اَلْمُقْتَسِمِیْنَ:۔ تقسیم کرنے والے، بانٹنے والے۔ ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ جنھوں نے قرآن کریم کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ جو اپنی مرضی کے موافق ہوا، اس کو مان لیا اور جو مرضی کے خلاف ہوا اس کا انکار کر دیا۔ (اَلْمُقْتَسِمِیْنَ) باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُقْتَسِمٌ اور مصدر اِقْتِسَامٌ ہے۔

۹۱ عِضِیْنَ:۔ مختلف حصے، مختلف ٹکڑے۔ یہ جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : عِضَةٌ ہے۔

۹۴ اِصْدَعْ:۔ آپ کھول کر سنا دیجیے، آپ کھلم کھلا بیان کر دیجیے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَدْعٌ ہے۔

۹۵ اِنَّا كَفَیْنٰكَ:۔ ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ (كَفَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر كِفَايَةٌ ہے۔

۹۷ يَضِيْقُ:۔ وہ تنگ ہوتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر ضَيْقٌ اور ضِيْقٌ ہے۔

۹۹ اَلْيَقِيْنُ:۔ یقینی بات۔ یہاں یقین سے مراد موت ہے (تفسیر بیضاوی)۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ نحل

سورۂ نحل مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی سولہویں سورت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرمایا ہے اور قدرت کی عجیب وغریب صنعت کے سلسلے میں نحل یعنی شہد کی مکھیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ نحل رکھا گیا ہے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں اور مہربانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ اسی لئے اس سورت کا دوسرا نام سورۂ نِعَم بھی ہے۔

آیت نمبر

۱ اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ:۔ اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی عذاب (قریب) آ گیا۔ (اتی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْیَانٌ ہے (اَمْرٌ) کے معنی حکم۔ جمع: اُمُوْرٌ ہے۔

۱ لَا تَسْتَعْجِلُوْہُ:۔ تم لوگ اس کو (حکم الٰہی کو) جلدی مت طلب کرو۔ (لَا تَسْتَعْجِلُوْا) باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲ اَلرُّوْحِ:۔ وحی، حکم الٰہی، پیغام خداوندی۔ جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔

۲ اَنْذِرُوْا:۔ تم لوگ ڈراؤ۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۲ اِتَّقُوْنِ:۔ تم لوگ مجھ سے ڈرو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ ہے، جو اصل میں اِوْتِقَاءٌ ہے۔ واؤ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا اِتِّقَاءٌ ہو گیا۔ اس کا مادہ وَقْیٌ ہے۔ (ن) یہ نون وقایہ ہے اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۳ تَعٰلٰی:۔ وہ بہت بلند و برتر ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِیْ ہے۔

۴ نُطْفَۃٍ:۔ منی، قطرۂ منی۔ جمع: نُطَفٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ:۔ کھلم کھلا جھگڑنے والا۔(خَصِيْمٌ) خَصْمٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے،اس کی جمع خُصَمَاءُ ہے۔(مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر،مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۵ اَلْاَنْعَامَ:۔ چوپائے۔اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۵ دِفْءٌ:۔ گرمی حاصل کرنے کا سامان۔جمع: اَدْفَاءٌ ہے۔

۵ مَنَافِعُ:۔ فائدے۔اس کا واحد: مَنْفَعَةٌ ہے۔

۶ جَمَالٌ:۔ خوبصورتی،رونق۔باب کرم سے مصدر ہے۔

۶ تُرِيْحُوْنَ:۔ تم لوگ شام کو چرا کر لاتے ہو۔باب افعال سے فعل مضارع معروف،صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر اِرَاحَةٌ ہے۔

۶ تَسْرَحُوْنَ:۔ تم لوگ صبح کو چرانے لے جاتے ہو۔باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،مصدر سَرْحٌ ہے۔

۷ بٰلِغِيْهِ:۔ اس (شہر) تک پہنچنے والے۔اسم فاعل جمع مذکر سالم،حالت نصب میں ہے۔یہ اصل میں (بَالِغِيْنَ) ہے۔نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔اس کا مصدر بُلُوْغٌ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔(ہ) ضمیر واحد مذکر غائب،مضاف الیہ ہے۔اس کا مرجع بَلَدٌ ہے۔

۷ شِقِّ الْاَنْفُسِ:۔ جانوں کو مشقت میں ڈالنا۔(شِقٌّ) کے معنی مشقت۔(اَنْفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ معنی جان۔

۷ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ:۔ بہت شفقت والا،بہت رحمت والا۔(رَءُوْفٌ) باب فتح سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔اس کا مصدر رَأْفَةٌ ہے۔(رَحِيْمٌ) باب سمع سے فَعِيْل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔اس کا مصدر رَحْمَةٌ ہے۔

۸ اَلْخَيْلَ:۔ گھوڑے۔اس کی جمع: خُيُوْلٌ اور اَخْيَالٌ ہے۔مجاز کے طور پر خیل کا اطلاق

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سواروں پر بھی ہوتا ہے۔

۸ اَلْبِغَالَ :- خچر۔(وہ جانور جو گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے) اس کا واحد: بَغْلٌ ہے۔

۸ اَلْحَمِيْرَ :- گدھے۔ اس کا واحد: حِمَارٌ ہے۔

۹ قَصْدُ السَّبِيْلِ :- سیدھا راستہ۔(قَصْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی سیدھا، درست۔(اَلسَّبِيْلُ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ ہے۔

۹ جَآئِرٌ :- ٹیڑھا، حق سے ہٹا ہوا۔ جَوْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۱۰ شَرَابٌ :- پینے کی چیز۔ جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔

۱۰ تُسِيْمُوْنَ :- تم لوگ چراتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسَامَةٌ ہے۔

۱۱ اَلزَّرْعَ :- کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ ہے۔

۱۱ اَلنَّخِيْلَ :- کھجور کے درخت، اس کا واحد: نَخِيْلَةٌ ہے۔

۱۱ اَلْاَعْنَابَ :- انگور، اس کا واحد: عِنَبٌ ہے۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۱۲ سَخَّرَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۱۲ اَلنُّجُوْمُ :- ستارے۔ اس کا واحد: نَجْمٌ ہے۔

۱۲ مُسَخَّرٰتٌ :- (ستارے) کام میں لگے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۱۳ ذَرَاَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پیدا فرمایا۔(ذَرَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْءٌ ہے۔

۱۳ يَذَّكَّرُوْنَ :- وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔(يَذَّكَّرُوْنَ) اصل میں يَتَذَكَّرُوْنَ ہے۔ تاء کو ذال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا یَذَّکَّرُوْنَ ہو گیا۔

۱۴ لَحْمًا طَرِیًّا:- تازہ گوشت۔ اس سے مراد مچھلی ہے۔ (لَحْمٌ) کے معنی گوشت۔ جمع لُحُوْمٌ ہے۔ (طَرِیٌّ) کے معنی تازہ۔ طَرَاوَۃٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴ حِلْیَۃً:- گہنا، زیور۔ جمع: حِلِیٌّ اور حُلِیٌّ ہے۔

۱۴ تَلْبَسُوْنَھَا:- تم لوگ اس کو (گہنا کو) پہنتے ہو۔ یعنی تمہاری عورتیں اس کو پہنتی ہیں۔ اس آیت کریمہ میں زیور پہننے کی نسبت مردوں کی طرف اس لیے کی گئی ہے کہ عورتیں بھی انسانوں کے مجموعہ میں سے ہیں، یا عورتوں کا زینت اختیار کرنا مردوں کے لیے ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری) (تَلْبَسُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لُبْسٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع حِلْیَۃً ہے۔

۱۴ اَلْفُلْكَ:- کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

۱۴ مَوَاخِرَ:- پانی کو چیرنے والی، پانی کو چیرتی ہوئی۔ اس کا واحد: مَاخِرَۃٌ ہے۔ اور مصدر مَخْرٌ اور مُخُوْرٌ ہے۔ باب فتح اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (مَوَاخِرَ) ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔

۱۵ رَوَاسِیَ:- مضبوط پہاڑ۔ اس کا واحد: رَاسِیَۃٌ ہے۔

۱۵ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ:- کہ وہ (زمین) تم کو لے کر حرکت نہ کرنے لگے، کہ وہ (زمین) تم کو لے کر ڈگمگانے نہ لگے۔ (اَنْ تَمِیْدَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَیْدٌ ہے۔ اس میں لائے نفی مقدر ہے، اس کی اصل عبارت اَنْ لَا تَمِیْدَ ہے۔

۱۵ اَنْھٰرًا:- نہریں، ندیاں۔ اس کا واحد: نَھْرٌ ہے۔

۱۵ سُبُلًا:- راستے۔ اس کا واحد: سَبِیْلٌ ہے۔

۱۸ اِنْ تَعُدُّوْا:- اگر تم شمار کرو گے۔ (تَعُدُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر حاضر، مصدر عَدٌّ ہے۔(تَعُدُّوْا) کی اصل تَعُدُّوْنَ ہے۔ اِن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۱۸ لَاتُحْصُوْهَا:— تم لوگ اس کو (نعمت الٰہی کو) شمار نہیں کر سکو گے۔(لَاتُحْصُوْا) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَـاءٌ ہے۔ یہ فعل مضارع جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (هَـا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع نِعْمَةٌ ہے۔

۱۹ تُسِرُّوْنَ:— تم لوگ چھپاتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔

۱۹ تُعْلِنُوْنَ:— تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔

۲۱ اَمْوَاتٌ:— مردے۔ اس کا واحد: مَيِّتٌ ہے۔

۲۱ اَحْيَآءٌ:— زندہ۔ اس کا واحد: حَيٌّ ہے۔

۲۱ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ:— وہ لوگ کب زندہ کیے جائیں گے۔ (اَيَّانَ) اسم استفہام برائے زمان ہے۔ (يُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۲۳ لَاجَرَمَ:— یقینی بات، لازمی بات۔ (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں، لیکن لائے نفی کے ساتھ (لَاجَرَمَ) کا لفظ یقینا اور حقا کے معنی میں ہے۔ اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۲۳ اَلْمُسْتَكْبِرِيْنَ:— تکبر کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْتَكْبِرٌ اور مصدر اِسْتِكْبَارٌ ہے۔

۲۴ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ:— پہلے لوگوں کے افسانے، پہلے لوگوں کی کہانیاں۔ (اَسَاطِيْرُ) کا واحد: اُسْطُوْرَةٌ ہے۔ معنی افسانہ، کہانی۔ (اَلْاَوَّلِيْنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: اَلْاَوَّلُ ہے۔

۲۵ اَوْزَارَهُمْ:— ان کے (اپنے) بوجھ۔ اس سے مراد گناہوں کا بوجھ ہے۔ (اَوْزَارٌ) کا واحد:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر وِزْرٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۵ يَــزِرُوْنَ :— وہ لوگ اٹھائیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔

۲۶ قَدْ مَكَرَ :— البتہ تدبیر کی۔ باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔

۲۶ اَتَــى اللّٰـهُ :— اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم) آ گیا۔ (اَتٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔

۲۶ اَلْقَوَاعِدِ :— بنیادیں۔ اس کا واحد قَاعِدَةٌ ہے۔

۲۶ خَــرَّ عَلَيْهِـمُ السَّقْفُ :— ان پر چھت گر گئی۔ (خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُـرُوْرٌ ہے۔ (السَّقْفُ) کے معنی چھت۔ اس کی جمع: سُقُوْف ہے۔

۲۷ يُـخْـزِيْهِـمْ :— وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کرے گا۔ (يُـخْـزِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَ آءٌ اور مادہ خِزْیٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۷ كُـنْتُمْ تُشَاقُّوْنَ :— تم لوگ جھگڑتے تھے۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ ہے۔

۲۸ تَتَوَفّٰهُـمُ الْـمَلٰئِكَةُ :— فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں۔ (تَتَوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَـوَفِّیْ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْـمَلٰئِكَةُ) کا واحد: مَلَكٌ ہے۔ معنی فرشتہ۔ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو کسی کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں۔

۲۸ اَلْقَوُا السَّلَمَ :— وہ لوگ فرماں برداری پیش کریں گے، وہ لوگ اطاعت ظاہر کریں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَلْقَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَلسَّلَمَ) کے معنی اطاعت وفرماں برداری۔

۲۹ مَثْوٰی:۔ ٹھکانا۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ ہے۔ اس کا مصدر ثَوَاءٌ اور ثُوِیٌّ ہے معنی ٹھہرنا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ جَنّٰتُ عَدْنٍ:۔ ہمیشہ رہنے کے باغات۔ (جَنّٰتٌ) کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (عَدْنٌ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ معنی اقامت کرنا اور وطن بنانا۔

۳۳ هَلْ يَنْظُرُوْنَ:۔ وہ لوگ نہیں انتظار کررہے ہیں۔ (هَل) نفی کے لیے ہے۔ (يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔

۳۴ حَاقَ بِهِمْ:۔ ان لوگوں کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ ہے۔

۳۶ بَعَثْنَا:۔ ہم نے بھیجا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۳۶ اِجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ:۔ تم لوگ شیطان سے بچو۔ (اِجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے (اَلطَّاغُوْتَ) کے معنی، شیطان، سرکش، نافرمان، حد سے تجاوز کرنے والا، معبود باطل۔ جمع: طَوَاغِيْتُ ہے۔

۳۸ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ:۔ ان لوگوں نے بہت زور لگا کر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں۔ (اَقْسَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِقْسَامٌ ہے۔ (جَهْدَ) کے معنی کوشش کرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (اَيْمَانٌ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: يَمِيْنٌ ہے۔

۴۱ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ:۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا۔ (هَاجَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُهَاجَرَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۱ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ:۔ ہم ان کو ضرور ٹھکانا دیں گے۔(لَنُبَوِّئَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ بصیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَةٌ ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۳ اَهْلَ الذِّكْرِ:۔یاد رکھنے والے، اہل کتاب، اہل علم، کتب سابقہ کے جاننے والے۔ یہاں اہل ذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔(اَهْلُ) کے معنی کنبہ، رشتہ دار۔ یہاں (والے) کے معنی میں ہے۔(الذِّكْرُ) کے معنی یاد کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۴ اَلْبَيِّنٰتِ:۔دلائل، معجزات۔ اس کا واحد: اَلْبَيِّنَةُ ہے۔

۴۴ الزُّبُرِ:۔ کتابیں، صحیفے۔ اس کا واحد: اَلزَّبُوْرُ ہے۔

۴۴ اَلذِّكْرَ:۔ یادداشت۔ اس سے مراد قرآن کریم ہے۔(الذِّكْرُ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی یاد کرنا۔

۴۵ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ:۔ ان لوگوں نے بری تدبیریں کیں۔(مَكَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔(السَّيِّاٰتُ) کے معنی برائیاں۔ اس کا واحد: السَّيِّئَةُ ہے۔

۴۵ يَخْسِفَ اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ دھنسا دے(يَخْسِفَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔(يَخْسِفَ) اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۶ تَقَلُّبِهِمْ:۔ ان کا چلنا پھرنا، ان کا آنا جانا۔(تَقَلُّبٌ) باب تفعل سے مصدر ہے۔(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۷ تَخَوُّفٍ:۔ گھٹاتے گھٹاتے۔ تھوڑا تھوڑا گھٹانا۔(تَخَوُّفٌ) کے معنی ڈرنا، ڈرانا، تھوڑا تھوڑا گھٹانا۔ یہاں اس سے مراد تھوڑا تھوڑا گھٹانا ہے۔(عَلٰى تَخَوُّفٍ) فاعل یا مفعول بہ سے حال ہے۔

۴۷ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ:۔ بہت شفقت والا، بہت رحمت والا۔(رَءُوْفٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ رَاْفَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔(رَحِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ رَحْمَةٌ مصدر سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۸ یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ:- اس کے سائے جھک جاتے ہیں۔ (یَتَفَیَّؤُا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفَیُّؤٌ ہے۔ (ظِلَالٌ) کے معنی سائے۔ اس کا واحد: ظِلٌّ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع مَا خَلَقَ اللّٰہُ ہے۔ اس میں ضمیر کو واحد لانا، ما موصولہ کے لفظ کی رعایت کی وجہ سے ہے۔

۴۸ الشَّمَائِلِ:- بائیں طرف۔ اس کا واحد: شِمَالٌ ہے۔

۴۸ دٰخِرُوْنَ:- ذلیل ہونے والے، حقیر ہونے والے۔ اس کا واحد: دَاخِرٌ اور مصدر دُخُوْرٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (هُمْ دٰخِرُوْنَ) یہ جملہ حالیہ ہے۔ ما موصولہ کے معنی کی رعایت کی وجہ سے جمع کی ضمیر لائی گئی ہے۔

۵۱ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ:- تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔ اس کی تحقیق اور ترکیب پارہ (۱) آیت (۴۰) میں دیکھیے۔

۵۲ الدِّیْنُ:- اطاعت، فرماں برداری۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی فرماں برداری کرنا۔

۵۲ وَاصِبًا:- دائمی طریقہ پر، دائمی ہونے کی حالت میں۔ وُصُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ:- جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اِذَا) زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے۔ اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے۔ یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (مَسَّكُمْ) مَسَّ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِیْسٌ ہے۔ معنی چھونا، پہنچنا، لاحق ہونا۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (الضُّرُّ) تکلیف، مصیبت، پریشانی۔ جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۵۳ تَجْـَٔرُوْنَ:- تم لوگ فریاد کرتے ہو۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَأْرٌ ہے۔ معنی فریاد کرنا، گڑگڑانا۔

۵۴ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ:- جب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تکلیف کو ہٹا دیتے ہیں۔ (اِذَا) زمانہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مستقبل کے لیے ظرف ہے۔ اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے، یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (کَشَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کَشْفٌ ہے۔ (ضُرٌّ) کے معنی تکلیف، مصیبت، پریشانی۔ ج: اَضْرارٌ ہے۔

۵۵ تَمَتَّعُوْا: — تم لوگ فائدہ اٹھالو، تم لوگ عیش اڑالو۔ باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔

۵۸ اِذَا بُشِّرَ: — جب خوش خبری دی جاتی ہے۔ (اِذَا) زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے، اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے۔ یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (بُشِّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔

۵۸ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا: — اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے، اس کا چہرہ بے رونق ہوجاتا ہے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (ظَلَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ظَلٌّ ہے۔ معنی ہمیشہ رہنا۔ (ظَلَّ) یہاں پر افعال ناقصہ میں سے ہے۔ (وَجْهٌ) چہرہ۔ جمع: وُجُوْهٌ ہے۔ (مُسْوَدًّا) باب افعلال سے اسم مفعول ہے، اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے۔ ظَلَّ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۵۸ كَظِيْمٌ: — دل میں گھٹنے والا، رنجیدہ ہونے والا۔ كَظْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ يَتَوَارٰى: — وہ چھپتا پھرتا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَارِیْ ہے۔

۵۹ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ: — کیا وہ اس کو ذلت کے ساتھ روک لے۔ یعنی اس کو زندہ ہونے کی حالت میں اپنے پاس باقی رکھے۔ (اَ) ہمزہ استفہام ہے۔ (يُمْسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع مَا بُشِّرَ بِهٖ یعنی لڑکی ہے۔ (هُوْنٍ) ذلت ورسوائی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (عَلٰى هُوْنٍ) ترکیب میں فاعل یا مفعول بہ سے حال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واقع ہے۔اس کی اصل عبارت کائناً علی ھُونٍ ہے۔

۵۹ یَدُسُّہٗ فِی التُّرَابِ:- وہ اس کو مٹی میں گاڑ دے۔(یَدُسُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَسٌّ ہے۔(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع مَا بُشِّرَ بِہٖ یعنی لڑکی ہے۔(التُّرَابُ) کے معنی مٹی۔جمع: اَتْرِبَۃٌ اور تِرْبَانٌ ہے۔

۶۱ یُؤَخِّرُھُمْ:- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو مہلت دے رہے ہیں۔(یُؤَخِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْخِیْرٌ ہے۔(ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۶۱ اَجَلٍ مُّسَمًّی:- مقررہ مدت، مقررہ وقت۔(اَجَلٌ) کے معنی مدت، وقت۔جمع: آجَالٌ ہے۔(مُسَمًّی) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔اس کا مصدر تَسْمِیَۃٌ ہے۔

۶۱ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ:- وہ لوگ مؤخر نہیں ہوں گے، وہ لوگ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے۔باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْخَارٌ ہے۔

۶۱ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ:- وہ لوگ مقدم نہیں ہوں گے، وہ لوگ آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقْدَامٌ ہے۔

۶۲ تَصِفُ اَلْسِنَتُھُمْ:- ان کی زبانیں (جھوٹ) بیان کرتی ہیں۔(تَصِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَصْفٌ ہے۔(اَلْسِنَۃٌ) کے معنی زبانیں، اس کا واحد: لِسَانٌ ہے۔(ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۲ لَا جَرَمَ:- یقینی بات، لازمی بات۔(جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں، لیکن لائے نفی کے ساتھ لفظ (لَا جَرَمَ) یقیناً اور حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۶۲ ھُمْ مُّفْرَطُوْنَ:- وہ لوگ بڑھائے جا رہے ہیں۔یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔(مُفْرَطُوْنَ) بڑھائے ہوئے لوگ۔باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: مُفْرَطٌ اور مصدر اِفْرَاطٌ ہے۔

۶۶ اَلْاَنْعَامِ:- چوپائے۔اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۶ عِبْرَةً :- نصیحت۔ اس کی جمع: عِبَرٌ ہے۔

۶۶ نُسْقِيْكُمْ :- ہم تم کو پلاتے ہیں۔ (نُسْقِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَآءٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۶ فَرْثٌ :- گوبر۔ جمع: فُرُوْثٌ ہے۔

۶۶ دَمٌ :- خون۔ جمع: دِمَآءٌ ہے۔

۶۶ سَآئِغًا :- خوش گوار، خوش ذائقہ۔ سَوْغٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۷ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ :- کھجوروں اور انگوروں کے پھل۔ (ثَمَرٰتٌ) کے معنی پھل۔ اس کا واحد: ثَمَرَةٌ ہے۔ (النَّخِيْلُ) کھجور کے درخت۔ اس کا واحد: نَخِيْلَةٌ ہے۔ (اَلْاَعْنَابُ) کے معنی انگور۔ اس کا واحد: عِنَبٌ ہے۔ انگور کے ایک دانے کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۶۷ سَكَرًا :- نشہ کی چیز، نشہ آور چیز۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی مست ہونا، مدہوش ہونا۔

۶۸ اَلنَّحْلِ :- شہد کی مکھیاں۔ اس کا واحد: نَحْلَةٌ ہے۔

۶۸ يَعْرِشُوْنَ :- وہ لوگ بلند کرتے ہیں، وہ لوگ عمارت بناتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْشٌ ہے۔

۶۹ كُلِيْ :- تو کھالے، یعنی تو چوس لے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اَكْلٌ ہے۔ اس میں شہد کی مکھی سے خطاب ہے۔

۶۹ اُسْلُكِيْ :- تو چل، باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔

۶۹ ذُلُلًا :- نرم، آسان، مطیع، فرماں بردار۔ اس کا واحد: ذَلُوْلٌ ہے۔

۶۹ شَرَابٌ :- پینے کی چیز۔ یہاں اس سے مراد شہد ہے۔ اس کی جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔

۷۰ يَتَوَفّٰكُمْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمھاری جان قبض کرتا ہے۔ (يَتَوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّيْ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مفعول بہ ہے۔

۷۰ اَرْذَلِ الْعُمُرِ:— ناکارہ عمر، نکمی عمر۔(اَرْذَلُ) رَذَالَۃٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَرَاذِلُ اور اَرْذَلُوْنَ ہے۔(عُمُرٌ) کے معنی زندگی۔ اس کی جمع: اَعْمَارٌ ہے۔

۷۰ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ:— بہت علم والا، بڑی قدرت والا۔(عَلِیْمٌ) عِلْمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (قَدِیْرٌ) قُدْرَۃٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۷۱ یَجْحَدُوْنَ:— وہ لوگ انکار کرتے ہیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدًا اور جُحُوْدٌ ہے۔

۷۲ اَزْوَاجًا:— بیویاں۔ اس کا واحد: زَوْجٌ ہے۔ لفظ زوج شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں بیوی کے معنی میں ہے۔

۷۲ بَنِیْنَ:— بیٹے۔ یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ حالت رفع میں بَنُوْنَ استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد اِبْنٌ ہے۔

۷۲ حَفَدَۃً:— پوتے۔ اس کا واحد: حَفِیْدٌ ہے۔

۷۳ لَایَسْتَطِیْعُوْنَ:— وہ لوگ قدرت نہیں رکھتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِطَاعَۃٌ اور مادہ طَوْعٌ ہے۔

۷۵ هَلْ یَسْتَوُوْنَ:— کیا وہ لوگ برابر ہیں۔ یعنی وہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔(هَلْ) استفہامیہ برائے نفی ہے۔(یَسْتَوُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَآءٌ اور مادہ سوی ہے۔

۷۶ اَبْکَمُ:— گونگا۔ اس کی جمع: بُکْمٌ ہے۔

۷۶ کَلٌّ عَلٰی مَوْلٰہُ:— (وہ) اپنے آقا پر بوجھ ہے۔(وہ) اپنے۔ ایک پر وبال جیلن

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے۔(کَلٌّ) کے معنی بوجھ۔ اصل میں کَلٌّ مصدر ہے معنی تھک جانا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔(مَوْلٰی) کے معنی آقا، مالک۔ اس کی جمع: مَوَالٍ ہے، جو اصل میں مَوَالِیٌ ہے ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ مَوَالٍ ہو گیا۔

۷۶ اَیْنَمَا یُوَجِّھْهُ:۔۔ وہ (آقا) اس کو جہاں بھیجتا ہے۔(اَیْنَمَا) اسم شرط ہے۔(یُوَجِّہْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْجِیْهٌ ہے۔(اَیْنَمَا) اسم شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (اَبْکَمُ) ہے۔

۷۷ اَلسَّاعَةِ:۔۔ قیامت۔ روز قیامت کو ساعت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ بندوں کا حساب اس قدر جلدی لے گا، گویا کہ ایک ساعت یعنی تھوڑی دیر میں حساب لیا گیا ہے۔ جیسا کہ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ سے معلوم ہوتا ہے۔ (امام راغب اصفہانی)۔

۷۷ کَلَمْحِ الْبَصَرِ:۔۔ آنکھ جھپکنے کی طرح۔ شروع میں کاف حرف جر برائے تشبیہ ہے۔(لَمْحٌ) باب فتح سے مصدر ہے، معنی نگاہ ڈالنا۔(اَلْبَصَرُ) کے معنی آنکھ، نگاہ۔ جمع: اَبْصَارٌ ہے۔

۷۸ اَلسَّمْعَ:۔۔ کان۔ اس کی جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔

۷۸ اَلْاَبْصَارَ:۔۔ آنکھیں۔ اس کا واحد: بَصَرٌ ہے۔

۷۸ اَلْاَفْئِدَةَ:۔۔ دل۔ اس کا واحد: فُؤَادٌ ہے۔

۷۹ مُسَخَّرٰتٍ:۔۔ معلق، تابع۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۷۹ جَوِّ السَّمَاءِ:۔۔ آسمان کی فضا۔(جَوٌّ) کے معنی فضا۔ آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ۔ جمع: اَجْوَاءٌ ہے۔(اَلسَّمَاءُ) کے معنی آسمان۔ جمع: سَمٰوٰتٌ ہے۔

۷۹ مَا یُمْسِکُھُنَّ:۔۔ ان (پرندوں) کو روکتا نہیں ہے۔(مَا) نفی کے لیے ہے۔(یُمْسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔(ھُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع اَلطَّیْرُ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۰ سکنا:۔ رہنے کی جگہ۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی رہنا۔

۸۰ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ:۔ جانوروں کی کھالیں۔ (جُلُوْدٌ) کے معنی کھالیں۔ اس کا واحد: جِلْدٌ ہے۔ (اَلْاَنْعَام) کے معنی چوپائے، جانور۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۸۰ تَسْتَخِفُّوْنَهَا:۔ تم لوگ ان (گھروں یعنی خیموں) کو ہلکا (ہلکا) پاتے ہو۔ (تَسْتَخِفُّوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِخْفَاف ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع بُیُوْتٌ ہے۔

۸۰ یَوْمَ ظَعْنِكُمْ:۔ تمھارے (اپنے) سفر کے دن۔ (ظَعْنٌ) باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی سفر کرنا، کوچ کرنا۔

۸۰ اَصْوَافِهَا:۔ ان (بھیڑوں) کی اون۔ (اَصْوَافٌ) کا واحد: صُوْفٌ ہے۔ اس سے مراد بھیڑ کی اون ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَنْعَامُ ہے۔

۸۰ اَوْبَارِهَا:۔ ان (اونٹوں) کے بال (اَوْبَارٌ) کا واحد وَبَرٌ ہے۔ اس سے مراد اونٹ کے بال ہیں۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَنْعَامُ ہے۔

۸۰ اَشْعَارِهَا:۔ ان (بکریوں) کے بال۔ (اَشْعَارٌ) کا واحد: شَعْرٌ ہے۔ یہاں اس سے مراد بکری کے بال ہیں۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَنْعَامُ ہے۔

۸۰ اَثَاثًا:۔ گھر کا سامان۔ اس کی جمع: اُثُثٌ ہے۔

۸۰ مَتَاعًا:۔ فائدہ اٹھانے کی چیز۔ اس کی جمع: اَمْتِعَةٌ ہے۔

۸۱ ظِلٰلًا:۔ سائے۔ اس کا واحد: ظِلٌّ ہے۔

۸۱ اَلْجِبَالُ:۔ پہاڑ۔ اس کا واحد: جَبَلٌ ہے۔

۸۱ اَكْنَانًا:۔ چھپنے کی جگہیں۔ اس کا واحد: كِنٌّ ہے۔

۸۱ سَرَابِيْلَ:۔ کرتے۔ اس کا واحد: سِرْبَالٌ ہے۔

۸۱ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ:۔ وہ (کرتے) تم کو گرمی سے بچاتے ہیں۔ (تَقِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَقْیٌ اور وِقَايَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مفعول بہ ہے۔(اَلْحَرُّ) کے معنی گرمی، یہ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے معنی گرم ہونا۔

۸۱ سَرَابِيْلَ :- کرتے۔ اس سے مراد (زرہیں) ہیں۔ اس کا واحد: سِرْبَالٌ ہے۔

۸۱ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ :- وہ (کرتے یعنی زرہیں) تمھاری لڑائی سے تمھاری حفاظت کرتے ہیں، وہ (کرتے) تمھاری لڑائی میں تمھارا بچاؤ کرتے ہیں۔(تَقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَقْيٌ اور وِقَايَةٌ ہے۔(كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔(بَأْسٌ) کے معنی لڑائی۔ جمع: اَبْؤُسٌ ہے۔

۸۱ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ :- تاکہ تم لوگ فرماں بردار ہو جاؤ۔(لَعَلَّ) حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔(كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر (لَعَلَّ) کا اسم ہے۔(تُسْلِمُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔ یہ فعل ترکیب نحوی میں لعل کی خبر ہے۔

۸۴ نَبْعَثُ :- ہم قائم کریں گے، ہم مقرر کریں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۸۴ لَاهُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ :- ان (کافروں) سے (اللہ تعالیٰ کو) راضی کرنے کی فرمائش نہیں کی جائے گی۔ یعنی قیامت کے دن کافروں سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلو، اس لیے کہ قیامت کے دن توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوں گے۔(يُسْتَعْتَبُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْتَابٌ اور مادہ عَتْبٌ ہے۔

۸۵ لَا يُخَفَّفُ :- وہ (عذاب) ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيْفٌ ہے۔

۸۵ يُنْظَرُوْنَ :- (نہ) ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۸۶ كُنَّا نَدْعُوْا :- ہم لوگ عبادت کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

متکلم، مصدر دَعْوٌ ، دَعْوَۃٌ اور دُعَآءٌ ہے۔

۸۶ اَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ :- وہ لوگ ان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے۔ یعنی وہ لوگ ان سے کلام کریں گے۔ (اَلْقَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَـــاءٌ ہے۔ یہ فعل ماضی جواب شرط پر عطف کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ (اَلْقَوْلُ) کے معنی بات۔ جمع: اَقْوَالٌ ہے۔

۸۹ تِبْیَـانـاً :- بیان کرنے والا۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ اس آیت کریمہ میں تِبْیَـانـاً لِکُلِّ شَیْءٍ قرآن کریم کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ مصدر لازم ہے۔ اور اسم فاعل متعدی کے معنی میں ہے۔ یعنی قرآن کریم دین کی تمام باتوں کو بیان کرنے والا ہے۔

۹۰ اَلْعَدْلِ :- انصاف، اعتدال۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۹۰ اَلْاِحْسَانِ :- بھلائی کرنا، اچھا کام کرنا۔ باب افعال سے مصدر ہے۔

۹۰ اَلْـفَحْشَـآءِ :- بے حیائی۔ وہ قول یا فعل جس کی برائی شدید اور سخت ہو (تفسیر مظہری)۔ فُحْشٌ سے فعلاء کے وزن پر صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۰ اَلْـمُـنْـکَـرِ :- برائی۔ وہ قول یا فعل جس کو شریعت اور عقل سلیم برا سمجھے (تفسیر مظہری)۔ (مُـنْـکَـرٌ) باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کی ضد معروف ہے۔ اس کی جمع مُنْکَرَاتٌ اور مَنَاکِرُ ہے۔

۹۰ اَلْبَغْیِ :- ظلم، سرکشی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۹۰ یَعِظُکُمْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو نصیحت فرماتے ہیں۔ (یَعِظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَعْظًا اور عِظَۃٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۱ اَوْفُوْا :- تم لوگ پورا کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَآءٌ اور مادہ وَفِیٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۱ لَاتَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ:۔ تم لوگ قسموں کو نہ توڑو۔ (لَاتَنْقُضُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقْضٌ ہے۔ (اَیْمَانٌ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: یَمِیْنٌ ہے۔

۹۱ بَعْدَ تَوْکِیْدِهَا:۔ ان (قسموں) کو مضبوط کرنے کے بعد۔ (تَوْکِیْدٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کے معنی مضبوط کرنا۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَیْمَانُ ہے۔

۹۱ کَفِیْلًا:۔ ضامن، ذمہ دار۔ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر کَفْلٌ اور کَفَالَةٌ ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۲ نَقَضَتْ غَزْلَهَا:۔ اس عورت نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو توڑ ڈالا۔ (نَقَضَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَقْضٌ ہے۔ (غَزْلٌ) باب ضرب سے مصدر ہے معنی سوت کاتنا۔ یہ مصدر یہاں اسم مفعول مَغْزُوْلٌ کے معنی میں ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۹۲ اَنْکَاثًا:۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ اس کا واحد: نِکْثٌ ہے اس کے معنی ادھیڑا ہوا سوت۔

۹۲ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ:۔ ایک جماعت دوسری جماعت سے زیادہ ہے (زیادہ ہو) (اُمَّةٌ) جماعت، گروہ۔ جمع: اُمَمٌ ہے۔ (اَرْبٰی) کے معنی زیادہ، یہ اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر رِبَاءٌ اور رُبُوٌّ ہے۔

۹۲ یَبْلُوْکُمُ اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ تمھاری آزمائش فرماتے ہیں۔ (یَبْلُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلْوٌ اور بَلَاءٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۴ لَاتَتَّخِذُوْا اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا:۔ تم لوگ اپنی قسموں کو فساد کا ذریعہ مت بناؤ۔ یعنی تم لوگ اپنی قسموں کو مت توڑو۔ اس لیے کہ قسموں اور عہدوں کا توڑنا فساد کا ذریعہ ہے۔ (لَاتَتَّخِذُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔ جو اصل میں اِئْتِخَاذٌ ہے۔ ہمزہ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا اِتِّخَاذٌ ہو گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَیْمَانٌ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: یَمِیْنٌ ہے۔ (دَخَلٌ) کے معنی فساد لاحق ہونا۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔

۹۴ فَتَزِلَّ قَدَمٌ:- ورنہ قدم پھسل جائے گا۔ (تَزِلَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَلٌّ ہے۔ فاء کے بعد ان مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (قَدَمٌ) کے معنی پیر۔ اس کی جمع: اَقْدَامٌ ہے۔

۹۴ بِمَا صَدَدْتُّمْ:- تمہارے اعراض کرنے کی وجہ سے۔ باء سببیہ اور ما مصدریہ ہے۔ (صَدَدْتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صُدُوْدٌ ہے۔ ما مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع مصدر کے معنی میں ہو گیا۔

۹۶ یَنْفَدُ:- وہ ختم ہو جائے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفَادٌ ہے۔

۹۷ لَنُحْیِیَنَّهٗ:- ہم ضرور اس شخص کو زندگی دیں گے۔ (لَنُحْیِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْیَـآءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع مَن ہے، جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۹۷ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً:- اچھی زندگی، پاکیزہ زندگی۔ جمہور مفسرین کے نزدیک حیات طیبہ سے مراد دنیا کی پاکیزہ اور عمدہ زندگی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مومن صالح کو کبھی تنگ دستی اور بیماری پیش نہیں آئے گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نور عطا فرما دیں گے کہ وہ ہر حال میں شاکر اور صابر رہے گا۔ حضرت ابن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مومنین صالحین کو حق تعالیٰ دنیا میں بھی ایسی فرحت و مسرت اور پر لطف زندگی عطا فرماتے ہیں جو کسی حالت میں بدلتی نہیں ہے۔ (تلخیص از معارف القرآن) (حَیٰوۃً طَیِّبَۃً) ترکیب میں موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔ (حَیٰوۃً) باب سمع سے مصدر ہے، اور (طَیِّبَۃً) طَیِّبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۸ اِسْتَعِذْ بِاللّٰهِ:- آپ اللہ کی پناہ مانگ لیجیے۔ (اِسْتَعِذْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَاذَۃٌ ہے۔

۹۸ الرَّجِیْمِ :- مردود، دھتکارا ہوا۔ رَجْمٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یا اسم مفعول مَرْجُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ سُلْطٰنٌ :- قدرت، قابو، زور، غلبہ۔

۱۰۰ یَتَوَلَّوْنَہٗ :- وہ لوگ اس کو (شیطان کو) دوست سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ (یَتَوَلَّوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع شَیْطَانٌ ہے۔

۱۰۱ مُفْتَرٍ :- افتراء کرنے والا، گڑھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِفْتِرَآءٌ اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

۱۰۲ رُوْحُ الْقُدُسِ :- پاک روح۔ اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (رُوْحٌ) کے معنی جان۔ اس کی جمع : اَرْوَاحٌ ہے۔ (اَلْقُدُسُ) کے معنی پاک۔ (رُوْحُ الْقُدُسِ) ترکیب اضافی ہے۔ یہ اصل کے اعتبار سے موصوف اور صفت ہے اس میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف کر دی گئی ہے۔

۱۰۳ یُلْحِدُوْنَ :- وہ لوگ نسبت کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْحَادٌ ہے۔

۱۰۳ اَعْجَمِیٌّ :- عجمی۔ جو عجم کی طرف منسوب ہو۔ غیر عربی۔ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان کا بولنے والا۔

۱۰۷ اِسْتَحَبُّوْا :- ان لوگوں نے پسند کیا۔ ان لوگوں نے ترجیح دی۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْبَابٌ ہے۔

۱۰۸ طَبَعَ اللّٰہُ :- اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (طَبَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔

۱۰۹ لَاجَرَمَ :- یقینی بات، لازمی بات۔ (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کے ساتھ (لَاجَرَمَ کا لفظ یقیناً اور حقاً کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۱۱۰ فُتِنُوْا :- ان لوگوں کو تکلیف پہنچائی گئی۔ ان لوگوں کو فتنہ میں ڈالا گیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ ہے۔

۱۱۰ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ :- بڑی مغفرت کرنے والا، بڑی رحمت کرنے والا۔ (غَفُوْرٌ) فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر مَغْفِرَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (رَحِيْمٌ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر رُحْمَةٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۱۱ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا :- وہ اپنے بارے میں بحث کرے گا، وہ اپنی طرف داری میں گفتگو کرے گا۔ یعنی صرف اپنی جان کی فکر ہوگی۔ (تُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔ (نَفْسٌ) کے معنی جان۔ جمع: اَنْفُسٌ اور نُفُوْسٌ ہے۔

۱۱۱ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ :- ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (تُوَفّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ ہے۔

۱۱۲ رَغَدًا :- فراخی، آسودگی، کشادگی۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی خوش حال ہونا۔ مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اگر مفعول مطلق ہو تو اس کی اصل عبارت اِتْيَانًا رَغَدًا ہو جائے گی اور اگر حال واقع ہو تو لفظ رَغَدًا رَاغِدًا کے معنی میں ہو جائے گا۔ (اعراب القرآن)

۱۱۲ كَفَرَتْ :- ان لوگوں نے (بستی والوں نے) ناقدری کی، ان لوگوں نے ناشکری کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كُفْرٌ اور كُفْرَانٌ ہے۔ اس میں ضمیر مستتر ھِيَ کا مرجع قَرْيَةٌ ہے اور اس سے مراد اہل قریہ ہیں۔

۱۱۲ اَذَاقَهَا اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے ان کو (اہل قریہ کو) چکھایا۔ (اَذَاقَ) باب افعال سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَاقَۃٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قَرْیَۃً ہے۔ اور اس سے مراد اہل قریہ ہیں۔

۱۱۴ حَلٰلًا طَیِّبًا :- حلال پاک۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ اور اس کو (کُلُوْا) فعل امر کا مفعول بہ بنانا بھی درست ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (حَلٰلًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (طَیِّبًا) طِیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

مَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ :- جس (جانور) پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا نام لیا گیا ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (اُھِلَّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِھْلَالٌ معنی آواز بلند کرنا، پکارنا۔

۱۱۵ مَنِ اضْطُرَّ :- جو شخص بے قرار ہو جائے۔ (اُضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْطِرَارٌ ہے۔ یہ اصل میں اِضْتِرَارٌ ہے۔ اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے اس کا مادہ ضَرٌّ ہے۔

۱۱۵ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ :- اس حال میں کہ لذت طلب کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو۔ یہ ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔ (بَاغٍ) بُغْیَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصل میں بَاغِیٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ ساکن کردیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گرگئی بَاغٍ ہوگیا۔ (عَادٍ) عَدْوٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَادٍ) اصل میں عَادِوٌ ہے۔ واؤ کلمہ کے آخر میں ہے اور ماقبل مکسور ہے۔ اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا عَادِیٌ ہوگیا۔ پھر ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کردیا، یاء اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گرگئی عَادٍ ہوگیا۔

۱۱۶ یَفْتَرُوْنَ :- وہ لوگ گھڑتے ہیں، وہ لوگ تہمت لگاتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَآءٌ اور مادہ فَرْیٌ ہے۔

۱۱۸ ھَادُوْا :- وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر رھوٗ ذٌ ہے۔

۱۱۸ قَصَصْنَا :- ہم نے بیان کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ ہے۔ معنی بیان کرنا۔

۱۱۹ اَصْلَحُوْا :- ان لوگوں نے (اپنے اعمال) درست کر لیے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْلَاحٌ ہے۔

۱۲۰ کَانَ اُمَّةً :- وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) امام تھے، وہ مقتدا تھے، وہ پیشوا تھے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اُمَّةٌ) کے معنی جماعت، گروہ، امام اور پیشوا کے ہیں۔ یہاں امام اور پیشوا کے معنی میں ہے۔ جمع: اُمَمٌ ہے۔

۱۲۰ قَانِتًا :- فرماں بردار۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۱ حَنِيْفًا :- دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے حَنَفٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: حُنَفَاءُ ہے۔

۱۲۰ اِجْتَبٰهُ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) منتخب فرمایا۔ (اِجْتَبٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۲۴ السَّبْتُ :- ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن۔ (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن) ہفتہ کے دن یہودیوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اور شکار کرنے سے منع کر دیا گیا تھا، لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے نافرمانی کی، اور منع کرنے کے باوجود سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ان کو بندر بنا دیا، پھر تین روز کے بعد وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

۱۲۵ اَلْحِكْمَةِ :- دانش مندی، سمجھداری۔ جمع: حِكَمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲۵ اَلْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ :- اچھی نصیحت۔ (مَوْعِظَةٌ) کے معنی نصیحت۔ جمع: مَوَاعِظُ۔ (حَسَنَةٌ) حُسْنٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۵ جَادِلْهُمْ :- آپ ان سے بحث کیجیے۔ (جَادِلْ) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع کفار اور مشرکین ہیں۔

۱۲۵ اَلْمُهْتَدِيْنَ :- ہدایت پانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد : اَلْمُهْتَدِیْ اور مصدر اِهْتِدَاءٌ ہے۔

۱۲۶ اِنْ عَاقَبْتُمْ :- اگر تم بدلہ لو۔ (عَاقَبْتُمْ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاقَبَةٌ اور عِقَابٌ ہے۔

۱۲۶ عُوْقِبْتُمْ :- تمھیں تکلیف پہنچائی گئی۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاقَبَةٌ اور عِقَابٌ ہے۔

۱۲۶ الصّٰبِرِيْنَ :- صبر کرنے والے۔ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد : صَابِرٌ اور مصدر صَبْرٌ ہے۔

۱۲۷ يَمْكُرُوْنَ :- وہ لوگ تدبیریں کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔

۱۲۸ مُحْسِنُوْنَ :- اچھے کام کرنے والے، نیک کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد : مُحْسِنٌ ہے اور مصدر اِحْسَانٌ ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۱۴) مکمل ہوگیا

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبْحٰنَ الَّذِیْ پارہ (۱۵) سورۂ بنی اسرائیل

یہ قرآن کریم کی سترھویں (۱۷) سورت ہے۔ جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت کے دو نام ہیں۔ ایک نام سورۂ بنی اسرائیل ہے۔ اور دوسرا نام سورۂ اسراء ہے۔ اس سورت کا نام بنی اسرائیل اس وجہ سے ہے کہ اس میں بنی اسرائیل کے دو مرتبہ شرارت کرنے اور سزا پانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل دو بار شرارت کریں گے۔ اس کی جزا میں دشمن ان کے ملک پر غالب ہوں گے۔ اسی طرح ہوا۔ ایک بار جالوت غالب ہوا۔ پھر حق تعالیٰ نے اس کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ پیچھے (یعنی اس واقعہ کے بعد) بنی اسرائیل کو اور قوت زیادہ دی۔ دوسری بار حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں فارسی لوگوں میں بخت نصر غالب ہوا تب سے ان کی سلطنت نے قوت نہ پکڑی (موضح قرآن) علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے پہلے وعدہ سے بخت نصر کا حملہ مراد لیا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پانچ سو ستاسی (۵۸۷) سال پہلے ہے۔ اور دوسرے وعدہ سے طیطوس رومی کا حملہ مراد لیا ہے۔ جو رفع مسیح علیہ السلام کے ستر سال بعد ہے (تفسیر عثمانی)

اس سورت کا دوسرا نام اسراء ہے علماء کی اصطلاح میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کو اسراء کہتے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک کے سفر کو معراج کہتے ہیں۔ اور بسا اوقات دونوں سفروں کے مجموعہ کے لئے اسراء یا معراج کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جمہور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری کی حالت میں جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت احادیث مبارکہ سے

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔اور اس پر امت کا اجماع بھی ہے۔اور آیت کریمہ سبحٰن الذی اسری بعبدہ میں عبد کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔یہاں عبد سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔اور عبد (یعنی بندہ) روح اور جسم کے مجموعہ کا نام ہے۔ان تمام دلائل سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روح اور جسم کے ساتھ معراج ہوئی ہے۔اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے واقعہ اسراء کو بڑے اہتمام سے درخشاں عنوان کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔اسی مناسبت سے اس سورت کا دوسرا نام سورۂ اسراء ہے۔

آیت نمبر ۱ سُبْحٰنَ :- پاک ہے۔یہ اسم (مصدر) ہے جو تسبیح یعنی پاکی بیان کرنے کے معنی میں ہے۔یہ ترکیب میں مفعول مطلق ہے۔اس کی اصل عبارت سَبِّحُوْا اللّٰہَ سُبْحٰنَ یا اُسَبِّحُ اللّٰہَ سُبْحٰنَ ہے (تفسیر مظہری) اس لفظ کے ذریعہ ہر قسم کے ضعف و عجز اور نقص وعیب سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

۱ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے بندہ کو رات میں لے گیا۔(اَسْرٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَآءٌ ہے۔معنی رات میں چلنا۔باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا ہے۔متعدی ہونے کی صورت میں اس کے معنی لے جانا (عَبْدٌ) کے معنی بندہ۔جمع عِبَادٌ ہے یہاں عبد سے مراد سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔

۱ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ :- مسجد حرام، حرمت والی مسجد، عظمت والی مسجد، اس سے مراد وہ مبارک مسجد ہے جو کعبہ شریف کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے۔جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر حاصل ہوتا ہے۔(اَلْمَسْجِدُ) کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ، باب نصر سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔اس کا مصدر سُجُوْدٌ ہے۔معنی سجدہ کرنا، شریعت کی اصطلاح میں تعظیم کی نیت سے پیشانی کو زمین پر رکھنا سجدہ کہلاتا ہے۔مَسْجِدٌ کی جمع مَسَاجِدُ ہے (اَلْحَرَامُ) باب کرم سے مصدر ہے معنی حرام ہونا۔اس مسجد کی عظمت کی وجہ سے اس میں کسی انسان کو مارنا، شکار کو قتل کرنا، گھاس کاٹنا وغیرہ کو حرام کر دیا گیا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ہے۔ اس لئے اس مسجد کو مسجد حرام کہتے ہیں۔

۱ اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی :- مسجد اقصیٰ۔ بیت المقدس جو ملک شام میں ہے۔ یہ مبارک مسجد حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کرائی تھی۔ مسجد اقصیٰ کے معنی بہت دور والی مسجد۔ مکہ مکرمہ سے بہت دور ہونے کی وجہ سے اس کو مسجد اقصیٰ کہتے ہیں (مَسْجِدٌ) کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ سُجُوْدٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَسَاجِدُ ہے۔ (اَقْصٰی) کے معنی بہت دور۔ قَصْوٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

۱ لِنُرِيَهٗ :- تاکہ ہم ان کو (یعنی اپنے بندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھلائیں، اس کے شروع میں لام مکسور تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے ہے۔ (نُرِیَ) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ :- بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ (السَّمِيْعُ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے آتا ہے، اس کا مصدر سَمْعٌ اور سَمَاعٌ ہے۔ (الْعَلِيْمُ) فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے، اس کا مصدر عِلْمٌ ہے۔

۲ وَكِيْلًا :- کارساز۔ وَكْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳ نُوْحٍ :- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات سورہ نساء پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۳ عَبْدًا شَكُوْرًا :- بہت شکرگزار بندہ۔ (عَبْدٌ) کے معنی بندہ۔ جمع: عِبَادٌ ہے۔ (شَكُوْرٌ) شُكْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ قَضَيْنَا :- ہم نے بیان کر دیا، ہم نے بتلا دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَضَاءٌ ہے۔

۴ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ :- بنی اسرائیل، یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عبد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اللہ کے ہیں (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے، اور ان کی نسل سے یہودیوں کے بارہ قبیلے ہوئے، اس لیے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے، لفظ اسرائیل علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۴ لَتُفْسِدُنَّ :- تم لوگ ضرور فساد کرو گے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْسَادٌ ہے۔

۴ لَتَعْلُنَّ :- تم لوگ ضرور سرکشی کرو گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر عُلُوٌّ ہے۔

۵ بَعَثْنَا :- ہم نے بھیجا، ہم نے مسلط کر دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۵ جَاسُوْا :- وہ لوگ گھس پڑے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَوْسٌ ہے۔ فساد مچانا۔

۵ خِلٰلَ الدِّيَارِ :- گھروں کے درمیان۔ (خِلَالٌ) کے معنی درمیان، بیچ۔ اس کا واحد خَلَلٌ ہے۔ جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان کی کشادگی کے ہیں۔ (دِيَارٌ) کا واحد دَارٌ ہے۔ جس کے معنی گھر کے ہیں۔

۵ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا :- کیا ہوا وعدہ، ایسا وعدہ جو پورا ہو کر رہے۔ (وَعْدًا) کے معنی وعدہ کے ہیں، یہ مصدر ہے۔ مصدری معنی وعدہ کرنا۔ بعض لوگوں کے نزدیک وَعْدٌ کی جمع نہیں آتی ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک اس کی جمع وُعُوْدٌ آتی ہے۔ (مَفْعُوْلًا) یہ فعل مصدر سے اسم مفعول ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی کیا ہوا۔

۶ الْكَرَّةَ :- غلبہ، قوت، جمع: كَرَّاتٌ ہے۔

نَفِيْرًا :- جماعت، گروہ، لشکر۔ بعض لوگوں نے کہا نَفَرٌ کی جمع نَفِيْرٌ ہے جیسے عَبْدٌ کی جمع عَبِيْدٌ ہے۔

۷ اِنْ اَسَأْتُمْ :- اگر تم برے کام کرو گے۔ (اَسَأْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر جمع مذکر حاضر، مصدر اِسَاءَةٌ ہے۔

۷ لِيَسُوْءٗا وُجُوْهَكُمْ:- تا کہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَسُوْءٗا) اس میں لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوْءٌ ہے۔ (وُجُوْهٌ) کا واحد وَجْهٌ ہے۔ اس کے معنی چہرہ کے ہیں۔

۸ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا:- تا کہ وہ لوگ برباد کریں جس پر وہ غالب ہوں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يُتَبِّرُوْا) اس میں لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ یہ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَتْبِيْرٌ ہے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (عَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُلُوٌّ ہے، اس کے معنی بلند ہونا اور غالب ہونا۔

۸ اِنْ عُدْتُّمْ:- اگر تم لوگ دوبارہ کرو گے۔ (عُدْتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوْدٌ معنی لوٹنا۔

۸ حَصِيْرًا:- جیل خانہ، قید خانہ حَصْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے جو اسم فاعل کے معنی میں ہے، اس لیے کہ جیل خانہ بھی روکنے والا ہوتا ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ اَقْوَمُ:- بہت سیدھا، بہت درست۔ قِيَامٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ اَعْتَدْنَا:- ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔

۱۱ يَدْعُ الْاِنْسَانُ:- انسان مانگتا ہے، انسان درخواست کرتا ہے۔ (يَدْعُ) یہ اصل میں يَدْعُوْ ہے۔ پڑھنے میں اس کا واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو گیا، اور لکھنے میں خلاف قیاس توقیفی طور پر واؤ حذف کر دیا گیا ہے۔ (يَدْعُ) فعل مضارع معروف، صیغہ واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ (اِنْسَانٌ) کے معنی آدمی۔ جمع: اَنَاسِیُّ۔

۱۱ عَجُوْلًا:— جلد باز، بہت جلدی کرنے والا۔ عَجَلٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ مَحَوْنَا اٰیَةَ الَّیْلِ:— رات کی نشانی کو ہم نے دھندلا بنایا، رات کی نشانی کو ہم نے تاریک بنایا یعنی رات کو ہم نے تاریک بنایا۔ (اٰیَةَ الَّیْلِ) میں اضافت بیانیہ ہے۔ جس میں مضاف کا مطلب مضاف الیہ کے ذریعہ بیان کر دیا جاتا ہے، یعنی یہاں آیت سے لیل مراد ہے۔ (مَحَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَحْوٌ ہے اس کے معنی مٹانا۔ اور یہاں پر مراد تاریک بنانا ہے۔ (اٰیَةٌ) کے معنی نشانی۔ جمع: اٰیَاتٌ ہے۔ (لَیْلٌ) کے معنی رات، اس کی جمع لَیَالٌ ہے۔

۱۲ مُبْصِرَةً:— روشن ہونے والی، روشن کرنے والی۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ مصدر اِبْصَارٌ ہے۔ جَعَلْنَا کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۲ لِتَبْتَغُوْا:— تاکہ تم لوگ تلاش کرو۔ (تَبْتَغُوْا) اصل میں تَبْتَغُوْنَ ہے۔ شروع میں لام تعلیل کی وجہ سے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے، یہ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ اور اس کا مادہ بَغْیٌ ہے۔

۱۳ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ:— ہم نے اس کے عمل کو اس پر لازم کر دیا۔ (اَلْزَمْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْزَامٌ ہے۔ (طَائِرٌ) کے معنی پرندہ اس کی جمع: طَیْرٌ اور طُیُوْرٌ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ طائر سے مراد عمل ہے (اچھا ہو یا برا) لفظ طائر بول کر اچھے یا برے عمل کو اس لیے مراد لیا گیا ہے کہ پرندہ کے ذریعہ اہل عرب نیک فالی اور بدفالی لیا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۳ كِتٰبًا:— نامۂ اعمال، اعمال نامہ، لکھی ہوئی چیز۔ اس کی جمع: كُتُبٌ ہے۔

۱۳ يَلْقٰهُ مَنْشُوْرًا:— وہ اس (نامۂ اعمال) کو کھلا ہوا پائے گا۔ (يَلْقٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ اور مادہ لَقْیٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب ہے،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اس کا مرجع کتاباً (نامۂ اعمال) ہے۔ (مَنْشُوْرًا) باب نصر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴ حَسِیْبًا:- حساب لینے والا، حساب کرنے والا۔ حَسْبٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ:- کوئی شخص بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (لَا تَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وِزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔ (وَازِرَةٌ) وِزْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کی اصل عبارت نَفْسٌ وَازِرَةٌ ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۵ وِزْرَ اُخْرٰی:- کسی دوسرے شخص کا بوجھ، یہاں بوجھ سے مراد گناہ کا بوجھ ہے۔ اس کی اصل عبارت وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰی ہے۔ (جلالین) وِزْرٌ کے معنی بوجھ۔ جمع: اَوْزَارٌ ہے۔

۱۵ رَسُوْلًا:- بھیجا ہوا، پیغمبر، رسول۔ اس کی جمع رُسُلٌ ہے۔ قاضی بیضاوی نے لکھا ہے کہ رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت عطا فرمائی ہوتا کہ وہ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دے اور نبی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے مبعوث فرمایا ہو جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان مبعوث ہوئے۔ رسول اور نبی کے درمیان عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ رسول خاص ہے اور نبی عام ہے۔

۱۶ مُتْرَفِیْهَا:- اس (بستی) کے خوش حال لوگ۔ (مُتْرَفِیْ) اصل میں (مُتْرَفِیْنَ) ہے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم مضاف ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُتْرَفٌ اور مصدر اِتْرَافٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع قَرْیَةً ہے۔

۱۶ فَفَسَقُوْا:- وہ لوگ نافرمانی کرتے ہیں۔ جواب شرط پر عطف کی وجہ سے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (فَسَقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِسْقٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶ دَمَّرْنٰهَا:- ہم ان کو برباد کر دیتے ہیں۔ جواب شرط پر عطف کی وجہ سے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِیْر ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع قَرْيَةً ہے۔

۱۷ اَلْقُرُوْن:- جماعتیں، قومیں۔ اس کا واحد: قَرْنٌ ہے۔ اس کے معنی ایک زمانہ کے لوگ اور قُرُوْنٌ کے معنی مختلف زمانے کے لوگ۔

۱۸ اَلْعَاجِلَةَ:- دنیا۔ اس کی اصل عبارت اَلدَّارُ الْعَاجِلَةَ ہے۔ (عَاجِلَةٌ) عَجَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کے معنی جلدی آنے والی چیز اور اس سے مراد دنیا اور اس کا ساز و سامان ہے۔

۱۸ يَصْلٰهَا:- وہ اس (جہنم) میں داخل ہوگا۔ (يَصْلٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَلْيٌ ہے۔ معنی آگ میں جلنا۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع جَهَنَّمُ ہے۔

۱۸ مَدْحُوْرًا:- دور کیا ہوا، دھتکارا ہوا۔ دَحْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۹ مَشْكُوْرًا:- مقبول، قدر کیا ہوا۔ شُكْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ نُمِدُّ:- ہم مدد کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔

۲۰ مَحْظُوْرًا:- روکا ہوا، بند کیا ہوا، منع کیا ہوا۔ حَظْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ مَخْذُوْلًا:- بے مددگار۔ جس کی مدد چھوڑ دی جائے۔ (خِذْلَانٌ) مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ خِذْلَانٌ کے معنی مدد چھوڑنا باب نصر سے ہے۔

۲۳ اُفٍّ:- ہوں، افسوس۔ یہ کلمہ کراہت اور نفرت کے لیے ہے۔ کسی چیز پر ناگواری اور

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے، والدین کے متعلق اولاد کو ایسی بات کہنے سے بھی منع کر دیا گیا ہے، جس سے ناگواری ظاہر ہو، اور بعض لوگوں نے لفظ اُفٍ کو اسم فعل قرار دیا ہے۔ یعنی لفظ کے اعتبار سے اسم اور معنی کے اعتبار سے فعل اَکْرَہُ کے معنی میں ہے۔

۲۳ لَاتَنْهَرْهُمَا:- تو ان دونوں (یعنی ماں باپ) کو مت جھڑک، تو ان دونوں کو مت ڈانٹ۔ (لَاتَنْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَهْرٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (وَالِدَيْنِ) ہے۔

۲۴ اِخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ:- تو ان دونوں کے لیے انکساری کا بازو جھکا دے۔ یعنی ماں باپ کے ساتھ نرمی اور انکساری کا معاملہ کرو۔ (اِخْفِضْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَفْضٌ (جَنَاحٌ) کے معنی بازو اور پہلو، اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ ہے۔ (ذُلٌّ) کے معنی عاجزی اور انکساری۔ باب ضرب سے مصدر ہے، ذلیل ہونا۔

۲۴ رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا:- ان دونوں نے بچپن میں مجھ کو پالا۔ (رَبَّيَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر تَرْبِيَةٌ ہے۔ (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (صَغِيْرًا) باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۵ اَلْاَوَّابِيْنَ:- بہت رجوع کرنے والے۔ یعنی بہت توبہ کرنے والے، اس کا واحد اَوَّابٌ ہے۔ اَوْبٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ لَاتُبَذِّرْ:- تو فضول خرچی نہ کر۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْذِيْرٌ ہے۔ تبذیر کا مطلب گناہ کے کاموں میں مال کو خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۷ اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ:- شیطانوں کے بھائی۔ یعنی فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطانوں کے مشابہ ہیں۔ (اِخْوَانٌ) کے معنی بھائی، اس کا واحد اَخٌ ہے۔ (شَيَاطِيْنُ) کا واحد: شَيْطَانٌ ہے۔ اس کے معنی ابلیس۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۷ كَفُوْرًا :- بڑا ناشکرا، بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا :- نرم بات، آسان بات۔ (قَوْلًا) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ۔ (مَيْسُوْرًا) يُسْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (قَوْلًا مَّيْسُوْرًا) موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۲۹ مَغْلُوْلَةً :- بندھی ہوئی۔ (بندھا ہوا) غَلٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ مفعول ثانی واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۹ مَلُوْمًا :- ملامت کیا ہوا۔ لَوْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مَلُوْمٌ) اصل میں مَلْوُوْمٌ ہے۔ اس میں پہلا واؤ مضموم ہے، ماقبل میں حرف صحیح ساکن ہے، واؤ کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا مَلُوْمٌ ہو گیا۔

۲۹ مَحْسُوْرًا :- تھکا ہوا، عاجز، خالی ہاتھ، جس کے پاس کچھ بھی مال نہ بچا ہو۔ حُسُوْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۰ يَبْسُطُ الرِّزْقَ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) روزی کو کھول دیتا ہے، زیادہ رزق دیتا ہے۔ (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔ (رِزْقٌ) کے معنی روزی۔ جمع: اَرْزَاقٌ۔

۳۰ يَقْدِرُ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تنگی کر دیتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۳۱ اِمْلَاقٍ :- مفلسی، ناداری، محتاجی۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ مصدری معنی مفلس ہونا، محتاج ہونا۔

۳۱ خِطْأً كَبِيْرًا :- بڑا گناہ، بڑی خطا۔ (خِطْأٌ) باب سمع سے مصدر ہے، معنی گناہ کرنا۔ (كَبِيْرٌ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب کرم سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر کِبَرٌ ہے۔

۳۲ فَاحِشَةً :- بے حیائی، سخت گناہ۔ جمع: فَوَاحِش۔

۳۳ لِوَلِيِّهٖ :- اس کے وارث کے لیے۔ (وَلِیٌّ) کے بہت سے معانی ہیں۔ یہاں وارث کے معنی میں ہے۔ جمع: اَوْلِیَاءُ ہے۔

۳۳ سُلْطٰنًا :- قوت، غلبہ، اختیار۔

۳۳ لَا يُسْرِفْ :- وہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۳۴ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ :- یہاں تک وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ (يَبْلُغَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ (اَشُدَّ) مضاف۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (اَشُدّ) کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ۔ اس کا واحد: شَدٌّ ہے۔ جیسے فَلْسٌ کی جمع: اَفْلُسٌ ہے۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے، جو جمع کے وزن پر ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۵ اَوْفُوا الْكَيْلَ :- تم لوگ ناپ کو پورا کرو، یعنی پورا ناپ کر دو۔ (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَاءٌ اور مادہ وَفِیٌّ ہے۔ (اَلْكَيْلُ) ناپنے کا آلہ، جمع:

۳۵ اَكْيَالٌ۔ لفظ كَيْلٌ باب ضرب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی ناپنا۔

۳۵ اِذَا كِلْتُمْ :- جب تم ناپو۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْلٌ ہے۔

۳۵ زِنُوْا :- تم لوگ تولو۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَزْنٌ ہے۔

۳۵ اَلْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ :- صحیح ترازو، درست ترازو۔ (اَلْقِسْطَاسُ) ترازو۔ حضرت مجاہدؒ کا قول ہے کہ یہ رومی لفظ ہے جس کو عربی میں استعمال کیا گیا ہے، اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ یہ لفظ عربی ہے جو قِسْطٌ سے ماخوذ ہے۔ اور قِسْطٌ کے معنی عدل و انصاف کے ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ (اَلْمُسْتَقِيْمُ) کے معنی سیدھا، درست، صحیح۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۳۵ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا:— انجام کے اعتبار سے اچھا۔ (اَحْسَنُ) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (تَاْوِیْلًا) اَوْلٌ سے مشتق ہے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اس کے معنی لوٹانا، واپس کرنا۔ یہاں تاویل سے مراد انجام ہے۔

۳۶ لَاتَقْفُ:— تو پیچھے نہ پڑ۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَفْوٌ ہے۔

۳۶ اَلسَّمْعَ:— کان۔ جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔

۳۶ اَلْبَصَرَ:— آنکھ۔ جمع: اَبْصَارٌ ہے۔

۳۶ اَلْفُؤَادَ:— دل۔ جمع: اَفْئِدَۃٌ ہے۔

۳۷ مَرَحًا:— اتراتا ہوا، اترانے کی حالت میں۔ باب سمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۹ مَلُوْمًا:— اس کی تفصیل سورۂ بنی اسرائیل آیت (۲۹) میں دیکھیے۔

۳۹ مَدْحُوْرًا:— اس کی تفصیل سورۂ بنی اسرائیل آیت (۱۸) میں دیکھیے۔

۴۰ اَصْفٰکُمْ:— اس نے (یعنی تمہارے پروردگار نے) تم کو چن لیا۔ اس نے تم کو خاص کرلیا۔ (اَصْفٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْفَاءٌ اور مادہ صَفْوٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۰ اَلْبَنِیْنَ:— بیٹے۔ یہ جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد: اِبْنٌ ہے۔

۴۰ اِنَاثًا:— بیٹیاں۔ اس کا واحد اُنْثٰی ہے۔

۴۱ قَدْ صَرَّفْنَا:— ہم نے طرح طرح سے بیان کیا ہے، ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا ہے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِیْفٌ ہے۔

۴۱ لِیَذَّکَّرُوْا:— تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یَذَّکَّرُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّکُّرٌ ہے۔ یہ اصل میں تَذَکُّرٌ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کردیا گیا اور شروع میں ہمزۂ وصل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر بڑھا دیا گیا اِدَّکُوْ ہو گیا۔

۴۱ نُفُوْرًا :- نفرت، دوری۔ باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔ مصدری معنی بدکنا، دور ہونا۔

۴۲ لَابْتَغَوْا :- البتہ وہ لوگ تلاش کر لیتے۔ شروع میں لام تاکید ہے، لو کے جواب میں واقع ہے۔ (اِبْتَغَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ اور مادہ بَغْیٌ ہے۔ (اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا) یہ پورا جملہ جواب شرط ہے۔

۴۳ سُبْحٰنَہٗ :- اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ یہ فعل محذوف اُسَبِّحُ کا مفعول مطلق ہے۔

۴۳ تَعٰلٰی :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بہت بلند و برتر ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِیْ ہے۔

۴۵ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا :- چھپا ہوا پردہ۔ (حِجَابٌ) کے معنی پردہ۔ جمع: حُجُبٌ۔ (مَسْتُوْرٌ) سَتْرٌ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۶ اَکِنَّۃً :- غلاف، پردے۔ اس کا واحد: کِنَانٌ ہے۔

۴۶ وَقْرًا :- بوجھ، ڈاٹ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ مصدری معنی بوجھل ہونا، بہرا ہونا۔

۴۶ وَحْدَہٗ :- اکیلا، تنہا۔ یہ مُنْفَرِدًا اور مُتَوَحِّدًا کے معنی میں حال ہے۔

۴۶ وَلَّوْا عَلٰی اَدْبَارِھِمْ :- وہ لوگ اپنی پیٹھ پھیر کر چل دیتے۔ یہ جواب شرط ہے۔ (وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَۃٌ۔ (اَدْبَارٌ) کے معنی پیٹھ، پشت۔ ہر چیز کا پچھلا حصہ۔ اس کا واحد: دُبُرٌ ہے۔

۴۶ نُفُوْرًا :- نفرت کرتے ہوئے۔ نفرت کرنے کی وجہ سے۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ اور مفعول لہ بنانا بھی درست ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (نُفُوْرًا) باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔

۴۷ ھُمْ نَجْوٰی :- وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں۔ (نَجْوٰی) باب نصر سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ یہ لفظ واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۴۷ رَجُلًا مَّسْحُوْرًا :- جادو کیا ہوا شخص، وہ شخص جس پر جادو کر دیا گیا ہو۔ (رَجُلٌ) کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر معنی مرد۔ جمع: رِجَالٌ۔ (مَسْحُوْرٌ) سِحْرٌ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۹ عِظَامًا :- ہڈیاں۔ اس کا واحد: عَظْمٌ ہے۔

۴۹ رُفَاتًا :- چورا، ریزہ، ہر وہ چیز جو بوسیدہ ہو جائے اور ٹوٹ جائے۔ رَفْتٌ مصدر سے فُعَال کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اسم مفعول کے معنی میں ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۱ مَنْ يُّعِيْدُنَا :- کون ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ (مَنْ) اسم استفہام۔ (يُعِيْدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَةٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۱ فَطَرَكُمْ :- اس نے تم کو پیدا کیا۔ (فَطَرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۱ سَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ :- عنقریب وہ لوگ آپ کے سامنے سر ہلائیں گے۔ اب وہ لوگ آپ کے سامنے سر مٹکائیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (يُنْغِضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْغَاضٌ ہے۔ (رُءُوْسٌ) کے معنی سر۔ واحد: رَأْسٌ ہے۔

۵۲ تَسْتَجِيْبُوْنَ :- تم لوگ حکم کی تعمیل کرو گے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔ معنی جواب دینا، فرماں برداری کرنا۔ اس کا مادہ جَوْبٌ ہے۔

۵۳ يَنْزَغُ :- وہ (شیطان) فساد ڈلوا دیتا ہے، وہ فساد کرا دیتا ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ ہے۔

۵۴ وَكِيْلًا :- ذمہ دار، وَكْلٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۵ دَاوٗدَ :- حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات سورہ بقرہ پارہ (۲) آیت (۲۵۱)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر میں دیکھیے۔

۵۵ زَبُوراً:— ایک کتاب الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری تھی۔ اس کی جمع: زُبُرٌ ہے۔ (زَبُوْرٌ) زَبْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر اسم مفعول یعنی مَزْبُوْرٌ کے معنی میں ہے۔ زَبْرٌ کے معنی لکھنا اور مَزْبُوْرٌ کے معنی لکھا ہوا۔ یہ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ زَعَمْتُمْ:— تم نے گمان کیا۔ باب فتح اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ، زِعْمٌ، زُعْمٌ ہے۔

۵۶ كَشْفَ الضُّرِّ:— تکلیف کا دور کرنا۔ (كَشْفٌ) باب ضرب سے مصدر ہے معنی دور کرنا، کھول دینا۔ (ضُرٌّ) تکلیف، پریشانی۔ جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۵۶ تَحْوِيلاً:— بدلنا، تبدیل کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۵۷ يَبْتَغُوْنَ:— وہ لوگ تلاش کرتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ابتغاء اور مادہ بَغْیٌ ہے۔

۵۷ مَحْذُوراً:— ڈرنے کی چیز۔ وہ چیز جس سے ڈرا جائے اور پرہیز کیا جائے۔ حَذَرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ مَسْطُوراً:— لکھا ہوا۔ سَطْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ ثَمُوْدَ:— قوم ثمود کے حالات سورۂ اعراف پارہ (۸) آیت (۷۳) میں دیکھیے۔

۵۹ النَّاقَةَ:— اونٹنی۔ اس کی جمع: نَاقٌ، نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ ہے۔

۵۹ مُبْصِرَةً:— واضح، روشن، بصیرت کا ذریعہ۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر اِبْصَارٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۰ الرُّءْيَا:— دیکھنے کی چیز، نظارہ، مشاہدہ۔ شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ "دکھاوا" کیا ہے۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (المعجم الوسیط)

۶۰ فِتْنَةً:— آزمائش، آزمائش کا ذریعہ۔ جمع: فِتَنٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۰ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ:- لعنت کیا ہوا درخت، وہ درخت جس کی مذمت کی گئی ہو۔اس سے مراد شجرہ زقوم (سینڈ کا درخت) ہے۔ یہ دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے، جو دوزخیوں کا کھانا ہوگا، یہ درخت دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے،اس کے خوشے سانپوں کے پھنوں کی طرح نوک دار اور تکلیف دہ ہوں گے،اہل دوزخ اس سے اپنا پیٹ بھریں گے، پھر سخت پیاس لگنے پر کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوزخ اور اس کے عذاب سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

۶۰ طُغْیَانًا:- سرکشی، یہ فعلان کے وزن پر مصدر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۱ خَلَقْتَ طِیْنًا:- آپ نے مٹی سے پیدا فرمایا۔(خَلَقْتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَلْقٌ ہے۔(طِیْنٌ) کے معنی مٹی، گارا۔

۶۲ اَرَءَیْتَكَ:- آپ مجھے بتائیے۔ یہ اَخْبِرْنِیْ کے معنی میں ہے، شروع میں ہمزۂ استفہام ہے۔(رَءَیْتَ) رُؤْیَةٌ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر ہے، آخر میں کاف خطاب کی تاکید کے لیے ہے۔(اعراب القرآن)

۶۲ کَرَّمْتَ عَلَیَّ:- آپ نے مجھ پر فضیلت عطا فرمائی، آپ نے مجھ پر فوقیت عطا فرمائی۔ (کَرَّمْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تکریمٌ ہے۔

۶۲ لَئِنْ اَخَّرْتَنِیْ:- اللہ کی قسم اگر آپ مجھ کو مہلت دیں گے۔ شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لیے ہے اس کے بعد اِنْ حرف شرط ہے۔(اَخَّرْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تاخیرٌ ہے۔(نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۶۲ لَاَحْتَنِکَنَّ:- میں ضرور قابو میں کرلوں گا۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِحْتِنَاكٌ ہے۔

۶۳ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا:- پورا بدلہ، پوری سزا۔(جَزَاءٌ) کے معنی بدلہ، یہ باب ضرب سے مصدر ہے بدلہ دینا۔(مَوْفُوْرًا) وَفْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ وَفْرٌ باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی پورا کرنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۴ اِسْتَفْزِزْ :۔ تو گھبرا دے، تو قدم اکھاڑ دے، باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْزَازٌ ہے۔

۶۴ اَجْلِبْ عَلَیْهِمْ :۔ تو ان پر جمع کر لے، تو ان پر حملہ کر دے۔ (اَجْلِبْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِجْلَابٌ ہے۔

۶۴ خَیْلِكَ :۔ تیرے (اپنے) سوار۔ (خَیْلٌ گھوڑوں کا گروہ۔ مجازاً سواروں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کی جمع: خُیُوْلٌ اور اَخْیَالٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۴ رَجِلِكَ :۔ تیرے (اپنے) پیادے۔ (رَجِلٌ) کے معنی پیدل چلنے والے۔ اس کا واحد: رَاجِلٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۴ شَارِکْهُمْ :۔ تو ان کے ساتھ شریک ہو جا۔ (شَارِكْ) باب مفاعلہ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُشَارَكَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۴ عِدْهُمْ :۔ تو ان سے وعدہ کر۔ (عِدْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَعْدٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۴ غُرُوْرًا :۔ دھوکا، فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ مصدری معنی دھوکا دینا۔ یہ لفظ یہاں پر مفعول مطلق یا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اس کی اصل عبارت وَعْدًا غُرُوْرًا ہے۔ اس میں غرور مصدر کو صفت بنانا مجاز عقلی کے طور پر ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۶۵ سُلْطٰنٌ :۔ قدرت، قابو، اختیار۔

۶۵ وَکِیْلًا :۔ کارساز۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ وَکْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۶ یُزْجِیْ :۔ وہ چلاتا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْجَاءٌ اور مادہ زَجْوٌ ہے۔

۶۶ اَلْفُلْكَ :۔ کشتی۔ یہ لفظ مذکر و مؤنث اور واحد و جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۶ لِتَبْتَغُوْا:- تا کہ تم لوگ تلاش کرو۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَبْتَغُوْا) اصل میں تَبْتَغُوْنَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ اور مادہ بَغْیٌ ہے۔

۶۶ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ:- جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اِذَا) حرف شرط ہے۔ (مَسَّ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (الضُّرُّ) تکلیف، پریشانی، اس کی جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۶۷ كَفُوْرًا:- بڑا ناشکرا، بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۸ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ:- تو کیا تم اس بات سے مطمئن ہو گئے کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو دھنسا دے۔ شروع میں ہمزہ، استفہام انکاری کے لیے ہے، اس کے بعد فاء عطف کے لیے ہے۔ (اَمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ اور اَمَنٌ اور اَمَانٌ ہے۔ (يَخْسِفَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔

۶۸ حَاصِبًا:- پتھر برسانے والی آندھی۔ جمع: حَوَاصِبُ ہے۔ حَصْبٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، کنکر مارنا، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ:- ہوا کا سخت طوفان۔ ایسی تیز ہوا جو ہر اس چیز کو توڑ دے جس پر اس کا گزر ہو۔ (تفسیر جلالین)۔ (قَاصِفٌ) قَصْفٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، اس کے معنی توڑنا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (رِيْحٌ) کے معنی ہوا۔ جمع: اَرْيَاحٌ اور رِيَاحٌ ہے۔

۶۹ تَبِيْعًا:- مددگار، پیچھا کرنے والا، پیروی کرنے والا، باز پرس کرنے والا۔ تَبْعٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۰ كَرَّمْنَا:- ہم نے عزت دی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر تکریمہم ہے۔

۷۰ حَمَلْنٰهُمْ :- ہم نے ان کو سوار کیا، ہم نے ان کو سواری دی۔ (حَمَلْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَمْلٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۱ اِمَامِهِمْ :- ان کے پیشوا، ان کے نامۂ اعمال۔ (اِمَام) کے معنی پیشوا، نامۂ اعمال۔ اس کی جمع: اَئِـمَّةٌ ہے۔ (هُـمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس آیت کریمہ میں بعض مفسرین کے نزدیک امام سے مراد پیشوا، اور مقتدا ہے اور بعض حضرات نے نامۂ اعمال کو مراد لیا ہے۔ (تفسیر جلالین وتفسیر مظہری)۔

۷۱ فَتِيْلًا :- تاگا، دھاگا۔ کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ۔ یہاں اس سے مراد حقیر اور معمولی چیز ہے، اسی لیے اردو میں اس کا ترجمہ (ذرا بھی) کیا جاتا ہے۔ جیسے آیت کریمہ (لَايُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا) کا ترجمہ یہ ہے کہ ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اس کی جمع: فَتَائِلُ یہ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہے، اس کی اصل عبارت لَايُظْلَمُوْنَ ظُلْمًا قَدْرَ الْفَتِيْلِ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۲ اَعْـمٰـى :- اندھا۔ عَـمـىً مصدر سے اَفْعَل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: عُمْىٌ ہے۔

۷۳ لَـيَفْتِنُوْنَكَ :- (وہ لوگ قریب تھے) کہ آپ کو پھسلا دیں۔ (لَـيَفْتِنُوْنَ) شروع میں لام تاکید ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِتْنَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۳ خَلِيْلًا :- خالص دوست۔ خَلٌّ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَخِلَّاءُ اور خُلَّانٌ ہے۔

۷۴ لَـوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ :- اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے۔ (لَـوْلَا) حرف امتناع ہے۔ (اَنْ) مصدریہ ہے۔ (ثَبَّتْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَثْبِيْتٌ ہے ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (لَـوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ) لَـوْلَا تَثْبِيْتُنَا لَكَ کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر میں ہو کر مبتدا اور خبر ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۷۴ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ :- تو آپ ان کی طرف (تھوڑا سا) مائل ہونے کے قریب ہو جاتے۔ شروع میں لام تاکید لولا کے جواب میں ہے۔ (قَدْ) حرف تحقیق ہے۔ كِدْتَّ فعل مقارب اور ضمیر مخاطب اس کا اسم ہے" تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا "فعل مقارب کی خبر ہے۔ (شَيْئًا قَلِيْلًا) تَرْكَنُ کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت شَيْئًا قَلِيْلًا مِنَ الرُّكُوْنِ ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (كِدْتَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر كَوْدٌ ہے۔ (تَرْكَنُ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَكْنٌ اور رُكُوْنٌ ہے۔

۷۶ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ :- وہ لوگ چاہتے تھے کہ آپ کو گھبرا دیں۔ وہ لوگ قریب تھے کہ آپ کے قدم اکھاڑ دیں۔ (اِنْ) مخففہ ہے۔ (كَادُوْا) فعل مقارب اور واو جمع اس کا اسم ہے۔ اور (يَسْتَفِزُّوْنَكَ) كَادُوْا کی خبر ہے۔ (كَادُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَوْدٌ ہے۔ (لَيَسْتَفِزُّوْنَ) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْزَازٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۷ تَحْوِيْلًا :- تغیر، تبدیلی۔ باب تفعیل سے مصدر ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۸ اَقِمِ الصَّلٰوةَ :- آپ نماز قائم رکھئے، آپ نماز کی پابندی کیجیے۔ (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔ (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز جو ایک مخصوص عبادت ہے، اس کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۷۸ دُلُوْكِ الشَّمْسِ :- سورج کا ڈھلنا، سورج کا زائل ہونا۔ (دُلُوْكٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (شَمْسٌ) کے معنی سورج۔ جمع: شُمُوْسٌ ہے۔

۷۸ غَسَقِ الَّيْلِ :- رات کا اندھیرا۔ (غَسَقٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی تاریک ہونا۔ (لَيْلٌ) کے معنی رات۔ جمع: لَيَالٍ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۸ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ :- فجر کا پڑھنا۔اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔قُرْاٰنَ الْفَجْرِای صَلٰوۃ الصُّبْحِ (تفسیر جلالین)۔(قُرْاٰنٌ) باب فتح سے مصدر ہے، پڑھنا۔(اَلْفَجْرُ) کے معنی صبح کی روشنی۔باب نصر سے مصدر ہے، معنی طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

۷۸ مَشْهُوْدًا :- حاضر کیا ہوا، حاضر ہونے کا وقت۔(لفظ مشہود اسم ظرف کے معنی میں ہے۔) یعنی فجر کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(تفسیر مظہری)۔شُهُوْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۹ تَهَجَّدْ :- آپ تہجد پڑھئے، باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَهَجُّدٌ ہے۔

۷۹ نَافِلَةً :- زائد۔نَفْلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: نَوَافِلُ ہے۔

۷۹ اَنْ يَّبْعَثَكَ :- کہ وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو کھڑا کرے گا۔وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو پہنچائے گا۔(يَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ۔(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۹ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا :- مقام محمود، تعریف کی ہوئی جگہ۔اس سے مراد شفاعت کبریٰ کا مقام ہے، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا، شفاعت کبریٰ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن رحمۃ للعلمین، امام المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا حساب و کتاب شروع ہونے کی شفاعت فرمائیں گے، اس کے بعد تمام مخلوق کا حساب و کتاب شروع ہوگا۔(مَقَامٌ) قِیَامٌ مصدر سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔(مَحْمُوْدٌ) حَمْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۰ مُدْخَلَ صِدْقٍ :- سچائی کا داخل کرنا۔یعنی آپ مجھ کو اچھی طرح مدینہ منورہ میں داخل فرمائیے۔(مُدْخَلٌ) باب افعال سے مصدر میمی ہے۔(صِدْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سچ بولنا۔

۸۰ مُخْرَجَ صِدْقٍ :- سچائی کا نکالنا۔یعنی آپ مجھ کو اچھی طرح مکہ مکرمہ سے نکالیے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (مُخْرَجَ) باب افعال سے مصدر میمی ہے۔ (صِدْق) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سچ بولنا۔

۸۰ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا :- نصرت والا غلبہ۔ یعنی ایسا غلبہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہو۔ سُلْطَانٌ غلبہ، حکومت، قدرت، سلطنت۔ (نَصِيْرٌ) نَصْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۱ زَهَقَ الْبَاطِلُ :- باطل مٹ گیا، نکل بھاگا جھوٹ۔ (شاہ عبدالقادر صاحب)۔ (زَهَقَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زُهُوْقٌ ہے۔ (بَاطِلٌ) کے معنی ناحق، جھوٹ۔ اس کی جمع: اَبَاطِيْلُ ہے۔

۸۱ زَهُوْقًا :- مٹنے والا، نکل بھاگنے والا۔ زُهُوْقٌ مصدر سے فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳ نَاٰبِجَانِبِهٖ :- وہ (انسان) اپنا پہلو پھیر لیتا ہے۔ وہ (انسان) پہلوتہی کر لیتا ہے۔ (نَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَاْئٌ ہے۔ (نَاٰ) فعل ماضی (اِذَا) حرف شرط کی وجہ سے مضارع کے معنی میں ہے۔ (جَانِبٌ) کے معنی پہلو، گوشہ، کنارہ۔ جمع: جَوَانِبُ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع اَلْاِنْسَانُ ہے۔

۸۳ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ :- جب اس (انسان) کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اِذَا) حرف شرط ہے۔ (مَسَّ) باب سمع اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ اور مَسِيْسٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاِنْسَانُ ہے۔ (الشَّرُّ) تکلیف، پریشانی۔ جمع: شُرُوْرٌ ہے۔

۸۳ يَئُوْسًا :- ناامید، مایوس۔ يَأْسٌ مصدر سے فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع اور حسب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۴ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ :- اس کے (یعنی اپنے) طریقہ پر، اس کے (یعنی اپنے) ڈھنگ پر۔ (شَاكِلَةٌ) کے معنی ڈھنگ، طریقہ، جمع: شَوَاكِلُ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۸۵ الرُّوْحُ :- روح، جان۔ جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۸ ظَهِيْرًا :- مددگار۔ باب فتح سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر ظُهُوْرٌ اور ظُهُوْرٌ ہے۔

۸۹ لَقَدْ صَرَّفْنَا :- یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا، یقیناً ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا۔ شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لیے ہے، اس کی اصل عبارت وَاللّٰهِ لَقَدْ ہے۔ (قَدْ صَرَّفْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِيْفٌ ہے۔

۸۹ اَبٰى :- اس نے انکار کر دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔ یہ لفظ باب فتح سے شاذ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۸۹ كُفُوْرًا :- انکار کرنا، ناشکری کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۹۰ تَفْجُرَ :- (یہاں تک کہ) آپ جاری کر دیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَجْرٌ ہے۔ (حَتّٰى) ناصبہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۹۰ يَنْبُوْعًا :- چشمہ (زمین سے پانی جاری ہونے کی جگہ) اس کی جمع: يَنَابِيْعُ ہے۔

۹۱ نَخِيْلٌ :- کھجور۔ اس کا واحد: نَخِيْلَةٌ ہے۔

۹۱ عِنَبٍ :- انگور۔ اس کی جمع: اَعْنَابٌ ہے۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۹۱ تُفَجِّرَ :- آپ جاری کر دیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَفْجِيْرٌ ہے۔

۹۲ كَمَا زَعَمْتَ :- جیسا کہ آپ نے گمان کیا، جیسا کہ آپ کا گمان ہے۔ (كَمَا) اس میں کاف حرف تشبیہ اور ما زائدہ ہے۔ (زَعَمْتَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ ہے۔

۹۲ كِسَفًا :- ٹکڑے ٹکڑے۔ اس کا واحد: كِسْفَةٌ ہے۔

۹۲ قَبِيْلًا :- سامنے ہونے کی حالت میں۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۹۳ زُخْرُفٍ :- سونا۔ اس کی جمع: زَخَارِفُ ہے۔

۹۳ تَرْقٰى :- آپ چڑھ جائیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر رُقِیٌّ اور رُقْیٌ ہے اس کے معنی چڑھنا۔

۹۳ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ :- ہم آپ کے چڑھنے کو ہرگز نہیں مانیں گے۔ (لَنْ نُّؤْمِنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی تاکید بہ لن صیغہ جمع متکلم، مصدر ایمانٌ ہے۔ (لِرُقِيِّكَ) شروع میں لام مکسور حرف جر ہے۔ (رُقِیٌّ) باب سمع سے مصدر مضاف ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹۴ اَبَعَثَ اللّٰهُ :- کیا اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ (اَ) ہمزۂ استفہام ہے۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بعثٌ ہے۔

۹۵ مَلٰٓئِكَةٌ :- فرشتے، اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں، کسی کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۔

۹۶ شَهِيْدًا :- گواہ۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: شُهَدَآءُ ہے۔

۹۷ اَلْمُهْتَدِ: ہدایت پانے والا، یہ اصل میں اَلْمُهْتَدِىْ ہے۔ توقیفی طور پر اس کی یاء حذف کردی گئی اور کسرہ باقی رکھا گیا ہے، تاکہ یائے محذوف پر دلالت کرے، باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِهْتِدَآءٌ اور مادہ هُدٰى ہے۔

۹۷ نَحْشُرُهُمْ :- ہم ان لوگوں (یعنی کافروں) کو جمع کریں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۷ عُمْيًا :- اندھے ہونے کی حالت میں۔ اس کا واحد: اَعْمٰى ہے۔ باب سمع سے اَفْعَل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر عَمًى ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۷ بُكْمًا :- گونگے ہونے کی حالت میں۔ اس کا واحد: اَبْكَمُ ہے۔ باب سمع سے اَفْعَل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر بَكَمٌ ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۷ صُمًّا :- بہرے ہونے کی حالت میں۔ اس کا واحد: اَصَمُّ ہے۔ باب سمع سے اَفْعَل کے وزن

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر صَمٌّ اور صَمَمٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۷ مَأْوٰهُمْ :— ان کا ٹھکانا۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ (مَأْوٰی) کے معنی ٹھکانا۔ یہ اُوِیٌّ مصدر سے مَفْعَل کے وزن پر اسم ظرف واحد ہے، اس کی جمع: مَآوٍ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۹۷ كُلَّمَا خَبَتْ :— جب وہ بجھنے لگے گی، جب وہ دھیمی ہونے لگے گی۔ (كُلَّمَا) اسم ظرف ہے جو شرط کے معنی کو شامل ہے۔ (خَبَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَبْوٌ اور خُبُوٌّ ہے اس کے معنی بجھنا، دھیما پڑنا۔ یہ پورا جملہ شرط ہے۔

۹۷ سَعِيرًا :— دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: سُعُرٌ ہے۔

۹۸ عِظَامًا :— ہڈیاں۔ اس کا واحد: عَظْمٌ ہے۔

۹۸ رُفَاتًا :— چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ رَفْتٌ مصدر سے فُعَال کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ رَفْتٌ کے معنی چورا کرنا اور چورا ہونا۔ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ أَبٰى :— اس نے انکار کر دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إِبَاءٌ ہے۔ یہ لفظ باب فتح سے شاذ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ كُفُورًا :— انکار کرنا، ناشکری کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۰۰ لَأَمْسَكْتُمْ :— تم ضرور روک لیتے۔ شروع میں لام تاکید لو شرطیہ کے جواب میں واقع ہے۔ (أَمْسَكْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔

۱۰۰ قَتُورًا :— تنگ دل، بخیل۔ فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر قَتْرٌ اور قُتُورٌ ہے۔

۱۰۱ تِسْعَ آيٰتٍ :— نو معجزے، نو نشانیاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نو معجزات دیے گئے تھے، ان کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کہ وہ نو معجزات یہ ہیں۔(۱) ید۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام گریبان سے اپنا ہاتھ نکالتے تو وہ روشن ہوجاتا تھا۔ (۲) عصا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی جو معجزہ کے طور پر سانپ بن جاتی تھی۔ (۳) طوفان۔ یعنی پانی کا طوفان جو عذاب کے طور پر قبطیوں پر مسلط کیا گیا تھا۔ (۴) جراد) یعنی ٹڈیاں قبطیوں کے کھیتوں پر مسلط کردی گئی تھیں۔ (۵) قمل۔ یعنی قبطیوں کے غلے میں بہت زیادہ گھن لگ گئے تھے۔(۶) ضفادع۔ عذاب کے طور پر بہت زیادہ مینڈھک پیدا کردیئے گئے تھے۔ جو چھلانگ لگا کر کھانے اور پینے کی چیزوں میں آجاتے تھے۔ (۷) دم۔ یعنی وہ لوگ جب بھی پانی پینا چاہتے تو وہ خون ہوجاتا تھا۔(۸) سنین۔ یعنی قحط سالی کا عذاب ہے۔ یہ تمام عذاب تھوڑے وقت کے لیے ان پر نازل کیے گئے تھے، پھر حضرت موسیٰ علیہ اسلام کی دعا سے یہ عذاب دور ہوجاتے تھے۔ (۹) طمس۔ یعنی قبطیوں کے مال و دولت کی ہلاکت ہے۔ جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بددعا فرمائی تھی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے (رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤی اَمْوَالِهِمْ) اے ہمارے پروردگار! آپ ان کے مالوں کو ہلاک فرمادیجیے۔ (تفسیر جلالین)۔ تفسیر بیضاوی اور مظہری میں اس سلسلے میں کچھ دوسرے اقوال بھی ہیں۔

۱۰۱ مَسْحُوْرًا :— جادو کیا ہوا۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر سِحْرٌ ہے۔ معنی جادو کرنا۔

۱۰۲ بَصَآئِرَ :— دلائل، نشانیاں، اس کا واحد: بَصِیْرَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۰۲ مَثْبُوْرًا :— ہلاک کیا ہوا، محروم کیا ہوا۔ ثُبُوْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۳ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ :— کہ وہ ان (بنی اسرائیل) کے قدم اکھاڑ دے۔ (یَسْتَفِزُّ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِفْزَازٌ ہے۔

۱۰۴ لَفِیْفًا :— جمع کرنے کی حالت میں۔ (لَفِیْفٌ) کے معنی مختلف قسم کے لوگوں کی جماعت، جس میں شریف اور رذیل، اچھے اور برے، قوی اور ضعیف، سبھی طرح کے لوگ ہوں۔ یہ لَفٌّ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۶ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ:۔۔ ہم نے قرآن کو متفرق طور پر نازل کیا یعنی تیئیس سال کی مدت میں قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ تورات اور انجیل کی طرح یکبارگی نازل نہیں ہوا ہے۔ (قُرْاٰنًا) فعل محذوف کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت (فَرَقْنَا قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ) ہے۔ (فَرَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرْقٌ اور فُرْقَانٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (قُرْاٰنًا) ہے۔

۱۰۶ عَلٰی مُكْثٍ:۔۔ ٹھہرنے کی حالت میں، ٹھہر ٹھہر کر۔ یہ ترکیب میں فاعل سے حال ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (مُكْثٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ٹھہرنا۔

۱۰۷ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ:۔۔ وہ لوگ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔ (یَخِرُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔ (اَذْقَانٌ) کا واحد: ذَقَنٌ ہے۔ اس کے معنی ٹھوڑی کے ہیں۔

۱۰۷ سُجَّدًا:۔۔ سجدہ کرتے ہوئے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (سُجَّدٌ) کے معنی سجدہ کرنے والے۔ اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔ سُجُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ خُشُوْعًا:۔۔ عاجزی کے اعتبار سے، انکساری کے اعتبار سے۔ یہ ترکیب میں تمیز واقع ہے۔ (خُشُوْعٌ) باب فتح سے مصدر ہے۔

۱۱۰ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ:۔۔ آپ اپنی نماز میں بہت پکار کر نہ پڑھئے۔ (لَا تَجْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔ (صَلَاةٌ) نماز، اس کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۱۱۰ لَا تُخَافِتْ بِهَا:۔۔ آپ نماز میں بہت آہستہ نہ پڑھئے۔ (لَا تُخَافِتْ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُخَافَتَةٌ ہے۔

۱۱۱ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا:۔۔ آپ اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) خوب بڑائی بیان کیجیے۔ (كَبِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَكْبِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (تَكْبِيْرًا) باب تفعیل سے مصدر ہے، یہ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ کہف

سورۂ کہف قرآن کریم کی اٹھارہویں سورت ہے۔ جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اس کی عظمت شان کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ کہف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی۔ اور ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے تھے (روح المعانی)۔

سورۂ کہف کے شان نزول کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قریش مکہ نے نضر بن حارث اور عقبہ بن ابومعیط کو مدینہ طیبہ کے علمائے یہود کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم لوگ ان کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کچھ اوصاف اور اقوال بتاؤ، پھر ان سے پوچھو کہ وہ لوگ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں اس لیے کہ وہ لوگ اہل کتاب ہیں اور ان کے پاس انبیاء علیہم السلام کا علم ہے۔ چناں چہ وہ دونوں قاصد علماء یہود کے پاس گئے، اور آپ کے کچھ اوصاف اور اقوال بیان کیے، تو علماء یہود نے ان سے کہا کہ تم لوگ ان سے تین سوالات کرو۔ اگر انھوں نے صحیح جواب دے دیا تو وہ سچے نبی اور رسول ہیں، اور اگر جواب نہ دے سکے تو وہ بات بنانے والے ہیں یعنی نبوت اور رسالت سے ان کا کوئی تعلق نہیں، پہلے ان نوجوانوں کا واقعہ پوچھو جو قدیم زمانے میں اپنے شہر سے چلے گئے تھے، اس لیے کہ ان کا واقعہ عجیب ہے۔ دوسرے اس شخص کا حال پوچھو، جس نے زمین کی مشرق اور مغرب یعنی پوری دنیا کا سفر کیا، اس کا کیا واقعہ ہے، تیسرے روح کے متعلق سوال کرو کہ وہ کیا چیز ہے۔

چناں چہ وہ دونوں قاصد قریش مکہ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ ہم لوگ ایک فیصلہ کن بات لے کر آئے ہیں، اسی کے ذریعہ تمھارے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا، پھر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر تینوں سوالات کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا جواب میں کل دوں گا، اور آپ نے ان شاء اللہ نہیں کہا قریش مکہ واپس چلے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے انتظار میں رہے۔ مگر پندرہ دن تک نہ کوئی وحی

besturdubooks.wordpress.com

آئی، اور نہ جبرئیل علیہ السلام آئے۔ مشرکین مکہ نے مذاق اڑانا شروع کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بہت غم لاحق ہوا۔ پندرہ دن کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام سورۂ کہف لے کر نازل ہوئے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکید کی گئی کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کا وعدہ کرنا ہو تو انشاء اللہ ضرور کہنا چاہیے۔ اور مشرکین مکہ کے تینوں سوالوں کا تسلی بخش جواب بھی دیا گیا۔ (تفسیر مظہری)۔

اصحاب کہف کا واقعہ اس سورت کے شروع میں ہے، مشرق و مغرب کے سفر کرنے والے ذو القرنین کی تفصیل اس سورت کے آخر میں ہے، اور روح کے متعلق سوال کا جواب اجمال کے ساتھ دیا گیا ہے جو سورۂ بنی اسرائیل کے آخر میں ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ایک سوال کا جواب سورہ بنی اسرائیل میں ہے، اور دو سوالوں کا جواب سورۂ کہف میں ہے۔ اصحاب کہف کی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ کہف ہے۔

آیت نمبر

۱ اَنْزَلَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے کتاب) نازل فرمائی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۱ اَلْکِتٰبَ :- کتاب، اس سے مراد قرآن کریم ہے۔ اس کی جمع کُتُبٌ ہے۔

۱ عِوَجًا :- کجی، ٹیڑھاپن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۲ قَیِّمًا :- درست، صحیح ٹھیک۔ قِیَامٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲ لِیُنْذِرَ :- تاکہ وہ (کتاب یعنی قرآن کریم) ڈرائے۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یُنْذِرَ) باب افعال سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۲ بَاْسًا شَدِیْدًا :- سخت عذاب۔ (بَاْسٌ) کے معنی عذاب، اس کی جمع: اَبْؤُسٌ ہے۔ (شَدِیْدٌ) شِدَّۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲ یُبَشِّرَ :- (تاکہ) وہ (کتاب یعنی قرآن کریم) خوش خبری دے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔ اس کا عطف یُنْذِرَ پر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳ مَاکِثِیْنَ :- ٹھہرنے والے۔ مَکْثٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مَاکِثٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵ کَبُرَتْ کَلِمَةً :- بڑی بات، بڑی بھاری بات۔ (کَبُرَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر کِبَرٌ ہے۔ معنی بڑا ہونا۔ (کَلِمَةٌ) کے معنی بات۔ اس کی جمع: کَلِمَاتٌ ہے۔ کَلِمَةٌ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ :- اپنی جان کو ہلاک کرنے والا۔ (بَاخِعٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر بَخْعٌ ہے۔ (نَفْسٌ) کے معنی جان۔ جمع: اَنْفُسٌ اور نُفُوْسٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶ عَلٰی آثَارِهِمْ :- ان کے پیچھے۔ (آثَارٌ) کا واحد: اَثَرٌ اور اِثْرٌ ہے، اس کے معنی پیچھے اور بعد کے ہیں۔

۶ اَسَفًا :- غم کی وجہ سے، غم کرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، یہ ترکیب میں مفعول لہ یا حال واقع ہے، حال ہونے کی صورت میں یہ مصدر اسم فاعل آسِفًا کے معنی میں ہو جائے گا۔

۸ صَعِیْدًا جُرُزًا :- چٹیل زمین، چٹیل میدان۔ چٹیل میدان بنانے سے مراد زمین کی تمام چیزوں کو فنا کرنا ہے، یہ موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہے۔ (صَعِیْدٌ) کے معنی زمین، سطح زمین، زمین کا بلند حصہ۔ صُعُوْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ صُعُوْدٌ کے معنی بلند ہونا، چڑھنا۔ (جُرُزٌ) کے معنی چٹیل میدان، بنجر زمین۔ یہ جَرْزٌ مصدر سے فُعُلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ جَرْزٌ کے معنی کاٹنا، جڑ سے اکھاڑنا۔

۹ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ :- غار اور پہاڑ والے۔ (اَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (کَهْفٌ) کے معنی غار۔ اس کی جمع: کُهُوْفٌ ہے۔ (رَقِیْمٌ) ایک پہاڑ، یا ایک وادی یا ایک

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر شہر کا نام ہے۔ اصحاب کہف اور اصحاب رقیم کے بارے میں بعض حضرات نے کہا کہ یہ دو الگ الگ جماعتیں ہیں۔ اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ "اصحاب کہف" اور "اصحاب رقیم" سے ایک ہی جماعت مراد ہے۔ یہ اسی ایک جماعت کے دو لقب ہیں۔ کہف یعنی غار میں رہنے کی وجہ سے اصحاب کہف کہلاتے ہیں، اور وہ غار جبل رقیم، یا شہر رقیم میں ہونے کی وجہ سے اصحاب رقیم کہلاتے ہیں۔ اصحاب کہف کے شہر کی تعیین کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، یاقوت حموی نے معجم البلدان میں تصریح کی ہے، کہ صحیح یہی ہے کہ یہ بلاد روم کا واقعہ ہے۔ ابن کثیر نے بھی البدایہ والنہایہ میں اسی طرف رجحان ظاہر کیا ہے، ابوحیان اندلسی کے نزدیک اصحاب کہف کا اندلس میں ہونا زیادہ راجح ہے۔ (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی) اس سلسلے میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تحقیق یہ ہے کہ رقیم وہی لفظ ہے، جس کو تورات میں راقیم کہا گیا ہے، یہ فی الحقیقت ایک شہر کا نام ہے، جو آگے چل کر پٹیرا کے نام سے مشہور ہوا۔ اہل عرب اسے بطرا کہتے ہیں، جزیرہ نمائے سینا اور خلیج عقبہ سے شمال میں دو پہاڑی سلسلے متوازی شروع ہو جاتے ہیں، اور سطح زمین بلندی کی طرف اٹھنے لگتی ہے، یہ نبطی قبائل کا علاقہ تھا۔ اسی کی ایک پہاڑی سطح پر رقیم نامی شہر آباد تھا۔ (ترجمان القرآن)

اصحاب کہف کا واقعہ راجح قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے، اور ان حضرات کی صحیح تعداد سات تھی، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صراحت کے ساتھ منقول ہے۔

۱۰ اَوَی الْفِتْیَةُ :- نوجوانوں نے پناہ لی۔ (اَوٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُوِیٌّ ہے۔ (اَلْفِتْیَةُ) کا واحد: فَتًی ہے معنی نوجوان۔

۱۰ هَيِّئْ :- آپ تیار کر دیجیے، آپ مہیا کر دیجیے۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَهْيِئَةٌ ہے۔

۱۰ رَشَدًا :- درستی، ہدایت۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱ ضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ :۔ پھر تھپک دیئے ہم نے ان کے کان، ہم نے ان کے کانوں پر نیند کا پردہ ڈال دیا۔ (ضَرَبْنَا) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ (آذانٌ) کے معنی کان۔ اس کا واحد: اُذُنٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۲ بَعَثْنٰهُمْ :۔ ہم نے ان کو (نیند سے) اٹھا دیا۔ (بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۲ اَحْصٰی :۔ اس نے شمار کیا، یا زیادہ شمار کرنے والا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔ اور بعض حضرات کا قول ہے کہ لفظ احصی حذف زوائد کے ساتھ (خلاف قیاس) اِحْصَاءٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۲ اَمَدًا :۔ مدت، وقت۔ اس کی جمع: آمَادٌ ہے۔ یہاں ترکیب میں مفعول بہ یا تمیز ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۴ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ :۔ ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے۔ (رَبَطْنَا) باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَبْطٌ ہے۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴ شَطَطًا :۔ ناحق بات، باب ضرب سے مصدر ہے، معنی حق سے دور ہونا۔

۱۵ اٰلِهَةً :۔ بہت سے معبود۔ اس کا واحد: اِلٰهٌ ہے۔

۱۵ سُلْطٰنٍۢ بَیِّنٍ :۔ کھلی دلیل، واضح دلیل۔ (سُلْطَانٌ) کے معنی دلیل۔ (بَیِّنٌ) کے معنی واضح، ظاہر۔ بَیَانٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ :۔ تم لوگ ان سے الگ ہو گئے۔ (اِعْتَزَلْتُمُوْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِزَالٌ ہے۔ اس کے آخر میں میم جمع کے بعد واو صلہ ہے جو فعل کو مفعول وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶ فَاْوٗا :- تو تم پناہ لو۔ اس کے شروع میں فائے فصیحہ ہے۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے اِنْ شِئْتُمُ النَّجَاۃَ بِدِیْنِکُمْ فَاْوٗا (اعراب القرآن) فَاْوٗا میں سے فائے فصیحہ کو الگ کرنے کے بعد (اُوْا) رہ گیا۔ اس میں شروع کا ہمزہ فائے فصیحہ کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔ یہ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اُوِیٌّ ہے۔

۱۶ یَنْشُرْ :- وہ (یعنی تمھارا پروردگار) پھیلا دے گا۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَشْرٌ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶ یُهَیِّئْ :- وہ (یعنی تمھارا پروردگار) مہیا کر دے گا۔ وہ درست کر دے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَهْیِئَۃٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶ مِرْفَقًا :- آرام، آسانی، ہر وہ چیز جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ باب نصر، کرم اور سمع سے مصدر ہے۔ اور مفعل کے وزن پر اسم آلہ بھی ہے۔

۱۷ تَزٰوَرُ :- وہ (دھوپ) بچ کر جاتی ہے۔ یہ اصل میں تَتَزَاوَرُ ہے، تخفیف کے لیے اس کے شروع سے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَزَاوُرٌ ہے۔

۱۷ تَقْرِضُهُمْ :- وہ (دھوپ) کترا جاتی ہے۔ (تَقْرِضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَرْضٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷ فَجْوَۃٍ :- میدان، کشادہ جگہ۔ جمع فِجَاءٌ اور فَجَوَاتٌ ہے۔

۱۷ الْمُهْتَدِ :- ہدایت پانے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، یہ اصل میں الْمُهْتَدِیْ ہے، اس کا مصدر اِهْتِدَاءٌ ہے۔ توقیفی طور پر آخر سے یاء کو حذف کر دیا گیا، اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۱۷ مُرْشِدًا :- راہ بتلانے والا، رہنمائی کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِرْشَادٌ ہے۔ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۸ اَیْقَاظًا :- جاگنے والے۔ اس کا واحد: یَقِظٌ ہے۔ یہ باب سمع سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر یَقَظٌ ہے۔

۱۸ رُقُوْدٌ :- سونے والے۔ اس کا واحد: رَاقِدٌ ہے۔ باب نصر سے اسم فاعل ہے۔ اس کا مصدر رَقْدٌ، رُقُوْدًا اور رُقَادٌ ہے۔

۱۸ نُقَلِّبُهُمْ :- ہم ان کو کروٹ دلاتے ہیں۔ (نُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْلِیْبٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ :- (ان کا کتا) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے۔ (بَاسِطٌ) بَسْطٌ مصدر سے اسم فاعل، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (ذِرَاعَیْهِ) ذِرَاعٌ کا تثنیہ ذِرَاعَیْنِ حالت نصب میں ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۱۸ اَلْوَصِیْدِ :- دہلیز، چوکھٹ۔ جمع: وُصُدٌ ہے۔

۱۸ لَوِ اطَّلَعْتَ :- اگر تو جھانک کر دیکھتا۔ (لَوْ) حرف شرط برائے امتناع ہے۔ (اِطَّلَعْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔

۱۸ لَوَلَّیْتَ :- البتہ تو پیٹھ پھیر لیتا، شروع میں لام تاکید لو شرطیہ کے جواب میں ہے۔ (وَلَّیْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوْلِیَةٌ ہے۔

۱۸ لَمُلِئْتَ :- البتہ تجھ میں (دہشت) بھر جاتی۔ شروع میں لام تاکید لو شرطیہ کے جواب میں ہے۔ (مُلِئْتَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَلْأٌ ہے۔

۱۹ بَعَثْنٰهُمْ :- ہم نے ان کو جگا دیا۔ (بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعْثٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۹ اَزْکٰی طَعَامًا :- زیادہ پاکیزہ کھانا، زیادہ صاف ستھرا کھانا۔ (اَزْکٰی) زَکَاةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (طَعَامًا) کے معنی کھانا۔ جمع: اَطْعِمَةٌ ہے، تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۱۹ وَلْيَتَلَطَّفْ :- اور وہ خوش تدبیری سے کام کرے، اور وہ حسن تدبیر سے کام لے۔ شروع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر میں واؤ حرف عطف ہے، اس کے بعد لام ساکن لام امر ہے، جو شروع میں واؤ عاطفہ کے آنے کی وجہ سے ساکن ہوگیا ہے۔ (لِيَتَلَطَّفْ) یہ باب تفعل سے فعل امر ہے، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلَطُّفٌ ہے۔

نوٹ: حروف کی تعداد کے اعتبار سے کلمۂ وَلْيَتَلَطَّفْ کے حرف تاء تک نصفِ قرآن ہے۔

۱۹ لَا يُشْعِرَنَّ :- وہ خبر نہ ہونے دے۔ باب افعال سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْعَارٌ ہے۔

۲۰ اِنْ يَّظْهَرُوْا :- اگر وہ لوگ خبر پا جائیں گے، اگر وہ لوگ مطلع ہو جائیں گے۔ (يَظْهَرُوْا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر ظُهُوْرٌ ہے۔ اِن شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۲۱ اَعْثَرْنَا :- ہم نے مطلع کر دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْثَارٌ ہے۔

۲۱ يَتَنَازَعُوْنَ :- وہ لوگ (آپس میں) جھگڑ رہے ہیں (جھگڑ رہے تھے) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَازُعٌ ہے۔

۲۱ اِبْنُوْا :- تم لوگ (عمارت) بناؤ۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِنَاءٌ ہے۔

۲۲ رَجْمًا بِالْغَيْبِ :- بغیر نشانہ دیکھے پتھر چلانا، بے تحقیق بات کرنا، بے سوچے سمجھے بات کہنا۔ (رَجْمٌ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی سنگسار کرنا، پتھراؤ کرنا۔ (اَلْغَيْبُ) کے معنی چھپی ہوئی چیز، یہ باب ضرب سے مصدر ہے معنی غائب ہونا۔

۲۲ لَا تُمَارِ فِيْهِمْ :- آپ ان کے بارے میں بحث نہ کیجیے، آپ ان کے بارے میں جھگڑا نہ کیجیے۔ (لَا تُمَارِ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُمَارَاۃٌ ہے۔

۲۲ لَا تَسْتَفْتِ :- آپ نہ پوچھیے۔ باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اِسْتِفْتَاءٌ ہے۔

۲۶ اَبْصِرْ بِہٖ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کیا عجیب دیکھنے والا ہے۔ بَصَارَۃٌ مصدر سے اَفْعِلْ بِہٖ کے وزن پر فعل تعجب ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ اَسْمِعْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کیا عجیب سننے والا ہے۔ اس کی اصل عبارت اَسْمِعْ بِہٖ ہے۔ پہلے فعل تعجب میں (بہ) مذکور ہے۔ اس لیے دوسرے فعل تعجب سے (بہ) کو حذف کردیا ہے، یہ باب سمع سے اَفْعِلْ بِہٖ کے وزن پر فعل تعجب ہے۔

۲۷ اُتْلُ :- آپ پڑھیے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَۃٌ ہے۔

۲۸ مُلْتَحَدًا :- جائے پناہ، پناہ کی جگہ۔ باب افتعال سے اسم ظرف واحد ہے، اس کا مصدر اِلْتِحَادٌ ہے۔

۲۸ لَاتَعْدُ عَیْنٰكَ :- آپ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ (لَاتَعْدُ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَدْوٌ ہے۔ (عَیْنَاكَ) عَیْنٌ کا تثنیہ عَیْنَانِ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہوگیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۸ اِتَّبَعَ هَوٰهُ :- اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی، (اِتَّبَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (هَوٰی) خواہش، جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔ هَوِیَ باب سمع سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی خواہش کرنا، محبت کرنا۔

۲۸ فُرُطًا :- حد سے گزرا ہوا، حد سے بڑھا ہوا۔ فَرْطٌ مصدر سے فُعُلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے (جیسے جُنُبٌ) باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ اَعْتَدْنَا :- ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔

۲۹ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا :- اس (آگ) کی قناتوں نے ان (ظالموں) کو گھیر لیا۔ (اَحَاطَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحَاطَۃٌ ہے۔ (سُرَادِقٌ) کے معنی قنات، خیمہ، شامیانہ۔ اس کی جمع سُرَادِقَاتٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مضاف الیہ ہے اس کا مرجع (نَادُوْا) ہے۔

۲۹ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا:— اگر وہ لوگ فریاد کریں گے۔ (اِنْ) حرف شرط ہے (یَسْتَغِیْثُوْا) اصل میں یَسْتَغِیْثُوْنَ ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغَاثَۃٌ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۲۹ یُغَاثُوْا:— ان لوگوں کی فریادرسی کی جائے گی۔ (یُغَاثُوْا) اصل میں یُغَاثُوْنَ ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغَاثَۃٌ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۲۹ کَالْمُهْلِ:— پیپ کی طرح، تیل کی تلچھٹ کی طرح، شروع میں کاف حرف تشبیہ ہے۔ (مُهْلٌ) کے معنی پیپ، تیل کی تلچھٹ۔

۲۹ یَشْوِی الْوُجُوْهَ:— وہ (پانی) مونہوں کو بھون ڈالے گا۔ (یَشْوِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَیٌّ ہے۔ (وُجُوْهٌ) کا واحد: وَجْهٌ معنی چہرہ، منہ۔

۲۹ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا:— وہ (جہنم) بری جگہ ہے، وہ (جہنم) بری آرام گاہ ہے، جہنم آرام کی جگہ نہیں ہے؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ارشاد فرمایا ہے، اسی کے مقابلہ میں (لفظی تقابل کے طور پر) جہنم کے لیے سَاءَتْ مُرْتَفَقًا استعمال فرمایا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (سَاءَتْ) فعل ماضی معروف، افعال ذم میں سے ہے، اس میں ضمیر بارز تائے ساکنہ ممیّز اور مُرْتَفَقًا تمیز ہے، ممیّز اور تمیز مل کر سَاءَتْ فعل ذم کا فاعل واقع ہے۔ اور مخصوص بالذم (هِیَ) محذوف ہے۔ (مُرْتَفَقٌ) کے معنی جگہ، مقام، آرام گاہ، آرام کی جگہ۔ یہ اِرْتِفَاقٌ مصدر سے ظرف مکان ہے۔

۳۱ یُحَلَّوْنَ:— وہ لوگ پہنائے جائیں گے، وہ لوگ آراستہ کیے جائیں گے، باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِیَۃٌ ہے۔

۳۱ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ:— سونے کے کنگن۔ (اَسَاوِرُ) کا واحد: سِوَارٌ ہے۔ اس کے معنی کنگن کے ہیں۔ (ذَهَبٌ) کے معنی سونا۔ اس کی جمع: اَذْهَابٌ و ذُهُوْبٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۱ یَلْبَسُوْنَ :- وہ لوگ پہنیں گے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر لُبْسٌ ہے۔

۳۱ ثِیَابًا خُضْرًا :- سبز کپڑے۔ (ثِیَابٌ) کے معنی کپڑے، اس کا واحد: ثَوْبٌ ہے۔ (خُضْرٌ) کے معنی سبز۔ اس کا واحد: اَخْضَرُ ہے جو افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۳۱ سُنْدُسٍ :- باریک ریشم، باریک ریشمی کپڑا۔

۳۱ اِسْتَبْرَقٍ :- موٹا ریشم، موٹا ریشمی کپڑا۔

۳۱ مُتَّکِئِیْنَ :- تکیہ لگائے ہوئے، تکیہ لگانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا مصدر اِتِّکَاءٌ ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳۱ اَلْاَرَآئِكِ :- مسہریاں، آراستہ اور مزین تخت۔ اس کا واحد: اَرِیْکَةٌ ہے۔

۳۱ حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا :- وہ (جنت) اچھی آرام گاہ ہے، وہ اچھی جگہ ہے۔ (حَسُنَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حُسْنٌ ہے۔ (مُرْتَفَقٌ) اِرْتِفَاقٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ حَسُنَتْ فعل ماضی معروف اس میں ضمیر بارز تائے ساکنہ ممیز، مُرْتَفَقًا اس کی تمیز ہے، ممیز اپنی تمیز سے مل کر حَسُنَتْ کا فاعل واقع ہے۔

۳۲ جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ :- انگور کے دو باغ۔ (جَنَّتَیْنِ) تثنیہ حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ اس کے معنی باغ کے ہیں۔ جمع: جَنَّاتٌ ہے۔ (اَعْنَابٌ) کا واحد: عِنَبٌ ہے۔ اس کے معنی انگور کے ہیں، انگور کے ایک دانہ کو عِنَبَةٌ کہتے ہیں۔

۳۲ حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ :- ہم نے ان دونوں (باغوں) کو کھجور کے درختوں سے گھیر دیا۔ (حَفَفْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَفٌّ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مؤنث غائب ہے، اس کا مرجع جَنَّتَیْنِ ہے۔ (نَخْلٌ) کے معنی کھجور کے درخت، اس کا واحد: نَخْلَةٌ ہے۔

۳۲ زَرْعًا :- کھیتی۔ اس کی جمع: زُرُوْعٌ ہے۔

۳۳ اٰتَتْ اُكُلَهَا :- اس (باغ) نے اپنا پھل دیا۔ (اٰتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔ (اُکُلٌ) کے معنی پھل، جمع: آکَالٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ (ایک اشکال اور اس کا جواب) اس سے پہلے دو باغوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اس آیت کریمہ میں فعل اور ضمیر کو مفرد لایا گیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ میں "کِلْتَا" لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے، اس لیے (آتَتْ اُکُلَھَا) میں فعل اور ضمیر کو واحد استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۳ فَجَّرْنَا :- ہم نے (نہر) جاری کردی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْجِیْرٌ ہے۔

۳۳ خِلٰلَھُمَا :- ان دونوں (باغوں) کے درمیان۔ (خِلَالٌ) کے معنی درمیان۔ (ھُمَا) ضمیر تثنیہ مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع جَنَّتَیْنِ ہے۔

۳۴ ھُوَیُحَاوِرُہٗ :- اس سے باتیں کرتے ہوئے، اس حال میں کہ وہ اس سے باتیں کررہا تھا۔ (یُحَاوِرُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاوَرَۃٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: صَاحِبٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے یہ پورا جملہ حال واقع ہے۔

۳۴ اَعَزُّ نَفَرًا :- جماعت کے اعتبار سے زیادہ عزت والا۔ (اَعَزُّ) عِزَّۃٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَفَرًا) کے معنی گروہ، جماعت، خاندان۔ جمع: اَنْفَارٌ ہے۔ یہ ترکیب میں تمیز واقع ہے۔

۳۵ اَنْ تَبِیْدَ ھٰذِہٖ :- کہ یہ (باغ) برباد ہوگا۔ (تَبِیْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَیْدًا اور بَیَادٌ ہے۔ (ھٰذِہٖ) اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لیے ہے، اس کا مشار الیہ جَنَّۃٌ ہے۔ (ھٰذِہٖ) ترکیب میں فاعل واقع ہے۔

۳۶ مُنْقَلَبًا :- لوٹنا، لوٹنے کی جگہ۔ اِنْقِلَابٌ سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے، ترکیب میں مفعول بہ ہے۔

۳۷ سَوّٰکَ رَجُلًا :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تجھ کو صحیح وسالم آدمی بنایا۔ (سَوّٰی)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِیَۃٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (رَجُلًا) مشتق نہ ہونے کے باوجود حال واقع ہے (اعراب القرآن)۔ رَجُلٌ کے معنی مرد۔ جمع: رِجَالٌ ہے۔

۳۹ اِنْ تَرَنِ: — اگر تو مجھ کو دیکھتا ہے۔ اِنْ حرف شرط ہے (تَرَنِ) تَرَ اصل میں تَرىٰ ہے۔ فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَۃٌ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں فعل مضارع کے آخر سے یاء گر گئی ہے، اس کے آخر میں نون وقایہ مکسور ہے، یہ اصل میں نِـىْ ہے، نون وقایہ کے بعد یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۴۰ حُسْبَانًا: — عذاب (حضرت قتادہؓ) آگ (حضرت ابن عباسؓ)۔ بجلی (قاضی بیضاوی)

۴۰ صَعِیْدًا زَلَقًا: — صاف میدان، چٹیل میدان۔ (صَعِیْدٌ) کے معنی زمین، سطح زمین، زمین کا بلند حصہ۔ صُعُوْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (زَلَقٌ) کے معنی پھسلن کی جگہ، چکنی زمین، چٹیل میدان۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی پھسلنا۔ یہاں مصدر کو صفت بنا دیا گیا ہے، یہ مصدر اسم فاعل زَالِقٌ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۴۱ یُصْبِحَ مَآءُهَا غَوْرًا: — اس کا پانی زمین میں اتر جائے، اس کا پانی زمین میں خشک ہو جائے۔ (یُصْبِحَ) کے معنی وہ ہو جائے۔ افعال ناقصہ میں سے ہے، باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔ ان ناصبہ کے مدخول پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی۔ جمع: مِیَاهٌ ہے۔ (غَوْرًا) کے معنی گہرائی میں جانا، زمین کے اندر اترنا، زمین میں خشک ہو جانا۔ باب نصر سے مصدر ہے جو اسم فاعل غَائِرٌ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۴۲ اَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْهِ: — وہ اپنا ہاتھ ملنے لگا، وہ اپنا ہاتھ ملتا رہ گیا۔ یعنی وہ افسوس کرتا رہ گیا۔ (اَصْبَحَ) افعال ناقصہ میں سے ہے، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔ (یُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْلِیْبٌ ہے۔ (کَفَّیْهِ) کَفٌّ کا تثنیہ کَفَّیْنِ حالت نصب میں ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ کَفٌّ کے معنی ہاتھ یا ہتھیلی (انگلیوں کے ساتھ) اس کی جمع: اَکُفٌّ اور کُفُوْفٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۴۲ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا:۔ (وہ) باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا۔ (خَاوِیَةٌ) کے معنی گرنے والی، گری ہوئی۔ خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (عُرُوْشٌ) کے معنی ٹٹیاں۔ اس کا واحد: عَرْشٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۳ مُنْتَصِرًا:۔ بدلہ لینے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔

۴۴ عُقْبًا:۔ انجام، نتیجہ۔ اس کی جمع: اَعْقَابٌ ہے۔

۴۵ اِخْتَلَطَ:۔ وہ (زمین کا پودا) گنجان ہو گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَاطٌ ہے۔

۴۵ اَصْبَحَ هَشِیْمًا:۔ وہ چورا چورا ہو گیا، وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ (اَصْبَحَ) افعال ناقصہ میں سے ہے، فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔ (هَشِیْمًا) اَصْبَحَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر هَشْمٌ بمعنی توڑنا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۵ تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ:۔ اس کو ہوائیں اڑاتی ہیں۔ یہ پورا جملہ هَشِیْمًا کی صفت ہے۔ (تَذْرُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَرْوٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الرِّیٰحُ) کے معنی ہوائیں، اس کا واحد رِیْحٌ ہے۔

۴۵ مُقْتَدِرًا:۔ پوری قدرت رکھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِقْتِدَارٌ ہے۔

۴۶ اَلْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ:۔ باقی رہنے والی نیکیاں۔ (بَاقِیَاتٌ) بَقَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: بَاقِیَۃٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (صَالِحَاتٌ) صَلاحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: صَالِحَۃٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ "اَلْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ" موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر باقیات صالحات ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ باقیات صالحات سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ باقیات صالحات نیک اعمال ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ اور دونوں روایتوں میں کوئی تعارض نہیں، کیوں کہ باقیات صالحات میں وہ تمام اعمال صالحہ داخل ہیں جن کا ثواب انسان کے لیے باقی رہے، امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ "الصحیح انھا کل عبادۃ یقصد بھا وجہ اللہ" صحیح بات یہ ہے کہ باقیات صالحات ہر وہ عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو۔

۴۶ خَیْرٌ اَمَلاً:۔۔ امید کے اعتبار سے زیادہ اچھا۔ (خَیْرٌ) کے معنی زیادہ اچھا، یہ اسم تفضیل اَخْیَرُ کا مخفف ہے۔ (اَمَلٌ) کے معنی امید۔ جمع: آمَالٌ ہے۔

۴۷ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ:۔۔ ہم پہاڑوں کو چلائیں گے۔ (نُسَیِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْیِیْرٌ ہے۔ (اَلْجِبَالُ) کا واحد: جَبَلٌ معنی پہاڑ۔

۴۷ بَارِزَۃً:۔۔ کھلی ہوئی ہونے کی حالت میں، یعنی اس وقت زمین پر کوئی درخت، پہاڑ اور عمارت نہیں ہوگی۔ بُرُوْزٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۷ حَشَرْنٰھُمْ:۔۔ ہم نے لوگوں کو جمع کیا۔ (حَشَرْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۷ لَمْ نُغَادِرْ:۔۔ ہم نے نہیں چھوڑا۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُغَادَرَۃٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۴۸ عُرِضُوْا:— وہ لوگ پیش کیے جائیں گے (یہ مستقبل کے معنی میں ہے)۔ فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔

۴۸ زَعَمْتُمْ:— تم نے گمان کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ، زِعْمٌ و زُعْمٌ ہے۔

۴۹ مُشْفِقِيْنَ:— ڈرنے والے، ڈرتے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔

۴۹ لَا يُغَادِرُ:— وہ (نامۂ اعمال) چھوڑتا نہیں ہے۔ باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُغَادَرَةٌ ہے۔

۴۹ اَحْصٰهَا:— اس (نامۂ اعمال) نے ان (تمام باتوں) کا احاطہ کرلیا۔ (اَحْصٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ:— میں نے ان کو نہیں حاضر کیا، میں نے ان کو نہیں بلایا۔ (مَا) حرف نفی ہے۔ (اَشْهَدْتُّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِشْهَادٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ مُتَّخِذَ:— بنانے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِتِّخَاذٌ اور مادہ اَخْذٌ ہے۔

۵۱ عَضُدًا:— مددگار۔ اس کی جمع: اَعْضَادٌ ہے۔

۵۲ نَادُوْا شُرَكَآءِ يَ:— تم لوگ میرے شریکوں کو پکارو۔ یعنی جن کو تم شریک سمجھتے تھے۔ (نَادُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ (شُرَكَآءُ) کے معنی شریک ہونے والے، ساجھی ہونے والے۔ اس کا واحد: شَرِيْكٌ ہے۔ آخر میں یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔

۵۲ دَعَوْهُمْ:— وہ لوگ ان کو پکاریں۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے، اس لیے کہ اس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر کا وقوع قیامت کے دن ہوگا۔ اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کی جگہ پر فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (دَعَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۲ لَمْ يَسْتَجِيبُوْا:- وہ لوگ جواب نہیں دیں گے۔ یہ مستقبل کے معنی میں ہے، اس لیے کہ اس کا وقوع قیامت کے دن ہوگا، اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کی جگہ پر نفی جحد بہ لم کو استعمال کیا گیا ہے۔ (لَمْ يَسْتَجِيبُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔

۵۲ مَوْبِقاً:- ہلاکت کی جگہ (حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ)۔ جہنم میں ایک وادی ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما)۔ کھولتے ہوئے پانی کی ایک وادی ہے (حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ)۔ (مَوْبِق) کے معنی ہلاکت کی جگہ، قید خانہ، ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ وَبْقٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب اور حسب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ ظَنُّوْا:- وہ لوگ یقین کریں گے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے، یقینی ہونے کی وجہ سے مضارع کی جگہ پر ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (ظَنُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَنٌّ ہے۔ یہاں پر (ظن) یقین کے معنی میں ہے۔

۵۳ مُوَاقِعُوْهَا:- اس (آگ) میں گرنے والے۔ (مُوَاقِعُوْ) اصل میں مُوَاقِعُوْنَ ہے۔ باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع اَلنَّارُ ہے۔

۵۳ مَصْرِفاً:- بچنے کی جگہ، لوٹنے کی جگہ۔ صَرْفٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۴ لَقَدْ صَرَّفْنَا:- البتہ ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا، یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا۔ (لَقَدْ صَرَّفْنَا) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ اس کے بعد "قَدْ صَرَّفْنَا" فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِيْفٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۴ جَدَلاً :- جھگڑنا، جھگڑنے کے اعتبار سے۔ باب سمع سے مصدر ہے، تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۵۵ قُبُلاً :- سامنے ہونے کی حالت میں۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ عَذَاب یا هُمْ ضمیر سے حال ہے۔ (تفسیر مظہری اور اعراب القرآن)۔ عذاب سے حال ہو تو مقابلاً کے معنی میں ہے اور اگر هُمْ ضمیر سے حال ہو تو مُقَابِلِیْنَ کے معنی میں ہے۔

۵۶ لِیُدْحِضُوْا :- تا کہ وہ لوگ پھسلا دیں، تا کہ وہ لوگ زائل کر دیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یُدْحِضُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدْحَاض ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۵۶ اُنْذِرُوْا :- وہ لوگ ڈرائے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۵۷ ذُکِّرَ :- وہ نصیحت کیا گیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذْکِیْر ہے۔

۵۷ مَا قَدَّمَتْ یَدَاهُ :- جو اس کے ہاتھوں نے پہلے بھیج دیا۔ یعنی جو گناہ پہلے کر چکا ہے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (قَدَّمَتْ) فعل ماضی معروف۔ (یَدَاهُ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل ہے، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر نَسِیَ کا مفعول بہ ہے۔ "یَدَاه" اصل میں یَدَانِ تثنیہ ہے، اس کا واحد: یَدٌ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔

۵۷ اَکِنَّةً :- پردے، غلاف۔ اس کا واحد: کِنَانٌ ہے۔

۵۷ وَقْرًا :- بوجھ، ثقل، بہرا پن۔ باب ضرب اور سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی بہرا ہونا، کم سننا۔

۵۷ اِنْ تَدْعُهُمْ :- اگر آپ ان کو (ہدایت کی طرف) بلائیں۔ (اِنْ) حرف شرط ہے۔ (تَدْعُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ تَدْعُ اصل میں تَدْعُوْ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ گر گیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۸ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ :— اگر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کی پکڑ فرماتے۔ (لَوْ) حرف شرط برائے امتناع ہے۔ (يُؤَاخِذُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَاخَذَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۸ مَوْئِلًا :— پناہ کی جگہ، نجات کی جگہ، لوٹنے کی جگہ۔ وَأْلٌ مصدر سے ظرف مکان ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ لَآ اَبْرَحُ :— میں نہیں ہٹوں گا، میں نہیں جدا ہوں گا۔ یعنی میں برابر چلتا رہوں گا۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَرَحٌ اور بَرَاحٌ ہے۔

۶۰ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ :— دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجمع البحرین سے بحر فارس اور بحر روم کے ملنے کی جگہ مراد ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (مَجْمَعٌ) کے معنی ملنے کی جگہ۔ اَلْبَحْرَيْنِ کے معنی دو دریا۔ بَحْرٌ کا تثنیہ حالت جر میں ہے، اس کی جمع: اَبْحُرٌ، بِحَارٌ و بُحُورٌ ہے۔

۶۰ اَمْضِيَ حُقُبًا :— میں زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا۔ (اَمْضِيَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر مُضِيٌّ ہے۔ (حُقُبًا) کے معنی زمانہ دراز، طویل مدت۔ ایک سال یا بہت سال۔ اس کی جمع: اَحْقَابٌ ہے۔

۶۱ نَسِيَا حُوْتَهُمَا :— وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام اپنی مچھلی بھول گئے۔ (نَسِيَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر نِسْيَانٌ ہے۔ (حُوْتٌ) کے معنی مچھلی، اس کی جمع حِيْتَانٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۱ سَرَبًا :— سرنگ، راستہ۔ جمع اَسْرَابٌ ہے۔

۶۱ جَاوَزَا :— وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر مُجَاوَزَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۲ آتِنَا غَدَآءَ نَا:— تم ہم کو ہمارا کھانا دو۔ (آتِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، یہ مفعول بہ اول ہے۔ (غَدَآءٌ) کے معنی کھانا۔ یہ مضاف ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔ (غَدَاءَ نَا) یہ مفعول بہٗ ثانی ہے۔

۶۲ نَصَباً:— تکلیف، مشقت، تھکن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی تھکنا۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۳ اَوَیْنَا:— ہم لوگ ٹھہرے۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اُوِیٌّ ہے۔

۶۴ کُنَّا نَبْغِ:— ہم لوگ چاہتے تھے۔ نَبْغِ اصل میں نَبْغِیْ ہے۔ خلاف قیاس یاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر بُغْیَۃٌ ہے معنی طلب کرنا، خواہش کرنا، چاہنا۔

۶۴ اِرْتَدَّا عَلٰی آثَارِھِمَا:— وہ دونوں اپنے نشانِ قدم پر واپس ہوئے۔ (اِرْتَدَّا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِرْتِدَادٌ معنی لوٹنا۔ (آثَارٌ) کے معنی نشانات۔ اس کا واحد: اَثَرٌ ہے۔

۶۴ قَصَصاً:— پیروی کرنا، تابع داری کرنا، پیروی کرتے ہوئے، تابع داری کرتے ہوئے۔ باب نصر سے مصدر ہے، ترکیب میں مفعولِ مطلق یا حال ہے، مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اصل عبارت یَقُصَّانِ قَصَصاً ہے۔ اور حال ہونے کی صورت میں اصل عبارت مُقْتَصِّیْنَ ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۶۵ عَبْداً مِّنْ عِبَادِنَا:— ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ۔ یہاں بندہ سے مراد حضرت خضر ہیں۔

مَا عُلِّمْتَ رُشْداً:— جو بھلی بات آپ کو سکھلائی گئی۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (عُلِّمْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعْلِیْمٌ ہے۔ (رُشْداً) کے معنی بھلائی، ہدایت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (عُلِّمْتَ رُشْداً) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر اسم موصول کا صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۸ مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْراً :- جس کا آپ نے احاطہ نہیں کیا واقف ہونے کے اعتبار سے۔ یعنی جو آپ کے احاطۂ واقفیت سے باہر ہے۔(مَا) اسم موصول ہے۔(لَمْ تُحِطْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔ (خُبْراً) باب فتح اور کرم سے مصدر ہے اس کے معنی واقف ہونا، تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۰ حَتّٰى اُحْدِثَ :- یہاں تک کہ میں شروع کروں۔(اُحْدِثَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف منصوب، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِحْدَاثٌ ہے۔ اس کے معنی پیدا کرنا ، ایجاد کرنا، نئے سرے سے شروع کرنا۔

۷۱ اِنْطَلَقَا :- وہ دونوں چلے۔ باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔

۷۱ اَخَرَقْتَهَا :- کیا آپ نے اس (کشتی کو) پھاڑ ڈالا ، کیا آپ نے اس کو توڑ ڈالا۔ یعنی اس کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ (اَ) ہمزۂ استفہام۔(خَرَقْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَرْقٌ ہے۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: السَّفِيْنَةُ ہے۔

۷۱ شَيْئاً اِمْراً :- بہت بھاری چیز۔ یعنی بہت خطرہ والی چیز۔(شَیْءٌ) کے معنی چیز۔ جمع: اَشْيَاءُ ہے۔(اِمْرٌ) کے معنی بھاری اور عجیب بات، ایسی بات جو عقل سلیم اور شرع کے خلاف ہو۔

۷۳ لَا تُرْهِقْنِیْ :- آپ مجھ پر (تنگی) نہ ڈالئے، آپ مجھ کو (تنگی میں) مبتلا نہ کیجیے۔(لَا تُرْهِقْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْهَاقٌ ہے۔(نِیْ) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۴ نَفْساً زَكِيَّةً :- بے گناہ جان۔ اس سے مراد نابالغ بچہ ہے جس کو حضرت خضر نے قتل کیا تھا۔(نَفْسٌ) کے معنی جان۔ اس کی جمع: اَنْفُسٌ و نُفُوْسٌ ہے۔(زَكِيَّةٌ) کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر پاک وصاف، نیک وصالح۔ زُکُوٌّ اور زَکَاۃٌ مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۴ شَیْئًا نُّکْرًا :۔ نامعقول چیز، ناپسندیدہ چیز، بہت بُری چیز۔ (شَیْءٌ) کے معنی چیز۔ جمع : اَشْیَاءُ ہے۔ (نُکْرٌ) کے معنی برا کام، بہت برا کام۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے۔ کہ منتخب لغات القرآن کی پہلی جلد مکمل ہوگئی ہے۔ الحمد للہ دوسری جلد کا کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے اس مبارک کام کو جلدی مکمل فرمادیں اور قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

(آمین یارب العلمین)

۱۴/ ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

besturdubooks.wordpress.com

منتخب لغات القرآن ایک نظر میں

☆ یہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند لغت ہے۔

جو عام فہم زبان میں قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔

☆ یہ ایک علمی اور تحقیقی کتاب ہے، جو تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے آراستہ اور شائقین علوم قرآن کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

☆ اس کتاب میں الفاظ قرآن کی عمدہ تشریح اور لغوی و صرفی تحقیق بھی ہے۔

☆ حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک مختصر ذخیرہ اور حسب ضرورت تفسیری مباحث کا گلدستہ بھی ہے۔

☆ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات بھی اس کتاب کے لئے باعث زینت ہیں۔

☆ یہ کتاب اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے فہم قرآن کے شائقین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔

مکتبہ دعوت القرآن دیوبند ضلع سہارنپور یوپی
فون نمبر 01336-221672

besturdubooks.wordpress.com

مریض سے متعلق مسائل پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا

مریض کے شرعی احکام

اس کتاب میں مریض سے متعلق بنیادی اور اکثر و بیشتر پیش آنے والے شرعی مسائل کو عام فہم انداز میں جمع کیا گیا ہے، یہ کتاب ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے حالتِ مرض میں شرعی راہ نما کی حیثیت رکھتی ہے، ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے

تالیف
مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب
استاذِ حدیث دار العلوم عالی پور، گجرات، ہند

تقریظ
حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب دامت برکاتہم
مفتی دار العلوم دیوبند

دار الھدیٰ

besturdubooks.wordpress.com

صرف پانچ منٹ کا مدرسہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں

حصہ اول

محرم الحرام تا جمادی الثانیہ

حصہ دوم

رجب المرجب تا ذی الحجہ

مرتب

اھم چیریٹیبل ٹرسٹ

دار الھدیٰ

besturdubooks.wordpress.com

جدید ایڈیشن

والدین تپتی دھوپ میں ٹھنڈی چھاؤں ہیں
والدین ایسی نعمت ہیں جن کا بدل نہیں

والدین کی قدر کیجیے

اولاد کے لئے انمول اور بیش قیمت تحفہ

اس کتاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق والدین کو واضح کیا گیا ہے اور ۱۰۰ سے زائد سبق آموز... پُراثر... سچے واقعات کو بھی آسان انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے والدین کی خدمت کرنے... ان کو راحت پہنچانے کا جذبہ پیدا ہوگا اور والدین کی نافرمانی... ایذا رسانی کے نتیجہ میں دُنیا وآخرت کے وبال اور بُرے انجام کا ڈر پیدا ہوگا۔

پسند فرمودہ

حضرت مولانا حسن جان صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور

حضرت مفتی محمود اشرف صاحب مدظلہم
نائب مفتی و استاد حدیث دار العلوم کراچی

حضرت مفتی نظام الدین شامزئی صاحب مدظلہم
استاد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

تالیف
محمد حنیف عبدالمجید
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن

دار الہدیٰ

besturdubooks.wordpress.com

پریشان حال، بے بس اور مصیبت زدہ لوگوں کیلئے

چھٹی صدی ہجری کے ایک شخص علامہ ابن نحوی رحمۃ اللہ علیہ کا صبر آموز قصیدہ

تسلّی کا سامان

المعروف بہ

مصائب کا مداوا

اس قصیدہ کے مطالعہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ کٹھن حالات اور مشکلات میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید پیدا ہوگی اور مایوسی و ناشکری کے بجائے رضا بالقضاء کی کیفیت حاصل ہوگی۔

مقدمہ

حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و شرح

حضرت مولانا عبد اللہ عباس ندوی صاحب مدظلہ

ترتیب جدید و عنوانات

محمد حنیف عبد المجید

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

دار الھدیٰ

besturdubooks.wordpress.com

دکھی لوگوں کیلئے اَن مول تحفہ

پریشان رہنا چھوڑ دیجئے

★ پریشانیوں میں گھرے لوگوں کیلئے اُمید کی کرن ★ غم و مصیبت کے ستائے ہوئے لوگوں کیلئے نوید راحت
★ دل کی گھبراہٹ... خوف... اور بے چینی کا علاج ★ ذہنی اُلجھن... ٹینشن، ڈپریشن... اور کشمکش کا حل

اپنے موضوع پر ایک منفرد و مستند کتاب جس کا مطالعہ ہر شخص کے لئے بہت مفید ہوگا۔
ایک ایسی کتاب جو تمام لوگوں کے لئے ان شاءاللہ تعالیٰ خوشی کا پیغام ثابت ہوگی۔

پسند فرمودہ

حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تالیف

محمد حنیف عبدالمجید
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

دارالھدیٰ

besturdubooks.wordpress.com

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی کی تعمیل ارشاد میں
اعمال اور ادعیہ کی اہمیت و فضیلت پر لکھی ہوئی کتاب

الابواب المنتخبة

کا اردو ترجمہ

منتخب ابواب

تالیف: حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن صاحب کاندھلوی

جلد اول

مترجم:
حضرت مولانا محمد یونس صاحب مظاہری
فرزند حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوری

نظر ثانی:
حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری
استاذ حدیث و فقہ دارالعلوم دیوبند

دار الہدیٰ

قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

منتخب لغات القرآن

آخری پندرہ پارے مکمل

- قرآن کریم کے منتخب کلمات کی تشریح و تحقیق
- الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق اور نحوی ترکیب کا ذخیرہ
- حسبِ ضرورت تفسیری مباحث کا تذکرہ
- ایک ایسی قرآنی لغت جس سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے

تالیف

مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی

اُستاذِ تفسیر و ادب دارالعلوم دیوبند، ہند

www.besturdubooks.wordpress.com

دارالہدیٰ

desturdubooks.wordpress.com

منتخب لغات القرآن

آخری پندرہ پارے مکمل

پارہ (۱۶) سے پارہ (۳۰) تک قرآن کریم کی سورتوں اور
آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

جلد دوم

تالیف
مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی
استاذ تفسیر وادب دارالعلوم دیوبند

دار الہدیٰ

desturdubooks.wordpress.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

11010110

"منتخب لغات القرآن" کے جملہ حقوق اشاعت و طباعت پاکستان میں مفتی محمد حنیف بن عبدالمجید بیت العلم کو حاصل ہیں لہٰذا اب پاکستان میں کوئی شخص یا ادارہ اس کی طباعت کا مجاز نہیں بصورت دیگر بیت العلم کو قانونی چارہ جوئی کا مکمل اختیار ہے۔

مولانا مفتی محمد [illegible] ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

اس کتاب کا کوئی حصہ بھی بیت العلم کی اجازت کے بغیر کسی بھی ذریعے بشمول فوٹو کاپی برقیاتی یا میکانکی یا کسی اور ذریعے سے نقل نہیں کیا جا سکتا۔

بیت العلم

نام کتاب ——— منتخب لغات القرآن

تاریخ اشاعت ——— جنوری ۲۰۱۰ء

مرتب ——— [illegible]

ناشر ——— بیت العلم

Room #8 شاہ زیب ٹیرس
نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی۔

موبائل: +92-322-2179295
+92-321-7816019
+92-321-9271217

ای میل: info@mbi.com.pk

ویب سائٹ: www.mbi.com.pk

ملنے کے دیگر پتے

زمزم پبلشرز، اردو بازار، کراچی	021-32761671
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی	021-~2213768
مدرسہ بیت العلم، گلشن اقبال، کراچی	021-34976073
صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک، کراچی	021-32224291
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی	021-32630744
مرکز القرآن، کراچی	021-32624608
بیت القرآن، چھوٹی گھٹی، حیدرآباد	022-2630744
حافظ اینڈ کو، لیاقت مارکیٹ، نواب شاہ	0244-360623
مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور	042-37355743
مکتبۃ الحسن، اردو بازار، لاہور	042-37241355
ادارہ اسلامیات، لاہور	042-37353255
کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی	051-5771798
دارالقرآن اکیڈمی، محلہ جنگی، پشاور	091-2565956
مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ	081-2662263

besturdubooks.wordpress.com

پاروں اور سورتوں کی فہرست

پاروں کی فہرست	صفحہ	سورتوں کی فہرست	صفحہ	سورتوں کی فہرست	صفحہ
تفصیلات	۳	سورۂ کہف	۹	سورۂ یٰسین	۲۵۴
کلمات بابرکت	۶	سورۂ مریم	۱۸	سورۂ صافات	۲۶۴
حرف آغاز	۷	سورۂ طٰہٰ	۳۶	سورۂ صٓ	۲۷۸
پارہ(۱۶)	۹	سورۂ انبیاء	۶۴	سورۂ زمر	۲۹۴
پارہ(۱۷)	۶۴	سورۂ حج	۸۴	سورۂ مومن	۳۰۶
پارہ(۱۸)	۱۰۳	سورۂ مومنون	۱۰۳	سورۂ حم سجدہ	۳۱۹
پارہ(۱۹)	۱۲۰	سورۂ نور	۱۱۸	سورۂ شوریٰ	۳۲۹
پارہ(۲۰)	۱۶۹	سورۂ فرقان	۱۳۶	سورۂ زخرف	۳۴۰
پارہ(۲۱)	۱۹۴	سورۂ شعراء	۱۴۸	سورۂ دخان	۳۵۰
پارہ(۲۲)	۲۲۶	سورۂ نمل	۱۶۱	سورۂ جاثیہ	۳۵۷
پارہ(۲۳)	۲۵۷	سورۂ قصص	۱۷۳	سورۂ احقاف	۳۶۳
پارہ(۲۴)	۲۹۹	سورۂ عنکبوت	۱۸۷	سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۳۶۸
پارہ(۲۵)	۳۲۷	سورۂ روم	۱۹۵	سورۂ فتح	۳۷۵
پارہ(۲۶)	۳۶۳	سورۂ لقمان	۲۰۵	سورۂ حجرات	۳۸۲
پارہ(۲۷)	۳۹۶	سورۂ سجدہ	۲۱۳	سورۂ قٓ	۳۸۶
پارہ(۲۸)	۴۳۶	سورۂ احزاب	۲۱۹	سورۂ ذاریات	۳۹۴
پارہ(۲۹)	۴۶۸	سورۂ سبا	۲۳۶	سورۂ طور	۴۰۰
پارہ(۳۰)	۵۳۱	سورۂ فاطر	۲۴۶	سورۂ نجم	۴۰۵

besturdubooks.wordpress.com

سورتوں کی فہرست	صفحہ	سورتوں کی فہرست	صفحہ	سورتوں کی فہرست	صفحہ
سورۂ قمر	۴۱۰	سورۂ قیامہ	۵۱۳	سورۂ علق	۵۸۳
سورۂ رحمٰن	۴۱۷	سورۂ دھر	۵۱۸	سورۂ قدر	۵۸۵
سورۂ واقعہ	۴۲۳	سورۂ مرسلات	۵۲۵	سورۂ بینہ	۵۸۶
سورۂ حدید	۴۳۱	سورۂ نبا	۵۳۱	سورۂ زلزال	۵۸۸
سورۂ مجادلہ	۴۳۶	سورۂ نازعات	۵۳۵	سورۂ عادیات	۵۸۹
سورۂ حشر	۴۴۰	سورۂ عبس	۵۴۱	سورۂ قارعہ	۵۹۱
سورۂ ممتحنہ	۴۴۴	سورۂ تکویر	۵۴۶	سورۂ تکاثر	۵۹۳
سورۂ صف	۴۴۸	سورۂ انفطار	۵۴۹	سورۂ عصر	۵۹۴
سورۂ جمعہ	۴۵۱	سورۂ مطففین	۵۵۱	سورۂ ہمزہ	۵۹۵
سورۂ منافقون	۴۵۴	سورۂ انشقاق	۵۵۵	سورۂ فیل	۵۹۶
سورۂ تغابن	۴۵۷	سورۂ بروج	۵۵۸	سورۂ قریش	۵۹۸
سورۂ طلاق	۴۶۰	سورۂ طارق	۵۶۱	سورۂ ماعون	۵۹۹
سورۂ تحریم	۴۶۳	سورۂ اعلیٰ	۵۶۳	سورۂ کوثر	۶۰۰
سورۂ ملک	۴۷۰	سورۂ غاشیہ	۵۶۵	سورۂ کافرون	۶۰۱
سورۂ قلم	۴۷۵	سورۂ فجر	۵۶۸	سورۂ نصر	۶۰۲
سورۂ حاقہ	۴۸۳	سورۂ بلد	۵۷۲	سورۂ لہب	۶۰۳
سورۂ معارج	۴۸۹	سورۂ شمس	۵۷۳	سورۂ اخلاص	۶۰۴
سورۂ نوح	۴۹۳	سورۂ لیل	۵۷۶	سورۂ فلق	۶۰۵
سورۂ جن	۴۹۷	سورۂ ضحیٰ	۵۷۹	سورۂ ناس	۶۰۶
سورۂ مزمل	۵۰۱	سورۂ الم نشرح	۵۸۰		
سورۂ مدثر	۵۰۶	سورۂ تین	۵۸۱		

bestirdubooks.wordpress.com

قرآنی شخصیات کی فہرست

قرآنِ کریم میں بیان کیے ہوئے اکثر انبیاء علیہم السلام کے مختصر حالات جلد اول میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

	پارہ نمبر		صفحہ نمبر
ذوالقرنین کے مختصر حالات	پارہ	(۱۶)	۱۱
یاجوج ماجوج کا مختصر تذکرہ	پارہ	(۱۶)	۱۳
حضرت مریم کے مختصر حالات	پارہ	(۱۶)	۱۸
حضرت زکریا علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ	(۱۶)	۱۹
حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ	(۱۶)	۲۱
سامری کا مختصر تذکرہ	پارہ	(۱۶)	۵۴
حضرت ادریس علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ	(۱۷)	۷۶
حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ	(۱۷)	۷۷
حضرت موسیٰ کی والدہ ماجدہ کے نام کی تحقیق	پارہ	(۲۰)	۱۷۵
قارون کا مختصر تذکرہ	پارہ	(۲۰)	۱۸۵
حضرت لقمان کے مختصر حالات	پارہ	(۲۱)	۲۰۷
حضرت یسع علیہ السلام کے مختصر حالات	پارہ	(۲۳)	۲۸۹
اصحاب الرس	پارہ	(۲۶)	۳۸۷
اصحاب ایکہ	پارہ	(۲۶)	۳۸۸
قوم تبع	پارہ	(۲۶)	۳۸۸
حواریین	پارہ	(۲۸)	۴۵۰
حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی	پارہ	(۲۸)	۴۶۸
حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی	پارہ	(۲۸)	۴۶۸
اصحاب اخدود	پارہ	(۳۰)	۵۵۸
قوم ارم	پارہ	(۳۰)	۵۶۹
اصحاب فیل	پارہ	(۳۰)	۵۹۶

besturdubooks.wordpress.com

کلماتِ بابرکت

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوری دامت برکاتہم

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم.

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ یہ ایسی مبارک کتاب ہے جس نے سیکڑوں علوم وفنون کو وجود بخشا ہے۔ قرآنی علوم ومعارف قیامت تک تاریک دلوں کو منور کرتے رہیں گے۔ قرآن عظیم کے بنیادی مقاصد میں سے اس کو پڑھ کر سمجھنا اور اس سے ہدایت حاصل کرنا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے بارے میں ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ اور ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ ارشاد فرمایا ہے۔

قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے الفاظ کے معانی کو سمجھنا ضروری ہے، کیوں کہ الفاظ ہی کے ذریعہ معانی تک رسائی ہوتی ہے۔

قرآن فہمی کی مبارک کوشش کے سلسلے کی ایک سنہری کڑی منتخب لغات القرآن ہے۔ جو قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت ہے۔ جس میں قرآن پاک کے منتخب کلمات کی تشریح اور توضیح ہے۔ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کے ساتھ نحوی ترکیب کا مختصر ذخیرہ ہے۔ اور حسب ضرورت تفسیری مباحث کا گلدستہ ہے۔ یہ ایک ایسی لغت ہے جس سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے۔

بلاشبہ قرآن عظیم کی خدمت ایک عظیم سعادت ہے۔ میں اس مبارک خدمت پر عزیز مولانا محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی استاذ دارالعلوم دیوبند کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اس کتاب کو قبولیت سے نوازیں اور مؤلف کو مزید علمی خدمات کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

ریاست علی غفرلہ

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۲رذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ

besturdubooks.wordpress.com

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اب سے چار سال پہلے ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵ء میں میری کتاب منتخب لغات القرآن جلد اول منظر عام پر آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس کو مقبولیت عطا فرمائی۔ حضرات اساتذۂ کرام نے حوصلہ افزائی فرمائی، اور دعاؤں سے نوازا۔ اور شائقین علوم قرآن نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا اور جلد دوم لکھنے کے بارے میں بہت اصرار کیا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے اس نے محض اپنے فضل وکرم سے جلد دوم کو مکمل کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ پڑھنے والوں کو اس سے نفع عطا فرمائیں۔ اور مؤلف کے لئے اس کو صدقۂ جاریہ اور اجر وثواب کا ذریعہ بنائیں (آمین یا رب العالمین)

اس کتاب میں راقم الحروف نے جو کچھ لکھا ہے وہ مستند مفسرین کے افادات کی روشنی میں لکھا ہے۔ اور کتابوں کے حوالے بھی درج کر دیئے ہیں، تاکہ حضرات قارئین ضرورت کے وقت اصل عبارت کی طرف رجوع کر سکیں۔ منتخب لغات القرآن کی خصوصیات کو میں جلد اول میں تفصیل سے لکھ چکا ہوں۔ جو صاحب اس کی خصوصیات کو دیکھنا چاہیں، وہ جلد اول کے مقدمہ میں ملاحظہ فرمالیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ پارہ (۱۶)

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

آیت نمبر

۷۵ اَلَمْ اَقُلْ: کیا میں نے نہیں کہا (ا) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ اس میں (لَمْ) کے ذریعہ نفی ہوئی، پھر ہمزۂ انکار کے ذریعہ نفی کی نفی ہوگئی۔ اور نفی کی نفی سے اثبات ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے کہا (لَمْ اَقُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد متکلم، مصدر قَوْل ہے۔

۷۵ لَنْ تَسْتَطِيْعَ: آپ ہرگز طاقت نہیں رکھیں گے (لَنْ تَسْتَطِيْعَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِطَاعَةٌ اور مادہ ط و ع ہے۔

۷۶ لَاتُصٰحِبْنِيْ: آپ مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھئے (لَاتُصَاحِبْ) باب مفاعلة سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُصَاحَبَةٌ ہے۔ (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۷ اِنْطَلَقَا: وہ دونوں (حضرت موسیٰ اور حضرت خضر) چلے (اِنْطَلَقَا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔

(۷۷) قَرْيَةٍ: گاؤں، آبادی، جمع: قُرًى۔ اس سے مراد انطاکیہ شہر ہے (تفسیر جلالین)

۷۷ اِسْتَطْعَمَا: ان دونوں (حضرت موسیٰ اور حضرت خضر) نے کھانا طلب کیا، باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِطْعَامٌ ہے

besturdubooks.wordpress.com

میں نے ترجمہ قرآن کریم حضرت مولانا نیاز احمد صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ جامعہ احیاء العلوم مبارک پور اعظم گڑھ اور تفسیر جلالین حضرت مولانا محمد عمر صاحب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ جامعہ احیاء العلوم مبارک پور اعظم گڑھ اور تفسیر بیضاوی حضرت مولانا عبد الاحد صاحب دیو بندی رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ تفسیر و حدیث دار العلوم دیوبند سے پڑھی ہے، میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ میرے تمام اساتذہ کرام اور میرے والدین محترمین اور میرے بھائیوں اور بہنوں اور میرے تمام معاونین اور محسنین کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیاب فرمائیں اور اپنی شان عالی کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین یارب العالمین۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا ۞ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

محمد نسیم بارہ بنکوی

استاذ تفسیر و ادب دار العلوم دیوبند

ضلع سہارن پور، یو، پی، انڈیا

۱۴؍ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۰؍ اپریل ۲۰۰۹ء

بروز جمعہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۷ اَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا: ان لوگوں (انطاکیہ والوں) نے ان دونوں کی مہمانی کرنے سے انکار کردیا (اَبَوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔ یہ لفظ خلافِ قیاس باب فتح سے استعمال ہوتا ہے (اَنْ یُّضَیِّفُوْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضْیِیْفٌ ہے۔ اس میں اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نونِ جمع ساقط ہوگیا ہے (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۷۷ یُرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ: وہ (دیوار) گرا چاہتی ہے، وہ (دیوار) گرا چاہتی تھی (یُرِیْدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَادَةٌ ہے (اَنْ یَّنْقَضَّ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِضَاضٌ اور مادہ ق، ض، ض ہے۔

۷۸ اُنَبِّئُكَ: میں آپ کو خبر دوں گا (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷۸ تَاْوِیْلُ: تعبیر، تفسیر، حقیقت۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تاویل کا ترجمہ ”حقیقت“ کیا ہے (بیان القرآن) یہ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ اول ہے، جس کے معنی لوٹنے کے ہیں۔

۷۹ السَّفِیْنَةُ: کشتی، اس کی جمع سُفُنٌ ہے۔

۷۹ مَسٰكِیْنُ: چند محتاج لوگ۔ اس کا واحد مِسْكِیْنٌ ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسکین کا اطلاق ایسے شخص پر جائز ہے جس کے پاس نصاب کے مطابق مال نہ ہو یا ضرورت اصلی سے زائد نہ ہو (تفسیر مظہری)

۷۹ اَنْ اَعِیْبَهَا: کہ میں اس (کشتی) کو عیب دار بنادوں (اَنْ اَعِیْبَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَیْبٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع سَفِیْنَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۰ اَنْ یُّرْھِقَھُمَا: کہ وہ (لڑکا) ان دونوں (ماں باپ) کو عاجز کر دے۔ کہ وہ (لڑکا) ان دونوں کو آمادہ کرے (اَنْ یُّرْھِقَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْھَاقٌ ہے (ھُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَبَوَیْنِ یعنی والدین ہے۔

۸۰ طُغْیَانًا: سرکشی، شرارت، اس کا مادہ: ط غ ی ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۸۱ زَکٰوۃً: پاکیزگی۔ اس کا مادہ: ز ک و ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۸۱ رُحْمًا: محبت، شفقت، مہربانی۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۸۲ اَنْ یَّبْلُغَا اَشُدَّھُمَا: کہ وہ دونوں (یتیم لڑکے) اپنی جوانی کو پہنچ جائیں (اَنْ یَّبْلُغَا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہو گیا ہے (اَشُدَّھُمَا) اَشُدٌّ کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ۔ اس کا واحد شَدٌّ ہے۔ جیسے فَلْسٌ کی جمع: اَفْلُسٌ اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے جو جمع کے وزن پر ہے (تفسیر مظہری)

۸۳ ذِی الْقَرْنَیْنِ: اس کے لغوی معنی دو سینگوں والا (ذِیْ) حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں (ذُوْ) استعمال ہوتا ہے، اس کے لغوی معنی "والا" (اَلْقَرْنَیْنِ) قَرْنٌ کا تثنیہ ہے۔ اس کے معنی سینگ کے ہیں۔ ذوالقرنین ایک صالح عادل بادشاہ کا لقب ہے۔ تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر میں اس کا نام اسکندر رومی اور اسکندر یونانی لکھا ہے۔ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں اپنی کتاب قصص القرآن میں بڑی تفصیل سے بحث کی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہاں ذوالقرنین سے مراد فارس کا وہ بادشاہ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۳ جس کو یہودی خورس، یونانی سائرس، فارسی گورش اور عرب کیخسرو کہتے ہیں۔ اس کا زمانہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہت بعد انبیاء بنی اسرائیل میں سے حضرت دانیال علیہ السلام کا زمانہ ہے (معارف القرآن بحوالہ قصص القرآن) ذو القرنین مشرق اور مغرب کی آبادی کے آخری حصہ میں پہنچے۔ ان کے ملکوں کو فتح کیا۔ اور ان میں عدل وانصاف قائم کیا۔ مشرق ومغرب کے علاوہ جانب شمال میں پہاڑی علاقہ تک سفر کیا۔ پھر وہاں دو پہاڑوں کے درمیان لوہے کی ایک عظیم الشان دیوار بنائی جس کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ یاجوج وماجوج کے ظلم وستم سے محفوظ ہو گئے۔

۸۳ سَاَتْلُوْا: ابھی میں بیان کروں گا (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے (اَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تِلَاوَۃٌ ہے۔

۸۴ مَکَّنَّا لَہٗ: ہم نے ان کو حکومت دی (مَکَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ ہے۔

۸۴ سَبَبًا: سامان، (سَبَبٌ) کے معنی ذریعہ، واسطہ اور سامان کے ہیں۔ اَلسَّبَبُ کُلُّ مَا یُتَوَسَّلُ بِہٖ اِلٰی شَیْءٍ (مفردات امام راغب) اس کی جمع اَسْبَابٌ ہے۔

۸۵ اَتْبَعَ سَبَبًا: وہ یعنی ذوالقرنین (مغرب کی طرف) ایک راہ پر ہو لئے (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے (سَبَبٌ) کے معنی جس طرح ساز وسامان کے ہیں، اسی طرح راہ اور منزل کے بھی ہیں۔ سَبَبًا ای مَنْزِلًا وَطَرِیْقًا (ابن جریر عن مجاہدؒ)

۸۶ مَغْرِبَ الشَّمْسِ: سورج کے غروب ہونے کی جگہ (مَغْرِبٌ) غُرُوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (شَمْسٌ) کے معنی سورج۔ جمع شُمُوْسٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۶ عَيْنٍ حَمِئَةٍ: سیاہ چشمہ، اس سے مراد سیاہ کیچڑ ہے۔ عَيْنٍ حَمِئَةٍ اي طِيْنٍ اَسْوَدَ (ابن جریر عن ابن عباسؓ) عَيْنٌ کے معنی چشمہ، پانی جاری ہونے کی جگہ۔ جمع: عُيُوْنٌ (حَمِئَةٍ) کیچڑ والا (چشمہ) حَمَأٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔

۸۷ عَذَابًا نُّكْرًا: سخت عذاب، سخت سزا (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْذِبَةٌ (نُكْرًا) نکارۃٌ مصدر سے فُعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کے معنی سخت اور شدید کے ہیں۔

۸۹ اَتْبَعَ سَبَبًا: وہ یعنی ذوالقرنین (مشرق کی طرف) ایک راہ پر ہو لئے (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے (سَبَبٌ) کے معنی جس طرح ساز و سامان کے ہیں۔ اسی طرح راہ اور منزل کے بھی ہیں۔ سَبَبًا اي مَنْزِلًا وَّطَرِيْقًا (ابن جریر عن مجاہدؒ) اس کی جمع: اَسْبَابٌ ہے۔

۹۰ مَطْلِعَ الشَّمْسِ: سورج کے طلوع ہونے کی جگہ۔ (مَطْلِعٌ) طُلُوْعٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ اس کی جمع مَطَالِعُ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۰ سِتْرًا: پردہ، آڑ۔ جمع: سُتُوْرٌ اور اَسْتَارٌ ہے۔

۹۳ بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ: وہ یعنی ذوالقرنین دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے (بَلَغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (السَّدَّيْنِ) سَدٌّ کا تثنیہ حالت جر میں ہے، اس کے معنی دو چیزوں کے درمیان آڑ، یہاں پہاڑ مراد ہے، اَلْمُرَادُ بِالسَّدَّيْنِ هٰهُنَا جَبَلَانِ (تفسیر مظہری)

۹۴ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ: یاجوج اور ماجوج دو قبیلوں کے عجمی نام ہیں۔ علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ تاریخی روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی نسل سے ہیں۔ یہ نہایت خطرناک شورش پسند قبیلے ہیں۔ قیامت کے قریب یاجوج و ماجوج

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ظاہر ہوں گے۔ بحیرۂ طبریہ سے گذریں گے۔ اور اس کا سارا پانی پی کر ختم کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایمان والے جو کوہِ طور پر ہوں گے۔ ان کے علاوہ زمین پر جس کو پائیں گے قتل کر دیں گے۔ اس کے بعد بیت المقدس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر چڑھ جائیں گے۔ اور کہیں گے ہم نے تمام زمین والوں کو قتل کر دیا ہے۔ اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ اور حق تعالیٰ کے حکم سے وہ تیر خون آلود ہو کر ان کی طرف واپس آئیں گے (تاکہ وہ احمق یہ سمجھ کر خوش ہوں کہ آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیا) پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایمان والوں کے دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج پر وبائی صورت میں ایک بیماری بھیج دیں گے۔ جس سے تھوڑی دیر میں یاجوج و ماجوج مر جائیں گے۔ پوری زمین لاشوں سے بھر جائے گی۔ اور لاشوں کے سڑنے کی وجہ سے سخت بدبو ہوگی۔ پھر دوبارہ دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ بھاری بھرکم پرندوں کو بھیج دیں گے، جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح ہوں گی۔ وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے۔ پھر حق تعالیٰ بارش فرمائیں گے، جس سے ساری زمین شیشے کی طرح صاف ہو جائے گی۔
۹۴	خَرْجًا: مال، سرمایہ، محصول، چندہ۔ جمع اَخْرَاجٌ ہے۔
۹۴	سَدًّا: روک، آڑ۔ جمع اَسْدَادٌ ہے۔ یاجوج اور ماجوج جو نہایت خطرناک شورش پسند قبیلے ہیں، یہ لوگ پہاڑوں کی دوسری طرف آباد تھے۔ موقع پا کر پاس پڑوس کی آبادیوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور وہاں کے لوگوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے تھے۔ ذوالقرنین جانب شمال میں سفر کرتے ہوئے جب اس علاقہ میں پہنچے تو جو آبادیاں یاجوج اور ماجوج کی زد میں تھیں۔ ان لوگوں نے ذوالقرنین سے درخواست کی کہ ہم لوگ ان سے سخت پریشان ہیں۔ اگر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

آپ کہئے تو ہم لوگ کچھ سرمایہ جمع کریں۔ اور آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک حد فاصل بنا دیں جس کو توڑ کر وہ لوگ حملہ آور نہ ہو سکیں۔ ذوالقرنین نے سرمایہ جمع کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ اپنی طاقت اور قوت کے ذریعہ اس کام میں میری مدد کرو۔ چنانچہ دو پہاڑوں کے درمیان جو درہ کھلا ہوا تھا۔ جس سے یاجوج ماجوج آ کر لوٹ مار کرتے تھے۔ وہاں پر لوہے کی بہت پختہ اور مضبوط دیوار تعمیر کرائی۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ کے لوگ یاجوج وماجوج کے قتل وغارت اور ظلم وستم سے محفوظ ہو گئے۔ وہی سدِ ذوالقرنین کے نام سے مشہور ہے۔

۹۵ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ: جس (مال) میں اس نے (میرے رب نے) مجھ کو قدرت دی۔ (مَا) اسم موصول (مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ) پورا جملہ ہو کر صلہ ہے۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہے (مَكَّنِّيْ) اصل میں مَكَّنَ نِيْ ہے۔ مَكَّنَ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۹۵ رَدْمًا: مضبوط دیوار، موٹی دیوار۔ جمع رُدُوْمٌ ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹٦ اٰتُوْنِيْ: تم لوگ میرے پاس لاؤ (اٰتُوْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ ہے (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۹٦ زُبَرَ الْحَدِيْدِ: لوہے کی چادریں، لوہے کے تختے (زُبَرٌ) کا واحد زُبْرَةٌ ہے اس کے معنی لوہے کا بڑا ٹکڑا (اَلْحَدِيْدُ) کے معنی لوہا۔

۹٦ سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ: اس نے (ذوالقرنین نے) دونوں سروں (کناروں) کے بیچ (کے خلا) کو برابر کر دیا (سَاوٰى) باب مفاعلۃ سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُسَاوَاۃٌ ہے (الصَّدَفَیْنِ)

واحد صَدَفٌ ہے بمعنی پہاڑ کا کنارہ۔

٩٦ اُنْفُخُوْا: تم لوگ پھونک مارو، تم لوگ دھونکو (اُنْفُخُوْا) باب نصر سے فعل امر،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْخٌ ہے۔

٩٦ جَعَلَهٗ نَارًا: اس کو آگ بنا دیا۔ اس کو انگارا کر دیا۔ (جَعَلَهٗ) باب فتح سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر

غائب مفعول اول ہے۔ اس کا مرجع اَلْحَدِیْدُ (لوہا) ہے۔ (نَارًا) کے معنی

آگ۔ اس کی جمع نِیْرَانٌ ہے۔ یہاں جعل کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے

منصوب ہے۔

٩٦ اُفْرِغْ عَلَیْهِ: میں اس (لوہے) پر ڈال دوں۔ (اُفْرِغْ) باب افعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِفْرَاغٌ ہے۔ یہ فعل مضارع جواب

امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے (عَلَیْهِ) اس میں ضمیر مجرور کا مرجع

اَلْحَدِیْدُ ہے۔

٩٦ قِطْرًا: پگھلا ہوا تانبا۔

٩٧ مَا اسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ: وہ لوگ اس (دیوار) پر نہ چڑھ سکے۔ (مَا

اسْطَاعُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

اِسْطَاعٌ اور مادہ ط، و، ع ہے۔ (اِسْطَاعُوْا) اصل میں اِسْتَطَاعُوْا ہے۔

اس میں تاء استفعال کو تخفیف کے طور پر حذف کر دیا گیا۔ (اَنْ یَّظْهَرُوْهُ)

باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَهْرٌ اور ظُهُوْرٌ

ہے۔ اس میں اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد

مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع رَدْمٌ (مضبوط دیوار) ہے۔

٩٧ نَقْبًا: سوراخ۔ جمع اَنْقَابٌ اور نِقَابٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۸ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ: وہ (میرا پروردگار) اس (مضبوط دیوار) کو (زمین کے) برابر کر دے گا۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (جَعَلَهٗ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع رَدْمٌ (مضبوط دیوار) ہے۔ (دَكَّآءَ) دَكٌّ مصدر سے فعلاءُ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کے معنی برابر کی ہوئی زمین کے ہیں۔

۹۹ يَمُوْجُ: وہ گڈمڈ ہو جائے گا۔ وہ گھس جائے گا۔ یعنی شدت اضطراب کی وجہ سے ساری مخلوق گڈمڈ ہو جائے گی۔ اور جن وانس ایک دوسرے میں گھسنے لگیں گے۔ (يَمُوْجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوْجٌ ہے۔ اس کے معنی سمندر کا موج مارنا، مضطرب ہونا۔ یہ جملہ ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔

۱۰۰ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ: صور پھونکا جائے گا (نُفِخَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (الصُّوْرِ) نرسنگا (ایک قسم کا بجانے کا سینگ) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: صور کیا چیز ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ" ایک نرسنگا ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

۱۰۱ غِطَآءٍ: پردہ۔ جمع اَغْطِيَةٌ۔ اس کا مادہ غ ط و ہے۔

۱۰۲ نُزُلًا: مہمانی، ضیافت، کھانا جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے۔ جمع اَنْزَالٌ۔

۱۰۳ نُنَبِّئُكُمْ: ہم تم کو خبر دیں گے (نُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۰۴ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا: وہ لوگ اچھا کام کر رہے ہیں، (يُحْسِنُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْسَانٌ ہے۔ (صُنْعًا)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کے معنی کام، عمل۔ یہ باب فتح سے مصدر ہے۔
۱۰۵	حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ: ان کے اعمال غارت ہو گئے (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبَطٌ اور حُبُوْطٌ معنی برباد ہونا۔ (اَعْمَالٌ) کا واحد عَمَلٌ معنی کام۔
۱۰۸	لَا یَبْغُوْنَ: وہ نہیں چاہیں گے۔ وہ خواہش نہیں کریں گے۔ (لَا یَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُغْيَةٌ ہے۔
۱۰۸	حِوَلًا: تغیر اور تبدل، بدلنا اور پھرنا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔
۱۰۹	مِدَادًا: روشنائی، سیاہی۔
۱۰۹	نَفِدَ الْبَحْرُ: سمندر ختم ہو جائے گا۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (نَفِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفَدٌ اور نَفَادٌ معنی ختم ہونا۔ (اَلْبَحْرُ) سمندر، دریا۔ جمع اَبْحُرٌ و بُحُوْرٌ و بِحَارٌ ہے۔
۱۱۰	یَرْجُوْا: وہ امید رکھتا ہے (یَرْجُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَجْوٌ اور رَجَاءٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ مَرْیَمَ

سورہ مریم قرآن کریم کی انیسویں سورت ہے، جو مکی سورتوں میں سے ہے یعنی ہجرت سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی۔ اس سورت میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا خاص طور سے ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت مریم (رضی اللہ عنہا) بہت مشہور بزرگ خاتون ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت عمران ہیں۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت حنہ ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے خالو ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے صاحب زادے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بغیر باپ

besturdubooks.wordpress.com

کے پیدا فرمایا۔ اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو ان کے زمانے میں دنیا بھر کی تمام عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔ حضرت مریم کے واقعہ کی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ مریم ہے۔

آیت نمبر

۱ کٓھٰیٰعٓصٓ: یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

۲ زَکَرِیَّا: حضرت زکریا علیہ السلام مشہور نبی ہیں۔ یہ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ قرآنِ کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام چار سورتوں میں آیا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ سے بیٹے کی دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ پھر خوش خبری عطا فرما کر خود ہی نام تجویز فرمایا اور نبوت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے خالو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی پرورش کے لئے آپ کو سرپرست بنایا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کو ایک مخصوص کمرہ میں رکھ دیا تھا۔ جس میں وہ عبادت کرتی تھیں، جب حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے تو طرح طرح کے بے موسم کے پھل ان کے پاس دیکھ کر انھیں حیرت ہوتی۔ اور حضرت مریم سے پوچھتے کہ یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آگئے۔ تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا بہت اطمینان کے ساتھ جواب دیتیں: یہ پھل اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

۳ نَادٰی رَبَّہٗ: انھوں نے (زکریا علیہ السلام نے) اپنے پروردگار کو پکارا (نَادٰی) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، جمع: اَرْبَابٌ ہے۔

۳ نِدَآءً خَفِیًّا: پوشیدہ پکارنا۔ یہ موصوف صفت ہو کر مفعول مطلق ہے۔ نِدَآءٌ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ (خَفِیًّا) خَفَاءٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي: میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں۔ (وَهَنَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَهْنٌ ہے۔ (عَظْمٌ) کے معنی ہڈی۔ جمع اَعْظُمٌ اور عِظَامٌ ہے۔

۴ اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا: شعلہ نکلا سر سے بڑھاپے کا (ترجمہ شیخ الہند) سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی (ترجمہ حضرت تھانوی) (اِشْتَعَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْتِعَالٌ ہے (رَأْسٌ) کے معنی سر، جمع اَرْؤُسٌ اور رُءُوْسٌ ہے۔ (شَيْبًا) تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کے معنی بڑھاپا۔ باب ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا۔

۴ شَقِيًّا: محروم، ناکام (لَمْ اَكُنْ) کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (شَقِيٌّ) شَقَاوَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ شَقِيٌّ کی جمع اَشْقِيَاءُ ہے۔

۵ خِفْتُ الْمَوَالِيَ: مجھے رشتہ داروں سے ڈر ہے (خِفْتُ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر خَوْفٌ ہے (الْمَوَالِي) کا واحد اَلْمَوْلٰی ہے۔ اس کے بہت سے معانی ہیں۔ یہاں رشتہ دار مراد ہیں۔

۵ عَاقِرًا: بانجھ عورت (وہ عورت جس کو بچہ پیدا نہ ہو) لفظ عاقر کے مذکر ہونے کے باوجود اس کا استعمال مؤنث کے ساتھ خاص ہے۔ عَقْرٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵ هَبْ: آپ عطا فرما دیجئے (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

۵ وَلِيًّا: وارث۔ اس سے مراد بیٹا ہے۔ اس کی جمع اَوْلِيَاءُ ہے۔ مفعول بہ ہونے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ رَضِیًّا: پسندیدہ، یعنی وہ قول وعمل کے اعتبار سے آپ کے نزدیک پسندیدہ ہو (تفسیر مظہری) (رَضِیٌّ) رِضَاءٌ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ اِسْمُهٗ یَحْیٰی: اس کا نام یحییٰ ہے۔ لفظ یحییٰ علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اور بعض حضرات نے غیر منصرف کا سبب علمیت اور وزن فعل کو قرار دیا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام مشہور نبی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی۔ حضرت زکریا علیہ السلام بہت بوڑھے ہو گئے تھے۔ آپ کی زوجہ محترمہ بانجھ تھیں۔ ایسی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ اولاد کی دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹے کی خوش خبری عطا فرمائی۔ اور خود ہی ان کا نام تجویز فرما دیا۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ نام ہم نے اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔

۷ سَمِیًّا: ہم نام، یعنی یہ نام ہم نے ان سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے (سمیًا) کا ترجمہ ہم صفت کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صفت کا کوئی شخص ہم نے ان سے پہلے پیدا نہیں کیا (سَمِیٌّ) سُمُوٌّ مصدر سے فَعِیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، سَمِیٌّ کے معنی بلند ہونے والا۔ اس کے علاوہ ہم نام اور ہم مثل کے معنی میں بھی آتا ہے (سَمِیٌّ) اصل میں سَمِیْوٌ ہے۔ یاء اور واو جمع ہو گئے، ان میں سے پہلا ساکن ہے، اس لئے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا۔

۸ عِتِیًّا: حد سے گذرنا، سرکشی کرنا، اکڑنا یعنی میں انتہائی بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ ع ت و ہے (عِتِیٌّ) اصل میں عُتُوٌّ ہے۔ لگاتار دو ضمہ اور دو واؤ ہونے کی وجہ سے لفظ عُتُوٌّ ثقیل ہے۔ اس لئے عین اور تاء کو کسرہ دے دیا، پھر واؤ کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے پہلے واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا (تفسیر بیضاوی)

۹ هَیِّنٌ: آسان۔ هَوْن مصدر سے طَیِّبٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (هَیِّنٌ) اصل میں هَیْوِنٌ ہے۔ یاء اور واؤ جمع ہو گئے۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا۔

۱۰ سَوِیًّا: تندرست، صحیح و سالم۔ فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ سوِیٌّ کی جمع اَسْوِیَآءُ ہے۔

۱۱ اَلْمِحْرَابُ: کمرہ، حجرہ۔ جمع: مَحَارِیْبُ ہے۔

۱۱ بُکْرَةً وَّعَشِیًّا: صبح اور شام (بُکْرَةً) کے معنی صبح، دن کا ابتدائی حصہ (عَشِیًّا) کے معنی شام، دن کا آخری حصہ (زوال شمس سے غروب شمس تک کا وقت) یہ دونوں ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہیں۔

۱۲ صَبِیًّا: بچپن کی حالت میں، لڑکپن کی حالت میں (صَبِیٌّ) کے معنی بچہ، لڑکا۔ جمع: صِبْیَانٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳ حَنَانًا: شوق، مہربانی، نرمی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۳ زَکٰوةً: پاکیزگی، ستھرائی۔

۱۳ تَقِیًّا: پرہیزگار، جمع: اَتْقِیَآءُ۔ اس کا مادہ و ق ی ہے۔

۱۴ بَرًّا بِوَالِدَیْهِ: اپنے والدین کے خدمت گذار، بِرٌّ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے (بَرٌّ) کی جمع: اَبْرَارٌ ہے (وَالِدَیْهِ) وَالِدٌ کا تثنیہ ہے۔ اصل میں وَالِدَیْنِ ہے۔ ضمیر کی طرف

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ ساقط ہو گیا۔ وَالِدَيْن کے لغوی معنی دو والد۔ اس میں تغلیب پائی جاتی ہے، ماں اور باپ دونوں کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۱۴ جَبَّارًا عَصِيًّا: سرکش، نافرمان (جَبَّارٌ) کے معنی سرکش، جَبْرٌ مصدر سے فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (عَصِيٌّ) کے معنی نافرمان، عِصْيَانٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵ يُبْعَثُ حَيًّا: وہ زندہ ہونے کی حالت میں اٹھایا جائے گا (يُبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے (حَيًّا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ حَيَاةٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ مَرْيَمَ: حضرت کے مختصر حالات سورۂ مریم کے شروع میں دیکھئے۔

۱۶ اِنْتَبَذَتْ: وہ (یعنی حضرت مریم) جدا ہوئیں۔ (اِنْتَبَذَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْتِبَاذٌ ہے۔

۱۶ مَكَانًا شَرْقِيًّا: مشرقی مکان۔ ایسا مکان جو مشرق کی جانب ہو۔ یہ موصوف اور صفت مل کر ظرف مکان ہے (مَكَانًا) کے معنی جگہ، مکان، مقام (شَرْقِيًّا) مشرق والا۔

۱۷ رُوْحَنَا: ہماری روح، اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے (رُوْحٌ) کی جمع اَرْوَاحٌ ہے۔

۱۷ تَمَثَّلَ: وہ (فرشتہ) ظاہر ہوا۔ (تَمَثَّلَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَثُّلٌ ہے۔

۱۷ بَشَرًا سَوِيًّا: پورا انسان، تندرست انسان (بَشَرٌ) کے معنی انسان۔ یہ لفظ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے (سَوِیٌّ) فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کے معنی: برابر، پورا، درست اور صحیح ہیں۔
۱۹	غُلٰمًا زَكِيًّا: پاکیزہ لڑکا (غُلَامٌ) کے معنی لڑکا۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (زَكِيٌّ) پاکیزہ۔ زَکوٰۃٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۲۰	لَمْ اَكُ بَغِيًّا: میں بدکار نہیں ہوں (لَمْ اَكُ) فعل مضارع معروف نفی جحد بلم، صیغہ واحد متکلم، مصدر کَوْنٌ ہے۔ (لَمْ اَكُ) اصل میں لَمْ اَكُوْنُ ہے۔ لَمْ کی وجہ سے نون ساکن ہوگیا۔ اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو ساقط ہوگیا، لَمْ اَكُنْ ہوگیا۔ پھر کثرت استعمال کی وجہ سے خلاف قیاس نون بھی ساقط ہوگیا، لَمْ اَكُ ہوگیا ہے (بَغِيًّا) کے معنی بدکار اور زناکار عورت۔ جمع: بَغَايَا ہے۔ یہ لَمْ اَكُ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۲۱	اَمْرًا مَّقْضِيًّا: طے شدہ بات، مقرر کیا ہوا کام (اَمْرًا) کے معنی کام، بات، حکم، فرمان، جمع: اُمُوْرٌ ہے (مَقْضِيًّا) قَضَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲	مَكَانًا قَصِيًّا: دور جگہ (مَكَانًا) کے معنی جگہ۔ جمع: اَمْكِنَةٌ (قَصِيًّا) کے معنی دور۔ قُصُوٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اَجَآءَ هَا الْمَخَاضُ: ان کو (حضرت مریم کو) دردِزہ لے آیا (اَجَآءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَآءَةٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں (الْمَخَاضُ) دردِزہ (بچہ کی پیدائش کا درد) یہ باب سمع سے مصدر ہے۔
۲۳	جِذْعِ النَّخْلَةِ: درخت کھجور کا تنہ (النَّخْلَةِ) کے معنی کھجور کا درخت، جمع نَخْلٌ ہے (جِذْعٌ) کے معنی درخت کا تنہ۔ جمع جُذُوْعٌ اور اَجْذَاعٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۳ نَسْیًا مَّنْسِیًّا: بھولی بسری، جس کو کوئی یاد نہ کرے، یہ کُنْتُ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (نَسْیًا) باب سمع سے مصدر ہے (مَنْسِیًّا) نَسْیٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ یہ ماقبل کی تاکید کے لئے ہے۔

۲۴ سَرِیًّا: ایک چشمہ، ایک نہر۔ جمع: سُرْیَانٌ اور اَسْرِیَۃٌ ہے۔

هُزِّیْ: تم ہلاؤ، تم حرکت دو۔ (هُزِّیْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر هَزٌّ ہے۔

۲۵ تُسٰقِطْ: وہ (کھجور کا درخت) گرائے گا۔ (تُسٰقِطْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر مُسَاقَطَۃٌ ہے۔ اس میں ضمیر مستتر ھِیَ فاعل ہے۔ اور اس ضمیر کا مرجع نَخْلَۃٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۲۵ رُطَبًا جَنِیًّا: تروتازہ کھجوریں، پکی ہوئی کھجوریں (رُطَبًا) تازہ کھجوریں، جمع: رِطَابٌ اور اَرْطَابٌ ہے (جَنِیًّا) چنا ہوا پھل، جمع: اَجْنَاءٌ اور اَجْنٍ ہے۔ جَنْیٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ قَرِّیْ عَیْنًا: تم آنکھ ٹھنڈی کرو، یعنی تم خوش ہو جاؤ، کسی بات کا غم نہ کرو (قَرِّیْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر قَرٌّ ہے (عَیْنًا) کے معنی آنکھ جمع: عُیُوْنٌ اور اَعْیُنٌ ہے (عَیْنًا) مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۶ اِنْسِیًّا: کوئی انسان، کوئی آدمی، اس میں یاء نسبتی ہے۔ اِنْسٌ کی طرف نسبت ہے، اس کی جمع: اَنَاسِیُّ ہے۔

۲۷ شَیْئًا فَرِیًّا: گھڑی ہوئی چیز، جھوٹی چیز، عجیب بات (شَیْئًا) کے معنی چیز، جمع: اَشْیَاءُ ہے (فَرِیًّا) فَرْیٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ: اے ہارون کی بہن۔ آیت کریمہ میں حضرت مریم کو حضرت ہارون علیہ السلام کی بہن اس لئے کہا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے تھیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ میں حضرت ہود علیہ السلام کو عاد کا بھائی کہا گیا ہے، حالاں کہ حضرت ہود علیہ السلام ان کے حقیقی بھائی نہیں تھے۔ بلکہ قوم عاد کی نسل میں سے تھے۔ اور بعض حضرات کا قول ہے کہ یہاں ہارون سے مراد حضرت ہارون علیہ السلام نہیں، بلکہ حضرت مریم کے بھائی کا نام ہارون تھا، جو بہت نیک انسان تھے۔ اس زمانہ میں لوگ انبیاء اور صالحین کے ناموں پر نام رکھتے تھے، اس لئے حضرت ہارون علیہ السلام کے نام پر حضرت مریم کے بھائی کا بھی نام رکھ دیا گیا۔
۲۸	بَغِيًّا: بدکار۔ كَانَتْ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (بَغِيٌّ) کے معنی بدکار اور زناکار عورت۔ جمع: بَغَايَا ہے (بَغِيٌّ) اَلْبَغْيُ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔
۲۹	اَلْمَهْدُ: گود، گہوارہ۔ جمع: مُهُوْدٌ ہے۔
۳۱	اَوْصٰنِيْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھ کو حکم فرمایا (اَوْصٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْصَاءٌ ہے۔ (نِيْ) اس کے شروع میں نون وقایہ اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۲	بَرًّا: خدمت گذار، اطاعت شعار۔ جَعَلَنِيْ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ بِرٌّ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	جَبَّارًا شَقِيًّا: سرکش، بدبخت (جَبَّارًا) جَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (شَقِيًّا) شَقَاوَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۴	يَمْتَرُوْنَ: وہ شک کر رہے ہیں، (يَمْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِمْتِرَاءٌ ہے۔
۳۷	اِخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ: فرقوں نے اختلاف کیا، گروہوں نے اختلاف کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

	آیت نمبر
(اِخْتَلَفَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَافٌ ہے۔ (اَلْاَحْزَابُ) کا واحد حِزْبٌ اس کے معنی گروہ، فرقہ کے ہیں۔	
مَشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ: بڑے دن کا آنا (مَشْهَدٌ) مصدر میمی ہے، معنی: آنا، حاضر ہونا (یَوْمٌ عَظِیْمٌ) کے معنی بڑا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔	۳۷
اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ: وہ لوگ کیا خوب سننے والے اور کیا خوب دیکھنے والے ہوں گے (اَسْمِعْ بِهِمْ) اَفْعِلْ بِهِمْ کے وزن پر فعل تعجب ہے، اس میں جمع کی ضمیر لائی گئی ہے، فعل تعجب کی ضمیر حسب ضرورت بدلتی رہتی ہے۔ (اَبْصِرْ) یہ اصل میں اَبْصِرْ بِهِمْ ہے۔ پہلے فعل تعجب اَسْمِعْ بِهِمْ میں بِهِمْ کے مذکور ہونے کی وجہ سے اَبْصِرْ میں ضمیر کو حذف کر دیا گیا ہے۔	۳۸
اَنْذِرْهُمْ: آپ ان کو ڈرایئے (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔	۳۹
یَوْمَ الْحَسْرَةِ: حسرت کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔	۳۹
اِبْرٰهِیْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔	۴۱
صِدِّیْقًا: بہت سچا۔ بہت سچ کہنے والا، صدیق وہ شخص ہے جو اپنی بات کو عمل سے سچا کر دکھائے، یا جو بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے بلا توقف اس کے دل میں اتر جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر ایک معنی کے اعتبار سے صدیق تھے (صِدِّیْقٌ) صِدْقٌ مصدر سے فِعِّیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔	۴۱
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ: اگر تو باز نہیں آئے گا۔ (لَئِنْ) شروع میں لام تاکید، اس کے بعد اِنْ حرف شرط ہے (لَمْ تَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْتِهَاءٌ ہے۔ (لَمْ تَنْتَهِ) اصل میں لَمْ	۴۶

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	تَنْتَهِي ہے، لَمْ کی وجہ سے آخر کی یاء ساقط ہوگئی ہے۔
۴۶	لَاَرْجُمَنَّكَ: میں ضرور تجھ کو سنگسار کروں گا (لَاَرْجُمَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر رَجْمٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴۶	اُهْجُرْنِيْ مَلِيًّا: تم مجھ سے مدت دراز (عمر بھر) کے لئے دور ہو جاؤ (اُهْجُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ اور هِجْرَانٌ ہے۔ (مَلِيًّا) مدت دراز، زمانہ دراز۔ یہاں اس سے مراد زندگی کی مدت ہے۔
۴۷	حَفِيًّا: بہت مہربان۔ حَفَاوَةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۸	اَعْتَزِلُكُمْ: میں تم سے جدا ہوتا ہوں (اَعْتَزِلُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِعْتِزَالٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۴۹	اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔
۴۹	يَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔
۵۰	وَهَبْنَا: ہم نے عطا فرمایا۔ (وَهَبْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۵۱	مُوْسٰى: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے
۵۱	مُخْلَصًا: منتخب، چنا ہوا۔ (مُخْلَصٌ) باب افعال سے اسم مفعول ہے۔ اس کا مصدر اِخْلَاصٌ ہے۔
۵۲	قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا: ہم نے راز کی باتیں کرنے کے لئے مقرب بنایا (قَرَّبْنَا) باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۲ تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْرِیْبٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں (نَجِيًّا) قَرَّبْنٰهُ کی دونوں ضمیروں میں سے ایک سے حال واقع ہے (تفسیر مظہری) لفظ نَجِيٌّ، نَجْوٌ اور نَجْوٰی مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۵۳ هٰرُوْنَ: حضرت ہارون علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۵۴ اِسْمٰعِيْلَ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۵۵ مَرْضِيًّا: پسندیدہ۔ رِضَاءٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ اِدْرِيْسَ: لفظ ادریس علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیانی زمانہ میں تشریف لائے تھے۔ قرآن کریم میں دو جگہ حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ سورۂ مریم میں اور دوسری مرتبہ سورۂ انبیاء میں آپ کا تذکرہ ہے۔ سورۂ مریم میں حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ (وہ سچے نبی تھے۔ اور ہم نے ان کو اونچا مقام عطا فرمایا ہے) شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ادریس علیہ السلام سے چوتھے آسمان پر ہوئی تھی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل فرمائے تھے۔ تفسیر مظہری میں علامہ بغوی کا قول ذکر کیا ہے کہ نجوم اور حساب کا علم، قلم سے لکھنا، کپڑا سینا، ہتھیاروں کا بنانا، اور کافروں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے قتال کرنا اور سلے ہوئے کپڑے پہننا، ان تمام امور کو سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام نے انجام دیا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام سے پہلے لوگ چمڑا پہنتے تھے (تفسیر مظہری)
۵۷	رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا: ہم نے ان کو بلند رتبہ تک پہنچایا یعنی قرب و عرفان کے بہت بلند مقام پر پہنچایا (تفسیر عثمانی) حضرت ادریس علیہ السلام کے قصہ میں رفعت اور علو اور مکان سب معنوی ہیں (بیان القرآن) (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَفْعٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع حضرت ادریس علیہ السلام ہیں (مَكَانًا) کے معنی مقام، جگہ، جمع: اَمَاكِنُ اور اَمْكِنَةٌ ہے (عَلِيًّا) بلند، اونچا۔ عُلُوٌّ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۵۸	آدَمَ: حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۳۱) میں دیکھئے۔
۵۸	حَمَلْنَا: ہم نے سوار کیا (حَمَلْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۵۸	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔
۵۸	اِسْرَآءِيْلَ: اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی عبداللہ کے ہیں (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ کے ہیں) تفسیر مظہری۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔
۵۸	اِجْتَبَيْنَا: ہم نے منتخب فرمایا۔ (اِجْتَبَيْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔
۵۸	خَرُّوْا: وہ گر جاتے ہیں۔ یہ فعل ماضی جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | مضارع کے معنی میں ہے (خَرُّوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔

۵۸ سُجَّدًا وَّبُكِيًّا: سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے۔ یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (سُجَّدًا) سُجُوْدٌ مصدر سے جمع مکسر ہے، اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (بُكِيًّا) بُكَاءٌ مصدر سے جمع مکسر ہے، واحد: بَاكٍ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ خَلَفَ: وہ جانشین ہوا (خَلَفَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خِلَافَةٌ ہے۔

۵۹ خَلْفٌ: بُرے جانشین، ناخلف لوگ۔ جمع: اَخْلَافٌ اور خُلُوْفٌ ہے۔ اچھے جانشین کے لئے خَلَفٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ يَلْقَوْنَ غَيًّا: وہ لوگ گمراہی سے ملاقات کریں گے، وہ لوگ گمراہی کو پائیں گے، بعض حضرات نے کہا (غَيًّا) کا مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت جَزَاءَ غَيٍّ ہے۔ یعنی وہ لوگ گمراہی کی سزا پائیں گے۔ اور بعض حضرات کا قول ہے کہ (غَيٌّ) جہنم کی ایک بدترین وادی کا نام ہے، یعنی وہ لوگ وادیٔ غیّ میں ڈال دیئے جائیں گے (تفسیر مظہری) (يَلْقَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ ہے۔ (غَيًّا) مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی گمراہ ہونا۔

۶۱ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا: اس کا (یعنی اللہ تعالیٰ کا) وعدہ پہنچایا جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وعدہ کی ہوئی چیزیں یعنی جنت اور اس کی نعمتیں ضرور حاصل ہوں گی (وَعْدُهٗ) اس میں وَعْدٌ مصدر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (مَأْتِيًّا) کان کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مَأْتِيٌّ) اِتْيَانٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں مَأْتُوْيٌ ہے۔ واؤ اور یاء جمع ہو گئے۔ ان میں سے پہلا ساکن ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا۔ اور یاء کی مناسبت سے تاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ مَأْتِيٌّ ہو گیا۔

٦٢ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا: صبح اور شام (بُكْرَةٌ) کے معنی صبح، دن کا ابتدائی حصہ (عَشِيٌّ) کے معنی شام، دن کا آخری حصہ۔

٦٣ تَقِيًّا: ڈرنے والا، پرہیزگار۔ وِقَايَةٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (تَقِيٌّ) اصل میں وَقِيٌّ ہے۔ خلاف قیاس واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔

٦٤ نَسِيًّا: بھولنے والا۔ نِسْيَانٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

٦٥ اِصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ: (اے مخاطب) تو اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) عبادت پر قائم رہ (اِصْطَبِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِصْطِبَارٌ ہے۔ اس کا مادہ ص ب ر ہے۔ اِصْطِبَارٌ اصل میں اِصْتِبَارٌ ہے۔ تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔

٦٥ سَمِيًّا: ہم مثل، ہم صفت، ہم نام۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہم مثل اور ہم صفت کوئی نہیں، تو عبادت کے لائق بھی کوئی نہیں (سَمِيٌّ) سُمُوٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

٦٨ لَنَحْشُرَنَّهُمْ: ہم ضرور ان کو جمع کریں گے (لَنَحْشُرَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

٦٨ جِثِيًّا: گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر |
واحد: جاثٍ اور مصدر جثوٌّ اور جُثُوٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ لَنَنْزِعَنَّ: ہم ضرور جدا کریں گے۔ (لَنَنْزِعَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔

۶۹ عِتِيًّا: سرکشی کے اعتبار سے، اکڑ کے اعتبار سے، تمیز ہونے کی بنا پر منصوب ہے باب نصر سے مصدر ہے، مصدری معنی سرکشی کرنا، اکڑنا۔ اس کا مادہ عَتْوٌ ہے۔

۷۰ صِلِيًّا: داخل ہونے کے اعتبار سے۔ تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۷۱ حَتْمًا مَّقْضِيًّا: لازم، مقرر، ضروری، طے شدہ (حَتْمًا) لازم، ضروری۔ باب ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی واجب کرنا، لازم کرنا (مَقْضِيًّا) قَضَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ کان کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۲ جِثِيًّا: اس کے معنی آیت (۶۸) میں دیکھئے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۳ نَدِيًّا: مجلس کے اعتبار سے، محفل کے اعتبار سے۔ یہ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۴ اَثَاثًا وَّرِءْيًا: سامان اور نمود کے اعتبار سے، یعنی پہلی قومیں دنیا کے ساز وسامان اور شان وشوکت میں تم سے بڑھ چڑھ کر تھیں۔ یہ دونوں الفاظ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (اَثَاثًا) کے معنی ساز وسامان، مال و دولت، جمع: اَثَثٌ ہے (رِءْيًا) کے معنی منظر اور نمود کے ہیں۔

۷۵ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ: تو رحمٰن ان کو ڈھیل دے رہا ہے۔ اس میں فاء جزائیہ ہے، اور یہ جملہ جواب شرط واقع ہے (لِيَمْدُدْ) باب نصر سے فعل امر صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ یہ فعل امر فعل مضارع کے معنی میں ہے (تفسیر مظہری)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۵ اَضْعَفُ جُنْدًا: فوج کے اعتبار سے زیادہ کمزور (اَضْعَفُ) ضُعْفٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (جُنْدًا) تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کے معنی فوج اور لشکر کے ہیں، اس کی جمع: اَجْنَادٌ اور جُنُوْدٌ ہے۔

۷۶ اَلْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ: باقی رہنے والی نیکیاں، یعنی نیک اعمال جن کا ثواب ہمیشہ باقی رہتا ہے (تفسیر مظہری) (اَلْبَاقِيَاتُ) کا واحد: بَاقِيَةٌ ہے۔ الصَّالِحَاتُ کا واحد: صَالِحَةٌ ہے۔

۷۶ خَيْرٌ مَّرَدًّا: انجام کے اعتبار سے بہتر (خَيْرٌ) اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف ہے (مَرَدًّا) تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مَرَدٌّ کے معنی لوٹانا، واپس کرنا۔ اس سے مراد انجام ہے (تفسیر مظہری)

۷۷ لَاُوْتَيَنَّ: مجھ کو ضرور دیا جائے گا۔ (لَاُوْتَيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِيْتَاءٌ ہے۔

۸۲ ضِدًّا: مخالف، دشمن، جمع: اَضْدَادٌ ہے۔ تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ضِدٌّ کا لفظ واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا: وہ (شیاطین) ان کو (کفر وضلالت پر) خوب ابھارتے رہتے ہیں (تَؤُزُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَزٌّ ہے۔ (تَؤُزُّ) میں فاعل ضمیر مستتر ھِیَ ہے۔ اس کا مرجع شَيَاطِيْنُ جمع مکسر ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۸۵ وَفْدًا: مہمان ہونے کی حالت میں۔ یہ متقین سے حال ہے (وَفْدٌ) کا واحد: وَافِدٌ ہے۔ وَفْدٌ باب ضرب سے مصدر بھی ہے۔

۸۶ وِرْدًا: پیاسے ہونے کی حالت میں، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (وِرْدٌ) کے معنی پانی پر پہنچنے والے لوگ۔ اس سے مراد پیاسے لوگ ہیں (حضرت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

عبد اللہ بن عباسؓ نے اس کی تفسیر "منکر" یعنی بُری چیز سے کی ہے (تفسیر مظہری) (ادٌّ) کے معنی سخت کام، بُرا کام، ہولناک چیز، جمع: اِدادٌ ہے۔

۹۰ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ: قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں (تَكَادُ) افعال مقاربہ میں سے ہے۔ باب سَمِعَ سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدر كَوْدٌ ہے۔ (السَّمٰوٰتُ) کا واحد: سَمَآءٌ ہے، اس کے معنی آسمان کے ہیں (يَتَفَطَّرْنَ) باب تفعُّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَفَطُّرٌ ہے۔

۹۰ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ: زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے (تَنْشَقُّ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔ (الْاَرْضُ) کے معنی زمین، جمع: اَرْضُوْنَ اور اَرَاضِی ہے۔

۹۰ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا: پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں (تَخِرُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے (الْجِبَالُ) کا واحد: جَبَلٌ معنی پہاڑ (هَدًّا) یہ تَخِرُّ کا مفعول مطلق (من غیر لفظہ) ہے۔ هَدٌّ مصدر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی کسی چیز کا دھماکے سے گرنا۔

۹۴ قَدْ اَحْصٰهُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان سب کا احاطہ کر رکھا ہے۔ (قَدْ اَحْصٰى) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۹۶ وُدًّا: محبت۔ فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (وُدٌّ) باب سَمِعَ سے مصدر ہے۔ اس کے معنی چاہنا، خواہش کرنا۔

۹۷ يَسَّرْنٰهُ: ہم نے اس (قرآن) کو آسان کر دیا (يَسَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مفعول بہ ہے، اس کا مرجع قرآنِ کریم ہے۔
۹۷	لُدًّا: جھگڑالو لوگ۔ اس کا واحد: اَلَدُّ ہے جو صفت مشبہ ہے۔ اور مصدر لَدَدٌ ہے معنی سخت جھگڑالو ہونا، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ افعل کے وزن پر اسم تفضیل کے آنے کی شرط یہ ہے کہ اس لفظ میں رنگ اور عیب کے معنی نہ ہوں۔ جھگڑالو ہونا عیب ہے۔ اس لئے اس کا اسم تفضیل افعل کے وزن پر نہیں آتا ہے۔
۹۸	قَرْنٍ: جماعت، قوم، ایک زمانے کے لوگ۔ جمع: قُرُوْنٌ۔
۹۸	رِكْزًا: بھنک (ترجمہ شیخ الہند) آہٹ، دھیمی آواز، آہستہ آواز۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ طٰہٰ

سورۂ طٰہٰ قرآنِ کریم کی بیسویں سورت ہے، جو مکی سورتوں میں سے ہے، یعنی ہجرت سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی، لفظ طٰہٰ حروف مقطعات میں سے ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جمہور علماء نے فرمایا کہ حروف مقطعات قرآنِ کریم کے اسرار و رموز میں سے ہیں۔ جن کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اس سورت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم کو نصیحت کے لئے نازل فرمایا ہے۔ آپ کو مشقت میں ڈالنے کے لئے نہیں۔ یہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے کی طرف سے نازل کی ہوئی کتاب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ مبارک اوصاف بیان فرمائے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام اور قیامت کے دن کا مختصر تذکرہ ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ کافروں کی باتوں پر صبر کیجئے اور سورج کے طلوع اور

besturdubooks.wordpress.com

غروب سے پہلے اور دن ورات کے مختلف اوقات میں اپنے پروردگار کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے، تاکہ اس پر آخرت میں ملنے والے ثواب سے آپ خوش ہوجائیں۔ اور کافروں کے مختلف گروہوں کو جو چیزیں ہم نے دنیا میں دے رکھی ہیں۔ ان کی طرف آپ اپنی آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھیے، وہ محض دنیوی زندگی کی رونق ہے۔ اور آپ کے پروردگار کا جو عطیہ آپ کو آخرت میں ملنے والا ہے وہ اس سے بہت عمدہ اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

آیت نمبر ۱ طٰهٰ: یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

۲ مَآ اَنْزَلْنَا: ہم نے نازل نہیں کیا (مَآ اَنْزَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۲ لِتَشْقٰٓى: کہ آپ تکلیف اٹھائیں، اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَشْقٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَقَاوَۃٌ معنی بد بخت ہونا۔ یہاں اس سے مراد مشقت اٹھانا اور تکلیف اٹھانا ہے۔

۳ تَذْكِرَةً: نصیحت، باب تفعیل سے مصدر ہے۔ مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴ تَنْزِيْلًا: نازل کیا ہوا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ مُنَزَّلًا کے معنی میں ہے۔

۴ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى: بلند آسمان (السَّمٰوٰتُ) کا واحد سَمَآءٌ معنی آسمان (الْعُلٰى) اسم تفضیل جمع مؤنث، اس کا واحد عُلْيَا اور مصدر عُلُوٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى: رحمٰن (اپنی شان عالی کے مطابق) عرش پر قائم ہوا۔ امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ (استواء) اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، جس کی کیفیت معلوم نہیں، اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے، اور اس کی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

کیفیت مجہول ہے۔ اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے (تفسیر مظہری ج ۴) (الرَّحْمٰنُ) کے معنی بڑی رحمت والا۔ رَحْمَۃٌ سے فعلانٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (العَرْشُ) کے معنی تخت شاہی، جمع: عُرُوْشٌ اور اَعْرَاشٌ (اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔

۶ مَا تَحْتَ الثَّرٰی: جو گیلی زمین کے نیچے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس طرح زمین کے اوپر پائی جانے والی چیزوں کا مالک ہے، اسی طرح زمین کے نیچے پائی جانے والی چیزوں کا بھی مالک ہے۔ (الثَّرٰی) کے معنی گیلی زمین، تر مٹی۔

۷ اِنْ تَجْهَرْ: اگر تم پکار کر کہو (تَجْهَرْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۷ السِّرَّ: راز، بھید، چھپی ہوئی بات، جمع: اَسْرَارٌ ہے۔

۷ اَخْفٰی: زیادہ پوشیدہ بات، زیادہ چھپی ہوئی بات۔ خَفَاءٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی: اس کے بہت اچھے نام ہیں، اسمائے حسنٰی کی تفصیل پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۸۰) میں دیکھئے۔

۱۰ رَاٰ نَارًا: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) ایک آگ دیکھی۔ (رَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْیَۃٌ ہے (نَارًا) کے معنی آگ، جمع: نِیْرَانٌ ہے۔ وہ آگ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھی تھی، وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تجلی تھی۔

۱۰ اُمْكُثُوْا: تم ٹھہرو، باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَكْثٌ ہے۔

۱۰ اٰنَسْتُ نَارًا: میں نے ایک آگ دیکھی۔ (اٰنَسْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِیْنَاسٌ ہے۔ (نَارًا) کے معنی آگ، جمع:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

نیر اللہ ہے۔

۱۰ قَبَسٍ: آگ کا شعلہ۔

۱۱ نُوْدِیَ: ان کو (موسیٰ علیہ السلام) کو آواز دی گئی۔ (نُوْدِیَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔

۱۲ اِخْلَعْ نَعْلَیْكَ: تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو (اِخْلَعْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر خَلْعٌ ہے (نَعْلَیْكَ) یہ اصل میں نَعْلَیْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ اس کا واحد: نَعْلٌ اور جمع: نِعَالٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۱۲ اَلْوَادِ الْمُقَدَّسِ: پاک میدان، (اَلْوَادِیْ) کے معنی پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان کی کشادہ جگہ جو سیلاب کی گذرگاہ ہو۔ یہاں وادی کا ترجمہ میدان ہے، جمع: اَوْدِیَۃٌ ہے (الْمُقَدَّسِ) کے معنی پاک۔ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے، اس کا مصدر تَقْدِیْسٌ ہے۔

۱۲ طُوًی: طوی ایک مقدس مقام ہے جو کوہ طور کے دامن میں ہے (تفسیر قرطبی)

۱۳ اِخْتَرْتُكَ: میں نے تم کو منتخب فرمایا (اِخْتَرْتُ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِخْتِیَارٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب ہے۔

۱۳ اِسْتَمِعْ: تم غور سے سنو۔ (اِسْتَمِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔

۱۵ اَكَادُ اُخْفِیْهَا: میں اس (قیامت) کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں (اَكَادُ) یہ افعال مقاربہ میں سے ہے، باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر كَوْدٌ ہے، اس کے معنی کسی کام کے قریب ہونا اور نہ کرنا۔ اور کبھی ارادہ کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ یہاں ارادہ کرنے کے معنی میں ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(أُخْفِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِخفاءٌ معنی چھپانا، پوشیدہ رکھنا (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع السَّاعَۃُ (یعنی قیامت) ہے۔
۱۵	تَسْعٰی: وہ (یعنی ہر شخص) کوشش کرتا ہے۔ وہ (یعنی ہر شخص) کام کرتا ہے (تَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔ اس میں ضمیر مستتر ھِیَ فاعل ہے اس کا مرجع: نَفْسٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔
۱۶	لَا یَصُدَّنَّکَ: وہ آپ کو نہ روک دے (لَا یَصُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی، بانون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۶	اِتَّبَعَ ھَوٰیہُ: اس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی، (اتَّبَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے (ھَوٰی) کے معنی خواہش نفس۔ باب سمع سے مصدر ھَوًی آتا ہے، معنی محبت کرنا، خواہش کرنا (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۱۶	فَتَرْدٰی: ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے (فَاء) جواب نہی میں واقع ہے۔ اس فاء کے بعد اَن مقدر ہونے کی وجہ سے (تَرْدٰی) حالت نصب میں ہے، اس کے آخر میں الف ہونے کی وجہ سے اس کا نصب لفظ میں ظاہر نہیں ہے (تَرْدٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَدًی ہے۔
۱۷	مَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ: یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے (مَا) استفہامیہ مبتدا اور تِلْکَ اسم اشارہ ھٰذِہٖ کے معنی میں خبر ہے۔ (بِیَمِیْنِکَ) جار اور مجرور محذوف سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔ اس میں عامل اسم اشارہ ہے (اعراب القرآن) (یَمِیْنٌ) کے معنی داہنا ہاتھ، جمع: اَیْمَانٌ اور اَیْمُنٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۸ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا: میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں (اَتَوَكَّؤُا) بابِ تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوَكُّأٌ ہے (عَلَيْهَا) اس میں (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے، اس کا مرجع عَصَا (لاٹھی) مؤنث سماعی ہے۔

۱۸ اَهُشُّ بِهَا: میں اس سے پتے جھاڑتا ہوں (اَهُشُّ) بابِ نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر هَشٌّ ہے (بِهَا) اس میں هَا ضمیر کا مرجع عَصَا مؤنث سماعی ہے۔

۱۸ غَنَمِيْ: میری بکریاں (غَنَمٌ) کے معنی بکریاں۔ اس لفظ سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اس کا واحد خلافِ قیاس لفظ شَاةٌ استعمال ہوتا ہے۔ غَنَمٌ کی جمع: اَغْنَامٌ اور غُنُوْمٌ ہے۔

۱۸ مَاٰرِبُ: ضرورتیں، حاجتیں، کام، اس کا واحد مَاْرُبَةٌ اور مادہ اَرَبٌ ہے۔

۱۹ اَلْقِهَا: تم اس (لاٹھی) کو ڈال دو۔ (اَلْقِ) بابِ افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع عَصَا ہے۔

۲۰ حَيَّةٌ تَسْعٰى: دوڑتا ہوا سانپ (حَيَّةٌ) کے معنی سانپ، جمع: حَيَّاتٌ ہے۔ (تَسْعٰى) بابِ فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَعْيٌ ہے (حَيَّةٌ) خبر اور (تَسْعٰى) حال یا خبر ثانی ہے۔

۲۱ سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى: اس (لاٹھی) کی پہلی حالت (سِيْرَةٌ) حالت، جمع: سِيَرٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۲ اُضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ: تم اپنا ہاتھ اپنی بغل سے ملالو (اُضْمُمْ) بابِ نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ضَمٌّ ہے۔ (يَدٌ) کے معنی ہاتھ، جمع: اَيْدِيْ ہے۔ (جَنَاحٌ) کے معنی ہاتھ، بغل، بازو، پہلو کے ہیں۔ یہاں بغل مراد ہے، اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ اور اَجْنُحٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

22 آيَةً اُخْرٰى: دوسری نشانی۔ (اٰيَةٌ) کے معنی نشانی، جمع: آيَاتٌ ہے۔ (اٰيَةً) موصوف اور اُخْرٰى صفت ہے۔ دونوں مل کر تَخْرُجْ کی ضمیر مستتر سے حال ثانی واقع ہے۔ یا (خُذْ) فعل محذوف کا مفعول بہ ہے (اعراب القرآن)

23 لِنُرِيَكَ: تاکہ ہم تم کو دکھلائیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے (نُرِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف منصوب بہ لام تعلیل صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

24 طَغٰى: اس نے سرکشی کی۔ وہ حد سے بڑھ گیا۔ (طَغٰى) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَغْيٌ اور طُغْيَانٌ ہے۔

25 اِشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ: آپ میرے لئے میرا سینہ کشادہ کر دیجئے، یعنی آپ مجھے ہمت اور حوصلہ عطا فرما دیجئے (اِشْرَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَرْحٌ ہے۔ (صَدْرٌ) کے معنی سینہ، جمع: صُدُوْرٌ ہے۔ یہاں اس کے مجازی معنی جرأت و ہمت مراد ہیں (تفسیر ابن جریر)

26 يَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ: آپ میرے لئے میرا کام (تبلیغ) آسان فرما دیجئے (يَسِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔ (اَمْرٌ) کے معنی کام، جمع: اُمُوْرٌ ہے۔

27 اُحْلُلْ عُقْدَةً: آپ (میری زبان سے) گرہ کھول دیجئے۔ یعنی آپ میری زبان کی بندش کھول دیجئے۔ اور میری لکنت دور فرما دیجئے (اُحْلُلْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَلٌّ ہے (عُقْدَةٌ) کے معنی گرہ، بندش، جمع: عُقَدٌ ہے۔

29 وَزِيْرًا: معاون، مددگار، جمع: وُزَرَاءُ ہے۔ (وَزِيْرٌ) وِزْرٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

31 اُشْدُدْ بِهٖ اَزْرِيْ: آپ ان کے ذریعہ میری کمر مضبوط کر دیجئے۔ یعنی ہارون

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	علیہ السلام کے ذریعہ آپ مجھ کو قوت عطا فرما دیجئے۔ (اُشْدُدْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَدٌّ ہے۔ (أَزْرٌ) کے معنی قوت اور کمر کے ہیں۔
۳۵	بَصِیْرًا: دیکھنے والا، بَصَارَۃٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع بُصَرَآءُ ہے۔
۳۶	اُوْتِیْتَ سُؤْلَکَ: آپ کا سوال آپ کو دیا گیا، یعنی آپ کی درخواست منظور ہوگئی (اُوْتِیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔ (سُؤْلٌ) کے معنی سوال، درخواست۔
۳۷	لَقَدْ مَنَنَّا: یقیناً ہم نے احسان کیا، اس کے شروع میں لام تاکید ہے (قَدْ مَنَنَّا) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَنٌّ ہے۔
۳۹	اِقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ: تم ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) صندوق میں رکھو۔ (اِقْذِفِیْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر قَذْفٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (التَّابُوْتُ) کے معنی صندوق، جمع تَوَابِیْتُ ہے۔
۳۹	اَلْیَمّ: دریا، سمندر، اس سے مراد دریائے نیل ہے۔ جمع یُمُوْمٌ ہے۔
۳۹	فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ: ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) دریا پہنچادے گا، شروع میں فاء عاطفہ ہے (لِیُلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (لِیُلْقِ) اصل میں لِیُلْقِیْ ہے۔ لام امر کی وجہ سے حالت جزم میں یا حرف علت ساقط ہوگئی ہے۔
۳۹	اَلسَّاحِلُ: کنارہ، سمندر کا کنارہ۔ جمع سَوَاحِلُ ہے۔
۳۹	لِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ: تاکہ میری نگرانی میں تمہاری پرورش کی جائے (لِتُصْنَعَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تُصْنَعَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَنْعٌ ہے۔ (عَیْنٌ) کے معنی آنکھ۔ جمع: اَعْیُنٌ ہے۔

۴۰ هَلْ اَدُلُّكُمْ: کیا میں تمہاری رہ نمائی کروں (هَلْ) حرفِ استفہام ہے (اَدُلُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر دَلَالَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۰ مَنْ يَّكْفُلُهٗ: جو اس کی پرورش کرے، جو اس کو پالے (مَنْ) اسم موصول ہے۔ (يَكْفُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَفْلٌ اور كَفَالَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۴۰ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا: تاکہ ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ آنکھ ٹھنڈی ہونے سے مراد خوشی حاصل ہونا ہے (كَيْ) مصدریہ ہے، (تَقَرُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَرٌّ ہے۔ (عَیْنٌ) کے معنی آنکھ۔ جمع: عُيُوْنٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اُمِّ مُوْسٰى یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صاحبہ ہیں۔

۴۰ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا: ہم نے تم کو خوب آزمائشوں میں ڈالا (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (فُتُوْنًا) مصدر یہاں پر مفعول مطلق واقع ہے۔

۴۰ عَلٰى قَدَرٍ: تقدیر پر، معین وقت پر (قَدَرٌ) کے معنی تقدیر، مقدار، اندازہ، وقت معین۔

۴۱ اِصْطَنَعْتُكَ: میں نے تم کو بنایا، میں نے تم کو منتخب کیا۔ (اِصْطَنَعْتُ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصْطِنَاعٌ ہے۔ اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے، اس کا مادہ ص ن ع ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۴۲ لَاتَنِيَا: تم دونوں سستی نہ کرو۔ (لَاتَنِيَا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ تثنیہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | مذکر حاضر، مصدر وَنْیٌ ہے۔

۴۴ قُوْلَا: تم دونوں کہو۔ (قُوْلَا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر قَوْلٌ ہے۔

۴۴ قَوْلًا لَّيِّنًا: نرم بات، یہ ترکیب میں موصوف اور صفت ہو کر مفعول مطلق ہے۔ اس کا لفظی ترجمہ "نرم بات کہنا" ہے۔

۴۴ يَتَذَكَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرے۔ (يَتَذَكَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔

۴۵ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا: کہ وہ ہمارے اوپر زیادتی کرے (اَنْ يَّفْرُطَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرْطٌ ہے، اَنْ مصدریہ کی وجہ سے مصدر کے معنی میں ہو کر مفعول بہ واقع ہے۔

۴۵ اَنْ يَّطْغٰى: کہ وہ سرکشی کرے۔ (يَطْغٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَغْيٌ اور طُغْيَانٌ ہے۔

۴۷ فَاْتِيٰهُ: تم دونوں اس (فرعون) کے پاس جاؤ۔ اس کے شروع میں فاء فصیحہ ہے جو جملہ محذوفہ پر دلالت کرتا ہے (اْتِيَا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۵۱ بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى: پہلے لوگوں کا حال (بَالٌ) کے معنی حال، اس کی جمع نہیں آتی ہے (الْقُرُوْنُ) کے معنی قومیں، جماعتیں۔ اس کا واحد: قَرْنٌ ہے (الْاُوْلٰى) کے معنی پہلی۔ یہ الْاَوَّلُ کی مؤنث ہے۔

۵۲ كِتٰبٌ: کتاب، دفتر، جمع: كُتُبٌ ہے۔ یہاں کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے (تفسیر مظہری)

۵۳ مَهْدًا: فرش۔ جمع: مُهُوْدٌ ہے۔

۵۳ سَلَكَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) بنایا، اس نے چلایا۔ (سَلَكَ) باب فتح

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔
۵۳	سُبُلًا: راستے، اس کا واحد: سَبِيْلٌ ہے۔
۵۳	اَزْوَاجًا: اقسام، انواع، اس کا واحد: زَوْجٌ ہے۔
۵۳	نَبَاتٍ شَتّٰى: مختلف نباتات (نَبَاتٌ) کے معنی زمین سے اُگنے والی چیز (پودا، گھاس) جمع: نَبَاتَاتٌ اور اَنْبِتَةٌ ہے (شَتّٰی) کے معنی مختلف اور متفرق، واحد: شَتِيْتٌ ہے۔
۵۴	اِرْعَوْا اَنْعَامَكُمْ: تم اپنے چوپایوں کو چراؤ۔ (اِرْعَوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَعْیٌ ہے۔ (اَنْعَامٌ) کے معنی چوپائے، مویشی (جو اصل میں مواشی ہے) اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔
۵۴	لِاُولِی النُّهٰى: اہل عقل کے لئے، عقل مندوں کے لئے۔ (اُولِی) خلاف قیاس من غیر لفظ (ذُوْ) کی جمع حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں اُولُوْا استعمال ہوتا ہے۔ (النُّهٰى) کا واحد: نُهْيَةٌ ہے۔ اس کے معنی عقل کے ہیں۔ یہ نَهْیٌ سے مشتق ہے جس کے معنی روکنے کے ہیں۔ عقل کے لئے نُهٰی کا لفظ اس لئے استعمال ہوتا ہے کہ عقل ہر قبیح اور مخالف عقل کام سے روکتی ہے (منجد)
۵٦	لَقَدْ اَرَيْنٰهُ: ہم نے اس (فرعون) کو دکھلایا۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (قَدْ اَرَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع فرعون ہے۔
۵٦	اَبٰى: اس نے انکار کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔ یہ فعل خلاف قیاس باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۸	لَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ: ہم ضرور تمہارے پاس اسی جیسا جادو لائیں گے۔ (لَنَاْتِيَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ اس کے معنی آنا، باء حرف جر کی وجہ سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

متعدی ہو گیا۔ اس لئے اس کا ترجمہ (لانا) کیا گیا ہے (سِحْرٌ) کے معنی جادو، دھوکا، حیلہ، فساد، ہر وہ چیز جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔ جمع: اَسْحَارٌ اور سُحُوْرٌ ہے۔ سِحْرٌ کا لفظ باب فتح سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی جادو کرنا، دھوکا دینا۔

۵۸ مَكَانًا سُوًى: ہموار میدان، برابر جگہ، صاف میدان (مَكَانًا) کے معنی جگہ، مقام، جمع: اَمْكِنَةٌ۔ (سُوًى) کے معنی ہموار، برابر کے ہیں۔

۵۸ مَوْعِدُكُمْ: تمہارا وعدہ، تمہارے وعدے کا وقت۔ مَوْعِدٌ کی جمع: مَوَاعِدُ ہے

۵۹ يَوْمُ الزِّيْنَةِ: زینت کا دن، جشن کا دن۔ حضرت مجاہدؒ اور قتادہؒ نے فرمایا کہ یوم زینت سے مراد آل فرعون کی عید کا دن ہے، جس میں لوگ زینت اختیار کر کے جمع ہوتے تھے۔ اور بعض حضرات نے کہا اس سے مراد نیروز کا دن ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد عاشوراء یعنی دسویں محرم کا دن ہے (تفسیر مظہری)

۵۹ ضُحًى: چاشت کا وقت، دن چڑھے۔ یہ ظرف زمان ہے۔

۶۰ تَوَلّٰى فِرْعَوْنُ: فرعون (دربار سے اپنی جگہ) لوٹ گیا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ (فِرْعَوْنُ) اس کا تذکرہ پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھئے

۶۰ جَمَعَ كَيْدَهٗ: اس (فرعون) نے اپنے داؤ جمع کئے۔ اس نے اپنے مکر (یعنی جادو) کا سامان جمع کیا۔ (جَمَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَمْعٌ ہے۔ (كَيْدٌ) کے معنی داؤ، مکر، تدبیر، حیلہ، باب ضرب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی فریب کرنا، حیلہ کرنا۔

۶۱ وَيْلَكُمْ: تمہاری کم بختی، تمہاری بربادی۔ (وَيْلٌ) کے معنی ہلاکت، بربادی، خرابی، عذاب، اس کی اصل عبارت "اَلْزَمَكُمُ اللّٰهُ الْوَيْلَ اَيِ الْهَلَاكَ" ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۱ لَاتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا: تم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہ باندھو (لَاتَفْتَرُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْتِرَاءٌ اور مادہ فَرْیٌ ہے۔ (كَذِبًا) کے معنی جھوٹ کے ہیں۔ یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے

۶۱ فَيُسْحِتَكُمْ: پھر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو غارت کردے۔ (فَيُسْحِتَ:) یہ فاء جواب نہی پر واقع ہے۔ اس کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (يُسْحِتَ) باب افعال سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْحَاتٌ معنی ہلاک کرنا (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ قَدْ خَابَ: وہ ناکام ہوگیا۔ وہ نامراد ہوگیا۔ (قَدْ خَابَ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَيْبَةٌ ہے۔

۶۱ اِفْتَرٰى: اس نے جھوٹ باندھا (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ اور مادہ ف ر ی ہے۔

۶۲ تَنَازَعُوْا: ان لوگوں (یعنی جادوگروں) نے آپس میں اختلاف کیا (تَنَازَعُوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَازُعٌ ہے۔

۶۲ اَسَرُّوا النَّجْوٰى: ان (جادوگروں) نے خفیہ گفتگو کی، ان لوگوں نے چھپ کر مشورہ کیا۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔ (النَّجْوٰى) کے معنی سرگوشی کرنا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ یہ لفظ صفت مشبہ کے معنی میں واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۶۳ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى: وہ دونوں (یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام) تمہارے عمدہ طریقہ کو مٹادیں۔ (يَذْهَبَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر ذَهَابٌ، ذُهُوْبٌ اور مَذْهَبٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہے، ماقبل میں انْ مصدریہ کی وجہ سے حالتِ نصب میں نون تثنیہ ساقط ہو گیا ہے۔ (طَرِيْقَةٌ) کے معنی حالت، عادت، جمع طَرَائِقُ ہے۔ (الْمُثْلٰى) کے معنی اچھا، عمدہ۔ یہ اسم تفضیل اَلْاَمْثَلُ کی مؤنث ہے جو افضل کے معنی میں ہے
۶۴	اَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ: تم لوگ اپنی تدبیر جمع کرو۔ یعنی اپنی تدبیر مضبوط کرو۔ (اَجْمِعُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْمَاعٌ ہے۔ (كَيْدٌ) کے معنی داؤ، مکر، تدبیر، حیلہ، باب ضرب سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی فریب کرنا، حیلہ کرنا۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۶۴	اِئْتُوْا صَفًّا: تم لوگ قطار بنا کر آؤ، تم لوگ صف بنا کر آؤ (اِئْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (صَفًّا) کے معنی قطار، لائن، جمع صُفُوْفٌ ہے۔ یہ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی صف بنانا۔ لفظ صَفًّا آیت کریمہ میں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۶۴	قَدْ اَفْلَحَ: وہ کامیاب ہو گیا (قَدْ اَفْلَحَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔
۶۴	اِسْتَعْلٰى: وہ غالب ہوا۔ (اِسْتَعْلٰى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْلَاءٌ ہے۔
۶۶	اَلْقُوْا: تم لوگ ڈالو۔ (اَلْقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۶۶	حِبَالُهُمْ: ان (جادوگروں) کی رسیاں۔ (حِبَالٌ) کے معنی رسیاں۔ اس کا واحد حَبْلٌ ہے۔
۶۶	عِصِيُّهُمْ: ان (جادوگروں) کی لاٹھیاں۔ (عِصِيٌّ) کے معنی لاٹھیاں۔ اس کا واحد عَصًى ہے۔
۶۶	يُخَيَّلُ اِلَيْهِ: وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) محسوس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہو رہی تھیں۔ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اس کو خیال دلایا جاتا ہے۔ (یُخَیَّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْیِیْلٌ ہے۔ (اِلَیْهِ) میں ضمیر واحد مذکر غائب مجرور کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
۶۶	تَسْعٰی: وہ (رسیاں اور لاٹھیاں) دوڑ رہی ہیں۔ (تَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۶۷	اَوْجَسَ: انھوں نے (یعنی موسیٰ علیہ السلام نے) محسوس کیا (اَوْجَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْجَاسٌ ہے۔
۶۹	اَلْقِ: تم ڈال دو۔ اس میں موسیٰ علیہ السلام سے خطاب ہے۔ (اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۶۹	تَلْقَفْ: وہ (لاٹھی سانپ بن کر) نگل جائے گی۔ (تَلْقَفْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَقْفٌ اور لَقَفَانٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۷۱	لَاُقَطِّعَنَّ: میں ضرور کاٹ دوں گا۔ (لَاُقَطِّعَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، مصدر تَقْطِیْعٌ ہے۔
۷۱	مِنْ خِلَافٍ: مخالف جانب سے۔ یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں۔
۷۱	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ: میں ضرور تم کو سولی دوں گا (لَاُوصَلِّبَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَصْلِیْبٌ۔
۷۱	جُذُوْعِ النَّخْلِ: کھجور کے تنے۔ (جُذُوْعٌ) کا واحد: جِذْعٌ ہے۔ اس کے معنی درخت کا تنہ۔ (النَّخْلُ) کے معنی کھجور کے درخت، اس کا واحد: نَخْلَةٌ۔
۷۲	لَنْ نُّؤْثِرَكَ: ہم ہرگز تجھ کو ترجیح نہیں دیں گے۔ (لَنْ نُّؤْثِرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِیْثَارٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

	آیت نمبر
فَطَرَنَا: اس نے ہم کو پیدا کیا۔ (فَطَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔	۷۲
اِقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ: تو فیصلہ کر جو فیصلہ تجھ کو کرنا ہو (لفظی ترجمہ) تو فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنے والا ہے (اِقْضِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَضَآءٌ ہے۔ (قَاضٍ) قَضَآءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔	۷۲
خَطٰيٰنَا: ہماری خطائیں، ہمارے گناہ (خَطَايَا) کا واحد خَطِيْئَةٌ ہے معنی گناہ۔	۷۳
اَكْرَهْتَنَا: تو نے ہم کو مجبور کیا (اَكْرَهْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِكْرَاهٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔	۷۳
لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى: اس (جہنم) میں نہ وہ مرے گا، اور نہ جیے گا۔ نہ مرنا تو ظاہر ہے کہ جہنم میں کسی کو موت نہیں آئے گی۔ اور نہ جینے کا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں زندگی کا کوئی آرام نہیں ہوگا، بلکہ وہاں سخت قسم کا عذاب ہوگا جس کی وجہ سے جہنم کی زندگی اس لائق نہیں ہوگی کہ اس کو زندگی کہا جائے۔ اس لئے آیت کریمہ میں زندگی کی نفی کی گئی ہے۔ (لَا يَمُوْتُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوْتٌ ہے (لَا يَحْيٰى) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيَاةٌ ہے۔	۷۴
مَنْ تَزَكّٰى: جو شخص پاک ہوا۔ (تَزَكّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَكِّيْ جو اصل میں تَزَكُّيٌ ہے۔	۷۶
اَسْرِ بِعِبَادِيْ: تم میرے بندوں کو رات میں لے جاؤ۔ (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَآءٌ ہے۔ (عِبَادِيْ) میں عِبَادَ مضاف اور یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ عِبَادٌ کے معنی بندے کے ہیں۔ واحد عَبْدٌ ہے۔	۷۷
طَرِيْقًا: راستہ، جمع طُرُقٌ ہے۔ یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔	۷۷

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷۷	یَبَسًا: خشک، سوکھا، جمع: اَیْبَاسٌ ہے۔ یہ "طَرِیْقًا" کی صفت ہوکر مفعول بہ واقع ہے۔
۷۷	لَا تَخَافُ دَرَكًا: نہ پکڑے جانے کا تم کو خوف اندیشہ ہوگا۔ (لَا تَخَافُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَوْفٌ ہے (دَرَكًا) اِدْرَاكٌ سے اسم مصدر ہے، اس لئے اِدْرَاكٌ مصدر کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی آ پکڑنا، پالینا، لاحق ہونا۔ (لَا تَخَافُ دَرَكًا) یہ پورا جملہ اِضْرِبْ کے فاعل سے حال واقع ہے (تفسیر مظہری)
۷۸	اَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ: فرعون نے ان کا پیچھا کیا۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (فِرْعَوْنُ) اس کا تذکرہ پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھئے۔
۷۸	غَشِيَهُمْ مِنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ: ڈھانپ لیا ان کو پانی نے جیسا کہ ڈھانپ لیا (ترجمہ شیخ الہندؒ) (غَشِيَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ بمعنی ڈھانپنا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْيَمّ) کے معنی دریا، سمندر، جمع يُمُوْمٌ ہے۔ (مِنَ الْيَمِّ) میں مِنْ بیانیہ اور الْيَمّ بیان ہے (تفسیر مظہری) (مَا غَشِيَهُمْ) مَا اسم موصول (غَشِيَ) فعل ماضی معروف، اس میں ضمیر مستتر (هُوَ) فاعل اور (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہے۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر غَشِيَ فعل اول کا فاعل واقع ہے۔
۸۰	جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ: کوہ طور کی داہنی جانب۔ (الطُّوْرِ) جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے۔ اس میں جَانِبَ مضاف اور الطُّوْرِ مضاف الیہ ہے، پھر دونوں مل کر موصوف اور الْاَيْمَنَ اس کی صفت ہے۔ جانب طور کو ایمن یعنی داہنی جانب اس لئے فرمایا کہ وہ جانب اس طرف

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	جانے والے کے داہنے ہاتھ پر پڑتی ہے (بیان القرآن)
۸۰	اَلْمَنَّ: جلد اول پارہ (۱) آیت (۵۷) میں اس کی تفصیل دیکھئے۔
۸۰	اَلسَّلْوٰی: جلد اول پارہ (۱) آیت (۵۷) میں اس کی تفصیل دیکھئے۔
۸۱	طَیِّبٰتِ: عمدہ چیزیں، پاکیزہ چیزیں۔ اس کا واحد طَیِّبَۃٌ ہے۔ اور مصدر طِیْبٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۱	لَا تَطْغَوْا: تم حد (شرعی) سے تجاوز نہ کرو (لَا تَطْغَوْا) باب فتح اور سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَغْیٌ اور طُغْیَانٌ ہے۔
۸۱	فَیَحِلَّ عَلَیْکُمْ غَضَبِیْ: ورنہ تم پر میرا غضب واقع ہوگا (فَیَحِلَّ) اس کے شروع میں فاء جواب نہی میں واقع ہے، اس لئے فاء کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (یَحِلُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَلٌّ اور حُلُوْلٌ ہے۔ (غَضَبٌ) کے معنی غصہ، یہ باب سمع سے مصدر ہے، معنی غصہ ہونا۔
۸۱	قَدْ ھَوٰی: وہ آگ میں گر گیا (علامہ سیوطی) وہ پٹکا گیا (ترجمہ شیخ الہندؒ) (قَدْ ھَوٰی) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ھُوِیٌّ ہے۔
۸۳	مَآ اَعْجَلَکَ: آپ نے کیوں جلدی کی، آپ کو جلدی کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا۔ (مَا) اسم استفہام ہے۔ (اَعْجَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَالٌ ہے۔ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۸۵	فَتَنَّا: ہم نے آزمائش میں مبتلا کر دیا (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۸۵	فِتْنَۃً: یہ اِبْتِلَاءٌ کے معنی میں ہے۔ فعل مذکور کا مفعول مطلق واقع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۵ السَّامِرِیُّ: یہ ایک شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف لے جانے کے بعد بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی (بچھڑے کی عبادت کرنے) میں مبتلا کر دیا تھا، ایک قول کے مطابق سامری کا نام بھی موسیٰ تھا بعض کے نزدیک یہ اسرائیلی تھا اور بعض کے نزدیک قبطی۔ بہر حال جمہور کی رائے یہ ہے کہ یہ شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا منافق تھا۔ جو مکر و فریب سے ایمان والوں کو گمراہ کرنے کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں: سامری بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ کی طرف منسوب ہے جس کو سامرہ کہا جاتا ہے۔ اور بعض کا قول ہے: سامرہ یہود میں ایک قوم ہے، جو بعض چیزوں میں یہود کی مخالف ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ کرمان کا ایک دیہاتی کافر تھا، اس کا نام موسیٰ بن ظفر ہے، یہ منافق تھا۔ اور اسلام ظاہر کرتا تھا، اس کی قوم گائے کی پجاری تھی (لغات القرآن مولانا عبد الرشید نعمانی)

۸۶ غَضْبَانَ اَسِفًا: غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے (غَضْبَانُ) غَضَبٌ مصدر سے فعلان کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (اسِفًا) اَسَفٌ مصدر سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۸۷ بِمَلْكِنَا: ہمارے اختیار سے (اپنے اختیار سے) (مَلْكٌ) یہاں اختیار کے معنی میں ہے۔

۸۷ حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا: ہم پر بوجھ لادا گیا۔ (حُمِّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول صیغہ جمع متکلم، مصدر تَحْمِيلٌ ہے۔ (اَوْزَارًا) کا واحد وِزْرٌ ہے۔ اس کے معنی بوجھ کے ہیں۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۸۷ زِيْنَةِ الْقَوْمِ: قوم (قبط) کا زیور۔ (زِيْنَةٌ) کے معنی بناؤ، سنگار، آرائش، یہاں زینت سے مراد زیور ہیں۔ جو بنی اسرائیل کو قبطیوں سے حاصل ہوئے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۷ قَذَفْنٰهَا: ہم نے اس کو پھینک دیا، ہم نے اس کو ڈال دیا، (قَذَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَذْفٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۸۸ عِجْلًا: بچھڑا، گائے کا بچہ۔ جمع عُجُوْلٌ ہے۔

۸۸ خُوَارٌ: گائے کی آواز۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی آواز کرنا۔

۹۰ فُتِنْتُمْ: تم لوگ فتنہ میں پڑ گئے ہو، تم لوگ گمراہی میں پڑ گئے ہو، (فُتِنْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔

۹۱ لَنْ نَّبْرَحَ عٰكِفِيْنَ: ہم اس (بچھڑے کی عبادت) پر برابر جمے رہیں گے۔ (لَنْ نَّبْرَحَ) باب سمع سے نفی تاکید بہ لن صیغہ جمع متکلم، مصدر بَرْحٌ اور بَرَاحٌ ہے۔ (عٰكِفِيْنَ) باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۴ يَا بْنَؤُمَّ: اے میرے ماں جائے۔ اے میری ماں کے بیٹے۔ (یا) حرف نداء اور (ابْنَؤُمَّ) منادی ہے یہ اصل میں اِبْنَ اُمِّیْ ہے۔ ابن مضاف اور اُمّ مضاف الیہ مضاف اور یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ پھر تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کر کے آخر میں فتحہ دے دیا گیا ہے۔ یہاں پر ماں کا ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مہربانی طلب کرنے اور ان کو نرمی پر آمادہ کرنے کے لئے ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی نہیں ہیں۔ بلکہ صرف اخیافی یعنی ماں شریک بھائی ہیں، اس لئے یہاں پر ماں کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن جمہور کا مسلک یہ ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی ہیں (تفسیر مظہری)

۹۴ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ: تم نے میری بات کا انتظار نہیں کیا، یعنی تم نے میری بات کا لحاظ نہیں رکھا۔ (لَمْ تَرْقُبْ) باب نصر سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | واحد مذکر حاضر، مصدر دُقُوبٌ ہے۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ ہے۔

۹۵ مَا خَطْبُكَ: (اے سامری) تیرا کیا معاملہ ہے، تیری کیا حقیقت ہے۔ یعنی تو نے یہ حرکت کیوں کی۔ (مَا) برائے استفہام ہے (خَطْبٌ) کے معنی حالت، حقیقت، معاملہ، جمع: خُطُوْبٌ ہے۔

۹۶ بَصُرْتُ: میں نے دیکھا۔ (بَصُرْتُ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَصَارَۃٌ ہے۔

۹۶ قَبَضْتُ قَبْضَۃً: میں نے ایک مٹھی اٹھالی (قَبَضْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر قَبْضٌ ہے۔

۹۶ مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ: فرستادہ (خداوندی) کے نقش قدم سے، بھیجے ہوئے کے پاؤں کے نیچے سے۔ (اَثَرٌ) کے معنی نشان، علامت، نقش قدم۔ جمع: آثَارٌ ہے (الرَّسُوْلُ) کے معنی بھیجا ہوا۔ یہاں رسول سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ جن کے پاؤں کے نیچے سے سامری نے مٹی اٹھالی تھی۔

۹۶ فَنَبَذْتُهَا: میں نے اس کو ڈال دیا (نَبَذْتُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قَبْضَۃً ہے۔

۹۶ سَوَّلَتْ: اس نے (میرے نفس نے میرے لئے) مزین کردیا، یعنی میرے جی کو یہ بات پسند آئی۔ (سَوَّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيْلٌ ہے۔ اس کے معنی: بات بنانا، مزین کرنا، اچھا کرکے دکھانا۔

۹۷ لَا مِسَاسَ: مت چھونا، ہاتھ نہ لگانا، اس کی سزا کے متعلق مشہور قول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو چھوتا تھا تو دونوں کو بخار چڑھ جاتا تھا (تفسیر معالم التنزیل) (لَا) لائے نفی جنس ہے (مِسَاسٌ) کے معنی چھونا، باب مفاعلۃ سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مصدر ہے۔ مفاعلۃ کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔
۹۷	ظَلْتَ: تو ہو گیا، تو ہمیشہ رہا، تو برابر لگا رہا۔ (ظَلْتَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ ہے۔ یہاں دوام کے معنی میں ہے۔ (ظَلْتَ) اصل میں ظَلِلْتَ ہے۔ پہلے لام کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔
۹۷	لَنُحَرِّقَنَّهٗ: ہم ضرور اس کو جلا دیں گے۔ (لَنُحَرِّقَنَّ) باب تفعیل سے مضارع معروف لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَحْرِیْقٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع عِجْلٌ ہے۔
۹۷	لَنَنْسِفَنَّهٗ: ہم ضرور اس کو بکھیر دیں گے۔ (لَنَنْسِفَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَسْفٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۹۷	اَلْیَمّ: دریا، سمندر، جمع یُمُوْمٌ ہے۔
۹۹	نَقُصُّ: ہم بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ ہے۔
۱۰۰	وِزْرًا: بوجھ۔ اس سے مراد گناہوں کا بوجھ یا عذاب اور سزا کا بوجھ ہے (تفسیر مظہری) اس کی جمع اَوْزَارٌ ہے۔ یہ فعل مذکور کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۰۱	حِمْلًا: بوجھ۔ یہ سَاءَ فعل ذم کی ضمیر مستتر سے تمیز ہے۔
۱۰۲	نَحْشُرُ: ہم جمع کریں گے۔ (نَحْشُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشْرٌ ہے۔
۱۰۲	زُرْقًا: نیلی آنکھوں والے، یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اس کا واحد اَزْرَقُ ہے۔ یہ زَرَقٌ مصدر سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر |
---|---
 | سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۳ | يَتَخَافَتُونَ: وہ لوگ چپکے چپکے باتیں کر رہے ہوں گے۔ (يَتَخَافَتُونَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَخَافُتٌ ہے۔
۱۰۴ | اَمْثَلُهُمْ: ان میں سب سے بہتر۔ ان میں سب سے اچھا (اَمْثَل) افضل کے معنی میں ہے۔ یہ اسم تفضیل واحد مذکر ہے، مَثُلَ مَثَالَةً باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۵ | يَنْسِفُهَا: وہ (یعنی میرا پروردگار) ان کو بکھیر دے گا۔ (يَنْسِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَسْفٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع اَلْجِبَال ہے۔
۱۰۶ | يَذَرُهَا: وہ (یعنی میرا پروردگار) ان کو چھوڑ دے گا۔ (يَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَذْرٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْجِبَال ہے۔
۱۰۶ | قَاعًا صَفْصَفًا: ہموار میدان، چٹیل میدان۔ قَاعٌ کی جمع: قِيعَةٌ اور قِيعَانٌ ہے۔ اور صَفْصَفٌ کی جمع: صَفَاصِفُ ہے۔
۱۰۷ | عِوَجًا: کجی، ناہمواری، پیچ داپن۔
۱۰۷ | اَمْتًا: بلندی، اونچائی، ٹیلا۔
۱۰۸ | خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ: آوازیں دب جائیں گی (خدائے رحمٰن کی ہیبت کی وجہ سے) یہاں پر فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی لایا گیا ہے (خَشَعَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُشُوعٌ ہے۔ (اَلْاَصْوَاتُ) کا واحد: صَوْتٌ معنی آواز۔
۱۰۸ | هَمْسًا: پاؤں کی آہٹ، کھس کھسی آواز، باب ضرب سے مصدر بھی ہے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	آہستہ چلنا، آہستہ بولنا۔
۱۱۱	عَنَتِ الْوُجُوْہُ: تمام چہرے جھکے ہوں گے، یہاں پر فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (عَنَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَنَاءٌ اور عُنُوٌّ ہے۔ (اَلْوُجُوْہُ) کا واحد وَجْہٌ معنی چہرہ۔
۱۱۱	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمِ: ہمیشہ زندہ رہنے والا، اور تمام چیزوں کو قائم رکھنے والا (اَلْحَیُّ) حَیَاۃٌ سے صفت مشبہ اور اَلْقَیُّوْمُ قِیَامٌ سے صیغہ مبالغہ ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
۱۱۱	قَدْ خَابَ: وہ ناکام ہو گیا۔ (قَدْ خَابَ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَیْبَۃٌ ہے۔
۱۱۲	ھَضْمًا: نقصان، کمی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی توڑنا، کم کرنا۔
۱۱۴	زِدْنِیْ عِلْمًا: آپ میرا علم بڑھا دیجئے، آپ مجھے مزید علم عطا فرما دیجئے۔ آپ مجھے علم کے اعتبار سے بڑھا دیجئے۔ (زِدْ) باب ضرب سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زِیَادَۃٌ ہے، اس کے بعد نون وقایہ اور یائے متکلم ممیز اور عِلْمًا تمیز ہے۔ دوسری ترکیب: یائے متکلم مفعول اول اور عِلْمًا مفعول ثانی ہے۔
۱۱۵	عَھِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ: ہم نے آدم کو حکم دیا۔ (عَھِدْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَھْدٌ ہے۔ (اٰدَمُ) حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر مبارک جلد اول پارہ (۱) ص: ۳۰ پر دیکھئے۔
۱۱۵	عَزْمًا: پختگی، ثابت قدمی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی پختہ ارادہ کرنا۔
۱۱۷	تَشْقٰی: تو مشقت میں پڑ جائے گا۔ (تَشْقٰی) شَقَاوَۃٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۸	لَاتَجُوْعَ: تو بھوکا نہ ہوگا (لَاتَجُوْعَ) جُوْعٌ مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ

آیت نمبر	
	واحد مذکر حاضر باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، ان مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۱۸	لَاتَعْرٰی: تو ننگا نہ ہوگا۔ (لَاتَعْرٰی) عُرْیَۃٌ اور عُرْیٌ مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۹	لَاتَظْمَؤُا: تو پیاسا نہ ہوگا۔ (لَاتَظْمَؤُا) ظَمَأٌ مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۹	لَاتَضْحٰی: تجھ کو دھوپ نہیں لگے گی۔ (لَاتَضْحٰی) ضُحٰی مصدر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی دھوپ لگنا، دھوپ کھانا۔
۱۲۰	شَجَرَۃِ الْخُلْدِ: ہمیشگی کا درخت۔ یعنی ایسا درخت جس کا کھانے والا ہمیشہ رہے، اسے کبھی موت نہ آئے (تفسیر مظہری)
۱۲۰	مُلْكٍ لَّا یَبْلٰی: بادشاہی جو پرانی نہ ہو۔ لازوال بادشاہت (مُلْكٌ) کے معنی بادشاہت، حکومت (لَایَبْلٰی) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بِلًی اور بَلَاءٌ معنی بوسیدہ ہونا۔
۱۲۱	بَدَتْ: وہ ظاہر ہوگئی۔ (بَدَتْ) بُدُوٌّ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲۱	سَوْاٰتُهُمَا: ان دونوں کی شرمگاہیں (سَوْاٰتٌ) کا واحد سَوْاَۃٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۱۲۱	طَفِقَا یَخْصِفٰنِ: وہ دونوں چپکانے لگے (طَفِقَا) یہ افعال شروع میں سے ہے، باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر طَفْقٌ ہے (یَخْصِفٰنِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر خَصْفٌ ہے۔
۱۲۱	عَصٰی اٰدَمُ رَبَّهٗ: حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا (ترجمہ شیخ الہندؒ) آدم سے

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | اپنے رب کا قصور ہو گیا (ترجمہ حضرت تھانویؒ) (عَصٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر عِصْیَانٌ معنی حکم ٹالنا، نافرمانی کرنا۔ (آدَمُ) حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۱) ص: ۳۰ پر دیکھئے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، پالنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔ لفظ (رَبٌّ) اصل میں باب نصر سے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ تربیت کے معنی میں ہے۔ پھر مصدر کو صفت مشبہ کے معنی میں استعمال کرنے لگے۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ لفظ رَبّ صفت مشبہ ہے۔ اس کو مصدر سے صفت مشبہ کی طرف منتقل کرنے کی حاجت نہیں۔

۱۲۱ غَوٰی: وہ راہ سے بہکا (ترجمہ حضرت شیخ الہند) وہ غلطی میں پڑ گئے (ترجمہ حضرت تھانوی) غَیٌّ اور غَوَایَةٌ مصدر سے (غَوٰی) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۲ اِجْتَبٰهُ رَبُّهٗ: ان کے پروردگار نے ان کو منتخب فرمایا۔ (اِجْتَبٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔

۱۲۳ لَا یَشْقٰی: وہ مشقت میں نہیں پڑے گا۔ (لَا یَشْقٰی) شَقَاوَة مصدر سے فعل مضارع منفی صیغہ واحد مذکر غائب، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۴ مَعِیْشَةً ضَنْكًا: تنگی کا جینا، تنگ زندگی (مَعِیْشَةٌ) کے معنی روزی، گذران، زندگی گذارنے کا ذریعہ، سامان زندگی۔ جمع مَعَایِشُ ہے (ضَنْكٌ) کے معنی تنگی اور تنگ۔ باب کرم سے مصدر اور صفت مشبہ ہے۔

۱۲۴ اَعْمٰی: اندھا، جمع عُمْیٌ۔ لفظ اعمٰی باب سمع سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۱۲۵ بَصِیْرًا: دیکھنے والا۔ باب کرم سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، مصدر بَصَارَةٌ ہے۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲۷ اَسْرَفَ: وہ حد (اطاعت) سے گذر گیا (اَسْرَفَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَاف ہے۔

۱۲۸ اُولِی النُّھٰی: اہل فہم، عقل والے (اُولِیْ) حالت نصب اور جر میں ہے۔ حالت رفع میں اُولُوا استعمال ہوتا ہے، خلاف قیاس اس کا واحد: ذُوْ آتا ہے۔ (النُّھٰی) کا واحد: نُھْیَۃٌ ہے۔ اس کے معنی عقل کے ہیں۔

۱۲۹ لِزَامًا: لازم ہونے والا، چمٹنے والا۔ فعال کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب مفاعلۃ سے مصدر بھی آتا ہے۔ مصدری معنی لازم ہونا۔

۱۳۰ اٰنَآئِ الَّیْلِ: رات کے اوقات، رات کی گھڑیاں (اٰنَآئِ) کا واحد: اَنْیٌ اور اِنْیٌ ہے۔ (الَّیْلُ) کے معنی رات، جمع: اللَّیَالِی ہے۔

۱۳۰ اَطْرَافَ النَّھَارِ: دن کے کنارے، دن کے حصے (اَطْرَافٌ) کا واحد: طَرَفٌ ہے، معنی کنارہ اور حصہ۔ (النَّھَارُ) کے معنی دن۔ جمع: اَنْھُرٌ اور نُھُرٌ ہے۔

۱۳۱ لَاتَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ: آپ اپنی آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھئے (لَاتَمُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَدٌّ ہے۔ معنی پھیلانا، کھینچنا (عَیْنَیْکَ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ اصل میں عَیْنَیْنِ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔

۱۳۱ مَا مَتَّعْنَا بِہٖ: وہ چیز جس کے ذریعہ ہم نے فائدہ پہنچایا (مَا) اسم موصول ہے (مَتَّعْنَا بِہٖ) اس کا صلہ ہے (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔

۱۳۱ اَزْوَاجًا: (ان کافروں کی) مختلف قسمیں۔ یہاں (اَزْوَاجٌ) سے مراد اقسام ہیں، واحد: زَوْجٌ، اس کے معنی شوہر، بیوی، ساتھی اور ہر چیز کی قسم۔

۱۳۱ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا: دنیوی زندگی کی رونق (زَھْرَۃٌ) کے معنی رونق، زینت، خوبصورتی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳۱ لِنَفْتِنَهُمْ: تاکہ ہم ان کا امتحان لیں، تاکہ ہم ان کی آزمائش کریں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (نَفْتِنُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۳۲ اِصْطَبِرْ عَلَيْهَا: آپ اس پر قائم رہیے، آپ اس کی پابندی کیجئے (اِصْطَبِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِصْطِبَارٌ اور مادہ ص ب ر ہے۔

۱۳۳ الصُّحُفِ: کتابیں۔ واحد صَحِيْفَةٌ ہے۔

۱۳۴ نَذِلَّ: ہم ذلیل ہوں۔ (نَذِلُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ذُلٌّ اور ذِلَّةٌ ہے۔

۱۳۴ نَخْزٰى: ہم رسوا ہوں۔ (نَخْزٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر خِزْیٌ اور خِزْيَةٌ ہے۔

۱۳۵ مُتَرَبِّصٌ: انتظار کرنے والا، باب تفعّل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔

۱۳۵ تَرَبَّصُوْا: تم لوگ انتظار کرو۔ (تَرَبَّصُوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔

۱۳۵ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ: راہ راست، درست راستہ، سیدھا راستہ، یہ ترکیب میں موصوف اور صفت ہو کر مضاف الیہ واقع ہے۔ (الصِّرَاطُ) کے معنی راستہ، جمع صُرُطٌ ہے۔ (السَّوِيُّ) درست، سیدھا۔

۱۳۵ اهْتَدٰى: اس نے ہدایت پائی (اهْتَدٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ اور مادہ: ه د ی ہے۔

❁ ❁ ❁

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ پارہ (۱۷)

سُوْرَةُ الْأَنْبِيَآءِ

سورۂ انبیاء مکی ہے۔ اس کے شروع میں غفلت وجہالت اور انکار رسالت کی مذمت ہے۔ پھر انبیاء علیہم السلام کے مخالفین کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے کچھ دلائل بیان فرمائے ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو تورات عطا فرمانے اور ذکر مبارک یعنی قرآن کریم کے نزول کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کے واقعات اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِقْتَرَبَ: وہ (یعنی حساب) قریب آ گیا۔ (اقترب) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْتِرَابٌ ہے۔
۲	مُحْدَثٍ: نئی (نصیحت) تازہ (نصیحت) یہ ذِکْرٍ کی صفت ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (مُحْدَثٌ) کے معنی جدید، نیا۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کا مصدر اِحْدَاثٌ ہے۔
۲	اِسْتَمَعُوْهُ: ان لوگوں نے اس (ذکر یعنی قرآن) کو سنا (اِسْتَمَعُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع ذکر یعنی قرآن کریم ہے۔
۳	لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ: اس حال میں کہ ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ (لَاهِيَةً) لَهْوٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ، اس کے معنی دل کے ہیں۔
۳	اَسَرُّوا النَّجْوٰى: ان لوگوں نے چپکے چپکے سرگوشی کی (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔ معنی چھپانا۔ (النَّجْوٰى) سرگوشی، نَجْوٰى کا استعمال صفت کے طور پر بھی ہوتا ہے۔ اس وقت یہ لفظ واحد اور جمع سب کے لئے آتا ہے۔
۳	تُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھ رہے ہو۔ (تُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۵	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ: پریشان خواب، پریشان خیالات، یعنی کافروں نے قرآن کریم کے بارے میں کہا کہ یہ خواب کی متفرق اور مخلوط باتیں ہیں، جن کو سونے کی حالت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا ہے۔ یہ قرآن کریم (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نہیں ہے۔ (اَضْغَاثٌ) کا واحد: ضِغْثٌ ہے۔ اس کے معنی تر اور خشک گھاس کا مٹھا (اَحْلَامٌ) کا واحد: حُلْمٌ ہے معنی خواب۔ (اَضْغَاثُ اَخْبَارٍ) ایسی مخلوط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو۔ (اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ) ایسے پریشان خواب جن کی کوئی تعبیر نہ دی جا سکے۔
۵	اِفْتَرٰىهُ: اس (قرآن کریم) کو گھڑ لیا، اس کو تراش لیا۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۹	الْمُسْرِفِيْنَ: حد سے گزرنے والے، حد سے نکلنے والے۔ باب افعال سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر اِسْرَاف ہے۔

۱۱ قَصَمْنَا: ہم نے ہلاک کیا۔ ہم نے غارت کر دیا۔ (قَصَمْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصْمٌ، معنی توڑنا۔

۱۱ اَنْشَاْنَا: ہم نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَآءٌ ہے۔

۱۲ اَحَسُّوْا بَاْسَنَا: انھوں نے ہمارے عذاب کو محسوس کیا، انھوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی (اَحَسُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْسَاسٌ ہے۔ (بَاْسَنَا) بَاْسٌ مضاف نَا ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ۔ بَاْسٌ کے معنی عذاب کے ہیں۔

۱۲ یَرْكُضُوْنَ: وہ لوگ بھاگ رہے ہیں۔ وہ لوگ بھاگنے لگے۔ (یَرْكُضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَكْضٌ ہے۔

۱۳ اُتْرِفْتُمْ: تم کو عیش دیا گیا، تم کو نعمت دی گئی۔ (اُتْرِفْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْرَافٌ ہے۔

۱۵ حَصِیْدًا: کٹی ہوئی کھیتی۔ حَصَادٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر مفعولٌ کے معنی میں ہے، یعنی حَصِیْدٌ، مَحْصُوْدٌ کے معنی میں ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵ خَامِدِیْنَ: بجھنے والے، بجھے ہوئے، یعنی مرے ہوئے پڑے تھے، خُمُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: خَامِدٌ ہے، باب نصر اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ: ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، ہم سچ کو جھوٹ پر پھینک مارتے ہیں (نَقْذِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَذْفٌ ہے، اس میں احقاق حق کو بیان کیا گیا ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۸ يَدْمَغُهٗ: وہ (حق) اس (باطل) کا بھیجا نکال دیتا ہے۔ وہ اس کا سر پھوڑ ڈالتا ہے، یعنی باطل کو کمزور کر کے فنا کر دیتا ہے، اس میں ابطال باطل کو بیان کیا گیا ہے (يَدْمَغُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَمْغٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع باطل ہے۔

۱۸ زَاهِقٌ: ختم ہو جانے والا، مٹ جانے والا۔ زُهُوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ اَلْوَيْلُ: ہلاکت، بربادی۔ خرابی۔

۱۹ لَايَسْتَحْسِرُوْنَ: وہ لوگ تھکتے نہیں ہیں (لَايَسْتَحْسِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْسَارٌ ہے۔

۲۰ لَايَفْتُرُوْنَ: وہ سستی نہیں کرتے ہیں، وہ کوتاہی نہیں کرتے ہیں (لَايَفْتُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فُتُوْرٌ ہے۔

۲۱ اِتَّخَذُوْا آلِهَةً: ان لوگوں نے معبود بنالئے (اِتَّخَذُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ اور مادہ اخ ذ ہے۔ (آلِهَةً) کا واحد اِلٰهٌ ہے، معنی معبود۔

۲۱ يُنْشِرُوْنَ: وہ لوگ زندہ کرتے ہیں۔ (يُنْشِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْشَارٌ ہے۔

۲۴ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ: تم (شرک پر) اپنی دلیل لاؤ (هَاتُوْا) اصل میں اٰتُوْا ہے ہمزہ کو ہاء سے بدل دیا گیا هَاتُوْا ہو گیا۔ هَاتُوْا اَصْلُهٗ اٰتُوْ قُلِبَتِ الْهَمْزَةُ هَاءً (تفسیر مظہری) اٰتُوْا باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ ہے (بُرْهَانٌ) کے معنی دلیل، جمع: بَرَاهِيْنُ ہے۔

۲۶ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ: معزز بندے (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ، معنی بندہ (مُكْرَمُوْنَ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، واحد مُكْرَمٌ اور مصدر اِكْرَامٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۷ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ: وہ اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے ہیں (لَا يَسْبِقُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبْقٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۸ لَا يَشْفَعُوْنَ: وہ سفارش نہیں کر سکتے ہیں۔ (لَا يَشْفَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔

۲۸ اِرْتَضٰى: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) راضی ہوا۔ اس نے پسند کیا۔ (اِرْتَضٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِضَاءٌ ہے۔

۲۸ مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔

۳۰ كَانَتَا رَتْقًا: وہ دونوں (یعنی آسمان و زمین) بند تھے (رَتْقٌ) کے معنی منہ بند، جڑا ہوا، ملا ہوا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ جو یہاں پر اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ رتق کا مطلب بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ پہلے ساتوں آسمان ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ اور ساتوں زمینیں بھی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا۔ اور تمام زمینوں کو بھی ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ اور دوسرے مفسرین کے قول کے مطابق رتق کا مطلب یہ ہے کہ پہلے نہ آسمان سے بارش ہوتی تھی اور نہ زمین سے پیداوار ہوتی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو کھول دیا تو آسمان سے بارش اور زمین سے پیداوار ہونے لگی۔

۳۰ فَفَتَقْنٰهُمَا: ہم نے ان دونوں کو کھول دیا (فَتَقْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْقٌ ہے، معنی پھاڑنا۔ توڑنا۔

رَوَاسِيَ: مضبوط پہاڑ، واحد رَاسِيَةٌ ہے۔

۳۱ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ: کہ وہ (زمین) ان لوگوں کو لے کر حرکت (نہ) کرنے لگے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(تَمِيْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَيْدٌ اور مَيَدَانٌ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَنْ مصدریہ کے بعد لائے نفی مقدر ہے۔ اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔
۳۱	فِجَاجًا سُبُلًا: کشادہ راستے۔ پہلی ترکیب (فِجَاجًا) حال اور (سُبُلًا) ذوالحال ہے، اس میں ذوالحال نکرہ ہے۔ اس لئے ذوالحال کو مؤخر کردیا گیا ہے۔ دوسری ترکیب: (فِجَاجًا) مبدل منہ اور (سُبُلًا) بدل ہے۔ دونوں مل کر مفعول بہ واقع ہے۔ (فِجَاجٌ) کا واحد فَجٌّ ہے، معنی درہ، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ (سُبُلٌ) کا واحد سَبِيْلٌ، اس کے معنی راستہ کے ہیں۔
۳۲	سَقْفًا مَّحْفُوْظًا: محفوظ چھت۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان کو ایسی چھت بنادیا ہے جو ٹوٹنے، گرنے اور شیاطین کے چوری سے آسمانی خبریں سننے سے محفوظ ہے (سَقْفٌ) کے معنی چھت۔ جمع: سُقُوْفٌ ہے۔ (مَحْفُوْظٌ) حِفْظٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	فَلَكٌ: دائرہ، ستاروں کا دائرہ۔ جمع: اَفْلَاكٌ ہے۔
۳۳	يَسْبَحُوْنَ: وہ (سورج اور چاند وغیرہ) تیرتے ہیں، یعنی سورج اور چاند وغیرہ پانی میں تیرنے والے کی طرح اپنے دائرہ میں تیزی سے چلتے ہیں (يَسْبَحُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبَاحَةٌ ہے۔
۳۵	ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ: (ہر جان دار) موت کا مزہ چکھنے والا (ذَآئِقَةٌ) کے معنی چکھنے والی، ذَوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ نفس عربی میں مؤنث ہے۔ اس لئے ذَآئِقَةٌ مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔
۳۵	نَبْلُوْكُمْ: ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں (نَبْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلاءٌ ہے (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۳۶	اِذَا رَاٰكَ: جب وہ (کافر لوگ) آپ کو دیکھتے ہیں (رَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہوگیا ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ اس کے مخاطب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
۳۶	هُزُوًا: ہنسی، مذاق۔ یہ باب فتح سے مصدر ہے، اور اسم مفعول مَهْزُوٌّ کے معنی میں ہے۔ مَهْزُوٌّ کے معنی: وہ شخص جس کا مذاق اڑایا جائے۔
۳۷	سَاُورِيْكُمْ: عنقریب میں تم کو دکھلاؤں گا (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے (اُورِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔
۳۷	لَاتَسْتَعْجِلُوْنِ: تم لوگ مجھ سے جلدی مت طلب کرو (لَاتَسْتَعْجِلُوْا) باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔ آخر میں نون مکسور اصل میں (نِیْ) یائے متکلم کے ساتھ ہے۔ یائے متکلم کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا، اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۳۹	لَایَكُفُّوْنَ: وہ لوگ روک نہیں سکیں گے۔ (لَایَكُفُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَفٌّ ہے۔
۴۰	تَبْهَتُهُمْ: وہ (آگ) ان کو بدحواس کر دے گی (تَبْهَتُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَهْتٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۰	يُنْظَرُوْنَ: ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔ (يُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۴۲ يَكْلَؤُكُمْ: وہ تمہاری حفاظت کرتا ہے (يَكْلَؤُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَلَاءٌ ہے۔

۴۳ يُصْحَبُوْنَ: ان لوگوں کا ساتھ دیا جائے گا۔ (يُصْحَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَحَابَةٌ اور صُحْبَةٌ ہے۔

۴۴ مَتَّعْنَا: ہم نے سامان دیا۔ ہم نے فائدہ پہنچایا۔ (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔

۴۴ نَنْقُصُهَا: ہم اس (زمین) کو گھٹا رہے ہیں۔ (نَنْقُصُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَقْصٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: اَلْاَرْضُ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۴۵ يُنْذَرُوْنَ: وہ لوگ ڈرائے جاتے ہیں۔ (يُنْذَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۴۶ لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ: اگر ان (کافروں) کو پہنچ جائے (مَسَّتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۶ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ: آپ کے پروردگار کے عذاب کا ایک جھونکا۔ (نَفْحَةٌ) کے معنی جھونکا، فَعْلَةٌ کے وزن پر اسم مرۃ ہے، اس کی جمع: نَفَحَاتٌ۔

۴۷ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ: ہم ترازوئیں رکھیں گے، ہم ترازوئیں قائم کریں گے۔ (نَضَعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَضْعٌ ہے (الْمَوَازِيْنَ) کا واحد مِيْزَانٌ ہے، معنی ترازو۔ یہاں میزان کے لئے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا، اس لئے بعض حضرات مفسرین نے کہا کہ اعمال وزن کرنے کے لئے بہت سی ترازوئیں ہوں گی۔ چاہے ہر امت کے لئے الگ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	الگ ترازو ہو یا ہر عمل کے لئے الگ الگ ترازو ہو۔ لیکن جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ ترازو ایک ہی ہوگی، اس کو جمع کے صیغہ کے ساتھ اس لئے لایا گیا ہے کہ وہ بہت سی ترازوؤں کا کام دے گی، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والی ساری مخلوق کے اعمال وہی ایک ترازو وزن کرے گی۔
۴۷	حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ: رائی کا ایک دانہ (حَبَّةٌ) کے معنی دانہ، جمع: حَبَّاتٌ ہے۔ (خَرْدَلٌ) کے معنی رائی (ایک قسم کی سرسوں) جمع: خَرَادِلُ ہے۔
۴۸	اَلْفُرْقَانَ: فیصلہ کی چیز۔ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز، یہ مصدر اسم فاعل فَارِقٌ کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۹	مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۵۱	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات جلد اول پارہ (۱) ص: ۵۸ پر دیکھئے۔
۵۱	رُشْدَهٗ: ان کا (یعنی ابراہیم علیہ السلام کا) حسن فہم، اُن کی نیک راہ، ان کی سمجھ بوجھ۔ (رُشْدٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ہدایت پانا، راہ راست پانا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔
۵۲	اَلتَّمَاثِيْلُ: مورتیاں، مجسمے، واحد تِمْثَالٌ ہے۔
۵۲	عَاكِفُوْنَ: جمنے والے، جمے ہوئے۔ باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد عَاكِفٌ اور مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ ہے۔ اس کے معنی لازم رہنا۔
۵۶	فَطَرَهُنَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان سب کو پیدا فرمایا (فَطَرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۵۷ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ: میں علاج کروں گا تمہارے بتوں کا (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ) میں تمہارے بتوں کی گت بناؤں گا (ترجمہ حضرت تھانویؒ) (لَأَكِيدَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر كَيْدٌ ہے۔ معنی تدبیر کرنا، داؤ کرنا (أَصْنَامٌ) کا واحد: صَنَمٌ معنی بت۔

۵۷ تُوَلُّوا مُدْبِرِينَ: تم لوگ پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے (تُوَلُّوا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (تُوَلُّوا) اصل میں تُوَلُّوْنَ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے (مُدْبِرِينَ) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُدْبِرٌ اور مصدر اِدْبَارٌ ہے۔

۵۸ جَعَلَهُمْ جُذَاذًا: انھوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) ان (بتوں) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (جَعَلَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے، اس کا مرجع: الْأَصْنَامُ ہے (جُذَاذًا) مفعول ثانی ہے، اس کے معنی توڑا ہوا، ٹکڑے کیا ہوا۔ یہ جَذٌّ مصدر سے فُعَال کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ جَذٌّ مصدر باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی کاٹنا، توڑنا۔ بعض حضرات نے کہا: جُذَاذٌ جمع ہے، اس لفظ سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے (تفسیر مظہری)

۶۴ رَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ: وہ لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے۔ (رَجَعُوا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُجُوعٌ ہے۔ (أَنفُسٌ) کا واحد: نَفْسٌ ہے۔

نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ: وہ لوگ اپنے سروں پر اوندھے کر دیئے گئے یعنی وہ لوگ اپنے کفر کی طرف لوٹا دیئے گئے (تفسیر جلالین) اس کا دوسرا ترجمہ یہ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کہ ان لوگوں نے (شرمندگی کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا (بیان القرآن) (نُکِسُوْا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَکْسٌ ہے۔
۶۸	حَرِّقُوْهُ: تم لوگ ان کو (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) جلا دو (حَرِّقُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْقٌ ہے (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔
۶۹	کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا: (اے آگ) تو ٹھنڈی اور سلامت ہو جا، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ کو حکم دیا گیا کہ تو ٹھنڈی ہو جا، لیکن اتنی ٹھنڈی نہیں کہ ٹھنڈک سے تکلیف پہونچنے لگے، بلکہ ایسی معتدل ٹھنڈک ہو، جو خوش گوار معلوم ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے برد کے ساتھ سلام کا لفظ بھی ارشاد فرمایا ہے (کُوْنِیْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر کَوْنٌ ہے۔
۷۰	کَیْدًا: برائی، بُری تدبیر، باب ضرب سے مصدر ہے، معنی تدبیر کرنا، داؤ کرنا۔
۷۱	اَلْاَرْضِ: زمین، ملک۔ اس سے مراد ملک شام ہے (تفسیر جلالین)
۷۲	اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کا مختصر تذکرہ جلد اول پارہ (۱) ص:۶۲ پر دیکھئے۔
۷۲	یَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) ص:۶۱ پر دیکھئے۔
۷۲	نَافِلَةً: سوال سے زیادہ (تفسیر جلالین) یعنی بڑھاپے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹا مانگا تھا، اللہ تعالیٰ نے پوتا بھی دے دیا جو سوال سے زائد تھا۔ اس کا دوسرا ترجمہ پوتا ہے، جیسا کہ بیان القرآن میں لفظ نافلة کا ترجمہ پوتا کیا گیا ہے (نَافِلَةٌ) کے معنی زائد اور پوتا، عطیہ، جمع نَوَافِلُ ہے۔
۷۴	لُوْطًا: حضرت لوط علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۷) ص:۲۵۹ پر دیکھئے۔
۷۴	الْقَرْیَةِ: بستی، اس سے مراد شہر سدوم ہے، جہاں حضرت لوط علیہ السلام رہتے تھے
۷۴	الْخَبٰٓئِثَ: گندے کام، بُرے کام، اس کا واحد خَبِیْثَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۶ نُوْحًا: حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) ص: ۲۰۸ پر دیکھئے۔

۷۶ نَادٰی: انھوں نے (نوح علیہ السلام نے) پکارا، یعنی دُعا کی۔ (نَادٰی) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔

۷۶ اسْتَجَبْنَا: ہم نے دُعا قبول کی۔ (اسْتَجَبْنَا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِجَابَةٌ اور مادہ: ج و ب ہے۔

۷۶ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ: بڑا غم، بڑی پریشانی (الْكَرْب) کے معنی غم، پریشانی۔ جمع: كُرُوْبٌ ہے۔ (الْعَظِيْمُ) عَظَامَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع عِظَامٌ ہے۔

۷۸ دَاوٗدَ: حضرت داؤد علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۲) ص: ۱۰۷ پر دیکھئے۔

۷۸ سُلَيْمٰنَ: حضرت سلیمان علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) ص: ۵۳ پر دیکھئے۔

۷۸ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ: کھیت کے بارے میں وہ دونوں فیصلہ کر رہے ہیں۔ کھیت کے بارے میں وہ دونوں فیصلہ کرنے لگے۔ (يَحْكُمٰنِ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر حُكْمٌ ہے (الْحَرْثُ) کے معنی کھیت، اور کھیتی، مصدری معنی کھیتی کرنا۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۸ نَفَشَتْ: وہ (یعنی قوم کی بکریاں کھیت میں) چر گئیں (نَفَشَتْ) باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَفْشٌ ہے۔

۷۹ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ: ہم نے سلیمان کو وہ فیصلہ سمجھا دیا (فَهَّمْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْهِيْمٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع الْحُكُوْمَةُ ہے، جس کے معنی فیصلہ کے ہیں۔

۷۹ سَخَّرْنَا: ہم نے تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۸۰	صَنْعَةَ لَبُوْسٍ: لباس کا بنانا، زرہ کا بنانا۔ (صَنْعَةٌ) کے معنی پیشہ، کاریگری، مصدری معنی بنانا۔ (لَبُوْسٌ) کے معنی لباس، زرہ۔
۸۰	لِتُحْصِنَكُمْ: تاکہ وہ تمہارا بچاؤ کرے، تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرے۔ (تُحْصِنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۸۰	بَأْسِكُمْ: تمہاری لڑائی۔ بَأْسٌ کے معنی لڑائی۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔
۸۱	عَاصِفَةً: تیز چلنے والی ہوا، آندھی۔ عَصْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع عَاصِفَاتٌ اور عَوَاصِفُ ہے۔
۸۲	يَغُوْصُوْنَ: وہ (جن) غوطہ لگاتے ہیں (لگاتے تھے) (يَغُوْصُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَوْصٌ ہے۔
۸۳	اَيُّوْبَ: حضرت ایوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) ص: ۲۰۹ پر دیکھئے۔
۸۳	مَسَّنِيَ الضُّرُّ: مجھ کو تکلیف پہنچی ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ (نِيْ) نون وقایہ یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (ضُرٌّ) کے معنی تکلیف، پریشانی، جمع اَضْرَارٌ ہے۔
۸۴	اِسْتَجَبْنَا: ہم نے دعا قبول کی۔ (اِسْتَجَبْنَا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۸۴	كَشَفْنَا: ہم نے دور کردیا۔ (كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ ہے۔
۸۵	اِسْمٰعِيْلَ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) ص: ۶۲ پر دیکھئے۔
۸۵	اِدْرِيْسَ: حضرت ادریس علیہ السلام ایک مشہور پیغمبر ہیں۔ حضرت شیث علیہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ قرآنِ کریم میں دو جگہ حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر ہے۔ ایک مرتبہ سورۂ مریم میں اور دوسری مرتبہ سورۂ انبیاء میں آپ کا تذکرہ ہے۔ سورۂ انبیاء میں آپ کی صفت صبر کو بیان کیا گیا ہے۔ اور سورۂ مریم میں آپ کے سچے نبی ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بلند مقام کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اہل علم کے درمیان مشہور ہے کہ دنیا میں نجوم وحساب کا علم، قلم سے لکھنا، کپڑا سینا، ناپ تول کے آلات اور ہتھیاروں کا بنانا حضرت ادریس علیہ السلام نے ایجاد کیا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنے دور کے انسانوں کو ایک خدا کے ماننے اور اسی کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ ان کو عذابِ آخرت سے بچانے اور نیک اعمال سے سنوارنے کی تلقین کی، اور آپ نے ان کو پاکبازی اختیار کرنے اور عدل وانصاف سے کام لینے پر زور دیا۔ لوگوں کو نماز کی ادائیگی کا بھی حکم دیا اور اس کے طور طریقے سکھائے، آپ نے ہر مہینہ کے مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا اور دشمنانِ دین کا مقابلہ کرنے کی بھی ہدایت کی۔
۸۵	ذَاالْكِفْلِ: حضرت ذوالکفل علیہ السلام انبیائے علیہم السلام کی مقدس جماعت میں سے ہیں، قرآنِ کریم میں حضرت ذوالکفل کا دو جگہ ذکر آیا ہے۔ ایک جگہ سورۂ انبیاء اور دوسری جگہ سورۂ ص میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ذوالکفل کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ بہت صالح اور نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمایا ہے، اس کے علاوہ آپ کے حالات نہ کسی آیتِ کریمہ میں بیان کیے گئے اور نہ کسی صحیح روایت میں کوئی تفصیل ملتی ہے۔ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے بارے میں اختلاف ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے یا محض ولی تھے۔ لیکن محققین کی رائے یہ ہے کہ آپ نبی تھے۔ اسلوب قرآنی کے مطابق انبیاء علیہم السلام کی جماعت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	میں آپ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ کی نبوت کا قول راجح ہے۔
۸۷	ذَا النُّوْنِ: مچھلی والا، اس سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں۔ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مچھلی والا فرمایا۔ حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۱) ص: ۳۸۵ پر دیکھئے۔ (ذَا) یہ اُذْکُرْ فعل محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ حالتِ رفع میں ذُوْ استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی (والا) اس کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع: ذَوُوْنَ ہے۔ (النُّوْنِ) مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اس کے معنی مچھلی۔ جمع: نِیْنَانٌ اور اَنْوَانٌ ہے۔
۸۷	مُغَاضِبًا: خفا ہو کر، ناراض ہو کر۔ خفا ہونے کی حالت میں، ناراض ہونے کی حالت میں۔ (مُغَاضِبٌ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر مُغَاضَبَۃٌ ہے۔
۸۷	لَنْ نَقْدِرَ: ہم کوئی دارو گیر نہیں کریں گے۔ (لَنْ نَقْدِرَ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۸۷	نَادٰی: انھوں نے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام نے) پکارا، یعنی دعا فرمائی۔ (نَادٰی) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔ مذکورہ واقعہ میں حضرت یونس علیہ السلام سے کسی حکم الٰہی کی مخالفت نہیں ہوئی، صرف اجتہاد میں غلطی ہوئی جو امت کے لئے معاف ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کی اعلیٰ درجہ کی تربیت مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت یونس علیہ السلام کو یہ آزمائش پیش آئی۔
۸۷	الظُّلُمٰتِ: تاریکیاں، اندھیرے۔ واحد: ظُلْمَۃٌ ہے۔ یہاں ظلمات کو جمع استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے مراد (۱) رات کی تاریکی (۲) دریا کی تاریکی (۳) مچھلی کے پیٹ کی تاریکی ہے (تفسیر مظہری)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۷ سُبْحٰنَكَ: آپ پاک ہیں۔ آپ بے عیب ہیں۔ یہ اُسَبِّحُ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

۸۹ زَكَرِيَّا: حضرت زکریا علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۳) ص: ۱۳۱ پر دیکھیے۔

۸۹ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا: آپ مجھ کو تنہا نہ چھوڑیئے۔ آپ مجھ کو لاوارث نہ رکھئے، یعنی آپ مجھے فرزند عطا فرما دیجئے جو میرا دینی وارث ہو۔ (لَا تَذَرْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ کے معنی چھوڑنا، اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔ (نِیْ) نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (فَرْدٌ) کے معنی اکیلا، تنہا، جمع: اَفْرَادٌ ہے۔

۹۰ وَهَبْنَا: ہم نے عطا کیا۔ (وَهَبْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَهْبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

۹۰ يَحْيٰى: حضرت یحییٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۳) ص: ۱۳۲ پر دیکھیے۔

۹۰ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ: ہم نے ان کے لئے ان کی بیوی کو (جو بانجھ تھیں) اولاد کے قابل بنا دیا۔ (اَصْلَحْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاحٌ معنی اچھا کرنا، درست کرنا۔

۹۰ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ: وہ لوگ دوڑتے تھے۔ (كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ) باب مفاعلة سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُسَارَعَةٌ ہے۔

۹۰ رَغَبًا وَّرَهَبًا: امید اور خوف کی حالت میں، امید اور خوف کرتے ہوئے، یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

۹۰ خٰشِعِيْنَ: عاجزی کرنے والے۔ كَانُوْا کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اس کا مصدر خُشُوْعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۱ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا: اس نے قابو میں رکھی اپنی شہوت، انہوں نے (یعنی حضرت مریم نے) اپنی شرم گاہ کی (مردوں سے) حفاظت کی (نکاح سے بھی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اور ناجائز سے بھی) (اَحْصَنَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ ہے (فَرْجٌ) کے معنی شرم گاہ۔ جمع: فُرُوْجٌ۔
۹۱	نَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا: ہم نے پھونک دی اس عورت میں اپنی روح۔ ہم نے ان میں (بواسطہ جبرئیل علیہ السلام) اپنی روح پھونک دی (جس سے ان کو بے شوہر کے حمل رہ گیا) (نَفَخْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَفْخٌ ہے۔ (رُوْحِنَا) ترکیب اضافی ہے (رُوْحٌ) کے معنی روح، جان، جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔
۹۲	اُمَّتُكُمْ: تمہارا دین، تمہارا طریقہ، تمہاری ملت (اُمَّةٌ) کے معنی جماعت، گروہ، طریقہ، یہاں اس سے دین مراد ہے (تفسیر جلالین) اس کی جمع: اُمَمٌ ہے۔
۹۲	اُمَّةً وَّاحِدَةً: ایک دین ہونے کی حالت میں، یہ حال لازمہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال لازمہ وہ حال ہے جو اپنے ذوالحال سے کبھی جدا نہ ہو۔
۹۳	تَقَطَّعُوْا: ان لوگوں نے اختلاف کرلیا۔ وہ لوگ متفرق ہوگئے۔ (تَقَطَّعُوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقَطُّعٌ ہے۔
۹۴	كُفْرَانٌ: اکارت، رائیگاں (كُفْرَانٌ) باب نصر سے مصدر ہے، انکار کرنا، ناشکری کرنا۔
۹۶	يَاْجُوْجُ مَاْجُوْجُ: ان کی تفصیل سورۂ کہف آیت (۹۴) میں دیکھئے۔
۹۶	حَدَبٌ: بلندی، اونچائی، یہ باب سمع سے مصدر ہے، اس کے اصلی معنی کبڑا ہونا
۹۶	يَنْسِلُوْنَ: وہ لوگ دوڑ رہے ہوں گے۔ وہ لوگ پھسل رہے ہوں گے۔ (يَنْسِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَسْلٌ ہے۔
۹۷	شَاخِصَةٌ: پھٹی کی پھٹی رہ جانے والی (آنکھیں) کھلی کی کھلی رہ جانے والی (آنکھیں) (شَاخِصَةٌ) شُخُوْصٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۹۸	حَصَبُ جَهَنَّمَ: دوزخ کا ایندھن۔ (حَصَبٌ) کے معنی ایندھن۔
۹۸	وَارِدُوْنَ: آنے والے، اترنے والے۔ وُرُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: وَارِدٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۰	زَفِيْرٌ: چیخنا، چلانا، شور کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۰۲	حَسِيْسَهَا: اس (دوزخ) کی آہٹ۔ (حَسِيْسٌ) کے معنی آہٹ، آہستہ آواز (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، اس کا مرجع: جَهَنَّم ہے۔
۱۰۳	اَلْفَزَعُ الْاَكْبَرُ: بڑی گھبراہٹ، اس سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) یعنی دوسری مرتبہ صور پھونکنے سے زندہ ہونے پر عام لوگوں کو جو بڑی گھبراہٹ پیش آئے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اس سے محفوظ رکھیں گے۔
۱۰۳	تَتَلَقّٰهُمْ: وہ (فرشتے) ان کا استقبال کریں گے۔ (تَتَلَقّٰى) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَلَقِّىْ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۱۰۴	نَطْوِىْ: ہم لپیٹ دیں گے (نَطْوِىْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَیٌّ ہے۔
۱۰۴	كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ: لکھے ہوئے مضامین کے کاغذ کو لپیٹنے کی طرح۔ (طَیٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی لپیٹنا۔ (اَلسِّجِلُّ) کے معنی صحیفہ (تفسیر مظہری) رجسٹر، کاغذ۔ امام راغب فرماتے ہیں کہ سِجِل ایک پتھر کو کہتے تھے جس پر لکھا جاتا تھا، پھر ہر اس چیز کو کہا جانے لگا جس پر لکھا جائے (اَلْكُتُبُ) لکھے ہوئے مضامین، لکھی ہوئی چیزیں، واحد: كِتَابٌ ہے اس کے معنی لکھا ہوا۔
۱۰۴	بَدَاْنَا: ہم نے شروع کیا، ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا۔ (بَدَاْنَا) باب فتح سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَدَمٌ ہے۔
۱۰۴	نُعِیْدُہٗ: ہم اس کو دوسری مرتبہ پیدا کریں گے (نُعِیْدُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعَادَۃٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع خَلْقٍ ہے جو ما قبل میں مذکور ہے۔
۱۰۵	اَلْاَرْضَ: زمین۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں زمین سے مراد جنت کی زمین ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں زمین سے مراد عام زمین ہے۔ دنیا کی زمین ہو یا جنت کی زمین، ہر ایک کو مراد لے سکتے ہیں۔
۱۰۶	بَلٰغًا: (ہدایت کا) کافی مضمون۔ بُلُوْغٌ سے اسم مصدر ہے، معنی کافی ہونا، یہ لفظ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۰۷	رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ: تمام دنیا والوں پر مہربانی کرنے کے لئے۔ اس حال میں کہ آپ تمام دنیا والوں کے لئے رحمت ہیں، یہ ترکیب میں مفعول لہ ہے۔ اور اس کو حال بنانا بھی درست ہے (تفسیر مظہری) سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ انس ہوں یا جن۔ مؤمن ہوں یا کافر۔ اس لئے کہ آپ کی برکت سے اس امت کے کافر عمومی عذاب سے محفوظ ہو گئے ہیں، جیسے خسف یعنی زمین میں دھنسا دینا، مسخ یعنی صورت کو بدل دینا اور استیصال یعنی کسی عذاب کے ذریعہ تمام کافروں کو نیست و نابود کر دینا۔ ان تمام عذابوں کو اللہ تعالیٰ نے کافروں سے اٹھا لیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حیثیت سے بھی سارے جہان کے لئے رحمت ہیں کہ آپ تمام لوگوں کو سعادت عظمیٰ کی دعوت دے رہے ہیں۔ جو شخص آپ پر ایمان لے آئے اس کے لئے آپ دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں رحمت ہیں، اور جو شخص کفر پر جما رہے اس کے لئے آپ صرف دنیا میں رحمت ہیں۔ اس لئے آپ کی رحمت مؤمن اور کافر سب کے لئے عام ہے (تفسیر صاوی)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اگر کوئی بے وقوف اس رحمت عامہ سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کا قصور ہے۔ آفتاب عالم تاب سے روشنی اور گرمی کا فیضان ہر طرف پہنچتا ہے، لیکن کوئی شخص اپنے اوپر تمام دروازے اور سوراخ بند کر لے تو یہ اس کی دیوانگی ہوگی۔ آفتاب کے عموم فیض میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا حلقۂ فیض اس قدر وسیع ہے کہ جو محروم القسمت مستفید نہ ہونا چاہے اس کو بھی بے اختیار کسی نہ کسی درجہ میں رحمت کا حصہ پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ آپ کے بیان فرمودہ تہذیب وانسانیت کے اصول وضوابط کی عام اشاعت سے ہر مسلم اور کافر اپنے اپنے ذوق کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عام اخلاق کے علاوہ کافروں سے آپ کا جہاد کرنا بھی مجموعۂ عالم کے لئے سراسر رحمت تھا۔ کیوں کہ اس کے ذریعہ اس رحمت کبریٰ کی حفاظت ہوتی تھی۔ جس کے آپ حامل بن کر تشریف لائے تھے (تفسیر عثمانی)
۱۰۹	اٰذَنْتُکُمْ: میں نے تم کو خبر کر دی، میں نے تم کو اطلاع کر دی (اٰذَنْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِیْذَانٌ ہے (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۱۰	اَلْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ: پکار کر کہی ہوئی بات (اَلْجَهْرُ) باب فتح سے مصدر ہے۔ اسم مفعول کے معنی میں ہے (اَلْقَوْلُ) بات جمع اَقْوَالٌ ہے۔
۱۱۰	تَكْتُمُوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تَكْتُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کَتْمٌ ہے۔
۱۱۱	فِتْنَةٌ: امتحان، آزمائش، جمع فِتَنٌ ہے۔
۱۱۲	اَلْمُسْتَعَانُ: مدد طلب کیا ہوا۔ وہ جس سے مدد طلب کی جائے۔ اِسْتِعَانَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب استفعال سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْحَجّ

اس سورت کے مکی اور مدنی ہونے میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے دونوں روایتیں منقول ہیں۔ جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ سورت مکی اور مدنی آیات سے مخلوط سورت ہے۔ قرطبی نے اسی کو اصح قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اس سورت کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ اس کی آیات کا نزول بعض کا رات میں، بعض کا دن میں، بعض کا سفر میں، بعض کا حضر میں، بعض کا مکہ مکرمہ میں، بعض کا مدینہ منورہ میں، بعض کا جنگ و جہاد کی حالت میں اور بعض کا صلح وامن کی حالت میں ہوا ہے۔ اس سورت میں بعض آیتیں ناسخ ہیں اور بعض منسوخ، بعض محکم ہیں اور بعض متشابہ ہیں، کیوں کہ تمام اصناف تنزیل پر یہ سورت مشتمل ہے (معارف القرآن) اس سورت میں حج اور افعال حج طواف اور قربانی وغیرہ کی تفصیل بیان کی گئی۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ حج ہے۔

آیت نمبر	
۲	تَذْهَلُ: وہ (دودھ پلانے والی عورت) بھول جائے گی (تَذْهَلُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَهْلٌ اور ذُهُوْلٌ ہے۔
۲	مُرْضِعَةٍ: دودھ پلانے والی عورت۔ (مُرْضِعَةٍ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کی جمع: مُرْضِعَاتٌ اور مَرَاضِعُ ہے۔ اور مصدر اِرْضَاعٌ استعمال ہوتا ہے۔
۲	اَرْضَعَتْ: اس عورت نے دودھ پلایا۔ (اَرْضَعَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ ہے۔
۲	تَضَعُ: وہ ڈال دے گی، وہ جن دے گی۔ (تَضَعُ) باب فتح سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔

۲ سُکٰرٰی: نشہ کی حالت میں، نشہ میں مست۔ سُکْرٌ مصدر سے فُعَالٰی کے وزن پر جمع مکسر ہے، اس کا واحد: سَکْرَانُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، مصدری معنی مست ہونا، مدہوش ہونا۔

۳ یُجَادِلُ: وہ جھگڑتا ہے۔ (یُجَادِلُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔

۳ مَرِیْدٍ: سرکش، نافرمان۔ مُرُوْدٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَرَدَاءُ ہے۔

۴ تَوَلَّاهُ: اس نے اس (شیطان) سے دوستی کی۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴ عَذَابِ السَّعِیْرِ: دوزخ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا، جمع: اَعْذِبَةٌ (السَّعِیْرُ) کے معنی دوزخ۔ دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۵ عَلَقَةٍ: جما ہوا خون، خون کا لوتھڑا۔ جمع: عَلَقٌ ہے۔

۵ مُضْغَةٍ: گوشت کی بوٹی، جمع: مُضَغٌ ہے۔

۵ مُخَلَّقَةٍ: پیدا کی ہوئی، نقشہ بنی ہوئی۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ مصدر تَخْلِیْقٌ ہے۔

۵ نُقِرُّ: ہم ٹھہراتے ہیں۔ (نُقِرُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْرَارٌ ہے۔

۵ الْاَرْحَام: بچہ دانیاں۔ اس کا واحد رَحْمٌ، رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔

۵ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ: تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔ (لِتَبْلُغُوْا) شروع میں لام

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	تعلیل ہے (تَبْلُغُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بُلُوْغ ہے۔ (اَشُدَّ) کے معنی قوت، طاقت، جوانی۔ علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ یہ ایسی جمع ہے جس کا واحد استعمال نہیں ہوتا ہے۔
۵	یُتَوَفّٰی: وہ وفات پا جاتا ہے۔ وہ وفات دیا جاتا ہے۔ (یُتَوَفّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفّی ہے۔
۵	اَرْذَلِ الْعُمُرِ: نکمی عمر، ناکارہ عمر، (اَرْذَلُ) رَذَالَةٌ مصدر سے اسم التفضیل واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے (الْعُمُرُ) کے معنی عمر، زندگی، جمع: اَعْمَارٌ ہے۔
۵	هَامِدَةً: خشک زمین۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر هُمُوْدٌ ہے۔
۵	اِهْتَزَّتْ: اس نے حرکت کی۔ وہ جھومنے لگی۔ (اِهْتَزَّتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْتِزَازٌ ہے۔
۵	رَبَتْ: وہ ابھری، وہ بڑھی۔ (رَبَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رِبَاءٌ اور رُبُوٌّ ہے۔ معنی بڑھنا، زیادہ ہونا۔
۵	اَنْبَتَتْ: اس نے اگایا۔ (اَنْبَتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۵	بَهِيْجٍ: خوش نما، بارونق، تروتازہ، بَهَاجَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	یَبْعَثُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔ (یَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۸	کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ: روشن کتاب، (کِتَابٌ) کے معنی کتاب، لکھی ہوئی چیز، جمع: کُتُبٌ ہے۔ (مُنِیْرٌ) کے معنی روشن ہونے والا، روشن کرنے والا۔ باب افعال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر اِنَارَۃٌ ہے معنی روشن ہونا، روشن کرنا، لازم اور متعدی دونوں استعمال ہوتا ہے۔
۹	ثَانِيَ عِطْفِهٖ: اپنی کروٹ موڑ کر یعنی تکبر کرتے ہوئے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (ثَانِيَ) ثَنْيٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (عِطْفٌ) کے معنی پہلو، کروٹ، جمع: اَعْطَافٌ ہے۔ (ثَنٰى عِطْفَهٗ) کے معنی اس نے اعراض کیا۔
۹	خِزْيٌ: رسوائی، ذلت۔ (خِزْيٌ) باب سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی ذلیل ہونا، رسوا ہونا۔
۹	نُذِيْقُهٗ: ہم اس کو چکھائیں گے (نُذِيْقُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۹	عَذَابَ الْحَرِيْقِ: آگ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا، اس کی جمع: اَعْذِبَةٌ ہے۔ (اَلْحَرِيْقُ) کے معنی آگ، حَرْقٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	يَعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ: وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے کنارے پر (يَعْبُدُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِبَادَةٌ ہے۔ (حَرْفٌ) کے معنی کنارہ، جمع: حُرُوْفٌ اور اَحْرُفٌ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں مقیم ہو گئے، تو بعض ایسے لوگ بھی آ کر مسلمان ہو جاتے تھے جن کے دل میں ایمان کی پختگی نہیں تھی۔ اگر اسلام لانے کے بعد اس کی اولاد اور مال میں ترقی ہو گئی تو کہتا تھا کہ یہ دین اچھا ہے، اور اگر اس کے خلاف ہوا تو کہتا تھا کہ یہ دین برا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، کہ یہ لوگ ایمان کے ایک کنارہ پر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

کھڑے ہیں۔ اگر ان کو ایمان کے بعد دنیوی راحت اور مال و سامان مل گیا تو اسلام پر جم گئے اگر وہ بطور آزمائش کسی تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہو گئے تو دین سے پھر گئے۔

۱۳ اَلْمَوْلٰی: کارساز۔ جمع: اَلْمَوَالِیْ ہے۔

۱۳ اَلْعَشِیْرُ: رفیق، دوست، جمع: عُشَرَآءُ ہے۔

۱۵ فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ: تو چاہئے کہ وہ شخص ایک رسی تان لے۔ فاء برائے عطف ہے۔ (لِیَمْدُدْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (سَبَبٌ) کے معنی رسی، جمع: اَسْبَابٌ ہے۔

۱۵ یَغِیْظُ: وہ غصہ دلاتا ہے۔ (یَغِیْظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَیْظٌ ہے۔

۱۷ اَلصّٰبِئِیْنَ: صابئین، واحد صَابِئٌ ہے۔ اس کی تفصیل جلد اول پارہ (۱) ص: ۴۳ پر دیکھئے۔

۱۷ اَلنَّصٰرٰی: نصرانی لوگ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو نصرانی کہتے ہیں۔ واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۱۷ اَلْمَجُوْسَ: آتش پرست، آگ کی پرستش کرنے والے، واحد مَجُوْسِیٌّ ہے۔

۱۸ اَلنُّجُوْمُ: ستارے، واحد نَجْمٌ ہے۔

۱۸ اَلْجِبَالُ: پہاڑ، واحد: جَبَلٌ ہے۔

۱۸ اَلشَّجَرُ: درخت، جمع: اَشْجَارٌ ہے۔

۱۸ اَلدَّوَآبُّ: چوپائے، واحد: دَآبَّةٌ ہے۔

۱۸ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ: جس شخص کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے (یُهِنْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهَانَةٌ ہے۔ یُهِنْ اصل میں یُهِیْنُ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے اس کا نون ساکن ہو گیا۔ اور یاء پہلے سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ساکن ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی بنا پر یاء گر گئی، یُہِنْ ہو گیا۔
۱۸	مُکْرِمٍ: عزت کرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِکْرَامٌ۔
۱۹	خَصْمٰنِ: دو جھگڑنے والے۔ یہ خَصْمٌ کا تثنیہ ہے۔
۱۹	اِخْتَصَمُوْا: ان لوگوں نے اختلاف کیا۔ (اِخْتَصَمُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔
۱۹	یُصَبُّ: وہ ڈالا جائے گا۔ (یُصَبُّ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَبٌّ ہے۔
۱۹	الْحَمِیْمُ: کھولتا ہوا پانی، تیز گرم پانی۔
۲۰	یُصْهَرُ: وہ پگھلایا جائے گا، وہ پگھل جائے گا۔ (یُصْهَرُ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَهْرٌ ہے۔
۲۰	الْجُلُوْدُ: کھالیں، واحد: جِلْدٌ ہے۔
۲۱	مَقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ: لوہے کے گرز، لوہے کے ہتھوڑے۔ (مَقَامِعُ) کے معنی ہتھوڑے، گرز۔ اس کا واحد: مِقْمَعَةٌ ہے۔ (حَدِیْدٌ) کے معنی لوہا۔
۲۳	یُحَلَّوْنَ: وہ لوگ پہنائے جائیں گے۔ (یُحَلَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِیَةٌ ہے۔
۲۳	اَسَاوِرَ: کنگن۔ اس کا واحد: سِوَارٌ ہے۔
۲۴	هُدُوْا: ان لوگوں کو ہدایت دی گئی۔ ان لوگوں کو رہنمائی کی گئی۔ (هُدُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هِدَایَةٌ اور هُدًی ہے۔
۲۵	اَلْعَاکِفُ: رہنے والا، ٹھہرنے والا، باشندہ، عَکْفٌ اور عُکُوْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	اَلْبَادِ: باہر سے آنے والا۔ بَدَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر باب نصر سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | استعمال ہوتا ہے۔(اَلْبَادِ) اصل میں اَلْبَادِیْ ہے۔ تخفیف کے لئے یاء کو حذف کردیا گیا، اور کسرہ کو باقی رکھا گیا تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۲۵ | اِلْحَادٍ: ٹیڑھی راہ اختیار کرنا، خلاف دین کام کرنا۔ کجروی کرنا۔ بے دینی کرنا۔ یہ باب افعال سے مصدر ہے۔

۲۶ | بَوَّأْنَا: ہم نے (خانۂ کعبہ کی) جگہ ٹھیک کردی۔ ہم نے (خانۂ کعبہ کی) جگہ بتلادی (اس لئے کہ اس وقت خانۂ کعبہ بنا ہوا نہیں تھا) (بَوَّأْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَةٌ ہے۔

۲۶ | اَلطَّآئِفِیْنَ: طواف کرنے والے۔ طَوَافٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد: طَائِفٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ | اَلْقَآئِمِیْنَ: قیام کرنے والے، قِیَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: قَائِمٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

| اَلرُّکَّعِ السُّجُوْدِ: رکوع اور سجدہ کرنے والے (رُکَّعٌ) رُکُوْعٌ مصدر سے جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد رَاکِعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (سُجُوْدٌ) اس کا واحد: سَاجِدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر بھی سُجُوْدٌ ہے۔ جمع مکسر اور مصدر دونوں ایک ہی وزن پر ہیں۔

۲۷ | اَذِّنْ: تم اعلان کردو۔ (اَذِّنْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاْذِیْنٌ ہے۔

۲۷ | یَاْتُوْكَ: لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔ (یَاْتُوْا) اصل میں یَاْتُوْنَ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۲۷ | رِجَالًا: پیادہ، پیدل۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (رِجَالٌ) کا واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر رَاجِلٌ ہے، یہ رَجْلٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷ ضَامِرٍ: دبلا، دبلی، لاغر، ضُمُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ ضَامِرٌ کا لفظ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے، جیسے جَمَلٌ ضَامِرٌ اور نَاقَةٌ ضَامِرٌ مستعمل ہے۔ اس کی جمع: ضُمَّرٌ اور ضَوَامِرُ ہے۔

۲۷ فَجٍّ عَمِيْقٍ: دور دراز راستہ، (فَجٌّ) کے معنی درہ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ، جمع: فِجَاجٌ ہے۔ (عَمِيْقٌ) کے معنی گہرا۔ یہاں پر دور دراز مراد ہے، عُمْقٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۲۸ لِيَشْهَدُوْا: تاکہ وہ لوگ حاضر ہوں۔ شروع میں لام تعلیل ہے (لِيَشْهَدُوْا) اصل میں يَشْهَدُوْنَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر شُهُوْدٌ ہے۔

۲۸ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ: مقررہ ایام، چند دن جو معین ہیں، بعض کے نزدیک ذی الحجہ کا پہلا عشرہ اور بعض کے نزدیک قربانی کے دن یعنی دسویں، گیارہویں، بارہویں ذی الحجہ مراد ہے، ان دنوں میں ذکر کی بڑی فضیلت آئی ہے (تفسیر عثمانی)۔

۲۸ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ: مویشی چوپائے۔ (بَهِيْمَةٌ) کے معنی چوپایہ، جمع: بَهَائِمُ ہے (الْاَنْعَامُ) کے معنی چوپائے، مویشی، پالتو جانور، اونٹ، واحد: نَعَمٌ ہے۔

۲۸ الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ: مصیبت زدہ محتاج، بدحال محتاج۔ (الْبَآئِسُ) بُؤْسٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع بھی بُؤْسٌ آتی ہے۔ (الْفَقِيْرُ) محتاج۔ فَقَارَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: فُقَرَآءُ آتی ہے۔

۲۹ لِيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ: ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنا میل کچیل دور کریں، یعنی اپنا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	احرام کھول ڈالیں، سر منڈالیں یا بال کتروادیں اور ناخن اور لب بنوالیں (بیان القرآن) (لِيَقْضُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قضاءٌ ہے۔ (تَفَثٌ) کے معنی میل کچیل۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی میل کچیل غالب ہونا۔
۲۹	لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ: وہ لوگ اپنی منتیں پوری کریں۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے واجبات پورے کریں۔ یعنی نذر سے قربانی وغیرہ واجب کرلی ہو یا بغیر نذر کے پہلے ہی جو افعال حج واجب ہیں جیسے رمی جمار جو منیٰ میں ہوتی ہے۔ ان سب کو پورا کریں۔ (لْيُوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْفَآءٌ ہے۔ (نُذُوْرٌ) کے معنی نذریں، منتیں، واحد نَذْرٌ ہے۔
۲۹	لْيَطَّوَّفُوْا: ان لوگوں کو چاہئے کہ طواف کریں۔ اس سے مراد طواف زیارت ہے جو حج میں فرض ہے۔ (لْيَطَّوَّفُوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِطَّوُّفٌ ہے جو اصل میں تَطَوُّفٌ ہے۔
۲۹	الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ: قدیم گھر، آزاد گھر اس سے مراد خانہ کعبہ ہے۔ خانہ کعبہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو تمام حملہ آوروں کی دست درازی سے آزاد رکھا ہے۔ اس اعتبار سے خانہ کعبہ میں قدیم ہونا اور آزاد ہونا دونوں وصف پائے جاتے ہیں۔ اس لئے کعبہ شریف کو بیت عتیق کہا گیا ہے۔ (الْبَيْتُ) کے معنی گھر، جمع بُيُوْتٌ ہے۔ (عَتِيْقٌ) کے معنی آزاد۔ عِتْقٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، یہ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اور (عَتِيْقٌ) کے معنی پرانا۔ یہ عَتَاقَةٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۰	اِجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ: تم لوگ گندگی یعنی بتوں سے بچو۔ (اِجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (الرِّجْسَ) گندگی، ناپاکی، جمع: اَرْجَاسٌ ہے۔ یہاں رجس سے بت مراد ہیں، (مِنَ) بیانیہ ہے (الْاَوْثَانِ) کے معنی بت۔ واحد وَثَنٌ ہے۔

۳۰ قَوْلَ الزُّوْرِ: جھوٹی بات (سے بچو) قَوْلٌ کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ (زُوْرٌ) کے معنی جھوٹ، باطل۔

۳۱ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونے والے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے۔ (حُنَفَآءُ) کا واحد حَنِیْفٌ ہے۔ حَنْفٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ: وہ آسمان سے گر پڑا (خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے (السَّمَاءُ) کے معنی آسمان، جمع: سَمٰوٰتٌ ہے۔

۳۱ تَخْطَفُهُ الطَّيْرُ: پرندے اس کو اچک لیتے ہیں (تَخْطَفُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَطْفٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (الطَّيْرُ) پرندہ، پرندے، واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ طَيَرَانٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۳۱ تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ: ہوا اس کو پھینک دیتی ہے، ہوا اس کو گرا دیتی ہے (تَهْوِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوِیٌّ اور هُوِیٌّ ہے۔ معنی اوپر سے نیچے گرانا۔ فعل مذکور لازم ہے، باء کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے۔ (الرِّيْحُ) کے معنی ہوا۔ اس کی جمع: رِيَاحٌ اور اَرْيَاحٌ ہے۔

۳۱ مَكَانٍ سَحِيْقٍ: دور دراز جگہ۔ (مَكَانٌ) کے معنی جگہ، یہ کَوْنٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، اس کی جمع: اَمْكِنَةٌ ہے۔ (سَحِيْقٌ) کے معنی دور۔ سُحْقٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۲ شَعَآئِرَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی نشانیاں (شَعَآئِرُ) کے معنی نشانیاں، واحد: شَعِيْرَةٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہے۔ یہاں شعائر سے مراد وہ جانور ہیں جن کی قربانی حرم میں کی جائے۔ اور تعظیم شعائر سے مراد ان جانوروں کو خوب کھلا پلا کر فربہ کرنا ہے (تفسیر مظہری)
۳۳	مَحِلُّهَا: اس کے حلال (یعنی ذبح) ہونے کی جگہ (مَحِلٌّ) حلالٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: شعائر یعنی حرم میں قربانی والے جانور ہیں۔
۳۳	الْبَيْتِ الْعَتِيقِ: قدیم گھر، یعنی خانۂ کعبہ۔ یہاں قربانی کے مسئلہ میں اس سے مراد پورا حرم ہے (تفسیر جلالین) بیت عتیق کی تفصیل سورۂ حج آیت (۲۹) میں دیکھئے۔
۳۴	مَنْسَكًا: قربانی۔ جمع: مَنَاسِكُ ہے۔
۳۴	بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ: سورۂ حج آیت (۲۸) میں دیکھئے۔
۳۴	الْمُخْبِتِينَ: عاجزی کرنے والے، فرماں برداری کرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُخْبِتٌ اور مصدر اِخْبَاتٌ ہے۔
۳۵	وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ: ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے اس کا ترجمہ مستقبل سے کیا گیا ہے۔ (وَجِلَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَجَلٌ ہے۔ (قُلُوبٌ) کا واحد: قَلْبٌ ہے، معنی دل۔
۳۵	الْمُقِيمِي الصَّلٰوةِ: نماز کی پابندی کرنے والے۔ الْمُقِيمِي اصل میں الْمُقِيمِينَ ہے۔ یہ مضاف ہے، اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ اور اضافت لفظیہ کی بنا پر لام تعریف کا لانا درست ہے۔
۳۶	الْبُدْنَ: قربانی کے اونٹ اور گائے۔ اس کا واحد: بَدَنَةٌ ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بدنۃ کا لفظ اونٹ اور گائے دونوں کے لئے استعمال ہوتا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بدنۃ کا اطلاق صرف اونٹ پر ہوتا ہے (تفسیر مظہری)
۳۶	صَوَافَّ: قطار باندھنے والیاں، صف بستہ۔ اس کا واحد: صَافَّةٌ ہے۔ صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	اِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا: جب ان کی کروٹ گر پڑے۔ یعنی وہ جانور کروٹ کے بل گر پڑیں اور پورے طور پر جان نکل جائے (وَجَبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَجْبٌ ہے (جُنُوْبٌ) کا واحد: جَنْبٌ معنی پہلو، کروٹ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔
۳۶	اَلْقَانِعَ: سوال نہ کرنے والا، جو محتاج صبر سے بیٹھا رہے، سوال نہ کرے اور جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو جائے۔ قناعۃ مصدر سے اسم فاعل مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	اَلْمُعْتَرَّ: سوال کرنے والا۔ وہ محتاج جو اپنی ضرورت کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ (اَلْمُعْتَرُّ) باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِعْتِرَارٌ اور مادہ: ع ر ر ہے۔
۳۶	سَخَّرْنٰهَا: ہم نے ان (جانوروں) کو تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۷	لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ: وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہرگز نہیں پہنچے گا۔ (لَنْ يَّنَالَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی تاکید بہ لن مستقبل معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَيْلٌ ہے۔
۳۸	خَوَّانٍ: بہت خیانت کرنے والا۔ خیانۃ مصدر سے فعّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۰ هُدِّمَتْ: وہ (عبادت خانے) ڈھادیئے جاتے، وہ گرادیئے جاتے، یہ لَوْلَا کا جواب واقع ہے۔ (هُدِّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَهْدِیْمٌ ہے۔

۴۰ صَوَامِعُ: عیسائی راہبوں کے خلوت خانے، عیسائی راہبوں کی مخصوص عبادت گاہیں، واحد صَوْمَعَةٌ ہے۔

۴۰ بِیَعٌ: عیسائیوں کے عبادت خانے، عیسائیوں کی عام عبادت گاہیں۔ گرجا گھر، واحد بِیْعَةٌ ہے۔

۴۰ صَلَوَاتٌ: یہود کے عبادت خانے، یہود کی عبادت گاہیں واحد صَلٰوۃٌ ہے۔

۴۱ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ: اگر ہم ان کو حکومت دیں۔ (مَكَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِیْنٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۲ نُوْحٍ: حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) ص: ۲۰۸ پر دیکھئے۔

۴۲ عَادٌ: قوم عاد کے حالات پارہ (۸) ص: ۲۹۷ پر دیکھئے۔

۴۳ اِبْرٰهِیْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۵۸ پر دیکھئے۔

۴۳ لُوْطٍ: حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔

۴۴ مَدْیَنَ: مدین کا تذکرہ پارہ (۸) ص: ۳۰۲ پر دیکھئے۔

۴۴ مُوْسٰی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۱۲۸ پر دیکھئے۔

۴۴ اَمْلَیْتُ: میں نے مہلت دی، میں نے ڈھیل دی۔ (اَمْلَیْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِمْلَاءٌ جو اصل میں اِمْلَایٌ ہے اس میں یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۴۴ نَكِیْرِ: میرا انکار، میرا عذاب (نَكِیْرِ) اصل میں نَكِیْرِیْ ہے۔ اس میں یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کے اصل معنی انکار کے ہیں۔ اور اس سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
مراد عذاب ہے۔
۴۵ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا: وہ بستیاں اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔ یعنی ان بستیوں کے مکانات کی پہلے چھتیں گریں، پھر ان پر دیواریں گر گئیں۔ مراد یہ ہے کہ وہ بستیاں بالکل ویران پڑی ہیں (خَاوِيَةٌ) خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (عُرُوْشٌ) کا واحد عَرْشٌ، معنی چھت۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔
۴۵ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ: بیکار کنویں (بِئْرٌ) کے معنی کنواں، جمع: آبَارٌ ہے۔ (مُعَطَّلَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر تَعْطِيْلٌ ہے۔
۴۵ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ: مضبوط محل، (قَصْرٌ) کے معنی محل، جمع: قُصُوْرٌ ہے۔ (مَشِيْدٌ) شَيْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۶ لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ: آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں (لَا تَعْمٰى) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَمًى ہے۔ (اَلْاَبْصَارُ) کے معنی آنکھیں۔ واحد: بَصَرٌ ہے۔
۴۷ تَعُدُّوْنَ: تم لوگ شمار کرتے ہو (تَعُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدٌّ ہے۔
۵۲ رَسُوْلٌ: رسول، پیغمبر، بھیجا ہوا۔ اس کی جمع: رُسُلٌ آتی ہے۔
۵۲ نَبِيٌّ: نبی، خبر دینے والا، اس کی جمع: اَنْبِيَاءُ آتی ہے۔ نبی اور رسول کے درمیان فرق کے بارے میں مشہور قول یہ ہے کہ نبی ایسے مبارک شخص کو کہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی اصلاح کے لئے نبوت کا منصب دیا گیا ہو، چاہے اس کو کوئی مستقل کتاب و شریعت دی گئی ہو یا کسی پہلے نبی کی کتاب و شریعت کی تبلیغ لازم کی گئی ہو۔ اور رسول وہ مقدس انسان ہے جس کو

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۵ يَوْمٍ عَقِيْمٍ: بے برکت دن، نامبارک دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے جو کافروں کے لئے نامبارک ہے۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن، جمع: اَيَّامٌ ہے۔ (عَقِيْمٌ) کے معنی بانجھ، بے برکت۔ جس میں کوئی بھلائی نہ ہو، باب نصر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ مصدر عَقْمٌ اور عُقْمٌ ہے۔

۵۶ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ: نعمت کے باغات، نعمت کی جنتیں (جَنّٰتٌ) کا واحد جَنَّةٌ معنی باغ۔ (النَّعِيْمُ) کے معنی نعمت، آرام، آسودگی۔

۵۷ مُهِيْنٌ: ذلیل کرنے والا، رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِهَانَةٌ ہے۔

۶۰ عَاقَبَ: اس نے تکلیف پہنچائی۔ (عَاقَبَ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُعَاقَبَةٌ ہے۔

۶۰ عُوْقِبَ: اس کو تکلیف پہنچائی گئی (عُوْقِبَ) باب مفاعلة سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُعَاقَبَةٌ ہے۔

۶۰ بُغِيَ عَلَيْهِ: اس پر زیادتی کی گئی، اس پر ظلم کیا گیا۔ (بُغِيَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَغْيٌ ہے۔

۶۰ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ: بہت معاف کرنے والا، بہت مغفرت کرنے والا (عَفُوٌّ) باب نصر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر عَفْوٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے (غَفُوْرٌ) باب ضرب سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر غُفْرَانٌ اور مَغْفِرَةٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۶۱ يُوْلِجُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) داخل کر دیتا ہے۔ (يُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْلَاجٌ ہے۔

۶۱ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ: بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا۔ (سَمِيْعٌ) باب سمع سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصب نبوت عطا کیا گیا ہو اور کوئی مستقل کتاب و شریعت بھی دی گئی ہو۔ نبی اور رسول کے درمیان عام و خاص مطلق کی نسبت ہے، ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے، اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں ہے۔
۵۲	اِذَا تَمَنّٰی: جب وہ پڑھتا ہے۔ (تَمَنّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَنِّیْ ہے جو اصل میں تَمَنُّیٌ ہے۔ اِذَا حرف شرط کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہوگیا ہے۔
۵۲	اَلْقَی: وہ ڈال دیتا ہے۔ (اَلْقٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہوگیا ہے۔
۵۲	اُمْنِیَّتِہٖ: اس کا پڑھنا۔ (اُمْنِیَّۃٌ) کے بہت سے معانی ہیں، یہاں اس کا ترجمہ پڑھنا ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔
۵۲	یَنْسَخُ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے۔ (یَنْسَخُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَسْخٌ ہے۔
۵۲	یُحْکِمُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) مضبوط فرمادیتا ہے۔ (یُحْکِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْکَامٌ ہے۔
۵۳	اَلْقَاسِیَۃِ: سخت، قَسَاوَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۳	شِقَاقٍ: مخالفت، باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۵۴	تُخْبِتَ: وہ (ان لوگوں کے دل) نرم ہوجائیں، وہ جھک جائیں۔ (تُخْبِتَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْبَاتٌ ہے۔ لِیَعْلَمَ پر عطف کی وجہ سے یہ فعل مضارع منصوب ہے۔
۵۵	مِرْیَۃٍ: شک، شبہ، دھوکا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر سَمْعٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (بَصِیْرٌ) باب سمع اور کرم سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر بَصَرٌ اور بَصَارَةٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۶۲	اَلْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ: بہت بلند، بہت بڑا، عالیشان، بہت بڑائی والا (اَلْعَلِیُّ) باب نصر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر عُلُوٌّ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ہے۔
۶۳	لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ: بہت مہربان، بہت خبر رکھنے والا۔ (لَطِیْفٌ) باب نصر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر لُطْفٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے (خَبِیْرٌ) باب کرم اور فتح سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، مصدر خُبْرًا اور خِبْرٌ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۶۴	اَلْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ: بہت بے نیاز، بہت لائق تعریف، (اَلْغَنِیُّ) باب سمع سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر غِنًی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ (اَلْحَمِیْدُ) باب سمع سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر: حَمْدٌ ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔
۶۶	کَفُوْرٌ: بہت ناشکری کرنے والا، بڑا ناشکرا۔ باب نصر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر کُفْرٌ ہے۔ مصدری معنی ناشکری کرنا۔
۶۷	مَنْسَکًا: عبادت کا طریقہ، ذبح کرنے کا طریقہ، بندگی کا راستہ۔ اس کی جمع: مَنَاسِكُ ہے۔
۶۷	هُمْ نَاسِكُوْهُ: وہ لوگ اسی طریقہ پر عبادت کرتے ہیں۔ وہ لوگ اسی طریقہ پر ذبح کرتے ہیں۔ (نَاسِكُوْا) اصل میں نَاسِكُوْنَ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔ اس کا مصدر نُسُكٌ ہے۔ باب نصر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | سے استعمال ہوتا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۶۷ لَا یُنَازِعُنَّكَ: وہ لوگ آپ سے جھگڑا نہ کریں۔ (لَا یُنَازِعُنَّ) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَازَعَۃٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۲ یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ: وہ لوگ قریب ہوتے ہیں کہ حملہ کر دیں۔ (یَكَادُوْنَ) افعال مقاربہ میں سے ہے۔ صیغہ جمع مذکر غائب، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر كَوْدٌ ہے۔ (یَسْطُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَطْوٌ ہے۔

۷۳ ضُرِبَ مَثَلٌ: ایک مثال بیان کی گئی، ایک عجیب بات بیان کی گئی (ضُرِبَ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ اس کے کئی معانی آتے ہیں۔ یہاں ضربٌ کے معنی بیان کرنا۔ (مَثَلٌ) کے معنی مثال، بات، کہاوت۔ جمع اَمْثَالٌ ہے۔

۷۳ اِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ: اگر مکھی ان (بتوں) سے (کوئی چیز) چھین لے۔ (اِنْ) حرف شرط ہے۔ (یَسْلُبْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْبٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الذُّبَابُ) کے معنی مکھی۔ جمع: ذِبَّانٌ اور اَذِبَّۃٌ ہے۔

۷۳ لَا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ: وہ (بت) اس (چیز) کو اس (مکھی) سے چھڑا نہیں سکتے (لَا یَسْتَنْقِذُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِنْقَاذٌ ہے اور مادہ: ن ق ذ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے یہاں پر فعل مضارع سے نون جمع گر گیا ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۷۴ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم نہیں کی (جیسی تعظیم کرنا چاہئے) (مَا قَدَرُوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔
۷۵	یَصْطَفِیْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) منتخب کر لیتا ہے۔ (یَصْطَفِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ اور مادہ: ص ف و ہے۔
۷۸	جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ: تم لوگ اللہ تعالیٰ کے واسطے محنت کرو (جَاهِدُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔
۷۸	اِجْتَبٰكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو پسند فرمایا (اِجْتَبٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۷۸	سَمّٰكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہارا نام (مسلمان) رکھا (سَمّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْمِیَةٌ ہے (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۷۸	شُهَدَآءَ: گواہی دینے والے۔ اس کا واحد: شَهِیْدٌ ہے۔ اس کے معنی گواہی دینے والا۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ پہلی قومیں قیامت کے دن اپنے انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کریں گی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اپنی تبلیغ کی دلیل پیش کرو (حالاں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں) تو امت محمدیہ پیش کی جائے گی، اور وہ گواہی دے گی کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو تبلیغ فرمائی ہے۔ وہ قومیں پوچھیں گی تم لوگوں کو ان کی تبلیغ کا علم کیسے ہوا؟ امت محمدیہ جواب دے گی، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ اور نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خبر دی تھی۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور آپ سے امت کے متعلق سوال ہوگا، تو آپ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | اپنی امت کے عادل ہونے کے بارے میں گواہی دیں گے، اسی کو آیتِ کریمہ میں بیان کیا گیا ہے (تفسیر بیضاوی)

۷۸ اِعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ. تم لوگ اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑو، یعنی تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوط پکڑو (تفسیر مظہری) اِعْتَصِمُوْا باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِصَامٌ ہے۔

۷۸ هُوَ مَوْلٰكُمْ. وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہارا مددگار ہے۔ وہ تمہارا کارساز ہے۔ (مَوْلٰی) کے معنی مالک، مددگار، کارساز۔ جمع: مَوَالٍ (مَوَالِی) ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ اَفْلَحَ پارہ (۱۸)

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں۔ اس سورت کے فضائل میں سے یہ ہے کہ مسند احمد میں حضرت فاروق اعظم عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی، تو پاس والوں کے کان میں شہد کی مکھیوں جیسی آواز ہوتی تھی، ایک روز آپ کے قریب ایسی ہی آواز سنی گئی، تو ہم ٹھہر گئے کہ تازہ آئی ہوئی وحی سن لیں۔ جب وحی کی خاص کیفیت سے فراغت ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور یہ دعا کرنے لگے: اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَاَرْضِنَا یعنی اے اللہ ہمیں زیادہ دے، کم نہ کر، اور ہماری عزت بڑھا، ذلیل نہ کر، اور ہم پر بخشش فرما محروم نہ کر، اور ہم کو دوسروں پر ترجیح دے، ہم پر دوسروں کو ترجیح نہ دے، اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں بھی اپنی رضا سے

besturdubooks.wordpress.com

راضی کر دے۔ اس کے بعد فرمایا کہ مجھ پر اس وقت دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص اس پر پورا پورا عمل کرے تو وہ (سیدھا) جنت میں جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ مومنون کے شروع کی دس آیتیں پڑھ کر سنائیں۔ (معارف القرآن بحوالہ ابن کثیر)

آیت نمبر

۱ قَدْ اَفْلَحَ: وہ (ایمان والے) کامیاب ہو گئے۔ (قَدْ اَفْلَحَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔

۲ خَاشِعُوْنَ: خشوع کرنے والے، عاجزی کرنے والے۔ باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد خَاشِعٌ اور مصدر خُشُوْعٌ ہے۔ خشوع کے لغوی معنی سکون کے ہیں۔ اور اصطلاح شرع میں خشوع یہ ہے کہ دل میں بھی سکون ہو، یعنی غیر اللہ کے خیال کو اپنے دل میں بالقصد نہ لائے۔ اور بدن کے اعضاء میں بھی سکون ہو کہ فضول حرکتیں نہ کرے (بیان القرآن) خشوع نماز کی روح ہے، اس کے بغیر نماز بے جان ہے۔ اس لئے بعض حضرات نے فرمایا کہ نماز میں خشوع فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز ادا نہیں ہوگی۔ اور بعض حضرات نے فرمایا کہ خشوع نماز کا رکن نہیں ہے۔ اس لئے بے خشوع والی نماز تو درست ہو جائے گی، لیکن قبولیت کے لئے نماز میں خشوع کا ہونا ضروری ہے (تلخیص از معارف القرآن) نماز میں خشوع پیدا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ نماز میں اپنی نگاہ اس جگہ پر رکھو جس جگہ سجدہ کرتے ہو، اور یہ کہ نماز میں دائیں بائیں التفات نہ کرو (تفسیر مظہری)

۵ فُرُوْجِهِمْ: ان کی شرم گاہیں۔ (فُرُوْجٌ) کا واحد فَرْجٌ معنی شرم گاہ۔

۶ اَزْوَاجِهِمْ: ان کی بیویاں۔ اَزْوَاجٌ کا واحد زَوْجٌ ہے۔ معنی شوہر، بیوی، ساتھی، جوڑا۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر اس سے بیوی مراد ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ: وہ عورتیں جن کے مالک ہو گئے ان کے داہنے ہاتھ۔ ان سے مراد شرعی لونڈیاں اور باندیاں ہیں (مَا) اسم موصول ہے۔ (مَلَكَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مِلْكٌ ہے۔ (اَيْمَانُ) کا واحد یَمِیْنٌ معنی داہنا ہاتھ۔

۶ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ: ملامت نہ کئے ہوئے لوگ۔ ان پر کوئی ملامت نہیں (مَلُوْمِيْنَ) باب نصر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مَلُوْمٌ اور مصدر لَوْمٌ ہے۔

۷ مَنِ ابْتَغٰى: جو طلب کرے، جو طلب گار ہو۔ (اِبْتَغٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔

۷ اَلْعٰدُوْنَ: حد سے بڑھنے والے۔ حد سے نکلنے والے۔ (اَلْعٰدُوْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد اَلْعَادِیْ اور مصدر عَدْوٌ ہے۔

۸ رٰعُوْنَ: حفاظت کرنے والے، رعایت رکھنے والے۔ (رٰعُوْنَ) باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد رَاعٍ (رَاعِیٌ) اور مصدر رَعْیٌ ہے۔

۹ صَلَوٰتِهِمْ: ان کی نمازیں (اپنی نمازیں) صَلَوٰتٌ کا واحد صَلٰوةٌ ہے۔ اس کے معنی نماز کے ہیں، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئیں ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

۱۱ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ: وہ لوگ فردوس کے وارث ہوں گے (يَرِثُوْنَ) باب حسب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وِرْثٌ اور وَرْثٌ ہے۔ (اَلْفِرْدَوْسُ) یہ جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ بخاری اور مسلم کی حدیث شریف ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کا سوال کرو، تو فردوس کا سوال کیا کرو، کیوں کہ وہ جنت کا اعلیٰ اور افضل حصہ ہے۔ وہیں سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کو جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین۔
۱۲	سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ: مٹی کا خلاصہ، چنی ہوئی مٹی۔ (سُلَالَةٌ) کے معنی خلاصہ، چنا ہوا۔ سَلٌّ مصدر سے فُعَالَة کے وزن پر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (طِيْنٌ) کے معنی مٹی، گارا۔
۱۳	نُطْفَةً: منی کا قطرہ، جمع: نُطَفٌ ہے۔
۱۳	قَرَارٍ مَّكِيْنٍ: محفوظ مقام یعنی رحم۔ (قَرَارٌ) کے معنی ٹھہرنا، یہاں ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا اور مقام مراد ہے۔ (مَكِيْنٌ) کے معنی مرتبہ والا، عزت والا، محفوظ، یہ مَكَانَةٌ سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۱۴	عَلَقَةً: جما ہوا خون، خون کا لوتھڑا۔ جمع: عَلَقٌ ہے۔
۱۴	مُضْغَةً: گوشت کا ٹکڑا۔ جمع: مُضَغٌ ہے۔
۱۴	عِظٰمًا: ہڈیاں، واحد: عَظْمٌ ہے۔
۱۴	كَسَوْنَا: ہم نے پہنادیا۔ (كَسَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَسْوٌ ہے۔
۱۴	اَنْشَاْنٰهُ: ہم نے اس کو پیدا کیا، ہم نے اس کو بنادیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۶	تُبْعَثُوْنَ: تم لوگ دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ (تُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۱۷	سَبْعَ طَرَآئِقَ: سات راستے، اس سے مراد سات آسمان ہیں، جن میں فرشتوں کی آمد ورفت کے راستے ہیں (طَرَآئِقُ) کے معنی راستے، واحد: طَرِيْقَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۸ اَسْکَنّٰہُ: ہم نے اس (پانی) کو ٹھہرایا (اَسْکَنَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْکَانٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: مَآءٌ ہے۔

۲۰ طُوْرِ سَیْنَآءَ: سیناء ایک جگہ کا نام ہے، جہاں پر طور پہاڑ واقع ہے۔ اس جگہ کا دوسرا نام سینین بھی ہے۔ اس لئے جگہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے طور پہاڑ کو طور سینا اور طور سینین کہتے ہیں۔

۲۰ تَنْبُتُ بِالدُّھْنِ وَصِبْغٍ: وہ (درخت) تیل اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔ یعنی زیتون کے تیل سے دونوں فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کا تیل چاہے روشن کرنے اور مالش کرنے کے کام میں لاؤ اور چاہے روٹی ڈبو کر کھاؤ۔ اس لئے تیل اور سالن دونوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (تَنْبُتُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَبْتٌ اور نَبَاتٌ ہے۔ (اَلدُّھْنُ) کے معنی تیل، جمع: اَدْھَانٌ اور دِھَانٌ ہے (صِبْغٌ) کے معنی سالن۔ جمع: اَصْبَاغٌ ہے۔

۲۱ اَلْاَنْعَامِ: چوپائے۔ واحد: نَعَمٌ ہے۔ اونٹ کے لئے اکثر استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ نُسْقِیْکُمْ: ہم تم کو پلاتے ہیں۔ (نُسْقِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَآءٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۲ تُحْمَلُوْنَ: تم لوگ لادے جاتے ہو۔ تم لوگ لدے پھرتے ہو (تُحْمَلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ ہے۔

۲۴ اَلْمَلَؤُا: سرداران قوم، اشراف قوم، آبرودار لوگ، سربرآوردہ لوگ، جمع: اَمْلَآءٌ ہے۔

۲۵ جِنَّۃٌ: جنون، دیوانگی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵ تَرَبَّصُوْا: تم لوگ انتظار کرو۔ (تَرَبَّصُوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔

۲۷ اِصْنَعِ الْفُلْكَ: آپ کشتی بنائیے۔ (اِصْنَعْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صُنْعٌ ہے۔ (الْفُلْكُ) کے معنی کشتی۔ یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷ فَارَ التَّنُّوْرُ: تنور نے جوش مارا، یعنی تنور سے پانی ابلنے لگا (فَارَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَوْرٌ ہے۔ (تَنُّوْرٌ) تنور کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ تنور ایک خاص قسم کا مٹی کا برتن ہے، جس کو زمین کے گڑھے میں لگا کر روٹی پکائی جاتی ہے، اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ تنور سے مراد سطح زمین ہے (تفسیر مظہری) تَنُّوْرٌ کی جمع تَنَانِیْرُ ہے۔

۲۷ اُسْلُكْ: آپ داخل کر لیجئے۔ (اُسْلُكْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سَلْكٌ ہے۔

۲۷ زَوْجَيْنِ: ایک جوڑا یعنی ایک نر اور ایک مادہ۔ (زَوْجَيْنِ) کا واحد زَوْجٌ اور جمع اَزْوَاجٌ ہے۔ لفظ زوج اضداد میں سے ہے۔ نر اور مادہ دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ اِذَا اسْتَوَيْتَ: جب آپ (کشتی پر) چڑھ جائیں۔ جب آپ (کشتی میں) بیٹھ جائیں۔ یہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (اِسْتَوَيْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔

۳۰ مُبْتَلِيْنَ: جانچنے والے، آزمانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُبْتَلٍ (مُبْتَلِیٌ) اور مصدر اِبْتِلَاءٌ ہے۔

۳۱ قَرْنًا: جماعت، گروہ، ایک زمانہ کے لوگ۔ جمع قُرُوْنٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۳ اَتْرَفْنٰهُمْ: ہم نے ان کو عیش دیا۔ ہم نے ان کو آرام دیا۔ (اَتْرَفْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتْرَاف ہے۔

۳۵ اِذَا مِتُّمْ: جب تم مرجاؤ گے (اِذَا) حرف شرط ہے۔ (مِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتٌ ہے۔

۳۶ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ: بہت دور ہے۔ بہت دور ہے، یعنی اس وعدہ کا واقع ہونا بہت دور ہے۔ یہ اسم فعل، ماضی کے معنی میں ہے، یعنی وہ دور ہوا، وہ دور ہوا۔ اور دوسرا پہلے کی تاکید ہے، اس میں ضمیر مستتر فاعل ہے۔

۳۷ نَمُوْتُ وَنَحْيَا: ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں۔ یعنی ہم میں سے بعض مرتے ہیں اور بعض جیتے ہیں۔ (نَمُوْتُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَوْتٌ ہے۔ (نَحْيَا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَيَاةٌ ہے۔

۳۷ مَبْعُوْثِيْنَ: دوبارہ زندہ کیے ہوئے لوگ، باب فتح سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، واحد مَبْعُوْثٌ اور مصدر بَعْثٌ ہے۔

۳۸ اِفْتَرٰى: اس نے جھوٹ باندھا۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔

۴۱ الصَّيْحَةُ: سخت آواز۔ جمع صَيْحَاتٌ ہے۔ صَيْحَةٌ باب ضرب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی چیخنا، چلانا۔

۴۱ غُثَآءً: کوڑا، کرکٹ، خس و خاشاک، جمع اَغْثِيَةٌ ہے۔

۴۳ مَا تَسْبِقُ: (کوئی جماعت) آگے نہیں بڑھ سکتی ہے۔ (مَا تَسْبِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَبْقٌ ہے۔

۴۳ اَجَلَهَا: اس کا مقررہ وقت، اس کی معینہ مدت۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔

۴۴ تَتْرَا: لگاتار، پے در پے، یکے بعد دیگرے۔ (تَتْرَا) اصل میں وَتْرَا ہے، اس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

میں تُرَاثٌ اور تقوٰی کی طرح واؤ کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔ (اَرْسَلْنَا) کے مفعول سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۴۴ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ: ہم نے ان کو کہانیاں بنادیا۔ یعنی ہم نے ان کو ایسا نیست و نابود کیا کہ سوائے کہانیوں کے ان کا کچھ نام ونشان باقی نہیں رہا۔ (جَعَلْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَعْلٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے۔ اور (اَحَادِيْث) مفعول ثانی ہے، اس کا واحد حَدِيْثٌ ہے، معنی بات، کہانی۔

۴۵ سُلْطٰنٍ: دلیل، حجت۔ سلطان کے اصل معنی غلبہ کے ہیں، سلطان کو دلیل کے معنی میں استعمال کرتے ہیں اس لئے کہ دلیل کے ذریعہ غلبہ حاصل ہوتا ہے، سلطان بادشاہ کے معنی میں بھی آتا ہے، اس لئے کہ اس کو اپنی حکومت میں غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

۴۶ عَالِيْنَ: تکبر کرنے والے، باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد عَالٍ (عَالِيٌ) اور مصدر غُلُوٌّ ہے۔

۵۰ اٰوَيْنٰهُمَا: ہم نے ان کو ٹھکانا دیا، ہم نے ان کو پناہ دی۔ (اٰوَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْوَاءٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ رَبْوَةٍ: ٹیلا، بلند زمین۔ جمع: رُبٰی ہے۔

۵۰ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ: ٹھہراؤ اور چشمہ والی۔ یعنی وہ ٹیلا ٹھہرنے کے لائق اور سرسبز وشاداب مقام تھا۔ (ذَات) ذُوْ کی واحد مؤنث ہے اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ (قَرَارٌ) کے معنی ٹھہرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ (مَعِيْنٌ) کے معنی پانی کا چشمہ، جاری پانی، اس کا مادہ م ع ن اور ع ی ن دونوں ہیں اگر اس کا مادہ م ع ن ہو تو یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اور اگر اس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کا مادہ: ع ی ن ہو تو یہ مَفْعِل کے وزن پر ظرف مکان ہے۔ مَعِیْنٌ اصل میں مَعْیِنٌ ہے، یاء مکسور کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہے، اس لئے یاء کا کسرہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا گیا۔ مَعِیْنٌ ہو گیا۔ مَعْنٌ اور عَیْنٌ کے معنی پانی کا جاری ہونا۔
۵۳	تَقَطَّعُوْا: ان لوگوں نے اختلاف کر لیا۔ (تَقَطَّعُوْا) باب تَفَعُّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقَطُّعٌ ہے۔
۵۳	زُبُرًا: ٹکڑے ٹکڑے۔ واحد زُبْرَۃٌ ہے معنی لوہے کا ٹکڑا۔
۵۳	حِزْبٌ: گروہ، جماعت۔ جمع: اَحْزَابٌ ہے۔
۵۴	ذَرْهُمْ: آپ ان کو چھوڑ دیجئے (ذَرْ) باب سَمِعَ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔
۵۴	غَمْرَتِهِمْ: ان کی جہالت، ان کی غفلت، ان کی بے ہوشی۔ (غَمْرَۃٌ) کے معنی بہت پانی، پانی کی بڑی مقدار، سمندر کا بڑا حصہ، یہاں مجاز کے طور پر جہالت اور غفلت کے معنی میں ہے۔ جمع غَمَرَاتٌ ہے۔
۵۵	نُمِدُّهُمْ: ہم ان کی مدد کر رہے ہیں۔ ہم ان کو دے رہے ہیں (نُمِدُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْدَادٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۵۶	نُسَارِعُ: ہم جلدی پہنچا رہے ہیں، ہم جلدی کر رہے ہیں۔ (نُسَارِعُ) باب مفاعلہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُسَارَعَۃٌ ہے۔
۶۰	یُؤْتُوْنَ: وہ لوگ دیتے ہیں (یُؤْتُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۶۰	قُلُوْبُهُمْ وَجِلَۃٌ: ان کے دل ڈر رہے ہیں، (قُلُوْبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (وَجِلَۃٌ) وَجَلٌ مصدر سے فَعِلَۃ کے وزن پر صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب سَمِعَ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۲ لَدَيْنَا كِتٰبٌ: ہمارے پاس ایک دفتر یعنی نامۂ اعمال ہے۔ (لَدَيْنَا) (لَدٰی) ظرفِ مکان مبنی ہے۔ اس کی اضافت (نَا) ضمیر جمع متکلم کی طرف کردی گئی۔ (كِتٰبٌ) مَكْتُوْبٌ کے معنی میں ہے، اس کے معنی لکھا ہوا اور مراد نامۂ اعمال ہے۔

۶۲ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ: وہ (نامۂ اعمال) سچ بولتا ہے۔ وہ ٹھیک بیان کرتا ہے۔ (يَنْطِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نُطْقٌ ہے۔ (اَلْحَقُّ) کے معنی سچ، درست۔ یہ فَعْلٌ کے وزن پر مصدر اور صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۴ مُتْرَفِيْهِمْ: ان کے خوش حال لوگ، ان کے آسودہ حال لوگ (مُتْرَفِيْ) اصل میں مُتْرَفِيْنَ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُتْرَفٌ ہے اور مصدر اِتْرَافٌ ہے۔

۶۴ يَجْئَرُوْنَ: وہ لوگ چلانے لگیں گے۔ یعنی جب ہماری طرف سے پکڑ آئے گی تو ان کافروں کا سارا تکبر کافور ہو جائے گا اور اُسی وقت رونا چلانا شروع کر دیں گے۔ (يَجْئَرُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَأْرٌ ہے۔ معنی دُعا کرنے میں آواز بلند کرنا۔ گڑگڑانا۔

۶۶ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ: تم لوگ اپنی ایڑیوں پر لوٹتے تھے، تم لوگ الٹے پاؤں بھاگتے تھے (اَعْقَابٌ) کا واحد: عَقِبٌ معنی ایڑی (تَنْكِصُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَكْصٌ معنی لوٹنا، رک جانا۔

۶۷ سٰمِرًا: قصہ گو، قصہ کہنے والا، قصہ گوئی کرنے والے، قصہ کہنے والے۔ سَمَرٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر جمع کے معنی میں ہے یا اسم جمع ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۷ تَهْجُرُوْنَ: تم لوگ چھوڑتے ہو، تم لوگ بے ہودہ بکتے ہو (تَهْجُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ معنی چھوڑنا، اعراض کرنا۔ بکواس کرنا، بے ہودہ بکنا۔

۶۸ لَمْ يَدَّبَّرُوْا: ان لوگوں نے غور نہیں کیا۔ (لَمْ يَدَّبَّرُوْا) باب تفعل سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدَّبُّرٌ ہے۔ (يَدَّبَّرُوْا) اصل میں يَتَدَبَّرُوْا ہے تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا۔ اسی طرح مصدر میں بھی تبدیلی ہوئی ہے۔

۷۲ خَرْجًا: محصول، ٹیکس، اجرت۔ جمع: اَخْرَاجٌ ہے۔

۷۲ خَرَاجٌ: محصول، آمدنی، اس سے مراد اجر و ثواب ہے، جو اللہ تعالیٰ آخرت میں آپؐ کو عطا فرمائیں گے (تفسیر مظہری) جمع: اَخْرَاجٌ اور اَخْرِجَةٌ ہے۔

۷۴ نَاكِبُوْنَ: ہٹنے والے، پھرنے والے۔ باب نصر اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد نَاكِبٌ ہے۔ باب نصر سے مصدر نَكْبٌ اور نُكُوْبٌ اور باب سمع سے مصدر نَكَبٌ ہے۔

۷۵ كَشَفْنَا: ہم نے دور کر دیا۔ (كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر كَشْفٌ ہے۔

۷۵ لَجُّوْا: ان لوگوں نے اصرار کیا۔ (لَجُّوْا) باب ضرب اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَجَجٌ، لَجَاجٌ اور لَجَاجَةٌ ہے۔

۷۵ طُغْيَانِهِمْ: ان کی سرکشی (اپنی سرکشی) طُغْيَانٌ باب فتح اور سمع سے مصدر ہے۔

۷۵ يَعْمَهُوْنَ: وہ لوگ بھٹک رہے ہیں۔ بھٹکتے ہوئے۔ یہ حال واقع ہے۔ باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷۶	مَا اسْتَكَانُوْا: وہ لوگ دبے نہیں، وہ لوگ عاجز نہیں ہوئے (مَا اسْتَكَانُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِكَانَةٌ اور مادہ: ك و ن اور ك ی ن ہے۔
۷۶	مَا يَتَضَرَّعُوْنَ: وہ لوگ گڑگڑاتے نہیں ہیں۔ (مَايَتَضَرَّعُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرُّعٌ ہے۔
۷۷	مُبْلِسُوْنَ: ناامید، مایوس۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُبْلِسٌ اور مصدر اِبْلَاسٌ ہے۔
۷۹	ذَرَأَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا، اس نے تم کو پھیلا دیا۔ (ذرا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْأٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۸۳	اَسَاطِيْرُ: افسانے، کہانیاں، بے سند باتیں۔ واحد اُسْطُوْرَةٌ ہے۔
۸۸	مَلَكُوْتٌ: سلطنت، حکومت، اقتدار کامل، اختیار حقیقی، غلبۂ تامہ، اس میں تاء مبالغہ کے لئے ہے۔ ملکوت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی حکومت اور سلطنت کے لئے مخصوص ہے (مفردات امام راغب)
۸۸	يُجِيْرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) پناہ دیتا ہے، وہ بچالیتا ہے۔ (يُجِيْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔
۸۸	لَا يُجَارُ عَلَيْهِ: اس کے مقابلہ میں کسی کو پناہ نہیں دی جاتی ہے، یعنی اس کے عذاب سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا ہے۔ (لَايُجَارُ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔
۸۹	تُسْحَرُوْنَ: تم پر جادو کیا جاتا ہے، تم کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ (تُسْحَرُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سِحْرٌ ہے۔ معنی جادو کرنا، دھوکا دینا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹۱ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ: تو ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا۔ اس کا عطف جواب شرط پر ہے، اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (عَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُلُوٌّ ہے۔ معنی بلند ہونا۔

۹۲ تَعٰلٰى: وہ بلند و برتر ہے، وہ بہت عظیم الشان ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالٍ (تَعَالِیٌ) اور مادہ: ع ل و ہے۔

۹۳ اِمَّا تُرِيَنِّیْ: اگر آپ مجھ کو دکھادیں۔ (اِمَّا) اصل میں اِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ سے مرکب ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا، اِمَّا ہو گیا (تُرِيَنِّیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے۔ اس کے آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۹۷ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ: شیطانوں کے وسوسے۔ شیطانوں کے خیالات۔ (هَمَزَاتٌ) کا واحد هَمْزَةٌ اور شَيَاطِيْنُ کا واحد: شَيْطَانٌ ہے۔

۱۰۰ مِنْ وَّرَآئِهِمْ: اُن کے آگے (تفسیر مظہری) ان کے پیچھے (ترجمہ شیخ الہند) (وَرَآءَ) کے معنی آگے، پیچھے۔ یہ لفظ دونوں معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۰ بَرْزَخٌ: پردہ، آڑ، دنیا اور آخرت کا درمیانی عالم، جہاں دنیا والوں سے پردہ ہوجاتا ہے۔ اور آخرت کے عذاب و ثواب کا تھوڑا سا نمونہ سامنے آجاتا ہے، مرنے والے لوگ قیامت قائم ہونے تک عالم برزخ میں رہیں گے۔ (قاموس القرآن)

۱۰۱ اَنْسَابٌ: قرابتیں، رشتے ناتے۔ واحد: نَسَبٌ ہے۔

۱۰۱ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ: وہ ایک دوسرے کو نہیں پوچھیں گے۔ (لَا يَتَسَآءَلُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَاءُلٌ ہے۔

۱۰۲ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی بھاری ہوئی تول (ترجمہ حضرت شیخ الہند) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا، یعنی جو شخص مومن ہوگا (ترجمہ حضرت تھانوی)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر جس شخص کی تول بھاری ہوگی، یعنی جس شخص کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے، وہی شخص قیامت کے دن کامیاب اور کامران شمار ہوگا۔ بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد مومن ہے۔ (ثَقُلَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ثِقَلٌ اور ثَقَالَةٌ ہے (مَوَازِيْنُ) اگر مَوْزُوْنٌ کی جمع ہے جو اسم مفعول ہے تو اس سے مراد اعمال یعنی نیکیاں ہیں۔ اور اگر یہ مِيْزَانٌ کی جمع ہے جو اسم آلہ ہے تو اس کا مطلب ترازوئیں ہیں، یعنی ترازوں کے نیک اعمال کا پلہ مراد ہے (تفسیر مظہری)

۱۰۳ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی ہلکی نکلی تول (ترجمہ حضرت شیخ الہند) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا، یعنی جو شخص کافر ہوگا (ترجمہ حضرت تھانوی) جس شخص کی تول ہلکی ہوگی یعنی نیک اعمال کم ہوں گے۔ وہ شخص قیامت کے دن نقصان میں پڑجائے گا۔ اور اس کی تلافی کی وہاں کوئی صورت نہیں ہوگی۔ بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ) سے مراد کافر ہے، اور اس کا قرینہ وہ کلام ربانی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ (خَفَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خِفٌّ ہے۔ مَوَازِيْنُ کی تحقیق آیت (۱۰۲) میں دیکھئے۔

۱۰۴ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ: وہ (آگ) ان کے چہروں کو جھلس دے گی۔ (تَلْفَحُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَفْحٌ ہے معنی جھلسنا، جلانا (وُجُوْهٌ) کا واحد وَجْهٌ، معنی چہرہ۔

۱۰۴ كَالِحُوْنَ: بدشکل لوگ، بدوضع لوگ، وہ لوگ جن کے منہ بگڑے ہوئے ہوں، باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد كَالِحٌ اور مصدر كُلُوْحٌ ہے (كَالِحٌ) کے اصلی معنی ہیں۔ وہ شخص جس کے ہونٹ کھلے ہوئے ہوں۔

۱۰۶ شِقْوَتُنَا: ہماری بدبختی، یہ ترکیب اضافی ہے۔ شِقْوَةٌ فِعْلَةٌ کے وزن پر باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سمع سے مصدر ہے، معنی بد بخت ہونا۔
۱۰۸	اِخْسَئُوْا: تم لوگ دھتکارے ہوئے پڑے رہو۔ تم پھٹکارے ہوئے پڑے رہو۔ (اِخْسَئُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَسْأٌ ہے۔
۱۱۰	اِتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا: تم نے ان کا مذاق بنایا (اِتَّخَذْتُمُوْ) اصل میں اِتَّخَذْتُمْ ہے۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔ (اِتَّخَذْتُمُوْ) میں میم جمع کے بعد واؤ وصلہ ہے۔ جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملاتے وقت بڑھادیا جاتا ہے۔ (سِخْرِيًّا) کے معنی ٹھٹھا، ہنسی، مذاق، دل لگی۔
۱۱۱	اَلْفَائِزُوْنَ: کامیاب ہونے والے، مراد کو پہنچنے والے۔ (اَلْفَائِزُوْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد فَائِزٌ اور مصدر فَوْزٌ ہے۔
۱۱۳	اَلْعَادِّيْنَ: شمار کرنے والے۔ (اَلْعَادِّيْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد عَادٌّ اور مصدر عَدٌّ ہے۔
۱۱۶	تَعٰلَى اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ بہت عالی شان ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہیں۔ (تعلی) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تعالٍ ہے۔ (جو اصل میں تَعَالِيٌ ہے)
۱۱۸	خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ: سب رحم کرنے والوں سے بہتر (خَيْرٌ) یہ اسم تفضیل اَخْيَرُ کا مخفف ہے۔ (الرّاحِمِيْنَ) باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد رَاحِمٌ اور مصدر رَحْمَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ النُّوْرِ

یہ قرآن کریم کی چوبیسویں سورت ہے۔ یہ مدنی سورتوں میں سے ہے، اس میں زیادہ تر احکام عفت اور پردہ سے متعلق ہیں۔ اسی سلسلے میں حد زنا اور حد قذف کو ذکر کیا گیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور براءت کا بہت واضح اور مدلل بیان ہے۔ پھر گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنے اور نکاح کرنے اور نکاح کرانے کے احکام ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نور (ہدایت) کی ایک مثال بیان فرمائی اور دوسری مثال کافروں کے اعمال کی بیان فرمائی ہے۔ اس سورت میں نور الٰہی کا ذکر ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ نور ہے۔

آیت نمبر	
۱	فَرَضْنٰهَا: ہم نے اس (سورت) کو مقرر کیا۔ ہم نے اس کو لازم کیا (فَرَضْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرْضٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔
۱	تَذَكَّرُوْنَ: (تاکہ) تم لوگ یاد رکھو، تم لوگ سمجھو۔ یہ اصل میں (تَتَذَكَّرُوْنَ) ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۲	اِجْلِدُوْا: تم کوڑے مارو۔ (اِجْلِدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَلْدٌ ہے۔
۲	لِيَشْهَدْ: چاہئے کہ حاضر رہے (مسلمانوں کی ایک جماعت) (لِيَشْهَدْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شُهُوْدٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲ طَآئِفَةٌ: جماعت، گروہ۔ جمع طوائف ہے، باب نصر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر طواف ہے۔

۴ یَرْمُوْنَ: وہ لوگ تہمت لگاتے ہیں۔ (یَرْمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَمْیٌ ہے۔

۴ اَلْمُحْصَنٰتِ: پاک دامن عورتیں (اَلْمُحْصَنٰتِ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۶ شُهَدَآءُ: گواہی دینے والے، گواہ لوگ، واحد شَهِیْدٌ ہے۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ یَدْرَؤُا: وہ (سزا) ٹل جائے گی۔ وہ (سزا کو) ساقط کردے گی (یَدْرَؤُا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَرْءٌ ہے۔

۱۱ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ: وہ لوگ طوفان لائے۔ ان لوگوں نے طوفان برپا کیا۔ یہاں طوفان سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹی تہمت لگانا ہے۔ (جَآءُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَجِیءٌ اور مَجِیْئَةٌ ہے۔ (اِفْكٌ) کے معنی بہتان، جھوٹی خبر، گھڑی ہوئی بات۔

۱۱ عُصْبَةٌ: جماعت، گروہ۔ جمع عُصَبٌ ہے۔ یہاں گروہ سے مراد چار آدمی ہیں۔ ایک جھوٹی تہمت کا گھڑنے والا عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین ہے جو صرف ظاہری اعتبار سے مسلمانوں میں سے تھا۔ اور تین حضرات حضرت حسانؓ، حضرت مسطحؓ اور حضرت حمنہؓ ہیں۔ جو مخلص مسلمانوں میں سے ہیں۔ یہ رئیس المنافقین کی خبر سے متاثر ہوگئے تھے۔

۱۱ لَا تَحْسَبُوْهُ: تم اس کو گمان نہ کرو، تم اس کو نہ سمجھو (لَا تَحْسَبُوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مفعول بہ ہے۔
۱۱	اِکْتَسَبَ: اس نے کمایا، اس نے عمل کیا۔ (اِکْتَسَبَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِکْتِسَابٌ ہے۔
۱۱	تَوَلّٰی کِبْرَهٗ: اس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ (ترجمہ شیخ الہند) اس نے اس (بہتان) کا بڑا حصہ لیا، اس سے مراد عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین ہے۔ (تَوَلّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے (جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے) کِبْرٌ کے معنی کسی چیز کا بڑا حصہ۔
۱۲	اِفْكٌ مُّبِيْنٌ: صریح جھوٹ، کھلا ہوا جھوٹ (اِفْكٌ) کے معنی بہتان، جھوٹی خبر، گھڑی ہوئی بات (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ اور مادہ بَيْنٌ ہے، لازم اور متعدی دونوں استعمال ہوتا ہے۔
۱۴	اَفَضْتُمْ: تم نے چرچا کیا، تم مشغول ہوئے۔ (اَفَضْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَةٌ اور مادہ: ف ی ض ہے۔
۱۵	تَلَقَّوْنَهٗ: تم اس کو لے رہے ہو (لے رہے تھے) تم اس کو نقل کر رہے تھے (تَلَقَّوْنَ) یہ اصل میں تَتَلَقَّوْنَ ہے۔ تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَلَقِّی ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۱	لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ: تم لوگ شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو، تم لوگ شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ (لَا تَتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (خُطُوٰتٌ) کا واحد خُطْوَةٌ ہے، معنی قدم، چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔
۲۱	يُزَكِّيْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سنوارتا ہے، وہ پاک وصاف کر دیتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مثبت، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۲	لَا یَاْتَلِ: وہ (فضیلت والے) قسم نہ کھائیں۔ (لَا یَاْتَلِ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِئْتِلَاءٌ ہے۔ یہ آیت کریمہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
۲۲	اُولُوا الْفَضْلِ: فضیلت والے (اُولُوْا) خلافِ قیاس ذُو کی جمع ہے۔ (اَلْفَضْلُ) کے معنی بھلائی، زیادتی، احسان۔
۲۲	لِیَصْفَحُوْا: چاہئے کہ وہ لوگ درگزر کریں۔ (لِیَصْفَحُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَفْحٌ ہے۔
۲۵	یُوَفِّیْهِمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو پورا دے گا (یُوَفِّیْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِیَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۶	اَلْخَبِیْثٰتُ: گندی عورتیں، باب کرم سے صفتِ مشبہ جمع مؤنث سالم ہے، واحد خَبِیْثَةٌ اور مصدر خُبْثٌ ہے۔
۲۶	اَلْخَبِیْثُوْنَ: گندے مرد۔ باب کرم سے صفتِ مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ واحد خَبِیْثٌ اور مصدر خُبْثٌ ہے۔
۲۶	اَلطَّیِّبٰتُ: پاکیزہ عورتیں۔ باب ضرب سے صفتِ مشبہ جمع مؤنث سالم ہے، واحد طَیِّبَةٌ اور مصدر طِیْبٌ ہے۔
۲۶	اَلطَّیِّبُوْنَ: پاکیزہ مرد۔ باب ضرب سے صفتِ مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ واحد طَیِّبٌ اور مصدر طِیْبٌ ہے۔
۲۷	حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا: یہاں تک کہ تم اجازت حاصل کرو (تَسْتَاْنِسُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، حتی ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِئْنَاسٌ معنی انسیت حاصل کرنا، مراد اجازت حاصل کرنا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۷ تُسَلِّمُوْا: (یہاں تک کہ) تم سلام کرو۔ (تُسَلِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْلِیْمٌ ہے۔ تَسْتَاْنِسُوْا پر عطف کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۲۹ تُبْدُوْنَ: تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ (تُبْدُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَآءٌ ہے۔

۲۹ تَكْتُمُوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تَكْتُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَتْمٌ ہے۔

۳۰ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ: وہ لوگ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (يَغُضُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غضٌّ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے (مِنْ) تبعیضیہ یا زائدہ یا بیانیہ ہے (اَبْصَارٌ) کے معنی نگاہیں، واحد بَصَرٌ ہے۔

۳۰ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ: وہ مرد اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں (يَحْفَظُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِفْظٌ ہے۔ جواب امر پر عطف کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا۔ (فُرُوْجٌ) کے معنی شرم گاہیں، واحد: فَرْجٌ ہے۔

۳۱ يَغْضُضْنَ: وہ عورتیں (اپنی نگاہیں) نیچی رکھیں۔ (يَغْضُضْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر غضٌّ ہے۔

۳۱ يَحْفَظْنَ: وہ عورتیں (اپنی شرم گاہوں کی) حفاظت کریں۔ (يَحْفَظْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر حفظٌ ہے۔

۳۱ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ: وہ عورتیں اپنی زینت (کے مواقع) کو ظاہر نہ کریں۔ (لَا يُبْدِيْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِبْدَآءٌ ہے (زِيْنَةٌ) کے معنی زینت، آراستگی، سنگار۔ زینت سے مراد زیور ہیں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

جیسے کنگن، چوڑی، پازیب، بازوبند، طوق، جھومر، پٹی، بالیاں وغیرہ، اور ان کے مواقع سے مراد ہاتھ، پنڈلی، بازو، گردن، سر، سینہ، کان۔ ان سب مواقع کو سب سے چھپائے رکھیں۔ ان میں سے چہرہ اور ہاتھ کی ہتھیلیاں اور اصح قول کے مطابق دونوں قدم مستثنیٰ ہیں، اس لئے کہ ان کو کھولے بغیر کام کاج نہیں ہو سکتا ہے (بیان القرآن)

۳۱ لِيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ: چاہئے کہ وہ عورتیں اپنے دوپٹے ڈال لیں (خُمُرٌ) کے معنی دوپٹے، واحد خِمَارٌ ہے۔

۳۱ جُيُوْبِهِنَّ: اُن کے گریبان، اُن کے سینے (جُيُوْبٌ) کا واحد جَيْبٌ معنی گریبان، سینہ۔

۳۱ بُعُوْلَتِهِنَّ: ان کے شوہر (اپنے شوہر) (بُعُوْلَةٌ) کا واحد بَعْلٌ ہے۔

۳۱ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ: وہ طفیلی جن کو (عورتوں کی طرف) کوئی توجہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد ایسے مغفل اور بدحواس قسم کے لوگ ہیں جن کو عورتوں کی طرف کوئی رغبت اور دلچسپی نہ ہو (تفسیر ابن کثیر) اس زمانے میں مغفل قسم کے کچھ لوگ ایسے تھے جو طفیلی بن کر کھانے پینے کے لئے گھروں میں آجاتے تھے (معارف القرآن) (اَلتَّابِعِيْنَ) کے معنی ساتھ رہنے والے، طفیلی لوگ۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد تَابِعٌ اور مصدر تَبَعٌ ہے۔ (اُولِى) خلاف قیاس ذُو کی جمع حالت جر میں ہے۔ (اِرْبَةٌ) کے معنی ضرورت، حاجت۔

۳۱ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا: ایسے لڑکے جو (عورتوں کے پردے کی باتوں سے) واقف نہیں ہوئے۔ (الطِّفْلُ) کے معنی بچہ اور بچے۔ یہ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہے، اس لئے کہ اسم جنس ہے۔ یہاں جمع کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: اَطْفَالٌ ہے۔ (لَمْ يَظْهَرُوْا) باب فتح سے فعل مضارع نفی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

نحو بلم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُهُوْرٌ ہے۔

۳۱ عَوْرٰتِ النِّسَآءِ: عورتوں کے پردہ کی باتیں، عورتوں کی پوشیدہ باتیں (عَوْرٰتٌ) کا واحد عَوْرَةٌ ہے۔ اس کے معنی ہر وہ چیز جو پوشیدہ رکھی جائے۔

۳۲ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى: تم بے نکاح لوگوں کا نکاح کر دیا کرو (خواہ مرد ہوں یا عورتیں) (اَنْكِحُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْكَاحٌ ہے۔ (اَلْاَيَامٰى) کا واحد اَيِّمٌ ہے، اس کے معنی وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو۔ اور وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔

۳۲ عِبَادِكُمْ: تمہارے غلام۔ (اپنے غلام) (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ معنی غلام۔

۳۲ اِمَآئِكُمْ: تمہاری باندیاں (اپنی باندیاں) (اِمَآءٌ) کا واحد اَمَةٌ معنی باندی۔

۳۲ يُغْنِهِمْ: وہ (يُغْنِي اللهُ تَعَالٰى) ان کو غنی کر دے گا۔ (يُغْنِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔ يُغْنِ اصل میں يُغْنِيْ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔

۳۳ لِيَسْتَعْفِفْ: چاہئے کہ وہ (اپنے نفس کو) قابو میں رکھے۔ چاہئے کہ وہ پاک دامن رہے۔ (لِيَسْتَعْفِفْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِسْتِعْفَافٌ ہے۔

۳۳ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ: وہ لوگ (غلام یا باندی) آزادی کی لکھت چاہتے ہیں۔ وہ لوگ مکاتب ہونا چاہتے ہیں (يَبْتَغُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔ (اَلْكِتٰبُ) کے معنی مکاتبت کا معاملہ کرنا۔ یہ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ مفاعلۃ کا مصدر فِعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

۳۳ كَاتِبُوْهُمْ: تم ان کو مکاتب بنا دیا کرو (كَاتِبُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُكَاتَبَةٌ ہے۔ مکاتبت کا مطلب یہ ہے کہ آقا مال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کی کوئی مقدار مقرر کرے اور اپنے غلام سے کہے کہ تم اتنا مال ادا کر دو تو آزاد ہو جاؤ گے اور غلام اس کو قبول کر لے۔ اس معاہدہ کو مکاتبت کہا جاتا ہے اور جس غلام سے یہ معاہدہ کیا جائے اس کو مکاتَب کہا جاتا ہے۔
۳۳	لَاتُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ: تم اپنی باندیوں کو (زنا پر) مجبور نہ کرو۔ (لَاتُكْرِهُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِکْرَاہٌ ہے۔ (فَتَيَاتٌ) کا واحد: فَتَاةٌ معنی باندی۔
۳۳	اَلْبِغَآءِ: زنا کاری، بدکاری۔ باب ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی زنا کرنا
۳۳	تَحَصُّنًا: پاک دامنی، پاک دامن رہنا۔ باب تفعل سے مصدر ہے۔
۳۳	لِتَبْتَغُوْا: تاکہ تم طلب کرو، تاکہ تم حاصل کرو۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَآءٌ ہے، لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۳۳	عَرَضٌ: سامان، اسباب۔ جمع: عُرُوْضٌ ہے۔
۳۵	اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین (میں رہنے والوں) کو نور (ہدایت دینے والا) ہے (نُوْرٌ) کے معنی روشنی، جمع: اَنْوَارٌ ہے۔ (اَلسَّمٰوٰتُ) کا واحد: سَمَآءٌ معنی آسمان۔ (اَلْاَرْضُ) کے معنی زمین، جمع: اَرْضُوْنَ اور اَرَاضِیْ ہے۔
۳۵	مِشْكٰوةٌ: طاق، چراغ رکھنے کا طاق۔ چراغ دان۔
۳۵	مِصْبَاحٌ: چراغ، جمع: مَصَابِيْحُ ہے۔
۳۵	زُجَاجَةٌ: شیشہ۔ جمع: زُجَاجٌ ہے۔
۳۵	كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ: چمک دار ستارہ (كَوْكَبٌ) کے معنی ستارہ، جمع: كَوَاكِبُ ہے۔ (دُرِّيٌّ) کے معنی روشن، چمک دار، اس میں یائے نسبتی ہے۔ یہ دُرٌّ کی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر طرف منسوب ہے۔ (دُرٌّ) کے معنی بڑا موتی۔ جمع دُرَرٌ ہے۔

۳۵ یُوْقَدُ: وہ روشن کیا جاتا ہے (یُوْقَدُ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیقَادٌ جو اصل میں اِوْقَادٌ ہے۔ اس میں واؤ ساکن اور ماقبل مکسور ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا ہے۔ اِیقَادٌ ہو گیا۔

۳۵ یُضِیْ ءُ: وہ روشن ہو جائے۔ (یُضِیْءُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضَاءَ ۃٌ ہے۔

۳۶ الْغُدُوِّ: صبح، دن کا ابتدائی حصہ، فجر اور طلوع آفتاب کا درمیانی وقت، اس کا واحد غُدْوَۃٌ ہے۔

۳۶ الْاٰصَالِ: شام، دن کا آخری حصہ، سورج ڈھلنے کے بعد سے رات تک کا وقت۔ اس کا واحد اَصِیْلٌ ہے۔

۳۷ لَاتُلْهِیْهِمْ: ان کو غافل نہیں کرتی ہے (لَاتُلْهِیْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِلْهَاءٌ جو اصل میں اِلْهَاوٌ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا، اِلْهَاءٌ ہو گیا۔

۳۷ تَتَقَلَّبُ: وہ (یعنی دل اور آنکھیں) الٹ جائیں گی۔ (تَتَقَلَّبُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقَلُّبٌ ہے۔

۳۹ کَسَرَابٍ: ریت کی طرح، جیسے چمکتا ہوا ریت، اس کے شروع میں کاف حرف جر مثل کے معنی میں ہے۔ (سَرَابٌ) کے معنی وہ ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی کی طرح نظر آتا ہے، دھوکا اور فریب کے لئے اس سے مثال دی جاتی ہے، ریت کو پانی سمجھنا کھلا ہوا دھوکا ہے۔ لفظ سراب کی جمع نہیں آئی ہے۔

۳۹ بِقِیْعَةٍ: چٹیل میدان میں۔ اس کے شروع میں باء حرف جر ہے (قِیْعَةٌ) کے معنی چٹیل میدان۔ اس کا واحد قَاعٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۹	ظَمْاٰنُ: پیاسا۔ یہ فعلانٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: ظِمَاءٌ ہے جو فِعَالٌ کے وزن پر ہے۔
۳۹	وَفّٰىهُ حِسَابَهٗ: اس نے اس (کی عمر) کا حساب اس کو برابر سرابر چکا دیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی عمر کا خاتمہ کر دیا (وَفّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ ہے۔ فعل ماضی میں ضمیر مستتر اس کا فاعل ہے، اس ضمیر مستتر کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۰	بَحْرٍ لُّجِّيٍّ: گہرا سمندر۔ گہرا دریا (بَحْرٌ) کے معنی سمندر، دریا، جمع بُحُوْرٌ اور اَبْحُرٌ ہے (لُجِّيٌّ) بہت پانی والا، پانی سے بھرا ہوا۔ اس میں یائے نسبتی ہے، یہ لُجٌّ کی طرف منسوب ہے۔ لُجٌّ کے معنی پانی کا بڑا حصہ۔
۴۰	يَغْشٰهُ: وہ (لہر) اس (سمندر) کو ڈھانک رہی ہے (يَغْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشَيَانٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع بَحْرٌ (سمندر) ہے۔
۴۰	مَوْجٌ: پانی کی لہر۔ جمع: اَمْوَاجٌ ہے۔
۴۱	الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ: (اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں) پرندے جو پر پھیلائے ہوئے ہیں (الطَّيْرُ) پرندے۔ یہ طَائِرٌ کی جمع ہے۔ اور لفظ طَيْرٌ کبھی واحد پر بھی بولا جاتا ہے، (صٰٓفّٰتٍ) صف باندھنے والے (پرندے) یہ صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: صَافَّةٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ صٰٓفّٰتٍ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴۱	صَلَاتَهٗ: اس کی دعا۔ (اپنی دعا) صَلٰوةٌ کے معنی دعا۔ جمع: صَلَوَاتٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: لفظ كُلٌّ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۳ يُزْجِيْ سَحَابًا: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایک بادل کو (دوسرے بادل کی طرف) چلاتا ہے (یُزْجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْجَاءٌ ہے۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل۔ چاہے اس میں پانی ہو یا نہ ہو۔ اس کی جمع: سُحُبٌ ہے۔ بادل کے ایک ٹکڑے کے لئے سَحَابَةٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (بادل) کو آپس میں ملا دیتا ہے (یُؤَلِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْلِیْفٌ ہے۔

۴۳ رُكَامًا: تہ بتہ، اوپر نیچے۔ یہ فُعَالٌ کے وزن پر ہے۔ رَکْمٌ مصدر سے بنایا گیا ہے۔ رَکْمٌ کے معنی تہ بتہ کرنا۔ ڈھیر لگانا۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ اَلْوَدْقُ: بارش، تیز ہو یا ہلکی۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۴۳ مِنْ خِلٰلِهٖ: اس کے بیچ سے، اس کے درمیان سے (خِلَالٌ) کے معنی درمیان، یہ مضاف ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔

۴۳ بَرَدٍ: اولے، پانی کے جمے ہوئے قطرے جو برف کی شکل میں آسمان سے گرتے ہیں۔

۴۳ يُصِيْبُ بِهٖ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (اولے) کو پہنچا دیتا ہے (یُصِیْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ ہے۔ (بِہٖ) اس میں ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع بَرَدٌ ہے۔

۴۳ يَصْرِفُهٗ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (اولے) کو ہٹا دیتا ہے (یَصْرِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَرْفٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۳ سَنَا بَرْقِهٖ: اس (بادل) کی بجلی کی چمک۔ اس (بادل) کی بجلی کی کوند (سَنَا) کے معنی چمک، کوند۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے (بَرْق) کے معنی بجلی، جمع بُرُوْق ہے (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔

۴۴ یُقَلِّبُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ (رات اور دن کو) بدلتا رہتا ہے (یُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْلِیْبٌ ہے۔

۴۴ اُولِی الْاَبْصَارِ: آنکھ والے، اہل دانش، عقل والے (اُولِی) حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں (اُولُوْا) استعمال ہوتا ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد ذُوْ آتا ہے۔ (الْاَبْصَارُ) کے معنی آنکھیں، عقلیں۔ اس کا واحد بَصَرٌ ہے۔

۴۶ مُبَیِّنٰتٍ: بیان کرنے والی (آیتیں) سمجھانے والی (نشانیاں) باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مُبَیِّنَۃٌ اور مصدر تَبْیِیْنٌ ہے۔

۴۷ یَتَوَلّٰی: وہ پیٹھ پھیر لیتا ہے۔ (یَتَوَلّٰی) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔

۴۸ اِذَا دُعُوْا: جب وہ (منافق لوگ) بلائے جاتے ہیں (دُعُوْا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔

۴۹ اِنْ یَّکُنْ: اگر (کسی کے ذمہ ان کا حق) ہو۔ اِنْ شرطیہ ہے۔ یَکُنْ شرط ہے۔ (یَکُنْ) اصل میں یَکُوْنُ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے آخر کا نون ساکن ہو گیا۔ اور واؤ پہلے سے ساکن ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا۔ یَکُنْ ہو گیا ہے۔

۴۹ یَاْتُوْا اِلَیْهِ: وہ (منافق لوگ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آجاتے ہیں۔ (یَاْتُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (یَاْتُوْا) اصل میں یَاْتُوْنَ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۹ مُذْعِنِيْنَ: فرماں برداری کرنے والے۔فرماں برداری کرتے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُذْعِنٌ اور مصدر إِذْعَانٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔

۵۰ اِرْتَابُوْا: ان لوگوں نے شک کیا (اِرْتَابُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف ،صیغہ جمع مذکر غائب ،مصدر اِرْتِيَابٌ اور مادہ ر ی ب ہے۔

۵۰ اَنْ يَّحِيْفَ: کہ وہ ظلم کرے گا (يَحِيْفَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف ،صیغہ واحد مذکر غائب ،مصدر حَيْفٌ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵۲ يَخْشَ اللّٰهَ: (جوشخص) اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا (يَخْشَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ ہے۔ (يَخْشَ) اصل میں يَخْشٰى ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر سے حرف علت گر گیا۔ يَخْشَ ہو گیا۔

۵۲ يَتَّقْهِ: اس (کی مخالفت) سے بچے گا (يَتَّقِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف ،صیغہ واحد مذکر غائب ،مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ و ق ی ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ امام حفصؒ نے اس کو قاف کے سکون کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور یہ ایک لغت ہے کہ حالت جزم کی وجہ سے جب یاء ساقط ہو جاتی ہے، تو اہل عرب اس کے ماقبل کو بھی ساکن کر دیتے ہیں۔ اور جمہور کے نزدیک اس کی قراءت قاف کے کسرہ کے ساتھ يَتَّقِهِ ہے (تفسیر مظہری)

۵۲ اَلْفَآئِزُوْنَ: کامیاب ہونے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد فَآئِزٌ اور مصدر فَوْزٌ ہے۔

۵۳ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ: ان لوگوں نے بہت زور لگا کر قسمیں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کھائیں۔ (اَقْسَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔ (جَھْدَ) مضاف، (اَیْمَانِ) مضاف الیہ مضاف، (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ لفظ جَھْدَ اَقْسَمُوْا باللّٰہ کے فاعل سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور یہ جَاھِدِیْنَ بِاَیْمَانِھِمْ کے معنی میں ہے (تفسیر مظہری) جَھْدَ کے معنی کوشش کرنا (اَیْمَانٌ) کا واحد یَمِیْنٌ ہے۔ اس کے معنی قسم کے ہیں۔
۵۳	طَاعَةٌ مَعْرُوْفَةٌ: (تمہاری) فرماں برداری (کی حقیقت) معلوم ہے۔ یعنی تم لوگ بغیر اعتقاد کے صرف زبان سے فرماں برداری کرتے ہو (طَاعَةٌ) کے معنی فرماں برداری، مَعْرُوْفَةٌ کے معنی پہچانی ہوئی۔ یہ مَعْرُوْفَةٌ مصدر سے اسم مفعول مؤنث ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۴	اِنْ تَوَلَّوْا: اگر تم اعراض کرو گے۔ اگر تم روگردانی کرو گے۔ اِنْ شرطیہ ہے (تَوَلَّوْا) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ (تَوَلَّوْا) اصل میں تَتَوَلَّوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا، اور اِنْ شرطیہ کی وجہ سے آخر سے نون جمع گر گیا۔ تَوَلَّوْا ہو گیا۔
۵۴	مَا حُمِّلَ: جو بوجھ ڈالا گیا۔ یعنی جو ذمہ داری ڈالی گئی۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (حُمِّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْمِیْلٌ ہے۔
۵۵	لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور ان کو جانشین بنائے گا، وہ ضرور ان کو حکومت عطا فرمائے گا (لَیَسْتَخْلِفَنَّ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْلَافٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۵	لَیُمَکِّنَنَّ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور جما دے گا، وہ ضرور قوت دے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(لَيُمَكِّنَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمْكِينٌ ہے۔
۵۵	اِرْتَضٰى: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پسند فرمایا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِضَاءٌ اور مادہ: رض و ہے۔
۵۷	لَا تَحْسَبَنَّ: (اے مخاطب) تو خیال مت کر۔ تو گمان مت کر، باب سمع سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۵۷	مَاْوٰىهُمْ: ان کا ٹھکانا (مَاْوٰى) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ یہ اُوِيٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۷	اَلْمَصِيْرُ: ٹھکانا، لوٹنے کی جگہ۔ یہ صَيْرُوْرَةٌ مصدر سے اسم ظرف ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: مَصَايِرُ ہے۔
۵۸	لِيَسْتَاْذِنْكُمْ: تم سے اجازت طلب کرنا چاہیے (لِيَسْتَاْذِنْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْذَانٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۵۸	لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ: وہ لوگ بلوغ کو نہیں پہنچے یعنی بالغ نہیں ہوئے (لَمْ يَبْلُغُوْا) باب نصر سے فعل مضارع نفی جحد بلم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (اَلْحُلُمُ) کے معنی بلوغ، یہ باب نصر سے مصدر ہے، معنی بالغ ہونا۔
۵۸	تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ: تم لوگ اپنے کپڑے اتارتے ہو (تَضَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَضْعٌ ہے۔ (ثِيَابٌ) کے معنی کپڑے، واحد: ثَوْبٌ ہو۔
۵۸	اَلظَّهِيْرَةُ: دوپہر کا وقت۔ جمع: ظَهَائِرُ ہے۔
۵۸	ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ: یہ تین وقت تمہارے بدن کھلنے کے ہیں، یہ تین وقت تمہارے پردوں کے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کی اصل عبارت یہ لکھی:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (ثَلاثُ سَاعَاتِ اِنْکِشَافِ عَوْرَاتٍ لَّکُمْ) اس صورت میں ایک مضاف الیہ اور ایک مضاف محذوف مانا جائے گا اور ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہوگا۔ (تفسیر مظہری) عَوْرَاتٌ کے معنی شرم گاہیں۔ اس کا واحد: عَوْرَۃٌ ہے۔ امام راغب لکھتے ہیں: عَوْرَۃٌ انسان کی شرم گاہ کو کہتے ہیں۔ یہ اصل میں عَارٌ سے بنایا گیا ہے، کیوں کہ شرم گاہ کے کھلنے میں عار محسوس ہوتی ہے۔

۵۸ طَوّٰفُوْنَ: بار بار آنے جانے والے۔ چکر لگانے والے۔ یعنی نابالغ بچے اور غلام و باندی جو ہر وقت گھر میں آتے جاتے ہیں (طَوّٰفُوْنَ) طَوَافٌ مصدر سے صیغہ مبالغہ جمع مذکر ہے۔ اس کا واحد: طَوَّافٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ اَلْحُلُمَ: بلوغ، یہ باب نصر سے مصدر ہے، معنی بالغ ہونا۔

۶۰ اَلْقَوَاعِدُ: بوڑھی عورتیں جو نکاح کے قابل نہ ہوں، یعنی ان کو حیض اور حمل کی امید نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے: صفت حیض اور حمل عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے اس لئے اس کا واحد قَاعِدٌ مذکر کے صیغہ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے حَائِضٌ اور حَامِلٌ ہے۔ یعنی جو صفات عورتوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہیں۔ ان میں تاء تانیث کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، مذکر ہی کا صیغہ عورتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ: اس حال میں کہ (وہ اپنی زینت) ظاہر کرنے والی نہ ہوں۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ اس لئے لفظ غیر حالت نصب میں ہے۔ (مُتَبَرِّجَاتٌ) باب تفعل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُتَبَرِّجٌ اور مصدر تَبَرُّجٌ ہے۔

۶۰ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ: یہ کہ وہ عورتیں بچی رہیں۔ وہ عورتیں احتیاط رکھیں۔ (اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مصدر استخفاف ہے۔

۶۱ اَلْاَعْمٰی: اندھا، نابینا۔ یہ باب سمع سے اَفْعَل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، اس کا مصدر عَمًی ہے، معنی اندھا ہونا، اس کی جمع: عُمْیٌ ہے۔ جس لفظ میں رنگ اور عیب کے معنی ہوں، اس میں اَفْعَل کے وزن پر اسم تفضیل نہیں آتا ہے۔

۶۱ اَلْاَعْرَجِ: لنگڑا۔ یہ باب سمع سے اَفْعَل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، اس کا مصدر عَرَجٌ ہے۔ معنی لنگڑا ہونا۔ اس کی جمع عُرْجٌ ہے۔

۶۱ اٰبَآئِکُمْ: تمہارے باپ (اٰبَآءٌ) کا واحد: اَبٌ معنی باپ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۶۱ اُمَّهٰتِکُمْ: تمہاری مائیں (اُمَّهَاتٌ) کا واحد اُمٌّ معنی ماں (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۶۱ اِخْوَانِکُمْ: تمہارے بھائی (اِخْوَانٌ) کا واحد: اَخٌ معنی بھائی۔

۶۱ اَخَوٰتِکُمْ: تمہاری بہنیں (اَخَوَاتٌ) کا واحد: اُخْتٌ معنی بہنیں۔

۶۱ اَعْمَامِکُمْ: تمہارے چچا (اَعْمَامٌ) کا واحد: عَمٌّ معنی چچا۔

۶۱ عَمّٰتِکُمْ: تمہاری پھوپھیاں (عَمَّاتٌ) کا واحد: عَمَّةٌ معنی پھوپھی۔

۶۱ اَخْوَالِکُمْ: تمہارے ماموں (اَخْوَالٌ) کا واحد: خَالٌ معنی ماموں۔

۶۱ خٰلٰتِکُمْ: تمہاری خالائیں (خَالَاتٌ) کا واحد: خَالَةٌ معنی خالہ۔

۶۱ مَفَاتِحَهٗ: اس کی کنجیاں (مَفَاتِحُ) کا واحد: مِفْتَحٌ معنی کنجی۔

۶۱ جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا: مجتمع یا متفرق ہونے کی حالت میں۔ مل کر یا جدا ہو کر، یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ (اَشْتَاتٌ) کا واحد: شَتٌّ ہے۔ معنی الگ، جدا، متفرق۔

۶۱ تَحِیَّةً: دعا، سلام، اس کے اصل معنی زندہ رکھنا۔ زندگی کی دعا کے لئے اہل عرب کہتے ہیں: حَیَّاکَ اللّٰهُ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے زندہ رکھے۔ لفظ (تَحِیَّة)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	خِیَاۃٌ سے مشتق ہے، اور باب تفعیل سے مصدر ہے۔ تفعیل کا مصدر تفعلہ کے وزن پر بھی آتا ہے، اس کا اکثر استعمال سلام کے معنی میں ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے تفسیر مظہری میں یہاں پر تَحِیَّۃً کو مفعول مطلق من غیر لفظہ قرار دیا ہے۔
۶۲	إِذَا اسْتَأْذَنُوكَ: جب وہ لوگ آپ سے اجازت مانگیں (اِسْتَأْذَنُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِیْذَانٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۶۳	يَتَسَلَّلُونَ: وہ لوگ کھسک جاتے ہیں۔ (يَتَسَلَّلُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَلُّلٌ ہے۔
۶۳	لِوَاذًا: آنکھ بچا کر، آڑ میں ہو کر۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، معنی پناہ لینا، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (تفسیر مظہری)
۶۳	فَلْيَحْذَرِ: تو چاہئے کہ ڈریں (اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنے والے) (لِيَحْذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَذَرٌ ہے۔
۶۴	يُنَبِّئُهُمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو خبر دے گا (يُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَۃٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۶۴	عَلِيمٌ: بہت جاننے والا، ہر چیز کا جاننے والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ عِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْفُرْقَان

یہ قرآنِ کریم کی پچیسویں سورت ہے۔ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ پوری سورت مکی ہے، مکی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت قتادہؒ نے تین آیتوں کے متعلق بیان فرمایا کہ وہ مدنی ہیں۔ باقی سورت مکی ہے۔ اور وہ تین آیتیں ﴿وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ سے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ تک ہیں۔ اس سورت کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں قرآنِ کریم کی عظمت اور صداقت کا تذکرہ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا بیان ہے۔ اسی کے ساتھ دشمنانِ اسلام کی طرف سے جو اعتراضات تھے، ان کا تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔

آیت نمبر

۱ تَبَارَكَ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بہت بابرکت ہے۔ (تَبَارَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَارُكٌ ہے۔

۱ اَلْفُرْقَانُ: فیصلہ کی چیز، فیصلہ کرنے والا، اس سے مراد قرآنِ کریم ہے (اَلْفُرْقَانُ) باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کے معنی جدا کرنا، فیصلہ کرنا۔ یہ مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ قرآنِ کریم حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والا ہے۔ اسی وجہ سے قرآنِ کریم کے لئے بھی فرقان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

۱ نَذِیْرًا: ڈرانے والا۔ لفظ نذیر خلاف قیاس باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔ انبیاء علیہم السلام چوں کہ ایمان والوں کو جنت کی خوش خبری دیتے ہیں اور کافروں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے ہیں۔ اس لئے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ان کو بشیر اور نذیر کا لقب دیا گیا ہے۔

۲ قَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کا (یعنی ہر چیز کا) الگ الگ انداز رکھا (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: كُلَّ شَيْءٍ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (تَقْدِيْرًا) مصدر ہے۔ یہاں پر مفعول مطلق واقع ہے۔

۳ لَا يَخْلُقُوْنَ: وہ پیدا نہیں کرتے ہیں، وہ خالق نہیں ہیں۔ (لَا يَخْلُقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ ہے۔

۳ يُخْلَقُوْنَ: وہ پیدا کیے جاتے ہیں، وہ مخلوق ہیں۔ (يُخْلَقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ ہے۔

۳ نُشُوْرًا: زندہ ہونا، زندہ کرنا۔ یعنی قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونا یا زندہ کرنا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے، لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۴ اِفْكٌ: جھوٹ، باطل۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے معنی جھوٹ بولنا۔

۴ اِفْتَرٰىهُ: اس نے اس کو گھڑ لیا (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ جو اصل میں اِفْتِرَایٌ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا، اِفْتِرَاءٌ ہو گیا (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: اِفْكٌ ہے۔

۴ اَعَانَهٗ: اس نے (یعنی دوسری قوم نے) اس کی مدد کی (اَعَانَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَانَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر زُوْرًا: جھوٹ، غلط، باطل۔

۵ اَسَاطِیْرُ: بے سند باتیں، افسانے، واحد: اُسْطُوْرَۃٌ ہے۔

۵ اِکْتَتَبَھَا: اس شخص نے (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) ان (بے سند باتوں) کو لکھوالیا ہے۔ (اِکْتَتَبَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِکْتِتَابٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَسَاطِیْرُ ہے۔

۵ تُمْلٰی: وہ (بے سند باتیں) لکھوائی جاتی ہیں (ترجمہ شیخ الہند) وہ (بے سند مضامین) پڑھ کر سنائے جاتے ہیں (ترجمہ حضرت تھانوی) (تُمْلٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِمْلَاءٌ ہے۔

۵ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا: صبح وشام (بُکْرَۃً) کے معنی صبح، دن کا ابتدائی حصہ (اَصِیْلًا) کے معنی شام، عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت، جمع آصَالٌ ہے۔

۸ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ: تم لوگ پیروی نہیں کرتے ہو (اِنْ) نفی کے لئے ہے (تَتَّبِعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔

۸ مَسْحُوْرًا: جادو کیا ہوا، جس پر جادو کردیا گیا ہو، سِحْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ جَنّٰتٍ: باغات، اس کا واحد: جَنَّۃٌ ہے۔

۱۰ قُصُوْرًا: بہت سے محل، اس کا واحد: قَصْرٌ ہے۔

۱۱ اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ اور مادہ ع ت د ہے۔

۱۱ سَعِیْرًا: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ، سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ تَغَیُّظًا وَّزَفِیْرًا: جھنجھلانا اور چلانا، جوش وخروش یعنی دوزخ کی آگ جہنم

آیت نمبر | والوں کو دور سے دیکھ کر جوش میں بھر جائے گی اور اس کی غضبناک آوازوں اور پھنکاروں سے بڑے بڑے بہادروں کے ہوش اڑ جائیں گے (تَغَيُّظًا) کے معنی غیظ و غضب ظاہر کرنا، باب تفعل سے مصدر ہے (زَفِيْرًا) کے معنی آگ بھڑکنے میں آواز نکلنا، لمبا سانس لینا، چیخنا اور چلانا، باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۳ مُقَرَّنِيْنَ: جکڑے ہوئے۔ ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُقَرَّنٌ اور مصدر تَقْرِيْنٌ ہے۔

۱۳ دَعَوْا: وہ لوگ پکاریں گے۔ (دَعَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

ثُبُوْرًا: موت، ہلاکت، باب نصر سے مصدر ہے، معنی ہلاک ہونا۔

۱۵ مَصِيْرًا: ٹھکانا۔ صَيْرُوْرَةٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع: مَصَائِرُ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے

۱۶ وَعْدًا مَسْئُوْلًا: ایسا وعدہ جس کی درخواست کی جائے۔ قابل درخواست وعدہ (وَعْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (مَسْئُوْلٌ) سُؤَالٌ مصدر سے اسم مفعول ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ مَتَّعْتَهُمْ: آپ نے ان کو فائدہ پہنچایا۔ آپ نے ان کو آسودگی عطا فرمائی۔ (مَتَّعْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کافر اور مشرک لوگ ہیں۔

۱۸ قَوْمًا بُوْرًا: ہلاک ہونے والے لوگ، تباہ ہونے والے لوگ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع اَقْوَامٌ ہے (بُوْرٌ) کا واحد: بَائِرٌ ہے، بعض اہل لغت کے نزدیک بُوْرٌ کا لفظ مذکر، مؤنث، واحد، جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ صَرْفًا: ٹالنا، لوٹانا، پھیرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۹ نُذِقْهُ: ہم اس (ظالم یعنی مشرک) کو چکھائیں گے (نُذِقْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔ جوابِ شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۲۰ فِتْنَةً: آزمائش، جمع فِتَنٌ ہے۔

۲۰ بَصِیْرًا: دیکھنے والا، بَصَارَةٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ الَّذِیْنَ پارہ (۱۹)

آیت نمبر

۲۱ لَا یَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ (لَا یَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَآءٌ ہے۔

۲۱ لِقَآءَ نَا: ہماری ملاقات۔ (لِقَآءٌ) باب سمع اور باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، معنی ملاقات کرنا، (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۲۱ اسْتَکْبَرُوْا: ان لوگوں نے تکبر کیا۔ (اِسْتَکْبَرُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِکْبَارٌ ہے۔

۲۱ عَتَوْا: اُن لوگوں نے سرکشی کی، وہ لوگ حد (انسانیت) سے نکل گئے (عَتَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ ہے۔

۲۲ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: حرام ممنوع، پناہ ہے پناہ۔ حضرت ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ یہ لفظ (حَرَامًا مُحَرَّمًا) کے معنی میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اور جنت میں جانے کی درخواست کریں گے تو فرشتے ان کو جواب میں کہیں گے جنت کافروں پر حرام اور ممنوع ہے۔ ابن جریجؒ نے فرمایا کہ جب کوئی مصیبت پیش آتی تو اس سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

بچنے کے لئے اہل عرب استعمال کرتے تھے (حِجْرًا مَّحْجُوْرًا) یعنی پناہ ہے پناہ۔ اور مطلب یہ ہے کہ قیامت میں مجرم لوگ عذاب کے فرشتوں کو دیکھیں گے اور ان سے بچنے کے لئے یہ لفظ استعمال کریں گے (تفسیر مظہری) (حِجْرًا) کے معنی منع کرنا، باب نصر سے مصدر ہے، یہ مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی منع کی ہوئی چیز، ممنوع (مَحْجُوْرًا) اس کی تاکید ہے۔

۲۳ قَدِمْنَا: ہم آئیں گے۔ ہم متوجہ ہوں گے۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قُدُوْمٌ ہے۔ یہ فعل ماضی مستقبل کے معنی میں ہے۔

۲۳ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا: اڑتی ہوئی خاک، پریشان غبار، بکھرا ہوا غبار (هَبَآءٌ) کے معنی خاک، غبار۔ جمع: اَهْبَآءٌ ہے۔ (مَنْثُوْرٌ) کے معنی بکھیرا ہوا۔ نَثْرٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ مُسْتَقَرًّا: ٹھکانا، قیام گاہ۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب استفعال سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ مَقِيْلًا: آرام گاہ، دوپہر میں آرام کرنے کی جگہ۔ قَيْلُوْلَةٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵ تَشَقَّقُ: وہ (یعنی آسمان) پھٹ جائے گا۔ (تَشَقَّقُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، اس کی اصل تَتَشَقَّقُ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا۔ اس کا مصدر تَشَقُّقٌ ہے۔

۲۵ اَلْغَمَامِ: بادل۔ بادل کے ایک ٹکڑے کو غَمَامَةٌ کہتے ہیں۔

۲۶ عَسِيْرًا: دشوار، مشکل، سخت۔ عُسْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷ يَعَضُّ: وہ (یعنی ظالم اپنے ہاتھ) کاٹے گا۔ (يَعَضُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَضٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۹	خَذُوْلًا: دغا دینے والا، مدد چھوڑ دینے والا۔ خِذْلَانٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۰	مَهْجُوْرًا: چھوڑا ہوا۔ هَجْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	لِنُثَبِّتَ: تاکہ ہم ثابت رکھیں، تاکہ ہم جمائے رکھیں (نُثَبِّتَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَثْبِيْتٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳۲	رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا: ہم نے اس (قرآن) کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا۔ ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اتارا۔ (رَتَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَرْتِيْلٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۳۵	وَزِيْرًا: مددگار، کام بٹانے والا۔ وِزَارَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	دَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا: ہم نے ان لوگوں (یعنی فرعون اور اس کی قوم) کو بالکل ہی غارت کر دیا یعنی ہم نے ان کو دریائے قلزم میں غرق کر دیا۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِيْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۳۷	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کر رکھا ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۳۸	اَصْحٰبَ الرَّسِّ: کنویں والے، اصحاب الرس کی تعیین میں حضرات مفسرین کے درمیان بہت اختلاف ہے، روح المعانی میں بہت سے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تمام اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ ایک قوم تھی جو اپنے پیغمبر کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کر دی گئی۔ (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے کے ہیں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر اس کا واحد صَاحِبٌ ہے۔ (اَلرَّسُّ) کے معنی کنواں۔

۳۸ قُرُوْنًا: بہت سی جماعتیں، بہت سی قومیں۔ اس کا واحد قَرْنٌ ہے۔

۳۹ تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا: ہم نے پورے طور پر برباد کر دیا۔ ہم نے بالکل ہی برباد کر دیا۔ (تَبَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَتْبِيْرٌ ہے۔

۴۰ مَطَرَ السَّوْءِ: بری بارش، اس سے مراد پتھروں کی بارش ہے۔ قوم لوط کو پتھروں کی بارش کے ذریعہ ہلاک کیا گیا تھا۔ یہ ترکیب میں مفعول مطلق ہے۔

۴۰ لَا يَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ (لَا يَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ہے۔

۴۰ نُشُوْرًا: زندہ ہونا۔ مرنے کے بعد جی اٹھنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۳ اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ: اس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفس کو بنالیا۔ (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔ (اِلٰهٌ) کے معنی معبود۔ اس کی جمع اٰلِهَةٌ ہے۔ (هَوٰى) کے معنی خواہش نفس۔ اس کی جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔

۴۵ مَدَّ الظِّلَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) سایہ کو پھیلایا۔ (مَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، جمع ظِلَالٌ ہے۔

۴۵ دَلِيْلًا: نشانی، علامت، رہنمائی، راستہ بتانے والا۔ دَلَالَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: اَدِلَّةٌ ہے۔

۴۷ سُبَاتًا: آرام کی چیز، راحت کی چیز۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۴۷ نُشُوْرًا: اٹھنا، جاگنا۔ یعنی جاگنے اور اٹھنے کا وقت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۸ بُشْرًا: خوش خبری لانے والیاں۔ اس کا واحد بَشِيْرٌ ہے (تفسیر مظہری اور جلالین)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعیل کا وزن مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بَشَارَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ باب کرم سے آتا ہے۔
۴۹	بَلْدَةً مَيْتًا: مردہ شہر، مردہ زمین۔ اس سے مراد خشک زمین ہے۔ (بَلْدَةٌ) شہر، جمع: بِلَادٌ ہے۔ یہ ترکیب میں موصوف اور صفت ہے۔ بَلْدَةٌ مؤنث کی صفت مَيْتًا مذکر لانے کی وجہ یہ ہے کہ بَلْدَةٌ، بَلَدٌ کے معنی میں ہے، یا مکانًا کی تاویل میں ہے، یا بَلْدَةٌ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لئے اس کی صفت مذکر استعمال کی گئی ہے (تفسیر مظہری)
۴۹	نُسْقِيَهُ: (تاکہ) ہم اس کو پلائیں۔ (نُسْقِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَاءٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۴۹	اَنْعَامًا: چوپائے۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔
۴۹	اَنَاسِيَّ: بہت سے آدمی۔ اس کا واحد: اِنْسِيٌّ یا اِنْسَانٌ ہے (تفسیر مظہری)
۵۰	صَرَّفْنٰهُ: ہم نے اس (بارش) کو تقسیم کردیا۔ یعنی کبھی کسی شہر میں پانی برساتے ہیں۔ اور کبھی دوسرے شہر میں بارش کرتے ہیں۔ (صَرَّفْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصْرِيْفٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: مَطَرٌ ہے۔
۵۰	كُفُوْرًا: ناشکری، باب نصر سے مصدر ہے، معنی ناشکری کرنا۔
۵۰	نَذِيْرًا: ڈرانے والا، پیغمبر۔ (نَذِيْرًا) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔
۵۳	مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) دو دریاؤں کو ملا دیا، (مَرَجَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَرْجٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۳ عَذْبٌ فُرَاتٌ: میٹھا، پیاس بجھانے والا، (عَذْبٌ) کے معنی شیریں، میٹھا۔ باب کرم سے صفتِ مشبہ ہے۔ مصدر عُذُوْبَةٌ ہے۔ (فُرَاتٌ) کے معنی پیاس بجھانے والا پانی، خوش گوار پانی، باب کرم سے صفتِ مشبہ ہے۔ اس کا مصدر فُرُوْتَةٌ ہے۔

۵۳ مِلْحٌ اُجَاجٌ: کھاری، کڑوا۔ (مِلْحٌ) کے معنی کھاری پانی، نمکین پانی (اُجَاجٌ) کے معنی کڑوا پانی، تلخ پانی۔

۵۳ بَرْزَخٌ: پردہ، روک، دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی چیز، اس کی جمع: بَرَازِخُ ہے۔

۵۳ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا: روکی ہوئی آڑ۔ قوی مانع۔ (حِجْرٌ) کے معنی آڑ۔ پردہ۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی روکنا، منع کرنا۔ اور مَحْجُوْرٌ اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

۵۴ صِهْرًا: سسرال، وہ قرابت اور رشتہ داری جو عورتوں سے چلتی ہے۔ اور اس سے سسر اور دامادی کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَصْهَارٌ آتی ہے۔

۵۵ ظَهِيْرًا: مخالف، پیٹھ پھیرنے والا، باب فتح سے صفتِ مشبہ ہے، مصدر ظُهُوْرٌ ہے۔

۶۰ نُفُوْرًا: نفرت، باب نصر سے مصدر ہے، معنی نفرت کرنا۔

۶۱ بُرُوْجًا: برجیں۔ اس سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں یا آسمانی قلعے ہیں جن میں فرشتے پہرہ دیتے ہیں۔ یا ممکن ہے کہ سورج کی بارہ منزلیں مراد ہوں جو اہل ہیئت نے بیان کی ہیں۔ بُرُوْجٌ کا واحد بُرْجٌ ہے۔

۶۱ سِرَاجًا: چراغ۔ اس سے مراد سورج ہے۔ اس کی جمع: سُرُجٌ ہے۔

۶۲ خِلْفَةً: بدلنے والا، ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا۔ (خِلْفَةٌ) باب نصر سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۲ شُكُوْرًا: شکر کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۳ هَوْنًا: عاجزی وانکساری، سکون ووقار۔ باب نصر سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۴ يَبِيْتُوْنَ: وہ لوگ رات گذارتے ہیں۔ (يَبِيْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَيْتٌ، بَيَاتٌ اور بَيْتُوْتَةٌ ہے۔

۶۵ اِصْرِفْ: آپ پھیر دیجئے۔ آپ دور رکھئے۔ (اِصْرِفْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَرْفٌ ہے۔

۶۵ غَرَامًا: تباہی، ہلاکت، چمٹنے والا۔

۶۶ مُسْتَقَرًّا: ٹھکانا۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔

۶۷ لَمْ يَقْتُرُوْا: ان لوگوں نے خرچ کرنے میں تنگی نہیں کی۔ (لَمْ يَقْتُرُوْا) باب نصر سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَتْرٌ اور قُتُوْرٌ ہے۔

۶۷ قَوَامًا: معتدل، متوسط، فضول خرچی اور بخل کے درمیان۔

۶۸ يَلْقَ اَثَامًا: وہ گناہ میں پڑجائے گا (يَلْقَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ (يَلْقَ) اصل میں يَلْقٰى ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں الف ساقط ہوگیا جو اصل میں یاء ہے۔ (اَثَامًا) کے معنی گناہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اثام جہنم کی ایک وادی کا نام ہے، جس میں بہت ہی ہولناک عذاب ہوں گے۔

۶۹ يُضٰعَفْ: وہ (عذاب) بڑھادیا جائے گا۔ (يُضَاعَفْ) باب مفاعلة سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ ہے۔ یہ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۹ يَخْلُدْ: وہ ہمیشہ رہے گا۔ (يَخْلُدْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

واحد مذکر غائب، مصدر خُلُودٌ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۹ مُهَانًا: ذلیل کیا ہوا، رسوا کیا ہوا، بے عزت، اِهَانَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۰ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ: اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ یعنی گناہوں کی جگہ نیکیوں کی توفیق عطا فرمادے گا۔ اور کفر کے زمانہ کے گناہوں کو معاف فرمادے گا، یا ایمان اور عمل صالح کی برکت سے گناہوں کو مٹا کر ان کی تعداد کے مناسب نیکیاں عنایت فرمادے گا۔ (يُبَدِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْدِيْلٌ ہے (سَيِّاٰتٌ) کا واحد سَيِّئَةٌ معنی برائی (حَسَنٰتٌ) کا واحد حَسَنَةٌ معنی بھلائی۔

۷۱ مَتَابًا: توبہ کرنا، رجوع کرنا۔ مفعول مطلق واقع ہے۔

۷۲ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ: وہ لوگ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے ہیں۔ (لَا يَشْهَدُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَهَادَةٌ ہے۔ (الزُّوْرُ) کے معنی جھوٹی بات، بیہودہ بات۔

۷۳ لَمْ يَخِرُّوْا: وہ لوگ گرتے نہیں ہیں۔ (لَمْ يَخِرُّوْا) یہ جواب شرط واقع ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔

۷۳ صُمًّا: بہرے۔ واحد اَصَمُّ ہے۔ صَمَمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔

۷۳ عُمْيَانًا: اندھے۔ واحد اَعْمٰی ہے۔ عَمًی مصدر سے صفت مشبہ ہے۔

۷۴ هَبْ لَنَا: آپ ہم کو عطا فرمادیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۴ قُرَّةَ اَعْيُنٍ: آنکھوں کی ٹھنڈک۔ (قُرَّةٌ) کے معنی ٹھنڈک۔ (اَعْيُنٌ) کا واحد عَيْنٌ معنی آنکھ۔

۷۵ اَلْغُرْفَةَ: بالاخانہ، جمع غُرَفٌ ہے۔

۷۵ يُلَقَّوْنَ: ان سے ملاقات کی جائے گی۔ ان کو پیش کیا جائے گا۔ (يُلَقَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔

۷۷ مَا يَعْبَؤُا: وہ (یعنی میرا پروردگار) پروا نہیں کرے گا۔ (مَا) نافیہ ہے۔ (يَعْبَأُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَبْأٌ ہے۔

۷۷ لِزَامًا: لازم رہنے والا، باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

سورۂ شعراء مکی ہے۔ یہ چھبیسویں سورت ہے۔ اس میں قرآنِ کریم کی حقیقت اور منکرین کی مذمت ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوموں کا تذکرہ ہے۔ اور اس سورت میں شعراء کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ شعراء ہے۔

آیت نمبر

۳ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ: غم کی وجہ سے اپنے کو ہلاک کرنے والا۔ (بَاخِعٌ) بَخْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ ظَلَّتْ: وہ ہو جائیں، جوابِ شرط واقع ہے (ظَلَّتْ) فعل ناقص ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ظَلٌّ، ظُلُوْلٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ خَاضِعِيْنَ: پست ہونے والے، فرماں برداری کرتے والے۔ خُضُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵ مُحْدَثٌ: نئی (نصیحت) تازہ (نصیحت) یہ ذِکْر کی صفت ہے (مُحْدَثٌ) اِحْدَاثٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

۷ زَوْجٍ كَرِيْمٍ: عمدہ قسم (کی چیزیں) (زَوْجٌ) کے معنی قسم، جمع اَزْوَاجٌ ہے۔ (كَرِيْمٌ) کے معنی عمدہ۔ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۱۳ يَضِيْقُ صَدْرِيْ: میرا دل تنگ ہو جاتا ہے۔ (يَضِيْقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضِيْقٌ ہے۔

۱۵ مُسْتَمِعُوْنَ: سننے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُسْتَمِعٌ اور مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔

۱۸ اَلَمْ نُرَبِّكَ: کیا ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی۔ (ا) ہمزہ استفہام ہے (لَمْ نُرَبِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَرْبِيَةٌ ہے۔ (نُرَبِّ) اصل میں نُرَبِّيْ ہے۔ لم کی وجہ سے یاء گرگئی ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۸ وَلِيْدًا: بچہ، جمع وِلْدَانٌ۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۲ تَمُنُّهَا عَلَيَّ: تو اس کا مجھ پر احسان رکھتا ہے۔ (تَمُنُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَنٌّ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع نِعْمَةٌ ہے۔

۲۲ عَبَّدْتَ: تو نے غلام بنایا۔ (عَبَّدْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعْبِيْدٌ ہے۔

۲۹ اَلْمَسْجُوْنِيْنَ: قیدی لوگ، قید کئے ہوئے لوگ۔ سَجْنٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مَسْجُوْنٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۲ اَلْقٰى عَصَاهُ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنی لاٹھی ڈال دی (اَلْقٰى)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
(عَصَاهُ) مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ہے۔ (عَصَا) کے معنی
لاٹھی، جمع عِصِیٌّ اور عُصِیٌّ ہے۔

۳۲ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ: کھلا ہوا اژدہا، نمایاں اژدہا۔ (ثُعْبَانٌ) کے معنی اژدھا۔ جمع
ثَعَابِيْنُ ہے (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل ہے، اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۳۳ نَزَعَ يَدَهٗ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا ہاتھ نکالا۔ (نَزَعَ) باب
فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْعٌ ہے۔

۳۶ اَرْجِهْ: آپ ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) مہلت دیجئے۔ (اَرْجِ) باب
افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْجَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد
مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۶ اَلْمَدَآئِنِ: شہر۔ واحد مَدِيْنَةٌ ہے۔

۳۷ سَحَّارٌ: بڑا جادوگر۔ سِحْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۴۰ السَّحَرَةَ: جادوگر، واحد سَاحِرٌ ہے۔

۴۳ اَلْقُوْا: تم لوگ ڈالو۔ (اَلْقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر،
مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۴۴ اَلْقَوْا: ان لوگوں نے ڈالا۔ (اَلْقَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف،
صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۴۴ حِبَالَهُمْ: ان کی رسیاں۔ (اپنی رسیاں) (حِبَالٌ) کا واحد حَبْلٌ ہے۔

۴۴ عِصِيَّهُمْ: ان کی لاٹھیاں۔ (اپنی لاٹھیاں) (عِصِیٌّ) کا واحد عَصَا ہے۔

۴۵ تَلْقَفُ: وہ نگل جاتی ہے۔ وہ نگلنے لگی۔ (تلقف) باب سمع سے فعل مضارع
معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَقْفٌ اور لَقَفَانٌ ہے۔

۴۵ مَا يَأْفِكُوْنَ: جو وہ لوگ سانگ بنا رہے تھے۔ جو وہ لوگ گھڑ رہے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(ما) اسم موصول ہے۔ (يَأْفِكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ ہے۔
۴۹	لَاُوَصَلِّبَنَّكُمْ: میں تم لوگوں کو سولی پر چڑھادوں گا۔ (لَاُصَلِّبَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، مصدر تَصْلِيْبٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۵۲	اَسْرِ بِعِبَادِيْ: آپ میرے بندوں کو رات میں لے کر چلے جایئے (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَآءٌ بمعنی رات میں چلنا۔ (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ بمعنی بندہ۔
۵۲	مُتَّبَعُوْنَ: (تم لوگوں کا) تعاقب کیا جائے گا (تم لوگوں کا) پیچھا کیا جائے گا۔ (مُتَّبَعُوْنَ) تعاقب کئے ہوئے لوگ۔ باب افتعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُتَّبَعٌ اور مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔
۵۴	شِرْذِمَةٌ: جماعت، جمع شَرَازِمُ ہے۔
۵۵	غَآئِظُوْنَ: غصہ دلانے والے لوگ۔ غَيْظٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد غَآئِظٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۶	حٰذِرُوْنَ: خطرہ رکھنے والے احتیاط رکھنے والے۔ حَذَرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد حَاذِرٌ ہے۔
۵۷	جَنّٰتٍ: باغات، واحد جَنَّةٌ ہے۔
۵۷	عُيُوْنٍ: چشمے، واحد عَيْنٌ ہے۔
۵۸	كُنُوْزٍ: خزانے۔ واحد كَنْزٌ ہے۔
۵۹	اَتْبَعُوْهُمْ: ان لوگوں نے ان کا پیچھا کیا۔ (اَتْبَعُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۶۰	مُشْرِقِيْنَ: سورج نکلنے کے وقت داخل ہونے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُشْرِقٌ اور مصدر اِشْرَاقٌ ہے۔
۶۱	تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ: دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں۔ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (تَرَآءَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَآءٍ ہے جو اصل میں تَرَاءُ یٌ ہے (اَلْجَمْعٰنِ) تثنیہ ہے اس کا واحد جَمْعٌ۔ اور اس کی جمع جُمُوْعٌ ہے۔
۶۱	مُدْرَكُوْنَ: پکڑے ہوئے، پکڑے گئے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُدْرَكٌ اور مصدر اِدْرَاكٌ ہے۔
۶۳	اَلْبَحْرَ: دریا۔ اس سے مراد دریائے قلزم ہے (تفسیر مظہری)
۶۳	اِنْفَلَقَ: وہ (دریا) پھٹ گیا۔ (اِنْفَلَقَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْفِلَاقٌ اور مادہ ف ل ق ہے۔
۶۳	كُلُّ فِرْقٍ: ہر حصہ، ہر پھانک (فِرْقٌ) کے معنی ہر چیز کا حصہ، ہر چیز کا ٹکڑا۔
۶۳	الطَّوْدِ: پہاڑ۔ جمع اَطْوَادٌ ہے۔
۶۴	اَزْلَفْنَا: ہم نے قریب کر دیا۔ (اَزْلَفْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِزْلَافٌ ہے۔
۶۹	اُتْلُ عَلَيْهِمْ: آپ ان کے سامنے بیان کیجئے۔ (اُتْلُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔
۷۱	عٰكِفِيْنَ: جمے رہنے والے۔ لازم رہنے والے۔ باب نصر اور ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: عَاكِفٌ اور مصدر عَكْفٌ اور عُكُوْفٌ ہے۔
۷۸	يَهْدِيْنِ: وہ میری رہنمائی کرتا ہے۔ (يَهْدِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هِدَايَةٌ ہے، (نِ) اصل میں نِیْ ہے اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم ہے، تخفیف کے لئے یاء کو حذف کردیا گیا ہے۔

۷۹ يَسْقِيْنِ: وہ مجھ کو پلاتا ہے (يَسْقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم ہے۔ تخفیف کے لئے یاء کو حذف کردیا گیا ہے۔

۸۱ يُحْيِيْنِ: وہ مجھ کو زندہ کرے گا (يُحْيِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ ہے، (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم ہے۔ تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کردیا گیا ہے۔

۸۳ هَبْ لِيْ: آپ مجھ کو عطا فرمادیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

۸۳ اَلْحِقْنِيْ: آپ مجھ کو شامل فرمایئے۔ (اَلْحِقْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِلْحَاقٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم مفعول بہ ہے۔

۸۴ لِسَانَ صِدْقٍ: سچائی کی زبان، سچا بول۔ اس سے مراد نیک نامی اور اچھی تعریف ہے۔ اس میں موصوف کی اضافت صفت کی طرف پائی جاتی ہے۔

۸۷ لَاتُخْزِنِيْ: آپ مجھ کو رسوانہ فرمایئے۔ (لَاتُخْزِ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْزَاءٌ ہے جو اصل میں اِخْزَایٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم مفعول بہ ہے۔

۸۷ يُبْعَثُوْنَ: وہ لوگ زندہ کئے جائیں گے (يُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۹۰ اُزْلِفَتْ: وہ (جنت) قریب کردی جائے گی۔ (اُزْلِفَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْلَافٌ ہے۔ یہ فعل ماضی،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مستقبل کے معنی میں ہے۔

۹۱ بُرِّزَتْ: وہ (دوزخ) ظاہر کردی جائے گی۔(بُرِّزَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبْرِیْزٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔

۹۱ اَلْغٰوِیْنَ: گمراہ لوگ، غَیٌّ اور غَوَایَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد غاوٍ ہے۔ جو اصل میں غاوِیٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۳ یَنْتَصِرُوْنَ: وہ لوگ بدلہ لیتے ہیں۔(یَنْتَصِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔

۹۴ کُبْکِبُوْا: وہ لوگ اندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ مستقبل کے معنی میں ہے۔(کُبْکِبُوْا) باب فعللہ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَبْکَبَۃٌ ہے۔

۹۴ اَلْغَاوُوْنَ: گمراہ لوگ۔ غَیٌّ اور غَوَایَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد غاوٍ ہے جو اصل میں غاوِیٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۵ جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ: ابلیس کے لشکر، (جُنُوْدُ) کا واحد جُنْدٌ معنی لشکر۔

۹۶ یَخْتَصِمُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔(یَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔

۹۸ نُسَوِّیْکُمْ: ہم تم کو برابر کرتے ہیں (کرتے تھے) نُسَوِّیْ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْوِیَۃٌ ہے۔(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۰۰ شَافِعِیْنَ: سفارش کرنے والے۔ شَفَاعَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ واحد شَافِعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰۱ صَدِيقٍ حَمِيمٍ مخلص دوست، محبت کرنے والا دوست (صَدِيقٌ) کے معنی دوست، جمع: اَصْدِقَآءُ ہے۔ (حَمِيمٌ) کے معنی قریب ہونے والا، محبت کرنے والا، جمع اَحِمَّآءُ ہے۔

۱۰۲ كَرَّةً: لوٹنا، واپس ہونا۔ کَرٌّ باب نصر سے مصدر ہے۔ اور اس میں تاء وحدت کے لئے ہے۔

۱۰۵ نُوحٌ: حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۶) ص:۲۰۸ میں دیکھئے۔

۱۰۸ اَطِيعُونِ: تم میری اطاعت کرو، تم میرا کہا مان لو۔ (اَطِيعُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اطاعۃ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۱۱ الْاَرْذَلُونَ: کمینے لوگ، ذلیل لوگ۔ اس کا واحد الْاَرْذَلُ ہے۔ رَذَالَةٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۴ طَارِدِ: دور کرنے والا، ہٹانے والا، طَرْدٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ نَذِيرٌ: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلاف قیاس مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ جمع: نُذُرٌ ہے۔

۱۱۶ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ: اگر تو باز نہیں آئے گا۔ (لَمْ تَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْتِهَآءٌ ہے۔

۱۱۶ الْمَرْجُومِينَ: سنگ سار کئے ہوئے لوگ۔ رَجْمٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۸ اِفْتَحْ: آپ فیصلہ فرما دیجئے۔ (اِفْتَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتْحٌ ہے۔

۱۱۹ الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ: بھری ہوئی کشتی (اَلْفُلْكُ) کے معنی کشتی، واحد اور جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں واحد کے معنی میں ہے۔ (اَلْمَشْحُوْنُ) شَحْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲۴	هُوْدٌ: حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۱۱) ص ۴۰۴ پر دیکھئے۔
۱۲۸	تَبْنُوْنَ: تم لوگ بناتے ہو۔ (تَبْنُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِنَآءٌ ہے۔
۱۲۸	رِيْعٌ: بلند زمین، اونچی جگہ۔ جمع: اَرْيَاعٌ ہے۔
۱۲۸	تَعْبَثُوْنَ: تم لوگ کھیل کرتے ہو۔ (تَعْبَثُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَبَثٌ ہے۔
۱۲۹	مَصَانِعَ: قلعے، محلات۔ واحد مَصْنَعٌ ہے۔
۱۳۰	اِذَا بَطَشْتُمْ: جب تم پکڑتے ہو۔ جب تم داروگیر کرتے ہو۔ (بَطَشْتُمْ) باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَطْشٌ ہے۔
۱۳۲	اَمَدَّكُمْ: اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی۔ (اَمَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۱۳۷	خُلُقُ: عادت، جمع: اَخْلَاقٌ ہے۔
۱۴۲	صٰلِحٌ: حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۸) ص ۲۹۹ پر دیکھئے۔
۱۴۸	زُرُوْعٌ: کھیتیاں۔ واحد زَرْعٌ ہے۔
۱۴۸	نَخْلٌ: کھجور کے درخت، واحد نَخْلَةٌ ہے۔
۱۴۸	طَلْعُهَا: ان کا گابھا، ان کا خوشہ، (طَلْعٌ) کے معنی گابھا، خوشہ، گپھا، گچھا۔ اس کا واحد طَلْعَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع نَخْلٌ ہے۔
۱۴۸	هَضِيْمٌ: ملائم (ترجمہ شیخ الہند) اس کے اصلی معنی توڑا ہوا۔ یہاں اس سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مراد ملائم ہے، هَضِيْمٌ فعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔

۱۴۹ تَنْحِتُوْنَ: تم لوگ تراشتے ہو۔ (تَنْحِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَحْتٌ ہے۔

۱۴۹ فٰرِهِيْنَ: اتراتے ہوئے۔ فخر کرتے ہوئے (ترجمہ حضرت تھانوی) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مصدر فَرَاهَةٌ معنی ماہر ہونا۔ حاذق ہونا، مہارت اور حذاقت میں عام طور پر فخر وغرور پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۵۱ اَلْمُسْرِفِيْنَ: حد سے بڑھنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۱۵۳ اَلْمُسَحَّرِيْنَ: جادو کیے ہوئے لوگ۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ واحد مُسَحَّرٌ اور مصدر تَسْحِيْرٌ ہے۔

۱۵۵ شِرْبٌ: پانی پینے کی باری۔

۱۵۷ عَقَرُوْهَا: ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا۔ (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ ہے۔ معنی زخمی کرنا۔ ذبح کرنا۔ کوچیں کاٹنا (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۱۶۱ لُوْطٌ: حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔

۱۶۵ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ: کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو۔ (ا) ہمزۂ استفہام برائے توبیخ۔ (تَاْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (ذُكْرَانٌ) کا واحد ذَكَرٌ ہے، اس کے معنی مرد۔

۱۶۶ تَذَرُوْنَ: تم چھوڑ دیتے ہو۔ (تَذَرُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	عٰدُوْنَ: حد سے بڑھنے والے۔ عَدْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: عَادٍ جو اصل میں عادِیٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶۸	اَلْقَالِیْنَ: نفرت کرنے والے۔ قَلْیٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے اس کا واحد: قَالٍ جو اصل میں قَالِیٌ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷۱	عَجُوْزًا: بڑھیا، اس سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی کافرہ بیوی ہے۔ جمع: عَجَائِز ہے۔
۱۷۱	اَلْغٰبِرِیْنَ: باقی رہنے والے۔ غُبُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: غَابِرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷۰	دَمَّرْنَا: ہم نے ہلاک کر دیا۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِیْرٌ ہے۔
۱۷۶	اَصْحٰبُ لْئَیْکَةِ: بن کے رہنے والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہے (اَصْحٰبٌ) کا واحد صَاحِبٌ معنی ساتھی۔ (اَلْاَیْکَةُ) کے معنی بن اور جنگل، اس کی جمع: اَیْکٌ ہے۔
۱۷۷	شُعَیْبٌ: حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر مبارک پارہ (۸) ص: ۳۰۲ پر دیکھئے۔
۱۸۱	اَوْفُوا الْکَیْلَ: تم لوگ ناپ کو پورا کرو۔ (اَوْفُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْفَاءٌ ہے۔ (اَلْکَیْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے، اس کے معنی ناپنا، حاصل مصدر (ناپ)
۱۸۲	زِنُوْا: تم لوگ وزن کرو۔ (زِنُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، اس کا مصدر وَزْنٌ ہے۔
۱۸۲	اَلْقِسْطَاسِ: ترازو۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔
۱۸۳	لَا تَبْخَسُوْا: تم لوگ گھٹاؤ نہیں۔ (لَا تَبْخَسُوْا) باب فتح سے فعل نہی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخْسٌ ہے۔

۱۸۳ | لَا تَعْثَوْا: تم لوگ فساد مت کرو۔ (لَا تَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عُثِیٌّ اور عِثِیٌّ ہے۔

۱۸۴ | اَلْجِبِلَّۃَ: خلقت، مخلوق۔

کِسَفًا: ٹکڑے۔ واحد کِسْفَۃٌ ہے۔

۱۸۹ | عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّۃِ: سائبان کے دن کا عذاب۔ (ظُلَّۃٌ) کے معنی سائبان۔ جمع ظُلَلٌ ہے۔ جس عذاب کا ذکر اس آیت کریمہ میں کیا گیا ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر سخت گرمی مسلط فرمادی، نہ مکان کے اندر چین آتا نہ باہر۔ پھر ان کے قریبی جنگل میں ایک گہرا بادل بھیج دیا، جس کے نیچے ٹھنڈی ہوا تھی۔ سارے لوگ گرمی سے پریشان تھے۔ سب دوڑ دوڑ کر اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے تو اس بادل سے پانی کے بجائے آگ کی بارش ہوئی، جس سے سارے لوگ جل کر ہلاک ہو گئے، اللہ پاک ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں، آمین۔

۱۹۶ | زُبُرِ: کتابیں۔ واحد زَبُوْرٌ ہے۔

۱۹۸ | اَلْاَعْجَمِیْنَ: عجمی لوگ، غیر عربی لوگ۔ واحد اَعْجَمُ ہے۔

۲۰۰ | سَلَکْنٰہُ: ہم نے اس (تکذیب قرآن) کو داخل کر دیا۔ (سَلَکْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَلْکٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع تَکْذِیْبُ الْقُرْآنِ ہے۔

۲۰۳ | مُنْظَرُوْنَ: مہلت دیئے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، واحد مُنْظَرٌ اور مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۲۰۵ | اِنْ مَّتَّعْنٰھُمْ: اگر ہم ان کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔ اگر ہم ان کو عیش میں رہنے دیں۔ (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

تَمۡتِیۡعٌ ہے۔ (هُمۡ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۲۱۵ اِخۡفِضۡ جَنَاحَكَ: آپ اپنا بازو پست رکھئے، یعنی نرمی کا معاملہ فرمائیے (اِخۡفِضۡ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَفۡضٌ ہے (جَنَاحٌ) بازو، جمع اَجۡنِحَةٌ ہے، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۲۱۹ تَقَلُّبَكَ: آپ کی نشست و برخاست، (تَقَلُّبٌ) باب تفعل سے مصدر ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۲۲ اَفَّاكٍ: جھوٹا، جھوٹ بولنے والا۔ اَفۡكٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۲ اَثِيۡمٍ: گناہ گار۔ اِثۡمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۳ يُلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ: وہ لوگ کان لگاتے ہیں (يُلۡقُوۡنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلۡقَآءٌ ہے۔ (سَمۡعٌ) کے معنی کان، جمع اَسۡمَاعٌ ہے۔

۲۲۴ اَلۡغَاوٗنَ: گمراہ لوگ۔ غَيٌّ اور غَوَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: غَاوٍ ہے۔ جو اصل میں غَاوِیٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۵ يَهِيۡمُوۡنَ: وہ لوگ حیران پھرتے ہیں۔ (يَهِيۡمُوۡنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَيۡمٌ ہے۔ معنی آوارہ پھرنا۔

۲۲۷ اِنۡتَصَرُوۡا: ان لوگوں نے بدلہ لیا۔ (اِنۡتَصَرُوۡا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنۡتِصَارٌ ہے۔

۲۲۷ مُنۡقَلَبٍ: جگہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ اِنۡقِلَابٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ النَّمْلِ

سورۂ نمل مکی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی ستائیسویں سورت ہے۔ اس میں اثباتِ وحی ورسالت کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ اجمالی طور پر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ تفصیلی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ نمل کے معنی چیونٹی کے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں چیونٹی کا بھی ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ نمل (چیونٹی) ہے۔ پھر حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے واقعہ کے بعد قرآن کریم کی حقانیت اور برکات کا ذکر ہے۔

آیت نمبر ۴ يَعْمَهُوْنَ: وہ لوگ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ (يَعْمَهُوْنَ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَهٌ اور عُمُوْهٌ ہے اس کے معنی حیران ہونا اور بھٹکنا ہے۔

۵ اَلْاَخْسَرُوْنَ: بہت نقصان اٹھانے والے۔ خَسَارَةٌ اور خُسْرَانٌ مصدر سے اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَخْسَرُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ: یقیناً آپ کو قرآن سکھلایا جارہا ہے۔ یقیناً آپ کو قرآن دیا جارہا ہے (لَتُلَقَّى) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔

۷ اٰنَسْتُ نَارًا: میں نے ایک آگ دیکھی۔ (اٰنَسْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِيْنَاسٌ ہے۔ (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع: نِيْرَانٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷	شِهَابٍ قَبَسٍ: انگارا سا لگا ہوا، یعنی آگ کا شعلہ کسی لکڑی وغیرہ میں لگا ہوا۔ (شِهَابٌ) کے معنی انگارا، چمک دار شعلہ۔ جمع: شُهُبٌ وَشُهْبَانٌ وَشِهْبَانٌ وَاَشْهُبٌ ہے۔ (قَبَسٌ) آگ کا شعلہ، جلتی ہوئی لکڑی کا شعلہ۔ قَبَسٌ، مَقْبُوْسٌ کے معنی میں ہے۔ قَبْسٌ مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی شعلہ لینا، آگ جلانا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	تَصْطَلُوْنَ: (تاکہ) تم لوگ سینکو۔ (تَصْطَلُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْطِلَاءٌ ہے۔ تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے، اس کا مادہ: ص، ل، ی ہے۔
۸	نُوْدِیَ: ان کو (موسیٰ علیہ السلام) آواز دی گئی۔ (نُوْدِیَ) باب مفاعلہ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۸	بُوْرِكَ: ان پر برکت ہو۔ ان کو برکت دی گئی۔ (بُوْرِكَ) باب مفاعلہ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُبَارَكَةٌ ہے۔
۱۰	رَاٰهَا تَهْتَزُّ: اس کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا، اس کو پھنپھناتے ہوئے دیکھا۔ (رَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (تَهْتَزُّ) یہ ترکیب میں حال واقع ہے، (تَهْتَزُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْتِزَازٌ ہے۔
۱۰	جَآنٌّ: سانپ، باریک سانپ۔
۱۰	وَلّٰی مُدْبِرًا: وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ (وَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (مُدْبِرًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰ لَمْ یُعَقِّبْ: پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ (لَمْ یُعَقِّبْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بلم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْقِیْبٌ ہے۔

۱۲ فِیْ جَیْبِكَ: تیرے گریبان میں (اپنے گریبان میں) (جَیْبٌ) کے معنی گریبان۔ جمع جُیُوْبٌ ہے۔

۱۴ جَحَدُوْا: ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ (جَحَدُوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحْدٌ اور جُحُوْدٌ ہے۔

۱۴ اِسْتَیْقَنَتْهَا: اُن (معجزات) کا (اُن کے دلوں نے) یقین کر لیا (اِسْتَیْقَنَتْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِیْقَانٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۱۶ عُلِّمْنَا: ہم کو سکھائی گئی۔ (عُلِّمْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَعْلِیْمٌ ہے۔

۱۶ مَنْطِقَ الطَّیْرِ: پرندوں کی بولی۔ (مَنْطِقٌ) مصدر میمی ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (الطَّیْرُ) طَائِرٌ کی جمع ہے، اور کبھی واحد پر بولا جاتا ہے۔

۱۷ یُوْزَعُوْنَ: ان کی جماعتیں بنائی جاتی ہیں (بنائی جاتی تھیں) ان کو روکا جاتا ہے (روکا جاتا تھا) وَزْعٌ مصدر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے معنی روکنا، ترتیب سے صفوں میں رکھنا۔

۱۸ وَادِ النَّمْلِ: چیونٹیوں کا میدان۔ (وَادٍ) کے معنی میدان، پہاڑوں یا ٹیلوں کے درمیان کی کشادگی جو سیلاب کے لئے گذرگاہ ہو۔ جمع: اَوْدِیَةٌ ہے۔ (نَمْلٌ) کے معنی چیونٹیاں، واحد نَمْلَةٌ ہے۔

۱۸ اُدْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ: تم اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ۔ تم اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ۔ (اُدْخُلُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُخُوْلٌ ہے۔ (مَسَاكِنُ) کا واحد مَسْكَنٌ معنی گھر، رہنے کی جگہ، اس کا مادہ:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

س، ک، ن ہے۔

۱۸ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ: تم کو کچل نہ ڈالے، تم کو پیس نہ ڈالے۔ (لَا یَحْطِمَنَّ) باب ضرب سے فعل نہی، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَطْمٌ معنی توڑنا۔

۱۹ اَوْزِعْنِیْ: آپ مجھے الہام فرما دیجئے، آپ مجھے توفیق عطا فرما دیجئے۔ آپ مجھے ہمیشگی عطا فرما دیجئے (اَوْزِعْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْزَاعٌ ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۰ تَفَقَّدَ الطَّیْرَ: انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے) پرندوں کی حاضری لی (ترجمہ حضرت تھانوی) انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے) پرندوں کا معائنہ کیا۔ (تَفَقَّدَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفَقُّدٌ ہے۔ معنی تلاش کرنا، جائزہ لینا، معائنہ کرنا۔ (الطَّیْرُ) طَائِرٌ کی جمع ہے۔ اور کبھی لفظ طَیْر واحد پر بھی بولا جاتا ہے۔

۲۰ اَلْهُدْهُدَ: ایک مشہور پرندہ جس کے سر پر تاج ہوتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ زمین کے اندر پائے جانے والے پانی کو دیکھ لیتا ہے۔ اس کی جمع ھَدَاھِدُ ہے۔

۲۲ سَبَا: سبا یمن کا ایک مشہور شہر ہے۔

۲۵ یُخْرِجُ الْخَبْءَ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) چھپی ہوئی چیز کو نکالتا ہے (یُخْرِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْرَاجٌ ہے۔ (اَلْخَبْءُ) مصدر ہے جو مَخْبُوْءٌ کے معنی میں ہے۔ یہاں پر آسمان میں چھپی ہوئی چیز سے مراد بارش اور زمین میں چھپی ہوئی چیز سے مراد پودے ہیں (تفسیر جلالین)

۲۸ اَلْقِهْ: تو اس (خط) کو ڈال دے۔ (اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مذکر حاضر، مصدر اِلقَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۸	تَوَلَّ عَنْهُمْ: تو اُن کے پاس سے ہٹ جا۔ (تَوَلَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّ جو اصل میں تَوَلِّیٌ ہے۔
۲۹	اَلْمَلَؤُا: دربار والو۔ اس کی جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔
۲۹	كِتٰبٌ كَرِيْمٌ: باوقعت خط، باعزت خط۔ (كِتَابٌ) کے معنی خط، یہ مَكْتُوْبٌ کے معنی میں ہے، اس کی جمع: كُتُبٌ ہے (كَرِيْمٌ) كَرَامَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	اَفْتُوْنِيْ: تم مجھ سے بیان کرو۔ تم مجھ کو رائے دو۔ (اَفْتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْتَاءٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۲	قَاطِعَةً: فیصلہ کرنے والی۔ قَطْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
	تَشْهَدُوْنِ: (یہاں تک کہ) تم میرے پاس موجود ہو۔ (تَشْهَدُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر شَهَادَةٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِيْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۵	مُرْسِلَةٌ: بھیجنے والی۔ اِرْسَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۳۵	نَاظِرَةٌ: دیکھنے والی، انتظار کرنے والی۔ نَظَرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	اَتُمِدُّوْنَنِ: کیا تم میری مدد کررہے ہو۔ (اَ) ہمزہ استفہام ہے (تُمِدُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْدَادٌ ہے (نِ) اصل میں (نِيْ) ہے۔ اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۷	قِبَلَ: طاقت، قدرت، مقابلہ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۷ صَاغِرُوْنَ: ذلیل لوگ، ماتحت (رعایا) لوگ۔ باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد صَاغِرٌ اور مصدر صِغَرٌ اور صَغْرٌ ہے۔

۳۹ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ: جنوں میں سے ایک دیو۔ ایک قوی ہیکل جن۔ (عِفْرِيْتٌ) کے معنی قوی، طاقت ور، سرکش، خبیث۔ یہاں اس سے مراد قوی ہے، اس کی جمع عَفَارِيْتُ ہے۔

۴۰ مُسْتَقِرًّا: ٹھہرنے والا یعنی رکھا ہوا۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۰ لِيَبْلُوَنِيْ: تاکہ وہ میری آزمائش کرے۔ تاکہ وہ میرا امتحان لے۔ (لِيَبْلُوَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَاءٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۱ نَكِّرُوْا: تم (اس تخت کی) صورت بدل دو۔ (نَكِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنْكِيْرٌ ہے۔

۴۲ اَتَهْتَدِيْ: کیا وہ سمجھ پاتی ہے۔ (ا) ہمزۂ استفہام (تَهْتَدِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ ہے۔

۴۲ عَرْشُكِ: تیرا تخت، مرکب اضافی ہے۔ عَرْشٌ کے معنی تخت۔ جمع عُرُوْشٌ ہے۔

۴۳ صَدَّهَا: اس نے (غیر اللہ کی عبادت نے) اس کو روک دیا۔ (صَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع ملکہ سبا بلقیس ہے۔

۴۴ الصَّرْحُ: محل، اس کی جمع صُرُوْحٌ ہے۔

۴۴ حَسِبَتْهُ لُجَّةً: اس عورت نے اس کو گہرا پانی سمجھا۔ (حَسِبَتْ) حسبان

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع صَرْحٌ (محل) ہے۔ (لُجَّۃٌ) کے معنی گہرائی، پانی کی بڑی مقدار، جمع لُجٌّ، لُجَجٌ اور لِجَاجٌ ہے۔

۴۴ کَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا: اس عورت نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ (کَشَفَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر کَشْفٌ ہے۔ (سَاقَيْهَا) مرکب اضافی ہے۔ (سَاقَيْ) اصل میں سَاقَيْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع ملکہ سبا بلقیس ہے۔

۴۴ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ: شیشوں سے بنا ہوا، شیشوں سے جڑا ہوا۔ تَمْرِيْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کے معنی ہموار اور چکنا کرنا۔ (قَوَارِيْرَ) کے معنی شیشے، اس کا واحد قَارُوْرَۃٌ ہے۔

۴۵ يَخْتَصِمُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ (يَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔

۴۶ تَسْتَعْجِلُوْنَ: تم لوگ جلدی مانگتے ہو۔ (تَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔

۴۷ اِطَّيَّرْنَا بِكَ: ہم نے تم کو منحوس سمجھ لیا۔ (اِطَّيَّرْنَا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِطَّيُّرٌ ہے۔ جو اصل میں تَطَيُّرٌ ہے۔

۴۷ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ: تمہاری نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری نحوست کا سبب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، یعنی تمہارے کفر والے اعمال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں اور وہی نحوست کا سبب ہیں (طَائِرٌ) کے معنی پرندہ، بدفالی، نحوست، زمانۂ جاہلیت میں اہل عرب پرندوں سے بدفالی لیا کرتے تھے اس لئے مجاز کے طور پر (طَائِرٌ) کا استعمال نحوست کے معنی میں ہونے لگا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۷ تُفْتَنُوْنَ: تم لوگ جانچے جاتے ہو، تم لوگ فتنے میں ڈالے جاتے ہو (تُفْتَنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فِتْنَةٌ، فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔

۴۸ تِسْعَةُ رَهْطٍ: نو شخص (رَهْطٌ) کے معنی جماعت اور قبیلہ، تین سے دس تک کا گروہ جس میں کوئی عورت نہ ہو، اور اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے، اس کی جمع اَرْهُطٌ اور اَرْهَاطٌ ہے، جب عدد کی اضافت رَهْطٌ کی طرف ہوتی ہے، تو اس سے شخص اور فرد مراد ہوتا ہے۔ جیسے تِسْعَةُ رَهْطٍ کے معنی نو شخص کے ہیں۔

۴۹ تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ: تم لوگ اللہ کی قسم کھاؤ۔ (تَقَاسَمُوْا) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقَاسُمٌ ہے۔

۴۹ لَنُبَيِّتَنَّهٗ: ہم رات میں ضرور اس پر حملہ کریں گے۔ (لَنُبَيِّتَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْيِيْتٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔

۵۰ مَكَرُوْا مَكْرًا: ان لوگوں نے ایک خفیہ تدبیر کی۔ (مَكَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔ (مَكْرًا) یہ مصدر مفعول مطلق ہے۔

۵۱ دَمَّرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو ہلاک کر دیا (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَدْمِيْرٌ ہے۔ (هُمْ) جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

خَاوِيَةً: (ان کے گھر) گرے ہوئے۔ خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ يَتَطَهَّرُوْنَ: وہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں (يَتَطَهَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطَهُّرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۷	قَدَّرْنٰهَا: ہم نے اس کو (لوط علیہ السلام کی بیوی کو) مقرر کر دیا (قَدَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع اِمْرَاَةَ لُوْطٍ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی ہے۔
۵۷	الْغٰبِرِیْنَ: باقی رہنے والے، پیچھے رہنے والے۔ ان سے مراد ہلاک ہونے والے کافر ہیں۔ اس لئے کہ حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی پیروی کرنے والوں کے چلے جانے کے بعد کافر لوگ ہی عذاب میں باقی رہنے والے اور ہلاک ہونے والے تھے۔ غُبُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، واحد غَابِرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۹	اِصْطَفٰی: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) منتخب فرمایا۔ اس نے پسند فرمایا۔ (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ: ص ف و ہے۔

اَمَّنْ خَلَقَ پارہ (۲۰)

آیت نمبر	
۶۰	اَنْۢبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْۢبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۶۰	حَدَآئِقَ: باغات۔ اس کا واحد: حَدِیْقَةٌ ہے۔
۶۰	بَهْجَةٍ: رونق، زینت، خوب صورتی، تازگی۔
۶۰	یَعْدِلُوْنَ: وہ لوگ (دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔ (یَعْدِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ۔
۶۱	قَرَارًا: ٹھہرنے کے لائق، قرار گاہ۔ (قَرَارًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدری معنی ٹھہرنا۔

۶۱ رَوَاسِیَ: مضبوط پہاڑ، اس کا واحد رَاسِیَۃٌ ہے جو رُسُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

۶۱ حَاجِزًا: پردہ، آڑ، دو چیزوں کے درمیان حدفاصل۔ اس کی جمع حَوَاجِزُ۔

۶۲ یُجِیْبُ: وہ دعا قبول کرتا ہے۔ (یُجِیْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَابَۃٌ ہے۔

۶۲ اَلْمُضْطَرَّ: بے قرار، بے کس، بے بس، باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِضْطِرَارٌ ہے۔ اس میں افتعال کی تاء کو طاء سے بدل دیا گیا۔ اس کا مادہ: ض ر ر ہے۔

۶۲ یَکْشِفُ: وہ دور کرتا ہے۔ (یَکْشِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کَشْفٌ ہے۔

۶۲ تَذَکَّرُوْنَ: تم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تَذَکَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔ تَذَکَّرُوْنَ اصل میں تَتَذَکَّرُوْنَ ہے تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔

۶۴ یَبْدَؤُا: وہ پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ (یَبْدَؤُا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْءٌ ہے۔

۶۴ هَاتُوْا: تم (اپنی دلیل) لاؤ، یہ اسم فعل جمع مذکر ہے، اس کا واحد مذکر هَاتِ اور واحد مؤنث هَاتِیْ اور تثنیہ مذکر اور مؤنث هَاتِیَا اور جمع مؤنث هَاتِیْنَ ہے۔

۶۵ یُبْعَثُوْنَ: وہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ (یُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۶۶ اِدّٰرَکَ عِلْمُهُمْ: تھک کر گر گیا ان کا فکر (ترجمہ شیخ الہند) ان کا علم نیست ہو گیا (ترجمہ حضرت تھانوی) (اِدّٰرَکَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاكٌ ہے۔ جو اصل میں تَدَارُكٌ ہے۔
۶۶	عَمُوْنَ: اندھے۔ عَمٰی مصدر سے صفت مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اس کا واحد فَعِلٌ کے وزن پر عَمِیٌّ ہے (عَمُوْنَ) اصل میں عَمِیُوْنَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا۔ اور ماقبل کا کسرہ زائل کر دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، عَمُوْنَ ہو گیا
۷۰	یَمْكُرُوْنَ: وہ لوگ شرارتیں کرتے ہیں۔ (یَمْكُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔
۷۲	رَدِفَ: وہ (عذاب) قریب ہو گیا (تفسیر جلالین) (رَدِفَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَدْفٌ ہے۔ معنی پیچھے ہونا، یہاں مراد قریب ہونا ہے۔
۷۴	تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ: (جو) ان کے دل چھپا رہے ہیں۔ یعنی جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے۔ (تُكِنُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِكْنَانٌ ہے۔ (صُدُوْرٌ) کا واحد صَدْرٌ معنی سینہ۔ یہاں اس سے مراد دل ہے۔
۷۶	یَقُصُّ: وہ (قرآن) بیان کرتا ہے۔ (یَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَصَصٌ ہے۔
۷۸	یَقْضِیْ: وہ (آپ کا پروردگار) فیصلہ فرمائے گا۔ (یَقْضِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۸۰	اَلْمَوْتٰی: مردے۔ اس کا واحد مَیِّتٌ ہے۔
۸۰	اَلصُّمُّ: بہرے۔ اس کا واحد اَصَمُّ ہے۔
۸۱	اَلْعُمْیِ: اندھے۔ اس کا واحد اَعْمٰی ہے۔
۸۲	دَآبَّةً: جانور۔ جمع دَوَآبُّ ہے۔ یہاں دابہ سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر قریب ایک عجیب جانور ظاہر ہوگا۔ جو عام جانوروں کی طرح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ اچانک زمین سے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ جانور مکہ مکرمہ میں کوہ صفا سے نکلے گا۔

۸۳ يُوْزَعُوْنَ: ان لوگوں کی جماعت بندی کی جائے گی۔ ان لوگوں کو روکا جائے گا۔ وَزْعٌ مصدر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، باب فتح اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۷ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ: صور پھونکا جائے گا۔ (يُنْفَخُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔ (الصُّوْرُ) نرسنگا۔ حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ صور کیا چیز ہے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قَرْنٌ يُنْفَخُ فيه یعنی ایک نرسنگا ہے جس میں پھونک ماری جائے گی، علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے کہ دو مرتبہ صور پھونکا جائے گا۔ پہلی مرتبہ تمام زندہ لوگ مرجائیں گے اور مردوں کی روحوں پر بے ہوشی طاری ہوجائے گی۔ اور دوسری مرتبہ تمام مردوں کی روحیں بدن کی طرف واپس آجائیں گی (تفسیر عثمانی)

۸۷ فَزِعَ: وہ (زمین وآسمان میں رہنے والے) گھبرا جائیں گے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے (فَزِعَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَزَعٌ ہے۔

۸۷ دَاخِرِيْنَ: ذلیل ہونے والے، عاجز ہونے والے۔ باب فتح اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد دَاخِرٌ اور مصدر دَخَرٌ اور دُخُوْرٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸۸ جَامِدَةً: (پہاڑ) جمے ہوئے، جُمُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۸۸ اَتْقَنَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) مضبوط فرمادیا۔ (اَتْقَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْقَانٌ ہے۔

۹۰ كُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ: وہ لوگ اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔ جواب شرط کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ (كُبَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَبٌّ ہے (وُجُوْهٌ) کا واحد وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۹۲ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ: کہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں۔ یعنی احکام الٰہی کی تبلیغ کروں (اَتْلُوَا) تِلَاوَةٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم باب نصر سے استعمال ہوتا ہے اَنْ مصدریہ کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ

سورۂ قصص مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی اٹھائیسویں سورت ہے۔ اس میں سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پھر رسالتِ محمدیہ کا اثبات اور بعض شبہات کا جواب دیا گیا ہے اور حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی اور ہدایت حقیقی پر قدرت کی نفی، اس کے بعد قیامت کے دن ایمان اور کفر کے ثمرات کا ظہور۔ پھر اثبات توحید اور بعض انعامات کا ذکر ہے۔

آیت نمبر

۱ عَلَا فِي الْاَرْضِ: وہ (فرعون) زمین میں چڑھ گیا، وہ زمین میں بلند ہو گیا (عَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُلُوٌّ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر (اَلْاَرْض) کے معنی زمین، اس سے مراد ملک مصر ہے، اس کی جمع اَرْضُوْنَ۔

۴ شِیَعًا: فرقے، جماعتیں، واحد شِیْعَۃٌ ہے۔

۴ یَسْتَضْعِفُ: وہ (فرعون) کمزور کر رہا تھا، وہ زور گھٹا رہا تھا۔ (یَسْتَضْعِفُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِضْعَافٌ ہے۔ جَعَلَ کے فاعل سے حال ہے۔ جملہ مستانفہ کا بھی احتمال ہے (اعراب القرآن)

۴ طَائِفَۃً: جماعت، فرقہ، اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں۔ جمع: طَوَائِفُ ہے۔

۴ یُذَبِّحُ: وہ (ان کے بیٹوں کو) ذبح کرتا تھا۔ یعنی ذبح کراتا تھا۔ (یُذَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذْبِیْحٌ ہے۔ یہ یَسْتَضْعِفُ سے بدل ہے۔

۴ یَسْتَحْیِیْ: وہ (ان کی عورتوں کو) زندہ رکھتا تھا۔ یعنی ان کی عورتوں کو قتل نہیں کرتا تھا۔ (یَسْتَحْیِیْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْیَاءٌ ہے۔

۵ اَنْ نَّمُنَّ: کہ ہم احسان کریں (نَمُنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَنٌّ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵ اَئِمَّۃً: سردار، پیشوا۔ واحد اِمَامٌ ہے۔

۵ اَلْوَارِثِیْنَ: قائم مقام، مالک۔ واحد: وَارِثٌ ہے۔

۶ نُمَکِّنَ: کہ ہم جمادیں، کہ ہم حکومت دیں۔ (نُمَکِّنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ ہے۔

۷ اَوْحَیْنَا: ہم نے وحی کی۔ یہاں وحی سے مراد الہام یا منام ہے، یعنی دل میں کوئی بات ڈال دینا، یا خواب میں بتا دینا (تفسیر جلالین) (اَوْحَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِیْحَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷	اُمِّ مُوْسٰی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ صاحبہ کے نام کے سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں۔ روح المعانی میں ہے کہ ان کا مشہور نام یوحانذ ہے۔ اتقان میں ان کا نام مُحیانَه بنت یَصهر بن لاوِی لکھا ہے، اور بعض لوگوں نے ان کا نام یارخا اور بعض نے باذخت بتلایا ہے (روح المعانی ج:۹، ص:۱۸۷)
۷	اَرْضِعِیْهِ: تم ان کو یعنی موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلاؤ۔ (اَرْضِعِیْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِرْضَاعٌ ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
۷	اَلْقِیْهِ: تم ان کو ڈال دو۔ (اَلْقِیْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
۷	اَلْیَمّ: دریا۔ اس سے مراد دریائے نیل ہے (تفسیر جلالین)
۷	رَآدُّوْهُ: اس کو لوٹانے والے (رَآدُّوْ) اصل میں رَآدُّوْنَ ہے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔
۸	اِلْتَقَطَهٗ: ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو صندوق کے ساتھ) اٹھالیا (اِلْتَقَطَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاطٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۹	اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ: فرعون کی بیوی۔ ان کا نام حضرت آسیہ بنت مزاحم ہے، جو بہت نیک عورتوں میں سے تھیں۔ فقراء اور مساکین پر بہت مال خرچ کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں، فرعون کی تمام تکلیفوں کے باوجود مضبوطی کے ساتھ ایمان پر قائم رہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰ فَارِغًا: بے قرار، باب فتح اور نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر فَرَاغٌ ہے۔ معنی خالی ہونا۔ اَصْبَحَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۰ لَتُبْدِیْ: وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ) ضرور ظاہر کر دیتیں۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (تُبْدِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْدَاءٌ ہے۔

۱۰ رَبَطْنَا: ہم نے مضبوط کر دیا۔ (رَبَطْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَبْطٌ ہے۔

۱۱ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ: انھوں نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے) ان کی بہن سے کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام مریم یا کلثوم ہے، (اُخْتٌ) کے معنی بہن، جمع اَخَوَاتٌ ہے۔

۱۱ قُصِّیْهِ: تم ان کے (موسیٰ علیہ السلام کے) پیچھے چلی جاؤ۔ (قُصِّیْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر قَصٌّ ہے۔ (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۱ عَنْ جُنُبٍ: دور سے (جُنُبٌ) کے معنی دور، اجنبی، مسافر، ناپاک، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے مستعمل ہے۔

۱۲ اَلْمَرَاضِعَ: دائیاں، دودھ پلانے والی عورتیں۔ واحد مُرْضِعٌ ہے۔

۱۲ یَكْفُلُوْنَهٗ: وہ لوگ (گھر والے) ان کی پرورش کریں (یَكْفُلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَفْلٌ اور كَفَالَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲ نَاصِحُوْنَ: خیر خواہ، بھلائی چاہنے والے۔ باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد نَاصِحٌ اور مصدر نَصْحٌ اور نُصْحٌ ہے۔

۱۴ بَلَغَ اَشُدَّهٗ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے۔ (بَلَغَ) باب نصر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔ (اَشُدٌّ) کے معنی طاقت اور قوت، کمال عقل اور قوت جوانی۔ علامہ زمخشری نے سورۂ حج کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہاں الفاظ جمع میں سے ہے جن کے لئے واحد کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ متعدد چیزوں میں شدت اور قوت کا پایا جانا مراد ہے۔ اس لئے جمع کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

۱۵ اِسْتَغَاثَهٗ: اس شخص نے ان سے (موسیٰ علیہ السلام سے) فریاد کی (اِسْتَغَاثَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغَاثَةٌ اور مادہ غ و ث ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ وَكَزَهٗ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اس کو گھونسا مارا۔ (وَكَزَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَكْزٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ قَضٰی عَلَيْهِ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اس کو مار ڈالا، انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا (قَضٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَآءٌ ہے، عَلٰی کے صلہ کے ساتھ لفظ قضاء کے معنی مار ڈالنا

۱۷ ظَهِيْرًا: مددگار۔ ظَهْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ يَتَرَقَّبُ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) انتظار کر رہے ہیں (کر رہے تھے) انتظار کرتے ہوئے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار سے حال واقع ہے (يَتَرَقَّبُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَقُّبٌ ہے۔

۱۸ يَسْتَصْرِخُهٗ: وہ شخص ان سے (موسیٰ علیہ السلام سے) فریاد کر رہا ہے۔ (يَسْتَصْرِخُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِصْرَاخٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۸ غَوِیٌّ: گمراہ۔ غَيٌّ اور غَوَايَةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ جَبَّارًا: زبردستی کرنے والا۔ جَبْرٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ: شہر کا کنارہ۔ (اَقْصَا) کے معنی بہت دور۔ قَصْوٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (اَلْمَدِيْنَةُ) کے معنی شہر، جمع مُدُنٌ ہے۔

۲۰ يَسْعٰى: وہ شخص دوڑ رہا ہے (دوڑ رہا تھا) دوڑتے ہوئے۔ (يَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْيٌ ہے۔ ترکیب میں حال واقع ہے۔

۲۰ اَلْمَلَاُ: درباروالے۔ جمع اَمْلَاءٌ ہے۔

۲۰ يَاْتَمِرُوْنَ: وہ لوگ مشورہ کر رہے ہیں۔ (يَاْتَمِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِئْتِمَارٌ ہے۔

۲۳ لَمَّا وَرَدَ: جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) پہنچے۔ (وَرَدَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُرُوْدٌ ہے۔

۲۳ مَاءَ مَدْيَنَ: مدین کا پانی، اس سے مراد وہ کنواں ہے۔ جس سے مدین کے لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلاتے تھے۔ مَاءٌ کے معنی پانی۔ جمع مِيَاهٌ ہے۔ (مَدْيَنَ) ملکِ شام کے ایک شہر کا نام ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے مدین کے نام پر اس شہر کا نام رکھا گیا ہے۔

۲۳ تَذُوْدَانِ: وہ دونوں روکتی ہیں۔ وہ دونوں روکے ہوئے تھیں۔ (تَذُوْدَانِ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر ذَوْدٌ ہے ترکیب کے اعتبار سے یہ حال واقع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۳	حَتّٰی یُصۡدِرَ الرِّعَآءُ: یہاں تک کہ چرواہے واپس لے جائیں، (یُصْدِرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْدَارٌ ہے۔ (الرِّعَآءُ) کے معنی چرواہے۔ اس کا واحد: اَلرَّاعِیْ ہے۔
۲۴	تَوَلّٰۤی اِلَی الظِّلِّ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) سایہ کی طرف ہٹ کر آئے (تَوَلّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلٍّ ہے۔ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ۔ جمع: ظِلَالٌ ہے۔
۲۶	اسۡتَاۡجِرۡهُ: آپ ان کو نوکر رکھ لیجئے (اِسْتَاْجِرْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِئْجَارٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۷	عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ: اس شرط پر کہ آپ (آٹھ سال) میری نوکری کریں، یعنی آٹھ سال کی خدمت اس نکاح کا مہر ہے۔ (تَاْجُرَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَجْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۷	ثَمٰنِیَ حِجَجٍ: آٹھ سال۔ (حِجَجٌ) کا واحد حِجَّةٌ ہے، معنی سال۔
۲۸	الۡاَجَلَیۡنِ: دو مقررہ مدتیں۔ یعنی آٹھ سال لازمی مدت۔ اور دس سال اختیاری مدت (اَلْاَجَلَیْنِ) اَجَلٌ کا تثنیہ حالت جر میں ہے، اس کے معنی مقرر کی ہوئی مدت۔
۲۹	قَضٰى مُوۡسَى الۡاَجَلَ: موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کر دی، صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ سال اور دس سال میں سے کونسی مدت پوری فرمائی، تو انھوں نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زیادہ مدت یعنی دس سال پورے کئے۔ انبیاء علیہم السلام کی یہی شان ہوتی ہے۔ جو کچھ کہتے ہیں۔ اس کو پورا فرماتے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہیں۔ (قَضٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔ (اَلْاَجَلُ) مقررہ مدت، مقررہ وقت، جمع: آجَالٌ ہے۔

۲۹ سَارَ بِاَهْلِهٖ: وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو لے کر چلے۔ یہاں اَهْلٌ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی ہیں۔ (سَارَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَیْرٌ ہے۔ (اَهْلٌ) کے معنی رشتہ دار، گھر والے، جمع: اَهْلُوْنَ اور اَهَالٍ ہے۔

۲۹ آنَسَ: انھوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے ایک آگ) دیکھی (آنَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْنَاسٌ ہے۔

۲۹ اُمْكُثُوْا: تم ٹھہرو۔ (اُمْكُثُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَكْثٌ ہے۔ یہاں جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ اس میں بیوی، بیٹے اور خادم تینوں کو خطاب ہے۔ اور اگر صرف بیوی کو خطاب ہے تو لفظ اَهْلٌ کی رعایت میں جمع کا صیغہ لایا گیا ہے۔ اس لئے کہ اَهْلٌ کا لفظ جمع پر واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی عظمتِ شان کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے بھی واحد کے لئے جمع کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۹ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ: آگ کا انگارا، آگ کا شعلہ (جَذْوَةٌ) یہ لفظ آیتِ کریمہ میں جیم کے فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں کے ساتھ ہے، اس کے معنی انگارا، شعلہ۔ اس کی جمع: جِذًی اور جِذَاءٌ ہے۔

۲۹ تَصْطَلُوْنَ: (تاکہ) تم تاپو، (تاکہ) تم سینکو۔ (تَصْطَلُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْطِلَاءٌ اور مادہ: ص ل ی ہے۔

۳۱ تَهْتَزُّ: حرکت کرتے ہوئے۔ لہراتے ہوئے۔ پھنپھناتے ہوئے۔ (تَهْتَزُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

اِهْتِزَازٌ اور مادہ: ہ ز ز ہے۔

۳۱ جَآنٌّ: باریک سانپ، پتلا سانپ۔ جَنٌّ مصدر سے اسم فاعل ہے۔

۳۱ وَلّٰى مُدْبِرًا: وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگے (وَلّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے (مُدْبِرًا) اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۱ لَمْ يُعَقِّبْ: اس نے (موسیٰ علیہ السلام نے) پیچھے مڑ کر نہ دیکھا، باب تفعیل سے فعل مضارع نفی جحد بلم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْقِيْبٌ۔

۳۱ اَقْبِلْ: آگے آؤ۔ (اَقْبِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔

۳۲ اُسْلُكْ يَدَكَ: تم اپنا ہاتھ (اپنے گریبان میں) ڈالو (اُسْلُكْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔

۳۲ فِيْ جَيْبِكَ: تیرے گریبان میں۔ (اپنے گریبان میں) (جَيْبٌ) کے معنی گریبان۔ جمع: جُيُوْبٌ ہے۔

۳۴ رِدْءًا: مددگار۔ رِدْءٌ مصدر سے فِعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کی جمع اَرْدَاءٌ ہے۔

۳۵ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ: ہم عنقریب تمہارے بازو کو مضبوط کر دیں گے، اس کے شروع میں "سین" فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (نَشُدُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَدٌّ ہے۔ (عَضُدٌ) کے معنی بازو، اس کی جمع: اَعْضَادٌ ہے۔

۳۶ سِحْرٌ مُّفْتَرًى: گھڑا ہوا جادو (سِحْرٌ) کے معنی جادو، دھوکا، حیلہ، فساد۔ ہر وہ چیز جس کا سبب پوشیدہ ہو۔ جمع: اَسْحَارٌ ہے۔ (مُفْتَرًى) اِفْتِرَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۸ اَوْقِدْ: تم (مٹی پر) آگ جلاؤ۔ یعنی مٹی کی اینٹیں بنوا کر آگ میں پکواؤ۔ (اَوْقِدْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیقادٌ ہے۔

۳۸ صَرْحًا: محل۔ جمع: صُرُوْحٌ ہے۔

۳۸ لَعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ: تا کہ میں جھانک کر دیکھ لوں۔ (اَطَّلِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔

۴۰ نَبَذْنٰهُمْ: ہم نے ان کو پھینک دیا۔ (نَبَذْنا) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۰ اَلْيَمّ: دریا۔ اس سے مراد دریائے قلزم ہے۔ جس میں فرعون اور اس کا لشکر غرق کیا گیا تھا۔

۴۲ اَلْمَقْبُوْحِیْنَ: بدحال لوگ، قُبْحٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر ہے، اس کا واحد مَقْبُوْحٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۵ اَنْشَاْنَا: ہم نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔

۴۵ قُرُوْنًا: جماعتیں، نسلیں۔ واحد: قَرْنٌ ہے۔

۴۵ تَطَاوَلَ: وہ (زمانہ) دراز ہو گیا (تطاول) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَاوُلٌ ہے۔

۴۵ اَلْعُمُرُ: زمانہ، مدت، زندگی۔ جمع: اَعْمَارٌ ہے۔

۴۵ ثَاوِیًا: ٹھہرنے والا، رہنے والا، قیام پذیر۔ ثَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی ٹھہرنا، قیام کرنا۔

۴۸ تَظَاهَرَا: وہ دونوں (جادو) ایک دوسرے کے موافق ہو گئے۔ (تَظَاهَرا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر تَظَاهُرٌ ہے۔

۵۱ وَصَّلْنَا: ہم نے پے در پے بھیجا۔ (وَصَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوَجُّل ہے۔
۵۴	یُؤْتَوْنَ: وہ لوگ دیئے جائیں گے۔(یُؤْتَوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ایتاءٌ ہے۔
۵۴	یَدْرَءُ وْنَ: وہ لوگ (بھلائی سے برائی کو) دفع کرتے ہیں۔ یعنی برائی کے جواب میں بھلائی کرتے ہیں (یَدْرَءُ وْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَرْءٌ ہے۔
۵۵	سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ: تم پر سلامتی ہو۔ ہماری طرف سے تم کو سلام، یعنی ہم کو جھگڑے سے معاف رکھو، یہاں سلام متارکت یعنی ایک دوسرے سے دوری اختیار کرنے کا سلام مراد ہے۔ سلام تحیہ جو ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت کیا جاتا ہے وہ مراد نہیں ہے (سَلٰمٌ) مبتدا ہے۔ اور (عَلَیْکُمْ) خبر ہے لفظ سَلٰمٌ نکرہ ہے، لیکن متکلم کی طرف نسبت کی وجہ سے تخصیص آگئی ہے، اس لئے مبتدا واقع ہونا درست ہے، تخصیص کی تفصیل علم نحو کی کتابوں میں دیکھئے۔
۵۷	نُتَخَطَّفْ: ہم اچک لئے جائیں گے۔(نُتَخَطَّفْ) باب تفعل سے مضارع مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَخَطُّفٌ ہے۔
۵۷	اَوَلَمْ نُمَکِّنْ: اور کیا ہم نے جگہ نہیں دی۔(لَمْ نُمَکِّنْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْکِیْنٌ ہے۔
۵۷	یُجْبٰی اِلَیْہِ: اس (حرم) کی طرف کھچے چلے آتے ہیں (ہر قسم کے پھل) (یُجْبٰی) باب نصر اور ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَبْوَۃٌ اور جِبَایَۃٌ ہے۔ معتل واوی اور معتل یائی دونوں ہے۔
۵۸	بَطِرَتْ مَعِیْشَتَھَا: وہ (بستیاں) اپنے سامان زندگی پر اترانے لگیں۔ وہ اپنے سامانِ عیش پر ناز کرنے لگیں (بَطِرَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، مصدر بَطَرٌ ہے (مَعِیْشَۃٌ) سامان زندگی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	جمع معائش ہے۔
۶۱	لَاقِیْهِ: اس (اچھے وعدہ) کو پانے والا۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ (لَاقِیْ) لِقَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع وعد حسن ہے، اور اس سے مراد جنت کا وعدہ ہے۔
۶۳	اَغْوَیْنَا: ہم نے گمراہ کیا۔ (اَغْوَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْوَاءٌ ہے۔
۶۳	غَوَیْنَا: ہم گمراہ ہوئے۔ (غَوَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر غَیٌّ اور غَوَایَةٌ ہے۔
۶۳	تَبَرَّأْنَا: ہم (ان کی دوستی سے) بےزار ہوئے۔ ہم نے براءت ظاہر کی۔ یعنی ان کے اور ہمارے درمیان کوئی دوستی نہیں ہے۔ (تَبَرَّأْنَا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبَرُّءٌ ہے۔
۶۶	عَمِیَتْ: وہ (خبریں) پوشیدہ ہو جائیں گی وہ (خبریں ان کے ذہن سے) غائب ہو جائیں گی۔ یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے (عَمِیَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر عَمًی ہے۔
۶۸	یَخْتَارُ: وہ پسند کرتا ہے۔ (یَخْتَارُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِیَارٌ ہے۔ اور مادہ خ ی ر ہے۔
۶۹	تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ: (جو) ان کے دل چھپاتے ہیں۔ یعنی جو باتیں ان کے دلوں میں چھپی ہوئی ہیں (تُكِنُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِکْنَانٌ ہے۔ (صُدُوْرٌ) کا واحد صَدْرٌ معنی سینہ، یہاں اس سے مراد دل ہے۔
۷۱	سَرْمَدًا: ہمیشہ، دائمی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷۴	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ: تم لوگ دعوی کرتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ، زِعْمٌ اور زُعْمٌ ہے۔
۷۵	نَزَعْنَا: ہم نکالیں گے۔ یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (نَزَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزْعٌ ہے۔
۷۶	قَارُوْنَ: قارون بنی اسرائیل کا ایک بہت مالدار شخص تھا۔ اللہ تعالی نے اس کو اتنا مال عطا فرمایا تھا کہ اس کے خزانے کی کنجیاں اٹھانے میں کئی طاقت ور آدمی تھک جاتے تھے۔ نسب کے اعتبار سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا۔ یہ بہت بخیل ہونے کے ساتھ بڑا متکبر بھی تھا۔ ہر وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں لگا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگانے کی کوشش کی۔ اور ایک عورت کو کچھ مال دے کر جھوٹ بولنے پر آمادہ کرلیا۔ لیکن اس عورت نے حکم الٰہی سے سچا واقعہ لوگوں کے سامنے بیان کر دیا۔ اس جھوٹی تہمت کی وجہ سے قارون کو بڑی ذلت اٹھانی پڑی۔ پھر اللہ تعالی نے سرکش قارون کو اس کے پورے مال کے ساتھ زمین میں دھنسا کر بڑی عبرت ناک سزا دی۔
۷۶	اَلْكُنُوْزِ: خزانے۔ واحد كَنْزٌ ہے۔
۷۶	مَفَاتِحَهٗ: اس کی کنجیاں۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (مَفَاتِحَ) کا واحد مِفْتَحٌ ہے، بمعنی کنجی، (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۷۶	لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ: وہ (کنجیاں طاقت ور) جماعت کو تھکا دیتی ہیں (تھکا دیتی تھیں) (تَنُوْءُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَوْءٌ بمعنی تھکنا، بوجھل ہونا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے۔ (اَلْعُصْبَةُ) کے معنی جماعت، گروہ۔ جمع عُصَبٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۶ لَاتَفْرَحْ: تو مت اترا۔ (لَاتَفْرَحْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَرَحٌ ہے۔

۷۷ اِبْتَغِ: تو تلاش کر۔ تو حاصل کر۔ (اِبْتَغِ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔

۷۷ لَاتَبْغِ: تو خواہش مت کر۔ (لَاتَبْغِ) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بُغْيَةٌ ہے۔

۸۰ لَايُلَقّٰهَا: وہ (کامل ثواب) نہیں دیا جاتا ہے، (لَايُلَقّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔ اس میں نائب فعل الصّٰبِرُوْنَ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع وہ بات ہے، جو اہل علم نے تمنا کرنے والوں سے کہی تھی، جس کا ذکر آیت کریمہ میں کیا گیا ہے۔ یا ثواب (مَثُوْبَة) کے معنی میں ہے۔ یا ثواب سے مراد جنت ہے۔ اس لئے مؤنث کی ضمیر استعمال کی گئی ہے۔

۸۰ خَسَفْنَا: ہم نے دھنسا دیا (خَسَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر خَسْفٌ ہے۔ معنی دھنسانا۔

۸۱ اَلْمُنْتَصِرِيْنَ: بچنے والے، بدلہ لینے والے، کامیاب ہونے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُنْتَصِرٌ اور مصدر اِنْتِصَارٌ۔

۸۲ يَبْسُطُ: وہ (رزق کو) کشادہ کر دیتا ہے۔ یعنی زیادہ رزق دیتا ہے (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔

۸۲ يَقْدِرُ: وہ (رزق کو) تنگ کر دیتا ہے۔ یعنی کم رزق دیتا ہے۔ (يَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۸۵ مَعَادٍ: لوٹنے کی جگہ، اصلی وطن۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ عَوْدٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۸۶	اَنْ یُّلْقٰی: کہ نازل کی جائے گی۔ شروع میں اَنْ مصدریہ ہے (یُلْقٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۸۶	ظَهِيْرًا: مددگار۔ ظَهْرٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۷	لَا يَصُدُّنَّكَ: وہ لوگ آپ کو روک نہ دیں۔ (لَا يَصُدُّنَّ) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۸۸	وَجْهَهٗ: اس کا (اللہ تعالیٰ کا) چہرہ۔ (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ۔ جمع: وُجُوْهٌ ہے یہاں پر وَجْهٌ سے مراد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔
۸۸	تُرْجَعُوْنَ: تم لوگ لوٹائے جاؤ گے۔ (تُرْجَعُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَجْعٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ العَنْكَبُوْتِ

سورۂ عنکبوت مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی انتیسویں سورت ہے۔ عنکبوت کے معنی مکڑی کے ہیں، اس میں عنکبوت یعنی مکڑی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام عنکبوت ہے۔ اس میں ایمان والوں کی آزمائش اور اس پر اجر وثواب کا بیان ہے۔ حکم الٰہی کے مقابلے میں والدین کی اطاعت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم، اور حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم، حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کے واقعات ہیں۔ اس کے بعد قوم عاد اور ثمود، اور قارون اور فرعون وہامان کا اجمالی تذکرہ

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ پھر رسالت کے متعلق مضامین کے ساتھ شرک کا ابطال اور توحید کا اثبات ہے۔

آیت نمبر	
۲	لَا يُفْتَنُوْنَ: ان لوگوں کو آزمایا نہیں جائے گا۔ (لَا يُفْتَنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۳	فَتَنَّا: ہم نے آزمایا۔ (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۴	اَنْ يَّسْبِقُوْنَا: کہ وہ ہم سے بچ جائیں گے۔ (اَنْ يَّسْبِقُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَبْقٌ ہے۔ معنی آگے بڑھ جانا (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۶	مَنْ جَاهَدَ: جو شخص محنت کرے گا۔ (جَاهَدَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔
۸	وَصَّيْنَا: ہم نے حکم دیا۔ ہم نے تاکید کی۔ (وَصَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِيَةٌ ہے۔
۸	اِنْ جَاهَدَاكَ: اگر وہ دونوں (والدین) تجھ پر زور ڈالیں۔ (جَاهَدَا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۸	لَا تُطِعْهُمَا: تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ (لَا تُطِعْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطَاعَةٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۸	اُنَبِّئُكُمْ: میں تم کو خبر دوں گا (اُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۳	لَيَحْمِلُنَّ: وہ ضرور اٹھائیں گے (لَيَحْمِلُنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۳	اَثْقَالًا: بوجھ۔ اس سے مراد گناہ ہیں۔ واحد ثِقْلٌ ہے۔
۱۳	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ: وہ لوگ جھوٹی باتیں بناتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ اور مادہ: ف ر ی ہے۔
۱۶	اِبْرٰهِيْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۵۸ پر دیکھئے۔
۱۷	اَوْثَانًا: بت، واحد وَثَنٌ ہے۔
۱۷	تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا: تم لوگ جھوٹی باتیں بناتے ہو، تم لوگ جھوٹی باتیں تراشتے ہو (تَخْلُقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَلْقٌ ہے۔ (اِفْكٌ) جھوٹ، بہتان، ہر وہ چیز جو صحیح راہ سے پھری ہوئی ہو۔
۱۷	اِبْتَغُوْا: تم لوگ تلاش کرو۔ (اِبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۱۸	اَلْبَلٰغُ: تبلیغ کرنا۔ پہنچا دینا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۲۰	بَدَاَ الْخَلْقَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پیدائش کو شروع کیا۔ یعنی پہلی مرتبہ پیدا فرمایا (بَدَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْاٌ ہے۔
۲۰	يُنْشِئُ: وہ (دوسری مرتبہ) پیدا کرے گا۔ (يُنْشِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۲۵	مَوَدَّةَ: دوستی، تعلق، باب سمع سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ و د د ہے۔
۲۷	اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۶۲ پر دیکھئے۔
۲۷	يَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۶۱ پر دیکھئے۔
۲۸	لُوْطًا: حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔
۲۹	تَاْتُوْنَ الرِّجَالَ: تم لوگ مردوں سے برا فعل کرتے ہو (بیان القرآن) (تَاْتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اِتْیَانٌ ہے۔ (رِجَالٌ) کے معنی مرد، واحد رَجُلٌ ہے۔
۲۹	تَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ: تم لوگ ڈاکہ ڈالتے ہو (بیان القرآن) (تَقْطَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَطْعٌ ہے۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ ہے۔
۲۹	نَادِيْكُمْ: تمہاری مجلس (اپنی مجلس) (نَادِيْ) کے معنی مجلس، جمع اَنْدِيَةٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔
۲۹	اِئْتِنَا: تم ہمارے پاس لاؤ۔ (اِئْتِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ معنی آنا۔ با حرفِ جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۳۲	الْغٰبِرِيْنَ: (عذاب میں) باقی رہنے والے یعنی ہلاک ہونے والے۔ غُبُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد غَابِرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	سِيْٓءَ بِهِمْ: وہ (لوط علیہ السلام) ان سے ناخوش ہوئے، وہ ان سے غمگین ہوئے (سِيْٓءَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَوْءٌ ہے، معنی غمگین کرنا۔ فعل مجہول ہونے کی وجہ سے لازم کے معنی میں ہوگیا ہے۔
۳۳	ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا: وہ (لوط علیہ السلام) ان سے تنگ دل ہوئے۔ (ضَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضِيْقٌ ہے۔ (ذَرْعٌ) کے اصل معنی ہاتھ کے ہیں۔ قوت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ذرع سے دل مراد ہے۔ ضَاقَ ذَرْعُهٗ قَالَ الْبَغَوِيُّ قَلْبُهٗ. ضَاقَ ذَرْعًا نسبت سے تمیز ہے۔
۳۴	رِجْزًا: عذاب، آفت، مصیبت۔
۳۶	شُعَيْبًا: حضرت شعیب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۸) ص: ۳۰۲ پر دیکھئے۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ اُرْجُوْا: تم لوگ ڈرو (تفسیر جلالین) تم لوگ امید رکھو۔ (اُرْجُوْا) رَجَاءٌ مصدر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۶ لَاتَعْثَوْا: تم لوگ فساد نہ کرو۔ (لَاتَعْثَوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِثِیٌّ ہے۔ (لَاتَعْثَوْا) لَاتُفْسِدُوْا کے معنی میں ہے۔

۳۶ مُفْسِدِیْنَ: فساد کرتے ہوئے، فساد کرنے والے، یہ ترکیب میں حال مؤکدہ ہے۔ اِفْسَادٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُفْسِدٌ ہے۔

۳۷ الرَّجْفَةُ: سخت زلزلہ۔

۳۷ جٰثِمِیْنَ: اوندھے پڑنے والے۔ اوندھے پڑے ہوئے۔ یہ اَصْبَحُوْا فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: جَاثِمٌ اور مصدر جَثْمٌ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی سینہ کو زمین سے لگانا۔ اور مراد اوندھے گرنا ہے۔

۳۸ تَبَیَّنَ: وہ ظاہر ہوگیا۔ (تَبَیَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَیُّنٌ ہے۔

۳۸ مَسٰكِنِهِمْ: ان کے گھر۔ واحد مَسْكَنٌ ہے۔ اور مادہ: س ک ن ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۸ مُسْتَبْصِرِیْنَ: ہوشیار لوگ، بصیرت رکھنے والے لوگ۔ اِسْتِبْصَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد مُسْتَبْصِرٌ ہے۔

۳۹ سٰبِقِیْنَ: بچنے والے، سبقت کرنے والے۔ سَبْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: سَابِقٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۰ حَاصِبًا: سخت ہوا، پتھر برسانے والی ہوا۔ حَصْبٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴۰	اَلصَّیْحَۃُ: سخت آواز، ہولناک آواز۔
۴۰	خَسَفْنَا: ہم نے دھنسا دیا۔ خَسْفٌ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۱	اَلْعَنْکَبُوْتَ: مکڑی۔ جمع: عَنَاکِبُ ہے۔
	اَوْھَنَ: بہت کمزور۔ باب ضرب اور سمع سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے منصوب ہے، اس کا مصدر وَھْنٌ اور وَھَنٌ ہے
۴۳	نَضْرِبُھَا: ہم ان (مثالوں) کو بیان کرتے ہیں۔ (نَضْرِبُ) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ یہاں اس کے معنی بیان کرنا۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع: اَلْاَمْثَالُ ہے۔
۴۳	مَا یَعْقِلُھَا: ان (مثالوں) کو سمجھتا نہیں ہے۔ (مَا یَعْقِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَقْلٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ پارہ (۲۱)

آیت نمبر	
۴۵	اُتْلُ: آپ تلاوت کیجئے۔ (اُتْلُ) تِلَاوَۃٌ مصدر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۵	تَنْھٰی: وہ (نماز) روکتی ہے۔ (تَنْھٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَھْیٌ ہے۔
۴۵	اَلْفَحْشَآءُ: بے حیائی۔ ہر وہ کام جس کی برائی شرعی اور عقلی اعتبار سے ظاہر ہو (تفسیر مظہری)
۴۵	اَلْمُنْکَرِ: برا کام، بری بات۔ ہر وہ قول و فعل جس کی برائی عقلی اعتبار سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ظاہر نہ ہو، لیکن شریعت نے اس کو بُرا قرار دیا ہو۔ اِنْکَارٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کی جمع مُنْکَرَاتٌ اور مَنَاکِرُ ہے۔
۴۵	تَصْنَعُوْنَ: تم لوگ کرتے ہو۔ (تَصْنَعُوْنَ) صُنْعٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۶	لَا تُجَادِلُوْا: تم لوگ جھگڑا نہ کرو۔ (لَاتُجَادِلُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُجَادَلَۃٌ اور جِدَالٌ ہے۔
۴۷	مَا یَجْحَدُ: وہ انکار نہیں کرتا ہے۔ (مَایَجْحَدُ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَحْدٌ اور جُحُوْدٌ ہے۔
۴۸	لَا تَخُطُّہٗ: آپ اس (کتاب) کو لکھتے نہیں تھے۔ (لَاتَخُطُّ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَطٌّ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کِتَابٌ ہے۔
۴۸	لَارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ: البتہ اہل باطل شبہ میں پڑ جاتے۔ (اِرْتَابَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِیَابٌ ہے۔ (اَلْمُبْطِلُوْنَ) اہل باطل، باطل پرست، ناحق شناس۔ اِبْطَالٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُبْطِلٌ ہے۔
۵۳	یَسْتَعْجِلُوْنَکَ: وہ لوگ (کافر لوگ) آپ سے جلدی طلب کرتے ہیں (یَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۵۳	بَغْتَۃً: اچانک، یکایک، یہ ترکیب میں حال واقع ہے (اعراب القرآن)
۵۵	یَغْشٰھُمْ: وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔ وہ ان کو ڈھانک لے گا (یَغْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ ہے (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۷ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ: (ہر شخص) موت کا مزہ چکھنے والا (ذَآئِقَةٌ) کے معنی چکھنے والی ذَوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ: ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے۔ (لَنُبَوِّئَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبْوِئَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۸ غُرَفًا: بالاخانے۔ واحد غُرْفَةٌ ہے۔

۶۰ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا: وہ (جانور) اپنا رزق اٹھا کر نہیں رکھتے یعنی اپنی غذا جمع نہیں کرتے (لَا تَحْمِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے، اس کا فاعل ھی ضمیر ہے، جس کا مرجع دَآبَّةٌ ہے۔

۶۱ (مَنْ) سَخَّرَ: (کس نے) کام میں لگا دیا۔ تابع بنا دیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۶۱ يُؤْفَكُوْنَ: وہ لوگ الٹے چلے جا رہے ہیں۔ وہ لوگ الٹے پھرے جا رہے ہیں۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ ہے۔

۶۲ يَبْسُطُ: وہ (اللہ تعالیٰ) کشادہ کرتا ہے یعنی زیادہ روزی دیتا ہے (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ۔

۶۲ يَقْدِرُ: وہ (اللہ تعالیٰ) تنگ کر دیتا ہے، یعنی کم روزی دیتا ہے (يَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۶۴ اَلْحَيَوَانُ: زندگی، زندہ رہنا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۶۵ اِذَا رَكِبُوْا: جب وہ لوگ سوار ہوتے ہیں (رَكِبُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُكُوْبٌ ہے۔ یہ شرط واقع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	دَعَوُا اللّٰہَ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں (دَعَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے یہ جواب شرط واقع ہے۔
۶۶	لِيَتَمَتَّعُوْا: تاکہ وہ فائدہ اٹھائیں۔ تاکہ وہ مزے اڑائیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے، (يَتَمَتَّعُوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۶۷	يُتَخَطَّفُ النَّاسُ: لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔ (يُتَخَطَّفُ) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخَطُّفٌ ہے۔
۶۸	مَثْوًى: ٹھکانا۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَثَاوِیْ ہے۔
۶۹	جَاهَدُوْا: ان لوگوں نے محنت کی۔ ان لوگوں نے مشقت برداشت کی۔ (جَاهَدُوْا) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے
۶۹	اَلْمُحْسِنِيْنَ: نیک کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُحْسِنٌ اور مصدر اِحْسَانٌ ہے۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ

سورۂ روم مکی ہے۔ یہ قرآن کی تیسویں (۳۰) سورت ہے۔ اس میں اہل روم اور فارس کی جنگ کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ اہل روم اور اہل فارس دونوں کافر تھے۔ ان میں سے کسی کی فتح اور کسی کی شکست بظاہر اسلام اور مسلمانوں کے لئے کوئی دلچسپی کی چیز نہیں تھی۔ لیکن ان دو کافروں میں اہل فارس مشرک آتش پرست تھے۔ اور اہل روم عیسائی

besturdubooks.wordpress.com

اہل کتاب تھے۔ ظاہر ہے کہ دونوں قسم کے کافروں میں اہل کتاب دینی اعتبار سے مسلمانوں سے کچھ قریب ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ میں قیام کے زمانہ میں فارس نے روم پر حملہ کیا۔ مشرکین مکہ چاہتے تھے کہ اہل فارس غالب آجائیں اور مسلمان چاہتے تھے کہ اہل روم غالب آجائیں۔ مگر اس وقت اہل فارس، اہل روم پر غالب آگئے۔ اس واقعہ پر مشرکین مکہ نے بڑی خوشی منائی اور مسلمانوں کو عار دلائی کہ تم جن لوگوں کی فتح چاہتے تھے وہ لوگ جنگ میں ہار گئے۔

اور جس طرح اہل فارس کے مقابلہ میں اہل روم کو شکست ہوئی، اسی طرح ہمارے مقابلہ میں تم کو شکست ہوگی۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں کو افسوس ہوا (تفسیر ابن جریر) سورہ روم کی ابتدائی آیتوں میں یہ خوش خبری دی گئی کہ چند سال بعد اہل روم اہل فارس پر غالب آجائیں گے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیتیں سنیں تو مشرکوں کے مجمعوں میں جاکر اس کا اعلان کیا کہ تمہارے خوش ہونے کا کوئی موقع نہیں۔ چند سال میں پھر روم فارس پر غالب آجائیں گے۔ مشرکین مکہ میں سے ابی بن خلف نے کہا کہ تو جھوٹا ہے۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ ایسا ضرور ہوگا۔ میں اس واقعہ پر شرط لگانے کو تیار ہوں کہ اگر تین سال کے اندر روم غالب نہ آئے تو دس اونٹنیاں میں تمہیں دوں گا۔ اور اگر وہ غالب آگئے تو دس اونٹنیاں تم مجھ کو دینا۔ (یہ معاملہ قمار یعنی جوا کا ہے مگر اس وقت جوا حرام نہیں ہوا تھا) ابی بن خلف سے یہ بات کہہ کر صدیق اکبرؓ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو تین سال کی مدت متعین نہیں کی تھی۔ کیوں کہ قرآن میں بضع سنین کا لفظ مذکور ہے۔ جس کا اطلاق تین سے نو سال تک ہوتا ہے۔ اس لئے تم واپس جاؤ، اور جس سے یہ معاہدہ ہوا ہے اس سے کہہ دو کہ میں دس اونٹنیوں کے بجائے سو اونٹنیوں کی شرط کرتا ہوں۔ مگر مدت تین سال کے بجائے نو سال مقرر کرتا ہوں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

besturdubooks.wordpress.com

نے اس حکم کی تعمیل کی۔ اور ابی بن خلف اس نئے معاہدہ پر راضی ہو گیا۔

روم اور فارس کے درمیان جنگ کا یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال پہلے پیش آیا تھا۔ سات سال پورے ہونے پر غزوۂ بدر کے وقت اہل روم اہل فارس پر غالب آ گئے۔ اس سے مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی۔ اس وقت ابی بن خلف مر چکا تھا۔ صدیق اکبرؓ نے اپنی شرط کے مطابق اس کے گھر والوں سے سو اونٹنیوں کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے اونٹنیاں دیدیں، تو وہ ان کو لے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ان اونٹنیوں کو صدقہ کر دو۔

آیت نمبر	
۲	غُلِبَتِ الرُّوْمُ: اہل روم مغلوب ہو گئے۔ (غُلِبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَلْبٌ اور غَلَبَةٌ ہے۔ (الرُّوْمُ) روم کے رہنے والے۔ اس کا واحد رُوْمِیٌّ ہے۔
۴	بِضْعِ سِنِيْنَ: چند سال۔ بِضع کا لفظ تین سے نو تک استعمال ہوتا ہے۔
۹	اَثَارُوا الْاَرْضَ: ان لوگوں نے زمین کو جوتا۔ (اَثَارُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِثَارَةٌ ہے۔
۹	عَمَرُوْهَا: ان لوگوں نے اس (زمین) کو آباد کیا۔ (عَمَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِمَارَةٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع اَلْاَرْضَ ہے۔
۱۰	اَسَاءُوْا: ان لوگوں نے برا کام کیا۔ (اَسَاءُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسَاءَةٌ ہے۔
۱۰	السُّوْآٰى: بہت برا۔ فُعْلٰی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔ اسم تفضیل مذکر اَسْوَءُ استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	يُبْلِسُ: وہ مایوس ہو جائے گا۔ وہ حیران رہ جائے گا۔ (يُبْلِسُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْلَاسٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳ شُفَعٰٓؤُا: سفارش کرنے والے۔ اس کا واحد: شَفِیْعٌ ہے۔

۱۵ رَوْضَةٍ: باغ۔ جمع: رَوْضَاتٌ اور رِیَاضٌ ہے۔

۱۵ یُحْبَرُوْنَ: ان لوگوں کی عزت کی جائے گی۔ ان لوگوں کو خوش کیا جائے گا۔ (یُحْبَرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَبْرٌ ہے۔ یہ ترکیب میں خبر ہے۔

۱۶ مُحْضَرُوْنَ: حاضر کیے ہوئے۔ گرفتار کیے ہوئے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُحْضَرٌ اور مصدر اِحْضَارٌ ہے۔

۱۷ تُمْسُوْنَ: تم لوگ شام کرتے ہو۔ (تُمْسُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاءٌ ہے۔

۱۷ تُصْبِحُوْنَ: تم لوگ صبح کرتے ہو۔ (تُصْبِحُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔

۱۸ عَشِیًّا: پچھلے وقت، زوال کے بعد کا وقت، زوال سے غروب تک کا وقت، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۸ تُظْهِرُوْنَ: تم لوگ دوپہر میں داخل ہوتے ہو۔ (تُظْهِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِظْهَارٌ ہے۔

۲۰ تَنْتَشِرُوْنَ: تم لوگ پھیلے ہوئے پھرتے ہو۔ (تَنْتَشِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِشَارٌ ہے۔

۲۱ لِتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا: تاکہ تم ان (بیویوں) سے سکون حاصل کرو۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَسْكُنُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُكُوْنٌ ہے۔

۲۱ مَوَدَّةً: محبت، الفت، باب سمع سے مصدر ہے۔

۲۲ اِخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ: تمہاری زبانوں کا الگ الگ ہونا، تمہاری بولیوں کا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	جدا جدا ہونا۔ (اختلاف) باب افتعال سے مصدر ہے۔ (اَلْسِنَۃ) کے معنی زبانیں۔ بولیاں، واحد لِسَانٌ ہے۔
۲۲	اَلْوَانِكُمْ: تمہارے رنگوں (کا الگ الگ ہونا) (اَلْوَانٌ) کا واحد لَوْنٌ ہے اس کے معنی رنگ کے ہیں۔
۲۳	مَنَامُكُمْ: تمہارا سونا (مَنَامٌ) مصدر میمی ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اِبْتِغَاءُ كُمْ: تمہارا تلاش کرنا۔ (اِبْتِغَاءٌ) باب افتعال سے مصدر ہے۔
۲۳	فَضْلِهٖ: اس کا یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل۔ یہاں فضل سے مراد رزق ہے، جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔
۲۴	يُرِيْكُمْ: وہ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو دکھلاتا ہے۔ (یُرِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۴	اَلْبَرْقَ: بجلی، جمع بُرُوْقٌ ہے۔
۲۶	قَانِتُوْنَ: فرماں بردار لوگ، تابع دار لوگ۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد قَانِتٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	اَهْوَنُ: زیادہ آسان۔ هَوْنٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	اَلْمَثَلُ الْاَعْلٰى: بہت بلند شان، بہت بلند صفت (اَلْمَثَلُ) کے معنی صفت، حالت، شان۔ جمع: اَمْثَالٌ ہے۔ (اَلْاَعْلٰی) عُلُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۸	نُفَصِّلُ: ہم کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (نُفَصِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْصِیْلٌ ہے۔
۳۰	حَنِيْفًا: دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حَنَفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳۰	فِطْرَتَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا دین یعنی دین اسلام (حضرت عبد اللہ بن عباسؓ) اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی صلاحیت، یہ فعل محذوف اِلْزَمُوْا کا مفعول بہ ہے۔ (فِطْرَتٌ) کے معنی دین، طریقہ، طبعی حالت، جمع فِطَرٌ ہے۔
۳۰	فَطَرَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پیدا فرمایا۔ (فَطَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔
۳۰	اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ: سیدھا دین، صحیح دین۔ (اَلدِّيْنُ) کے معنی طریقہ، دین، جمع اَدْيَانٌ ہے۔ (اَلْقَيِّمُ) سیدھا، درست، قِيَامٌ مصدر سے جَيِّدٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۳۱	مُنِيْبِيْنَ: رجوع ہونے والے۔ ترکیب میں اِلْزَمُوْا فعل مقدر سے حال ہے۔ یا كُوْنُوْا فعل مقدر کی خبر ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُنِيْبٌ اور مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۳۲	كَانُوْا شِيَعًا: وہ لوگ بہت فرقے ہوگئے، وہ لوگ بہت گروہ ہوگئے (شِيَعًا) کا واحد شِيْعَةٌ ہے۔ معنی فرقہ، گروہ۔
۳۲	حِزْبٍ: گروہ، فرقہ، جمع اَحْزَابٌ ہے۔
۳۳	اِذَآ اَذَاقَهُمْ: جب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو چکھا دیتا ہے۔ (اَذَاقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۴	تَمَتَّعُوْا: تم لوگ فائدہ حاصل کرلو (تَمَتَّعُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۳۶	فَرِحُوْا: وہ لوگ اترانے لگتے ہیں۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

(فَرِحُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَرَحٌ ہے۔

۳۶ يَقْنَطُوْنَ: وہ لوگ ناامید ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ مایوس ہو جاتے ہیں۔ (يَقْنَطُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَنْطٌ اور قُنُوْطٌ ہے۔

اٰتِ: تم دو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيْتَاءٌ ہے۔

۳۸ اَلْمِسْكِيْنُ: محتاج، جمع: مَسَاكِيْنُ ہے۔

۳۸ اِبْنَ السَّبِيْلِ: مسافر، جمع: اَبْنَاءُ السَّبِيْلِ ہے۔

۳۸ وَجْهَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا چہرہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔

۳۹ رِبًا: زیادتی، بیاج، سود، رِبَا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں ربا ہر ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مالی عوض نہ ہو۔

۳۹ لِيَرْبُوْا: تا کہ وہ بڑھ جائے۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَرْبُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَبْوًا و رُبُوٌّ ہے۔

۳۹ اَلْمُضْعِفُوْنَ: (اپنے ثواب کو) بڑھانے والے۔ یعنی زیادہ ثواب حاصل کرنے والے۔ اِضْعَافٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُضْعِفٌ ہے۔

۴۳ اَقِمْ وَجْهَكَ: آپ اپنا رخ کر لیجئے (اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقَامَةٌ ہے، (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ، رخ۔ جمع وُجُوْهٌ۔

۴۳ يَصَّدَّعُوْنَ: وہ لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ (يَصَّدَّعُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصَّدُّعٌ ہے۔ يَصَّدَّعُوْنَ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اصل میں یَتَصَدَّعُوْنَ ہے۔ اور اِصَّدُّعٌ اصل میں تَصَدُّعٌ ہے۔
۴۴	یَمْهَدُوْنَ: وہ لوگ سنوارتے ہیں۔ وہ لوگ تیاری کرتے ہیں (یَمْهَدُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَهْدٌ ہے۔ معنی تیاری کرنا، کام کرنا۔
۴۶	مُبَشِّرَاتٍ: (بارش کی) خوش خبری دینے والی (ہوائیں) بارش ہونے سے پہلے جو ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں وہ بارش کی خوش خبری دیتی ہیں۔ تَبْشِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم، اور واحد مُبَشِّرَةٌ ہے۔ باب تفعیل سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۴۶	اَلْفُلْكُ: کشتیاں۔ یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۴۶	لِتَبْتَغُوْا: تاکہ تم تلاش کرو، اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے اس کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۴۷	اِنْتَقَمْنَا: ہم نے بدلہ لیا۔ (اِنْتَقَمْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔
۴۸	یُرْسِلُ الرِّیَاحَ: وہ یعنی اللہ تعالیٰ ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ (یُرْسِلُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ ہے (الرِّیَاحُ) کے معنی ہوائیں۔ واحد رِیْحٌ ہے۔
۴۸	تُثِیْرُ سَحَابًا: وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ (تُثِیْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِثَارَةٌ ہے (سَحَابٌ) کے معنی بادل۔ جمع سُحُبٌ ہے، بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں۔
۴۸	یَبْسُطُهٗ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس (بادل) کو پھیلا دیتا ہے۔ (یَبْسُطُ) باب نصر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔

۴۸ يَجْعَلُهٗ كِسَفًا: وہ (اللہ تعالیٰ) اس (بادل) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ (يَجْعَلُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔

۴۸ اَلْوَدْقَ: بارش، تیز ہو یا ہلکی۔

۴۸ مِنْ خِلٰلِهٖ: اس کے درمیان سے (خِلَالٌ) کے معنی درمیان (ہٖ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع سَحَابٌ ہے۔

۴۸ اِذَآ اَصَابَهٗ: جب وہ اس کو پہنچا دیتا ہے۔ (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ ہے۔

۴۸ يَسْتَبْشِرُوْنَ: وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں (يَسْتَبْشِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔

۴۹ مُبْلِسِيْنَ: ناامید ہونے والے۔ مایوس ہونے والا۔ اِبْلَاسٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُبْلِسٌ ہے۔

۵۰ اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانیاں، (اٰثَارٌ) کے معنی نشانیاں، واحد: اَثَرٌ ہے۔ یہاں رَحْمَةٌ سے مراد بارش ہے۔

۵۰ يُحْيِ الْاَرْضَ: وہ (اللہ تعالیٰ) زمین کو زندہ (یعنی تر و تازہ) کرتا ہے۔ (يُحْيِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ ہے۔ معنی زندہ کرنا اور یہاں مراد تر و تازہ کرنا ہے۔

۵۰ بَعْدَ مَوْتِهَا: اس (زمین) کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد، مَوْتٌ کے معنی مرنا، اور مراد خشک ہونا ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۵۱ مُصْفَرًّا: زرد، پیلا، اِصْفِرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	افعلال سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵۲	اَلْمَوْتٰى: مردے۔ واحد: مَيِّتٌ ہے۔
۵۲	اَلصُّمَّ: بہرے۔ واحد: اَصَمُّ ہے۔
۵۲	اِذَا وَلَّوْا: جب وہ لوگ پیٹھ پھیر لیں۔ (وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔
۵۲	مُدْبِرِيْنَ: پیٹھ پھیرنے والے۔ اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ واحد: مُدْبِرٌ ہے۔ حال مؤکدہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۵۳	هٰدِ الْعُمْيِ: اندھوں کو راہ دکھانے والا۔ اندھوں کو راہ راست پر لانے والا (هَادِیْ) هِدَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ آیت کریمہ میں آخر کی یاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا۔ (اَلْعُمْيُ) کا واحد: اَعْمٰى ہے، اس کے معنی اندھا۔
۵۴	شَيْبَةً: بڑھاپا۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی بوڑھا ہونا۔
۵۵	مَالَبِثُوْا: وہ لوگ نہیں ٹھہرے۔ (مَالَبِثُوْا) باب سمع سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لُبْثٌ ہے۔
۵۵	يُؤْفَكُوْنَ: وہ لوگ الٹے جاتے ہیں۔ وہ لوگ پھرے جاتے۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْكٌ اور اَفْكٌ ہے۔
۵۶	يَوْمُ الْبَعْثِ: قیامت کا دن۔ (بَعْثٌ) کے معنی دوبارہ زندہ کرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۵۷	لَاهُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ: نہ ان لوگوں سے راضی کرنے کو طلب کیا جائے گا۔ یعنی کافروں سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیں۔ (يُسْتَعْتَبُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر مصدر اِسْتِعتَابٌ ہے۔

۵۹ يَطْبَعُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ مہر لگا دیتے ہیں۔ (يَطْبَعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔

۶۰ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ: وہ آپ کے قدم نہ اکھاڑ دے۔ وہ آپ کو بے برداشت نہ کر دے۔ یعنی ان کی طرف سے چاہے جتنی ناگوار بات پیش آئے مگر آپ برداشت کرلیا کریں۔ (لَا يَسْتَخِفَّنَّ) باب استفعال سے فعل نہی معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْفَافٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ لُقْمَانَ

سورۂ لقمان مکی ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی اکتیسویں (۳۱) سورت ہے، اس کے شروع میں قرآنِ کریم اور اس کی تصدیق کرنے والوں کی تعریف اور گمراہ کرنے والے معترضین کی مذمت اور دونوں فریقوں کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ پھر حضرت لقمان اور ان کی نصیحتوں کا تذکرہ ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۂ لقمان رکھا گیا ہے۔ پھر اس سورت میں توحید کا مضمون اور حق تعالیٰ کے ساتھ علم غیب کے خاص ہونے کا ذکر ہے۔

آیت نمبر
۴ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ: وہ لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ (يُقِيْمُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔ (الصَّلٰوةُ) کے معنی نماز، جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۴ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ: وہ لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (يُؤْتُوْنَ) باب افعال سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔(زَكوٰةَ) ہر صاحب نصاب عاقل اور بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ پورے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا فرض ہے۔اسی کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔
۶	يَشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ: وہ کھیل کی باتوں کو خریدتا ہے۔وہ (اللہ تعالیٰ کی یاد سے) غافل کرنے والی باتوں کا خریدار بنتا ہے۔(يَشْتَرِىْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْتِرَاءٌ جو اصل میں اِشْتِرَایٌ ہے (لَهْوٌ) کے معنی کھیل اور غفلت کے ہیں، باب نصر سے مصدر ہے مصدری معنی کھیلنا اور غافل ہونا (حَدِيْثٌ) کے معنی بات، جمع: اَحَادِيْثُ ہے۔
۶	يَتَّخِذَهَا هُزُوًا: (تاکہ) وہ اس (راہِ حق) کی ہنسی اڑائے۔(يَتَّخِذَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ جو اصل میں اِئْتِخَاذٌ ہے۔(هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: سَبِيْلُ اللهِ ہے۔(هُزُوًا) مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہو کر حال واقع ہے۔باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا: وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے۔یہ جوابِ شرط واقع ہے۔(وَلّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔(مُسْتَكْبِرًا) کے معنی تکبر کرنے والا۔اِسْتِكْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷	وَقْرًا: بہرا پن، بوجھ، ڈاٹ۔باب ضرب سے مصدر ہے معنی بہرا ہونا۔
۷	بَشِّرْهُ: آپ اس کو خوش خبری دیجئے۔(بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِيْرٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰ عَمَدٍ: ستون۔ واحد عِمَادٌ ہے۔

۱۰ اَلْقٰی: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ڈال دیا۔ (اَلْقٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۱۰ رَوَاسِیَ: مضبوط پہاڑ۔ واحد رَاسِیَۃٌ ہے۔

۱۰ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ: کہ وہ (زمین) تم کو لے کر حرکت نہ کرے۔ (اَنْ تَمِیْدَ) اصل میں اَنْ لَاتَمِیْدَ ہے۔ (تَمِیْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَیْدٌ ہے۔

۱۰ بَثَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پھیلا دیا۔ (بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر بَثٌّ ہے۔

۱۰ اَنْبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔

۱۰ زَوْجٍ کَرِیْمٍ: (ہر طرح کی) عمدہ قسمیں (زَوْجٌ) کے معنی قسم کے ہیں، جمع اَزْوَاجٌ ہے (کَرِیْمٌ) کَرَامَۃٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۱۱ اَرُوْنِیْ: تم لوگ مجھ کو دکھلاؤ (اَرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۲ لُقْمَانَ: حضرت لقمان بنی اسرائیل میں ایک نہایت عقلمند اور پرہیزگار انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و عمل دونوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ جس کو قرآن کریم میں حکمت کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔ حضرات مفسرین نے اس بات میں اختلاف کیا ہے کہ حضرت لقمان نبی تھے یا نہیں؟ راجح قول یہی ہے کہ نبی نہیں تھے، بلکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی امت میں تھے۔ اور ان کی طرف سے بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔

۱۲ اَلْحِکْمَۃَ: عقل مندی، دانش مندی۔ حکمت سے مراد علم اور عمل کا مجموعہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے، اس کی جمع: حِکَمٌ ہے۔

۱۳ هُوَ يَعِظُهٗ: (اس حال میں کہ) وہ (حضرت لقمان) اس کو (یعنی اپنے بیٹے کو) نصیحت کر رہے تھے۔ (یَعِظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَعْظٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ یہ جملہ حالیہ ہے۔

۱۴ وَصَّيْنَا: ہم نے تاکید کی، ہم نے حکم دیا۔ (وَصَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِيَةٌ ہے۔

۱۴ حَمَلَتْهُ: اس نے (اس کی ماں نے) اس کو پیٹ میں رکھا۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۴ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ: کمزوری پر کمزوری کی حالت میں۔ (وَهْنًا) ترکیب میں اُمُّهٗ سے حال ہے، ذاتَ وَهْنٍ کے معنی میں ہے، یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، یعنی تَهِنُ وَهْنًا (عَلٰى وَهْنٍ) مصدر مذکور کی صفت ہے، یعنی وَهْنًا كَائِنًا عَلٰى وَهْنٍ (وَهْنٌ) کے معنی کمزوری باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۴ فِصٰلُهٗ: اس (بچہ) کا دودھ چھڑانا۔ (فِصَالٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔ اس کے معنی ایک دوسرے سے جدا ہونا۔ چوں کہ بچہ ماں کے دودھ سے اور ماں کا دودھ بچہ سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے بچہ کے دودھ چھڑانے کو فصال کہا جاتا ہے۔

۱۵ اِنْ جَاهَدٰكَ: اگر وہ دونوں (یعنی والدین) تجھ پر زور ڈالیں۔ (جَاهَدَا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵ صَاحِبْهُمَا: تو ان دونوں کا ساتھ دے۔ تو ان دونوں کے ساتھ زندگی بسر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کر۔ (صَاحِبْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُصَاحَبَۃٌ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۵	مَعْرُوْفًا: بھلائی، خوبی۔
۱۵	مَنْ اَنَابَ: جو شخص رجوع ہو۔ یعنی جس نے اطاعت کی ہو۔ (اَنَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔
۱۶	یٰبُنَیَّ: اے میرے چھوٹے بیٹے۔ اے میرے پیارے بیٹے۔ (یَا) حرف ندا ہے۔ (بُنَیَّ) ابْنٌ کی تصغیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہے۔
۱۶	مِثْقَالَ: برابر، ہم وزن۔ جمع: مَثَاقِیْلُ ہے۔
۱۶	حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ: رائی کا دانہ۔ (حَبَّۃٌ) کے معنی دانہ۔ جمع: حَبَّاتٌ ہے۔ (خَرْدَلٌ) کے معنی رائی (ایک قسم کی سرسوں) واحد: خَرْدَلَۃٌ ہے۔
۱۶	صَخْرَۃٍ: پتھر، چٹان، اس کی جمع: صَخْرٌ اور صُخُوْرٌ ہے۔
۱۷	اِنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ: تو بُرے کام سے منع کر (اِنْہَ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَہْیٌ ہے۔ (اَلْمُنْکَرُ) بُرا کام، بُری بات، اِنْکَارٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ جمع: مُنْکَرَاتٌ اور مَنَاکِرُ ہے۔
۱۷	مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ: ہمت کے کاموں میں سے۔ (عَزْمٌ) کے معنی پختہ ارادہ اور ہمت، یہ اضافت عکس کے طور پر ہے، یعنی اس میں مضاف الیہ کو مضاف بنادیا گیا ہے۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے: مِنَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ عَزَمَہَا اللّٰہُ یعنی ان کاموں میں سے، جن کے کرنے کو اللہ تعالیٰ نے لازم فرمایا ہے (تفسیر مظہری)
۱۸	لَاتُصَعِّرْ خَدَّکَ: تو اپنے گال مت پھلا۔ تو اپنا رخ مت پھیر، یعنی تکبر کرتے ہوئے لوگوں سے اعراض مت کر۔ (لَاتُصَعِّرْ) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصْعِیْرٌ ہے۔ (خَدٌّ) کے معنی گال،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	رخسار۔ جمع: خُدُوْدٌ ہے۔
۱۸	مَرَحًا: اتراتے ہوئے، اترا کر۔ باب سَمِعَ سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۸	مُخْتَالٍ: تکبر کرنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِخْتِيَالٌ ہے۔
۱۸	فَخُوْرٍ: فخر کرنے والا، ناز کرنے والا۔ فَخْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	اِقْصِدْ: تو اعتدال اختیار کر۔ (اِقْصِدْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَصْدٌ ہے۔
۱۹	اُغْضُضْ: تو (اپنی آواز) پست کر۔ (اُغْضُضْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غَضٌّ ہے۔
۱۹	اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ: سب سے بری آواز۔ (اَنْكَرَ) اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے منصوب ہے۔ نُكْرٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب سَمِعَ سے استعمال ہوتا ہے۔ (اَصْوَاتٌ) کا واحد صَوْتٌ معنی آواز۔
۱۹	اَلْحَمِيْرِ: گدھے۔ واحد حِمَارٌ ہے۔
۲۰	سَخَّرَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا دیا۔ تابع بنا دیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ۔
۲۰	اَسْبَغَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پوری کردیں (ظاہری اور باطنی نعمتیں) (اَسْبَغَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْبَاغٌ ہے۔
۲۰	يُجَادِلُ: وہ جھگڑتا ہے (يُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۱ عَذَابَ السَّعِيْرِ: دوزخ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ (السَّعِيْرِ) کے معنی دوزخ۔ دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ مَنْ يُّسْلِمْ: جو شخص تابع دار بنالے، جو شخص فرماں بردار بنالے۔ (يُسْلِمْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔

۲۲ اِسْتَمْسَكَ: اس نے پکڑ لیا۔ (اِسْتَمْسَكَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمْسَاكٌ ہے۔

۲۲ اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى: بہت مضبوط حلقہ، بہت مضبوط کڑا (اَلْعُرْوَةُ) کے معنی کڑا اور حلقہ، جمع عُرًى۔ (اَلْوُثْقٰى) وَثَاقَةٌ مصدر سے فُعْلٰى کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے، اسم تفضیل مذکر اَلْاَوْثَقُ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ نُمَتِّعُهُمْ: ہم ان کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ (نُمَتِّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۴ نَضْطَرُّهُمْ: ہم ان کو مجبور کریں گے۔ ہم ان کو پہنچاویں گے۔ (نَضْطَرُّ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِضْطِرَارٌ اور مادہ: ض ر ر ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۷ يَمُدُّهٗ: اس میں شامل ہو جائیں (سات سمندر) بیان القرآن۔ يَمُدُّ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔ (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع اَلْبَحْرُ ہے۔

۲۷ مَا نَفِدَتْ: ختم نہیں ہوں گی (اللہ تعالیٰ کی باتیں) (مَا نَفِدَتْ) جواب شرط ہے، باب سمع سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَفَادٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۷	کَلِمٰتُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی باتیں (جو اللہ تعالیٰ کے کمالات اور عظمت وجلال کو ظاہر کرنے والی ہیں (کَلِمَاتٌ) کے معنی باتیں، واحد: کَلِمَةٌ ہے۔
۲۹	یُوْلِجُ: وہ (اللہ تعالیٰ) داخل کرتا ہے۔ (یُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْلَاجٌ ہے۔
۲۹	اَجَلٍ مُّسَمًّى: مقررہ وقت، مقررہ مدت، اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (اَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت، جمع: آجالٌ ہے۔ (مُسَمًّى) کے معنی مقرر کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول ہے۔ اس کا مصدر تَسْمِيَةٌ ہے۔
۳۱	اَلْفُلْكَ: کشتی، یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے آتا ہے۔
۳۱	صَبَّارٍ: بہت صبر کرنے والا۔ صَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	شَكُوْرٍ: بہت شکر ادا کرنے والا۔ شُكْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	اِذَا غَشِيَهُمْ: جب وہ ان کو گھیر لیتی ہے۔ جب وہ ان کو ڈھانک لیتی ہے (غَشِيَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ اور غِشَايَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۲	كَالظُّلَلِ: سائبانوں کی طرح، یعنی پہاڑوں کی طرح (مقاتل) یا بادلوں کی طرح (کلبی) اس کا واحد: ظُلَّةٌ ہے۔
۳۲	مُقْتَصِدٌ: اعتدال پر رہنے والا، اِقْتِصَادٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۳۲	خَتَّارٍ: بد عہدی کرنے والا، عہد کو توڑنے والا۔ خَتْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	كَفُوْرٍ: ناشکری کرنے والا۔ ناشکرا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۳	اِخْشَوْا: تم لوگ ڈرو۔ (اِخْشَوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَشْیٌ ہے
۳۳	جَازٍ: بدلہ دینے والا۔ جَزَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں جَازِیٌ ہے۔
۳۳	لَا تَغُرَّنَّكُمْ: وہ تم کو دھوکا نہ دے۔ (لَا تَغُرَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۳۳	اَلْغَرُوْرُ: دھوکے باز، دغا باز۔ اس سے مراد شیطان ہے (تفسیر مظہری) یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر غُرُوْرٌ ہے۔
۳۴	اَلْغَيْثُ: بارش، جمع غُيُوْثٌ اور اَغْيَاثٌ ہے۔
۳۴	اَلْاَرْحَام: بچہ دانی، اس کا ترجمہ پیٹ بھی کرلیتے ہیں جیسا کہ ترجمہ شیخ الہند میں ہے، واحد رَحْمٌ، رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

سورۂ سجدہ مکی سورت ہے۔ یہ قرآن کریم کی بتیسویں (۳۲) سورت ہے، اس میں سب سے پہلے قرآن کریم کی حقانیت کا بیان ہے اور اسی کے ذریعہ رسالت کا اثبات ہے۔ پھر توحید کا مضمون ہے، پھر قیامت کے دن جزا اور سزا کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمان والوں کو تسلی دی گئی اور کافروں کے بعض شبہات کی تردید کی گئی ہے۔

آیت نمبر	
۲	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ: کتاب (یعنی قرآن کریم) کا نازل کرنا۔ (تَنْزِيْلُ) مصدر مضاف اور (الْكِتٰبِ) مضاف الیہ ہے۔ پھر مرکب اضافی ہو کر مبتدا یا خبر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے۔ (تفسیر مظہری)

۳ اِفْتَرٰىهُ: اس نے (یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس (کتاب) کو بنالیا ہے۔ اس نے اس کو گھڑ لیا ہے۔ (اِفْتَرٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کتاب یعنی قرآن کریم ہے۔

۴ سِتَّةِ اَيَّامٍ: چھ دن۔ اس سے مراد دنیا کے دنوں میں سے چھ دنوں کی مقدار ہے۔ اس لئے کہ اس وقت سورج اور چاند نہیں تھے۔ جن سے دن و رات کی تعیین ہوتی ہے۔

اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ استواء اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔ جس کی کیفیت معلوم نہیں۔ اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے (تفسیر مظہری) اِسْتَوٰى: باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ اَلْعَرْشُ: کے معنی شاہی تخت، جمع عُرُوْشٌ اور اَعْرَاشٌ ہے۔

۴ شَفِيْعٍ: سفارش کرنے والا۔ شَفَاعَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ تَتَذَكَّرُوْنَ: تم لوگ نصیحت حاصل کرتے رہو۔ (تَتَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔

۵ يُدَبِّرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تدبیر کرتا ہے۔ وہ انتظام کرتا ہے۔ (يُدَبِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْبِيْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵ يَعْرُجُ اِلَيْهِ: وہ (یعنی ہر امر) اس کی طرف چڑھے گا۔ وہ اس کے پاس پہنچ جائے گا۔ (يَعْرُجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔

۸ سُلٰلَةٍ: نطفہ۔ (سُلَالَةٌ) کے معنی خلاصہ۔ اور جوہر۔ یہاں اس سے مراد نطفہ ہے۔ یہ مبدل منہ یا مبیّن ہے۔

۸ مَآءٍ مَّهِيْنٍ: حقیر پانی، اس سے مراد قطرۂ منی ہے۔ یہ ماقبل سے بدل یا بیان ہے (مَآءٌ) کے معنی پانی۔ جمع مِیَاهٌ ہے۔ (مَهِيْنٌ) کے معنی حقیر، اس کی جمع مُهَنَاءُ ہے۔ مَهَانَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ سَوّٰىهُ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کو برابر کیا۔ یعنی اس کے اعضاء درست بنائے۔ (سَوّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰ اِذَا ضَلَلْنَا: جب ہم (زمین میں) غائب ہو جائیں گے، جب ہم (زمین میں) رل جائیں گے۔ یعنی مٹی ہو کر زمین میں مل جائیں گے۔ (ضَلَلْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَلَالٌ ہے۔

۱۱ يَتَوَفّٰىكُمْ: وہ تمہاری جان نکالتا ہے۔ (يَتَوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّيْ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱ وُكِّلَ بِكُمْ: وہ تم پر مقرر کیا گیا۔ (وُكِّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْكِيْلٌ ہے۔

۱۲ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ: اپنے سروں کو جھکائے ہوئے۔ اپنے سروں کو جھکانے والے۔ (نَاكِسُوْا) جھکانے والے۔ نَكْسٌ مصدر سے اسم فاعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مذکر سالم مضاف ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (رُءُ وْسٌ) کے معنی سر۔ واحد رَأْسٌ ہے۔
۱۲	اَبْصَرْنَا: ہم نے دیکھ لیا۔ (اَبْصَرْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۱۲	اِرْجِعْنَا: آپ ہم کو لوٹا دیجئے۔ (اِرْجِعْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَجْعٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۱۲	مُوْقِنُوْنَ: یقین کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُوْقِنٌ اور مصدر اِیْقَانٌ ہے۔ اس کا مادہ ی ق ن ہے۔
۱۴	نَسِیْنٰکُمْ: ہم نے تم کو بھلا دیا۔ یعنی ہم نے تم کو رحمت سے محروم کر دیا۔ (نَسِیْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نِسْیَانٌ ہے یہاں نسیان کے مجازی معنی مراد ہیں، یعنی محروم کر دینا۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۵	اِذَا ذُکِّرُوْا: جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے۔ (ذُکِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْکِیْرٌ، یہ ترکیب میں شرط ہے۔
۱۵	خَرُّوْا سُجَّدًا: وہ لوگ گر پڑتے ہیں سجدہ کرتے ہوئے۔ وہ لوگ سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ (خَرُّوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔ (سُجَّدًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد سَاجِدٌ اور مصدر سُجُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶	تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ: ان کے پہلو جدا رہتے ہیں۔ (تَتَجَافٰی) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَجَافِیْ ہے۔ (جُنُوْبٌ) کے معنی پہلو۔ اس کا واحد جَنْبٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۶	اَلْمَضَاجِعُ: سونے کی جگہیں، خواب گاہیں، واحد: مَضْجَعٌ ہے، ضَجْعٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷	اُخْفِیَ: وہ چھپایا گیا۔ (اُخْفِیَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْفَاءٌ اور مادہ: خ ف ی ہے۔
۱۷	قُرَّةِ اَعْیُنٍ: آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یعنی جنت میں ایسی نعمتیں ہوں گی۔ جن کو دیکھ کر اہل جنت کو خوشی اور مسرت حاصل ہوگی۔ (قُرَّةٌ) کے معنی ٹھنڈک، (اَعْیُنٌ) کے معنی آنکھیں۔ واحد: عَیْنٌ ہے۔
۱۸	لَایَسْتَوٗنَ: وہ لوگ برابر نہیں ہوسکتے۔ (لَایَسْتَوٗنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ اور مادہ: س و ی ہے۔
۱۹	جَنّٰتُ الْمَاْوٰی: رہنے کے باغات، ٹھہرنے کی جنتیں۔ (جَنّٰتٌ) کے معنی باغات، واحد: جَنَّةٌ ہے۔ (اَلْمَاْوٰی) اُوِیٌّ سے مصدر میمی ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	نُزُلًا: مہمانی، ہر وہ چیز جو مہمان کے لئے تیار کی جائے۔ یہ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی سے حال ہے (اعراب القرآن)
۲۱	اَلْعَذَابِ الْاَدْنٰی: بہت قریب والا عذاب۔ اس سے مراد دنیا کا عذاب ہے، جیسے امراض اور مصائب (تفسیر مظہری) اَلْاَدْنٰی کے معنی بہت قریب۔ دُنُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	اَلْعَذَابِ الْاَکْبَرِ: بڑا عذاب، اس سے مراد آخرت کا عذاب ہے (اَلْاَکْبَرُ) کے معنی بہت بڑا۔ کِبَرٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲	مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ لینے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْتَقِمٌ اور مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۳	مِرْيَةٍ: شک، شبہ، دھوکا۔
۲۴	اَئِمَّةً: (دین کے) پیشوا۔ اس کا واحد: اِمَامٌ ہے۔
۲۵	يَفْصِلُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فیصلہ فرمائے گا۔ (يَفْصِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَصْلٌ ہے۔
۲۶	الْقُرُوْنِ: جماعتیں، قومیں۔ واحد: قَرْنٌ ہے۔
۲۶	مَسٰكِنِهِمْ: ان کے گھر، ان کے مکانات۔ (مَسَاكِنُ) کے معنی رہنے کی جگہیں، واحد مَسْكَنٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۲۷	نَسُوْقُ: ہم ہانک دیتے ہیں۔ ہم پہنچا دیتے ہیں (نَسُوْقُ) سَوْقٌ مصدر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۷	الْاَرْضِ الْجُرُزِ: خشک زمین، چٹیل زمین، بنجر زمین۔ (جُرُزٌ) کی جمع: اَجْرَازٌ ہے۔
۲۷	زَرْعًا: کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ ہے۔
۲۷	اَنْعَامُهُمْ: ان کے چوپائے۔ (اَنْعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ ہے۔
۲۷	لَا يُبْصِرُوْنَ: وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ (لَا يُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۲۹	يَوْمَ الْفَتْحِ: فیصلہ کا دن۔ (فَتْحٌ) مصدر ہے، اس کے معنی فیصلہ کرنا۔
۲۹	لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ: ان لوگوں کو مہلت نہیں دی جائے گی۔ (يُنْظَرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْأَحْزَابِ

سورۂ احزاب مدنی ہے۔ اَحْزَاب، حِزْبٌ کی جمع ہے۔ جس کے معنی پارٹی اور جماعت کے آتے ہیں۔ غزوۂ احزاب میں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے کافروں کی مختلف جماعتیں متحد ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئی تھیں۔ اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام غزوۂ احزاب ہے۔ اور چوں کہ اس غزوہ میں دشمنوں سے حفاظت کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے خندق کھودی گئی تھی۔ اس لئے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں۔ غزوۂ احزاب کی مناسبت سے اس کا نام سورۂ احزاب رکھا گیا ہے۔ یہ قرآنِ کریم کی تینتیسویں (۳۳) سورت ہے۔ اس سورت میں کافروں اور منافقوں کی تکالیف پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دیا گیا۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور ذوی الارحام کی وراثت کا ذکر ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے عہد لینے اور انکار کرنے والوں کے لئے سخت عذاب کا بیان ہے۔ پھر غزوۂ احزاب اور غزوۂ بنی قریظہ کا تذکرہ ہے۔ اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی نصرت کا بیان ہے۔ اس کے بعد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان اور بہت سے اسلامی احکام ذکر کئے گئے ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِتَّقِ اللّٰهَ: آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے۔ (اِتَّقِ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ: و ق ی ہے۔
۳	تَوَكَّلْ: آپ بھروسہ کیجئے۔ (تَوَكَّلْ) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳ وَكِيْلًا: کارساز۔ وَكَلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ تُظٰهِرُوْنَ: تم لوگ ظہار کرتے ہو۔ (تُظٰهِرُوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُظَاهَرَةٌ ہے۔ ظہار کا مطلب یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے ماں کی طرح ہے۔ ظہار کا حکم یہ ہے کہ بیوی سے ایسی بات کہنا گناہ ہے۔ اس سے بیوی حرام ہو جاتی ہے پھر کفارۂ ظہار کی ادائیگی کے بعد حلال ہوتی ہے۔

۴ اُمَّهٰتِكُمْ: تمہاری مائیں۔ (اُمَّهَاتٌ) کے معنی مائیں، واحد: اُمٌّ ہے۔

۴ اَدْعِيَآءَكُمْ: تمہارے منہ بولے بیٹے، تمہارے لے پالک، یہ مرکب اضافی ہے (اَدْعِيَاءُ) کا واحد: دَعِيٌّ ہے، اس کے معنی لے پالک، منہ بولا بیٹا۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۴ اَفْوَاهِكُمْ: تمہارے منہ، (اَفْوَاهٌ) کا واحد: فَمٌ ہے جو اصل میں فَوْهٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۵ مَوَالِيْكُمْ: تمہارے دوست۔ (مَوَالِيْ) کا واحد: مَوْلٰی ہے۔ اس کے بہت سے معانی میں سے ایک معنی دوست کے بھی ہیں۔

۵ اَخْطَاْتُمْ: تم نے غلطی کی۔ تم سے بھول چوک ہوگئی۔ (اَخْطَاْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْطَاءٌ ہے۔

۵ تَعَمَّدَتْ: اس نے (تمہارے دلوں نے) ارادہ کیا۔ (تَعَمَّدَتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَعَمُّدٌ ہے۔

۶ اَوْلٰى: زیادہ قریب، زیادہ تعلق رکھنے والا۔ وَلِيٌّ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ اُولُوا الْاَرْحَامِ: رشتہ دار، قرابت والے، (اُولُوْا) خلاف قیاس ذُوْ کی جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے۔ (اَلْاَرْحَامُ) کے معنی رشتہ داری، قرابت داری، اس کا واحد: رَحْمٌ، رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔

۶ مَعْرُوْفًا: بھلائی، احسان، عِرْفَانٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں: جانی پہچانی ہوئی بات۔

۶ مَسْطُوْرًا: لکھا ہوا۔ سَطْرٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ مِیْثَاقَهُمْ: ان کا عہد، ان کا اقرار (مِیْثَاقٌ) کے معنی عہد، اقرار۔ اس کی جمع: مَوَاثِیْقُ اور مادہ: و ث ق ہے۔

۸ اَعَدَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تیار کیا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔

۹ جُنُوْدٌ: فوجیں۔ واحد: جُنْدٌ ہے۔

۱۰ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ: آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں (بیان القرآن) زَاغَتْ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَیْغٌ ہے۔

۱۰ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ: پہنچے دل گلوں تک، کلیجے منہ کو آنے لگے۔ (بَلَغَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (اَلْقُلُوْبُ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل، (اَلْحَنَاجِرُ) کا واحد: حَنْجَرَةٌ اس کے معنی گلا، نرخرا۔

۱۰ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ یعنی منافقوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے نیست ونابود ہونے اور مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور کامیابی کا گمان کیا (تفسیر مظہری) (تَظُنُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ظَنٌّ ہے۔ (الظُّنُوْنَا) کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

طرح طرح کے گمان۔ اس کے آخر میں الف قرآن کریم کے اتباع رسم الخط اور رعایت فواصل کی وجہ سے ہے۔

۱۱ اُبْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ: ایمان والوں کا امتحان لیا گیا (اُبْتُلِيَ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ اور مادہ ب ل و ہے۔

۱۱ زُلْزِلُوْا: وہ لوگ ہلا ڈالے گئے۔ وہ لوگ زلزلہ میں ڈالے گئے۔ باب فَعْلَلَ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَلْزَلَةٌ ہے۔

۱۲ غُرُوْرًا: دھوکا، فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۳ يَاَهْلَ يَثْرِبَ: اے یثرب والو۔ یثرب سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے وقت اس کا نام یثرب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد مدینۃ النبی، مدینۃ الرسول اور مدینہ منورہ کے نام سے مشہور و معروف ہو گیا ہے۔

۱۳ مُقَامَ: ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ اِقَامَةٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے۔

۱۳ يَسْتَاْذِنُ: وہ (یعنی ایک فریق) اجازت مانگ رہا ہے (مانگ رہا تھا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْذَانٌ۔

۱۳ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ: ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں۔ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ (بُيُوْتٌ) کے معنی گھر۔ واحد بَيْتٌ ہے۔ (عَوْرَةٌ) کے معنی شگاف اور چھن کے ہیں۔ یہاں مراد غیر محفوظ ہیں۔ جن میں دشمن اور چور آ سکتے ہیں۔

۱۴ اَقْطَارِهَا: اس کے (یعنی مدینہ منورہ کے) کنارے۔ (اقطارٌ) کے معنی کنارے۔ واحد قُطْرٌ ہے۔

۱۴ مَا تَلَبَّثُوْا: وہ لوگ دیر نہیں کریں گے۔ یہ جواب شرط واقع ہے (مَا تَلَبَّثُوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلَبُّثٌ ہے۔

۱۴ يَسِيْرًا: تھوڑا۔ يُسْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ يُسْرٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مصدر باب کرم سے ہے معنی کم ہونا۔

۱۵ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ: وہ لوگ پیٹھ نہیں پھیریں گے۔ (لَا یُوَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَۃٌ ہے (اَلْاَدْبَارُ) کا واحد: دُبُرٌ ہے، معنی پیٹھ۔

۱۶ لَا تُمَتَّعُوْنَ: تم کو فائدہ نہیں پہنچایا جائے گا۔ (لَا تُمَتَّعُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔

۱۷ یَعْصِمُکُمْ: وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ (یَعْصِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَصْمٌ ہے۔

۱۸ اَلْمُعَوِّقِیْنَ: روکنے والے۔ تَعْوِیْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: مُعَوِّقٌ ہے۔

۱۸ هَلُمَّ اِلَیْنَا: تم ہمارے پاس آجاؤ۔ (هَلُمَّ) اسمائے افعال میں سے ہے، واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ اَلْبَاْسَ: لڑائی۔

۱۹ اَشِحَّۃً: بخیل ہونے کی حالت میں، حریص ہونے کی حالت میں۔ بخل کرتے ہوئے، حرص کرتے ہوئے، اس کا واحد: شَحِیْحٌ اور مصدر شُحٌّ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ: ان کی آنکھیں چکرا رہی ہیں۔ (تَدُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر دَوْرٌ اور دَوَرَانٌ ہے۔ (اَعْیُنٌ) کا واحد: عَیْنٌ معنی آنکھ۔

۱۹ یُغْشٰی عَلَیْهِ: اس پر بے ہوشی طاری ہو رہی ہے۔ (یُغْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ ہے۔

۱۹ سَلَقُوْکُمْ: وہ لوگ تم کو طعنے دیتے ہیں، وہ لوگ تم کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(سَلَقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَلْقٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۹	اَلْسِنَةٍ حِدَادٍ: تیز زبانیں (اَلْسِنَة) کے معنی زبانیں، واحد: لِسَانٌ ہے۔ (حِدَادٌ) کے معنی تیز۔ واحد: حَدِيْدٌ ہے۔
۱۹	اَحْبَطَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے (ان کے اعمال کو) ضائع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بے کار کر دیا (اَحْبَطَ) باب افعال سے ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِحْبَاطٌ ہے۔
۱۹	يَسِيْرًا: آسان۔ يُسْرٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	بَادُوْنَ: باہر رہنے والے۔ بَدَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ واحد: بَادٍ جو اصل میں بَادِیٌ ہے۔
۲۰	الْاَعْرَابُ: عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَعْرَابِیٌّ ہے۔
۲۱	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ: عمدہ نمونہ۔ (اُسْوَةٌ) کے معنی نمونہ، (حَسَنَةٌ) کے معنی اچھا، عمدہ، حُسْنٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔
۲۲	الْاَحْزَابَ: جماعتیں، فوجیں، واحد: حِزْبٌ ہے۔
۲۳	قَضٰى نَحْبَهٗ: اس نے اپنی نذر پوری کر دی، یعنی وہ شہید ہو گیا۔ یہاں نذر سے مراد وہ عہد ہے جو نذر کی طرح واجب العمل ہے۔ اس نے یہ عہد کیا تھا کہ آخر وقت تک کافروں سے لڑتا رہوں گا چاہے جان چلی جائے (قَضٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے (نَحْبٌ) کے معنی نذر۔ باب نصر سے مصدر ہے، مصدری معنی نذر ماننا۔
۲۵	لَمْ يَنَالُوْا: ان لوگوں نے حاصل نہیں کیا۔ (لَمْ يَنَالُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی جحد بلم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَيْلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۶	ظَاهَرُوْهُمْ: ان لوگوں نے (اہل کتاب نے) ان (کافروں) کی مدد کی۔ (ظَاهَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۶	صَيَاصِيْهِمْ: اُن کے قلعے (صَيَاصِيْ) کا واحد صِيْصِيَةٌ ہے۔ معنی قلعہ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۲۶	قَذَفَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے رعب) ڈال دیا۔ (قَذَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔
۲۶	تَاْسِرُوْنَ: تم لوگ قید کرتے ہو۔ (تَاْسِرُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَسْرٌ ہے۔
۲۷	اَوْرَثَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو مالک بنا دیا۔ (اَوْرَثَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْرَاثٌ ہے۔
۲۷	لَمْ تَطَئُوْهَا: تم نے اس (زمین) پر قدم نہیں رکھا (لَمْ تَطَئُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بلم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَطْأٌ ہے۔
۲۸	تَعَالَيْنَ: تم آؤ۔ (تَعَالَيْنَ) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر تَعَالٍ جو اصل میں تَعَالُيٌ ہے۔ اس معنی میں صرف فعل امر آتا ہے۔
۲۸	اُمَتِّعْكُنَّ: میں تم کو فائدہ پہنچادوں۔ (اُمَتِّعْ) جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔ (كُنَّ) ضمیر جمع مؤنث حاضر، مفعول بہ ہے۔
۲۸	اُسَرِّحْكُنَّ: میں تم کو رخصت کردوں۔ اس سے مراد طلاق دینا ہے (تفسیر مظہری) (اُسَرِّحْ) جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسْرِيْحٌ ہے۔ (كُنَّ) ضمیر جمع مؤنث حاضر، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۲۸ سَرَاحًا جَمِيلًا: اچھی طرح رخصت کرنا۔ یہ مفعول مطلق ہے (سَرَاحٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ تفعیل کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے لفظ سَلَامٌ اور كَلَامٌ باب تفعیل سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَنْ يَّقْنُتْ پارہ (۲۲)

آیت نمبر ۳۱ مَنْ يَّقْنُتْ: (تم عورتوں میں سے) جو فرمانبرداری کرے گی (يَقْنُتْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قُنُوْتٌ ہے۔ یہ شرط واقع ہے۔

۳۱ اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔

۳۲ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ: اگر تم تقوی اختیار کرو۔ (اتَّقَيْتُنَّ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ اور مادہ و ق ی ہے۔

۳۲ لَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ: تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں نزاکت مت کرو۔ تم نرم آواز سے بات نہ کرو۔ (لَا تَخْضَعْنَ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر خُضُوْعٌ ہے۔

۳۳ قَرْنَ: تم ٹھہری رہو۔ (قَرْنَ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر قَرَارٌ ہے۔

۳۳ لَا تَبَرَّجْنَ: تم دکھلاتی نہ پھرو۔ تم آراستہ ہو کر نہ نکلو۔ (لَا تَبَرَّجْنَ) باب تفعل سے فعل نہی۔ صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر تَبَرُّجٌ ہے۔

۳۳ اَقِمْنَ: تم (نماز کی) پابندی رکھو۔ (اَقِمْنَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اِقَامَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۳	اٰتِیْنَ: تم (زکوٰۃ) دیتی رہو۔(اٰتِیْنَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۳۳	اَطِعْنَ: تم اطاعت کرتی رہو۔(اَطِعْنَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر اطاعۃٌ ہے۔
۳۳	الرِّجْسَ: ناپاکی، گندگی۔ اس سے مراد شرعی اور طبعی برائیاں ہیں (تفسیر مظہری) اس کی جمع: اَرْجَاسٌ ہے۔
۳۵	اَلْقٰنِتِیْنَ: فرماں برداری کرنے والے مرد قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، واحد: قَانِتٌ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۵	اَلْقٰنِتٰتِ: فرماں برداری کرنے والی عورتیں۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: قَانِتَۃٌ ہے۔
۳۵	اَلْمُتَصَدِّقِیْنَ: خیرات کرنے والے مرد (اس میں زکوٰۃ اور نفلی صدقہ سب داخل ہیں) تَصَدُّقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: مُتَصَدِّقٌ ہے۔
۳۵	اَلْمُتَصَدِّقٰتِ: خیرات کرنے والی عورتیں، تَصَدُّقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُتَصَدِّقَۃٌ ہے۔
۳۵	اَلصَّآئِمِیْنَ: روزہ رکھنے والے مرد، صَوْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے، واحد: صَائِمٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۵	اَلصّٰٓئِمٰتِ: روزہ رکھنے والی عورتیں، صَوْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: صَائِمَۃٌ ہے۔
۳۵	اَعَدَّ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۳۶	اَلْخِیَرَۃُ: اختیار۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ مَنْ يَّعْصِ: جو شخص نافرمانی کرے گا۔ (يَعْصِ) شرط ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے، اصل میں يَعْصِيْ ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِصْيَانٌ ہے۔

۳۷ تُخْفِيْ: آپ چھپا رہے ہیں (آپ چھپا رہے تھے) (تُخْفِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِخْفَاءٌ ہے۔

۳۷ مُبْدِيْهِ: اس (بات) کو ظاہر کرنے والا۔ (مُبْدِيْ) اِبْدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہے۔

۳۷ تَخْشَى: آپ ڈر رہے ہیں (آپ ڈر رہے تھے) (تَخْشَى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ ہے۔

۳۷ زَوَّجْنٰكَهَا: ہم نے آپ سے اس (زینب رضی اللہ عنہا) کا نکاح کر دیا۔ (زَوَّجْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْوِيْجٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے۔

۳۷ اَدْعِيَآءِ هِمْ: اُن کے لے پالک، ان کے منہ بولے بیٹے (اَدْعِيَاءُ) کے معنی لے پالک، منہ بولے بیٹے۔ واحد: دَعِيٌّ ہے۔

۳۷ وَطَرًا: حاجت، ضرورت۔ جمع: اَوْطَارٌ ہے۔

۳۸ خَلَوْا: وہ لوگ گذر گئے۔ (خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔

۳۸ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا: تجویز کیا ہوا فیصلہ، مقرر کیا ہوا فیصلہ (قَدَرٌ) کے معنی اللہ کا فیصلہ، تقدیر الٰہی (مَقْدُوْرٌ) قَدْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۹ يُبَلِّغُوْنَ: وہ لوگ پہنچاتے ہیں۔ (يُبَلِّغُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْلِيْغٌ ہے۔

۳۹ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے پیغامات، اللہ تعالیٰ کے احکام (رِسَالَاتٌ) کے معنی پیغامات، احکام۔ اس کا واحد رِسَالَةٌ ہے۔

۴۲ سَبِّحُوْهُ: تم اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پاکی بیان کرو۔ (سَبِّحُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۲ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا: صبح وشام۔ (بُكْرَةٌ) کے معنی صبح، طلوع آفتاب تک دن کا ابتدائی حصہ۔ (اَصِيْلٌ) کے معنی شام، عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ جمع: آصَالٌ ہے۔

۴۴ تَحِيَّتُهُمْ: ان کی دعا، ان کا سلام (تَحِيَّةٌ) کے معنی دُعا اور سلام۔ یہ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۴۵ شَاهِدًا: گواہی دینے والا، گواہ، شَهَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۵ مُبَشِّرًا: خوش خبری دینے والا۔ تَبْشِيْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۵ نَذِيْرًا: ڈرانے والا، اِنْذَار مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع نُذُرٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۶ سِرَاجًا مُّنِيْرًا: روشن چراغ۔ (سِرَاجٌ) کے معنی چراغ، جمع: سُرُجٌ (مُنِيْرٌ) کے معنی روشن۔ اِنَارَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۴۸ دَعْ اَذٰهُمْ: آپ ان کے ستانے کو چھوڑ دیجیے۔ یعنی کافروں اور منافقوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف کا آپ خیال نہ کیجیے۔ (دَعْ) باب فتح سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَدْعٌ ہے۔
۴۹	اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ: (اس سے پہلے) کہ تم ان عورتوں کو ہاتھ لگاؤ۔ یہاں ہاتھ لگانے سے مراد صحبت کرنا ہے، چاہے صحبت حقیقی ہو یا حکمی۔ دونوں صورتوں میں عدت واجب ہے۔ صحبت حکمی کی مثال جیسے خلوت صحیحہ ہو جائے۔ (تَمَسُّوْا) باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَسٌّ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۴۹	تَعْتَدُّوْنَهَا: تم اس کو شمار کرو گے۔ (تَعْتَدُّوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِدَادٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع عِدَّةٌ ہے۔
۴۹	مَتِّعُوْهُنَّ: تم ان عورتوں کو کچھ متاع (مال) دیدو (بیان القرآن) متاع کی تفصیل یہ ہے کہ اگر اس کا مہر مقرر نہیں ہوا تو یہ متاع ایک جوڑا کپڑا ہے۔ اور اگر مہر مقرر ہوا ہے تو یہ متاع نصف مہر ہے (مَتِّعُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔
۴۹	سَرِّحُوْهُنَّ: تم ان عورتوں کو رخصت کردو۔ (سَرِّحُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْرِيْحٌ ہے۔
۴۹	سَرَاحًا جَمِيْلًا: اچھی طرح رخصت کرنا۔ یہ مفعول مطلق ہے۔ سَرَاحٌ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ باب تفعیل کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے سَلَامٌ اور کَلَامٌ استعمال ہوتا ہے۔
۵۰	اَحْلَلْنَا: ہم نے حلال کیا۔ (اَحْلَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر اِحْلَالٌ ہے۔
۵۰	اُجُوْرَهُنَّ: ان کے مہر۔ (اُجُوْرٌ) کا واحد اَجْرٌ ہے۔ معنی ثواب، بدلہ، یہاں اس سے مراد مہر ہے (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۰	اَفَآءَ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے (آپ کو) مالِ غنیمت دلوایا (اَفَآءَ) بابِ افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفَآءَۃٌ اور مادہ: ف ی ء۔
۵۰	ھَاجَرْنَ: ان عورتوں نے ہجرت کی۔ (ھَاجَرْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر مُھَاجَرَۃٌ ہے۔
۵۰	اِنْ وَّھَبَتْ نَفْسَھَا: (مسلمان عورت) اگر اپنی جان ہبہ کردے۔ یعنی جو مسلمان عورت بغیر مہر کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنا چاہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال فرمادیا تھا۔ اس شرط کے ساتھ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہیں۔
۵۰	اَنْ یَّسْتَنْکِحَھَا: کہ وہ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو نکاح میں لائیں (یَسْتَنْکِحُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِسْتِنْکَاحٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۱	تُرْجِیْ: آپ (جس کو چاہیں) پیچھے رکھیں۔ آپ (جس کو چاہیں) دور رکھیں یعنی آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے جس کی چاہیں باری مقرر نہ کریں شروع میں ازواج مطہرات کے درمیان باری مقرر کرنے میں برابری کرنا آپ کے اوپر واجب تھا۔ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کے بعد وہ وجوب ساقط ہوگیا اور اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اختیار دیا گیا۔ (تُرْجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْجَآءٌ ہے۔
۵۱	تُـْٔوِیْۤ اِلَیْکَ: آپ (جس کو چاہیں) اپنے پاس ٹھہرائیں۔ یعنی آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے جس کی چاہیں باری مقرر کریں (تُـْٔوِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْوَآءٌ ہے۔
۵۱	مَنِ ابْتَغَیْتَ: جس کو آپ چاہیں۔ جس کو آپ طلب کریں۔ (اِبْتَغَیْتَ)

besturdubooks.wordpress.com

باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔	آیت نمبر
اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ: کہ ان (ازواج مطہرات) کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی۔ (تَقَرَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قُرَّةٌ ہے۔	۵۱
وَلَوْ اَعْجَبَكَ: اگرچہ آپ کو (ان کا حسن) اچھا معلوم ہو۔ (اَعْجَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے۔	۵۲
غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ: اس حال میں کہ تم اس کے پکنے کے منتظر نہ ہو (نَاظِرِيْنَ) کے معنی انتظار کرنے والے۔ نَظَرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (اِنٰهُ) مرکب اضافی ہے (اِنًى) باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی پکنا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے اس کی تنوین ساقط ہوگئی (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع طَعَامٌ ہے۔	۵۳
مُسْتَاْنِسِيْنَ: انسیت حاصل کرنے والے، جی لگا کر بیٹھنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُسْتَاْنِسٌ اور مصدر اِسْتِيْنَاسٌ ہے۔	۵۳
يُصَلُّوْنَ: وہ رحمت بھیجتے ہیں۔ (يُصَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔ لفظ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت نازل کرنا ہے۔ اور فرشتوں کی طرف نسبت ہو تو اس سے مراد رحمت کی دعا کرنا ہے۔ اور ایمان والوں کی طرف نسبت ہو تو اس کا مطلب دعائے رحمت، اور مدح و ثنا کا مجموعہ ہے۔	۵۶

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۶ صَلُّوْا: تم رحمت بھیجو۔ (صَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔

۵۶ سَلِّمُوْا: تم سلام بھیجو۔ (سَلِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْلِيْمٌ ہے۔

۵۷ اَعَدَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تیار کیا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔

۵۸ اِكْتَسَبُوْا: ان لوگوں نے (گناہ) کیا۔ (اِكْتَسَبُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِكْتِسَابٌ ہے۔

۵۸ اِحْتَمَلُوْا: ان لوگوں نے اٹھایا۔ (اِحْتَمَلُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْتِمَالٌ ہے۔

۵۸ بُهْتَانًا: جھوٹ، تہمت باب فتح سے مصدر ہے معنی جھوٹ بولنا، تہمت لگانا۔

۵۹ يُدْنِيْنَ: وہ عورتیں لٹکالیں (يُدْنِيْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِدْنَاءٌ ہے۔

۵۹ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ: تھوڑی سی اپنی چادریں، اپنی چادروں کا کچھ حصہ۔ (مِنْ) تبعیض کے لئے ہے، (جَلَابِيْبُ) کے معنی چادریں۔ واحد: جِلْبَابٌ ہے (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۰ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ: اگر وہ (منافق لوگ) باز نہیں آئیں گے (لَمْ يَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْتِهَاءٌ ہے

۶۰ اَلْمُرْجِفُوْنَ: جھوٹی خبریں اڑانے والے۔ جھوٹی افواہیں پھیلانے والے باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُرْجِفٌ اور مصدر اِرْجَافٌ ہے۔

۶۰ لَنُغْرِيَنَّكَ: ہم ضرور آپ کو (منافقوں پر) مسلط کردیں گے۔ (لَنُغْرِيَنَّ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۰ باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْرَاءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ: وہ (منافق) لوگ آپ کے پاس نہ رہنے پائیں گے۔ (لَا يُجَاوِرُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَاوَرَةٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا: وہ لوگ جہاں پائے جائیں گے۔ (اَيْنَمَا) اسمائے شرط میں سے ہے۔ (ثُقِفُوْا) باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقْفٌ ہے۔

۶۳ مَا يُدْرِيْكَ: آپ کو کیا خبر۔ (مَا) استفہام کے لئے ہے۔ (يُدْرِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۴ سَعِيْرًا: دہکتی ہوئی آگ، بھڑکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۶ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ: وہ لوگ اوندھے منہ ڈالے جائیں گے۔ (تُقَلَّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقْلِيْبٌ ہے۔ (وُجُوْهٌ) کے معنی چہرے، واحد: وَجْهٌ ہے۔

۶۷ سَادَتَنَا: ہمارے سردار (اپنے سردار) (سَادَةٌ) کے معنی سردار، واحد: سَيِّدٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۶۷ كُبَرَآءَنَا: ہمارے بڑے۔ (اپنے بڑے) (كُبَرَآءُ) کے معنی بڑے، واحد: كَبِيْرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۶۹ بَرَّاَهُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو (یعنی موسیٰ علیہ السلام کو) بری کر دیا (بَرَّاَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْرِئَةٌ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۶۹ وَجِيْهًا: مرتبہ والا، معزز۔ وَجَاهَةٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۰ قَوْلًا سَدِيْدًا: درست بات۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات۔ جمع: اَقْوَالٌ ہے۔ (سَدِيْدٌ) کے معنی درست، فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر سَدَدًا اور سَدَادٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۲ عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ: ہم نے امانت پیش کی۔ (عَرَضْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَرْضٌ ہے۔ (اَلْاَمَانَةُ) کے معنی امانت، وہ چیز جس کا کسی کو ذمہ دار بنایا جائے۔ جمع: اَمَانَاتٌ ہے۔ اس آیتِ کریمہ میں امانت سے کیا مراد ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد فرائض خداوندی اور احکام الٰہی ہیں (تفسیر مظہری) اور پیش کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبول کرنے اور نہ کرنے کا ان کو اختیار دیا تھا، ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت کو لازمی طور پر پیش کرنے کے بعد کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔

۷۲ اَبَيْنَ: انہوں نے (یعنی آسمان، زمین اور پہاڑ نے) انکار کر دیا۔ (اَبَيْنَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِبَاءٌ ہے۔

۷۲ اَشْفَقْنَ: وہ (یعنی آسمان، زمین اور پہاڑ) ڈر گئے۔ (اَشْفَقْنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔

۷۲ ظَلُوْمًا: ظالم، ناانصافی کرنے والا۔ ظُلْمٌ مصدر سے فَعُوْل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۲ جَهُوْلًا: نادان، جاہل۔ جَهَالَةٌ مصدر سے فَعُوْل کے وزن پر صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ سَبَاٍ

سورۂ سبا مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی چونتیسویں (۳۴) سورت ہے۔ اس میں سب سے پہلے توحید کا مضمون ہے۔ پھر قیامت کا اثبات ہے۔ اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ پھر کفار سبا کے ذکر کے ساتھ توحید کا اثبات اور شرک کا ابطال ہے۔ اس کے بعد رسالت محمدیہ کا عموم اور سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون ہے۔ پھر میدانِ حشر کی کچھ ہولناکیوں کا ذکر ہے۔

آیت نمبر	
۲	يَلِجُ: وہ داخل ہوتا ہے۔ (يَلِجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُلُوْجٌ ہے۔
۲	يَعْرُجُ: وہ چڑھتا ہے۔ (يَعْرُجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔
۳	لَا يَعْزُبُ: وہ غائب نہیں ہوتا ہے۔ (لَا يَعْزُبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُزُوْبٌ ہے۔
۳	مِثْقَالٌ: برابر، ہم وزن، جمع: مَثَاقِيْلُ ہے۔
۳	كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ: واضح کتاب، کھلی کتاب، اس سے مراد لوح محفوظ ہے (تفسیر جلالین) (كِتٰبٌ) کے معنی کتاب، لکھی ہوئی چیز، جمع: كُتُبٌ ہے۔ (مُبِيْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔
۴	رِزْقٌ كَرِيْمٌ: عزت کی روزی، اس سے مراد وہ عمدہ روزی ہے جو جنت میں بہت عزت کے ساتھ دی جائے گی (رِزْقٌ) کے معنی روزی، جمع: اَرْزَاقٌ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

(کَرِیْمٌ) کے معنی عمدہ، کَرَامَۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۵ سَعَوْا: ان لوگوں نے کوشش کی۔ (سَعَوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔

۵ مُعٰجِزِیْنَ: عاجز کرنے والے۔ باب مفاعلۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، واحد مُعَاجِزٌ اور مصدر مُعَاجَزَۃٌ۔

۵ رِجْزٍ: سختی، بلا، عذاب، یہاں سختی اور بلا کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۷ نَدُلُّکُمْ: ہم تم کو بتلائیں، ہم تم کو خبر دیں۔ (نَدُلُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر دَلَالَۃٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷ اِذَا مُزِّقْتُمْ: جب تم ریزہ ریزہ کردیئے جاؤ گے۔ (مُزِّقْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْزِیْقٌ ہے۔

۷ کُلَّ مُمَزَّقٍ: پورے طور پر ریزہ ریزہ کیا جانا، یہ فعل مذکور کا مفعول مطلق ہے۔ مُمَزَّقٌ مصدر میمی تَمْزِیْق کے معنی میں ہے۔

۷ خَلْقٍ جَدِیْدٍ: نیا جسم، نئی پیدائش۔ (خَلْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی پیدا کرنا (جَدِیْدٌ) کے معنی نیا، جِدَّۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ اَفْتَرٰی: کیا اس نے جھوٹ باندھا، کیا اس نے جھوٹ گھڑ لیا۔ یعنی کیا اس نے قصداً جھوٹ بولا (اَفْتَرٰی) اصل میں أَافْتَرٰی ہے۔ اس میں پہلا ہمزہ استفہام ہے، اور دوسرا باب افتعال کا ہمزہ وصل ہے، دو ہمزہ کے جمع ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کو حذف کردیا گیا۔ اَفْتَرٰی ہوگیا۔ (اِفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔ اور مادہ: ف ر ی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸ جِنَّةٌ: جنون، دیوانگی۔

۹ نَخْسِفْ: ہم (ان کو زمین میں) دھنسا دیں۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (نَخْسِفْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَسْفٌ ہے۔

۹ كِسَفًا: (آسمان کے) ٹکڑے۔ واحد: كِسْفَةٌ ہے۔

۹ مُنِيبٌ: رجوع ہونے والا، متوجہ ہونے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِنَابَةٌ اور مادہ: ن و ب ہے۔

۱۰ اَوِّبِيْ: تم (داؤد علیہ السلام کے ساتھ) تسبیح کرو۔ تم پاکی بیان کرو۔ (اَوِّبِيْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر تَاْوِيْبٌ ہے۔

۱۰ وَالطَّيْرَ: اور پرندے۔ لفظ طیر کا عطف یاجِبَالُ کے محل پر یا فَضْلًا کے لفظ پر یا مفعول معہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۰ اَلَنَّا: ہم نے (لوہے کو موم کی طرح) نرم کر دیا۔ (اَلَنَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَلْاِلَانَةُ ہے۔

۱۱ سٰبِغٰتٍ: پوری (زرہیں) کشادہ (زرہیں) سُبُوْغٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: سَابِغَةٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ: (کڑیوں کے) جوڑنے میں اندازہ رکھو۔ یعنی مناسب انداز سے کڑیاں جوڑو (قَدِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔ (اَلسَّرْدُ) کے معنی زرہ بنانا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۲ الرِّيْحَ: ہوا، یہ فعل محذوف سَخَّرْنَا کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۲ غُدُوُّهَا شَهْرٌ: اس (ہوا) کا صبح کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت تھی) (غُدُوٌّ) کے معنی صبح کے وقت آنا اور صبح کے وقت جانا۔ باب نصر سے مصدر ہے، یہ مضاف ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، (شَهْرٌ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	کے معنی مہینہ۔ جمع: اَشْهُرٌ اور شُهُورٌ ہے۔
۱۲	رَوَاحُهَا شَهْرٌ: اس (ہوا) کا شام کا چلنا ایک مہینہ (کی مسافت تھی) (رَوَاحٌ) کے معنی شام کے وقت آنا یا شام کے وقت جانا، باب نصر سے مصدر ہے۔ یہ مضاف ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔
۱۲	اَسَلْنَا: ہم نے (ان کے لئے) بہا دیا۔ (اَسَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسَالَةٌ ہے۔
۱۲	عَيْنَ الْقِطْرِ: تانبے کا چشمہ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ، جمع: اَعْيُنٌ اور عُيُوْنٌ ہے۔ (قِطْرٌ) کے معنی تانبا (ایک قسم کی دھات ہے)
۱۲	مَنْ يَّزِغْ: جو روگردانی کرے گا (يَزِغْ) شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَيْغٌ ہے۔
۱۲	عَذَابِ السَّعِيْرِ: آگ کا عذاب، دوزخ کا عذاب۔ (سَعِيْرٌ) کے معنی دہکتی ہوئی آگ، بھڑکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۳	مَحَارِيْبَ: مضبوط قلعے، بلند عمارتیں۔ واحد: مِحْرَابٌ ہے۔
۱۳	تَمَاثِيْلَ: تصویریں، مجسمے، واحد: تِمْثَالٌ ہے۔
۱۳	جِفَانٍ: لگن۔ واحد: جَفْنَةٌ ہے۔
۱۳	اَلْجَوَابِ: تالاب، حوض۔ واحد: جَابِيَةٌ اور مادہ: ج ب ی ہے۔
۱۳	قُدُوْرٍ رَّاسِيٰتٍ: چولھوں پر جمی ہوئی دیگیں۔ ایک جگہ پر جمی رہنے والی دیگیں (قُدُوْرٌ) دیگیں، ہانڈیاں۔ واحد: قِدْرٌ ہے۔ (رَاسِيَاتٌ) کا واحد: رَاسِيَةٌ ہے معنی ٹھہرنے والی، ثابت رہنے والی۔ رُسُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۴ قَضَيْنَا: ہم نے فیصلہ کیا۔ ہم نے حکم دیا۔ (قَضَيْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قضاءٌ ہے۔

۱۴ مَادَلَّهُمْ: ان کو خبر نہیں دی۔ (مَادَلَّ) باب نصر سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دلالةٌ ہے۔

۱۴ دَآبَّةُ الْاَرْضِ: گھن کا کیڑا (بیان القرآن) اس سے مراد دیمک ہے (تفسیر جلالین) (یہ ایک قسم کا کیڑا ہے جو لکڑی کو کھا جاتا ہے) دَآبَّةٌ کے معنی کیڑا۔

۱۴ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ: وہ (کیڑا) ان کی (یعنی سلیمان علیہ السلام کی) لاٹھی کو کھا رہا تھا (تَاْكُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَكْلٌ ہے۔ (مِنْسَاَةٌ) لاٹھی۔ نَسْأٌ مصدر سے اسم آلہ واحد ہے۔ نَسْأٌ کے معنی ڈانٹنا اور ہانکنا۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴ لَمَّا خَرَّ: جب وہ (یعنی سلیمان علیہ السلام) گر پڑے۔ (خَرَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرٌّ اور خُرُوْرٌ ہے۔

۱۴ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ: جنوں نے جان لیا۔ جنوں کو معلوم ہو گیا۔ (تَبَيَّنَتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبَيُّنٌ ہے۔

۱۵ جَنَّتٰنِ: دو باغ، اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔

۱۵ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ: پاکیزہ شہر۔ اس سے مراد یمن ہے۔ (بَلْدَةٌ) کے معنی شہر۔ جمع: بِلَادٌ ہے (طَيِّبَةٌ) کے معنی پاکیزہ۔ طِيْبٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: طَيِّبَاتٌ ہے۔

۱۵ رَبٌّ غَفُوْرٌ: بہت بخشنے والا پروردگار۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار۔ جمع: اَرْبَابٌ ہے (غَفُوْرٌ) بہت بخشنے والا۔ غُفْرَانٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۶	سَیْلَ الْعَرِمِ: بند کا سیلاب (بیان القرآن) یعنی جو سیلاب بند سے رکا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بند ٹوٹ گیا۔ اور اس سیلاب کا پانی ان کے اوپر چڑھ آیا۔ (سَیْلٌ) کے معنی سیلاب، (الْعَرِمِ) کے معنی سخت کے ہیں۔ عَرَامَةٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶	ذَوَاتَیْ: (بدمزہ پھل) والے (دو باغ) ذَاتٌ کا تثنیہ حالت جر میں ہے۔ اصل میں ذَوَاتَیْنِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اس لئے ذَوَاتَیْ ہوگیا ہے (ذَاتٌ) ذُوْ کی مؤنث ہے، ذُوْ کے معنی والا اور ذات کے معنی والی۔
۱۶	اُکُلٍ خَمْطٍ: بدمزہ پھل، کسیلا پھل۔ (اُکُلٌ) کے معنی پھل (خَمْطٌ) کے معنی بدمزہ، کسیلا۔ خَمْطٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶	اَثْلٍ: جھاؤ کے درخت (جس سے ٹوکریاں وغیرہ بنائی جاتی ہیں) واحد: اَثْلَةٌ ہے۔
۱۶	سِدْرٍ: بیری کے درخت، واحد: سِدْرَةٌ ہے۔
۱۷	نُجٰزِیْ: ہم بدلہ دیتے ہیں۔ ہم سزا دیتے ہیں۔ (نُجَازِیْ) باب مفاعلہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُجَازَاةٌ ہے۔
۱۷	الْکَفُوْرَ: ناشکرا، ناسپاس۔ کُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸	قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ: ہم نے ان (دیہاتوں میں) چلنے کا ایک خاص اندازہ رکھا تھا، یعنی ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک چال کے اعتبار سے مناسب فاصلہ رکھا تھا تاکہ دورانِ سفر وقتِ ضرورت آرام کر سکیں اور کھا پی سکیں۔ (قَدَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیْرٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہے۔ (السَّیْرُ) کے معنی چال، رفتار۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی چلنا۔
۱۹	بٰعِدْ: آپ (ہمارے سفروں میں) دوری پیدا کر دیجئے۔ یعنی درمیان کے دیہاتوں کو اجاڑ دیجئے تاکہ منزلوں میں دوری پیدا ہو جائے۔ (بَاعِدْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُبَاعَدَۃٌ ہے۔
۱۹	اَحَادِیْثَ: کہانیاں، افسانے۔ واحد: حَدِیْثٌ ہے۔
۱۹	مَزَّقْنٰھُمْ: ہم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، ہم نے ان کو تتر بتر کر دیا (مَزَّقْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْزِیْقٌ ہے (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۹	کُلَّ مُمَزَّقٍ: پورے طور پر ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ فعل مذکور کا مفعول مطلق ہے۔ مُمَزَّقٌ مصدر میمی ہے تَمْزِیْقٌ کے معنی میں ہے۔
۱۹	صَبَّارٍ: بہت صبر کرنے والا۔ صَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	شَکُوْرٍ: بہت شکر کرنے والا۔ شُکْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	سُلْطٰنٍ: زور، غلبہ۔
۲۲	ظَھِیْرٍ: مددگار، مدد کرنے والا۔ ظَھْرٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اِذَا فُزِّعَ: جب (ان کے دلوں سے) گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے (فُزِّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْزِیْعٌ ہے۔
۲۶	یَفْتَحُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فیصلہ فرمائے گا۔ (یَفْتَحُ) فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَتْحٌ ہے۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۶ اَلْفَتَّاحُ: بہت فیصلہ کرنے والا۔ فَتْحٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۲۷ اَرُوْنِیْ: تم لوگ مجھ کو دکھلاؤ۔ (اَرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۲ صَدَدْنٰکُمْ: ہم نے تم کو روکا۔ (صَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر صَدٌّ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۳ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ: رات اور دن کی تدبیر۔ یعنی ہمارے بارے میں رات اور دن میں تمہاری تدبیروں نے ہم کو برباد کیا۔ یہاں پر مکر کی اضافت ظرف یعنی لیل ونہار کی طرف مجاز کے طور پر ہے۔ (مَکْرٌ) کے معنی تدبیر کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۳۳ اَنْدَادًا: شریک، ساجھی، واحد نِدٌّ ہے۔

۳۳ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ: وہ لوگ شرمندگی کو چھپائیں گے۔ وہ لوگ چپکے چپکے پچھتائیں گے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَسَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے (النَّدَامَۃُ) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی شرمندہ ہونا۔ پشیمان ہونا۔

۳۳ اَلْاَغْلٰلَ: طوق، واحد غُلٌّ ہے۔

۳۴ مُتْرَفُوْهَا: اس (بستی) کے آسودہ حال لوگ، اس (بستی) کے خوش حال لوگ (مُتْرَفُوْا) اصل میں مُتْرَفُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گرادیا گیا ہے اِتْرَافٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتْرَفٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے اس ضمیر کا مرجع قَرْیَۃٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ یَبْسُطُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کشادہ کر دیتا ہے، وہ زیادہ دیتا ہے (یَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔

۳۶ یَقْدِرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تنگی کرتا ہے، وہ کم دیتا ہے۔ (یَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔

۳۷ زُلْفٰی: درجہ، مرتبہ، نزدیکی۔ یہاں درجہ اور مرتبہ کے معنی میں ہے۔

۳۷ اَلْغُرُفٰتِ: بالاخانے۔ واحد غُرْفَةٌ ہے۔

۳۸ مُعٰجِزِیْنَ: عاجز کرنے والے، ہرانے والے۔ مُعَاجَزَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۹ یُخْلِفُهٗ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کا بدلہ دے گا۔ (یُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخلاف ہے۔

۴۳ اِفْكٌ مُّفْتَرًى: گھڑا ہوا جھوٹ، (اِفْكٌ) کے معنی جھوٹ (مُفْتَرًى) کے معنی گھڑا ہوا۔ اِفْتِرَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

۴۵ مِعْشَارَ: دسواں حصہ۔ مِفْعَال کے وزن پر اسم ہے۔

۴۶ مَثْنٰی: دو دو۔ یہ اِثْنَیْنِ، اثْنَیْنِ سے معدول ہے۔ اس کی جمع مَثَانِیْ ہے۔

۴۶ فُرَادٰی: ایک ایک۔

۴۶ جِنَّةٍ: جنون، دیوانگی۔

۴۸ یَقْذِفُ: وہ (میرا پروردگار) غالب کرتا ہے (بیان القرآن) (یَقْذِفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔

۴۹ مَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ: باطل نہ کسی چیز کو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور نہ دوسری مرتبہ پیدا کرے گا، باطل نہ کرنے کا رہا نہ دھرنے کا (بیان القرآن) یعنی باطل گیا گذرا ہو گیا۔ اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی۔ (مَا یُبْدِئُ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْدَاءٌ ہے۔
(مَا يُعِيْدُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَةٌ ہے۔

۵۱ اِذْ فَزِعُوْا: جب وہ لوگ گھبرا جائیں گے۔ (فَزِعُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَزَعٌ ہے۔

۵۲ اَلتَّنَاوُشُ: (ایمان کو) لینا (ایمان کو) حاصل کرنا (اَلتَّنَاوُشُ) باب تفاعل سے مصدر ہے۔ یعنی ایمان لانے کی جگہ دنیا تھی جو دور ہوگئی ہے۔ اب اتنی دور سے ایمان کو حاصل کرنا ممکن نہیں۔

۵۳ يَقْذِفُوْنَ: وہ لوگ (بن دیکھے) پھینک رہے ہیں (پھینک رہے تھے) یعنی بے تحقیق باتیں ہانک رہے تھے۔ (يَقْذِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔

۵۴ حِيْلَ: (ان کے اور ان کی آرزو کے درمیان) رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (حِيْلَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَوْلٌ اور حَيْلُوْلَةٌ ہے۔

۵۴ اَشْيَاعِهِمْ: ان کے ساتھی، ان کے ہم مثل، ان کے ہم مذہب، ان کے طریقے والے (اَشْيَاعٌ) کا واحد شِيْعَةٌ ہے۔

۵۴ مُرِيْبٍ: تردد میں ڈالنے والا، بے چین کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِرَابَةٌ اور مادہ: ر ی ب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْفَاطِرْ

یہ قرآن کریم کی پینتیسویں (۳۵) سورت ہے۔ اس میں اثباتِ توحید کے بعد سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا بیان ہے۔ پھر اہلِ طغیان کا بُرا انجام اور اہل ایمان کا اچھا انجام ذکر کیا گیا ہے۔ توحید کو دوبارہ بیان کرنے کے بعد پھر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون ہے۔ دیگر مناسب مضامین کے ساتھ ثواب وعقاب کو بہت عمدہ طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔

آیت نمبر	
۱	فَاطِرِ: پیدا کرنے والا، فَطْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱	رُسُلًا: پیغام پہنچانے والے۔ واحد: رَسُوْلٌ ہے۔
۱	اُوْلِیْ اَجْنِحَۃٍ: پروالے۔ (اُوْلِیْ) یہ حالتِ نصب میں جمع ہے، خلاف قیاس اس کا واحد: ذُوْ ہے (اَجْنِحَۃٌ) کے معنی پر ہیں، اس کا واحد: جَنَاحٌ۔
۱	مَثْنٰی: دو، دو۔ یہ مَفْعَل کے وزن پر ہے، اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے، اس کا معدول عنہ اِثْنَیْنِ اِثْنَیْنِ ہے۔
۲	ثُلٰثَ: تین، تین۔ یہ فُعَال کے وزن پر ہے، عدل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اس کا معدول عنہ ثَلٰثَۃً، ثَلٰثَۃً ہے۔
۲	رُبٰعَ: چار، چار۔ یہ فُعَال کے وزن پر ہے۔ عدل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اس کا معدول عنہ اَرْبَعَۃً، اَرْبَعَۃً ہے۔
۳	تُؤْفَکُوْنَ: تم الٹے جارہے ہو۔ تم پھیرے جارہے ہو۔ (تُؤْفَکُوْنَ) باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْكٌ ہے۔
۵	لَا يَغُرَّنَّكُمْ: وہ تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (لَا يَغُرَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے۔
۵	اَلْغَرُوْرُ: دھوکے باز، اس سے مراد شیطان ہے۔ غُرُوْرٌ مصدر سے فَعُوْل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۹	تُثِيْرُ سَحَابًا: وہ (ہوائیں) بادل کو اٹھاتی ہیں۔ (تُثِيْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِثَارَةٌ ہے۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل، جمع: سُحُبٌ ہے، بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں۔
۹	سُقْنٰهُ: ہم نے اس کو ہانک دیا۔ (سُقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَوْقٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: سَحَابٌ ہے۔
۹	اَحْيَيْنَا: ہم نے (زمین) کو زندہ کر دیا۔ یہاں زندہ کرنے سے مراد زمین کو سرسبز و شاداب بنا دینا ہے۔ (اَحْيَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْيَاءٌ ہے۔
۹	اَلنُّشُوْرُ: جی اٹھنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی زندہ ہونا۔
۱۰	اِلَيْهِ يَصْعَدُ: (اچھا کلام) اسی کی طرف چڑھتا ہے۔ اسی کے پاس پہونچتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی اس کو قبول فرماتے ہیں۔ (يَصْعَدُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صُعُوْدٌ ہے۔
۱۰	يَمْكُرُوْنَ: وہ لوگ (بری) تدبیریں کرتے ہیں۔ (يَمْكُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔
۱۰	يَبُوْرُ: وہ (ان کی بری تدبیر) ختم ہو جائے گی۔ (يَبُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَوْرٌ اور بَوَارٌ ہے معنی ہلاک ہونا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۱ مَا يُعَمَّرُ: نہ (کسی کی) عمر زیادہ (مقرر) کی جاتی ہے (بیان القرآن) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْمِيْرٌ ہے۔

۱۱ مُعَمَّرٌ: عمر والا، عمر دیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

۱۱ لَا يُنْقَصُ: نہ (کسی کی) عمر کم (مقرر) کی جاتی ہے (بیان القرآن) باب نصر سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَقْصٌ ہے۔

۱۲ عَذْبٌ فُرَاتٌ: میٹھا، پیاس بجھانے والا (عَذْبٌ) کے معنی میٹھا، شیریں۔ عُذُوْبَةٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (فُرَاتٌ) پیاس بجھانے والا، بہت میٹھا پانی۔ فُرُوْتَةٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ: اس کا پینا خوش گوار (ہے) سَآئِغٌ کے معنی خوش گوار۔ سَوْغٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (شَرَابٌ) کے معنی پینے کی چیز۔ جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔

۱۲ مِلْحٌ اُجَاجٌ: کھارا، کڑوا (مِلْحٌ) کے معنی کھارا پانی۔ مُلُوْحَةٌ مصدر سے صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (اُجَاجٌ) کے معنی کڑوا پانی۔ اُجُوْجٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ لَحْمًا طَرِيًّا: تازہ گوشت، اس سے مراد مچھلی ہے۔ (لَحْمٌ) کے معنی گوشت، جمع: لُحُوْمٌ ہے۔ (طَرِيٌّ) کے معنی تازہ طَرَاوَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ حِلْيَةً: گہنا، زیور، اس سے مراد موتی ہے۔ اس کی جمع: حُلِيٌّ ہے۔

۱۲ تَلْبَسُوْنَهَا: تم اس (موتی) کو پہنتے ہو، اس آیت کریمہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر استعمال کرنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ موتیوں کا استعمال مردوں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کے لئے بھی جائز ہے۔ بخلاف سونا اور چاندی کے کہ زیور کے طور پر ان کا استعمال صرف عورتوں کے لئے جائز ہے (روح المعانی) (تَلْبَسُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لُبْسٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حِلْيَةً ہے۔
۱۲	مَوَاخِرَ: پانی کو پھاڑنے والی (کشتیاں) (مَوَاخِرَ) مَخْرٌ مصدر سے جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد مَاخِرَةٌ ہے۔ باب فتح اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۳	يُوْلِجُ: وہ داخل کرتا ہے۔ (يُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ایلاج ہے۔
۱۳	سَخَّرَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا دیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۱۳	قِطْمِيْرٍ: کھجور کی گٹھلی کا چھلکا۔ اس سے مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔ یعنی وہ لوگ اپنی ذات کے اعتبار سے نہ کسی چیز کے مالک ہیں اور نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں۔
۱۴	مَا اسْتَجَابُوْا: وہ لوگ (تمہارا) کہنا نہیں مانیں گے۔ یہ جملہ جواب شرط واقع ہے۔ (مَا اسْتَجَابُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۱۶	يُذْهِبْكُمْ: وہ تم کو ہلاک کر دے۔ یہ جملہ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے (يُذْهِبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اذْهَابٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۷	عَزِيْزٍ: دشوار، مشکل، عِزٌّ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ لَاتَزِرُ: وہ (کوئی شخص) بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (لَاتَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وِزْرٌ ہے۔

۱۸ وَازِرَةٌ: بوجھ اٹھانے والا (شخص) وَازِرَةٌ۔ وِزْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کی اصل عبارت نَفْسٌ وَّازِرَةٌ ہے۔ اس کا موصوف نَفْسٌ محذوف ہے، جس کے معنی شخص کے ہیں۔

۱۸ وِزْرَ اُخْرٰی: دوسرے شخص کا بوجھ، یعنی دوسرے شخص کے گناہ کا بوجھ۔ اس کی اصل عبارت "وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰی" ہے، وِزْرٌ کے معنی بوجھ، جمع: اَوْزَارٌ۔

۱۸ مُثْقَلَةٌ: بوجھل، لدا ہوا۔ اس سے مراد گنہ گار شخص ہے جو گناہوں سے بوجھل ہو۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر اِثْقَالٌ ہے۔

۱۸ تَزَکّٰی: وہ شخص (شرک وغیرہ سے) پاک ہوگیا۔ (تَزَکّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ مصدر تَزَکِّیٌ ہے۔ جو اصل میں تَزَکُّیٌ ہے۔

۲۱ اَلظِّلُّ: سایہ، چھاؤں، جمع: ظِلَالٌ ہے۔

۲۱ اَلْحَرُوْرُ: دھوپ، فَعُوْلٌ کے وزن پر اسم ہے۔

۲۴ بَشِیْرًا: خوش خبری سنانے والا۔ بُشْرٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع بُشَرَاءُ ہے۔

۲۴ نَذِیْرًا: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلاف قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: نُذُرٌ ہے۔

۲۴ خَلَا: وہ گذر گیا۔ (خَلَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔

۲۵ اَلزُّبُرِ: صحیفے۔ واحد: زَبُوْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۶	نَکِیْرِ: میرا انکار کرنا۔ میرا عذاب دینا۔ یہ اصل میں نکِیْرِیْ ہے۔ فواصل کی رعایت اور تخفیف کی بنا پر یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۲۷	جُدَدٌ: راستے، گھاٹیاں۔ واحد جُدَّۃٌ ہے۔
۲۷	بِیْضٌ: سفید۔ واحد مونث: بَیْضَآءُ اور واحد مذکر اَبْیَضُ ہے۔ مذکر اور مونث دونوں کی جمع ایک ہی وزن پر بِیْضٌ آتی ہے۔
۲۷	حُمْرٌ: سرخ۔ واحد مونث: حَمْرَآءُ اور واحد مذکر: اَحْمَرُ ہے۔ مذکر اور مونث دونوں کی جمع ایک ہی وزن پر آتی ہے۔
۲۷	غَرَابِیْبُ سُوْدٌ: بہت گہرے سیاہ۔ (غَرَابِیْبُ) کے معنی سخت سیاہ کے ہیں واحد: غِرْبِیْبٌ ہے۔ (سُوْدٌ) کے معنی سیاہ کے ہیں، واحد: اَسْوَدُ ہے۔
۲۹	لَنْ تَبُوْرَ: وہ (تجارت) کبھی ماند نہ ہوگی۔ یعنی اس تجارت میں کبھی خسارہ اور نقصان نہیں ہوگا۔ (لَنْ تَبُوْرَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مونث غائب، مصدر بَوْرٌ اور بَوَارٌ ہے۔
۳۰	غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ: بہت بخشنے والا، بڑا قدر دان (غَفُوْرٌ) مَغْفِرَۃٌ سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (شَکُوْرٌ) شُکْرٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۳۲	اِصْطَفَیْنَا: ہم نے منتخب کیا۔ ہم نے پسند کیا۔ (اِصْطَفَیْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف۔ صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْطِفَآءٌ ہے۔ مادہ: ص ف و ہے۔
۳۲	مُقْتَصِدٌ: متوسط، درمیان والا۔ درمیانی راستہ اختیار کرنے والا۔ اِقْتِصَادٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	سَابِقٌ: (نیکیوں میں) آگے بڑھنے والا (بھلائیوں میں) ترقی کرنے والا سَبْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۳ يُحَلَّوْنَ: وہ لوگ پہنائے جائیں گے۔ (يُحَلَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِيَةٌ ہے۔

۳۳ اَسَاوِرَ: کنگن۔ واحد: سِوَارٌ ہے۔

۳۳ لُؤْلُؤًا: موتی۔ جمع: لَآلِی ہے۔

۳۳ حَرِيْرٌ: ریشم۔ ریشم کا کپڑا۔

۳۴ اَذْهَبَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) دور کر دیا۔ (اَذْهَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْهَابٌ ہے۔

۳۵ اَحَلَّنَا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ہم کو اتارا۔ یعنی ہم کو ٹھہرایا (اَحَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۳۵ دَارَ الْمُقَامَةِ: ٹھہرنے کا گھر۔ ہمیشہ رہنے کا گھر، اس سے مراد جنت ہے یہ مرکب اضافی ہے، (دَارٌ) کے معنی گھر، جمع: دِيَارٌ ہے۔ (اَلْمُقَامَةُ) مصدر میمی ہے قِيَامٌ کے معنی میں ہے۔

۳۵ لَا يَمَسُّنَا: وہ (یعنی کوئی تکلیف) ہم کو نہیں پہونچے گی۔ (لَا يَمَسُّ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۳۵ نَصَبٌ: مشقت، تکلیف۔ باب سمع سے مصدر ہے، اس کے معنی تکلیف میں پڑنا۔ مشقت اٹھانا۔

۳۵ لُغُوْبٌ: تھکن، کمزوری۔ باب فتح سے مصدر ہے اس کے معنی تھکنا، عاجز ہونا۔

۳۶ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ: نہ ان کو موت دی جائے گی (لَا يُقْضٰى) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ۔ اَلْقَضَاءُ عَلٰی کے معنی مار ڈالنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ كَفُوْرٍ: ناشکرا۔ کافر۔ کُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ يَصْطَرِخُوْنَ: وہ لوگ چلائیں گے۔ (يَصْطَرِخُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْطِرَاخٌ اور مادہ ص ر خ ہے۔

۳۷ يَتَذَكَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ (يَتَذَكَّرُ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔

۳۹ خَلٰٓئِفَ: قائم مقام۔ واحد: خَلِيْفَةٌ ہے۔

۳۹ مَقْتًا: ناراضگی۔ بیزاری۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۰ غُرُوْرًا: دھوکا، فریب۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۱ يُمْسِكُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تھام رہا ہے۔ وہ تھامے ہوئے ہے۔ (يُمْسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔

۴۲ نُفُوْرًا: نفرت کرنا۔ بدکنا، دور ہونا۔ باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔

۴۳ اِسْتِكْبَارًا: تکبر کرنا۔ غرور کرنا۔ اپنے کو بڑا سمجھنا۔ باب استفعال سے مصدر ہے۔

۴۳ مَكْرَ السَّيِّئِ: برے کام کی تدبیر کرنا۔ یہ مرکب اضافی ہے۔

۴۳ لَا يَحِيْقُ: وہ (یعنی بری تدبیر) گھیرتی نہیں ہے۔ (لَا يَحِيْقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ ہے۔

۴۳ تَحْوِيْلًا: منتقل کرنا۔ پلٹ دینا، پھیر دینا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ یٰسٓ

سورۂ یٰسٓ مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی چھتیسویں (۳۶) سورت ہے۔

لفظ یٰسٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یٰسٓ قرآنِ کریم کا دل ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسٓ پڑھی جاتی ہے۔ تو اس کی موت کے وقت آسانی ہو جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ کو اپنی حاجت کے واسطے پڑھے۔ تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے (تفسیر مظہری)

اس سورت میں اثباتِ رسالت کے بعد اصحاب القریہ کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں قریہ سے مراد انطاکیہ شہر ہے۔ پھر اثباتِ توحید اور کافروں کے اعراض کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حشر و نشر اور قیامت کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ اور فخر کائنات امام المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی دی گئی ہے۔

آیت نمبر	
۸	اَغْلٰلًا: طوق، واحد: غُلٌّ ہے۔
۸	اَلْاَذْقَانِ: ٹھوڑیاں، واحد: ذَقَنٌ ہے۔
۸	هُمْ مُقْمَحُوْنَ: ان کے سر اوپر کو اُٹھ رہے ہیں (بیان القرآن) یعنی ان کے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں۔ نیچے کو نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان کافروں کو سیدھا راستہ نظر نہیں آتا ہے، اور ایمان لانے سے محروم ہو گئے (مُقْمَحُوْنَ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُقْمَحٌ اور مصدر اِقْمَاحٌ ہے۔ اس کے مصدری معنی سر اٹھانا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۹	سَدًّا: دیوار، آڑ۔ اس کی جمع: اَسْدَادٌ ہے۔
۹	اَغْشَیْنٰھُمْ: ہم نے ان کو ڈھانک دیا۔ ہم نے ان کو گھیر دیا۔ (اَغْشَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْشَاءٌ ہے۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	مَاقَدَّمُوْا: جو (اعمال) ان لوگوں نے آگے بھیج دیئے۔ (مَا) اسم موصول ہے (قَدَّمُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۱۲	اٰثَارَھُمْ: (جو اعمال) ان کے پیچھے (رہے) یہ مرکب اضافی ہے۔ (اٰثَارٌ) کا واحد: اَثَرٌ ہے۔ اس کے معنی پیچھے اور نشان کے ہیں۔
۱۲	اَحْصَیْنٰہُ: ہم نے اس کو (یعنی ہر چیز کو) شمار کرلیا۔ ہم نے اس کو محفوظ کر دیا۔ (اَحْصَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: کُلَّ شَیْءٍ ہے۔
۱۲	اِمَامٍ مُّبِیْنٍ: واضح کتاب، اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔ (اِمَامٌ) کے معنی کتاب کے ہیں۔ (مُبِیْنٌ) اِبَانَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۱۳	اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ: بستی والے، اس بستی سے مراد انطاکیہ ہے، جو ملک شام کا ایک مشہور شہر ہے۔ (اَصْحٰبٌ) کا واحد: صَاحِبٌ اس کے معنی والا، (اَلْقَرْیَۃُ) بستی، گاؤں۔ جمع: قُرًی ہے۔
۱۴	عَزَّزْنَا: ہم نے قوت دی (ترجمہ شیخ الہند) (عَزَّزْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَعْزِیْزٌ ہے۔
۱۸	تَطَیَّرْنَا: ہم نے نامبارک جانا۔ ہم نے منحوس سمجھا۔ (تَطَیَّرْنَا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَطَیُّرٌ ہے۔
۱۸	لَمْ تَنْتَھُوْا: تم لوگ باز نہ آئے (لَمْ تَنْتَھُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، نفی جحد بلم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِهَاءٌ ہے۔
۱۸	لَنَرْجُمَنَّكُمْ: تو ہم ضرور تم کو سنگسار کریں گے۔ (لَنَرْجُمَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَجْمٌ ہے۔
۱۹	طَائِرُكُمْ: تمہاری نحوست، تمہاری بدبختی، تمہاری بُری قسمت۔ (طَائِرٌ) کے معنی پرندہ۔ پرندوں کے دائیں بائیں اترنے سے اہل عرب اچھی بُری فال لیا کرتے تھے۔ اس لئے مطلق فال کو بھی طائر کہنے لگے (معارف القرآن) یہاں طائر سے مراد نحوست ہے۔
۱۹	ذُكِّرْتُمْ: تم کو نصیحت کی گئی۔ (ذُكِّرْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذْكِيْرٌ ہے۔
۱۹	مُسْرِفُوْنَ: حد (عقل وشرع) سے نکلنے والے۔ حد سے بڑھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۲۰	اَقْصَا: بہت دور۔ قُصُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	يَسْعٰى: وہ دوڑ رہا ہے۔ دوڑتا ہوا۔ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (يَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَالِیَ پارہ (۲۳)

آیت نمبر

۲۲ فَطَرَنِیْ: اس نے مجھ کو پیدا کیا۔ (فَطَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۳ لَایُنْقِذُوْنِ: نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں۔ نہ وہ مجھ کو بچا سکیں۔ (لَایُنْقِذُوْا) جواب شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۷ اَلْمُکْرَمِیْنَ: عزت والے، عزت دار، معزز لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُکْرَمٌ اور مصدر اِکْرَامٌ ہے۔

۲۹ خَامِدُوْنَ: بجھنے والے، یعنی مرنے والے۔ باب نصر اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: خَامِدٌ ہے۔ اور مصدر خَمْدٌ اور خُمُوْدٌ ہے۔

۳۰ یَسْتَهْزِءُوْنَ: وہ لوگ ہنسی اڑاتے ہیں (ہنسی اڑاتے تھے) (یَسْتَهْزِءُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِهْزَآءٌ ہے۔

۳۴ جَنّٰتٍ: باغات، واحد: جَنَّةٌ ہے۔

۳۴ اَعْنَابٍ: انگور، واحد: عِنَبٌ ہے۔

۳۴ فَجَّرْنَا: ہم نے بہایا، ہم نے جاری کیا۔ (فَجَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْجِیْرٌ ہے۔

۳۴ اَلْعُیُوْنِ: چشمے (پانی جاری ہونے کی جگہیں) واحد: عَیْنٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۷	نَسْلَخُ: ہم کھینچ لیتے ہیں، ہم اتار لیتے ہیں۔(نَسْلَخُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَلْخٌ ہے۔
۳۷	مُظْلِمُوْنَ: اندھیرے میں رہ جانے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُظْلِمٌ اور مصدر اِظْلَامٌ ہے۔
۳۹	قَدَّرْنٰهُ: ہم نے اس (چاند) کے لئے (منزلیں) مقرر کردیں (قَدَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے، (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع قَمَرٌ ہے۔
۳۹	مَنَازِلَ: منزلیں، واحد مَنْزِلٌ ہے۔
۳۹	اَلْعُرْجُوْنُ: کھجور کی ٹہنی، کھجور کی شاخ، جمع عَرَاجِیْنُ ہے۔
۴۰	اَنْ تُدْرِكَ: کہ وہ (سورج) پکڑ لے۔(تُدْرِكَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِدْرَاكٌ ہے۔
۴۰	يَسْبَحُوْنَ: وہ تیرتے ہیں، وہ تیر رہے ہیں۔(يَسْبَحُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سِبَاحَةٌ ہے۔
۴۱	اَلْمَشْحُوْنُ: بھری ہوئی (کشتی) شَحْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۳	صَرِيْخَ: فریادرس، مددگار۔ صُرَاخٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مصدر اور صفت مشبہ دونوں کے لئے لفظ صَرِيْخٌ استعمال ہوتا ہے۔ یہ باب نصر سے آتا ہے۔
۴۳	يُنْقَذُوْنَ: وہ لوگ چھڑائے جائیں گے۔(يُنْقَذُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ ہے۔
۴۹	مَا يَنْظُرُوْنَ: وہ لوگ نہیں انتظار کررہے ہیں۔(يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۹ صَیْحَةً وَّاحِدَةً: ایک سخت آواز۔ اس سے مراد پہلی مرتبہ صور پھونکنا ہے۔ (صَیْحَةٌ) کے معنی آواز، چیخ، جمع: صَیْحَاتٌ ہے۔

۴۹ یَخِصِّمُوْنَ: وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ (یَخِصِّمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے (یَخِصِّمُوْنَ) اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کردیا۔ اور خاء کو کسرہ دے دیا گیا۔ یَخِصِّمُوْنَ ہوگیا۔

۵۰ تَوْصِیَةً: وصیت کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۵۱ اَلْاَجْدَاثِ: قبریں۔ واحد: جَدَثٌ ہے۔

۵۱ یَنْسِلُوْنَ: وہ جلدی جلدی نکلیں گے۔ وہ جلدی جلدی چلنے لگیں گے۔ (یَنْسِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَسْلٌ ہے۔

۵۲ مَنْ بَعَثَنَا: ہم کو کس نے اٹھا دیا۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۵۲ مَرْقَدِنَا: ہماری خواب گاہ، ہمارے سونے کی جگہ، اس سے مراد قبر ہے۔ (مَرْقَدٌ) رُقُوْدٌ مصدر سے اسم ظرف مکان ہے۔ باب نصر سے آتا ہے، جمع: مَرَاقِدُ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۵۵ فٰکِهُوْنَ: خوش ہونے والے۔ لذت حاصل کرنے والے۔ فَکَاهَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: فَاکِهٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ اَلْاَرَآئِكِ: تخت۔ مسہریاں۔ واحد: اَرِیْکَةٌ ہے۔

۵۶ مُتَّکِئُوْنَ: تکیہ لگانے والے۔ تکیہ لگائے ہوئے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَّکِیٌٔ اور مصدر اِتِّکَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۷ مَا يَدَّعُوْنَ: جو وہ لوگ مانگیں گے (مَا) اسم موصول ہے۔ (يَدَّعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدِّعَاءٌ ہے۔ جو اصل میں اِدْتِعَاءٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۵۹ اِمْتَازُوْا: تم لوگ الگ ہو جاؤ۔ (اِمْتَازُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِيَازٌ اور مادہ: م ی ز ہے۔

۶۲ جِبِلًّا كَثِيْرًا: بہت مخلوق۔ (جِبِلٌّ) کے معنی مخلوق۔

۶۴ اِصْلَوْهَا: تم اس (جہنم) میں داخل ہو جاؤ۔ (اِصْلَوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَلْىٌ ہے۔

۶۵ نَخْتِمُ: ہم مہر لگا دیں گے (نَخْتِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَتْمٌ ہے۔

۶۶ لَطَمَسْنَا: تو ہم مٹا دیتے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (طَمَسْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمْسٌ ہے۔

۶۶ اِسْتَبَقُوْا: وہ (راستے پر) دوڑتے۔ جواب شرط پر عطف ہے (اِسْتَبَقُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبَاقٌ اور مادہ: س ب ق ہے۔

۶۷ لَمَسَخْنٰهُمْ: تو ہم ان کی صورت بگاڑ دیتے، جواب شرط واقع ہے (مَسَخْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَسْخٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۶۷ مُضِيًّا: چلنا، گذرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۶۸ مَنْ نُّعَمِّرْهُ: ہم جس کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں۔ (نُعَمِّرْ) شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	متکلم، مصدر تعمیر ہے۔
۶۸	نُنَكِّسْهُ: تو ہم اس کو الٹا کر دیتے ہیں۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (نُنَكِّسْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْكِيْسٌ ہے۔
۷۰	يَحِقَّ: (تا کہ وہ بات) ثابت ہو جائے۔ (يحقّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَقٌّ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۷۲	ذَلَّلْنٰهَا: ہم نے ان (چوپایوں) کو تابع بنا دیا۔ (ذَلَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَذْلِيْلٌ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: اَنْعَامٌ ہے۔
۷۲	رَكُوْبُهُمْ: ان کی سواری (رَكُوْبٌ) کے معنی سواری۔ یہ فَعُوْلٌ کے وزن پر مفعولٌ یعنی مَرْكُوْبٌ کے معنی میں ہے۔
۷۳	مَنَافِعُ: فائدے کی چیزیں، نفع کی چیزیں۔ واحد مَنْفَعَةٌ ہے۔
۷۳	مَشَارِبُ: پینے کی چیزیں (بیان القرآن) شُرْبٌ مصدر سے اسم ظرف یا مصدر میمی ہے۔ اس کا واحد مَشْرَبٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدر کے اعتبار سے اس کے معنی پینا اور ظرف کے اعتبار سے پینے کی جگہ کے ہیں، اور یہاں اس سے مراد پینے کی چیزیں ہیں۔ جیسا کہ بیان القرآن کے ترجمہ سے ظاہر ہے۔
۷۶	يُسِرُّوْنَ: وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ (يُسِرُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۷۷	خَصِيْمٌ: جھگڑنے والا۔ خَصْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع: خُصَمَاءُ ہے یہ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷۸	اَلْعِظَامَ: ہڈیاں، واحد: عَظْمٌ ہے۔
	رَمِیْمٌ: بوسیدہ۔ رَمٌّ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۹	اَنْشَاَهَا: اس نے ہڈیوں کو پیدا کیا (اَنْشَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۸۰	الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ: ہرا درخت، اس سے مراد مَرْخ اور عفار کے درخت ہیں۔ ان دونوں کی دو ہری شاخیں لے کر مرخ کو عفار پر رگڑا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آگ نکلتی ہے۔
۸۱	اَلْخَلّٰقُ: بہت پیدا کرنے والا۔ خَلْقٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۳	مَلَكُوْتُ: سلطنت، حکومت، یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی سلطنت کے لئے مخصوص ہے۔ (مفردات القرآن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ

یہ سورت مکی ہے۔ جو قرآنِ کریم کی سینتیسویں (۳۷) سورت ہے۔ اس میں سب سے پہلے توحید کا اثبات اور قیامت کے واقعات کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی قوم کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات مذکور ہیں۔ آخر میں شرک کا ابطال اور مشرکین کے عذاب شدید اور حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی

besturdubooks.wordpress.com

تسلی کا مضمون ہے۔

آیت نمبر

۱ وَالصّٰفّٰتِ: صف باندھنے والے فرشتوں کی قسم۔ واؤ حرفِ جر قسم کے لئے ہے۔ (اَلصّٰفّٰتِ) مجرور ہے۔ جار اپنے مجرور سے مل کر اُقْسِمُ فعل محذوف سے متعلق ہے۔ (اَلصَّافَّاتُ) صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: صَافَّةٌ ہے۔

۱ صَفًّا: صف باندھنا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے اور مفعول مطلق تاکید کے لئے ہے۔

۲ اَلزّٰجِرٰتِ: ڈانٹنے والے فرشتوں کی قسم۔ یعنی ان فرشتوں کی قسم جو بادلوں کو ڈانٹ کر ہنکانے والے ہیں (مظہری اور جلالین) یا بندش کرنے والے فرشتوں کی قسم، یعنی ان فرشتوں کی قسم جو شہاب ثاقب کے ذریعہ آسمانی خبریں لانے والے شیاطین کی بندش کرنے والے ہیں (بیان القرآن) ماقبل پر عطف کی وجہ سے قسم کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اَلزَّاجِرَاتُ) زَجْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: زَاجِرَةٌ ہے۔

زَجْرًا: یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ اور مفعول مطلق تاکید کے لئے ہے۔

۳ اَلتّٰلِيٰتِ: (ذکر کی) تلاوت کرنے والے فرشتوں کی قسم۔ یعنی ان فرشتوں کی قسم جو ذکر الٰہی اور آیاتِ ربانی کی تلاوت کرنے والے ہیں۔ ماقبل پر عطف کی وجہ سے قسم کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اَلتَّالِيَاتُ) تِلَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: تَالِيَةٌ ہے۔

۳ ذِكْرًا: ذکر۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور مفعول مطلق من غیر لفظہ ہونا بھی جائز ہے (تفسیر مظہری اور اعراب القرآن)

۵ رَبُّ الْمَشَارِقِ: (تمام ستاروں کے) طلوع ہونے کی جگہوں کا پروردگار

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

(اَلْمَشَارِق) شُرُوْق مصدر سے اسم ظرف جمع واحد مَشْرِق ہے۔

۶ اَلْكَوَاكِبِ: ستارے۔ واحد: كَوْكَبٌ ہے۔ لفظ اَلْكَوَاكِبِ، زِيْنَةِ کا عطف بیان یا بدل ہے (اعراب القرآن)

۷ مَارِدٍ: سرکش۔ مُرُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ لَايَسَّمَّعُوْنَ: وہ (شیاطین) کان نہیں لگا سکتے ہیں۔ (لَايَسَّمَّعُوْنَ) اصل میں لَايَتَسَمَّعُوْنَ ہے۔ تاء کو سین سے بدل کر سین کا سین میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَمُّعٌ ہے۔

۸ اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰى: اوپر والی مجلس۔ عالم بالا (اَلْمَلَاُ) کے معنی جماعت، مجلس۔

۸ يُقْذَفُوْنَ: (چمکتے ہوئے انگارے) ان پر پھینکے جاتے ہیں (يُقْذَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ۔

۹ دُحُوْرًا: بھگانے کے لئے۔ ترکیب میں مفعول لہٗ ہے۔ باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی دھتکارنا، دور کرنا۔

۹ وَاصِبٌ: دائمی، ہمیشہ رہنے والا۔ وُصُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ وُصُوْبٌ کے معنی ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا۔

۱۰ مَنْ خَطِفَ: جو اچک لے، جو جھپٹ لے۔ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (خَطِفَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَطْفٌ ہے۔

۱۰ اَتْبَعَهٗ: اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ جواب شرط واقع ہے۔ (اَتْبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۰	شِهَابٌ ثَاقِبٌ: چمکتا ہوا انگارا، دہکتا ہوا شعلہ، (شِهَابٌ) کے معنی، انگارا، شعلہ، ٹوٹا ہوا تارا۔ جمع: شُهُبٌ ہے۔ (ثَاقِبٌ) ثُقُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے (ثُقُوْبٌ) کے معنی روشن ہونا، چمکنا۔
۱۱	اِسْتَفْتِهِمْ: آپ ان (کافروں) سے پوچھئے۔ (اِسْتَفْتِ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۱	طِيْنٍ لَّازِبٍ: چپکنے والی مٹی، چپکنے والا گارا (طِيْنٌ) کے معنی گارا، مٹی (لَازِبٌ) لُزُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	يَسْخَرُوْنَ: وہ لوگ مذاق کرتے ہیں۔ (يَسْخَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخْرٌ، سَخَرٌ اور سُخْرٌ۔
۱۳	اِذَا ذُكِّرُوْا: جب ان لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے۔ (ذُكِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذْكِيْرٌ ہے۔ ترکیب میں شرط واقع ہے۔
۱۴	يَسْتَسْخِرُوْنَ: وہ لوگ ہنسی اڑاتے ہیں (يَسْتَسْخِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِسْخَارٌ ہے۔
۱۶	اِذَا مِتْنَا: جب ہم مرجائیں گے۔ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (مِتْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَوْتٌ ہے۔
۱۸	دَاخِرُوْنَ: ذلیل ہونے والے، رسوا ہونے والے۔ باب فتح اور سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد دَاخِرٌ اور مصدر دُخُوْرٌ ہے۔
۱۹	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ: ایک جھڑکی، ایک ڈانٹ۔ اس سے مراد دوسری مرتبہ صور پھونکنا ہے جس سے تمام لوگ زندہ ہو جائیں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۲ اَزْوَاجَهُمْ: ان (ظالموں) کے ہم مثل۔ ان (ظالموں) کے ہم جنس۔ (اَزْوَاجٌ) کا واحد زَوْجٌ اس کے معنی: ہم مثل، ہم جنس کے ہیں۔

۲۳ اِهْدُوْهُمْ: تم ان کو راستہ بتلا دو۔ (اِهْدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر هِدَايَةٌ ہے۔

۲۴ قِفُوْهُمْ: تم ان کو روکو۔ (قِفُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وُقُفٌ ہے۔

۲۵ لَاتَنَاصَرُوْنَ: تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ہو۔ یہ اصل میں لَاتَتَنَاصَرُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَاصُرٌ ہے۔

۲۶ مُسْتَسْلِمُوْنَ: فرماں برداری کرنے والے، تابع داری کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْتَسْلِمٌ اور مصدر اِسْتِسْلَامٌ ہے۔

۲۷ اَقْبَلَ: وہ متوجہ ہوا۔ (اَقْبَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔ اَلْاِقْبَالُ عَلَى الشَّيْءِ کے معنی متوجہ ہونا۔

۳۰ طٰغِيْنَ: سرکشی کرنے والے، حد سے نکلنے والے۔ طَغْيٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: طَاغٍ جو اصل میں طَاغِيٌ ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۲ اَغْوَيْنٰكُمْ: ہم نے تم کو گمراہ کیا۔ (اَغْوَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِغْوَاءٌ ہے۔

۳۲ غٰوِيْنَ: گمراہ۔ غَوَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے واحد: غَاوٍ جو اصل میں غَاوِيٌ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۲ مُكْرَمُوْنَ: معزز لوگ، باعزت لوگ۔ اِكْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مذکر سالم ہے۔ واحد: مُکْرَمٌ ہے۔

۴۴ عَلٰی سُرُرٍ تختوں پر (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد: سَرِیْرٌ ہے۔

مُتَقٰبِلِیْنَ: ایک دوسرے کے سامنے ہونے والے۔ تَقَابُلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُتَقَابِلٌ ہے۔

۴۵ یُطَافُ عَلَیْھِمْ: ان کے پاس پھرایا جائے گا۔ ان کے پاس لایا جائے گا۔ (یُطَافُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔

۴۵ کَاْسٌ: جام، پیالہ، جمع: کُئُوْسٌ اور اَکْؤُسٌ ہے۔

۴۵ مَعِیْنٌ: بہنے والی شراب، بہتی ہوئی شراب، (مَعِیْنٌ) کے معنی جاری ہونے والا، بہنے والا۔ مَعْنٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۷ غَوْلٌ: درد سر، نشہ، مدہوشی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۷ یُنْزَفُوْنَ: (نہ) ان کی عقل میں فتور آئے گا۔ (نہ) ان کی عقل میں خرابی آئے گی۔ (یُنْزَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَزْفٌ ہے۔

۴۸ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ: نیچی نگاہ رکھنے والی عورتیں (قَاصِرَاتٌ) قَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: قَاصِرَۃٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (طَرْفٌ) کے معنی نگاہ، نظر، جمع: اَطْرَافٌ ہے۔

۴۸ عِیْنٌ: بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ واحد: عَیْنَاءُ ہے۔

۴۹ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ: (پروں کے نیچے) چھپے ہوئے انڈے۔ (بَیْضٌ) کے معنی انڈے۔ واحد: بَیْضَۃٌ ہے۔ (مَکْنُوْنٌ) کے معنی چھپا ہوا۔ کَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۳ مَدِیْنُوْنَ: بدلہ دیئے ہوئے لوگ۔ وہ لوگ جن کو بدلہ دیا جائے گا۔ دِیْنٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۴ مُطَّلِعُوْنَ: جھانک کر دیکھنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُطَّلِعٌ اور مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔

قَرِیْنٌ: ساتھی۔ جمع قُرَنَاءُ ہے۔

۵۶ لَتُرْدِیْنِ: ضرور تو مجھے ہلاک کر دیتا۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (تُرْدِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْدَاءٌ ہے۔ (ن) اصل میں نِیْ نون وقایہ اور یائے متکلم ہے، اس میں سے تخفیف کے لئے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا۔ اور کسرہ کو باقی رکھا گیا تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۶۲ نُزُلًا: مہمانی، ضیافت، مہمانی کا کھانا۔ جو کھانا مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، جمع اَنْزَالٌ ہے۔

۶۲ الزَّقُّوْمِ: سینڈ، اس کو تھوہڑ بھی کہتے ہیں۔ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے، جو اہل دوزخ کا کھانا ہوگا۔ یہ درخت دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے۔ اس کے خوشے شیطانوں کے سروں کی طرح نہایت بدصورت اور بدہیئت ہوں گے یا سانپوں کے پھنوں کی طرح نوک دار اور تکلیف دہ ہوں گے۔ اہل دوزخ بھوک کے وقت اسی سے اپنا پیٹ بھریں گے۔ اللہ تعالیٰ جہنم سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

۶۳ فِتْنَةً: آزمائش، امتحان۔ جمع فِتَنٌ ہے۔

۶۵ طَلْعُهَا: اس (درخت) کا خوشہ، اس (درخت) کا پھل۔ (طَلْعٌ) کے معنی خوشہ، اور پھل کے ہیں۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۶۵	رُءُوسُ الشَّيٰطِيْنِ: شیطانوں کے سر (رُءُوسٌ) کے معنی سر، واحد رَأْسٌ ہے۔ (شَيَاطِيْنُ) کا واحد شَيْطَانٌ ہے۔
۶۶	مَالِئُوْنَ: بھرنے والے۔ مَلْأٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مَالِئٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۷	شَوْبًا: آمیزش، ملاوٹ۔ باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی ملانا۔ اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۶۷	حَمِيْمٍ: کھولتا ہوا پانی۔ حَمٌّ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۹	اَلْفَوْا: ان لوگوں نے پایا۔ (اَلْفَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْفَاءٌ ہے۔
۷۰	اٰثٰرِهِمْ: ان کے نقش قدم۔ (اٰثَارٌ) کا واحد اَثَرٌ ہے۔ اس کے معنی نقش قدم۔
۷۰	يُهْرَعُوْنَ: وہ لوگ دوڑ رہے تھے۔ یہ ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِهْرَاعٌ۔
۷۲	مُنْذِرِيْنَ: ڈرانے والے۔ یعنی انبیاء علیہم السلام جو اپنے اپنے وقت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرار ہے تھے۔ (مُنْذِرِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُنْذِرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۷۳	الْمُنْذَرِيْنَ: ڈرائے ہوئے لوگ۔ یعنی کفار و مشرکین جن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔ لیکن وہ سرکشی کرتے رہے۔ آخر کار دنیا میں بھی ان پر عذاب نازل ہوا، اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہوگا۔ (مُنْذَرِيْنَ) باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُنْذَرٌ اور مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۷۵	نَادٰىنَا: اس نے (نوح علیہ السلام نے) ہم کو پکارا۔ یعنی ہم سے دعاء کی۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مُنَادَاهُ ہے۔(نا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۷۶	اَلْكَرْبِ: مصیبت، پریشانی۔ جمع: كُرُوْبٌ ہے۔
۸۳	مِنْ شِيْعَتِهٖ: اس کی جماعت میں سے۔ اس کے طریقہ والوں میں سے۔ (شِيْعَةٌ) کے معنی جماعت، گروہ۔ جمع: شِيَعٌ ہے، (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۸۴	قَلْبٍ سَلِيْمٍ: صاف دل، پاکیزہ دل، پاکیزہ دل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مبارک دل بُرے عقیدے اور دکھلاوے کے جذبے سے پاک تھا۔ (قَلْبٌ) کے معنی دل، جمع: قُلُوْبٌ ہے۔ (سَلِيْمٌ) کے معنی صحیح سالم، پاک صاف، سَلَامَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۸۶	اَئِفْكًا اٰلِهَةً: کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو (چاہتے ہو) کیا اپنے گھڑے ہوئے معبودوں کو (چاہتے ہو) (ا) ہمزہ استفہام ہے۔ (افكا) کے معنی جھوٹ بولنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ (اٰلِهَةٌ) کا واحد اِلٰهٌ ہے۔ اس کے معنی معبود کے ہیں۔
۸۹	اِنِّيْ سَقِيْمٌ: میں بیمار ہونے والا ہوں۔ میں بیمار ہونے کو ہوں (ترجمہ حضرت تھانوی) (سَقِيْمٌ) سُقْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اور صفت مشبہ کو زمانہ مستقبل کے لئے استعمال کیا گیا ہے، اس آیت کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے کو سقیم یعنی بیمار کہنا آئندہ زمانے کے اعتبار سے ہے۔ اور آئندہ زمانہ میں کوئی بھی بیماری پیش آسکتی ہے۔ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے کو بیمار کہنا توریہ کے طور پر ہے۔ توریہ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی بات کہنا جس کے دو مفہوم ہوں۔ اس کا ظاہری مفہوم واقعہ کے خلاف ہو۔ اور باطنی مفہوم واقعہ کے مطابق ہو۔ سقیم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کا لفظ جس طرح ظاہری بیماری کے معنی میں آتا ہے۔ اسی طرح باطنی بیماری یعنی رنج وغم کے معنی میں بھی آتا ہے، یعنی تمہارے بُرے عقائد اور اعمال کی وجہ سے میں رنجیدہ اور غمگین ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی دوسرے معنی کے اعتبار سے اپنے کو سقیم یعنی بیمار ارشاد فرمایا۔ اور سننے والوں نے اس کو ظاہری بیماری کے معنی میں سمجھا۔ اسی کا نام توریہ ہے۔
۹۰	تَوَلَّوْا عَنْهُ: ان لوگوں نے ان سے (یعنی ابراہیم علیہ السلام سے) اعراض کیا، (تَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے، جو اصل میں تَوَلِّیٌ ہے۔
۹۰	مُدْبِرِیْنَ: پیٹھ پھیرتے ہوئے۔ یہ تَوَلَّوْا کے واؤ سے حال ہے۔ اِدْبَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُدْبِرٌ ہے۔
۹۱	رَاغَ اِلٰی اٰلِهَتِهِمْ: وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) ان کے بتوں میں جا گھسے وہ پوشیدہ طریقہ پر ان کے بتوں کی طرف مائل ہوئے۔ (رَاغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَوْغٌ ہے۔ (اٰلِهَةٌ) کا واحد اِلٰہٌ ہے۔ اس کے معنی معبود کے ہیں۔
۹۳	رَاغَ عَلَيْهِمْ: وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام مارنے کے لئے) ان پر ٹوٹ پڑے۔ (رَاغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَوْغٌ ہے۔ لفظ رَوْغٌ عَلٰی حرف جر کے ساتھ استعمال ہو تو کسی چیز پر ٹوٹ پڑنے کے معنی میں آتا ہے۔
۹۴	اَقْبَلُوْا اِلَيْهِ: وہ لوگ ان کے (یعنی ابراہیم علیہ السلام کے) پاس آئے۔ (اَقْبَلُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔
۹۴	يَزِفُّوْنَ: دوڑتے ہوئے۔ (يَزِفُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَفٌّ ہے۔ ترکیب میں حال واقع ہے۔
۹۵	تَنْحِتُوْنَ: تم لوگ تراشتے ہو۔ (تَنْحِتُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَحْتٌ ہے۔
۹۷	اِبْنُوْا: تم لوگ بناؤ۔ (اِبْنُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَنْیٌ اور بِنَاءٌ معنی بنانا، تعمیر کرنا۔
۹۷	بُنْیَانًا: عمارت، اس سے مراد آتش کدہ ہے۔ (بُنْیَانٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔
۹۷	اَلْقُوْهُ: تم لوگ ان کو (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) ڈال دو۔ (اَلْقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۱۰۰	هَبْ: آپ عطا کر دیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۱۰۱	غُلٰمٍ حَلِیْمٍ: تحمل والا لڑکا، بردبار فرزند۔ اس سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ (غُلَامٌ) کے معنی لڑکا۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (حَلِیْمٌ) کے معنی تحمل والا، بردبار۔ یہ حِلْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰۲	اَلسَّعْیَ: دوڑنا، چلنا، پھرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۱۰۲	یٰٓاَبَتِ: اے میرے باپ، اے میرے ابا جان (یٰٓاَبَتِ) اصل میں یَآاَبِیْ ہے۔ اس میں یاءِ متکلم کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔
۱۰۳	اَسْلَمَا: ان دونوں نے حکم مان لیا۔ (اَسْلَمَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔
۱۰۳	تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ: اس نے پچھاڑا اس کو ماتھے کے بل۔ انھوں نے ان کو کروٹ پر لٹایا (تَلَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مصدر تَلٌّ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْجَبِیْنُ) کے معنی پیشانی، پیشانی کا کنارہ۔ جمع: اَجْبُنٌ، اَجْبِنَۃٌ اور جُبُنٌ ہے۔
۱۰۷	فَدَیْنٰہُ: ہم نے اس کے بدلہ میں دیا۔ ہم نے اس کے عوض میں دیا (فَدَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَدْیٌ، فِدًی اور فِدَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۰۷	ذِبْحٍ عَظِیْمٍ: بڑا ذبیحہ، ذبح کرنے کا بڑا جانور۔ (ذِبْحٌ) کے معنی وہ جانور جو ذبح کیا جائے۔ (عَظِیْمٌ) عِظَمٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱۴	مَنَنَّا: ہم نے احسان کیا۔ (مَنَنَّا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَنٌّ ہے۔
	اِلْیَاسَ: حضرت الیاس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔
۱۱۷	اَلْمُسْتَبِیْنَ: ظاہر، واضح۔ اِسْتِبَانَۃٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔ اس کا مادہ: ب ی ن ہے۔
۱۲۵	اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا: کیا تم بعل (بت) کی عبادت کرتے ہو۔ (ا) ہمزہ استفہام ہے۔ (تَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ (بَعْلٌ) ایک بت کا نام ہے۔
۱۲۵	تَذَرُوْنَ: تم لوگ چھوڑ دیتے ہو۔ (تَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۱۳۰	اِلْ یَاسِیْنَ: الیاس (علیہ السلام) حضرت الیاس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص: ۲۵۶ پر دیکھئے۔ "الیاس" کو "الیاسین" بھی کہتے ہیں۔ جیسے طور سینا کو "طور سینین" بھی کہتے ہیں۔ یا "الیاسین" سے حضرت الیاس علیہ السلام کے متبعین مراد ہیں۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳۳ لُوْطًا: حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۷) ص ۲۵۶ پر دیکھئے۔

۱۳۵ عَجُوْزًا: بڑھیا، بوڑھی عورت، اس سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی کافرہ بیوی ہے۔ اس کی جمع عَجَائِزُ ہے۔

۱۳۵ الْغٰبِرِیْنَ: (عذاب میں) باقی رہنے والے، یعنی ہلاک ہونے والے۔ واحد غَابِرٌ اور مصدر غُبُوْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۶ دَمَّرْنَا: ہم نے ہلاک کردیا۔ (دَمَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تَدْمِیْرٌ ہے۔

۱۳۷ تَمُرُّوْنَ: تم لوگ گزرتے ہو۔ (تَمُرُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُرُوْرٌ ہے۔

۱۳۷ مُصْبِحِیْنَ: صبح کرتے ہوئے۔ صبح کرنے والے۔ اِصْبَاحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالتِ نصب میں ہے۔ واحد: مُصْبِحٌ ہے۔

۱۳۹ یُوْنُسَ: حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۱) ص ۳۸۵ پر دیکھئے۔

۱۴۰ اَبَقَ: وہ (یعنی حضرت یونس علیہ السلام بھری ہوئی کشتی کی طرف) بھاگے۔ (اَبَقَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَبْقٌ، اَبَقٌ اور اِبَاقٌ ہے۔

۱۴۰ الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ: بھری ہوئی کشتی (اَلْفُلْكُ) کے معنی کشتی، یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے (اَلْمَشْحُوْنُ) شَحْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۱ سَاهَمَ: انھوں نے (یعنی یونس علیہ السلام نے) قرعہ ڈلوایا۔ وہ قرعہ میں شریک ہوئے (سَاهَمَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُسَاهَمَةٌ ہے۔

۱۴۱ الْمُدْحَضِیْنَ: خطاوار لوگ، ملزم لوگ، مغلوب ہونے والے، شکست

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر خوردہ لوگ۔ اِدْحَاضٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، واحد مُدْحَضٌ ہے۔

۱۴۲ اِلْتَقَمَهُ الْحُوْتُ: مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ (اِلْتَقَمَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَامٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (اَلْحُوْتُ) کے معنی مچھلی، اکثر بڑی مچھلی پر اطلاق ہوتا ہے۔ جمع: حِیْتَانٌ اور اَحْوَاتٌ ہے۔

۱۴۲ مُلِیْمٌ: ملامت کرنے والا۔ مستحق ملامت ہونے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اَلْاِمَۃُ ہے۔

۱۴۳ اَلْمُسَبِّحِیْنَ: پاکی بیان کرنے والے، تسبیح کرنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُسَبِّحٌ اور مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔

۱۴۴ لَلَبِثَ: تو ضرور ٹھہرے رہتے۔ جواب شرط واقع ہے۔ اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (لَبِثَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر لَبْثٌ اور لُبْثٌ ہے۔

۱۴۵ نَبَذْنٰهُ: ہم نے ان کو ڈال دیا۔ یعنی ہم نے مچھلی کو حکم دیا کہ ان کو دریا کے کنارے اُگل دے (نَبَذْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے۔

۱۴۵ اَلْعَرَآءِ: کھلا میدان، چٹیل میدان، جمع: اَعْرَآءٌ ہے۔

۱۴۶ اَنْۢبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْۢبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْۢبَاتٌ ہے۔

۱۴۶ شَجَرَۃً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ: ایک بیل دار درخت، (یَقْطِیْنٌ) ہر اس درخت کو کہتے ہیں جس کا تنہ نہ ہو۔ روایات میں ہے کہ اس سے مراد کدو کی بیل ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اس درخت کے اگانے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو سایہ حاصل ہو۔ یہاں شَجَرَۃً کے لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے یا تو اس کدو کی بیل کو اللہ تعالیٰ نے معجزہ کے طور پر تناور بنادیا تھا، یا کوئی دوسرا درخت تھا جس پر کدو کی بیل چڑھادی تھی تاکہ بآسانی اس سے گھنا سایہ حاصل ہوسکے۔ ورنہ محض کدو کی بیل سے سایہ ملنا مشکل ہے (معارف القرآن)
	مَتَّعْنٰهُمْ: ہم نے ان کو فائدہ پہنچایا۔ ہم نے ان کو فائدہ اٹھانے دیا (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْتِيْعٌ ہے۔
۱۴۹	اِسْتَفْتِهِمْ: آپ ان (کافروں) سے پوچھئے۔ (اِسْتَفْتِ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِفْتَاءٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۵۰	اِنَاثًا: عورتیں، واحد اُنْثٰی ہے۔
۱۵۱	اِفْكِهِمْ: ان کا جھوٹ (اپنا جھوٹ) (اِفْكٌ) کے معنی جھوٹ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی جھوٹ بولنا۔
۱۵۳	اَصْطَفَى: کیا اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پسند کرلیا۔ (اَصْطَفٰی) اصل میں ءَاِصْطَفٰی ہے۔ اس میں پہلا ہمزہ استفہام ہے اور دوسرا باب افتعال کا ہمزۂ وصل ہے۔ دو ہمزہ کے جمع ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل کو حذف کردیا گیا اَصْطَفٰی ہوگیا۔ (اِصْطَفٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ اور مادہ: ص ف و ہے۔
۱۵۴	تَحْكُمُوْنَ: تم لوگ فیصلہ کرتے ہو۔ (تَحْكُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُكْمٌ ہے۔
۱۵۸	اَلْجِنَّةُ: جنات، واحد جِنٌّ ہے۔
۱۵۹	يَصِفُوْنَ: وہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ (يَصِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَصْفٌ ہے۔
۱۶۲	فَاتِنِيْنَ: فتنہ میں ڈالنے والے۔ بہکانے والے۔ گمراہ کرنے والے۔ فَتْنٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد فَاتِنٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶۳	صَالِ الْجَحِيْمِ: جہنم میں پہنچنے والا۔ جہنم رسید ہونے والا۔ (صَالِ) صَلْیٌ مصدر سے اسم فاعل، صَالٍ تنوین کے ساتھ ہے۔ اضافت کی وجہ سے تنوین ساقط ہوگئی۔ اور صَالِ اصل میں صَالِیٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا اس کو حذف کر دیا گیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ صَالٍ ہوگیا۔
۱۶۵	اَلصَّآفُّوْنَ: صف باندھنے والے۔ صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد صَافٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۶۶	اَلْمُسَبِّحُوْنَ: (اللہ تعالیٰ کی) پاکی بیان کرنے والے۔ (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کرنے والے۔ تَسْبِيْحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد: مُسَبِّحٌ ہے۔
۱۷۴	تَوَلَّ: آپ (کافروں سے) منہ پھیر لیجئے۔ یعنی آپ کافروں کی مخالفت اور ایذا رسانی کا خیال نہ کیجئے۔ (تَوَلَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیٌ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔
۱۷۵	اَبْصِرْهُمْ: آپ ان کو دیکھتے رہئے۔ (اَبْصِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۱۷۶	يَسْتَعْجِلُوْنَ: وہ (کافر لوگ) جلدی طلب کرتے ہیں۔ (يَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۷۷	سَاحَتِهِمْ: ان کا میدان، ان کا صحن۔ (سَاحَةٌ) کے معنی میدان، صحن، جمع سَاحٌ اور سَاحَاتٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۱۷۷	سَآءَ: بُری ہوگی (ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح) جواب شرط واقع ہے (سَآءَ) سُوْءٌ مصدر سے فعل ذم، صیغہ واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۸۱	اَلْمُرْسَلِیْنَ: پیغمبر، رسول۔ اِرْسَالٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُرْسَلٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ صٓ

یہ سورت مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی اڑتیسویں (۳۸) سورت ہے۔ اس میں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور رب العالمین کی وحدانیت کا انکار کرنے والوں کی مذمت اور پہلی کافروں قوموں کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ کافروں کی طرف سے پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرنے کا حکم دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پھر توحید و رسالت پر اجمالی استدلال ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعات ذکر کئے گئے ہیں۔ پھر جزا و سزا کی تفصیل اور توحید و رسالت کا اثبات ہے۔ آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر اور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کی نصیحت عامہ کا بیان ہے۔

آیت نمبر	
۱	ذِی الذِّکْرِ: بیان والا، نصیحت والا۔ (ذِیْ) کے معنی والا۔ یہ حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں ذُوْ اور حالت نصب میں ذَا استعمال ہوتا ہے (الذِّکْرُ) کے معنی بیان، نصیحت، باب نصر سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲	عِزَّةٍ: غرور، تکبر، دشمنی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۲	شِقَاقٍ: مخالفت، دشمنی۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۳	قَرْنٍ: جماعت، ایک زمانے کے لوگ، جمع قُرُوْنٌ ہے۔
۳	نَادَوْا: ان لوگوں نے پکارا۔ (نَادَوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
	لَاتَ: نہیں۔ امام خلیل اور سیبویہ کے نزدیک یہ لا مشابہ بلیس ہے۔ اس کے آخر میں تاکید کے لئے تاء بڑھادی گئی، اور اس لا کے اسم کو حذف کردیا گیا ہے۔ اور امام اخفش نے کہا کہ یہ لائے نفی جنس ہے۔ جس پر تاء زیادہ کردی گئی۔ اور اس کا مابعد اسی کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳	حِيْنَ مَنَاصٍ: خلاصی کا وقت، چھٹکارے کا وقت، بھاگنے کا وقت (حِيْنٌ) کے معنی وقت، جمع: اَحْيَانٌ ہے۔ (مَنَاصٌ) یہ نَوْصٌ سے مصدر میمی ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	عُجَابٌ: بہت عجیب چیز، بہت تعجب والی چیز۔ عَجَبٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	اِنْطَلَقَ الْمَلَأُ: (ان کافروں میں سے) سردار لوگ چلے گئے۔ (اِنْطَلَقَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔ (اَلْمَلَأُ) کے معنی سرداران قوم، اشراف قوم جمع: اَمْلَاءٌ ہے۔
۷	اِخْتِلَاقٌ: بنائی ہوئی بات، من گھڑت بات، یہ باب افتعال سے مصدر ہے، اسم مفعول کے معنی میں ہے۔
۹	اَلْعَزِيْزِ: بہت زبردست، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، عِزَّةٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۹	اَلْوَهَّابِ: بہت عطا فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

وَهْبٌ سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ فَلْيَرْتَقُوْا: تو ان کو چاہئے کہ چڑھ جائیں۔ اس کے شروع میں فائے فصیحہ ہے، جو جملہ محذوفہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ جملہ شرط مقدر کا جواب ہے۔ شرط مقدر "اِنْ زَعَمُوْا ذٰلِكَ" ہے۔ (لِيَرْتَقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْتِقَاءٌ ہے۔

۱۰ الْاَسْبَابِ: رسیاں، سیڑھیاں۔ واحد: سَبَبٌ ہے۔

۱۱ جُنْدٌ: لشکر۔ جمع: جُنُوْدٌ اور اَجْنَادٌ ہے۔

۱۱ مَهْزُوْمٌ: شکست دیا ہوا، شکست خوردہ، تباہ شدہ۔ یہ جُنْدٌ کی صفت ہے۔ هَزْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ الْاَحْزَابِ: جماعتیں، گروہ۔ واحد: حِزْبٌ ہے۔

۱۲ ذُو الْاَوْتَادِ: میخوں والا۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ (اَوْتَادٌ) کا واحد: وَتَدٌ ہے۔ اس کے معنی میخ کے ہیں "ذُو الْاَوْتَادِ" کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ علامہ محلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ فرعون جس پر ناراض ہوتا تھا۔ اس کے لئے چار میخیں گاڑتا تھا، اور ان میخوں میں اس کے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو باندھ کر سزا دیتا تھا، اسی لئے میخوں والا کہا گیا ہے (تفسیر جلالین) بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے اس کی سلطنت کی پختگی کی طرف اشارہ ہے۔ اسی لئے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ جس (کی سلطنت) کے کھونٹے گڑ گئے تھے (بیان القرآن)

۱۳ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ: بن والے، جھاڑی والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم ہے۔ (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (لْئَيْكَةُ) کے معنی بن، جھاڑی۔

۱۴ حَقَّ عِقَابِ: میری سزا ثابت ہوگئی۔ (حَقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَقٌّ ہے۔ (عِقَابِ) کے معنی میری سزا۔ یہ اصل میں عِقَابِیْ ہے۔ تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا۔ اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے، تا کہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۱۵ مَا يَنْظُرُ: وہ انتظار نہیں کرتا ہے۔ (مَا يَنْظُرُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔

۱۵ مَالَهَا مِنْ فَوَاقٍ: اس کے لئے لوٹنا نہیں ہوگا۔ یعنی وہ واپس نہیں ہوگی (تفسیر جلالین) اس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (بیان القرآن) یہ جملہ صَيْحَةً وَّاحِدَةً کی صفت ہے۔ (فَوَاقٍ) کے معنی رجوع ہونا اور لوٹنا، مہلت اور راحت۔

۱۶ عَجِّلْ: آپ جلدی دے دیجئے۔ (عَجِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعْجِيْلٌ ہے۔

۱۶ قِطَّنَا: ہمارا اعمال نامہ، ہمارا حصہ۔ (قِطٌّ) کے معنی اعمال نامہ، حصہ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۷ ذَا الْاَيْدِ: قوت والے (ذَا) کے معنی والا، یہ حالت نصب میں ہے، حالت رفع میں ذُوْ اور حالت جر میں ذِیْ استعمال ہوتا ہے۔ (اَيْدٌ) کے معنی قوت اور طاقت۔

۱۷ اَوَّابٌ: (اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف) بہت رجوع ہونے والا۔ اَوْبٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ سَخَّرْنَا: ہم نے تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۱۸ يُسَبِّحْنَ: وہ (پہاڑ) تسبیح کرتے ہیں (تسبیح کرتے تھے) (يُسَبِّحْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مونث غائب، مصدر تَسْبِيْحٌ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۸ الْعَشِيِّ: شام (عشیٌّ) کے معنی رات کی ابتدائی تاریکی، اور بقول بعض مغرب سے عشاء تک کی تاریکی یا دن کا آخری حصہ۔

۱۸ الْاِشْرَاقِ: صبح۔ باب افعال سے مصدر ہے، معنی روشن ہونا، اور روشن کرنا۔ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ مَحْشُوْرَةً: جمع ہونے کی حالت میں۔ جمع کئے ہوئے (پرندے) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حَشْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ شَدَدْنَا: ہم نے (ان کی سلطنت) مضبوط کردی۔ (شَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَدٌّ ہے۔

۲۰ فَصْلَ الْخِطَابِ: بات کا فیصلہ کرنا۔ فیصلہ کرنے والی تقریر، فیصلہ کرنے والا بیان، اس سے مراد قوتِ فیصلہ یا قوتِ خطابت ہے، (فَصْلٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی فیصلہ کرنا۔ اگر یہ مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہو تو فصلٌ "فَاصِلٌ" (فیصلہ کرنے والا) کے معنی میں ہوجائے گا (خِطَابٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، اس کے معنی ایک دوسرے سے گفتگو کرنا۔

۲۱ نَبَؤُ الْخَصْمِ: جھگڑے والوں کی خبر، دعوی کرنے والوں کی خبر۔ (نَبَؤٌ) کے معنی خبر، اس کی جمع: اَنْبَاءٌ ہے۔ (خَصْمٌ) کے معنی جھگڑنے والا، واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: خُصُوْمٌ، خِصَامٌ اور اَخْصَامٌ ہے۔

۲۱ تَسَوَّرُوْا: وہ لوگ دیوار پھاند کر آئے۔ (تَسَوَّرُوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَوُّرٌ ہے۔

۲۱ الْمِحْرَابَ: عبادت خانہ۔ جمع مَحَارِیْبُ ہے۔

۲۲ فَزِعَ: وہ (یعنی داؤد علیہ السلام) گھبرا گئے۔ (فَزِعَ) باب سمع سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَزَعٌ ہے۔
۲۲	خَصْمَانِ: دو جھگڑنے والے۔ خَصْمٌ کا تثنیہ ہے۔
۲۲	بَغٰى: اس نے زیادتی کی۔ (بغی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔
۲۲	لَا تُشْطِطْ: آپ ظلم نہ کیجئے۔ (لَا تُشْطِطْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِشْطَاطٌ ہے۔
۲۳	نَعْجَةٌ: دنبی، بھیڑی۔ جمع: نِعَاجٌ ہے۔
۲۳	اَكْفِلْنِيْهَا: تو اس کو میرے حوالہ کردے۔ (اَكْفِلْ) باب افعال سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِكْفَالٌ ہے۔ (نِی) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول اول، (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ہے۔
۲۳	عَزَّنِيْ: اس نے مجھ پر زبردستی کی۔ (عزّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَزٌّ ہے۔ (نِی) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۴	اَلْخُلَطَاءِ: شریک ہونے والے، شرکاء۔ واحد: خَلِيْطٌ ہے۔
۲۴	فَتَنّٰهُ: ہم نے ان کو (یعنی داؤد علیہ السلام کو) آزمایا۔ (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۴	اِسْتَغْفَرَ: انھوں نے (اپنے پروردگار سے) مغفرت کی درخواست کی۔ (اِسْتَغْفَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔
۲۴	خَرَّ رَاكِعًا: وہ رکوع کرتے ہوئے گر پڑے۔ یعنی سجدہ میں گر پڑے۔ لفظ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | رَاكِعًا یہاں ساجدًا کے معنی میں ہے (تفسیر مظہری) (خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خرٌّ اور خُرُورٌ ہے۔ (رَاكِعًا) رُكُوعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۴ اَنَابَ: وہ (توبہ کرنے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع ہوئے۔ (اَنَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔

۲۵ زُلْفٰی: مرتبہ، نزدیکی۔

۲۵ حُسْنَ مَاٰبٍ: اچھا ٹھکانا۔ عمدہ ٹھکانا۔ (حُسْنٌ) کے معنی اچھا ہونا، عمدہ ہونا۔ باب کرم سے مصدر ہے (مَاٰبٌ) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ واپس ہونے اور لوٹنے کی جگہ۔ اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔

۲۶ لَاتَتَّبِعِ الْهَوٰی: تم نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ (لَاتَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل نہی۔ صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (الْهَوٰی) کے معنی نفسانی خواہش۔ جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔

۲۷ بَاطِلًا: غلط، بے فائدہ، بے حکمت (بَاطِلًا) بُطْلَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۲۸ اَلْفُجَّارُ: بدکار لوگ، نافرمان لوگ۔ واحد: فَاجِرٌ ہے۔

۳۰ اَوَّابٌ: (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت رجوع ہونے والا۔ اَوْبٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۳۱ عُرِضَ عَلَيْهِ: وہ اُن کے سامنے پیش کیا گیا۔ (عُرِضَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔

۳۱ اَلْعَشِيِّ: شام کا وقت، رات کی ابتدائی تاریکی یا دن کا آخری حصہ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۱ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ: اصیل عمدہ گھوڑے (بیان القرآن) (الصَّافِنَاتُ) تین پاؤں پر کھڑے ہونے اور چوتھے پاؤں کے کھر پر ٹیک لگانے والے گھوڑے۔ صُفُوْنٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد صَافِنَةٌ ہے۔ (الْجِيَادُ) کے معنی تیز رفتار، واحد: جَوَادٌ ہے۔

۳۲ حُبَّ الْخَيْرِ: مال کی محبت۔ (حُبٌّ) کے معنی محبت، (اَلْخَيْرُ) کے معنی بھلائی، یہاں اس سے مراد مال یعنی گھوڑے ہیں (تفسیر مظہری)

۳۲ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ: وہ (یعنی سورج) پردہ (مغرب) میں چھپ گیا۔ (تَوَارَتْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَارٍ جو اصل میں تَوَارِيٌ ہے۔ تَوَارَتْ میں ضمیر مؤنث کا مرجع اَلشَّمْسُ ہے۔ لفظ عَشِيٌّ (شام) کے ذریعہ غروب شمس پر دلالت ہو رہی ہے۔ اس لئے لفظ شمس کو ذکر کئے بغیر اس کے لئے ضمیر استعمال کر لی گئی ہے۔ (اَلْحِجَابُ) کے معنی پردہ۔ جمع: حُجُبٌ ہے۔ پردہ میں سورج کے چھپنے سے مراد سورج کا غروب ہوتا ہے۔

۳۳ طَفِقَ مَسْحًا: انھوں نے (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا، یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان گھوڑوں کو ذبح کر ڈالا۔ اور ان کے پیر کاٹ دیئے۔ اور انھوں نے یہ کام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا تھا، تا کہ ذکر الٰہی سے جو غفلت ہوگئی تھی اس سے توبہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضامندی حاصل کریں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے ان گھوڑوں کو ذبح کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ان گھوڑوں سے بہتر اور تیز رفتار سواری عنایت فرمادی اور وہ "ہوا" ہے۔ وہ جہاں چاہتے تھے اس کے ذریعہ سفر کرتے تھے (تفسیر مظہری) (طَفِقَ) اس نے شروع کیا۔ وہ کرنے لگا

آیت نمبر	
	(جعل اور اخذ کے معنی میں ہے) یہ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَفِقٌ ہے۔ (مَسْحًا) یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت یَمْسَحُ مَسْحًا ہے۔ (مَسْحٌ) کے معنی ہاتھ پھیرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۳۳	اَلسُّوْقِ: پنڈلیاں۔ واحد سَاقٌ ہے۔
۳۳	اَلْاَعْنَاقِ: گردنیں۔ واحد عُنُقٌ ہے۔
۳۴	لَقَدْ فَتَنَّا: ہم نے (سلیمان علیہ السلام کو) جانچا۔ ہم نے آزمائش کی۔ اس کے شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لئے ہے۔ اس کی اصل عبارت وَاللّٰهِ لَقَدْ ہے، (قَدْ فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ ہے۔
۳۴	اَلْقَيْنَا: ہم نے ڈال دیا۔ (اَلْقَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۳۴	جَسَدًا: ایک دھڑ۔ (جَسَدٌ) کے معنی جسم، جمع: اَجْسَادٌ ہے۔ علامہ محمود آلوسی اور حضرت تھانوی کے نزدیک اس سے مراد وہ ناقص مردہ بچہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک بیوی سے پیدا ہوا تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے کسی خادم نے وہی بچہ لاکر آپ کے تخت پر رکھ دیا تھا۔ واقعہ کی تفصیل تفسیر مظہری اور معارف القرآن میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔
۳۴	اَنَابَ: انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع کیا۔ (اَنَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۳۵	هَبْ: آپ عطا کردیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۵ لَا یَنْبَغِیْ: وہ (ایسی سلطنت میرے علاوہ کسی کے لئے) مناسب نہ ہو، یعنی میسر نہ ہو۔ (لَا یَنْبَغِیْ) باب انفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبِغَاءٌ ہے۔

۳۶ سَخَّرْنَا: ہم نے تابع کر دیا۔ (سَخَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْخِیْرٌ ہے۔

۳۶ رُخَآءً: نرم ہونے کی حالت میں۔ تَجْرِیْ کی ضمیر سے حال ہے۔

۳۶ حَیْثُ اَصَابَ: وہ جہاں چاہتے۔ (حَیْثُ) ظرف مکان، ضمہ پر مبنی ہے۔ (اَصَابَ) اس نے پایا۔ یہاں چاہنے کے معنی میں ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ ہے۔

۳۷ بَنَّآءٍ: عمارت بنانے والا، تعمیر کرنے والا۔ بِنَاءٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ غَوَّاصٍ: غوطہ لگانے والا۔ غَوْصٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۸ مُقَرَّنِیْنَ: جکڑے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: مُقَرَّنٌ اور مصدر تَقْرِیْنٌ ہے۔

۳۸ الْاَصْفَادِ: بیڑیاں، زنجیریں۔ واحد صَفَدٌ ہے۔

۳۹ اُمْنُنْ: تم احسان کرو، یعنی اس میں سے کوئی چیز دوسرے کو دو۔ (اُمْنُنْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَنٌّ ہے۔

۴۱ نَادٰی: انھوں نے پکارا۔ (نَادٰی) باب مفاعلہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔

۴۱ مَسَّنِیَ: اس نے مجھے (رنج) پہنچایا (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ یہ باء حرفِ جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۴۱	نُصْبٌ: رنج، مصیبت۔
۴۲	اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ: تم اپنا پاؤں (زمین پر) مارو۔ (اُرْكُضْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَكْضٌ ہے۔
۴۲	مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ: نہانے کا ٹھنڈا پانی۔ (مُغْتَسَلٌ) کے معنی وہ پانی جس سے نہایا جائے (بَارِدٌ) کے معنی ٹھنڈا۔ بَرْدٌ مصدر سے اسم فاعل، واحد مذکر ہے۔
۴۲	شَرَابٌ: پینے کا پانی، ہر ایک پینے کی چیز۔ جمع: اَشْرِبَةٌ ہے۔
۴۴	ضِغْثًا: سینکوں کا مٹھا۔ جمع: اَضْغَاثٌ ہے۔
۴۴	لَا تَحْنَثْ: تم اپنی قسم نہ توڑو۔ (لَا تَحْنَثْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حِنْثٌ ہے۔
۴۵	اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ: ہاتھوں (سے کام کرنے) والے اور آنکھوں (سے دیکھنے) والے (بیان القرآن) یعنی ان میں قوت عملی بھی تھی اور قوت علمی بھی تھی۔ (اُولِیْ) خلافِ قیاس ذُوْ کی جمع ہے۔ یہ حالتِ نصب میں ہے۔ حالتِ رفع میں اُولُوْا استعمال ہوتا ہے۔ (الْاَیْدِیْ) کے معنی ہاتھ، واحد یَدٌ ہے۔ (الْاَبْصَار) کے معنی آنکھیں، واحد بَصَرٌ ہے۔
۴۶	اَخْلَصْنٰهُمْ: ہم نے ان کو خالص کر لیا۔ ہم نے ان کو امتیاز دیا۔ (اَخْلَصْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْلَاصٌ ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۷	الْمُصْطَفَیْنَ: چنے ہوئے لوگ، منتخب لوگ۔ باب افتعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے اس کا واحد: الْمُصْطَفٰی اور مصدر اِصْطِفَاءٌ ہے۔
۴۷	الْاَخْیَارِ: نیک لوگ، واحد: خَیْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۸ اَلْيَسَعَ: حضرت یسع علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام اُخطُوب بن غجخور ہے (تفسیر مظہری) آپ کا نسبی تعلق حضرت یوسف علیہ السلام سے ہے حضرت الیاس علیہ السلام کے بعد آپ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ بعض مورخین کا بیان ہے کہ یہ حضرت الیاس علیہ السلام کے چچازاد بھائی تھے۔ قرآن کریم میں دو مرتبہ حضرت یسع علیہ السلام کا نام آیا ہے۔ پہلی مرتبہ سورۂ انعام اور دوسری مرتبہ سورۂ ص میں ہے۔ کسی آیت کریمہ میں آپ کے حالات پر روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اور نہ کسی صحیح حدیث میں آپ کے تفصیلی حالات بیان کئے گئے ہیں۔ آپ کی عظمت شان کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ کا شمار انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت میں ہے۔

۴۸ ذَا الْكِفْلِ: حضرت ذو الکفل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۷) سورۂ انبیاء (آیت ۸۵) میں دیکھئے۔

۵۰ مُفَتَّحَةً: کھولے ہوئے۔ کھلے ہوئے۔ تَفْتِيْحٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵۱ مُتَّكِئِيْنَ: تکیہ لگانے والے، تکیہ لگائے ہوئے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: مُتَّكِئٌ اور مصدر اِتِّكَاءٌ ہے۔

۵۲ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ: نیچی نگاہ والی عورتیں۔ (قَاصِرَاتٌ) قَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: قَاصِرَةٌ ہے۔ (طَرْف) کے معنی، نگاہ، نظر، جمع: اَطْرَاف ہے۔

۵۲ اَتْرَابٌ: ہم عمر عورتیں۔ واحد: تِرْبٌ ہے۔ اس کا اکثر استعمال عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔

۵۴ نَفَادٍ: ختم ہونا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۵	اَلطّٰغِيْنَ: سرکش لوگ۔ طُغْيَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ واحد: طاغٍ ہے۔ جو اصل میں طاغِیٌ ہے۔
۵۶	يَصْلَوْنَهَا: وہ لوگ اس (جہنم) میں داخل ہوں گے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلْی اور صِلِیٌّ ہے (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۶	اَلْمِهَادُ: ٹھکانا۔ قیام گاہ۔ جمع: مُهُدٌ، مُهُدٌ اور اَمْهِدَةٌ ہے۔
۵۷	حَمِيْمٌ: گرم پانی، کھولتا ہوا پانی۔ جمع: حَمَآئِمُ ہے۔
۵۷	غَسَّاقٌ: پیپ۔
۵۸	اَزْوَاجٌ: طرح طرح کی چیزیں۔ قسم قسم کی چیزیں۔ واحد: زَوْجٌ ہے۔
۵۹	فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ: گھسنے والی فوج، گھسنے والی جماعت، (فَوْجٌ) کے معنی جماعت لشکر، جمع: اَفْوَاجٌ ہے۔ (مُقْتَحِمٌ) اِقْتِحَامٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۵۹	لَا مَرْحَبًا بِهِمْ: ان لوگوں پر کشادگی نہ ہو۔ ان لوگوں کو جگہ نہ ملے، یہ جملہ بددعا کے موقع پر کہا جاتا ہے۔ (مَرْحَبًا) کے معنی کشادہ ہونا۔ رُحْبٌ سے مَفْعَلٌ کے وزن پر مصدر میمی ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۶۳	اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا: کیا ہم نے ان کی ہنسی کر رکھی تھی۔ (اَتَّخَذْنَا) اصل میں اَاتَّخَذْنَا ہے۔ اس میں دو ہمزے جمع ہو گئے، پہلا ہمزہ استفہام ہے۔ دوسرا ہمزہ افتعال ہے۔ تخفیف کے لئے دوسرے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ اَتَّخَذْنَا ہو گیا۔ (اتَّخَذْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔ (سِخْرِيًّا) کے معنی ہنسی، مذاق۔ یہ مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۶۳	زَاغَتْ: وہ (ان سے ہماری آنکھیں) چوک گئیں، وہ (ان سے ہماری نگاہیں) چکرا گئیں، (زَاغَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	غائب، مصدر زَیْغٌ ہے۔
۶۳	اَلْاَبْصَارُ: آنکھیں، نگاہیں۔ واحد: بَصَرٌ ہے۔
۶۴	تَخَاصُمُ: (دوزخیوں کا) آپس میں جھگڑنا، یہ باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۶۹	اَلْمَلَاِ الْاَعْلٰى: اوپر کی مجلس، عالم بالا۔ اس سے مراد فرشتے ہیں۔ (اَلْمَلَاُ) کے معنی قوم کی جماعت، اشراف قوم، سرداران قوم، جمع اَمْلَاءٌ ہے۔ (اَلْاَعْلٰى) عُلُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ اس کے معنی بلند و بالا۔
۶۹	يَخْتَصِمُوْنَ: وہ (فرشتے) گفتگو کر رہے ہیں۔ (وہ گفتگو کر رہے تھے) اس سے مراد فرشتوں کی گفتگو جو حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بارے میں تھی، اس کی تفسیر میں کچھ دوسرے اقوال بھی منقول ہیں (تفسیر مظہری) (يَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔
۷۲	اِذَا سَوَّيْتُهٗ: جب میں اس کو پورا بنا دوں (اِذَا) حرف شرط ہے (سَوَّيْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۷۲	قَعُوْا: تم لوگ گر پڑو، باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وُقُوْعٌ۔
۷۵	اَسْتَكْبَرْتَ: کیا تو نے غرور کیا۔ (اَسْتَكْبَرْتَ) اصل میں ااِسْتَكْبَرْتَ ہے۔ اس میں پہلا ہمزہ استفہام اور دوسرا ہمزۂ وصل ہے۔ ہمزۂ وصل کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ (اِسْتَكْبَرْتَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِكْبَارٌ ہے۔
۷۷	رَجِيْمٌ: مردود، ملعون، رَجْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۷۹	اَنْظِرْنِيْ: آپ مجھے مہلت دیجئے۔ (اَنْظِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	واحد مذکر حاضر، مصدر انظارٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۷۹	یُبْعَثُوْنَ: وہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ (یُبْعَثُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۸۲	لَاُغْوِیَنَّهُمْ: میں ضرور گمراہ کروں گا۔ (لَاُغْوِیَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ صیغہ واحد متکلم، مصدر اِغْوَاءٌ۔
۸۶	اَلْمُتَكَلِّفِيْنَ: بناوٹ کرنے والے۔ باب تفعّل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُتَكَلِّفٌ اور مصدر تَكَلُّفٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الزُّمَر

سورۂ زمر مکی ہے۔ یہ قرآن کی انتالیسویں (۳۹) سورت ہے۔ اس سورت کے شروع میں قرآنِ کریم کی حقانیت کے ساتھ احقاق توحید اور ابطال شرک ہے، پھر مشرکوں کی مذمت اور ان کے لئے وعید کا ذکر ہے۔ اور مؤمنوں کی مدح اور ان کے لئے وعدہ کا بیان ہے۔ اس کے بعد ایمان کا حکم، کفر سے ممانعت اور ایمان وکفر کے نتائج کا ذکر ہے۔ پھر فناءِ دنیا کی سرعت اور قرآنِ کریم سے بعض لوگوں کے متاثر ہونے اور بعض لوگوں کے متاثر نہ ہونے کا بیان ہے۔ اس کے بعد مؤمن اور مشرک کی ایک مثال بیان کی گئی، اور مشرکین کے دل آزار اقوال وافعال پر سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون ہے۔

آیت نمبر	
۱	تَنْزِيْلُ: نازل کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۳	اَوْلِيَاءَ: حمایتی، مددگار، دوست، واحد وَلِیٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳ لِيُقَرِّبُوْنَا: تا کہ وہ ہم کو قریب کردیں۔ (لِيُقَرِّبُوْا) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْرِيْبٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۳ زُلْفٰی: درجہ، مرتبہ۔

۳ كَفَّارٌ: کافر، حق کو نہ ماننے والا، بہت ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۴ لَاصْطَفٰى: تو وہ منتخب کرلیتا۔ جواب شرط واقع ہے (اِصْطَفٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطِفَاءٌ اور مادہ: ص ف و ہے۔

۴ اَلْقَهَّارُ: بہت زبردست، بہت غالب، قَهْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۵ يُكَوِّرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) لپیٹتا ہے۔ (يُكَوِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْوِيْرٌ ہے۔

۵ سَخَّرَ: اس نے تابع بنادیا۔ اس نے کام میں لگادیا۔ (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔

۵ مُسَمًّى: مقرر کیا ہوا۔ تَسْمِيَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

۶ اَلْاَنْعَامِ: چوپائے، مویشی۔ واحد نَعَمٌ ہے۔

۶ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ: آٹھ نر اور مادہ (ثَمَانِيَةٌ) کے معنی آٹھ، (اَزْوَاجٌ) جوڑے، نر اور مادہ۔ واحد زَوْجٌ ہے۔

۶ بُطُوْنِ: پیٹ، واحد بَطْنٌ ہے۔

۶ اُمَّهٰتِكُمْ: تمہاری مائیں۔ (اُمَّهَاتٌ) کے معنی مائیں، واحد اُمٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ: تین اندھیرے، تین تاریکیاں۔ تین تاریکیوں سے مراد (۱) پیٹ کی تاریکی (۲) رحم (بچہ دانی) کی تاریکی (۳) جھلی کی تاریکی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے (ظُلُمٰتٍ) کے معنی تاریکیاں، واحد: ظُلْمَةٌ ہے۔

۶ تُصْرَفُوْنَ: تم لوگ (کہاں حق سے) پھرے جارہے ہو۔ (تُصْرَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَرْفٌ ہے۔

۷ يَرْضَهُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (شکر) کو پسند کرتا ہے۔ (يَرْضَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رِضَاءٌ ہے۔ (يَرْضَ) اصل میں يَرْضٰى ہے، جواب شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ: کوئی اٹھانے والا (دوسرے کے گناہ کا بوجھ) نہیں اٹھائے گا (لَا تَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وِزْرٌ ہے۔ (وَازِرَةٌ) وِزْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ یہ صفت ہے۔ اس کا موصوف محذوف ہے، اس کی اصل عبارت نَفْسٌ وَازِرَةٌ ہے۔ اس کے معنی بوجھ اٹھانے والا شخص۔

۷ وِزْرَ اُخْرٰى: دوسرے شخص (کے گناہ) کا بوجھ۔ اس کی اصل عبارت وِزْرَ نَفْسٍ اُخْرٰى ہے۔ وِزْرٌ کے معنی بوجھ، جمع: اَوْزَارٌ ہے۔

۸ اِذَا مَسَّ: جب (انسان کو کوئی تکلیف) پہنچتی ہے۔ (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔

۸ ضُرٌّ: تکلیف، پریشانی، جمع: اَضْرَارٌ ہے۔

۸ مُنِيْبًا: رجوع ہونے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اَلْاِنَابَةُ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۸ اِذَا خَوَّلَهٗ: جب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس (انسان) کو عطا فرمادیتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(خَوَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْوِیْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۸	اَنْدَادًا: شریک، مقابل، برابر، واحد نِدٌّ ہے۔
۸	تَمَتَّعْ: تو فائدہ اٹھالے۔ (تَمَتَّعْ) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۹	قَانِتٌ: فرماں بردار۔ اطاعت شعار۔ قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۹	اٰنَآءَ الَّیْلِ: رات کے اوقات، (اٰنَآءٌ) کے معنی اوقات، واحد: اَنْیٌ اور اِنْیٌ ہے۔ (اَلَّیْلُ) کے معنی رات، اس کی جمع: اَللَّیَالِیْ ہے۔
۹	یَحْذَرُ: وہ ڈرتا ہے۔ (یَحْذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَذَرٌ ہے۔
۹	یَرْجُوْا: وہ امید رکھتا ہے۔ (یَرْجُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ہے۔
۹	یَسْتَوِیْ: وہ برابر ہوتا ہے۔ (یَسْتَوِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ مادہ: س و ی ہے۔
۹	یَتَذَکَّرُ: وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ (یَتَذَکَّرُ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔
۱۰	یٰعِبَادِ: اے میرے بندو۔ یہ اصل میں یَاعِبَادِیْ ہے۔ آخر سے یاء متکلم کو حذف کردیا گیا اور کسرہ کو باقی رکھا گیا تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۱۰	یُوَفّٰی: اس کو (یعنی صبر کرنے والوں کو) پورا دیا جائے گا۔ (یُوَفّٰی) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِیَۃٌ ہے۔
۱۳	اِنْ عَصَیْتُ: اگر (بفرض محال) میں نافرمانی کروں۔ یہ جملہ شرطیہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(عَصَیْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عِصْیَانٌ ہے۔
۱۳	یَوْمٍ عَظِیْمٍ: بڑا دن، اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔
۱۶	ظُلَلٌ: سائبان، واحد ظُلَّةٌ ہے۔
۱۶	اِتَّقُوْنِ: تم لوگ مجھ سے ڈرو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ تخفیف کے لئے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۱۷	اِجْتَنَبُوْا الطَّاغُوْتَ: ان لوگوں نے شیطان سے پرہیز کیا (اِجْتَنَبُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔ (الطَّاغُوْتُ) کے معنی شیطان، سرکش، جمع طَوَاغِیْتُ ہے۔
۱۷	اَنَابُوْا: وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کی طرف) رجوع ہوئے۔ (اَنَابُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۱۷	بَشِّرْ عِبَادِ: آپ میرے بندوں کو خوش خبری سنا دیجئے (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔ (عِبَادِ) اصل میں عِبَادِیْ ہے۔ یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۱۸	یَسْتَمِعُوْنَ: وہ لوگ سنتے ہیں (یَسْتَمِعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ اور مادہ س م ع ہے۔
۱۹	حَقَّ عَلَیْهِ: اس پر وہ ثابت ہو گیا (حَقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَقٌّ ہے۔
۱۹	تُنْقِذُ: (کیا) آپ چھڑا سکتے ہیں۔ (تُنْقِذُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْقَاذٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۰	غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ: بنے ہوئے بالاخانے، تعمیر کئے ہوئے بالاخانے (غُرَفٌ) کے معنی بالاخانے، واحد: غُرْفَةٌ ہے۔ (مَبْنِيَّةٌ) بِنَاءٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۲۱	سَلَكَهُ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس (پانی) کو (چشموں میں) داخل فرمایا۔ (سَلَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سُلُوْكٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۲۱	يَنَابِيْعَ: چشمے، سوتے۔ پانی جاری ہونے کی جگہیں، واحد: يَنْبُوْعٌ ہے۔ زَرْعًا: کھیتی، جمع: زُرُوْعٌ ہے۔
۲۱	مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ: اس (کھیتی) کی مختلف قسمیں (مُخْتَلِفٌ) اِخْتِلَافٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے (اَلْوَانٌ) کے معنی قسمیں، رنگ، واحد: لَوْنٌ ہے۔
۲۱	يَهِيْجُ: وہ (کھیتی) خشک ہوجاتی ہے۔ (يَهِيْجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَيْجٌ ہے۔
۲۱	مُصْفَرًّا: زرد، اِصْفِرَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب افعلال سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	حُطَامًا: چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ حَطْمٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔
۲۲	شَرَحَ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کھول دیا۔ (شَرَحَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَرْحٌ ہے۔
۲۲	اَلْقٰسِيَةِ: سخت، قَسَاوَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا: آپس میں ملتی جلتی کتاب۔ یعنی قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ الفاظ اور معانی کے عمدہ ہونے کے اعتبار سے اس کا ایک حصہ دوسرے

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	حصے سے ملتا جلتا ہے۔ (مُتَشَابِهًا) تَشَابُهٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب تفاعل سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	مَثَانِيَ: بار بار دہرائی ہوئی باتیں۔ یعنی وہ مضامین جو بار بار بیان کئے جائیں۔ واحد مَثْنَى ہے۔
۲۳	تَقْشَعِرُّ: وہ (اپنے رب سے ڈرنے والوں کے بدن) کانپ جاتے ہیں۔ (تَقْشَعِرُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر اِقْشِعْرَارٌ ہے۔ اس کے معنی رونگٹے کھڑے ہونا۔
۲۳	جُلُوْدُ: کھالیں۔ واحد جِلْدٌ ہے۔
۲۳	تَلِيْنُ: وہ (کھالیں) نرم ہوجاتی ہیں (تَلِيْنُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لِيْنٌ ہے۔
۲۴	مَنْ يَّتَّقِيْ: جو شخص روک لے۔ جو شخص بچاؤ کرے۔ (يَتَّقِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّقَاءٌ ہے۔
۲۴	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ: تم لوگ کرتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۲۶	اَذَاقَهُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو چکھایا۔ (اَذَاقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔
۲۶	اَلْخِزْيَ: رسوائی، ذلت، باب سمع سے مصدر ہے۔
۲۶	يَتَذَكَّرُوْنَ: وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (يَتَذَكَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۲۸	عِوَجٍ: کجی، ٹیڑھا پن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۲۹	مُتَشَاكِسُوْنَ: ایک دوسرے کی مخالفت کرنے والے۔ باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُتَشَاكِسٌ اور مصدر تَشَاكُسٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۲۹ سَلَمًا: پورا، کامل، سالم۔
۲۹ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا: (کیا) وہ دونوں برابر ہیں حالت کے اعتبار سے۔ (کیا) ان دونوں کی حالت برابر ہے۔ (يَسْتَوِيٰنِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ (مَثَلٌ) کے معنی حالت، جمع: اَمْثَالٌ ہے۔
۳۱ تَخْتَصِمُوْنَ: تم لوگ جھگڑا کرو گے تم لوگ اختلاف کرو گے (تَخْتَصِمُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْتِصَامٌ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَمَنْ اَظْلَمُ پارہ (۲۴)

آیت نمبر
۳۲ اَظْلَمُ: زیادہ ظالم، زیادہ ناانصاف، ظُلْمٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲ كَذَّبَ: اس نے جھٹلایا۔ (كَذَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْذِيْبٌ ہے۔
۳۲ مَثْوًى: ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ، جمع: مَثَاوِیٌ ہے۔
۳۳ صَدَّقَ: اس نے سچ جانا۔ اس نے سچ مانا۔ (صَدَّقَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْدِيْقٌ ہے۔
۳۶ كَافٍ: کافی۔ کفایت کرنے والا، كِفَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصل میں كَافِيٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کردیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گرگئی۔ كَافٍ ہوگیا۔
۳۶ هَادٍ: ہدایت دینے والا۔ هِدَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ یہ اصل میں هَادِيٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۷ ذِی انْتِقَامٍ: بدلہ لینے والا۔ (ذِی) کے معنی والا۔ یہ حالت جر میں ہے (انْتِقَام) باب افتعال سے مصدر ہے۔

۳۸ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ: اس کی تکلیف کو دور کرنے والے (معبودانِ باطل بت وغیرہ) كٰاشِفَاتٌ اسم فاعل جمع مؤنث سالم واحد كَاشِفَةٌ اور مصدر كَشْفٌ

۳۸ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ: اس کی رحمت کو روکنے والے (معبودانِ باطل بت وغیرہ) (مُمْسِكَاتٌ) اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد مُمْسِكَةٌ اور مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔

۴۰ يُخْزِيْهِ: وہ (یعنی ایسا عذاب جو) اس کو رسوا کردے گا۔ (يُخْزِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۰ يَحِلُّ: وہ (عذاب) اترے گا۔ (يَحِلُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَلٌّ اور حُلُوْلٌ ہے۔

۴۰ مُقِيْمٌ: دائم، دائمی، اِقَامَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۴۱ وَكِيْلٍ: ذمہ دار، نگہبان۔ وَكَالَةٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۴۲ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ: وہ (اللہ تعالیٰ) جانوں کو قبض کرتا ہے۔ (يَتَوَفّٰی) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّیْ ہے۔ (الْاَنْفُسُ) کے معنی جانیں۔ واحد نَفْسٌ ہے۔

۴۳ شُفَعَآءُ: سفارش کرنے والے۔ واحد شَفِيْعٌ ہے۔

۴۵ اِشْمَاَزَّتْ: وہ (ایمان نہ رکھنے والوں کے دل) رک جاتے ہیں۔ وہ نفرت کرنے لگتے ہیں۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ (اِشْمَاَزَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْمِئْزَازٌ۔

۴۵ يَسْتَبْشِرُوْنَ: وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں (يَسْتَبْشِرُوْنَ) باب استفعال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔

۴۶ فَاطِرَ: پیدا کرنے والا۔ فَطْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۷ لَافْتَدَوْا بِهٖ: تو ضرور وہ لوگ ان تمام چیزوں کو فدیہ میں دے دیتے۔ تو ضرور وہ لوگ اپنے چھڑانے میں سب چیزیں دے ڈالتے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (افْتَدَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتِدَاءٌ ہے۔ (بِهٖ) اس میں (ہ) ضمیر کا مرجع مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ ہے۔

۴۷ بَدَا لَهُمْ: ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ ان کے سامنے پیش آئے گا۔ (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (لَهُمْ) اس میں لام حرف جر اور هُمْ ضمیر مجرور ہے۔

۴۷ يَحْتَسِبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں (وہ لوگ گمان کرتے تھے) (يَحْتَسِبُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِحْتِسَابٌ ہے۔

۴۸ حَاقَ بِهِمْ: وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ ہے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔

۴۹ اِذَا خَوَّلْنٰهُ: جب ہم اس کو (کوئی نعمت) عطا فرما دیتے ہیں۔ (خَوَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَخْوِيْلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ: (ان کے عمل نے) ان کو فائدہ نہیں دیا (اُن کی کاروائی)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اُن کے کام نہیں آئی۔ (مَآ اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۵۲	یَبْسُطُ الرِّزْقَ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) رزق کو کشادہ کرتا ہے۔ یعنی زیادہ رزق دیتا ہے۔ (یَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر بَسْطٌ ہے۔
۵۲	یَقْدِرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ رزق کو) تنگ کرتا ہے، یعنی کم رزق دیتا ہے۔ (یَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۵۳	اَسْرَفُوْا: ان لوگوں نے (اپنی جانوں پر) زیادتی کی۔ (اَسْرَفُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۵۳	لَاتَقْنَطُوْا: تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) ناامید مت ہو (لَاتَقْنَطُوْا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَنَطٌ اور قُنُوْطٌ ہے۔
۵۴	اَنِيْبُوْا: تم لوگ (اپنے پروردگار کی طرف) رجوع ہو جاؤ۔ (اَنِيْبُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔
۵۴	اَسْلِمُوْا: تم لوگ فرماں برداری کرو۔ (اَسْلِمُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْلَامٌ ہے۔
۵۵	بَغْتَۃً: اچانک، یکا یک، ترکیب میں حال واقع ہے۔
۵۶	فَرَّطْتُّ: میں نے کوتاہی کی (فَرَّطْتُّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَفْرِيْطٌ ہے۔
۵۶	فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں (تفسیر جلالین) جَنْبٌ کے معنی جہت، جانب، یہاں اس سے مراد فرماں برداری ہے۔ اس کی جمع اَجْنَابٌ اور جُنُوْبٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۶	السَّاخِرِیْنَ: ہنسی کرنے والے، اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: سَاخِرٌ اور مصدر سُخْرٌ ہے۔
۵۸	کَرَّۃً: لوٹنا، پھرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۶۰	مُسْوَدَّۃً: سیاہ۔ باب افعلال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے۔
۶۰	مَثْوًی: ٹھکانا۔ ثُوِیٌّ مصدر سے ظرف مکان ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ ہے۔
۶۱	بِمَفَازَتِهِمْ: ان کی کامیابی کے ساتھ، ان کی کامیابی کی جگہ میں (مَفَازَۃٌ) کے معنی کامیابی اور کامیابی کی جگہ۔ اس کا مادہ: ف و ز ہے۔
۶۳	مَقَالِیْدُ: کنجیاں، اس کا واحد: مِقْلَادٌ ہے۔
۶۴	تَاْمُرُوْنِیْ: تم لوگ مجھے حکم کررہے ہو۔ یہ اصل میں تَاْمُرُوْنَنِیْ ہے۔ (تَاْمُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۶۵	لَیَحْبَطَنَّ: وہ (تمہارا عمل) ضرور غارت ہوجائے گا۔ (لَیَحْبَطَنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَبْطٌ ہے۔
۶۷	مَاقَدَرُوا اللّٰهَ: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عظمت نہیں پہچانی (مَاقَدَرُوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔
۶۷	قَبْضَتُهٗ: اس کی یعنی اللہ تعالیٰ کی مٹھی۔ (قَبْضَۃٌ) کے معنی مٹھی۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: اللہ تعالیٰ ہے۔
۶۷	مَطْوِیّٰتٌ: (تمام آسمان) لپٹے ہوئے۔ طَیٌّ مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مَطْوِیَّۃٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶۸ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ: صور میں پھونکا جائے گا۔ صور میں پھونک ماری جائے گی (نُفِخَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔ (اَلصُّوْرُ) حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صور کیا چیز ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ" ایک نرسنگا ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

۶۸ صَعِقَ: وہ بے ہوش ہو جائے گا، یعنی آسمان اور زمین کے تمام رہنے والوں پر موت طاری ہو جائے گی (تفسیر جلالین) (صَعِقَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَعْقٌ اور صَعْقٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔

۶۸ قِیَامٌ: کھڑے ہونے والے۔ واحد: قَائِمٌ ہے۔ اور اس کا مصدر بھی قِیَامٌ ہے۔

۶۹ اَشْرَقَتْ: وہ (زمین) روشن ہو جائے گی۔ (اَشْرَقَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْرَاقٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔

۶۹ جِایْءَ بِالنَّبِیّٖنَ: پیغمبر (اور گواہ) لائے جائیں گے (جِایْءَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَیْءٌ اور جَیْئَةٌ اور مَجِیْءٌ ہے، باء حرفِ جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔

۷۰ وُفِّیَتْ: (ہر شخص کو) پورا پورا دیا جائے گا۔ (وُفِّیَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِیَةٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷۱ سِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا: کافر لوگ ہانکے جائیں گے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (سِیْقَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَوْقٌ ہے۔

۷۱ زُمَرًا: گروہ گروہ، جماعت جماعت، واحد: زُمْرَةٌ ہے۔

۷۱ خَزَنَتُهَا: اس (جہنم) کے محافظ (فرشتے) اس (جہنم) کے داروغہ۔ (خَزَنَةٌ) کا واحد: خَازِنٌ ہے۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے اس کا مرجع: جہنم ہے۔

۷۳ طِبْتُمْ: تم لوگ پاکیزہ ہو (ترجمہ شیخ الہند) کیوں کہ گناہوں کے میل کچیل سے پاک ہوگئے۔ تم لوگ مزے میں رہو (ترجمہ حضرت تھانوی) کیوں کہ تمہیں دائمی کامیابی حاصل ہوگئی (طِبْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طِیْبٌ ہے۔

۷۴ اَوْرَثَنَا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ہم کو مالک بنادیا۔ (اَوْرَثَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْرَاثٌ ہے (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۴ نَتَبَوَّاُ: ہم لوگ ٹھہریں۔ ہم لوگ قیام کریں۔ (نَتَبَوَّاُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبَوُّءٌ ہے۔

۷۵ حَآفِّیْنَ: گھیرنے والے۔ حَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: حَافٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

سورۂ مؤمن مکی ہے۔ اس سورت کا دوسرا نام سورۂ غافر ہے۔ یہ قرآن کریم کی چالیسویں (۴۰) سورت ہے، سورۂ مؤمن سے سورۂ احقاف تک سات سورتیں حٰم سے شروع ہوتی ہیں۔ ان کو آلِ حٰم یا حوامیم کہا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آلِ حٰم دیباج القرآن ہے۔ دیباج ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں۔ یہاں دیباج سے مراد زینت ہے۔ اور حضرت مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کو عرائس یعنی دلہنیں کہا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک مغز اور خلاصہ ہوتا ہے۔ قرآن کا خلاصہ آلِ حٰم یا حَوَامِیْمُ ہیں (معارف القرآن) اس سورت میں سب سے پہلے قرآنِ کریم کی حقانیت کا بیان ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بعض صفات حمیدہ کا ذکر ہے۔ پھر جہنم میں داخل ہونے کے بعد کافروں کے کچھ حالات، پھر توحید کی تاکید اور کفر پر تہدید (دھمکی) ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کا مضمون اور اہل ضلالت پر ملامت کا تذکرہ ہے۔

آیت نمبر	
۱	حٰمٓ: یہ حروف مقطعات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔
۳	غَافِرِ الذَّنْبِ: گناہ بخشنے والا، (غَافِرٌ) مَغْفِرَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (الذَّنْبُ) کے معنی گناہ۔ جمع: ذُنُوْبٌ ہے۔
۳	قَابِلِ التَّوْبِ: توبہ قبول کرنے والا، (قَابِلٌ) قُبُوْلٌ مصدر سے اسم فاعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	واحد مذکر ہے۔ (اَلتَّوْبُ) کے معنی توبہ۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳	شَدِیْدِ الْعِقَابِ: سخت سزا دینے والا (شَدِیْدٌ) کے معنی سخت۔ جمع: اَشِدَّآءُ اور شِدَادٌ ہے۔ (اَلْعِقَابُ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے معنی سزا دینا۔
۳	ذِی الطَّوْلِ: قدرت والا، طاقت والا (ذِیْ) کے معنی والا۔ یہ حالتِ جر میں ہے۔ حالتِ رفع میں ذُوْ استعمال ہوتا ہے۔ (طَوْلٌ) کے معنی قدرت، طاقت۔
۳	اَلْمَصِیْرُ: لوٹنا، پھر جانا، منتقل ہونا۔ یہ مصدر میمی ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	مَا یُجَادِلُ: وہ جھگڑتا نہیں ہے۔ (مَا یُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَۃٌ ہے۔
۴	لَایَغْرُرْكَ: آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے (لَایَغْرُرْ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ۔
۴	تَقَلُّبُهُمْ: ان کا چلنا پھرنا۔ (تَقَلُّبٌ) باب تفعل سے مصدر ہے۔ اس کے معنی چلنا پھرنا۔
۵	اَلْاَحْزَابُ: جماعتیں، گروہ، فرقے۔ واحد: حِزْبٌ ہے۔
۵	هَمَّتْ: اس نے (ہر امت نے) ارادہ کیا۔ (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمٌّ ہے۔
۵	لِیُدْحِضُوْا بِهٖ: تاکہ وہ (کافر لوگ) اس (باطل) کے ذریعہ مٹادیں۔ (لِیُدْحِضُوْا) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِدْحَاضٌ ہے، لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا (بِهٖ) اس میں (ہ) ضمیر مجرور کا مرجع: بَاطِلٌ ہے۔
۵	عِقَابِ: میری سزا، یعنی میری طرف سے ان کو سزا دینا (عِقَاب) اصل میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(عِقَابِیْ) ہے۔ تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۶	حَقَّتْ: وہ (یعنی آپ کے پروردگار کی بات) ثابت ہو گئی۔ (حَقَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَقٌّ ہے۔
۷	یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ: وہ (فرشتے) عرش (الٰہی) کو اٹھا رہے ہیں، عرشِ الٰہی کو اٹھانے والے فرشتے اس وقت چار ہیں۔ قیامت کے دن آٹھ ہو جائیں گے۔ (یَحْمِلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔ (الْعَرْشُ) کے معنی تخت، جمع عُرُوْشٌ ہے۔
۷	وَسِعْتَ: آپ وسیع ہو گئے۔ آپ نے احاطہ کر لیا۔ (وَسِعْتَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سَعَۃٌ اور سِعَۃٌ ہے۔
۷	قِهِمْ: آپ ان (ایمان والوں) کو بچا لیجئے۔ (قِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَقْیٌ اور وِقَایَۃٌ ہے (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر مفعول ہے۔
۹	مَنْ تَقِ: جس کو آپ بچا لیں۔ (تَقِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَقْیٌ اور وِقَایَۃٌ ہے۔ (تَقِ) اصل میں تَقِیْ ہے مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہو گئی ہے۔
۱۰	یُنَادَوْنَ: ان (کافروں) کو پکارا جائے گا۔ (یُنَادَوْنَ) باب مفاعلہ سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۱۰	مَقْتُ اللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کی بے زاری، اللہ تعالیٰ کی نفرت (مَقْتٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی بغض رکھنا، نفرت کرنا۔
۱۰	تُدْعَوْنَ: تم لوگ بلائے جاتے ہو (تم لوگ بلائے جاتے تھے) (تُدْعَوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۱	اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ: آپ نے ہم کو دو مرتبہ مردہ رکھا۔ آپ نے ہم کو دو مرتبہ موت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

عطا فرمائی۔ یعنی ایک مرتبہ پیدائش سے پہلے کہ ہم بے جان نطفہ کی صورت میں تھے۔ اور دوسری مرتبہ دنیا میں مقررہ عمر پوری ہونے کے بعد موت عطا فرمائی (اَمَتَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِمَاتَۃٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۱ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ: آپ نے ہم کو دو مرتبہ زندگی عطا فرمائی۔ یعنی ایک مرتبہ دنیا کی زندگی، اور دوسری مرتبہ آخرت کی زندگی (اَحْیَیْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِحْیَاءٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۱ اِعْتَرَفْنَا: ہم نے اقرار کیا (اِعْتَرَفْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتِرَافٌ ہے۔

۱۳ مَایَتَذَکَّرُ: وہ نصیحت حاصل نہیں کرتا ہے۔ (یَتَذَکَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔

۱۳ یُنِیْبُ: وہ رجوع ہوتا ہے۔ (یُنِیْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔

۱۵ یُلْقِی الرُّوْحَ: وہ بھید کی بات اتارتا ہے۔ وہ وحی بھیجتا ہے۔ (یُلْقِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (الرُّوْحُ) یہاں اس سے مراد "وحی" ہے (تفسیر جلالین)

۱۵ یَوْمَ التَّلَاقِ: ملاقات کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (التَّلَاقِ) اصل میں تلاقی باب تفاعل سے ہے۔ آخر سے یاء تخفیف کے لئے حذف کردی گئی۔ اس کے معنی ایک دوسرے سے ملاقات کرنا۔

۱۶ بَارِزُوْنَ: نکلنے والے، ظاہر ہونے والے، بُرُوْزٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد بَارِزٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶ لَا يَخْفٰى: وہ پوشیدہ نہیں رہے گی۔ وہ چھپی نہیں رہے گی۔ (لَا يَخْفٰى) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَفَاءٌ ہے۔

۱۸ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ: قریب آنے والی مصیبت کا دن (بیان القرآن) اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ اَلْاٰزِفَةُ اَزَفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ: جس وقت دل پہنچیں گے گلوں کو (ترجمہ شیخ الہند) جس وقت کلیجے منہ کو آجائیں گے (ترجمہ حضرت تھانویؒ) (اَلْقُلُوْبُ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل، (اَلْحَنَاجِرُ) کے معنی گلے، نرخرے، حلق، واحد: حَنْجَرَةٌ ہے۔

۱۸ كَاظِمِيْنَ: غصہ کو ضبط کرنے والے، غم کی وجہ سے گھٹ جانے والے۔ كَظْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: كَاظِمٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ حَمِيْمٍ: دوست۔ جمع: اَحِمَّآءُ ہے۔

۱۸ شَفِيْعٍ يُّطَاعُ: سفارشی جس کی بات مانی جائے۔ (شَفِيْعٌ) سفارش کرنے والا۔ شَفَاعَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: شُفَعَآءُ ہے۔ (يُطَاعُ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطَاعَةٌ ہے۔

۱۹ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ: آنکھوں کی خیانت، آنکھوں کی چوری۔ (خَآئِنَةَ) خِيَانَةٌ کے معنی میں ہے۔ یہ ان مصادر میں سے ہے جو اسم فاعل واحد مؤنث فاعلۃ کے وزن پر آتے ہیں۔ اس کا مادہ: خ و ن ہے۔

۱۹ مَا تُخْفِى: جو (سینے) چھپاتے ہیں یعنی جو سینوں میں چھپا ہوا ہے (مَا) اسم موصول ہے۔ (تُخْفِى) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْفَاءٌ ہے۔
۲۰	اللّٰهُ يَقْضِىْ: اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے۔ (يَقْضِىْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۲۱	اٰثَارًا: نشانات، نشانیاں۔ واحد: اَثَرٌ ہے۔
۲۱	وَاقٍ: بچانے والا، وِقَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ وَاقٍ اصل میں وَاقِىٌ فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔
۲۴	فِرْعَوْنَ: پارہ (۹) سورۂ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھئے۔
۲۴	هَامَانَ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون مصر کا وزیر اعظم اور اس کا بہت معتمد تھا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سخت ترین دشمن تھا۔ جو ہر وقت سازش میں لگا رہتا تھا۔
۲۴	قَارُوْنَ: پارہ (۲۰) سورۂ قصص آیت (۷۶) میں دیکھئے۔
۲۵	اِسْتَحْيُوْا: تم لوگ باقی رکھو۔ تم لوگ زندہ رہنے دو۔ (اِسْتَحْيُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِحْيَاءٌ ہے۔
۲۵	كَيْدُ: داؤ، تدبیر، حیلہ، جمع: كُيُوْدٌ ہے۔
۲۶	ذَرُوْنِىْ: تم لوگ مجھے چھوڑو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ اس کے معنی چھوڑنا، اس معنی میں مضارع، امر، نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔
۲۷	عُذْتُ: میں نے (اپنے اور تمہارے پروردگار کی) پناہ لی۔ (عُذْتُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَوْذٌ ہے۔
۲۸	يَكْتُمُ: وہ (اپنے ایمان کو) چھپاتا ہے (وہ چھپاتا تھا) (يَكْتُمُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَتْمٌ ہے۔
۲۸	مُسْرِفٌ: حد سے گزرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اس کا مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۲۹	ظٰهِرِيْنَ: غالب ہونے والے۔ ظُهُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد ظَاهِرٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۹	بَأْسِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا عذاب۔ (بَأْسٌ) کے معنی عذاب۔
۲۹	سَبِيْلَ الرَّشَادِ: بھلائی کا راستہ۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، جمع سُبُلٌ ہے۔ (الرَّشَادُ) کے معنی بھلائی، ہدایت۔
۳۲	يَوْمَ التَّنَادِ: پکار کا دن، فریاد کا دن، اس سے مراد قیامت کا دن ہے (التَّنَادِ) باب تفاعل سے مصدر ہے، اس کے معنی ایک دوسرے کو پکارنا، یہ اصل میں التَّنَادُیُ ہے۔ یاء کی مناسبت کی وجہ سے دال کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا، اور تخفیف کے لئے آخر سے یاء کو حذف کر دیا گیا۔ التَّنَادِ ہو گیا۔
۳۳	تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ: تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے۔ (تُوَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (مُدْبِرِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُدْبِرٌ اور مصدر اِدْبَارٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۳۳	عَاصِمٍ: بچانے والا۔ عَصْمٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	هَادٍ: ہدایت دینے والا۔ هِدَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۴	مُرْتَابٌ: شک کرنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِرْتِيَابٌ ہے۔
۳۵	مَقْتًا: بے زاری، ناراضگی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳۵	يَطْبَعُ: وہ (اللہ تعالیٰ) مہر لگا دیتا ہے۔ (يَطْبَعُ) باب فتح سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔
۳۵	جَبَّارٍ: سرکش، ظالم۔ جَبْرٌ سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۳۶	اِبْنِ: تو بنا، تو تعمیر کر۔ (اِبْنِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بِنَاءٌ ہے۔
۳۶	صَرْحًا: بلند عمارت، جمع: صُرُوْحٌ ہے۔
۳۶	اَلْاَسْبَابَ: راستے، واحد: سَبَبٌ ہے۔
۳۷	اَطَّلِعَ: میں جھانک کر دیکھوں۔ (اَطَّلِعَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔
۳۷	صُدَّ: وہ روک دیا گیا۔ (صُدَّ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳۷	تَبَابٍ: تباہی، بربادی۔ ہلاکت، باب نصر سے مصدر ہے۔
۳۸	اِتَّبِعُوْنِ: تم لوگ میری پیروی کرو۔ (اِتَّبِعُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (ن) اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۹	دَارُ الْقَرَارِ: ٹھہرنے کا گھر، ٹھہرنے کا مقام، ہمیشہ رہنے کی جگہ۔ (دَارٌ) کے معنی گھر، جمع: دُوْرٌ اور دِيَارٌ ہے۔ (اَلْقَرَارُ) باب ضرب سے مصدر ہے معنی ٹھہرنا۔ ثابت ہونا۔
۴۳	لَاجَرَمَ: یقینی بات، لازمی بات، (جَرَمٌ) کے معنی خطاء اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی کے ساتھ (لَاجَرَمَ) کا لفظ کبھی یقین اور کبھی قسم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۴۳	مَرَدَّنَا: ہمارا لوٹنا، ہماری واپسی۔ (مَرَدٌّ) مصدر میمی حالت نصب میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۳ اَلْمُسْرِفِیْنَ: حد سے گذرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مصدر اِسْرَاف ہے۔

۴۴ اُفَوِّضُ: میں سپرد کرتا ہوں (اُفَوِّضُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، مصدر تَفْوِیْض ہے۔

۴۵ فَوَقٰهُ اللّٰهُ: پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو (موسیٰ علیہ السلام کو) بچالیا (وَقٰهُ) وَقٰی باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر وِقَایَۃٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۵ مَکَرُوْا: ان لوگوں نے تدبیریں کیں۔ ان لوگوں نے داؤ کئے۔ (مَکَرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَکْرٌ ہے۔

۴۵ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ: فرعون والوں کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیْقٌ ہے معنی احاطہ کرنا، گھیر لینا۔

۴۶ یُعْرَضُوْنَ: وہ لوگ (آگ کے) سامنے لائے جاتے ہیں۔ وہ لوگ (آگ) کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ (یُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔

۴۶ غُدُوًّا وَّعَشِیًّا: صبح وشام۔ (غُدُوًّا) ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد غُدْوَۃٌ ہے۔ (عَشِیًّا) ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد عَشِیَّۃٌ ہے۔

۴۷ یَتَحَاجُّوْنَ: وہ لوگ (کفار) جھگڑا کریں گے۔ (یَتَحَاجُّوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَاجٌّ جو اصل میں تَحَاجُجٌ ہے۔

۴۷ تَبَعًا: پیروی کرنے والے، اتباع کرنے والے۔ واحد تَابِعٌ ہے۔

۴۷ مُغْنُوْنَ: دور کرنے والے۔ ہٹانے والے۔ اِغْنَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُغْنٍ ہے۔

۴۷ نَصِيْبًا: حصہ۔ جمع نُصُبٌ، اَنْصِبَةٌ اور اَنْصِبَاءُ ہے۔

۴۹ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ: جہنم کے داروغہ، جہنم کے نگراں (فرشتے) (خَزَنَةٌ) کا واحد خَازِنٌ ہے۔

۵۱ اَلْاَشْهَادُ: گواہی دینے والے۔ واحد شَاهِدٌ ہے۔

۵۵ اَلْعَشِيِّ: شام۔ واحد عَشِيَّةٌ ہے۔

۵۵ اَلْاِبْكَارِ: صبح۔ باب افعال سے مصدر ہے۔

۵۶ يُجَادِلُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ (يُجَادِلُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔

۵۸ مَا يَسْتَوِيْ: وہ برابر نہیں ہوتا ہے۔ (يَسْتَوِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔

۵۸ اَلْمُسِيْءُ: بدکار، برا کام کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِسَاءَةٌ ہے۔

۶۰ اُدْعُوْنِيْ: تم مجھ سے دُعا کرو۔ (اُدْعُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم، مفعول بہ ہے۔

۶۰ اَسْتَجِبْ: میں قبول کروں گا (اَسْتَجِبْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۰ دَاخِرِيْنَ: ذلیل، رسوا، دُخُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد دَاخِرٌ ہے۔

۶۱ لِتَسْكُنُوْا: تاکہ تم آرام کرو۔ (تَسْكُنُوْا) باب نصر سے فعل مضارع

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُکُوْنٌ ہے، لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۶۱ مُبْصِرًا: دیکھنے والا، روشن، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر مصدر اِبْصَارٌ۔

۶۲ تُؤْفَكُوْنَ: تم لوگ پھرے جارہے ہو۔ (تُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْكٌ ہے۔

۶۳ يَجْحَدُوْنَ: وہ لوگ انکار کرتے ہیں۔ (يَجْحَدُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جُحُوْدٌ ہے۔

۶۴ قَرَارًا: ٹھہرنے کی جگہ۔ یہ باب ضرب اور سمع سے مصدر ہے، اسم ظرف کے معنی میں ہے۔

۶۴ بِنَآءً: چھت، عمارت، جمع: اَبْنِيَةٌ ہے۔

۶۴ صَوَّرَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورت بنائی (صَوَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْوِيْرٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۴ اَحْسَنَ صُوَرَكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورتیں اچھی بنائیں۔ (اَحْسَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْسَانٌ ہے (صُوَرٌ) کے معنی صورتیں۔ واحد: صُوْرَةٌ ہے۔

۶۴ تَبٰرَكَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت مبارک ہے۔ (تَبٰرَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَارُكٌ ہے۔

۶۵ اَلْحَيُّ (ازل سے ابد تک) زندہ رہنے والا۔ حَيَاةٌ مصدر سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۷ نُطْفَةٍ: منی کا قطرہ۔ جمع: نُطَفٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

عَلَقَةٍ: جما ہوا خون۔ جمع عَلَق ہے۔

۶۷ لِتَبْلُغُوْا اَشُدَّكُمْ: تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ (لِتَبْلُغُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بُلُوْغ ہے۔ (اَشُدٌّ) کے معنی جوانی، زور، کمال عقل۔

۶۷ شُيُوْخًا: بوڑھے، واحد شَيْخٌ ہے۔

۶۷ يُتَوَفّٰى: اس کو موت دی جاتی ہے۔ (يُتَوَفّٰى) باب تفعل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفِّي ہے۔

۷۱ اَلْاَغْلٰلُ: طوقیں۔ واحد غُلٌّ ہے۔

۷۱ اَعْنَاقِهِمْ: ان کی گردنیں۔ (اَعْنَاق) کے معنی گردنیں۔ واحد عُنُق ہے۔

۷۱ اَلسَّلٰسِلُ: زنجیریں۔ واحد سِلْسِلَةٌ ہے۔

۷۱ يُسْحَبُوْنَ: وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے۔ (يُسْحَبُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَحْبٌ ہے۔

۷۲ يُسْجَرُوْنَ: وہ لوگ (آگ میں) جھونک دیئے جائیں گے (يُسْجَرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَجْرٌ ہے۔

۷۵ كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ: تم لوگ (ناحق) خوش ہوتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ) باب سمع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَرَحٌ ہے۔

۷۵ كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ: تم لوگ اتراتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ) باب سمع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَرَحٌ ہے۔

۷۶ مَثْوٰى: ٹھکانا۔ ثُوِيٌّ مصدر سے مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم ظرف ہے، جمع: مَثَاوِي ہے۔

۷۷ اِمَّا نُرِيَنَّكَ: اگر ہم آپ کو دکھلا دیں۔ (اِمَّا) اصل میں اِنْ شرطیہ اور مازائدہ سے مرکب ہے (نُرِيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۷ نَتَوَفَّيَنَّكَ: (اگر) ہم آپ کو وفات دیدیں۔ (نَتَوَفَّيَنَّ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوَفِّی ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۸ قَصَصْنَا: ہم نے بیان کیا۔ (قَصَصْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ ہے۔

۷۸ قُضِیَ: اس کا فیصلہ کردیا جائے گا (قُضِیَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔ جواب شرط واقع ہے۔

۷۸ اَلْمُبْطِلُوْنَ: باطل والے، اہل باطل، جھوٹے لوگ۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُبْطِلٌ اور مصدر اِبْطَالٌ ہے۔

۷۹ اَلْاَنْعَامَ: چوپائے، مویشی، واحد: نَعَمٌ ہے۔

۸۰ اَلْفُلْكِ: کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے آتا ہے۔

۸۰ تُحْمَلُوْنَ: تم لوگ لادے جاتے ہو، تم لوگ لدے پھرتے ہو (تُحْمَلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَمْلٌ ہے۔

۸۲ اٰثَارًا: نشانیاں۔ واحد: اَثَرٌ ہے۔

۸۲ کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ: وہ لوگ کمائی کرتے تھے۔ (کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کَسْبٌ ہے۔

۸۳ حَاقَ بِهِمْ: ان کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیْقٌ ہے۔

۸۴ بَاْسَنَا: ہمارا عذاب (بَاْسٌ) کے معنی عذاب (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ۔

۸۵ قَدْ خَلَتْ: وہ (اللہ تعالیٰ کی سنت) گذر گئی، وہ (اللہ تعالیٰ کا طریقہ) گذر گیا باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَہ

سورہ حٰم سجدہ مکی ہے۔اس میں چون (۵۴) آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۳ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ: اس کی آیتیں واضح کردی گئی ہیں۔اس کی آیتیں کھول کر بیان کردی گئی ہیں۔(فُصِّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَفْصِیْلٌ ہے۔

۴ بَشِیْرًا: خوش خبری سنانے والا، بُشْرٌ مصدر سے فعیلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔اس آیتِ کریمہ میں یہ لفظ قرآنِ کریم کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۴ نَذِیْرًا: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔جمع: نُذُرٌ ہے۔یہ لفظ قرآنِ کریم کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۵ اَکِنَّةٌ: پردے۔واحد: کِنَانٌ ہے۔

۵ وَقْرٌ: بوجھ، ڈاٹ، بہراپن۔

۵ حِجَابٌ: پردہ، آڑ۔جمع: حُجُبٌ ہے۔

۶ اِسْتَقِیْمُوْا: تم لوگ سیدھے رہو۔تم لوگ درست رہو۔(اِسْتَقِیْمُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔

۸ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: جو موقوف نہ ہو۔جو منقطع نہ ہو۔(مَمْنُوْنٌ) باب نصر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر مَنٌّ ہے۔

۹ اَنْدَادًا: شریک ہونے والے، واحد: نِدٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۰	رَوَاسِیَ: مضبوط پہاڑ، واحد: رَاسِیَۃٌ ہے۔
۱۰	قَدَّرَ فِیْھَا اَقْوَاتَھَا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس (زمین) میں اس کی غذائیں تجویز کردیں۔ (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے (اَقْوَاتٌ) کے معنی غذائیں، خوراکیں، واحد: قُوْتٌ ہے۔
۱۱	اِسْتَوٰی: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ارادہ فرمایا۔ اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) توجہ فرمائی۔ (اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۱۱	دُخَانٌ: دھواں۔ جمع: اَدْخِنَۃٌ ہے۔
۱۱	اِئْتِیَا: تم دونوں آؤ۔ (اِئْتِیَا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین دونوں سے خطاب فرمایا ہے۔
۱۱	طَوْعًا اَوْ کَرْھًا: خوشی سے یا ناخوشی سے۔ (طَوْعًا) باب نصر سے مصدر ہے۔ یہاں حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (کَرْھًا) باب سمع سے مصدر ہے۔ یہاں حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۲	قَضٰھُنَّ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو (سات آسمان) بنادیئے۔ (قَضٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔ (ھُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	اَلسَّمَآءَ الدُّنْیَا: قریب والا آسمان (سَمَاءٌ) کے معنی آسمان جمع: سَمٰوٰتٌ (دُنْیَا) دُنُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے، دُنُوٌّ کے معنی قریب ہونا۔
۱۲	مَصَابِیْحُ: چراغ، واحد: مِصْبَاحٌ ہے۔
۱۲	تَقْدِیْرُ: تجویز کیا ہوا۔ مقرر کیا ہوا۔ یہ مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳ أَنْذَرْتُكُمْ: میں نے تم کو ڈرایا۔ (أَنْذَرْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

۱۳ صٰعِقَةً: عذاب، آفت، جمع: صَوَاعِقُ ہے۔

۱۶ رِيْحًا صَرْصَرًا: تخت ہوا۔ (رِيْحٌ) کے معنی ہوا۔ جمع: رِيَاحٌ ہے۔

۱۶ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ: منحوس دن (اَيَّامٌ) کے معنی دن، واحد: يَوْمٌ ہے (نَحِسَاتٌ) نحوست والی چیزیں۔ واحد: نَحِسَةٌ ہے۔

۱۶ عَذَابَ الْخِزْيِ: رسوائی کا عذاب (خِزْيٌ) کے معنی رسوائی۔

۱۶ اَخْزٰى: زیادہ رسوا کرنے والا، خِزْيٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷ اِسْتَحَبُّوْا: ان لوگوں نے پسند کیا۔ (اِسْتَحَبُّوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْبَابٌ ہے۔

۱۷ صٰعِقَةُ: کڑک، آفت، جمع: صَوَاعِقُ ہے۔

۱۷ اَلْعَذَابِ الْهُوْنِ: ذلت والا عذاب، رسوائی والا عذاب (اَلْهُوْنُ) ذلت، رسوائی۔ باب نصر سے مصدر ہے اور صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔

۱۹ يُوْزَعُوْنَ: وہ لوگ روکے جائیں گے، ان کی جماعتیں بنائی جائیں گی۔ (يُوْزَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْعٌ۔

۲۰ سَمْعُهُمْ: ان کے کان۔ (سَمْعٌ) کے معنی کان۔ جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔ یہاں سَمْعٌ، اَسْمَاعٌ کے معنی میں ہے۔

۲۰ اَبْصَارُهُمْ: ان کی آنکھیں (اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں۔ واحد: بَصَرٌ ہے۔

۲۰ جُلُوْدُهُمْ: ان کی کھالیں۔ (جُلُوْدٌ) کے معنی کھالیں۔ واحد: جِلْدٌ ہے۔

۲۱ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ہم کو گویائی عطا فرمائی (اَنْطَقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْطَاقٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

متکلم، مفعول بہ ہے۔

۲۱ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ: اس نے ہر (گویا یعنی بولنے والی) چیز کو گویائی عطا فرمائی۔ (اَنْطَقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْطَاقٌ ہے۔

۲۲ كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ: تم لوگ چھپاتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِتَارٌ ہے۔

۲۳ اَرْدٰىكُمْ: اس نے (یعنی تمہارے گمان نے) تم کو برباد کیا۔ (اَرْدٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْدَاءٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۴ اِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا: اگر وہ لوگ منانا چاہیں۔ اگر وہ لوگ رضامندی چاہیں۔ (يَسْتَعْتِبُوْا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْتَابٌ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۴ الْمُعْتَبِيْنَ: خوش کئے ہوئے لوگ۔ منائے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُعْتَبٌ اور مصدر اِعْتَابٌ ہے۔

۲۵ قَيَّضْنَا: ہم نے مقرر کر دیئے (قَيَّضْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْيِيْضٌ ہے۔

۲۵ قُرَنَآءَ: ساتھ رہنے والے۔ ان سے مراد شیاطین ہیں۔ واحد قَرِيْنٌ ہے۔

۲۵ زَيَّنُوْا: ان لوگوں نے خوبصورت بنا دیا۔ (زَيَّنُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَزْيِيْنٌ ہے۔

۲۶ اِلْغَوْا: تم لوگ شور وغل کرو، تم لوگ بک بک کرو۔ (اِلْغَوْا) باب فتح اور سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَغْيٌ اور لَغَايَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۷	لَنُذِيقَنَّ: ہم ضرور چکھائیں گے۔ (لَنُذِيقَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم مصدر اِذَاقَة ہے۔
۲۹	اَرِنَا: آپ ہم کو دکھلا دیجئے۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَةٌ ہے۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۲۹	اَضَلّٰنَا: ان دونوں (شیطان اور انسان) نے ہم کو گمراہ کیا۔ (اَضَلَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ ہے۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۲۹	الْاَسْفَلِيْنَ: سب سے نیچے والے لوگ۔ بہت ذلیل ہونے والے لوگ، اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَسْفَلُ ہے۔ اس کا مصدر سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے۔ باب نصر اور سمع اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۰	اِسْتَقَامُوْا: وہ لوگ قائم رہے، وہ لوگ جمے رہے (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَةٌ ہے۔
۳۰	تَتَنَزَّلُ: وہ (فرشتے) اترتے ہیں۔ (تَتَنَزَّلُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَنَزُّلٌ ہے۔
۳۰	اَبْشِرُوْا: تم خوش ہو جاؤ۔ (اَبْشِرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْشَارٌ ہے۔
۳۰	تُوْعَدُوْنَ: تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (تُوْعَدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَعْدٌ اور عِدَةٌ ہے۔
۳۱	اَوْلِيٰٓؤُكُمْ: تمہارے دوست، تمہارے رفیق (اَوْلِيَاءُ) کے معنی دوست، رفیق، واحد: رَفِيْقٌ ہے،
۳۱	مَا تَشْتَهِيْٓ: جو (تمہارا جی) چاہے (مَا) اسم موصول ہے (تَشْتَهِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۱ مَا تَدَّعُوْنَ: جو تم مانگو گے۔ جو تم طلب کرو گے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (تَدَّعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدِّعَاءٌ ہے جو اصل میں اِدْتِعَاءٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۳۲ نُزُلًا: مہمانی، ضیافت۔ یعنی جنت میں اعزاز و اکرام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں ملیں گی، جس طرح مہمانوں کو ملتی ہیں۔

۳۴ لَا تَسْتَوِی: وہ (نیکی اور بدی) برابر نہیں ہوتی ہے۔ (لَا تَسْتَوِی) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ۔

۳۴ اِدْفَعْ: آپ (نیک برتاؤ سے بدی کو) دور کر دیجئے۔ آپ (نیک برتاؤ سے بدی کو) ٹال دیجئے، باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دَفْعٌ۔

۳۴ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ: قریبی دوست، رشتہ دار دوست، دلی دوست (وَلِیٌّ) کے معنی دوست، مددگار۔ جمع اَوْلِیَاءُ ہے (حَمِیْمٌ) رشتہ دار، دوست، جمع اَحِمَّاءُ۔

۳۵ مَا یُلَقّٰهَا: وہ (عمدہ خصلت) نہیں دی جاتی ہے۔ وہ (عمدہ خصلت) نہیں حاصل ہوتی ہے۔ (مَا یُلَقّٰی) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلْقِیَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، اس کا مرجع: نہایت عمدہ خصلت ہے۔ یہاں عمدہ خصلت سے مراد برا معاملہ کرنے والے کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا ہے۔

۳۵ ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ: بڑی قسمت والا۔ بڑے نصیب والا۔ (حَظٌّ) کے معنی حصہ، نصیب، جمع حُظُوْظٌ ہے۔

۳۶ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ: اگر آپ کو وسوسہ پیش آئے۔ (اِمَّا) اِنْ شرطیہ اور مازائدہ سے مرکب ہے۔ (یَنْزَغَنَّ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزْغٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۶	اِسْتَعِذْ بِاللّٰہِ: آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیجئے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (اِسْتَعِذْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعَاذَۃٌ۔
۳	لَایَسْئَمُوْنَ: وہ لوگ اکتاتے نہیں ہیں۔ (لَایَسْئَمُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَآمَۃٌ ہے۔
۳۹	خَاشِعَۃً: پست ہونے کی حالت میں۔ دبی ہوئی ہونے کی حالت میں۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۹	اِھْتَزَّتْ: وہ (زمین) ابھرتی ہے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے (اِھْتَزَّتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِھْتِزَازٌ ہے۔
۳۹	رَبَتْ: وہ (زمین) پھولتی ہے۔ جوابِ شرط پر اس کا عطف ہے (رَبَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رُبُوٌّ ہے۔
۳۹	اَحْیَاھَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس (زمین) کو زندہ کر دیا۔ (اَحْیَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْیَاءٌ ہے۔
۴۰	یُلْحِدُوْنَ: وہ لوگ کجروی کرتے ہیں۔ وہ لوگ ٹیڑھے چلتے ہیں۔ یعنی ہماری آیتوں پر ایمان لانے کے بجائے جھٹلاتے ہیں۔ (یُلْحِدُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْحَادٌ ہے۔
۴۰	لَایَخْفَوْنَ: وہ لوگ پوشیدہ نہیں ہیں۔ وہ لوگ چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ (لَایَخْفَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَفَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۰ مَنْ یُّلْقٰی: جس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے۔ (یُلْقٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۴۳ ذُوْ عِقَابٍ: سزا دینے والا۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ خلافِ قیاس اس کی جمع اُولُوْا آتی ہے (عِقَابٌ) کے معنی سزا دینا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۴۴ وَقْرٌ: بوجھ، ڈاٹ، بہرا پن۔

۴۴ عَمًی: اندھا پن، اندھا ہونا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۴۴ یُنَادَوْنَ: وہ لوگ پکارے جارہے ہیں۔ (یُنَادَوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔

۴۵ مُرِیْبٍ: تردد میں ڈالنے والا۔ بے چین کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِرَابَۃٌ ہے۔

۴۶ اَسَاءَ: اس نے برا کام کیا۔ (اَسَاءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسَاءَۃٌ ہے۔

۴۶ ظَلَّامٌ: ظلم کرنے والا۔ یہ ظُلْمٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر ہے۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ لفظ ظَلَّامٌ یہاں پر مبالغہ کے لئے نہیں بلکہ ظالم کے معنی میں ہے۔ اس قول کے اعتبار سے آیت کریمہ: ﴿وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ اور بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ لفظ ظَلَّامٌ یہاں مبالغہ کے لئے ہے، اور صیغہ مبالغہ پر حرف نفی داخل کر کے نفی میں مبالغہ کرنا مقصود ہے۔ اس قول کے اعتبار سے مذکورہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پروردگار بندوں پر بالکل ظلم کرنے والا نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اِلَيْهِ يُرَدُّ پارہ (۲۵)

آیت نمبر	
۴۷	اَكْمَامِهَا: اس کے (اپنے) غلاف، اس کے (اپنے) خول۔ (اَكْمَامٌ) کے معنی غلاف، خول، واحد: كِمٌّ ہے۔
۴۷	مَا تَحْمِلُ: وہ (کوئی مادہ) حاملہ نہیں ہوتی ہے۔ (مَا تَحْمِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۴۷	مَا تَضَعُ: وہ (کوئی مادہ) بچہ نہیں جنتی ہے۔ (مَا تَضَعُ) باب فتح سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔
۴۷	يُنَادِيْهِمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مشرکوں) کو پکارے گا۔ (يُنَادِيْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۴۷	اٰذَنّٰكَ: ہم نے آپ سے عرض کیا۔ ہم نے آپ سے کہہ سنایا۔ (اٰذَنَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْذَانٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
۴۷	شَهِيْدٍ: گواہی دینے والا، اقرار کرنے والا، جمع: شُهَدَآءُ ہے۔
۴۸	ضَلَّ: وہ غائب ہو گیا۔ (ضَلَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَلَالٌ ہے، اس کے معنی گمراہ ہونا۔ یہاں پر غائب ہونے کے معنی میں ہے۔
۴۸	كَانُوْا يَدْعُوْنَ: وہ لوگ عبادت کرتے تھے۔ (كَانُوْا يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۸ مَحِيصٍ: چھٹکارا، خلاصی۔ عذاب سے بچنے کی جگہ۔ حَيْصٌ سے مصدر میمی اور ظرف مکان ہے۔

۴۹ لَا يَسْئَمُ: وہ (انسان) تھکتا نہیں ہے۔ وہ اکتاتا نہیں ہے۔ (لَا يَسْئَمُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَآمَةٌ ہے۔

۴۹ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ: اگر اس (انسان) کو تکلیف پہنچتی ہے (اِنْ) حرف شرط ہے (مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے (ہ) ضمیر مفعول بہ ہے (الشَّرُّ) کے معنی برائی، اس سے مراد تکلیف ہے۔

۴۹ يَئُوسٌ: (راحت سے) مایوس، يَأْسٌ مصدر سے فَعُولٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۹ قَنُوطٌ: (رحمت سے) ناامید۔ قَنَطٌ مصدر سے فَعُولٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۰ لَئِنْ اَذَقْنٰهُ: اللہ کی قسم اگر ہم اس کو چکھا دیتے ہیں۔ (لَئِنْ) اس میں لام مفتوح قسم کے لئے ہے (تفسیر جلالین) اِنْ حرف شرط ہے۔ (اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔ (ہ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۵۰ لَنُنَبِّئَنَّ: اللہ کی قسم ہم ضرور خبر دیں گے۔ اس کے شروع میں لام مفتوح قسم کے لئے ہے (تفسیر جلالین) (نُنَبِّئَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔

۵۱ نَاٰ بِجَانِبِهٖ: وہ (انسان) اپنی کروٹ پھیر لیتا ہے۔ جواب شرط واقع ہے (نَاٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَأْیٌ ہے۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا (جَانِبٌ) کے معنی کروٹ، پہلو۔ جمع جَوَانِبُ ہے۔ (ہ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۲	شِقَاقٍ: مخالفت، ضد، باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۵۳	سَنُرِيهِمْ: عنقریب ہم ان کو دکھائیں گے (سَنُرِيهِمْ) اس کے شروع میں جو سین ہے یہ فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (نُرِی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۳	الْآفَاقِ: دنیا، اطراف، آسمان (اور زمین) کے کنارے۔ واحد: اُفُقٌ ہے۔
۵۳	حَتّٰى يَتَبَيَّنَ: یہاں تک کہ وہ (قرآن کا حق ہونا) ظاہر ہو جائے۔ (يَتَبَيَّنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيُّنٌ۔
۵۳	اَوَلَمْ يَكْفِ: اور کیا (آپ کا پروردگار) کافی نہیں۔ (أ) ہمزہ استفہام اور واؤ حرف عطف ہے (لَمْ يَكْفِ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كِفَايَةٌ ہے۔
۵۴	مُحِيطٌ: احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِحَاطَةٌ ہے (مُحِيطٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

سورہ شوریٰ مکی ہے۔ اس میں ترپن (۵۳) آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۵	تَكَادُ: قریب ہے۔ (تَكَادُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، كَوْدٌ ہے۔
۵	يَتَفَطَّرْنَ: وہ (آسمان) پھٹ جائیں۔ (يَتَفَطَّرْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تَفَطُّرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵	يَسْتَغْفِرُوْنَ: وہ (فرشتے) مغفرت کی دعا کرتے ہیں (يَسْتَغْفِرُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْفَارٌ۔
۶	وَكِيْلٌ: ذمہ دار، مختار، وہ شخص جس کو اختیار دیا گیا ہو۔ وَكْلٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	أُمَّ الْقُرٰى: تمام بستیوں کی اصل، تمام شہروں کا مرکز۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے، چوں کہ دنیا کی پیدائش اور آبادی کا آغاز مکہ مکرمہ سے ہوا ہے۔ اس لئے اس کو اُم القریٰ کہا جاتا ہے، یہ شہر ساری دنیا کے شہروں سے اشرف وافضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مسند امام احمد بن حنبل)
۷	اَلسَّعِيْرِ: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مفعول کے معنیٰ میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۹	اَوْلِيَاءَ: کارساز، واحد وَلِيٌّ ہے۔
۹	يُحْيِ الْمَوْتٰى: وہ (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ (يُحْيِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِحْيَاءٌ ہے (اَلْمَوْتٰى) کے معنیٰ مردے۔ واحد مَيِّتٌ ہے۔
۱۰	تَوَكَّلْتُ: میں نے بھروسہ کیا (تَوَكَّلْتُ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔
۱۰	اُنِيْبُ: میں متوجہ ہوتا ہوں۔ میں رجوع کرتا ہوں۔ (اُنِيْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۱۱	فَاطِرُ: پیدا کرنے والا۔ فَطْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۱	اَزْوَاجًا: جوڑے، واحد زَوْجٌ ہے۔
۱۱	اَلْاَنْعَامِ: چوپائے، مویشی، واحد نَعَمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۱	يَذْرَؤُكُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو پیدا کرتا ہے۔ وہ تم کو بکھیرتا ہے۔ وہ تمہاری نسل چلاتا ہے۔ (يَذْرَؤُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْأٌ ہے۔
۱۲	مَقَالِيدُ: کنجیاں۔ واحد مِقْلَادٌ ہے۔
۱۲	يَبْسُطُ: وہ (اللہ تعالیٰ) زیادہ (روزی) دیتا ہے۔ (يَبْسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔
۱۲	يَقْدِرُ: وہ (اللہ تعالیٰ) کم (روزی) دیتا ہے۔ (يَقْدِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۱۳	شَرَعَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مقرر کیا (شَرَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَرْعٌ ہے۔
	وَصّٰى: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) حکم دیا۔ (وَصّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْصِيَةٌ ہے۔
	لَاتَتَفَرَّقُوْا: تم لوگ اختلاف نہ کرو (لَاتَتَفَرَّقُوْا) باب تفعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَرُّقٌ ہے۔
۱۳	اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ: اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے (يَجْتَبِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔
۱۳	مَنْ يُّنِيْبُ: جو متوجہ ہوتا ہے، جو رجوع کرتا ہے۔ (يُنِيْبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔
۱۴	مَا تَفَرَّقُوْا: ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا۔ (مَا تَفَرَّقُوْا) باب تفعل سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفَرُّقٌ ہے۔
۱۴	اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ: وہ لوگ کتاب کے وارث بنائے گئے ہیں یعنی ان کو کتاب دی گئی۔ (اُوْرِثُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	غائب، مصدر اِیْوَاءٌ ہے۔
۱۴	مُرِیْبٍ: تردد میں ڈالنے والا۔ بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِرَابَۃٌ ہے۔
۱۵	فَادْعُ: تو آپ (توحید کی طرف) بلاتے رہیے۔ اس کے شروع میں فاء حرف عطف ہے۔ (اُدْعُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۵	اِسْتَقِمْ: آپ (توحید کی طرف بلانے پر) قائم رہیے۔ (اِسْتَقِمْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِقَامَۃٌ ہے۔
۱۵	لَاتَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ: آپ ان کی خواہشوں پر نہ چلیے۔ آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کیجیے (لَاتَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے (اَھْوَآءٌ) کے معنی خواہشات، واحد ھَوًی ہے۔
۱۶	یُحَاجُّوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں (یُحَاجُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّۃٌ ہے۔
۱۶	اُسْتُجِیْبَ: وہ مان لیا گیا۔ (اُسْتُجِیْبَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَۃٌ ہے۔
۱۶	حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ: ان کی دلیل باطل ہے۔ (حُجَّۃٌ) کے معنی دلیل، جمع حُجَجٌ ہے۔ (دَاحِضَۃٌ) دَحْضٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۷	اَلْمِیْزَانَ: ترازو۔ یہاں اس سے مراد عدل، انصاف ہے۔ وَزْنٌ مصدر سے اسم آلہ ہے۔
۱۷	مَا یُدْرِیْکَ: آپ کو کیا خبر ہے۔ (مَا) استفہامیہ ہے۔ (یُدْرِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاءٌ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۸	يَسْتَعْجِلُ: وہ جلدی طلب کرتا ہے۔ (يَسْتَعْجِلُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔
۱۸	مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۱۸	يُمَارُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں (يُمَارُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُمَارَاۃٌ ہے۔
۱۹	اَللّٰهُ لَطِيْفٌ: اللہ تعالیٰ مہربان ہے۔ (لَطِيْفٌ) کے معنی مہربان۔ لُطْفٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	حَرْثَ الْاٰخِرَةِ: آخرت کی کھیتی۔ اس سے مراد آخرت کا اجر وثواب ہے۔ (حَرْثٌ) کے معنی کھیتی۔
۲۰	حَرْثَ الدُّنْيَا: دنیا کی کھیتی، اس سے مراد دنیا کا سامان مال ودولت وغیرہ ہے۔
۲۰	نَصِيْبٍ: حصہ، جمع نُصُبٌ اور اَنْصِبَةٌ ہے۔
۲۱	شَرَعُوْا: ان لوگوں نے مقرر کیا۔ (شَرَعُوْا) باب فتح سے ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَرْعٌ ہے۔
۲۱	لَمْ يَاْذَنْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اجازت نہیں دی۔ (لَمْ يَاْذَنْ) باب سمع سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْنٌ ہے۔
۲۱	لَقُضِيَ: تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا۔ لَوْ لَا کا جواب ہے۔ (قُضِيَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۲۲	مُشْفِقِيْنَ: ڈرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُشْفِقٌ اور مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۲۲	رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ: جنتوں کے باغات، بہشتوں کے باغات (رَوْضَاتٌ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

کے معنی باغات، واحد رَوْضَةٌ (جَنّٰتٌ) کے معنی بہشتیں، جنتیں، واحد جَنَّةٌ ہے، جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔

۲۳ اَلْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی: رشتہ داری کی محبت، آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ رشتہ داری کی محبت کے علاوہ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا ہوں۔ یعنی ایمان کا لانا اور نہ لانا تمہارے اختیار میں ہے، میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھو اور میرے ساتھ عداوت اور دشمنی کا معاملہ نہ کرو۔ (اَلْمَوَدَّةُ) کے معنی محبت۔ (اَلْقُرْبٰی) کے معنی رشتہ داری۔

۲۳ مَنْ یَّقْتَرِفْ: جو شخص (نیکی) کمائے گا، جو شخص (نیکی) کرے گا (یَقْتَرِفْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْتِرَافٌ ہے۔ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔

۲۳ غَفُوْرٌ: بہت بخشنے والا۔ مَغْفِرَةٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۲۳ شَكُوْرٌ: بہت قدر کرنے والا، بڑا قدر داں۔ شُكْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۲۴ اِفْتَرٰی: اس نے جھوٹ باندھا۔ (اِفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔

۲۴ یَخْتِمْ: وہ (اللہ تعالیٰ آپ کے دل پر) مہر لگا دے۔ جوابِ شرط واقع ہے۔ (یَخْتِمْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَتْمٌ ہے۔

۲۴ یَمْحُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ (باطل کو) مٹاتا ہے (یَمْحُ) یہ حالتِ رفع میں ہے۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	حالتِ جزم میں نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کے رسم الخط میں توقیفی طور پر اس کے آخر سے واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (یَمْحُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَحْوٌ ہے۔
۲۴	یُحِقُّ: وہ (اللہ تعالیٰ) ثابت فرماتا ہے (یُحِقُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ ہے۔
۲۵	یَعْفُوْا: وہ (اللہ تعالیٰ) معاف فرماتا ہے۔ (یَعْفُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَفْوٌ ہے۔
۲۶	یَسْتَجِیْبُ: وہ (اللہ تعالیٰ) دعا قبول فرماتا ہے۔ (یَسْتَجِیْبُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ۔
۲۷	لَوْ بَسَطَ: اگر وہ (اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کے لئے روزی) کشادہ فرمادیتا یعنی اگر اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو زیادہ روزی عنایت فرمادیتے، تو لوگ دنیا میں شرارت اور سرکشی کرنے لگتے۔ (لَوْ) شرطیہ ہے۔ (بَسَطَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔
۲۷	لَبَغَوْا: تو وہ لوگ شرارت کرنے لگتے۔ تو وہ لوگ سرکشی کرنے لگتے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (لَبَغَوْا) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (بَغَوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔
۲۸	یُنَزِّلُ الْغَیْثَ: وہ (اللہ تعالیٰ) بارش اتارتا ہے۔ وہ پانی برساتا ہے (یُنَزِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْزِیْلٌ ہے۔ (اَلْغَیْثُ) کے معنی بارش۔ جمع غُیُوْثٌ اور اَغْیَاثٌ ہے۔
۲۸	قَنَطُوْا: وہ لوگ مایوس ہوگئے۔ وہ لوگ ناامید ہوگئے۔ (قَنَطُوْا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قُنُوْطٌ ہے۔
۲۸	یَنْشُرُ: وہ (اللہ اپنی رحمت) پھیلا دیتا ہے۔ (یَنْشُرُ) باب نصر سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَشْوٌ ہے۔	آیت نمبر
بَثَّ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) پھیلا دیا۔ (بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ ہے۔	۲۹
اَلْجَوَارِ: کشتیاں، پانی کے جہاز۔ واحد: جَارِیَۃٌ ہے۔ (اَلْجَوَارِ) اصل میں اَلْجَوَارِیْ ہے۔ ایک قراءت میں وصل اور وقف دونوں حالتوں میں یا مذکور ہے اور باقی قراءتوں میں یا محذوف ہے۔	۳۲
اَلْاَعْلَامِ: پہاڑ، واحد: عَلَمٌ ہے۔	۳۲
یُسْکِنِ الرِّیْحَ: وہ (اگر چاہے تو) ہوا کو ٹھہرا دے۔ (یُسْکِنْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْکَانٌ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ (اَلرِّیْحَ) کے معنی ہوا، جمع: رِیَاحٌ اور اَرْیَاحٌ ہے۔	۳۳
فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ: تو وہ (کشتیاں) ٹھہری رہتیں۔ تو وہ (پانی کے جہاز) ٹھہرے رہتے۔ اس کے شروع میں فا حرفِ عطف ہے۔ (یَظْلَلْنَ) باب سمع سے فعل مضارع ناقص، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر ظَلٌّ اور ظُلُوْلٌ ہے۔ (رَوَاکِدَ) کے معنی ٹھہرنے والی چیزیں۔ رُکُوْدٌ مصدر سے جمع مکسر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ واحد رَاکِدَۃٌ ہے۔	۳۳
صَبَّارٍ: بہت صبر کرنے والا، صَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔	۳۳
شَکُوْرٍ: بہت شکر گزار۔ شُکْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔	۳۳
یُوْبِقْهُنَّ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان (جہازوں) کو تباہ کردے۔ (یُوْبِقْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْبَاقٌ ہے۔	۳۴

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۵	يُجَادِلُوْنَ: وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ (يُجَادِلُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔
۳۵	مَحِيْصٍ: بھاگنے کی جگہ، بچنے کی جگہ۔ حَيْصٌ مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۶	يَتَوَكَّلُوْنَ: وہ لوگ بھروسہ کرتے ہیں۔ (يَتَوَكَّلُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔
۳۷	يَجْتَنِبُوْنَ: وہ لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ (يَجْتَنِبُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔
۳۷	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ: بڑے گناہ (كَبٰٓئِرَ) کے معنی بڑے، واحد: كَبِيْرَةٌ ہے (الْاِثْمِ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ ہے۔
۳۷	اَلْفَوَاحِشَ: بے حیائی کی باتیں، بے حیائی کے کام۔ واحد: فَاحِشَةٌ ہے۔
۳۸	اِسْتَجَابُوْا: ان لوگوں نے حکم مانا۔ (اِسْتَجَابُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۳۸	شُوْرٰى: مشورہ، مشورہ کرنا۔ یہ تَشَاوُرٌ کے معنی میں ہے۔
۳۹	اَلْبَغْيُ: ظلم، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی ظلم کرنا۔
۳۹	يَنْتَصِرُوْنَ: وہ بدلہ لیتے ہیں۔ (يَنْتَصِرُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۴۱	سَبِيْلٍ: الزام۔ (سَبِيْلٌ) کے معنی راستہ، طریقہ، یہاں مراد الزام ہے۔
۴۲	يَبْغُوْنَ: وہ لوگ سرکشی کرتے ہیں۔ (يَبْغُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغْيٌ ہے۔
۴۳	عَزْمِ الْاُمُوْرِ: ہمت کے کام۔ اس کی اصل عبارت: اُمُوْرِ الْعَزْمِ ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(عَزْمٌ) کے معنی پختہ ارادہ اور ہمت، یہ باب ضرب سے مصدر ہے (اُمُوْرٌ) کے معنی کام، واحد اَمْرٌ ہے۔
۴۵	یُعْرَضُوْنَ: ان لوگوں کو پیش کیا جائے گا۔ (یُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔
۴۵	خٰشِعِیْنَ: جھکے ہوئے، عاجزی کرتے ہوئے۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اس کا واحد: خاشعٌ۔
۴۵	طَرْفٍ خَفِیٍّ: چھپی ہوئی نگاہ، پوشیدہ نظر، (طَرْفٌ) کے معنی نگاہ، نظر، جمع: اَطْرَافٌ ہے (خَفِیٌّ) خَفَاءٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۴۵	مُقِیْمٍ: دائمی، دوامی، اِقَامَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۷	اِسْتَجِیْبُوْا: تم لوگ حکم مان لو۔ (اِسْتَجِیْبُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِجَابَةٌ ہے۔
۴۷	مَلْجَاٌ: ٹھکانا۔ پناہ کی جگہ۔ لَجَاٌ سے مَفْعَلٌ کے وزن پر اسم ظرف ہے۔
۴۷	نَکِیْرٍ: روک ٹوک کرنے والا۔ (نَکِیْرٌ) کے معنی انکار، عذاب، یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ یہاں مُنْکِرٌ کے معنی میں ہے۔
۴۸	حَفِیْظًا: نگہبان، نگراں، حِفْظٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۴۸	اَلْبَلٰغُ: تبلیغ کرنا، پہنچانا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۴۸	اِذَآ اَذَقْنَا: جب ہم چکھا دیتے ہیں۔ (اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ ہے۔
۴۸	کَفُوْرٌ: ناشکری کرنے والا، ناشکرا۔ کُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۹	یَهَبُ: وہ (اللہ تعالیٰ) عطا فرماتا ہے۔ (یَهَبُ) باب فتح سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَهْبٌ، وَهَبٌ اور هِبَةٌ ہے۔
۴۹	اِنَاثًا: عورتیں۔ یہاں مراد بیٹیاں ہیں۔ واحد: اُنْثٰی ہے۔
۴۹	الذُّكُوْرَ: مرد۔ یہاں مراد بیٹے ہیں۔ واحد: ذَكَرٌ ہے۔
۵۰	يُزَوِّجُهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جوڑے (بیٹے اور بیٹیاں) عطا فرماتا ہے۔ (يُزَوِّجُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْوِيْجٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۰	ذُكْرَانًا: مرد۔ واحد: ذَكَرٌ ہے۔
۵۰	عَقِيْمًا: بانجھ، بے اولاد۔ عُقْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے باب نصر، کرم اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۱	وَحْيًا: وحی، اشارہ۔ وحی کے لغوی معنی اشارہ کرنا۔ الہام کرنا، پیغام بھیجنا، اس کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام پر جو پیغام نازل ہوتا ہے، اس کو وحی کہتے ہیں۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ وحی کے لغوی معنی اشارۂ سریعہ کے ہیں۔ یہاں پر اس سے مراد وہ پوشیدہ کلام الٰہی ہے جو حروف سے مرکب نہ ہو۔ اس کلام کو اللہ تعالیٰ خواب یا بیداری میں اپنے نبی علیہ السلام کے قلب مبارک میں پہنچادیتے ہیں۔
۵۲	رُوْحًا: روح، وحی۔ تفسیر جلالین میں ہے کہ یہاں روح سے مراد قرآن کریم ہے۔ قرآن کو روح اس لئے کہا گیا ہے کہ اس سے دلوں کو زندگی حاصل ہوتی ہے (جس طرح روح سے جسموں کو زندگی حاصل ہوتی ہے)
۵۳	تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ: (اللہ تعالیٰ ہی کی طرف) تمام کام لوٹتے ہیں۔ (تَصِيْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَيْرٌ اور صَيْرُوْرَةٌ ہے۔ (الْاُمُوْرُ) کے معنی کام۔ اس کا واحد: اَمْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الزُّخْرُف

سورۂ زخرف مکی ہے۔ اس میں نواسی (۸۹) آیتیں اور سات (۷) رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۲	اَلْمُبِیْنِ: واضح، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر اِبَانَۃٌ ہے۔
۴	اُمِّ الْکِتٰبِ: لوح محفوظ۔ (اُمّ الْکِتٰب) کے معنی اصل کتاب اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔
۵	اَفَنَضْرِبُ عَنْکُمْ: تو کیا ہم تم سے پھیر دیں گے، تو کیا ہم تم سے ہٹالیں گے۔ (ا) ہمزۂ استفہام انکاری ہے (فاء) حرفِ عطف ہے (نَضْرِبُ) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَرْبٌ ہے۔ عَنْ کے ساتھ استعمال ہونے کی وجہ سے اس کے معنی پھیرنے اور ہٹانے کے ہیں۔
۵	صَفْحًا: پھیرنا، ہٹانا، اعراض کرنا۔ یہ نَضْرِبُ سے مفعول مطلق مِن غیر لفظہ ہے۔ یعنی فعل مذکور کے لفظ کے علاوہ سے مفعول مطلق ہے۔
۵	مُسْرِفِیْنَ: حد سے گزرنے والے، واحد مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔
۸	اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا: ان سے سخت پکڑ والے یعنی ان سے زیادہ طاقت والے، ان سے زیادہ زور والے (اَشَدُّ) شَدَّۃٌ مصدر سے اسم تفضیل (بَطْشًا) باب ضرب سے مصدر معنی پکڑنا۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
	مَضٰی: وہ (پہلے لوگوں کی مثال) گزر گئی۔ (مَضٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضِیٌّ ہے۔
۱۰	مَهْدًا: بچھونا۔ جمع مُهُوْدٌ ہے۔
۱۰	سُبُلًا: راستے۔ واحد سَبِیْلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۰	تَهْتَدُوْنَ: (تاکہ) تم راہ پاؤ (تاکہ) تم منزل مقصود تک پہنچ سکو (تَهْتَدُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِهْتِدَاءٌ۔
۱۱	اَنْشَرْنَا: ہم نے زندہ کیا۔ یعنی ہم نے سرسبز و شاداب بنا دیا۔ (اَنْشَرْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَارٌ ہے۔
۱۱	بَلْدَةً مَيْتًا: مردہ شہر۔ اس سے مراد خشک زمین ہے۔ (بَلْدَةٌ) کے معنی شہر، جمع بِلَادٌ اور بُلْدَانٌ ہے۔ (مَيْتٌ) کے معنی مردہ۔ جمع اَمْوَاتٌ ہے۔
۱۲	اَلْاَزْوَاجَ: جوڑے۔ واحد زَوْجٌ ہے۔
۱۲	اَلْفُلْكُ: کشتیاں۔ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے یہ لفظ آتا ہے۔
۱۲	اَلْاَنْعَامُ: چوپائے، مویشی، واحد نَعَمٌ ہے۔
۱۳	سَخَّرَ لَنَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ہمارے بس میں کر دیا (بیان القرآن) (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۱۳	مُقْرِنِيْنَ: قابو میں کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُقْرِنٌ اور مصدر اِقْرَانٌ ہے۔
۱۴	مُنْقَلِبُوْنَ: لوٹنے والے۔ باب انفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُنْقَلِبٌ اور مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔
۱۵	كَفُوْرٌ: ناشکرا۔ ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۱۶	اَصْفٰكُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تم کو خاص کر دیا۔ (اَصْفٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْفَاءٌ ہے۔
۱۷	اِذَا بُشِّرَ: جب (ان میں سے کسی کو) خوش خبری دی جاتی ہے۔ (بُشِّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْشِيْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۷ مُسْوَدًّا: سیاہ، کالا، باب افعلال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِسْوِدَادٌ ہے۔

۱۷ کَظِیْمٌ: دل میں گھٹنے والا، رنجیدہ۔ کَظْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۱۸ یُنَشَّؤُا: اس کی پرورش کی جاتی ہے۔ وہ پرورش پاتا ہے۔ (یُنَشَّؤُا) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْشِئَةٌ ہے۔

۱۸ اَلْحِلْیَةُ: زیور، جمع حِلِیٌّ اور حُلِیٌّ ہے۔

۱۸ اَلْخِصَامُ: جھگڑنا، بحث کرنا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

۱۹ اِنَاثًا: عورتیں، واحد اُنْثٰی ہے۔

۲۰ یَخْرُصُوْنَ: وہ لوگ اٹکل دوڑاتے ہیں۔ وہ لوگ بے تحقیق بات کرتے ہیں۔ (یَخْرُصُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرْصٌ ہے۔

۲۱ مُسْتَمْسِکُوْنَ: مضبوط پکڑنے والے، استدلال کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُسْتَمْسِكٌ اور مصدر اِسْتِمْسَاكٌ ہے۔

۲۲ اُمَّةٌ: طریقہ، راستہ، جمع اُمَمٌ ہے۔

۲۳ مُتْرَفُوْهَا: وہاں کے خوش حال لوگ، وہاں کے آسودہ حال لوگ۔ (مُتْرَفُوْا) اصل میں مُتْرَفُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُتْرَفٌ اور مصدر اِتْرَافٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع قَرْیَةٌ ہے۔

۲۳ مُقْتَدُوْنَ: پیروی کرنے والے، اِقْتِدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہے۔ اس کا واحد مُقْتَدٍ ہے۔ جو اصل میں مُقْتَدِیٌ ہے۔
۲۵	اِنْتَقَمْنَا: ہم نے بدلہ لیا، یعنی ہم نے سزا دی۔ (اِنْتَقَمْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔
۲۶	بَرَآءٌ: بَری، الگ، بیزار، بے تعلق، باب سمع سے مصدر ہے۔ یہاں صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔
۲۷	فَطَرَنِیْ: اس نے مجھ کو پیدا فرمایا۔ (فطر) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطْرٌ ہے۔ (نِی) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۸	عَقِبِہٖ: اسکی اولاد (اپنی اولاد) (عَقِبٌ) کے معنی ایڑی، بیٹا، پوتا، جمع اَعْقَابٌ۔
۲۹	مَتَّعْتُ: میں نے فائدہ پہنچایا (مَتَّعْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَمْتِیْعٌ ہے۔
۳۲	یَقْسِمُوْنَ: وہ لوگ تقسیم کرتے ہیں۔ (یَقْسِمُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَسْمٌ ہے۔
۳۲	مَعِیْشَتَھُمْ: ان کی روزی۔ (مَعِیْشَۃٌ) کے معنی روزی، جمع مَعَایِشُ ہے۔
۳۲	سُخْرِیًّا: خدمت گار، تابع دار، فرماں بردار۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔
۳۳	سُقُفًا: چھتیں۔ واحد سَقْفٌ ہے۔
۳۳	فِضَّۃٍ: چاندی۔
۳۳	مَعَارِجَ: سیڑھیاں، زینے۔ واحد مِعْرَجٌ ہے۔
۳۳	یَظْھَرُوْنَ: وہ لوگ چڑھیں۔ (یَظْھَرُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظُھُوْرٌ ہے۔
۳۴	سُرُرًا: تخت۔ واحد سَرِیْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۴	يَتَّكِئُوْنَ: وہ لوگ تکیہ لگائیں۔ وہ لوگ ٹیک لگائیں۔ (يَتَّكِئُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتِّكَاءٌ ہے۔
۳۵	زُخْرُفًا: سونا، جمع زَخَارِفُ ہے۔
۳۶	مَنْ يَّعْشُ: جو شخص اندھا بن جائے۔ جو شخص اعراض کرے۔ (يَعْشُ) اصل میں يَعْشُوْ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں واؤ گر گیا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَشْوٌ ہے۔ معنی اعراض کرنا، رتوندی ہونا، نگاہ کمزور ہونا۔
۳۶	نُقَيِّضْ: ہم مسلط کر دیتے ہیں۔ (نُقَيِّضْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْيِيْضٌ ہے۔ جوابِ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۳۶	قَرِيْنٌ: ساتھی، جمع قُرَنَاءُ ہے۔
۳۷	يَصُدُّوْنَهُمْ: وہ لوگ ان کو روکتے ہیں۔ (يَصُدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳۷	يَحْسَبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں (يَحْسَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۳۷	مُهْتَدُوْنَ: ہدایت پانے والے۔ اِهْتِدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُهْتَدٍ ہے۔ جو اصل میں مُهْتَدِیٌ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ ساکن کر دیا، پھر یاء اور تنوین میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔
۴۰	تُسْمِعُ: (کیا) آپ سنائیں گے۔ کیا آپ سنا سکتے ہیں (تُسْمِعُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْمَاعٌ ہے۔
۴۰	اَلصُّمَّ: بہرے (جو سننے پر قادر نہ ہوں) واحد اَصَمُّ ہے۔
۴۰	تَهْدِیْ: (کیا) آپ راستہ بتائیں گے۔ (کیا) آپ راہِ راست پر لا سکتے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہیں (تَهْدِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ہِدَایَۃٌ ہے۔
۴۰	اَلْعُمْیَ: اندھے (جو دیکھنے پر قادر نہ ہوں) واحد: اَعْمٰی ہے۔
۴۱	اِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ: اگر ہم آپ کو لے جائیں، یعنی اگر ہم آپ کو وفات دیدیں۔ (اِمَّا) اس میں اِنْ شرطیہ اور مازائدہ ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا۔ (نَذْهَبَنَّ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر ذَهَابٌ ہے۔
۴۱	مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ لینے والے۔ اِنْتِقَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْتَقِمٌ ہے۔
۴۲	نُرِيَنَّكَ: (اگر) ہم آپ کو دکھا دیں۔ یعنی آپ کی زندگی میں ان کافروں کو عذاب دیں۔ (نُرِيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرَاءَةٌ ہے (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴۲	مُقْتَدِرُوْنَ: قدرت رکھنے والے۔ اِقْتِدَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُقْتَدِرٌ ہے۔
۴۳	اِسْتَمْسِكْ: آپ مضبوط پکڑ لیجئے۔ (اِسْتَمْسِكْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْسَاكٌ ہے۔
۴۵	اَرْسَلْنَا: ہم نے بھیجا۔ (اَرْسَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِرْسَالٌ ہے۔
۴۹	السَّاحِرُ: جادوگر، سِحْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، جمع: سَحَرَةٌ۔
۵۰	كَشَفْنَا: ہم نے ہٹا دیا۔ ہم نے دور کر دیا۔ (كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۰	يَنْكُثُوْنَ: وہ لوگ عہد توڑ دیتے ہیں۔ (يَنْكُثُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَكْثٌ ہے۔
۵۱	نَادٰى: اس نے پکارا۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۵۱	لَاتُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھتے نہیں ہو۔ (لَاتُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۵۲	مَهِيْنٌ: بے حیثیت، بے عزت، مَهَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۲	لَايَكَادُ يُبِيْنُ: وہ قریب نہیں ہے کہ بیان کرے۔ یعنی وہ قوت بیانیہ نہیں رکھتا اور صاف بول نہیں سکتا ہے۔ (لَايَكَادُ) یہ افعال مقاربہ میں سے ہے، باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْدٌ ہے (يُبِيْنُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبَانَةٌ۔
۵۳	اُلْقِىَ: وہ ڈالا گیا۔ (اُلْقِىَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۵۳	اَسْوِرَةٌ: کنگن، واحد سِوَارٌ ہے۔
۵۳	مُقْتَرِنِيْنَ: قطار بنائے ہوئے۔ صف باندھے ہوئے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُقْتَرِنٌ اور مصدر اِقْتِرَانٌ ہے۔ اس کے معنی ملنا۔
۵۴	اِسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ: اس نے (فرعون نے) اپنی قوم کی عقل کھودی، یعنی اس نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا۔ (اِسْتَخَفَّ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِخْفَافٌ ہے۔
۵۵	اٰسَفُوْنَا: ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا (اٰسَفُوْا) باب افعال سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْسَاف (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ۔
۵۵	اِنْتَقَمْنَا: ہم نے بدلہ لیا، یعنی ہم نے سزا دی۔ (اِنْتَقَمْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْتِقَامٌ ہے۔
۵۶	سَلَفًا: گئے گزرے۔ ترجمہ شیخ الہند (سَلَفٌ) کے معنی متقدمین اور گزرے ہوئے لوگ۔ سَلَفٌ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ مصدری معنی گزرنا۔
۵۷	يَصِدُّوْنَ: وہ لوگ چلانے لگتے ہیں۔ (يَصِدُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدِيْدٌ ہے۔
۵۸	جَدَلًا: جھگڑے کی وجہ سے۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ مفعول لہٗ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵۸	خَصِمُوْنَ: جھگڑنے والے، جھگڑالو۔ اس کا واحد خَصِمٌ ہے۔
۶۰	يَخْلُفُوْنَ: وہ لوگ بعد میں رہیں۔ وہ لوگ جانشین بنیں (يَخْلُفُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خِلَافَةٌ ہے۔
۶۱	عِلْمٌ لِلسَّاعَةِ: قیامت کی نشانی۔ (عِلْمٌ) علامت، نشانی (السَّاعَةُ) کے معنی قیامت۔
۶۱	لَا تَمْتَرُنَّ: تم لوگ ہرگز شک مت کرو۔ (لَا تَمْتَرُنَّ) باب افتعال سے فعل نہی، با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِرَاءٌ ہے۔
۶۲	لَا يَصُدَّنَّكُمْ: وہ (شیطان) تم لوگوں کو روک نہ دے۔ (لَا يَصُدَّنَّ) باب نصر سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۶۳	الْبَيِّنٰتِ: نشانیاں، معجزے۔ واحد بَيِّنَةٌ ہے۔
۶۵	الْاَحْزَابُ: فرقے، گروہ۔ واحد حِزْبٌ ہے۔
۶۶	هَلْ يَنْظُرُوْنَ: وہ لوگ نہیں انتظار کر رہے ہیں (هَلْ) یہاں پر نفی کے لئے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے (يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ ہے۔

۶۶ بَغْتَةً: اچانک، یکا یک۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۷ اَلْاَخِلَّاءُ: دوست، واحد: خَلِيْلٌ ہے۔

۷۰ تُحْبَرُوْنَ: تم لوگوں کی عزت کی جائے گی۔ تم لوگوں کو خوش رکھا جائے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُبُوْرٌ ہے۔

۷۱ يُطَافُ: وہ گھمایا جائے گا۔ اس کا دور چلایا جائے گا (يُطَافُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوْفٌ اور طَوَافٌ ہے۔

۷۱ صِحَافٌ: رکابیاں، واحد: صَحْفَةٌ ہے۔

۷۱ اَكْوَابٌ: گلاس، جام، آبخورے۔ واحد: كُوْبٌ ہے۔

۷۱ مَا تَشْتَهِيْهِ: جس چیز کو (دل) چاہے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (تَشْتَهِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْتِهَاءٌ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: لفظ مَا ہے۔

۷۱ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ: آنکھیں لذت پائیں گی۔ (تَلَذُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَذٌّ ہے (اَعْيُنٌ) کے معنی آنکھیں، واحد: عَيْنٌ ہے۔

۷۲ اُوْرِثْتُمُوْهَا: تم لوگ اس (جنت) کے وارث بنا دیئے گئے۔ تم اس کے مالک بنا دیئے گئے (اُوْرِثْتُمُوْ) یہ اصل میں اُوْرِثْتُمْ ہے۔ اس میں میم کے بعد واو زائدہ ہے۔ جو میم جمع کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔

۷۵ لَا يُفَتَّرُ: وہ (عذاب) ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ (لَا يُفَتَّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْتِيْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷۵	مُبْلِسُوْنَ: مایوس، ناامید، اِبْلَاسٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُبْلِسٌ ہے۔
۷۷	نَادَوْا: وہ لوگ پکاریں گے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (نَادَوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۷۷	یٰمٰلِكُ: اے مالک (مالک جہنم کے داروغہ کا نام ہے)
۷۷	لِيَقْضِ عَلَيْنَا: وہ (تمہارا پروردگار) ہمارا خاتمہ کردے، یعنی ہم کو موت دیدے (لِيَقْضِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۷۷	مَاكِثُوْنَ: ٹھہرنے والے، ہمیشہ رہنے والے۔ یعنی تم لوگ ہمیشہ جہنم میں رہو گے۔ نہ اس سے نکلو گے اور نہ مرو گے۔ مَكْثٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مَاكِثٌ ہے۔
۷۹	اَبْرَمُوْا: ان لوگوں نے مضبوط کیا۔ ان لوگوں نے پختہ کیا (اَبْرَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْرَامٌ ہے۔
۷۹	مُبْرِمُوْنَ: مضبوط کرنے والے، پختہ کرنے والے۔ ٹھہرانے اور طے کرنے والے۔ اِبْرَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُبْرِمٌ ہے۔
۸۰	يَحْسَبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں (يَحْسَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۸۰	سِرَّهُمْ: ان کا بھید، ان کا راز (سِرٌّ) کے معنی بھید، راز۔ جمع اَسْرَارٌ ہے۔
۸۰	نَجْوٰىهُمْ: ان کا مشورہ، ان کی سرگوشی۔ (نَجْوٰی) کے معنی سرگوشی، مشورہ۔
۸۳	فَذَرْهُمْ: تو آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ اس کے شروع میں فاء عطف کے لئے ہے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۸۳ يَخُوْضُوْا: وہ لوگ مشغول رہیں۔ (يَخُوْضُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۸۳ حَتّٰى يُلٰقُوْا: یہاں تک کہ وہ لوگ ملاقات کریں۔ (يُلٰقُوْا) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُلَاقَاةٌ ہے۔

۸۳ يُوْعَدُوْنَ: ان لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (يُوْعَدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَعْدٌ ہے۔

۸۷ يُؤْفَكُوْنَ: وہ لوگ پھیرے جارہے ہیں۔ وہ لوگ الٹے چلے جارہے ہیں (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ اور اِفْكٌ ہے۔

۸۹ اِصْفَحْ: آپ درگزر کیجئے۔ یعنی آپ ان کی طرف سے توجہ ہٹالیجئے۔ (اِصْفَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

یہ سورت مکی ہے، اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر ۳ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ: برکت والی رات، اس سے مراد شب قدر ہے۔ (لَيْلَةٌ) کے معنی رات۔ جمع: لَيَالٍ ہے۔ (مُبَارَكَةٌ) باب مفاعلة سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۳ مُنْذِرِيْنَ: ڈرانے والے۔ اِنْذَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْذِرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴ يُفْرَقُ: اس کا (ہر حکمت والے معاملہ کا) فیصلہ کیا جاتا ہے۔ (يُفْرَقُ) باب نصر اور ضرب سے فعل مضارع معروف مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرْقٌ اور فُرْقَانٌ ہے۔

۷ مُوْقِنِيْنَ: یقین کرنے والے۔ اِيْقَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُوْقِنٌ ہے۔

۱۰ اِرْتَقِبْ: آپ انتظار کیجئے۔ (اِرْتَقِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ ہے۔

۱۰ دُخَانٍ مُّبِيْنٍ: صریح دھواں، نظر آنے والا دھواں۔ اس کی تفسیر میں دو قول ذکر کئے گئے ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ دھواں ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور تمام لوگوں پر چھا جائے گا۔ وہ دھواں مؤمن کے لئے صرف ایک طرح کا زکام پیدا کرے گا اور کافروں کے تمام بدن میں بھر جائیگا یہاں تک کہ جسم کے تمام سوراخوں سے نکلنے لگے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ دھواں ہے جو بھوک کی شدت اور موسم کی خشکی کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان آنکھوں کے سامنے نظر آتا ہے۔ حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے غلہ کا قحط ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے دھواں نظر آنے لگا تھا۔ یہ بددعا ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں ہوئی (تلخیص از معارف القرآن) (دُخَانٌ) کے معنی دھواں، جمع: اَدْخِنَةٌ ہے۔ (مُبِيْنٌ) اِبَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۱۱ يَغْشَى النَّاسَ: وہ (دھواں) لوگوں پر چھا جائے گا۔ (يَغْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ ہے۔

۱۲ اِكْشِفْ: آپ کھول دیجئے۔ آپ دور کر دیجئے۔ (اِكْشِفْ) باب ضرب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر کَشْفٌ ہے۔
۱۳	الذِّکْرٰی: نصیحت، یاددہانی۔
۱۴	تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی۔ ان لوگوں نے اعراض کیا (تَوَلَّوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔
۱۵	کَاشِفُوْا الْعَذَابِ: عذاب کو کھولنے والے۔ عذاب کو ہٹانے والے۔ (کَاشِفُوْا) کَشْفٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ یہ اصل میں کَاشِفُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۱۶	نَبْطِشُ: ہم پکڑیں گے (نَبْطِشُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَطْشٌ ہے۔
۱۶	مُنْتَقِمُوْنَ: بدلہ لینے والے۔ یعنی سزا دینے والے۔ اِنْتِقَامٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُنْتَقِمٌ ہے۔
۱۷	فَتَنَّا: ہم نے آزمایا۔ (فَتَنَّا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۱۸	اَدُّوْآ اِلَیَّ: تم میرے حوالہ کر دو۔ تم میرے سپرد کر دو۔ (اَدُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَاْدِیَۃٌ ہے۔
۱۹	لَاتَعْلُوْا: تم سرکشی نہ کرو۔ (لَاتَعْلُوْا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عُلُوٌّ ہے۔
۲۰	عُذْتُ: میں نے پناہ لی۔ (عُذْتُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَوْذٌ ہے۔
۲۰	اَنْ تَرْجُمُوْنِ: کہ تم لوگ مجھ کو سنگسار کرو۔ (اَنْ تَرْجُمُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَجْمٌ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	وجہ سے نون جمع گر گیا ہے (نِ) اصل میں نیؔ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۱	اِعْتَزِلُوْنِ: تم لوگ مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ تم لوگ مجھ سے الگ رہو، یعنی مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ (اعْتَزِلُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اعْتِزَالٌ ہے۔ (نِ) اصل میں نیؔ ہے۔ اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۳	اَسْرِ بِعِبَادِیْ: تم میرے بندوں کو (بنی اسرائیل کو) لے کر رات میں چلے جاؤ۔ (اَسْرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَاءٌ ہے۔ اس کے معنی رات میں چلنا (عِبَادٌ) کے معنی بندے، واحد عَبْدٌ ہے۔
۲۳	مُتَّبَعُوْنَ: پیچھا کئے ہوئے۔ تعاقب کئے ہوئے۔ اِتِّبَاعٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُتَّبَعٌ ہے۔
۲۴	رَهْوًا: تھما ہوا۔ ٹھہرا ہوا۔ ساکن۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے، اس کے معنی دریا کا ساکن ہونا۔ دریا کا ٹھہرنا۔
۲۵	جَنّٰتٍ: باغات، واحد جَنَّةٌ ہے۔
۲۵	عُيُوْنٍ: چشمے، واحد عَيْنٌ ہے۔
۲۶	زُرُوْعٍ: کھیتیاں، واحد زَرْعٌ ہے۔
۲۷	نَعْمَةٍ: آرام کا سامان۔ (نَعْمَةٌ) کے معنی خوش حالی، آسودگی۔
۲۷	فٰكِهِيْنَ: خوش رہنے والے، خوش ہونے والے، لذت حاصل کرنے والے۔ فَكَاهَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد فَاكِهٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی خوش طبعی کرنا۔
۲۸	اَوْرَثْنٰهَا: ہم نے ان (چیزوں) کا مالک بنا دیا۔ (اَوْرَثْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِيْرَاثٌ ہے (ها) ضمیر واحد مؤنث

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۹ مَا بَكَتْ: وہ (آسمان اور زمین) نہیں روئے۔ (مَا بَكَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بُكَاءٌ ہے۔

۲۹ مُنْظَرِيْنَ: ڈھیل دیئے ہوئے، مہلت دیئے ہوئے۔ اِنْظَارٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْظَرٌ ہے۔

۳۰ اَلْمُهِيْنُ: رسوا کرنے والا، ذلیل کرنے والا۔ اِهَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ اَلْمُسْرِفِيْنَ: حد سے بڑھ جانے والے۔ اِسْرَافٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْرِفٌ ہے۔

۳۲ اِخْتَرْنٰهُمْ: ہم نے ان کو (بنی اسرائیل کو) پسند فرمایا۔ ہم نے ان کو فوقیت عطا فرمائی۔ (اِخْتَرْنَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْتِيَارٌ ہے۔

۳۳ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ: صریح انعام، کھلا ہوا انعام (بَلَاءٌ) کے معنی انعام (مُبِيْنٌ) کے معنی واضح، صریح، کھلا ہوا۔ اِبَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۵ مُنْشَرِيْنَ: دوبارہ زندہ کئے ہوئے۔ اِنْشَارٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْشَرٌ ہے۔

۳۷ تُبَّعٍ: تبع، یمن کے بادشاہ کا لقب ہے۔ اس کی جمع: تَبَابِعَةٌ ہے۔ یہاں تبع سے مراد اسعد ابو کرب بن ملیک ہے (تفسیر مظہری) ایک روایت میں ہے کہ تم لوگ تبع کو برا مت کہو۔ اس لئے کہ وہ اسلام لے آیا تھا۔

۴۱ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى: کوئی دوست کام نہیں آئے گا۔ (لَا يُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔ اس کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مالدار کرنا، کافی ہونا (مَوْلٰی) کے معنی دوست، رفیق۔ جمع مَوَالِیْ ہے۔
۴۳	شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ: سینڈ کا درخت، اس کو تھوہڑ بھی کہتے ہیں۔ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے، اس کی تفصیل پارہ (۲۳) سورۂ صافات آیت (۶۲) میں دیکھیے۔
۴۴	اَلْاَثِیْمِ: گنہ گار، جمع اُثَمَاءُ ہے۔
۴۵	اَلْمُهْلِ: تیل کی تلچھٹ، پگھلا ہوا تانبا۔
۴۵	یَغْلِیْ: وہ جوش مارے گا۔ وہ کھولے گا۔ (یَغْلِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَلْیٌ ہے۔
۴۶	كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ: کھولتے ہوئے پانی کے جوش مارنے کی طرح۔ تیز گرم پانی کے کھولنے کی طرح (غَلْیٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی جوش مارنا۔ (حَمِیْمٌ) تیز گرم پانی، کھولتا ہوا پانی، جمع حَمَائِمُ ہے۔
۴۷	اِعْتِلُوْهُ: تم اس کو گھسیٹو۔ تم اس کو دھکیل کر لے جاؤ (اِعْتِلُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَتْلٌ ہے۔ اس کے معنی سختی سے کھینچنا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۷	سَوَآءِ الْجَحِيْمِ: دوزخ کا درمیان، دوزخ کا بیچوں بیچ۔ (سَوَآءٌ) کے معنی، درمیان، (جَحِیْمٌ) کے معنی دوزخ۔
۴۸	صُبُّوْا: تم لوگ (اس کے سر کے اوپر بہاؤ) تم لوگ (اس کے سر کے اوپر) ڈالو۔ (صُبُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَبٌّ ہے۔
۴۹	ذُقْ: تو چکھ۔ (ذُقْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ذَوْقٌ ہے۔
۵۰	(كُنْتُمْ) تَمْتَرُوْنَ: تم لوگ شک کرتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْتِرَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۱	مَقَامٍ اَمِيْنٍ: امن والی جگہ۔ (مَقَامٌ) کے معنی جگہ، جمع: مَقَامَاتٌ ہے۔ (اَمِيْنٌ) کے معنی امن والا۔ اَمْنٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۵۲	جَنّٰتٍ: باغات۔ واحد: جَنَّةٌ ہے۔
۵۲	عُيُوْنٍ: چشمے، واحد: عَيْنٌ ہے۔
۵۳	يَلْبَسُوْنَ: وہ لوگ پہنیں گے۔ (يَلْبَسُوْنَ) باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لُبْسٌ ہے۔
۵۳	سُنْدُسٍ: باریک ریشم۔
۵۳	اِسْتَبْرَقٍ: موٹا ریشم۔
۵۳	مُتَقٰبِلِيْنَ: آمنے سامنے، ایک دوسرے کے سامنے، تَقَابُلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَقَابِلٌ ہے۔ تَقَابُلٌ کے معنی ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔
۵۴	زَوَّجْنٰهُمْ: ہم ان کا نکاح کردیں گے۔ ہم ان کا بیاہ کردیں گے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (زَوَّجْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْوِيْجٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۴	حُوْرٍ عِيْنٍ: بڑی آنکھوں والی حوریں۔ (حُوْرٌ) کے معنی حوریں، جنت کی عورتیں، واحد: حَوْرَاءُ ہے۔ (عِيْنٌ) کے معنی بڑی آنکھوں والی عورتیں، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں۔ واحد: عَيْنَاءُ ہے۔
۵۵	يَدْعُوْنَ: وہ لوگ منگوائیں گے۔ (يَدْعُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۵۵	فَاكِهَةٍ: میوہ۔ جمع: فَوَاكِهُ ہے۔
۵۵	اٰمِنِيْنَ: مطمئن ہونے کی حالت میں۔ بے خوف ہونے کی حالت میں اَمْنٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اٰمِنٌ ہے۔

۵۶ وَقٰهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کی حفاظت فرمائی۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو بچالیا۔ (وَقٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَایَۃٌ ہے۔

۵۸ یَتَذَکَّرُوْنَ: (تاکہ) وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ (یَتَذَکَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔

۵۹ اِرْتَقِبْ: آپ انتظار کیجئے۔ (اِرْتَقِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ ہے۔

۵۹ مُرْتَقِبُوْنَ: انتظار کرنے والے۔ اِرْتِقَابٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُرْتَقِبٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

سورۂ جاثیہ مکی ہے۔ اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۴ یَبُثُّ: وہ پھیلاتا ہے۔ (یَبُثُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثٌّ ہے۔

۴ دَآبَّةٍ: چوپایہ، جانور۔ جمع: دَوَآبُّ ہے۔

۵ اَحْیَا: اس نے (زمین کو) زندہ کردیا۔ یعنی زمین کو تروتازہ کردیا۔ (اَحْیَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْیَاءٌ۔

۵ بَعْدَ مَوْتِهَا: اس (زمین) کے مرنے کے بعد، یعنی زمین کے خشک ہونے کے بعد، مَوْتٌ مصدر باب نصر اور سمع سے استعمال ہوتا ہے اور ایک قول یہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے کہ باب فَصَلَ یَفْصِلُ سے استعمال ہوتا ہے۔

۵ تَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ: ہواؤں کا بدلنا۔ (تَصْرِیْف) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ (الرِّیَاحُ) کے معنی ہوائیں۔ واحد رِیْحٌ ہے۔

۷ اَفَّاكٍ: بہت جھوٹا، فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کا مصدر اِفْكٌ اور اَفْكٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ اَثِیْمٍ: گنہ گار، فَعِیْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ اس کا مصدر اِثْمٌ اور اَثَمٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ یُصِرُّ: وہ ضد کرتا ہے۔ وہ اصرار کرتا ہے۔ (یُصِرُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْرَارٌ ہے۔

۸ مُسْتَكْبِرًا: تکبر کرنے والا۔ تکبر کرتے ہوئے۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹ اِتَّخَذَهَا هُزُوًا: وہ اس (آیت) کا مذاق بناتا ہے۔ وہ اس (آیت) کی ہنسی اڑاتا ہے۔ یہ جوابِ شرط واقع ہے۔ (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول ہے۔ (هُزُوًا) مفعول ثانی ہے۔ باب سمع اور فتح سے مصدر ہے۔

۱۰ مِنْ وَّرَآئِهِمْ: ان کے آگے۔ لفظ (وَرَاءَ) اضداد میں سے ہے۔ یعنی دو متضاد معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی آگے اور پیچھے۔

۱۰ لَا یُغْنِیْ: وہ کام نہیں آئے گا۔ (لَا یُغْنِیْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔ اس کے معنی کافی ہونا، اور نفع دینا۔

۱۱ رِجْزٍ: سختی، بلا، مصیبت۔

۱۲ سَخَّرَ لَكُمْ: اس نے تمہارے تابع کر دیا۔ اس نے تمہارے کام میں لگا دیا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۱۴	لِتَبْتَغُوْا: تاکہ تم تلاش کرو۔ اس کے شروع میں لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (تَبْتَغُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۱۴	فَضْلِهٖ: اس کا فضل، اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا رزق ہے۔ (فَضْلٌ) کے معنی بخشش، احسان۔ باب نصر اور سمع سے مصدر ہے۔
۱۴	يَغْفِرُوْا: وہ لوگ درگزر کریں۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔ (يَغْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع مجزوم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَغْفِرَةٌ ہے۔
۱۴	لَا يَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں۔ (تفسیر جلالین) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ ہے۔
۱۴	اَيَّامَ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے دن یعنی اللہ تعالیٰ کے (حکم سے پیش آنے والے) واقعات (تفسیر جلالین) (اَيَّامٌ) کا واحد يَوْمٌ ہے۔
۱۴	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: وہ لوگ عمل کرتے تھے۔ (كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۱۵	مَنْ اَسَاءَ: جو شخص برا عمل کرے گا۔ (اَسَاءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسَاءَةٌ ہے۔
۱۷	بَيِّنٰتٍ: کھلی ہوئی باتیں، واضح دلیلیں۔ واحد بَيِّنَةٌ ہے۔
۱۷	بَغْيًا بَيْنَهُمْ: آپس کی ضد کی وجہ سے، یہ ترکیب میں مفعول لہ ہے، (بَغْيٌ) کے معنی ظلم کرنا، سرکشی کرنا، نافرمانی کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۷	يَقْضِيْ: وہ فیصلہ کرے گا (يَقْضِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۱۹	لَنْ يُّغْنُوْا: وہ لوگ ہرگز کام نہیں آئیں گے۔ (لَنْ يُّغْنُوْا) باب افعال سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۱۹	اَوْلِيَآءُ: دوست، واحد: وَلِيٌّ ہے۔
۲۰	بَصَآئِرُ: روشن دلیلیں۔ دانائی کی باتیں۔ دانش مندی کے اسباب، واحد: بَصِيْرَةٌ ہے۔
۲۱	اَمْ حَسِبَ: کیا اس نے گمان کیا۔ کیا اس نے خیال کیا (اَمْ) ہمزۂ انکار کے معنی میں ہے۔ (حَسِبَ) باب سمع اور حسب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۲۱	اِجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ: ان لوگوں نے برے کام کیے۔ (اِجْتَرَحُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِرَاحٌ ہے۔ معنی کمانا، کام کرنا۔ (السَّيِّاٰتُ) کے معنی برائیاں۔ واحد: سَيِّئَةٌ ہے۔
۲۱	سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ: برابر ہو جائے ان کا جینا اور ان کا مرنا۔ یعنی ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے۔ (مَحْيَا) کے معنی جینا، حَيَاةٌ سے مصدر میمی ہے (مَمَاتٌ) کے معنی مرنا مَوْتٌ سے مصدر میمی ہے، مسلمانوں کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان جس طرح دنیوی زندگی میں لذتوں اور راحتوں سے لطف اندوز نہ ہوتے، اسی طرح مرنے کے بعد بھی ان چیزوں سے محروم رہیں۔ اور کافروں کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار جس طرح دنیوی زندگی میں عیش و عشرت کے ساتھ رہتے ہیں۔ اسی طرح مرنے کے بعد بھی عیش و عشرت کے ساتھ رہیں۔ یہاں استفہام انکاری کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	یعنی مجرم اور غیر مجرم دونوں کو دنیا اور آخرت میں برابر کر دیا جائے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔
۲۱	یَحْکُمُوْنَ: وہ لوگ فیصلہ کرتے ہیں۔ (یَحْکُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُکْمٌ ہے۔
۲۲	لِتُجْزٰی: تاکہ اس کو (ہر شخص کو) بدلہ دیا جائے۔ (لِتُجْزٰی) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تُجْزٰی) فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جَزَاءٌ ہے۔
۲۳	اِتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ: اس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنالیا (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے (اِلٰہٌ) کے معنی معبود، خدا۔ جمع: اٰلِهَةٌ ہے۔ (هَوٰی) کے معنی خواہش نفسانی۔ جمع: اَهْوَاءٌ ہے۔
۲۳	اَضَلَّهُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا۔ (اَضَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۳	غِشٰوَةٌ: پردہ، وہ چیز جس سے کسی کو ڈھانپ لیا جائے۔
۲۴	اَلدَّهْرُ: زمانہ، وقت، جمع: دُهُوْرٌ ہے۔
۲۸	جَاثِيَةٌ: گھٹنوں کے بل بیٹھنے والی، زانو کے بل بیٹھنے والی، جُثُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۸	تُدْعٰی: وہ (یعنی ہر جماعت) بلائی جائے گی۔ (تُدْعٰی) باب نصر سے فعل مضارع مجہول واحد مؤنث غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۲۹	كِتٰبُنَا: ہمارا دفتر۔ (کِتَابٌ) کے معنی لکھی ہوئی چیز۔ یہاں اس کا ترجمہ "دفتر" کیا گیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۹ يَنْطِقُ: وہ بول رہا ہے۔(يَنْطِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نُطْقٌ ہے۔

۲۹ كُنَّا نَسْتَنْسِخُ: ہم لکھواتے تھے۔ہم لکھوا رہے تھے۔(كُنَّا نَسْتَنْسِخُ) باب استفعال سے فعل ماضی استمراری۔صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِنْسَاخٌ۔

۳۲ مُسْتَيْقِنِيْنَ: یقین کرنے والے۔باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔اس کا واحد مُسْتَيْقِنٌ ہے۔

۳۳ بَدَا لَهُمْ: ان کے سامنے ظاہر ہو جائے گا، یہ مضارع کے معنی میں ہے (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ ہے۔

۳۳ حَاقَ بِهِمْ: وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔یہ مضارع کے معنی میں ہے (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْقٌ ہے۔

۳۵ غَرَّتْكُمْ: اس نے (دنیوی زندگی نے) تم کو دھوکے میں ڈال دیا (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۵ يُسْتَعْتَبُوْنَ: ان لوگوں سے راضی کرنے کو طلب (نہیں) کیا جائے گا۔یعنی ان لوگوں کو اس کا موقع نہیں دیا جائے گا کہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیں۔(يُسْتَعْتَبُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْتَابٌ ہے۔

۳۷ اَلْكِبْرِيَآءُ: بڑائی، بزرگی۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ پارہ (۲۶) سُوْرَۃُ الْأَحْقَافِ

سورۂ احقاف مکی ہے۔ اس میں کل پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۳	اُنْذِرُوْا: وہ لوگ ڈرائے گئے (اُنْذِرُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۴	اَرُوْنِیْ: تم لوگ مجھ کو دکھلاؤ۔ (اَرُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرَاءَۃٌ ہے (نِیْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۴	اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ: تم لوگ میرے پاس کوئی کتاب لاؤ۔ (اِیْتُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْیَانٌ ہے۔ (نِیْ) نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے، باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہوگیا ہے۔
۴	اَثٰرَۃٍ مِنْ عِلْمٍ: منقول علم، منقول مضمون۔ کوئی علم جو چلا آتا ہو۔ (اَثَارَۃٌ) وہ بات جو نقل ہوتی چلی آ رہی ہو۔
۵	اَضَلُّ: زیادہ گمراہ۔ ضَلَالٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۵	لَا یَسْتَجِیْبُ: وہ جواب نہیں دے گا۔ وہ کہنا نہیں مانے گا (لَا یَسْتَجِیْبُ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِجَابَۃٌ۔
۸	اِفْتَرٰیہُ: اس شخص نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے۔ (اِفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہٖ ہے۔
۸	تُفِیْضُوْنَ: تم لوگ مشغول ہوتے ہو۔ (تُفِیْضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَۃٌ ہے۔
۹	بِدْعًا: نیا، انوکھا۔ فِعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۹	مَآ اَدْرِیْ: میں نہیں جانتا ہوں۔ (مَآ اَدْرِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد متکلم مصدر دِرَایَۃٌ ہے۔
۱۰	اَرَءَیْتُمْ: تم مجھے بتاؤ۔ یہ اَخْبِرُوْنِیْ کے معنی میں ہے۔ (ا) ہمزۂ استفہام (رَءَیْتُمْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَۃٌ۔
۱۰	اِسْتَکْبَرْتُمْ: تم نے تکبر کیا۔ (اِسْتَکْبَرْتُمْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِکْبَارٌ ہے۔
۱۱	اِفْکٌ قَدِیْمٌ: پرانا جھوٹ۔ (اِفْکٌ) کے معنی جھوٹ۔ (قَدِیْمٌ) کے معنی پرانا قَدَامَۃٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۱۳	اِسْتَقَامُوْا: وہ لوگ جمے رہے۔ (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَۃٌ ہے۔
۱۵	وَصَّیْنَا: ہم نے حکم دیا۔ (وَصَّیْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوْصِیَۃٌ ہے۔
۱۵	حَمَلَتْہُ: اس عورت (ماں) نے اس کو پیٹ میں رکھا۔ (حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔
۱۵	کُرْھًا: مشقت، تکلیف، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۱۵	وَضَعَتْہُ: اس عورت (ماں) نے اس کو جنا۔ (وَضَعَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہٖ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۵ حَمْلُهٗ: اس کو پیٹ میں رکھنا۔ حَمْلٌ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۵ فِصٰلُهٗ: اس کا دودھ چھڑانا۔ (فِصَالٌ) باب مفاعلہ سے مصدر ہے۔

۱۵ بَلَغَ اَشُدَّهٗ: وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا (بَلَغَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے (اَشُدٌّ) کے معنی جوانی۔ کمال قوت، کمال عقل کے ہیں۔

۱۵ اَوْزِعْنِیْ: آپ مجھے توفیق دیجئے۔ آپ مجھے الہام کر دیجئے۔ (اَوْزِعْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِیْزَاعٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۶ نَتَجَاوَزُ: ہم درگذر کریں گے۔ (نَتَجَاوَزُ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَجَاوُزٌ ہے۔

۱۷ اُفٍّ: افسوس، یہ اسم فعل اَکْرَهُ کے معنی میں ہے (یعنی میں ناپسند کرتا ہوں)

۱۷ اَتَعِدٰنِنِیْٓ: کیا تم دونوں مجھ سے وعدہ کرتے ہو، یعنی کیا تم دونوں مجھ کو خبر دیتے ہو۔ (ا) ہمزۂ استفہام ہے۔ (تَعِدَانِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر وَعْدٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۷ خَلَتِ الْقُرُوْنُ: امتیں گذر گئیں (خَلَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُلُوٌّ ہے۔ (اَلْقُرُوْنُ) کے معنی امتیں، قومیں، جماعتیں۔ واحد قَرْنٌ ہے۔

۱۷ یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ: وہ دونوں (یعنی اس کے والدین) اللہ تعالیٰ سے فریاد کر رہے ہیں۔ (یَسْتَغِیْثَانِ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتِغَاثَةٌ ہے۔

اٰمِنْ: تو ایمان لے آ۔ (اٰمِنْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر،

besturdubooks.wordpress.com

مصدر ایمانٌ ہے۔	آیت نمبر
اَسَاطِیْرُ: بے سند باتیں۔ افسانے۔ واحد: اُسْطُوْرَۃٌ ہے۔	۱۷
یُعْرَضُ: وہ پیش کیا جائے گا۔ وہ سامنے لایا جائے گا (یُعْرَضُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَرْضٌ ہے۔	۲۰
اَذْھَبْتُمْ: تم لوگ (اپنی لذت کی چیزیں) حاصل کر چکے ہو (اَذْھَبْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِذْھَابٌ ہے۔	۲۰
اِسْتَمْتَعْتُمْ: تم لوگوں نے فائدہ حاصل کیا۔ (اِسْتَمْتَعْتُمْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ ہے۔	۲۰
عَذَابَ الْھُوْنِ: ذلت کی سزا۔ (ھُوْنٌ) کے معنی ذلت، رسوائی۔	۲۰
اَلْاَحْقَافُ: ایسے مقامات جہاں ریت کے تودے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم (عاد ارم) کی بستیاں۔ واحد: حِقْفٌ ہے۔ اس کے معنی ریت کا تودہ جو دراز اور پیچیدہ ہو۔	۲۱
لِتَاْفِکَنَا: تاکہ تو ہم کو پھیر دے۔ (لِتَاْفِکَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (تَاْفِکَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَفْکٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔	۲۲
عَارِضًا: بادل۔	۲۴
مُمْطِرُنَا: ہم پر برسنے والا۔ مرکب اضافی ہے۔ (مُمْطِرٌ) اِمْطَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ (نَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔	۲۴
اِسْتَعْجَلْتُمْ: تم نے جلدی مانگا۔ (اِسْتَعْجَلْتُمْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔	۲۴
تُدَمِّرُ: وہ (ہوا) ہلاک کر دے گی۔ (تُدَمِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَدْمِیْرٌ ہے۔	۲۵

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۶	مَكَّنّٰهُمْ: ہم نے ان کو قدرت دی۔ (مَكَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمْكِيْنٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۲۶	سَمْعًا: کان، جمع: اَسْمَاعٌ ہے۔
۲۶	اَبْصَارًا: آنکھیں، واحد: بَصَرٌ ہے۔
۲۶	اَفْئِدَةً: دل، واحد: فُؤَادٌ ہے۔
۲۸	قُرْبَانًا: قرب، نزدیکی، تقرب۔
۲۸	اِفْكُهُمْ: ان کا جھوٹ، مرکب اضافی ہے۔
۲۹	اَنْصِتُوْا: تم لوگ خاموش رہو۔ (اَنْصِتُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْصَاتٌ ہے۔
۳۱	يُجِرْكُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بچائے گا۔ (يُجِرْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔ جواب امر پر عطف کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۳۳	لَمْ يَعْيَ: وہ (اللہ تعالیٰ) تھکا نہیں۔ وہ عاجز نہیں ہوا۔ (لَمْ يَعْيَ) باب سمع سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَيٌّ ہے۔
۳۵	بَلٰغٌ: پہنچانا، تبلیغ کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مکی ہے۔ حضرت اقدس فخر موجودات، سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر مبارک حالات پارہ (۴) سورۂ آل عمران آیت (۱۴۴) میں دیکھئے۔ اس سورت کا دوسرا نام سورۂ قتال ہے۔ اس میں کل اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۴	اِذَا لَقِيْتُمْ: جب تم (کافروں سے) مقابلہ کرو۔ (لَقِيْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لقِيٌ ولقاءٌ ہے۔
۴	ضَرْبَ الرِّقَابِ: تم لوگ گردنیں مارو یعنی قتل کرو۔ (ضَرْبٌ) مصدر فعل محذوف کی جگہ میں ہے۔ اس کی اصل عبارت (اِضْرِبُوا الرِّقَابَ) ہے۔ یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت: اِضْرِبُوْا ضَرْبَ الرِّقَابِ ہے۔ (الرِّقَابُ) کے معنی گردنیں، واحد رَقَبَةٌ ہے۔
۴	اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ: جب تم ان (کافروں) کی خوب خوں ریزی کر چکو۔ (اَثْخَنْتُمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِثْخَانٌ ہے۔ اس کے آخر میں واؤ زائدہ ہے۔ جو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔
۴	شُدُّوا الْوَثَاقَ: خوب مضبوط باندھ لو۔ (شُدُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر شَدٌّ ہے۔ (اَلْوَثَاقُ) کے معنی باندھنے کی چیز جیسے رسی وغیرہ۔ جمع: وُثُقٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴ مَنًّا: بلا معاوضہ چھوڑ دینا۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت: تَمُنُّوْنَ عَلَیْهِمْ مَنًّا ہے (تفسیر جلالین) باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی احسان کرنا، یعنی کسی کافر کو بلا معاوضہ چھوڑ دینا۔

۴ فِدَآءً: معاوضہ لے کر چھوڑ دینا۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت: تُفَادُوْنَهُمْ فِدَآءً ہے۔ (تفسیر جلالین) باب مفاعلۃ سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی فدیہ لے کر چھوڑنا یعنی کسی کافر سے معاوضہ لے کر چھوڑ دینا۔

۴ حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا: یہاں تک لڑائی، اپنے ہتھیار رکھ دے اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑنے والے کفار لڑائی کرنا بند کریں، یعنی اسلام قبول کر لیں، یا جزیہ دینا منظور کر لیں (تَضَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَضْعٌ ہے۔ (اَلْحَرْبُ) کے معنی لڑائی، جمع: حُرُوْبٌ ہے، یہاں اس سے مراد اَهْلِ حَرْبٌ یعنی لڑنے والے ہیں، اس میں مضاف محذوف ہے (اَوْزَارٌ) کے معنی ہتھیار، واحد: وِزْرٌ ہے۔

۴ لَانْتَصَرَ: وہ (اللہ تعالیٰ) بدلہ لیتا، یہ جواب شرط واقع ہے۔ (اِنْتَصَرَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔

۵ بَالَهُمْ: ان کی حالت، یہ مرکب اضافی ہے (بَالٌ) کے معنی حالت کے ہیں۔

۶ عَرَّفَهَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس (جنت) کی پہچان کرادی (عَرَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْرِیْفٌ ہے۔ (هَا) واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: جَنَّةٌ ہے۔

۸ تَعْسًا: بربادی، ہلاکت، یہ مصدر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی ہلاک ہونا، پھسلنا، اوندھے منہ گرنا۔

۸ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان (کافروں) کے اعمال کو

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ضائع کر دیا۔ اس نے ان کے اعمال کو کالعدم کر دیا۔ (اَضَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِضْلَالٌ ہے۔ اس کے معنی گمراہ کرنا۔

۹ اَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کے اعمال کو اکارت کر دیا (اَحْبَطَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْبَاطٌ ہے۔

۱۰ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ: اللہ تعالیٰ نے ان پر ہلاکت ڈالی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ (دَمَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْمِيْرٌ ہے۔

۱۱ مَوْلٰى: کارساز، مددگار، اس کی جمع: مَوَالِي ہے۔

۱۲ يَتَمَتَّعُوْنَ: وہ (کافر) لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (يَتَمَتَّعُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔

۱۲ مَثْوًى: ٹھکانا۔ ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِيُ ہے۔

۱۵ اٰسِنٍ: بدبودار، یہ اَسْنٌ اور اَسَنٌ مصدر سے اسم فاعل ہے، باب نصر، ضرب اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی متغیر ہونا، بدبودار ہونا۔

۱۵ طَعْمُهٗ: اس کا ذائقہ۔ یہ مرکب اضافی ہے۔

۱۵ مُصَفًّى: صاف کیا ہوا۔ تَصْفِيَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد ہے۔

۱۵ سُقُوْا: ان لوگوں کو پلایا گیا۔ (سُقُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔

۱۵ مَاءً حَمِيْمًا: کھولتا ہوا پانی (مَاءٌ) کے معنی پانی، جمع: مِيَاهٌ ہے حَمِيْمٌ کے معنی نہایت گرم پانی۔ جمع: حَمَائِمُ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۵	قَطَّعَ اَمْعَاءَ هُمْ: اس نے (کھولتے ہوئے پانی نے) ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (قَطَّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْطِيْعٌ ہے (اَمْعَاءٌ) کے معنی آنتیں، اس کا واحد مِعًى ہے۔
۱۶	اٰنِفًا: ابھی۔ یہ ہمیشہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔
۱۸	يَنْظُرُوْنَ: وہ لوگ انتظار کرتے ہیں (يَنْظُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔
۱۸	بَغْتَةً: اچانک، یکا یک۔
۱۸	اَشْرَاطُهَا: اس (قیامت) کی علامتیں، اس کی نشانیاں (اَشْرَاطٌ) کا واحد شَرَطٌ ہے۔ اس کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: السَّاعَةُ (قیامت) ہے۔
۱۹	مُتَقَلَّبَكُمْ: تمہارا چلنا پھرنا، تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ، یہ مرکب اضافی ہے۔ (مُتَقَلَّبٌ) مصدر میمی اور اسم ظرف دونوں ہو سکتا ہے۔ باب تفعل سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	مَثْوٰكُمْ: تمہارا ٹھکانا، تمہارا گھر۔ (مَثْوًى) ثَوَاءٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَثَاوِیْ ہے۔
۲۰	سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ: ایک سورت جانچی ہوئی (ترجمہ شیخ الہند) ایسی سورت جس کا مضمون واضح ہو۔ ایسی سورت جو منسوخ نہ ہو۔ (مُحْكَمَةٌ) اِحْكَامٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کی جمع: مُحْكَمَاتٌ ہے۔
۲۰	اَلْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ: وہ شخص جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو (اَلْمَغْشِيُّ) غَشْيٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ مَغْشِيٌّ اصل میں مَغْشُوْيٌ ہے۔ واؤ اور یاء جمع ہو گئے۔ ان میں پہلا ساکن ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۰	اَوْلٰی لَهُمْ: خرابی ہے ان کی (ترجمہ شیخ الہند) ان کی کمبختی آنے والی ہے (بیان القرآن) (اَوْلٰی) کے معنی زیادہ لائق، زیادہ مستحق، زیادہ قریب۔ وَلْیٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ اس کے مصدری معنی قریب ہونے کے ہیں۔ لفظ اَوْلٰی کا صلہ جب لام واقع ہوتا ہے۔ تو یہ ڈانٹ اور دھمکی کے لئے آتا ہے۔ اس صورت میں خرابی اور برائی سے زیادہ قریب ہونے کے معنی ہوں گے۔ چنانچہ آیت کریمہ فَاَوْلٰی لَهُمْ (سو خرابی ہے ان کی) اور اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی (تیرے لئے خرابی ہی خرابی ہے) میں یہی معنی مراد ہیں۔ لغات القرآن (مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی)
۲۲	اِنْ تَوَلَّيْتُمْ: اگر تم کنارہ کش رہو۔ اگر تم اعراض کرو۔ (تَوَلَّيْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّی ہے۔
۲۲	اَرْحَامَكُمْ: تمہاری قرابتیں (اپنی قرابتیں) تمہاری رشتہ داریاں (اَرْحَامٌ) کا واحد رَحِمٌ، رَحْمٌ اور رِحْمٌ ہے۔
۲۳	اَصَمَّهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو بہرہ کر دیا۔ (اَصَمَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْمَامٌ ہے۔
۲۳	اَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا (اَعْمٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْمَاءٌ ہے۔
۲۴	لَايَتَدَبَّرُوْنَ: وہ لوگ غور نہیں کرتے ہیں۔ (لَايَتَدَبَّرُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَدَبُّرٌ ہے۔
۲۴	اَقْفَالُهَا: ان کے قفل، ان کے تالے (اَقْفَالٌ) کا واحد قُفْلٌ ہے۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع قُلُوْبٌ ہے۔
۲۵	اِرْتَدُّوْا: وہ لوگ پھر گئے۔ وہ لوگ ہٹ گئے۔ (اِرْتَدُّوْا) باب افتعال سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ارتداد ہے۔
۲۵	تَبَيَّنَ: وہ (ہدایت) ظاہر ہوگئی۔ (تَبَيَّنَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيُّنٌ ہے۔
۲۵	سَوَّلَ: اس نے (شیطان نے) بات بنائی۔ اس نے اچھا کر کے دکھایا۔ اس نے چکما دیا۔ اس نے فریب دیا۔ (سَوَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيْلٌ ہے۔
۲۵	اَمْلٰى: اس نے (شیطان نے) دیر کے وعدے کئے (ترجمہ شیخ الہند) اس نے لمبی لمبی امیدیں دلائیں۔ (اَمْلٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِملاءٌ ہے۔
۲۷	اِذَا تَوَفَّتْهُمْ: جب وہ (فرشتے) ان کی جان قبض کرتے ہیں۔ (تَوَفَّتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَفِّیْ۔
۲۹	اَضْغَانَهُمْ: ان کے کینے۔ ان کی دلی عداوتیں (اَضْغَانٌ) کا واحد ضِغْنٌ۔
۳۰	لَاَرَيْنٰكَهُمْ: تو ہم تجھ کو دکھلا دیں وہ لوگ (ترجمہ شیخ الہند) تو ہم آپ کو ان کا پورا پتہ بتا دیتے (بیان القرآن) یہ جواب شرط واقع ہے۔ (لَاَرَيْنَا) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (اَرَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اراءۃ اس کے معنی دکھانا۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول اور هُمْ ضمیر مفعول ثانی ہے۔
۳۰	لَحْنِ الْقَوْلِ: طرز کلام (لَحْنٌ) کے معنی لہجہ انداز، جمع: اَلْحَانٌ و لُحُوْنٌ۔
۳۲	صَدُّوْا: ان لوگوں نے روکا (صَدُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳۲	شَاقُّوْا: ان لوگوں نے مخالفت کی۔ (شَاقُّوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۵ لَا تَهِنُوْا: تم لوگ ہمت مت ہارو۔ (لَا تَهِنُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَهْنٌ ہے۔

۳۵ السَّلْمِ: صلح۔

۳۵ لَنْ يَّتِرَكُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ہرگز تم سے نہ گھٹائے گا۔ (لَنْ يَّتِرَ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَتْرٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔

۳۷ يُحْفِكُمْ: وہ تم سے اصرار کرے۔ وہ تم سے انتہا درجہ تک طلب کرے۔ (يُحْفِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْفَاءٌ ہے۔ يُحْفِ اصل میں يُحْفِيْ ہے۔ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء ساقط ہوگئی ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۸ اِنْ تَتَوَلَّوْا: اگر تم اعراض کرو۔ (تَتَوَلَّوْا) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ تَتَوَلَّوْا اصل میں تَتَوَلَّوْنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں نون جمع ساقط ہوگیا ہے۔

۳۸ يَسْتَبْدِلْ: وہ (اللہ تعالیٰ) بدلہ میں لے آئے گا (يَسْتَبْدِلْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِبْدَالٌ ہے۔ یہ جوابِ شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

سورۂ فتح مدنی ہے۔ اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	فَتَحْنَا: ہم نے فتح دی۔ (فَتَحْنَا) باب فَتَحَ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتْحٌ ہے۔
۲	تَقَدَّمَ: وہ آگے ہوا۔ (تَقَدَّمَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَدُّمٌ ہے۔
۲	تَاَخَّرَ: وہ پیچھے ہوا۔ (تَاَخَّرَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَخُّرٌ ہے۔
۲	يُتِمَّ: وہ (اللہ تعالیٰ) پورا کردے۔ (يُتِمَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْمَامٌ ہے۔ لِيَغْفِرَ پر عطف کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
۳	نَصْرًا عَزِيْزًا: زبردست مدد، عزت والی مدد۔ ایسا غلبہ جس میں عزت ہی عزت ہو (عَزِيْزٌ) عِزَّةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۴	السَّكِيْنَةَ: اطمینان، تحمل، تسلی۔ یہ فَعِيْلَةٌ کے وزن پر اسم ہے۔
۴	جُنُوْدُ: لشکر، فوجیں۔ واحد: جُنْدٌ ہے۔
۵	يُكَفِّرَ: (تاکہ) وہ دور کردے۔ (يُكَفِّرَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْفِيْرٌ ہے۔ لِيُدْخِلَ پر عطف کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶ اَلظَّآنِّیْنَ: گمان کرنے والے، ظَنٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد ظَانٌّ ہے۔

۶ دَآئِرَةُ السَّوْءِ: بری گردش، مصیبت کا پھیر۔ (دَآئِرَةٌ) دَوْرٌ مصدر سے فَاعِلَةٌ کے وزن پر اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے (سَوْءٌ) سَآءَ، یَسُوْءُ، سَوْءًا کے معنی برا ہونا۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ مَصِیْرًا: ٹھکانا، صَیْرٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے، اس کی جمع مَصَآئِرُ۔

۸ شَاهِدًا: گواہی دینے والا۔ شَهَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ مُبَشِّرًا: بشارت دینے والا، خوش خبری دینے والا۔ تَبْشِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔

۸ نَذِیْرًا: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلاف قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے اس کی جمع نُذُرٌ ہے۔

۹ تُعَزِّرُوْهُ: (تاکہ) تم اس کی مدد کرو۔ (تُعَزِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْزِیْرٌ ہے۔ (تُعَزِّرُوْا) اصل میں تُعَزِّرُوْنَ ہے۔ لِتُؤْمِنُوْا پر عطف کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹ تُوَقِّرُوْهُ: (تاکہ) تم اس کی تعظیم کرو۔ (تُوَقِّرُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوْقِیْرٌ ہے، (تُوَقِّرُوْا) کی اصل تُوَقِّرُوْنَ ہے۔ اس کا عطف بھی لِتُؤْمِنُوْا پر ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۹ بُكْرَةً: صبح، سورج طلوع ہونے تک دن کا ابتدائی حصہ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۹	اَصِيلًا: شام، عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت، جمع: آصَالٌ ہے۔
۱۰	مَنْ نَكَثَ: جو شخص عہد توڑے گا۔ (نَكَثَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَكْثٌ ہے۔
۱۰	مَنْ اَوْفٰى: جو شخص پورا کرے گا (اَوْفٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيفَاءٌ ہے۔
۱۱	اَلْمُخَلَّفُوْنَ: پیچھے کئے ہوئے لوگ، پیچھے رہ جانے والے لوگ۔ تَخْلِيْفٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُخَلَّفٌ ہے۔
۱۱	اَلْاَعْرَابِ: دیہاتی لوگ، گنوار لوگ، عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَعْرَابِيٌّ ہے۔
۱۱	شَغَلَتْنَا: ہم کو مشغول کر لیا۔ ہم کو کام میں لگایا۔ (شَغَلَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر شُغْلٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۲	لَنْ يَّنْقَلِبَ: وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ (لَنْ يَّنْقَلِبَ) باب انفعال سے فعل مضارع نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔
۱۲	بُوْرًا: ہلاک ہونے والے، برباد ہونے والے۔ اس کا واحد: بَائِرٌ اور مصدر بَوْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۳	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۱۳	سَعِيْرًا: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ، سَعْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مَفْعُوْلٌ کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۵	اِذَا انْطَلَقْتُمْ: جب تم لوگ چلو گے (اِنْطَلَقْتُمْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۵ مَغَانِمَ: غنیمتیں۔ واحد مَغْنَمٌ ہے، مجاہد مسلمان جو مال کافروں سے جنگ کر کے حاصل کریں۔ شریعت کی اصطلاح میں "غنیمت" کہلاتا ہے۔

۱۵ ذَرُوْنَا: تم ہم کو چھوڑو۔ (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵ نَتَّبِعْكُمْ: ہم تمہارے ساتھ چلیں گے (نَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۶ سَتُدْعَوْنَ: عنقریب تم لوگ بلائے جاؤ گے۔ اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (تُدْعَوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دُعَاءٌ ہے۔

۱۶ بَأْسٍ: لڑائی۔ خوف، بہادری، قوت۔ یہاں مراد لڑائی ہے۔

۱۷ الْاَعْمٰى: اندھا۔ جمع عُمْىٌ ہے۔

۱۷ الْاَعْرَجِ: لنگڑا۔ جمع عُرْجٌ ہے۔

۱۷ مَنْ يَّتَوَلَّ: جو شخص اعراض کرے گا۔ (يَتَوَلَّ) اصل میں يَتَوَلّٰى ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع مجزوم۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّىْ ہے۔

۱۸ اَثَابَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو بدلہ دیا۔ اس نے ان کو انعام دیا۔ (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَابَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰ عَجَّلَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) جلدی پہنچادی۔ (عَجَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْجِیْلٌ ہے۔

۲۰ كَفَّ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) روک دیا۔ (كَفَّ) باب نصر سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کَفٌّ ہے۔

۲۲ لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ: تو ضرور وہ لوگ پیٹھ پھیر لیتے۔ (وَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِیَةٌ ہے۔ (اَلْاَدْبَارُ) کا واحد: دُبُرٌ ہے۔ اس کے معنی پیٹھ کے ہیں۔

۲۴ بَطْنِ مَكَّةَ: شہر مکہ کے بیچ (بَطْنٌ) کے معنی بیچ، اندرونی حصہ، نشیبی حصہ۔ جمع: بُطُوْنٌ ہے۔

۲۴ اَظْفَرَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو کامیاب کیا (اَظْفَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِظْفَارٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۵ اَلْهَدْيَ: قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے۔

۲۵ مَعْكُوْفًا: روکا ہوا۔ منع کیا ہوا۔ عَكْفٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵ مَعَرَّةٌ: خرابی، مضرت، تکلیف۔

۲۵ لَوْ تَزَيَّلُوْا: اگر وہ لوگ جدا ہو جاتے۔ اگر وہ لوگ الگ ہو جاتے (تَزَيَّلُوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَزَيُّلٌ ہے۔

۲۶ اَلْحَمِيَّةَ: کد، ضد، عار، قوت غضبیہ جب جوش میں آجائے اور بڑھ جائے تو حمیت کہلاتی ہے۔ لغات القرآن (مولانا عبدالرشید نعمانی)

۲۶ اَلْزَمَهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو قائم رکھا۔ اس نے ان کو جمائے رکھا۔ (اَلْزَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْزَامٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۷ اٰمِنِيْنَ: مطمئن ہونے کی حالت میں، بے خوف ہونے کی حالت میں، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اٰمِنٌ اور مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اٰمِنٌ ہے۔
۲۷	مُحَلِّقِیْنَ: سر منڈانے والے۔ تَحْلِیْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُحَلِّقٌ ہے۔
۲۷	مُقَصِّرِیْنَ: بال کتروانے والے۔ تَقْصِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُقَصِّرٌ ہے۔
۲۹	مُحَمَّدٌ: حضرت اقدس فخر موجودات، سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر مبارک حالات جلد اول پارہ (۴) سورۂ آل عمران آیت (۱۴۴) میں دیکھیے۔
۲۹	اَشِدَّآءُ: سخت، زور آور، طاقت ور۔ واحد: شَدِیْدٌ ہے۔
۲۹	اَلْکُفَّارُ: کافر لوگ، اللہ اور رسول کا انکار کرنے والے۔ واحد: کَافِرٌ اور مصدر کُفْرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۹	رُحَمَآءُ: مہربان، نرم دل۔ واحد: رَحِیْمٌ ہے۔
۲۹	رُکَّعًا: رکوع کرنے والے۔ واحد: رَاکِعٌ ہے۔
۲۹	سُجَّدًا: سجدہ کرنے والے۔ واحد: سَاجِدٌ ہے۔
۲۹	سِیْمَاهُمْ: ان کی نشانی، ان کی علامت (سِیْمَا) کے معنی نشانی، علامت۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
۲۹	زَرْعٌ: کھیتی۔ جمع: زُرُوْعٌ ہے۔
۲۹	شَطْاَهٗ: اس کی سوئی، اس کا پٹھا۔ (شَطْاٌ) کے معنی پودے کی سوئی، پودے کا پٹھا، پودے کا اکھوا۔ جمع: اَشْطَآءٌ ہے۔
۲۹	اٰزَرَهٗ: اس نے اس کی کمر مضبوط کی۔ اس نے اس کو قوی کیا۔ (اٰزَرَ) باب

besturdubooks.wordpress.com

	آیت نمبر
مُفَاعَلَۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُؤَازَرَۃٌ ہے اس کے معنی کمر مضبوط کرنا اور قوی کرنا (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔	
اِسْتَغْلَظَ: وہ موٹا ہوا۔ (اِسْتَغْلَظَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْلَاظٌ ہے۔	۲۹
اِسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ: وہ (کھیتی) اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ وہ (پودا) اپنی نال پر کھڑا ہوگیا۔ (اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَآءٌ ہے۔ (سُوْق) کے معنی کھیتی کی نالیں کھیتی کے تنے، واحد سَاقٌ ہے۔	۲۹
یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ: وہ کسانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے۔ وہ کھیتی والوں کو پسند آتی ہے (یُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔ (الزُّرَّاعُ) کے معنی کسان لوگ، کھیتی کرنے والے۔ واحد زَارِعٌ ہے۔	۲۹
لِیَغِیْظَ: تاکہ وہ (ان سے کافروں کو) جلائے، تاکہ وہ غصہ دلائے۔ یعنی اسلامی کھیتی کی تازگی اور رونق کو دیکھ کر کافروں کے دل غیظ و حسد سے جلتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے بعض علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے جلنے والا کافر ہے (لِیَغِیْظَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یَغِیْظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَیْظٌ ہے۔	۲۹

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

سورۂ حجرات مدنی ہے۔ اس میں کل اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	لَا تُقَدِّمُوْا: تم آگے نہ بڑھو۔ (لَا تُقَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۲	لَا تَجْهَرُوْا: تم زور سے نہ کہو۔ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ترخ کر نہ بولو۔ بلکہ پست آواز سے بات کرو۔ (لَا تَجْهَرُوْا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔
۳	يَغُضُّوْنَ: وہ لوگ پست رکھتے ہیں، وہ دبی آواز سے بولتے ہیں (يَغُضُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَضٌّ ہے۔
۳	اِمْتَحَنَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے جانچ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آزمایا (اِمْتَحَنَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْتِحَانٌ ہے۔
۴	يُنَادُوْنَ: وہ لوگ پکارتے ہیں۔ (يُنَادُوْنَ) باب مفاعلہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۴	اَلْحُجُرَاتِ: کمرے، حجرے۔ واحد: حُجْرَةٌ ہے۔
۶	نَبَاٌ: خبر۔ جمع: اَنْبَاءٌ ہے۔
۶	تَبَيَّنُوْا: تحقیق کرلیا کرو۔ (تَبَيَّنُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَيُّنٌ ہے۔
۶	نٰدِمِيْنَ: شرمندہ، پشیمان، پچھتانے والے، واحد نَادِمٌ اور مصدر نَدَامَةٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۷	لَعَنِتُّمْ: تو ضرور تم مشقت میں پڑ جاتے۔ تو ضرور تم کو تکلیف پہنچتی۔ (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَنَتٌ ہے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔
۷	حَبَّبَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) محبت ڈال دی۔ (حَبَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْبِيْبٌ ہے۔
۷	زَيَّنَهٗ: اس نے اس (ایمان) کو مزین کر دیا۔ اس نے اس کو آراستہ کر دیا۔ (زَيَّنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْيِيْنٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۷	كَرَّهَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ناپسندیدہ بنا دیا۔ اس نے ناگوار بنا دیا۔ اس نے نفرت ڈال دی۔ (كَرَّهَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَكْرِيْهٌ ہے۔
۷	اَلْعِصْيَانَ: نافرمانی۔ عَصٰى يَعْصِىْ کا مصدر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، یہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ سب کو عام ہے۔
۷	اَلرّٰشِدُوْنَ: راہ ہدایت پانے والے۔ راہ راست پانے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد رَاشِدٌ اور مصدر رُشْدٌ ہے۔
۹	اِقْتَتَلُوْا: (اگر) وہ لڑ پڑیں (اِقْتَتَلُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْتِتَالٌ ہے۔
۹	اَصْلِحُوْا: تم لوگ صلح کرا دو۔ (اَصْلِحُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِصْلَاحٌ ہے۔
۹	اِنْ م بَغَتْ: اگر وہ (یعنی ان میں کا ایک دوسرے پر) زیادتی کرے (بَغَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

9 تَفِيْءَ: (یہاں تک کہ) وہ رجوع ہو جائے۔ وہ لوٹ آئے۔ (تَفِيْءَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَیْءٌ۔

9 اَقْسِطُوْا: تم لوگ انصاف کرو۔ (اَقْسِطُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْسَاطٌ ہے۔

11 لَا یَسْخَرْ: وہ ہنسی نہ کرے۔ وہ مذاق نہ اڑائے۔ (لَا یَسْخَرْ) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَخَرٌ، سَخْرٌ اور سُخْرٌ ہے۔

11 لَا تَلْمِزُوْآ اَنْفُسَکُمْ: تم ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ (لَا تَلْمِزُوْا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَمْزٌ ہے۔ (اَنْفُسٌ) کا واحد نَفْسٌ ہے۔ اس کے معنی جان اور شخص کے ہیں۔

11 لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ: تم ایک دوسرے کو برے لقب سے نہ پکارو، تم ایک دوسرے کو برے نام سے نہ چڑاؤ۔ (لَا تَنَابَزُوْا) باب تفاعل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَابُزٌ ہے۔ اس کے معنی ایک دوسرے کو شرم دلانا (اَلْقَابٌ) کا واحد لَقَبٌ ہے۔ اس کے معنی صفتی نام یعنی اصلی نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام جس سے کسی شخص کے اچھے یا برے وصف کو ظاہر کیا جائے آیت کریمہ میں دوسری قسم کے القاب مراد ہیں جن سے برائی ظاہر ہوتی ہو۔

12 اِجْتَنِبُوْا: تم پرہیز کرو۔ (اِجْتَنِبُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔

12 لَا تَجَسَّسُوْا: تم سراغ نہ لگایا کرو۔ تم کسی کا بھید نہ ٹٹولو۔ (لَا تَجَسَّسُوْا) باب تفعّل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَجَسُّسٌ ہے۔

12 لَا یَغْتَبْ: وہ (کوئی شخص) غیبت نہ کرے۔ وہ (کوئی شخص) پیٹھ پیچھے برائی نہ کرے۔ (لَا یَغْتَبْ) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْتِیَابٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۳ شُعُوْبًا: ذاتیں، قومیں۔ واحد: شَعْبٌ ہے۔

۱۳ قَبَآئِلَ: قبیلے۔ خاندان۔ واحد: قَبِیْلَةٌ ہے۔

۱۳ لِتَعَارَفُوْا: تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو (لِتَتَعَارَفُوْا) اصل میں لِتَتَعَارَفُوْا ہے۔ تخفیف کے لئے ایک تاء حذف کردی گئی ہے۔ اور لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط کردیا گیا ہے۔ (تَعَارَفُوْا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَارُفٌ ہے۔

۱۳ اَکْرَمَکُمْ: تم میں سب سے زیادہ عزت والا۔ (اَکْرَمَ) کَرَامَةٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۱۳ اَتْقٰکُمْ: تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار۔ (اَتْقٰی) تُقًی مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۱۴ اَلْاَعْرَابُ: دیہاتی لوگ، گنوار لوگ، عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: اَعْرَابِیٌّ ہے۔

۱۴ لَا یَلِتْکُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) کم نہیں کرے گا، یہ جوابِ شرط واقع ہے (لَا یَلِتْ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَلْتٌ۔

۱۵ لَمْ یَرْتَابُوْا: انھوں نے شک نہیں کیا۔ (لَمْ یَرْتَابُوْا) باب افتعال سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِرْتِیَابٌ ہے۔

۱۷ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ: وہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں۔ (یَمُنُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَنٌّ ہے۔

۱۸ بَصِیْرٌ: دیکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی میں سے ہے۔ بَصَارَةٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ قٓ

سورۂ قٓ مکی ہے۔ اس میں کل پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۲ مُنْذِرٌ: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۳ اِذَا مِتْنَا: جب ہم مرجائیں گے۔ یہ شرط واقع ہے۔ (مِتْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَوْتٌ ہے۔

۳ رَجْعٌ: لوٹ آنا، پھر آنا۔ اس سے مراد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۴ تَنْقُصُ: وہ کم کرتی ہے۔ وہ گھٹاتی ہے۔ (تَنْقُصُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَقْصٌ ہے۔

۵ مَرِيْجٍ: الجھی ہوئی بات، مَرْجٌ مصدر سے فَعِیْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۶ بَنَيْنٰهَا: ہم نے اس (آسمان) کو بنایا۔ (بَنَيْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بِنَاءٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث مفعول بہ ہے۔

۶ فُرُوْجٍ: سوراخ، شگاف، پھٹن۔

۷ مَدَدْنٰهَا: ہم نے اس (آسمان) کو پھیلایا۔ (مَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَدٌّ ہے۔

۷ رَوَاسِيَ: پہاڑ۔ اس کا واحد رَاسِيَةٌ ہے۔

۷ اَنْبَتْنَا: ہم نے اگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	زَوْج: قسم، نوع۔ جمع: اَزْوَاج ہے۔
۷	بَهِيْج: خوش نما، بارونق، بَهْجٌ اور بَهَاجَةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
۸	تَبْصِرَةٌ: سمجھانا۔ دکھلانا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۸	مُنِيْب: رجوع ہونے والا۔ اِنَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۹	جَنّٰت: باغات۔ واحد: جَنَّةٌ ہے۔
۹	حَبَّ الْحَصِيْدِ: کھیتی کا غلہ۔ کٹی ہوئی کھیتی کا اناج۔ (حَبٌّ) کے معنی غلہ، اناج۔ جمع: حُبُوْب ہے، (حَصِيْد) کے معنی کھیتی، کھیت کا کٹا ہوا حصہ۔ جمع: حَصَائِد ہے۔
۱۰	اَلنَّخْلَ: کھجور کے درخت، واحد: نَخْلَةٌ ہے۔
۱۰	بٰسِقٰتٍ: لمبی لمبی، بلند۔ بُسُوْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ مصدری معنی لمبے تنے اور لمبی ٹہنیوں والا ہونا، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰	طَلْعٌ نَضِيْدٌ: خوشہ تہ بر تہ (ترجمہ حضرت شیخ الہند) گچھے خوب گوندھے ہوئے (ترجمہ حضرت تھانوی) (طَلْعٌ) کے معنی خوشہ، گچھا، گابھا۔ جمع اَطْلَاع ہے۔ (نَضِيْد) تہ بر تہ، تہ بہ تہ۔ گوندھا ہوا۔ نَضْدٌ مصدر سے صفت مفعولی ہے۔ مصدری معنی سامان ترتیب سے رکھنا یا ڈھیر لگانا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۲	اَصْحٰبُ الرَّسِّ: کنوئیں والے۔ ان کے بارے میں حضرات مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ روح المعانی میں بہت سے اقوال نقل کر کے لکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ کوئی قوم تھی جو اپنے پیغمبر کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک ہوئی (تفسیر عثمانی) (اَصْحٰبٌ) کا واحد: صَاحِبٌ۔ اس کے معنی ساتھی کے ہیں، اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے (الرَّسُّ) کے معنی کنواں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۴	اَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ: بن والے، بن کے رہنے والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی امت ہے۔ (اَصْحٰبٌ) کا واحد: صَاحِبٌ ہے۔ اس کے معنی ساتھی کے ہیں، اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے (اَلْاَیْکَۃُ) کے معنی بن، جنگل، گنجان درخت۔ اس کی جمع: اَیْکٌ ہے۔
۱۴	قَوْمُ تُبَّعٍ: تبع کی قوم، تبع یمن کا بادشاہ تھا۔ اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ تبع کو بُرا نہ کہو، کیوں کہ وہ اسلام لے آیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ تبع ایک نیک شخص تھا۔ دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قوم کی مذمت کی ہے۔ خود اس کو بُرا نہیں کہا ہے۔ لفظ تبع یمن کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ یہاں تبع سے مراد اسعد ابوکرب بن ملیک ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سب سے پہلے کعبہ شریف پر غلاف اسی مردِ صالح تبع نے چڑھایا تھا۔
۱۵	عَیِیْنَا: ہم تھک گئے، ہم عاجز ہو گئے (عَیِیْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر عَیٌّ ہے۔ معنی عاجز ہونا۔
۱۵	لَبْسٍ: شک، شبہ، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ معنی شبہ میں ڈالنا، اور گڑبڑ کر دینا۔
۱۶	تُوَسْوِسُ: وہ (اس کا نفس) وسوسہ ڈالتا ہے۔ (تُوَسْوِسُ) باب فعللہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَسْوَسَۃٌ ہے۔
۱۶	حَبْلِ الْوَرِیْدِ: گردن کی رگ، شہ رگ، رگ جان۔ وہ رگ جو دل سے دماغ تک ہے۔ جس کے کٹنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ (حَبْلٌ) کے معنی رگ۔ جمع حِبَالٌ ہے۔ (وَرِیْدٌ) گردن کی رگ، جمع: اَوْرِدَۃٌ ہے۔
۱۷	یَتَلَقَّی: وہ لے لیتا ہے۔ (یَتَلَقَّی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلَقِّیٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۷ اَلْمُتَلَقِّيَانِ: دو لینے والے، باب تفعل سے اسم فاعل تثنیہ مذکر، اس کا مصدر تَلَقِّيْ ہے۔

۱۷ قَعِيْدٌ: بیٹھنے والا۔ قُعُوْدٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے، واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے، باب نصر سے آتا ہے۔

۱۸ مَايَلْفِظُ: وہ منہ سے نہیں نکالتا ہے۔ (يَلْفِظُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَفْظٌ ہے۔

۱۸ رَقِيْبٌ: نگہبان، محافظ، راہ دیکھنے والا۔ تاک لگانے والا۔ رَقَابَةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸ عَتِيْدٌ: تیار، عَتَادَةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ سَكْرَةُ الْمَوْتِ: موت کی سختی، موت کی بے ہوشی (سَكْرَةٌ) کے معنی سختی اور بے ہوشی کے ہیں۔

۱۹ تَحِيْدُ: تو بد کتا ہے۔ تو ٹلتا رہتا ہے۔ (تَحِيْدُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَيْدٌ ہے۔ معنی الگ ہونا۔ ہٹ جانا۔

۲۱ سَآئِقٌ: ہانکنے والا۔ سَوْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جو میدانِ حشر میں لوگوں کو کھینچ کر لائے گا (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی)

۲۱ شَهِيْدٌ: گواہ۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فَعِيْل کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع شُهَدَآءُ ہے۔ اس سے مراد وہ فرشتہ ہے جو اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔

۲۲ كَشَفْنَا: ہم نے کھول دیا۔ ہم نے ہٹا دیا۔ (كَشَفْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشْفٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۲ غِطَآءَكَ: تیرا پردہ (غِطَآءٌ) کے معنی پردہ، جمع اَغْطِيَةٌ ہے، یہاں غفلت کا پردہ مراد ہے، جیسا کہ آیتِ کریمہ ﴿لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ﴾ میں ہے۔

۲۲ حَدِيْدٌ: تیز۔ یہ حِدَّةٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر ہے، حِدَّةٌ کے معنی تیزی کے ہیں

۲۳ عَتِيْدٌ: تیار۔ عَتَادٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ اَلْقِيَا: تم دونوں ڈال دو۔ (اَلْقِيَا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔

۲۴ كَفَّارٍ: کفر کرنے والا، ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ عَنِيْدٍ: مخالف، ضدی، سرکش۔ عُنُوْدٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفتِ مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵ مَنَّاعٍ: نیک کام سے روکنے والا۔ مَنْعٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵ مُعْتَدٍ: حد سے بڑھنے والا۔ اِعْتِدَآءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔

۲۵ مُرِيْبٍ: شبہ میں ڈالنے والا۔ اِرَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔

۲۷ مَآ اَطْغَيْتُهٗ: میں نے اس کو شرارت میں نہیں ڈالا۔ (اَطْغَيْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِطْغَآءٌ ہے۔

۲۸ لَاتَخْتَصِمُوْا: تم لوگ جھگڑا نہ کرو۔ (لَاتَخْتَصِمُوْا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْتِصَامٌ ہے۔

۲۸ قَدَّمْتُ: میں نے (تمہارے پاس) پہلے بھیج دیا۔ (قَدَّمْتُ) باب تفعیل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَقْدِیْم ہے۔
۳۰	اِمْتَلَئْتِ: تو بھر گئی۔ (اِمْتَلَئْتِ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اِمْتِلَاءٌ ہے۔
۳۰	مَزِیْد: زیادہ، زیادتی۔ مصدر میمی ہے، معنی زیادہ ہونا۔ زیادہ کرنا۔ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۳۱	اُزْلِفَتْ: وہ (جنت) قریب لائی جائے گی۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اُزْلِفَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْلَافٌ ہے۔
۳۲	اَوَّابٍ: بہت رجوع ہونے والا۔ اَوْبٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۳	مُنِیْبٍ: رجوع ہونے والا۔ اِنَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۳۶	نَقَّبُوْا: وہ لوگ خوب پھرے (نَقَّبُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنْقِیْبٌ ہے اس کے معنی ملک میں چلنا، کھود کرید کرنا۔
۳۶	مَحِیْصٍ: بھاگنے کی جگہ، بچنے کی جگہ۔ حَیْصٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔
۳۸	مَا مَسَّنَا: اس (تکان) نے ہم کو چھوا نہیں۔ (مَسَّ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۳۸	لُغُوْبٍ: تکان، تھکان، تھکنا۔ باب فتح اور نصر سے مصدر ہے۔
۴۰	اَدْبَارَ السُّجُوْدِ: سجدہ کے پیچھے، سجدہ کے بعد، یعنی فرض نمازوں کے بعد (اَدْبَارَ) کا واحد دُبُرٌ ہے۔ اس کے معنی پیچھے اور بعد کے ہیں (السُّجُوْدُ) باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی سجدہ کرنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴۱	اِسْتَمِعْ: تو سن (اِسْتَمِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔
۴۱	يُنَادِ الْمُنَادِ: ایک پکارنے والا پکارے گا۔ (يُنَادِ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ يُنَادِ اصل میں يُنَادِيْ ہے۔ آخر کی یاء تخفیف کے لئے حذف کردی گئی ہے۔ (الْمُنَادِ) اصل میں الْمُنَادِيْ ہے۔ مُنَادَاةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس میں آخر کی یاء تخفیف کے لئے حذف کردی گئی ہے۔
۴۴	تَشَقَّقُ: وہ (زمین) پھٹ جائے گی۔ (تَشَقَّقُ) اصل میں تَتَشَقَّقُ ہے۔ ایک تاء تخفیف کے لئے حذف کردی گئی ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَشَقُّقٌ ہے۔
۴۴	سِرَاعًا: دوڑتے ہوئے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد سَرِيْعٌ ہے۔
۴۵	جَبَّارٍ: جبر کرنے والا، زبردستی کرنے والا۔ جَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

سورۂ ذٰریٰت مکی ہے اس میں کل ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	الذّٰرِيٰتِ: بکھیرنے والی ہوائیں، غبار وغیرہ کو اڑانے والی ہوائیں۔ ذَرْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد ذَارِيَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱ ذَرْوًا: اڑانا، بکھیرنا۔ باب نصر سے مصدر، الذّٰرِیٰتِ سے مفعول مطلق ہے۔

۲ اَلْحٰمِلٰتِ وِقْرًا: بوجھ یعنی بارش کو اٹھانے والے بادل (حٰمِلٰتٌ) حَمْلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: حَامِلَةٌ ہے۔ (وِقْرٌ) کے معنی بوجھ، اس سے مراد بارش ہے۔ اس کی جمع: اَوْقَارٌ ہے۔

۳ اَلْجٰرِیٰتِ یُسْرًا: نرمی سے چلنے والی کشتیاں۔ (جٰرِیٰتٌ) جَرْیٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: جَارِیَةٌ ہے۔ (یُسْرًا) آسانی، سہولت، نرمی۔

۴ اَلْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا: حکم کے موافق چیزیں تقسیم کرنے والے فرشتے۔ (اَلْمُقَسِّمٰتُ) تَقْسِیْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔ اس کا واحد: مُقَسِّمَةٌ ہے۔ (اَمْرٌ) کے معنی حکم، جمع: اُمُوْرٌ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ (ذَارِیَات) ہوائیں (حاملات) بادل، (جاریات) کشتیاں اور (مُقسّمات) فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رزق وغیرہ تقسیم کرتے ہیں (تفسیر عثمانی)

۵ تُوْعَدُوْنَ: تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (تُوْعَدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَعْدٌ ہے۔

۷ ذَاتِ الْحُبُكِ: راستوں والا (آسمان) یعنی آسمان کی قسم، جس میں فرشتوں کے چلنے کے راستے ہیں۔ (ذَاتٌ) کے معنی والا، یہ ذُوْ کی مؤنث ہے۔ اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ (اَلْحُبُكُ) کا واحد: حَبِیْكَةٌ ہے۔ اس کے معنی راستہ۔

۹ یُؤْفَكُ: وہ پھیر دیا جاتا ہے (یُؤْفَكُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۰	اَلْخَرّٰاصُوْنَ: اٹکل دوڑانے والے، جھوٹ بولنے والے۔ خَرْصٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، واحد: خَرّٰاصٌ ہے۔
۱	غَمْرَۃٍ: غفلت، جہالت۔
۱۱	سَاھُوْنَ: بھولنے والے۔ غافل ہونے والے۔ سَھْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: سَاہٍ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۳	یُفْتَنُوْنَ: وہ لوگ عذاب دیے جائیں گے۔ وہ لوگ جلائے جائیں گے۔ (یُفْتَنُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ ہے۔ فتنہ میں ڈالنا، آزمائش کرنا۔
۱۴	تَسْتَعْجِلُوْنَ: تم لوگ جلدی طلب کرتے ہو (تَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے۔
۱۷	یَھْجَعُوْنَ: وہ لوگ سوتے ہیں۔ (یَھْجَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ھُجُوْعٌ معنی سونا۔
۱۹	اَلسَّآئِلِ: مانگنے والا، سوالی۔ سُؤَالٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	اَلْمَحْرُوْمِ: غیر سوالی، سوال سے بچنے والا۔ نہ مانگنے والا۔ جس کو حیاء نے سوال سے روک دیا ہو۔ حِرْمَانٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۰	اَلْمُوْقِنِیْنَ: یقین کرنے والے۔ اِیْقَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُوْقِنٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۲۱	لَاتُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھتے نہیں ہو (لَاتُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۲۳	تَنْطِقُوْنَ: تم لوگ باتیں کرتے ہو۔ (تَنْطِقُوْنَ) باب ضرب سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نُطقٌ ہے۔

۲۴ ضَیْفِ اِبْرَاهِیْمَ: ابراہیم علیہ السلام کے مہمان۔ ان سے مراد فرشتے ہیں۔ ان کی تعداد تین یا دس یا بارہ تھی۔ ان میں جبرئیل علیہ السلام بھی تھے (تفسیر جلالین) (ضَیْفٌ) کے معنی مہمان۔ یہ لفظ واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: اَضْیَافٌ اور ضُیُوْفٌ ہے۔

۲۴ اَلْمُکْرَمِیْنَ: معزز لوگ، باعزت لوگ۔ اِکْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُکْرَمٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔

۲۵ مُنْکَرُوْنَ: انجان لوگ، اوپرے لوگ، ناآشنا لوگ۔ اِنْکَارٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْکَرٌ ہے۔

۲۶ رَاغَ: وہ (اپنے گھر کی طرف) چلے (رَاغَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَوْغٌ ہے، معنی چپکے سے کسی جانب مائل ہوجانا۔

۲۶ عِجْلٍ سَمِیْنٍ: فربہ بچھڑا، موٹا بچھڑا۔ (عِجْلٌ) کے معنی بچھڑا، جمع: عُجُوْلٌ ہے۔ (سَمِیْنٌ) کے معنی موٹا۔ سَمَانَۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۲۷ قَرَّبَهٗ: انھوں نے اس (تلے ہوئے بچھڑے) کو قریب کیا۔ (قَرَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْرِیْبٌ ہے۔

۲۸ اَوْجَسَ: انھوں نے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خوف) محسوس کیا۔ (اَوْجَسَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْجَاسٌ ہے۔ معنی محسوس کرنا۔ دل میں چھپانا۔

۲۸ غُلٰمٍ عَلِیْمٍ: بہت علم والا فرزند۔ اس سے مراد حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں (تفسیر جلالین) (غُلَامٌ) کے معنی لڑکا۔ جمع: غِلْمَانٌ ہے۔ (عَلِیْمٌ) عِلْمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۹	اَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ: ان کی بیوی بولتی ہوئی آئیں۔ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہؓ مراد ہیں (اَقْبَلَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔ معنی آنا، متوجہ ہونا۔ (صَرَّةٌ) کے معنی شور اور چیخ کے ہیں۔
۲۹	صَكَّتْ وَجْهَهَا: انھوں نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ (صَكَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَكٌّ ہے۔ معنی زور سے مارنا، طمانچہ مارنا (وَجْهٌ) کے معنی چہرہ، جمع وُجُوْهٌ ہے۔
۲۹	عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ: بڑھیا بانجھ (عَجُوْزٌ) کے معنی بڑھیا، جمع عَجَائِزُ اور عُجُزٌ ہے۔ (عَقِيْمٌ) کے معنی بانجھ۔ یہ لفظ مرد اور عورت دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر مرد کے لئے استعمال ہو تو اس کی جمع عُقَمَاءُ اور عِقَامٌ آتی ہے اور اگر عورت کے لئے استعمال ہو تو اس کی جمع عَقَائِمُ اور عُقُمٌ آتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ پارہ (۲۷)

آیت نمبر	
۳۱	خَطْبُكُمْ: تمہاری بڑی مہم، تمہارا مطلب، تمہارا مقصد۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نور فراست سے محسوس کیا کہ ان فرشتوں کے آنے کا مقصد محض فرزند کی بشارت دینا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے علاوہ کسی اہم کام کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے آنے کا حقیقی مقصد کیا ہے (خَطْبٌ) کے معنی معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، عموماً بڑے معاملہ کے لئے مستعمل ہے۔ جمع خُطُوْبٌ ہے۔
۳۴	مُسَوَّمَةً: نشان لگائے ہوئے (پتھر) نشان لگے ہوئے (پتھر) تَسْوِيْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۴ اَلْمُسْرِفِیْنَ: حد سے گذرنے والے۔ اس سے قوم لوط مراد ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔ اس کے معنی حد سے بڑھ جانا۔

۳۹ تَوَلّٰی بِرُکْنِهٖ: اس نے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی (بیان القرآن) یعنی اس نے مع اپنے لشکروں کے اعراض کیا۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔ (رُکْنٌ) کے معنی عزت، قوت، غلبہ۔ یہاں اس سے مراد فرعون کے ارکانِ سلطنت اور فوج و لشکر کے لوگ ہیں۔ اس کی جمع: اَرْکَانٌ ہے۔

۴۰ نَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ: ہم نے ان کو دریا میں پھینک دیا یعنی غرق کر دیا (نَبَذْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَبْذٌ ہے (اَلْیَمُّ) کے معنی دریا۔ یہاں دریا سے مراد دریائے قلزم ہے۔ جس میں فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا گیا۔

۴۰ مُلِیْمٌ: قابل ملامت کام کرنے والا۔ ایسا کام کرنے والا جس پر ملامت کی جائے۔ جیسے فرعون کا رسولوں کو جھٹلانا اور رب ہونے کا دعوی کرنا (تفسیر جلالین) اَلْاِلَامَۃُ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب افعال سے آتا ہے۔

۴۱ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ: نامبارک آندھی۔ خیر سے خالی ہوا (اَلرِّیْحُ) کے معنی ہوا۔ جمع: اَرْیَاحٌ اور رِیَاحٌ ہے (اَلْعَقِیْمُ) کے معنی بانجھ، جمع: عَقَائِمُ اور عُقْمٌ ہے۔

۴۲ مَا تَذَرُ: وہ (ہوا) چھوڑتی نہیں ہے، وہ (ہوا) چھوڑتی نہیں تھی۔ (تَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَذْرٌ ہے، معنی چھوڑنا، اس معنی میں مضارع اور امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔

۴۲ اَلرَّمِیْمُ: ریزہ ریزہ، چورا چورا، بوسیدہ، رَمٌّ اور رِمَّۃٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴۳	تَمَتَّعُوْا: تم لوگ فائدہ اٹھالو۔ تم لوگ برت لو۔ (تَمَتَّعُوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔
۴۴	عَتَوْا: ان لوگوں نے سرکشی کی۔ (عَتَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عُتُوٌّ ہے۔ معنی تکبر کرنا، حد سے گذرنا۔
۴۴	اَلصّٰعِقَةُ: کڑک، عذاب، جمع: صَوَاعِقُ ہے۔
۴۵	مُنْتَصِرِیْنَ: بدلہ لینے والے۔ اِنْتِصَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْتَصِرٌ ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۴۷	بَنَیْنٰهَا: ہم نے اس (آسمان) کو بنایا۔ (بَنَیْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بِنَاءٌ ہے۔
۴۷	مُوْسِعُوْنَ: وسعت والے، قدرت والے، وسیع قدرت والے، اِیْسَاعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُوْسِعٌ ہے۔
۴۸	فَرَشْنٰهَا: ہم نے اس (زمین) کو بچھایا۔ (فَرَشْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرْشٌ ہے۔
۴۸	اَلْمٰهِدُوْنَ: بچھانے والے۔ مَهْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَاهِدٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۰	فِرُّوْا: تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بھاگو۔ تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی طرف) دوڑو (فِرُّوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فِرَارٌ ہے۔
۵۳	تَوَاصَوْا: ان لوگوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی۔ (تَوَاصَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَاصِیْ ہے۔
۵۳	طٰغُوْنَ: سرکش لوگ۔ سرکشی کرنے والے۔ طُغْیَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اصل میں طَاغِیُوْنَ تھا، تعلیل کے بعد طَاغُوْنَ ہوگیا۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۴ تَوَلَّ عَنْهُمْ: آپ ان سے منہ پھیر لیجئے۔ (تَوَلَّ) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔

۵۴ مَلُوْمٍ: ملامت کیا ہوا۔ لَوْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے آتا ہے۔

۵۵ ذَكِّرْ: آپ نصیحت کرتے رہیے۔ آپ سمجھاتے رہیے۔ (ذَكِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَذْكِيْرٌ ہے۔

۵۷ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ: کہ وہ مجھ کو کھلائیں، کہ وہ مجھ کو کھانا دیں (اَنْ يُّطْعِمُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْعَامٌ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۸ اَلْمَتِيْنُ: مضبوط، قوی، نہایت قوت والا۔ مَتَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی مضبوط اور قوی ہونا۔

۵۹ ذَنُوْبًا: بھرا ہوا ڈول، باری، حصہ، جمع اَذْنِبَةٌ اور ذَنَائِبُ ہے۔

لَا يَسْتَعْجِلُوْنِ: وہ لوگ مجھ سے جلدی نہ طلب کریں (لَا يَسْتَعْجِلُوْا) باب استفعال سے فعل نہی صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِعْجَالٌ ہے (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الطُّوْرِ

سورۂ طور مکی ہے۔اس میں کل انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۱ اَلطُّوْر: جزیرہ نمائے سینا کا ایک مخصوص پہاڑ ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔

۲ مَسْطُوْرٍ: لکھی ہوئی (کتاب) سَطْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔باب نصر سے آتا ہے۔

۳ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ: کھلا ہوا کاغذ، کشادہ ورق۔(رَقٌّ) کے معنی کاغذ، ورق۔(مَنْشُوْرٌ) نَشْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

۴ اَلْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ: آباد گھر، بیت معمور، ساتویں آسمان پر خانۂ کعبہ کے ٹھیک مقابل میں فرشتوں کا خانۂ کعبہ بنا ہوا ہے۔اس کو بیت معمور کہتے ہیں اس میں نماز پڑھنے اور طواف کرنے کے لئے روزانہ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں۔اس کے بعد قیامت تک دوسری مرتبہ ان کی باری نہیں آئے گی۔

۵ اَلسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ: اونچی چھت، اس سے مراد آسمان ہے۔(اَلسَّقْفُ) کے معنی چھت، جمع سُقُوْفٌ ہے۔(مَرْفُوْعٌ) رَفْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ اَلْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ: بھرا ہوا دریا، ابلتا ہوا دریا۔(اَلْبَحْرُ) کے معنی دریا۔جمع بِحَارٌ اور اَبْحُرٌ ہے۔(مَسْجُوْرٌ) سَجْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۹ تَمُوْرُ: وہ (آسمان) تھر تھرائے گا۔ وہ حرکت کرے گا (تَمُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَوْرٌ ہے۔

۱۰ تَسِیْرُ: وہ (پہاڑ) چلیں گے۔ وہ (پہاڑ اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں گے۔ (تَسِیْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَیْرٌ ہے۔

۱۲ خَوْضٍ: مشغلہ، باطل۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی مشغول ہونا۔

۱۳ یُدَعُّوْنَ: وہ لوگ دھکے دیئے جائیں گے۔ (یُدَعُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَعٌّ ہے۔

۱۶ اِصْلَوْهَا: اس (دوزخ) میں داخل ہو جاؤ۔ (اِصْلَوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَلًی ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸ فٰكِهِيْنَ: میوہ کھانے والے۔ لذت حاصل کرنے والے۔ خوش ہونے والے۔ فَكَاهَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے آتا ہے، اس کا واحد: فَاكِهٌ ہے۔

۱۸ وَقٰهُمْ: اس نے (ان کے پروردگار نے) ان کو بچا لیا۔ (وَقٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَايَةٌ ہے۔

۱۹ هَنِيْئًا: خوش گوار۔ مزے دار، هَنَاءٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب، فتح اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ مُتَّكِـِٕيْنَ: تکیہ لگائے ہوئے۔ اِتِّكَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَّكِئٌ ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔

۲۰ سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ: برابر بچھائے ہوئے تخت، برابر بچھے ہوئے تخت (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد: سَرِيْرٌ ہے۔ (مَصْفُوْفَةٌ) کے معنی صف بستہ، قطار

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	باندھے ہوئے۔ صَفٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۲۰	زَوَّجْنٰهُمْ: ہم نے ان کا نکاح کر دیا۔ ہم نے ان کا بیاہ کر دیا۔ (زَوَّجْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزْوِیْجٌ ہے۔
۲۰	حُوْرٍ عِیْنٍ: بہت گوری بڑی آنکھوں والیاں (حُوْرٌ) کا واحد: حَوْرَآءُ ہے حور نہایت گوری عورتوں کو کہتے ہیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ حور ایسی عورتوں کو کہتے ہیں جن کی سفیدی نکھری ہوئی ہو۔ مجاہد کا بیان ہے کہ ان کے گورے پن اور رنگ کی صفائی کے سبب ان پر نگاہ ٹھہر نہ سکے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ حور وہ عورتیں ہیں جن کی آنکھ کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی بہت سیاہ ہو۔ (عِیْنٌ) کے معنی بڑی خوبصورت آنکھوں والیاں۔ واحد: عَیْنَآءُ ہے (لغات القرآن)
۲۱	اَلْحَقْنَا: ہم نے شامل کر دیا۔ (اَلْحَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْحَاقٌ ہے۔
۲۱	مَآ اَلَتْنٰا: ہم نے کم نہیں کیا۔ ہم نے گھٹایا نہیں (اَلَتْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَلْتٌ ہے، معنی گھٹانا، گھٹنا (لازم اور متعدی)
۲۱	رَهِیْنٌ: محبوس، مقید، گرفتار، پھنسا ہوا۔ رَهْنٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول یعنی مَرْهُوْنٌ کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۲	اَمْدَدْنٰا: ہم نے بہت زیادہ دیا۔ ہم نے مدد کی۔ (اَمْدَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔
۲۲	یَشْتَهُوْنَ: وہ لوگ خواہش کرتے ہیں (یَشْتَهُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِهَآءٌ ہے۔
۲۳	یَتَنَازَعُوْنَ: وہ لوگ چھین جھپٹ کریں گے (یَتَنَازَعُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَازُعٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۳	کَاْسًا: جام شراب۔ جمع: کُئُوْسٌ اور کَاْسَاتٌ ہے۔
۲۴	غِلْمَانٌ: لڑکے۔ واحد: غُلَامٌ ہے۔
۲۴	لُؤْلُؤٌ مَّکْنُوْنٌ: چھپا ہوا موتی۔ (لُؤْلُؤٌ) کے معنی موتی۔ جمع: لَآلِیْ ہے۔ (مَکْنُوْنٌ) کَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	اَقْبَلَ: وہ متوجہ ہوا۔ (اَقْبَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔
۲۶	مُشْفِقِیْنَ: ڈرنے والے۔ اِشْفَاقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُشْفِقٌ ہے۔
۲۷	مَنَّ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا (مَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌّ ہے۔
۲۷	وَقٰنَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ہم کو بچالیا۔ (وَقٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَایَۃٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔
۲۷	عَذَابَ السَّمُوْمِ: لُو کا عذاب، دوزخ کا عذاب۔ (السَّمُوْمُ) کے معنی لُو گرم ہوا۔ جمع: سَمَآئِمُ ہے۔
۳۰	رَیْبَ الْمَنُوْنِ: زمانہ کی گردش، موت کا حادثہ۔ (رَیْبٌ) کے معنی شک، تہمت، حاجت، باب ضرب سے مصدر ہے (مَنُوْنٌ) کے معنی موت، زمانہ۔
۳۱	تَرَبَّصُوْا: تم لوگ انتظار کرو۔ (تَرَبَّصُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔
۳۲	اَحْلَامُھُمْ: ان کی عقلیں اَحْلَامٌ کا واحد: حِلْمٌ ہے اس کے معنی عقل کے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۲ طَاغُوْنَ: سرکش لوگ، شریر لوگ۔ (طَاغُوْنَ) کی اصل طَاغِیُوْنَ ہے۔ تعلیل کے بعد طاغُوْنَ ہو گیا ہے۔ طُغْیَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: طَاغٍ ہے۔

۳۳ تَقَوَّلَهٗ: انھوں نے اس (قرآن) کو گھڑ لیا۔ (تَقَوَّلَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَوُّلٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۷ اَلْمُصَیْطِرُوْنَ: حاکم، داروغہ۔ باب فعللۃ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُصَیْطِرٌ ہے۔

۳۸ سُلَّمٌ: سیڑھی۔ جمع: سَلَالِمُ ہے۔

۳۸ یَسْتَمِعُوْنَ: وہ لوگ سنتے ہیں (یَسْتَمِعُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔

۴۰ مَغْرَمٌ: تاوان، جمع: مَغَارِمُ ہے۔

۴۰ مُثْقَلُوْنَ: بوجھل۔ گراں بار۔ وہ لوگ جن پر بوجھ لاد دیا گیا ہو۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُثْقَلٌ اور مصدر اِثْقَالٌ ہے۔

۴۲ اَلْمَكِیْدُوْنَ: داؤ کیے ہوئے لوگ، داؤ میں آئے ہوئے۔ داؤ میں پھنسے ہوئے۔ گرفتار ہونے والے۔ کَیْدٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَكِیْدٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۴ كِسْفًا: ٹکڑے۔ واحد: كِسْفَةٌ ہے۔

۴۴ مَرْكُوْمٌ: تہ بہ تہ جما ہوا۔ رَكْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۵ ذَرْهُمْ: آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۵ یُصْعَقُوْنَ: وہ لوگ مرجائیں گے (تفسیر جلالین) ان پر پڑے گی بجلی کی کڑک (ترجمہ شیخ الہند) ان لوگوں کے ہوش اڑ جائیں گے (بیان القرآن) (یُصْعَقُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَعْقٌ اور صَعَقٌ ہے۔

۴۹ بِاَعْيُنِنَا: ہماری حفاظت میں۔ (اَعْیُنٌ) کا واحد عَیْنٌ ہے۔ اس کے معنی آنکھ اور یہاں مراد حفاظت ہے۔

اِدْبَارَ النُّجُوْمِ: ستاروں کا پیٹھ پھیرنا۔ یعنی ستاروں کا چھپ جانا۔ اس سے مراد صبح کا وقت ہے (اِدْبَارٌ) باب افعال سے مصدر ہے۔ اس کے معنی پیٹھ پھیرنا۔ (نُجُوْمٌ) کے معنی ستارے۔ واحد نَجْمٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ النَّجْمِ

سورۂ نجم مکی ہے۔ اس میں کل باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۱ اَلنَّجْمِ: ستارہ۔ اس سے ثریا ستارہ مراد ہے یا مطلق ستارہ۔ جمع نُجُوْمٌ۔

۱ اِذَا هَوٰى: جب وہ غروب ہوجائے (هَوٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هُوِیٌّ ہے۔

۲ مَا غَوٰى: نہ وہ بے راہ چلے۔ نہ وہ گمراہ ہوئے۔ (غَوٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَیٌّ اور غَوَایَةٌ ہے۔

۳ مَا يَنْطِقُ: وہ (نبی علیہ السلام) بات نہیں کرتے ہیں۔ (يَنْطِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نُطْقٌ ہے۔

۳ اَلْهَوٰى: خواہش نفس، جمع: اَهْوَآءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵	شَدِیْدُ الْقُوٰی: سخت قوتوں والا۔ بہت طاقت ور (شَدِیْدٌ) کے معنی سخت، جمع: شِدَادٌ ہے (الْقُوٰی) کا واحد: قُوَّۃٌ ہے، اس کے معنی طاقت اور قوت کے ہیں۔
۶	ذُوْ مِرَّۃٍ: زور آور۔ (ذُوْ) کے معنی والا۔ اس کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع: ذُوُوْنَ ہے۔ (مِرَّۃٌ) کے معنی زور اور قوت۔ جمع: مِرَرٌ ہے۔
۶	اِسْتَوٰی: وہ سیدھا بیٹھا۔ وہ نمودار ہوا۔ (اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَآءٌ ہے۔
۷	الْاُفُقِ: کنارہ۔ جمع: آفَاقٌ ہے۔
۸	دَنَا: وہ قریب ہوا۔ (دَنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُنُوٌّ ہے۔
۸	تَدَلّٰی: وہ لٹک آیا۔ وہ اتر آیا۔ یعنی وہ بہت نزدیک آیا (تَدَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدَلِّیْ ہے۔
۹	قَابَ قَوْسَیْنِ: دو کمانوں کے برابر۔ (قَابٌ) کے معنی مقدار، اندازہ، کمان کے قبضہ اور اس کے گوشہ کے درمیان کا فاصلہ (قَوْسَیْنِ) کے معنی دو کمانیں، یہ تثنیہ ہے۔ اس کا واحد: قَوْسٌ اور جمع: قِسِیٌّ اور قُسِیٌّ اور اَقْوَاسٌ ہے۔
۱۲	تُمٰرُوْنَہٗ: تم لوگ ان (پیغمبر) سے جھگڑتے ہو۔ (تُمَارُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُمَارَاۃٌ ہے۔
۱۳	نَزْلَۃً اُخْرٰی: دوسری مرتبہ۔ دوسری دفعہ، (نَزْلَۃٌ) کے معنی ایک مرتبہ اترنا۔ یہ مصدر مرۃ یعنی مرتبہ کے معنی میں ہے۔
۱۴	سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی: آخری حد کی بیری۔ آخری حد جہاں بیری کا درخت ہے۔ ساتویں آسمان پر عرشِ اعظم کی داہنی طرف ایک مقام ہے۔ ملائکہ وغیرہ کی اس سے آگے رسائی نہیں ہوسکتی (امام راغب) (سِدْرَۃٌ) کے معنی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	بیری کا درخت۔ (اَلْمُنْتَهٰى) کے معنی انتہا، اختتام، آخری حد۔ اِنْتِهَاءٌ سے مصدر میمی اور اسم ظرف ہے۔
۱۶	يَغْشٰى: وہ چھا رہی ہے (وہ چھا رہی تھی) (يَغْشٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ ہے۔
۱۷	مَازَاغَ: وہ (نگاہ) نہ بہکی۔ (مَازَاغَ) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَيْغٌ ہے۔
۱۷	مَا طَغٰى: نہ وہ (نگاہ) حد سے بڑھی (مَا طَغٰى) باب فتح سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغْيَانٌ ہے۔
۲۲	قِسْمَةٌ ضِيْزٰى: ظالمانہ تقسیم، بے ڈھنگی تقسیم، بھونڈی تقسیم (قِسْمَةٌ) کے معنی تقسیم۔ (ضِيْزٰى) یہ ضَازَ يَضِيْزُ ضَيْزًا سے ماخوذ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ اس کے معنی ظلم کرنا۔
۲۳	تَهْوٰى: وہ (ان کے نفس) خواہش کرتے ہیں۔ (تَهْوٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوٰى ہے۔
۲۴	تَمَنّٰى: اس نے تمنا کی۔ اس نے آرزو کی۔ (تَمَنّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَنِّيٌ ہے۔
۲۷	يُسَمُّوْنَ: وہ لوگ نام رکھتے ہیں۔ وہ لوگ نام زد کرتے ہیں۔ (يُسَمُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسْمِيَةٌ۔
۳۰	مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ: ان کے علم کی انتہا۔ اُن کی دانائی کی حد۔ (مَبْلَغٌ) پہنچنا، پہنچنے کی جگہ بُلُوْغٌ سے مصدر میمی اور ظرف ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۳۲	يَجْتَنِبُوْنَ: وہ لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ (يَجْتَنِبُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِجْتِنَابٌ ہے۔
۳۲	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ: بڑے گناہ۔ (كَبٰٓئِرُ) کے معنی بڑے۔ واحد: كَبِيْرَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(الْاِثْمِ) کے معنی گناہ۔ جمع: آثَامٌ ہے۔
۳۲	اَلْفَوَاحِشَ: بے حیائی کے کام، بے حیائی کی باتیں اس کا واحد فَاحِشَةٌ ہے۔
۳۲	اَللَّمَمَ: چھوٹے گناہ، ہلکے گناہ۔
۳۲	اَنْشَاَ: اس نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۳۲	اَجِنَّةٌ: بچے جو ماں کے پیٹ میں ہوں۔ واحد: جَنِيْنٌ ہے۔
۳۲	لَاتُزَكُّوْا: تم لوگ (اپنے کو) مقدس مت سمجھا کرو (لَاتُزَكُّوْا) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔
۳۳	تَوَلّٰى: اس نے پیٹھ پھیر لی۔ اس نے اعراض کیا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ ہے۔
۳۴	اَكْدٰى: اس نے بند کر دیا (اَكْدٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِكْدَاءٌ ہے۔
۳۷	وَفّٰى: اس نے (ابراہیم علیہ السلام نے) پوری بجا آوری کی۔ اس نے اپنا قول پورا کیا۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے احکام پورے طور پر انجام دیئے۔ اور فرماں برداری میں ذرہ برابر کمی نہیں کی۔ (وَفّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ ہے۔
۳۸	اَلَّاتَزِرُ: کہ وہ (کوئی شخص) نہیں اٹھائے گا (اَلَّا تَزِرُ) اصل میں اَنْ لَاتَزِرُ ہے۔ اس میں اَنْ مخففہ من الثقیلہ یعنی اَنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اس کا اسم ضمیر شان محذوف یعنی اَنَّهٗ ہے۔ (لَاتَزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔
۴۲	اَلْمُنْتَهٰى: پہنچنا۔ اِنْتِهَاءٌ سے مصدر میمی ہے۔
۴۵	الزَّوْجَيْنِ: دو قسم یعنی نر و مادہ۔ اس کا واحد زَوْجٌ اور جمع اَزْوَاجٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴۶	اِذَا تُمْنٰی: جب وہ (نطفہ رحم میں) ڈالا جاتا ہے۔ (تُمْنٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِمْنَاءٌ ہے۔
۴۷	اَلنَّشْاَۃَ الْاُخْرٰی: دوبارہ پیدا کرنا۔ (اَلنَّشْاَۃُ) کے معنی پیدا کرنا۔
۴۸	اَغْنٰی: اس نے مال دار بنادیا۔ اس نے دولت دی۔ (اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۴۸	اَقْنٰی: اس نے خزانہ دیا۔ اس نے سرمایہ باقی رکھا۔ (اَقْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْنَاءٌ ہے۔
۴۹	اَلشِّعْرٰی: ایک مشہور ستارے کا نام ہے، قبیلہ خزاعہ کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس لئے خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا تاکہ معلوم ہوجائے کہ جس کو تم اپنا معبود سمجھتے ہو اس کا مالک بھی وہی پروردگار عالم ہے۔
۵۰	عَادَانِ الْاُوْلٰی: پہلے عاد، عاد اولیٰ سے مراد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم ہے۔
۵۱	ثَمُوْدَ: ثمود سے مراد حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اس کو عاد ثانیہ کہا جاتا ہے۔
۵۲	اَطْغٰی: زیادہ سرکش، زیادہ شریر۔ طُغْیَانٌ مصدر سے اسم تفضیل مذکر ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۳	اَلْمُؤْتَفِکَۃَ: الٹی ہوئی بستیاں۔ ان سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں ہیں۔ جو عذاب الٰہی کی وجہ سے الٹ دی گئی تھیں۔ (اَلْمُؤْتَفِکَۃُ) اِئْتِفَاكٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب افتعال سے استعمال ہوتا ہے۔
۵۳	اَھْوٰی: اس نے پٹک دیا (ترجمہ شیخ الہند) اس نے پھینک دیا۔ (اَھْوٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِھْوَاءٌ۔
۵۴	غَشّٰھَا: اس نے ان (بستیوں) کو گھیر لیا (غَشّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغْشِيَةٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۵	آلَاءِ: نعمتیں، واحد: اِلًى اور اَلًى ہے۔
۵۵	تَتَمَارٰى: تو شک کرے گا۔ تو جھگڑے گا، تو جھٹلائے گا (تَتَمَارٰى) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمَارِيٌ ہے۔
۵۶	نَذِيْرٌ: ڈرانے والا، پیغمبر۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلافِ قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ جمع: نُذُرٌ ہے۔
۵۷	اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ: قریب آنے والی چیز قریب آگئی (اَزِفَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَزَفٌ ہے (اَلْاٰزِفَةُ) قریب آنے والی چیز اس سے مراد قیامت ہے، اَزَفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۶۱	سَامِدُوْنَ: کھلاڑیاں کرنے والے، تکبر کرنے والے۔ سُمُوْدٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: سَامِدٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

سورۂ قمر مکی ہے۔ اس میں کل پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِقْتَرَبَتْ: وہ (قیامت) قریب آگئی۔ وہ نزدیک ہوگئی۔ (اِقْتَرَبَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِقْتِرَابٌ ہے۔
۱	اِنْشَقَّ: وہ (چاند) پھٹ گیا (اِنْشَقَّ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲ مُسْتَمِرٌّ: پہلے سے چلا آنے والا۔ جاری رہنے والا۔ اِسْتِمْرَارٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب استفعال سے آتا ہے۔

۳ مُسْتَقِرٌّ: ٹھہرنے والا، قرار پکڑنے والا۔ اِسْتِقْرَارٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔

۴ مُزْدَجَرٌ: ڈانٹ۔ جھڑکی، عبرت، نصیحت، اِزْدِجَارٌ سے مصدر میمی ہے۔ مصدری معنی روکنا اور رک جانا۔ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (مُزْدَجَرٌ) اصل میں مُزْتَجَرٌ ہے۔ اس میں تاء کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔

۵ اَلنُّذُرُ: ڈرانے والی چیزیں۔ واحد: نَذِيْرٌ ہے۔

۶ تَوَلَّ: آپ (اُن سے) اعراض کیجئے، یعنی اُن کی طرف آپ کوئی توجہ نہ کیجئے (تَوَلَّ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔

۶ شَيْءٍ نُّكُرٍ: ناگوار چیز، ناپسندیدہ چیز، انجان چیز، اس سے مراد حساب ہے جو ہولناک ہونے کی وجہ سے ناگوار ہوگا۔

۷ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ: ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ (خُشَّعٌ) کا واحد: خَاشِعٌ اور مصدر خُشُوْعٌ ہے۔ اس کے معنی فروتنی کرنا، عاجزی کرنا، نگاہ پست ہونا، نگاہ پست کرنا۔ (اَبْصَارٌ) کے معنی آنکھیں۔ واحد: بَصَرٌ ہے۔

۷ اَلْاَجْدَاثِ: قبریں۔ واحد: جَدَثٌ ہے۔

۷ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ: پھیلی ہوئی ٹڈی۔ (جَرَادٌ) کے معنی ٹڈی، واحد: جَرَادَةٌ ہے۔ (مُنْتَشِرٌ) اِنْتِشَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔

۸ مُهْطِعِيْنَ: دوڑنے والے۔ اِهْطَاعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُهْطِعٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۸	عَسِرٌ: سخت، مشکل، دشوار، عُسْرٌ سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۹	اُزْدُجِرَ: ان کو (نوح علیہ السلام کو) دھمکی دی گئی۔ (اُزْدُجِرَ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْدِجَارٌ ہے۔ یہ اصل میں اِزْتِجَارٌ ہے۔ اس میں تاء کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔
۱۰	اِنْتَصِرْ: آپ بدلہ لیجئے۔ (اِنْتَصِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔
۱۱	مُنْهَمِرٍ: بہت برسنے والا۔ اِنْهِمَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب انفعال سے آتا ہے۔
۱۲	فَجَّرْنَا: ہم نے جاری کر دیا۔ ہم نے بہا دیا۔ (فَجَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفْجِيرٌ ہے۔
۱۲	عُيُوْنًا: چشمے۔ واحد: عَيْنٌ ہے۔
۱۳	اَلْوَاحٍ: تختے، واحد: لَوْحٌ ہے۔
۱۳	دُسُرٍ: کیلیں، میخیں۔ واحد: دِسَارٌ ہے۔
۱۴	كُفِرَ: اس کی بے قدری کی گئی۔ اس کی ناقدری کی گئی۔ (كُفِرَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كُفْرٌ ہے۔
۱۵	مُدَّكِرٍ: نصیحت حاصل کرنے والا۔ اِدِّكَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اِدِّكَارٌ اصل میں اِذْتِكَارٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل دیا گیا، اِذْدِكَارٌ ہو گیا، پھر ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا اِدِّكَارٌ ہو گیا۔
۱۶	نُذُرِ: میرا ڈرانا۔ (نُذُرِ) اصل میں نُذُرِيْ ہے۔ تخفیف کے لئے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا۔
۱۷	يَسَّرْنَا: ہم نے آسان کر دیا۔ (يَسَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۹ رِيْحًا صَرْصَرًا: تند ہوا، سخت ہوا۔ سناٹے کی ہوا (رِيْحٌ) کے معنی ہوا، جمع: رِيَاحٌ اور اَرْيَاحٌ ہے (صَرْصَرٌ) کے معنی تیز چلنے والی ہوا جمع: صَرَاصِرُ۔

۱۹ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ: دائمی نحوست۔ دوامی نحوست (نَحْسٌ) کے معنی نحوست۔ (مُسْتَمِرٌّ) کے معنی دائمی۔ اِسْتِمْرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۲۰ تَنْزِعُ النَّاسَ: وہ (ہوا) لوگوں کو اکھاڑ رہی ہے (اکھاڑ رہی تھی) (تَنْزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَزْعٌ ہے۔

۲۰ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ: اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے۔ اکھڑی ہوئی کھجوروں کی جڑیں۔ (اَعْجَازٌ) کے معنی کھجور کے درخت کی جڑیں۔ کھجور کے درخت کے تنے۔ واحد: عَجُزٌ ہے (نَخْلٌ) کے معنی کھجور کے درخت، واحد: نَخْلَةٌ ہے۔ (مُنْقَعِرٌ) کے معنی اکھڑنے والا۔ اِنْقِعَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب انفعال سے آتا ہے۔

۲۴ سُعُرٍ: جنون، دیوانگی۔

۲۵ اَشِرٌ: بڑائی مارنے والا، شیخی باز، اَشَرٌ مصدر سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۲۷ فِتْنَةً: آزمائش، جمع: فِتَنٌ ہے یہاں مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۷ اِرْتَقِبْهُمْ: آپ ان کا انتظار کیجئے، آپ ان کو دیکھتے بھالتے رہئے (اِرْتَقِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِرْتِقَابٌ ہے۔

۲۷ اِصْطَبِرْ: آپ صبر کیجئے۔ (اِصْطَبِرْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِصْطِبَارٌ اور مادہ: ص ب ر ہے۔

۲۸ شِرْبٌ: پانی پینے کی باری، پانی کا ایک حصہ۔ جمع: اَشْرَابٌ ہے۔

۲۸ مُّحْتَضَرٌ: جس کے پاس حاضر ہوں، یہاں اس سے مراد پانی پینے کی باری

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	جس پر ہر باری والا حاضر ہو۔ اِحْتِضَارٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۲۹	نَادَوْا: ان لوگوں نے پکارا۔ (نَادَوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۲۹	تَعَاطٰی: اس نے ہاتھ چلایا۔ اس نے (اونٹنی پر) وار کیا۔ (تَعَاطٰی) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَاطِیٌ ہے۔
۲۹	عَقَرَ: اس نے کونچیں کاٹ دیں۔ اس نے مار ڈالا۔ (عَقَرَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ ہے۔
۳۱	هَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ: کانٹوں کی باڑ لگانے والے (کی باڑ) کا چورا۔ (هَشِيْمٌ) کے معنی توڑا ہوا، روندا ہوا، چورا۔ هَشْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول یعنی مَهْشُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ (الْمُحْتَظِرُ) کے معنی کانٹوں کی باڑ لگانے والا اِحْتِظَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب افتعال سے آتا ہے۔
۳۴	حَاصِبًا: پتھر برسانے والی آندھی، سنگ بار ہوا۔ پتھروں کی بارش حَصْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔ اس کی جمع: حَوَاصِبُ آتی ہے۔
۳۶	تَمَارَوْا: ان لوگوں نے جھگڑا کیا۔ ان لوگوں نے شک کیا (تَمَارَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَمَارِیٌ ہے۔
۳۷	رَاوَدُوْهُ: ان لوگوں نے ان کو (لوط علیہ السلام) کو پھسلایا۔ یعنی ان لوگوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے ان کے مہمانوں کو بُرے ارادہ سے لینا چاہا۔ (رَاوَدُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرَاوَدَۃٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۷ طَمَسْنَا: ہم نے (ان کی آنکھوں کو) مٹا دیا۔ یعنی ہم نے ان کو اندھا کر دیا (طَمَسْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمْسٌ۔

۳۸ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً: وہ ان پر صبح سویرے پہنچا۔ (صَبَّحَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْبِيْحٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب۔ مفعول بہ ہے۔ (بُكْرَةً) کے معنی صبح، دن کا شروع حصہ۔

۳۸ مُسْتَقِرٌّ: ٹھہرنے والا، دائمی، اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۴۲ مُقْتَدِرٍ: قدرت والا، اِقْتِدَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۴۳ بَرَآءَةٌ: چھٹکارا، معافی، فارغ خطی، باب کرم سے مصدر ہے۔

۴۳ الزُّبُرِ: کتابیں۔ واحد زَبُوْرٌ ہے۔

۴۴ مُنْتَصِرٌ: بدلہ لینے والا، غالب آنے والا۔ اِنْتِصَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۴۵ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ: عنقریب (ان کافروں کی) جماعت شکست کھائے گی۔ (سَيُهْزَمُ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (يُهْزَمُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَزْمٌ ہے۔ (الْجَمْعُ) کے معنی جماعت، جمع: جُمُوْعٌ ہے۔

۴۵ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ: وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ (يُوَلُّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوْلِيَةٌ ہے۔ (الدُّبُرُ) کے معنی پیٹھ، پشت، جمع: اَدْبَارٌ ہے۔

۴۶ اَدْهٰى: بڑی آفت، بڑی مصیبت۔ دَهْيٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ دَهْيٌ کے معنی آفت اور مصیبت پہنچنا۔ باب فتح سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۶ اَمَرُّ: بہت کڑوی، بہت ناگوار۔ مَرَارَةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ اس کے معنی کڑوا ہونا۔ باب سمع اور نصر سے آتا ہے۔

۴۷ سُعُرٍ: بے عقلی، دیوانگی۔

۴۸ یُسْحَبُوْنَ: وہ لوگ گھسیٹے جائیں گے۔ (یُسْحَبُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَحْبٌ ہے۔

۴۸ مَسَّ سَقَرَ: دوزخ (کی آگ) کا لگنا، دوزخ (کی آگ) کا چھونا (مَسَّ) باب سمع سے مصدر ہے ذُوْقُوْا فعل امر کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (سَقَرَ) دوزخ کا علم ہے، علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۵۰ لَمْحٍ بِالْبَصَرِ: آنکھ جھپکنا، آنکھ جھپکانا۔ (لَمْحٌ) باب فتح سے مصدر ہے، معنی نگاہ اٹھنا، نگاہ ڈالنا۔ (اَلْبَصَرُ) آنکھ، نگاہ، جمع: اَبْصَارٌ ہے۔

۵۱ اَشْیَاعَکُمْ: تمہارے ساتھی، تمہارے طریقہ والے۔ (اَشْیَاعٌ) کے معنی ساتھی، طریقہ والے۔ ہم طریقہ، ہم مذہب، واحد: شِیْعَةٌ ہے۔

۵۲ اَلزُّبُرِ: کتابیں۔ اس سے مراد اعمال نامے ہیں۔ واحد: زَبُوْرٌ ہے۔

۵۳ مُسْتَطَرٌ: لکھا ہوا۔ اِسْتِطَارٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔ اس کا مادہ: س ط ر ہے۔

۵۵ مَقْعَدِ صِدْقٍ: سچی بیٹھک، اس سے مراد عمدہ مقام ہے۔ (مَقْعَدٌ) کے معنی بیٹھنے کی جگہ، مجلس، جمع: مَقَاعِدُ ہے۔

۵۵ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ: قدرت والا بادشاہ۔ (مَلِیْكٌ) کے معنی بادشاہ۔ جمع: مُلَكَاءُ ہے۔ (مُقْتَدِرٌ) قدرت والا۔ اِقْتِدَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ

سورۂ رحمٰن مدنی ہے۔ اس میں کل اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۱ اَلرَّحْمٰنُ: بے حد مہربان۔ نہایت مہربان۔ بڑا مہربان۔ لفظ "رحمٰن" اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لئے اس کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔ یہ رَحْمَۃٌ سے مشتق ہے۔ باب سمع سے فَعْلَانٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ لفظ رحمٰن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے (تفسیر بیضاوی)

۴ اَلْبَیَانَ: بولنا، بات کرنا، گویائی۔ لفظ بیان مصدر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

۵ حُسْبَانٍ: حساب، یہ فُعْلَانٌ کے وزن پر مصدر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ اَلنَّجْمُ: بے تنے کا درخت، جمع نُجُوْمٌ ہے۔

۶ اَلشَّجَرُ: تنے دار درخت، جمع اَشْجَارٌ ہے۔

۷ اَلْمِیْزَانَ: ترازو، وَزْنٌ سے اسم آلہ، جمع مَوَازِیْنُ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اکثر مفسرین نے وضع میزان سے عدل کا قائم کرنا مراد لیا۔

۸ اَلَّا تَطْغَوْا: کہ تم زیادتی نہ کرو، تم حد سے نہ بڑھو۔ یعنی تولنے میں کمی بیشی نہ کرو (اَلَّا تَطْغَوْا) اَنْ لَا تَطْغَوْا اس کے شروع میں اَنْ مصدریہ ہے۔ اسی کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے، اَنْ مصدریہ کے بعد لَا تَطْغَوْا فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔ باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فتح اور کسر سے آتا ہے۔ اَنْ لَاتَطْغَوْا میں دوسرا احتمال یہ ہے کہ اَنْ مفسرہ اور لَاتَطْغَوْا فعل نہی ہے (اعراب القرآن)
۱۰	اَلْاَنَام: مخلوق۔
۱۱	اَلْاَکْمَام: میوہ کے غلاف۔ اس کا واحد: کِمٌّ ہے۔ کِمٌّ اس غلاف کو کہتے ہیں جو کلی یا پھل پر لپٹا ہوا ہوتا ہے (لغات القرآن مولانا عبد الرشید نعمانی)
۱۲	اَلْحَبُّ: غلہ، اناج۔ جمع: حُبُوْبٌ ہے۔
۱۲	اَلْعَصْفِ: بھوسا، چھلکا۔ کھیت کے پتے، گھاس کے تنکے۔
۱۲	الرَّیْحَانُ: خوشبودار پھول، روزی، غذا۔
۱۳	اٰلَاۗءِ: نعمتیں، اس کا واحد: اَلْیٌ اور اِلْیٌ ہے۔
۱۳	تُکَذِّبَانِ: تم دونوں (جن وانس) جھٹلاؤ گے (تُکَذِّبَانِ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر تَکْذِیْبٌ ہے۔
۱۴	صَلْصَال: بجنے والی مٹی۔ کھنکھناتی ہوئی مٹی۔
۱۴	اَلْفَخَّارِ: ٹھیکرے، پکی ہوئی مٹی۔ واحد: فَخَّارَۃٌ ہے۔
۱۵	مَارِجٍ مِّنْ نَّارٍ: آگ کی لپٹ۔ خالص آگ۔ آگ کا شعلہ، جس میں دھواں نہ ہو۔
۱۷	اَلْمَشْرِقَیْنِ: دو مشرق۔ اس کا واحد: مَشْرِقٌ اور جمع مَشَارِقُ ہے۔ آیت کریمہ میں دو مشرق اس لئے کہا گیا کہ گرمی اور جاڑے کے موسم میں آفتاب طلوع ہونے کے دو مختلف مقام ہیں۔
۱۷	اَلْمَغْرِبَیْنِ: دو مغرب، اس کا واحد: مَغْرِبٌ اور جمع: مَغَارِبُ ہے۔ آیت کریمہ میں دو مغرب اس لئے کہا گیا کہ گرمی اور جاڑے کے موسم میں آفتاب غروب ہونے کے دو مختلف مقام ہیں۔
۱۹	مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ: اس نے دو دریا چلائے، اس نے دو دریاؤں کو ملایا (مَرَجَ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَرْجٌ ہے۔
(اَلْبَحْرَیْنِ) تثنیہ ہے۔ اس کا واحد: بَحْرٌ اور جمع: بِحَارٌ ہے۔

۱۹ یَلْتَقِیَانِ: وہ دونوں ملے ہوئے ہیں۔ (یَلْتَقِیَانِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِلْتِقَاءٌ ہے۔

۲۰ بَرْزَخٌ: پردہ، حجاب۔

۲۰ لَا یَبْغِیَانِ: وہ دونوں (دریا) اپنی حد سے بڑھ نہیں سکتے۔ (لَا یَبْغِیَانِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر بَغْیٌ ہے۔ معنی حد سے بڑھنا۔

۲۲ اَللُّؤْلُؤُ: موتی۔ جمع: لَآلِی ہے۔

۲۲ اَلْمَرْجَانُ: مونگا، واحد: مَرْجَانَةٌ ہے۔ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے ''مونگا'' ترجمہ کیا ہے۔

۲۴ اَلْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ: اونچے کھڑے ہوئے جہاز، اونچی کھڑی ہوئی کشتیاں (اَلْجَوَارِ) کشتیاں، جہاز، واحد: جَارِیَةٌ ہے (اَلْمُنْشَئٰتُ) اِنْشَاءٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، واحد: مُنْشَئَةٌ ہے باب افعال سے آتا ہے۔

۲۴ اَلْاَعْلَامِ: پہاڑ، واحد: عَلَمٌ ہے۔

۲۶ فَانٍ: فنا ہونے والا۔ فَنَاءٌ مصدر سے اسم فاعل فَانٍ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔ یہ اصل میں فَانِیٌ ہے۔ ضمہ یا پر دشوار تھا۔ ساکن کر دیا۔ یاء اور تنوین (تنوین نون ساکن کو کہتے ہیں) کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا۔ اس لئے یاء گر گئی۔ فَانٍ ہو گیا۔

۲۹ شَاْنٍ: کام، دھندا۔ جمع: شُئُوْنٌ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے۔ کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت، کسی کو امیر بناتا ہے اور کسی کو فقیر، کسی کو پیدا کرتا ہے، اور کسی کو موت دیتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۱ سَنَفْرُغُ: عنقریب ہم فارغ ہو جائیں گے۔ یعنی عنقریب ہم (تمہارے حساب کا) قصد کریں گے (تفسیر جلالین) یہاں فارغ ہونے سے مراد قصد اور ارادہ کرنا ہے۔ (نَفْرُغُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فَرَاغٌ ہے۔

۳۱ اَلثَّقَلٰنِ: دو بھاری چیزیں۔ یہاں اس سے مراد جن و انس ہیں (ثقلان) ثَقَلٌ کا تثنیہ ہے۔

۳۳ اَقْطَارِ: کنارے، حدود، واحد قُطْرٌ ہے۔

۳۳ اُنْفُذُوْا: تم لوگ نکل جاؤ۔ تم لوگ نکل بھاگو۔ (اُنْفُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفْذٌ، نُفُوْذٌ اور نَفَاذٌ ہے۔

۳۳ سُلْطٰنٍ: قوت، طاقت، زور۔

۳۵ شُوَاظٌ مِنْ نَّارٍ: آگ کا شعلہ، (شُوَاظٌ) کے معنی شعلہ، جس میں دھواں نہ ہو۔ بے دھوئیں کی آنچ۔

۳۵ نُحَاسٌ: دھواں۔

۳۵ لَا تَنْتَصِرٰنِ: تم دونوں (جن و انس) بدلہ نہیں لے سکو گے۔ تم دونوں ہٹا نہیں سکو گے۔ (لَا تَنْتَصِرٰنِ) باب افتعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ تثنیہ مذکر حاضر، مصدر اِنْتِصَارٌ ہے۔

۳۷ وَرْدَةً: گلاب کا پھول، اس سے مراد گلاب کے پھول کی سُرخی ہے، حضرت شیخ الہندؒ نے "گلابی" اور حضرت تھانویؒ نے "سرخ" ترجمہ کیا ہے۔

۳۷ اَلدِّهَانِ: (سرخ) چمڑا، نری، تیل کی تلچھٹ۔

۴۱ سِیْمٰهُمْ: ان کی نشانی۔ ان کی علامت۔ یعنی سیاہ چہروں اور نیلی آنکھوں سے مجرم خود بخود پہچان لئے جائیں گے (سِیْمَا) کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۱ النَّوَاصِیْ: پیشانیاں، اس سے مراد پیشانی کے بال ہیں۔ واحد: نَاصِیَةٌ۔

۴۴ حَمِیْمٍ آنٍ: بہت کھولتا ہوا پانی، نہایت کھولتا ہوا پانی۔ (حَمِیْمٌ) کے معنی گرم پانی، جمع: حَمَائِمُ ہے۔ (انٍ) کے معنی کھولتا ہوا پانی۔ اَنْیٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ انٍ اصل میں انیٌ ہے۔ اس میں قاضٍ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔

۴۸ ذَوَاتَا اَفْنَانٍ: بہت شاخوں والے۔ (ذَوَاتَا) اصل میں ذَوَاتَانِ ہے۔ یہ ذَاتٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (اَفْنَانٌ) کے معنی شاخیں، اس کا واحد: فَنٌّ ہے۔

۵۰ عَیْنٰنِ: دو چشمے۔ واحد: عَیْنٌ اور جمع: عُیُوْنٌ ہے۔

۵۲ زَوْجٰنِ: دو قسمیں۔ واحد: زَوْجٌ اور جمع: اَزْوَاجٌ ہے۔

۵۴ مُتَّکِئِیْنَ: تکیہ لگانے والے۔ تکیہ لگائے ہوئے۔ اِتِّکَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُتَّکِئٌ ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔

۵۴ بَطَآئِنُهَا: ان کے استر، (بَطَائِنُ) کے معنی استر۔ واحد: بِطَانَةٌ ہے۔ دوہرے کپڑے میں نیچے کی پرت کو استر کہتے ہیں۔ اور دوہرے کپڑے میں اوپر والی پرت کو ابرہ کہتے ہیں۔ قاعدہ ہے استر کے مقابلہ میں ابرہ زیادہ عمدہ ہوتا ہے۔ جب استر کے بارے میں قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے کہ دبیز ریشم کا ہوگا تو ظاہر ہے کہ ابرہ اس سے بھی عمدہ ہوگا۔

۵۴ اِسْتَبْرَقٍ: دبیز ریشم۔

۵۴ جَنَا: پھل، میوہ۔ جمع: اَجْنَاءٌ ہے۔

۵۴ دَانٍ: قریب، نزدیک۔ دُنُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵۶ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ: نیچی نگاہ والیاں (حوریں) (قٰصِرٰتٌ) کے معنی روکنے والی عورتیں۔ قَصْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (طَرْف) کے معنی نگاہ۔ جمع: اَطْرَاف ہے۔

۵۶ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ: اس نے (کسی آدمی اور جن نے) ان عورتوں سے قربت نہیں کی۔ یعنی ان سے جماع نہیں کیا۔ (لَمْ یَطْمِثْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَمْثٌ ہے۔

۵۸ اَلْیَاقُوْتُ: لعل، ایک بیش قیمت پتھر، واحد یَاقُوْتَةٌ اور جمع: یَوَاقِیْتُ ہے۔

۵۸ اَلْمَرْجَانُ: مونگا، واحد: مَرْجَانَةٌ ہے۔

۶۴ مُدْهَآمَّتٰنِ: دو گہرے سبز (باغ) اِدْهِیْمَامٌ مصدر سے اسم فاعل تثنیہ مؤنث ہے۔ اس کا واحد: مُدْهَامَّةٌ ہے۔ یہ باب افعیلال سے ہے۔ اِدْهِیْمَامٌ کے اصل معنی بہت سیاہ ہونا۔ زیادہ سرسبز ہونے کی وجہ سے باغ کا رنگ سیاہی مائل ہوگیا ہے۔ اس لئے لفظ مُدْهَامَّتَانِ کے ذریعہ دونوں باغ کی صفت بیان کی گئی ہے۔

۶۶ نَضَّاخَتٰنِ: دو جوش مارنے والے (چشمے) دو ابلنے والے (چشمے) نَضْخٌ مصدر سے تثنیہ مبالغہ کا صیغہ ہے، واحد: نَضَّاخَةٌ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۰ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ: اچھی خوبصورت عورتیں۔ خوب سیرت اور خوبصورت عورتیں (بیان القرآن) (خَیْرَاتٌ) کے معنی اچھی عورتیں، نیک عورتیں، واحد: خَیْرَةٌ ہے (حِسَانٌ) خوبصورت عورتیں، واحد حَسْنَآءُ ہے۔

۷۲ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ: (خیموں میں) رکی رہنے والی حوریں۔ بہت گورے رنگ والی (خیموں میں) محفوظ عورتیں (حُوْرٌ) کے معنی نہایت گوری عورتیں، واحد: حَوْرَاءُ ہے۔ (مَقْصُوْرَاتٌ) کے معنی روکی ہوئی عورتیں۔ رکی رہنے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	والی عورتیں۔ قصر مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مقصُوْرَۃٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۷۲	اَلْخِیَام: خیمے۔ واحد: خَیْمَۃٌ ہے۔
۷۶	رَفْرَفٍ: قالین، چاندنیاں، تکیے۔ واحد: رَفْرَفَۃٌ ہے۔
۷۶	عَبْقَرِیٌّ: قیمتی اور عجیب فرش، نادر اور خوبصورت بچھونے ہر اس چیز کے لئے جو بہت عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی ہو، عبقری کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ فراء نے کہا اس کا واحد: عَبْقَرِیَّۃٌ ہے اور صراح میں ہے کہ عَبْقَرِیٌّ واحد اور جمع دونوں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ

سورۂ واقعہ مکی ہے۔ اس میں کل چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْوَاقِعَۃُ: واقع ہونے والی چیز، اس سے مراد قیامت ہے (اَلْوَاقِعَۃُ) وُقُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۳	خَافِضَۃٌ: پست کرنے والی۔ یعنی قیامت بعض لوگوں کو پست کرنے والی ہے قیامت کی طرف پست کرنے کی نسبت ظرف زمان کی وجہ سے مجاز کے طور پر ہے (خَافِضَۃٌ) خَفْضٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۳	رَافِعَۃٌ: بلند کرنے والی۔ یعنی قیامت بعض لوگوں کو بلند کرنے والی ہے، قیامت کی طرف بلند کرنے کی نسبت ظرف زمان کی وجہ سے مجاز کے طور پر ہے، (رَافِعَۃٌ) رَفْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث باب فتح سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴ اِذَا رُجَّتْ: جب وہ (زمین) ہلا دی جائے گی۔ (رُجَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَجٌّ ہے۔ اس کے معنی ہلانا، حرکت دینا۔

۵ بُسَّتْ: (جب) وہ (پہاڑ) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ (بُسَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَسٌّ ہے۔ اس کے معنی آہستہ آہستہ ہانکنا۔

۶ هَبَآءً مُّنْبَثًّا: پراگندہ غبار، اڑتا ہوا غبار۔ (هَبَآءً) کے معنی غبار، باریک مٹی کے ذرات، جمع: اَهْبَاءٌ ہے۔ (مُنْبَثٌّ) کے معنی پراگندہ، منتشر۔ اِنْبِثَاثٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب انفعال سے آتا ہے۔

۷ اَزْوَاجًا: قسمیں، واحد: زَوْجٌ ہے۔

۸ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ: داہنے والے۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے، واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (اَلْمَيْمَنَةُ) کے معنی سعادت، دایاں ہاتھ، داہنی جانب۔

۹ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ: بائیں والے: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے، واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (اَلْمَشْئَمَةُ) کے معنی نحوست، بائیں جانب۔

۱۳ ثُلَّةٌ: بڑا گروہ، بڑی جماعت۔

۱۵ سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ: سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تخت۔ (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد: سَرِيْرٌ ہے۔ (مَوْضُوْنَةٌ) وَضْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ اس کے معنی تہ بتہ رکھنا۔

۱۶ مُتَقٰبِلِيْنَ: آمنے سامنے بیٹھنے والے۔ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنے والے۔ تَقَابُلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتَقَابِلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

تَقَابُلٌ کے معنی ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

۱۷ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے لڑکے۔ یعنی ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (وِلْدَانٌ) کے معنی لڑکے، واحد: وَلَدٌ ہے (مُخَلَّدُوْنَ) تَخْلِيْدٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُخَلَّدٌ ہے۔

۱۸ اَكْوَابٌ: آبخورے، پیالے، واحد: كُوْبٌ ہے۔

۱۸ اَبَارِيْقُ: آفتابے، لوٹے۔ واحد: اِبْرِيْقٌ ہے۔

۱۸ كَاْسٍ: جام شراب۔ جمع: كُئُوْسٌ ہے۔

۱۸ مَعِيْنٍ: جاری شراب، صاف شراب، شراب جو جنت کی نہروں میں جاری ہوگی۔ (مَعِيْنٌ) مَعْنٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ مَعْنٌ کے معنی بہنا، جاری ہونا۔

۱۹ لَا يُصَدَّعُوْنَ: ان کو دردِ سر نہیں ہوگا۔ وہ دردِ سر میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ (لَا يُصَدَّعُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصْدِيْعٌ ہے۔

۱۹ لَا يُنْزِفُوْنَ: وہ لوگ مدہوش نہیں ہوں گے۔ ان کی عقل میں فتور نہیں آئے گا۔ (لَا يُنْزِفُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْزَافٌ ہے۔

۲۰ يَتَخَيَّرُوْنَ: وہ لوگ پسند کریں گے۔ (يَتَخَيَّرُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَخَيُّرٌ ہے۔

۲۱ يَشْتَهُوْنَ: وہ لوگ خواہش کریں گے۔ (يَشْتَهُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے۔

۲۲ حُوْرٌ عِيْنٌ: بہت گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ (حُوْرٌ) کے معنی نہایت گوری عورتیں۔ واحد: حَوْرَاءُ ہے۔ (عِيْنٌ) بڑی آنکھوں والی عورتیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	واحد: عَیْنَاءُ ہے۔
۲۳	اَلْمَکْنُوْنِ: چھپایا ہوا۔ کَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۵	تَاْثِیْمًا: گناہ کی بات، باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی گناہ کی طرف منسوب کرنا۔ گناہ میں مبتلا کرنا۔
۲۸	سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ: بے کانٹے کی بیریاں۔ بیری کے درخت جن میں کانٹا نہ ہو (سِدْرٍ) بیری کے درخت۔ واحد: سِدْرَةٌ ہے۔ (مَخْضُوْدٌ) خَضْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ خَضْدٌ کے معنی کانٹے توڑنا۔ کانٹے کاٹنا۔
۲۹	طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ: تہ بتہ کیلے۔ (طَلْحٌ) کے معنی کیلے۔ واحد: طَلْحَةٌ ہے۔ (مَنْضُوْدٌ) نَضْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ نَضْدٌ کے معنی تہ بتہ رکھنا۔
۳۰	ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ: لمبا سایہ۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ۔ جمع: ظِلَالٌ ہے (مَمْدُوْدٌ) مَدٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر آتا ہے۔ مَدٌّ کے معنی پھیلانا، کھینچنا، زیادہ کرنا۔
۳۱	مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ: بہتا ہوا پانی۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی، جمع: مِیَاهٌ ہے۔ (مَسْكُوْبٌ) سَكْبٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ سَكْبٌ کے معنی بہانا۔
۳۳	لَا مَقْطُوْعَةٍ: نہ توڑا ہوا۔ یعنی اس میں سے کوئی میوہ توڑا نہیں گیا (مَقْطُوْعَةٌ) قَطْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث، باب فتح سے آتا ہے۔
۳۳	لَا مَمْنُوْعَةٍ: نہ روکا ہوا۔ یعنی اس کا میوہ لینے میں کوئی روک ٹوک نہیں ہوگی (مَمْنُوْعَةٌ) مَنْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث، باب فتح سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۴ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ: اونچے فرش۔ اونچے بچھونے (فُرُشٌ) کے معنی بستر، بچھونا، واحد: فِرَاشٌ ہے۔ (مَرْفُوْعَةٌ) رَفْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث، باب فتح سے آتا ہے۔ رَفْعٌ کے معنی اونچا کرنا، بلند کرنا۔

۳۵ اَنْشَاْنٰهُنَّ: ہم نے ان عورتوں کو پیدا کیا۔ (اَنْشَاْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۶ اَبْكَارًا: کنواریاں، (اَبْكَارٌ) کے معنی کنواری عورتیں۔ واحد: بِكْرٌ ہے۔

۳۷ عُرُبًا: پیار دلانے والیاں۔ محبوبہ عورتیں۔ واحد: عَرُوْبٌ ہے۔

۳۷ اَتْرَابًا: ہم عمر عورتیں۔ واحد: تِرْبٌ ہے۔

۳۹ ثُلَّةٌ: بڑا گروہ، بڑی جماعت۔

۴۱ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ: بائیں والے۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ (اَصْحٰبٌ) کے معنی والے۔ واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (الشِّمَالُ) کے معنی بایاں۔

۴۲ سَمُوْمٍ: آگ، تیز بھاپ، گرم ہوا۔ جمع: سَمَآئِمُ ہے۔

۴۲ حَمِیْمٍ: کھولتا ہوا پانی۔ جمع: حَمَآئِمُ ہے۔

۴۳ یَحْمُوْمٍ: سیاہ دھواں۔

۴۴ كَرِیْمٍ: عزت والا (ترجمہ حضرت شیخ الہند) فرحت بخش (ترجمہ حضرت تھانوی) كَرَمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

۴۵ مُتْرَفِیْنَ: خوش حال لوگ، اِتْرَافٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُتْرَفٌ ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔

۴۶ اَلْحِنْثِ الْعَظِیْمِ: بڑا گناہ، اس سے مراد کفر و شرک ہے۔ (حِنْثٌ) کے معنی گناہ۔ جمع: اَحْنَاثٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴۷ مَبْعُوْثُوْنَ: دوبارہ زندہ کئے ہوئے۔ وہ لوگ جن کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ (مَبْعُوْثُوْنَ) بَعْثٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کے مصدری معنی دوبارہ زندہ کرنا۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۵۰ مِيْقَاتٌ: وقت، مقررہ وقت، جمع مَوَاقِيْتُ ہے۔

۵۲ زَقُّوْمٍ: سینڈ، تھوہڑ۔ جہنم کے ایک درخت کا نام ہے۔ جو دوزخیوں کو کھانے کیلئے دیا جائے گا، اسکی تفصیل پارہ (۲۳) سورہ صٰفّٰت آیت (۶۲) میں دیکھئے۔

۵۳ مَالِئُوْنَ: بھرنے والے۔ مَلْأٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَالِئٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۵۵ اَلْهِيْمِ: پیاسے اونٹ۔ (اَلْهِيْمُ) جمع ہے اس کا واحد مذکر: اَهْيَمُ اور واحد مؤنث هَيْمَاءُ ہے۔

۵۶ نُزُلُهُمْ: ان کی مہمانی کا کھانا۔ (نُزُلٌ) کے معنی کھانا جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، جمع: اَنْزَالٌ ہے۔

۵۸ تُمْنُوْنَ: تم لوگ (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو۔ (تُمْنُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْنَاءٌ ہے۔

۶۰ مَسْبُوْقِيْنَ: عاجز، وہ لوگ جن سے دوسرے لوگ آگے بڑھ جائیں، یعنی پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ۔ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت تھانویؒ نے مَسْبُوْقِيْنَ کا ترجمہ "عاجز" کیا ہے۔

۶۲ اَلنَّشْاَةَ الْاُوْلٰى: پہلی پیدائش، (اَلنَّشْاَةُ) کے معنی پیدائش۔ باب فتح اور کرم سے مصدر ہے۔ مصدری معنی نو پید ہونا۔ زندہ ہونا۔

۶۳ تَحْرُثُوْنَ: تم لوگ بوتے ہو۔ (تَحْرُثُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَرْثٌ ہے۔

۶۴ تَزْرَعُوْنَ: تم لوگ اگاتے ہو۔ (تَزْرَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَرْعٌ ہے۔
۶۵	حُطَامًا: چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ (حُطَامٌ) حَطْمٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر مفعول یعنی مَحْطُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ حَطْمٌ کے معنی توڑنا، باب ضرب سے آتا ہے۔
۶۵	تَفَكَّهُوْنَ: تم لوگ تعجب کروگے (تَفَكَّهُوْنَ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَكُّهٌ ہے۔ تَفَكَّهُوْنَ اصل میں تَتَفَكَّهُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔
۶۶	مُغْرَمُوْنَ: قرض دار لوگ، تاوان زدہ لوگ۔ وہ لوگ جن پر تاوان ڈال دیا گیا ہو۔ (مُغْرَمُوْنَ) اِغْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُغْرَمٌ ہے۔
۶۹	اَلْمُزْنُ: بادل، پانی سے بھرا ہوا بادل۔
۷۰	اُجَاجًا: کڑوا پانی۔ کھارا پانی۔
۷۱	تُوْرُوْنَ: تم لوگ سلگاتے ہو۔ (تُوْرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْرَاءٌ ہے۔
۷۲	اَنْشَاْتُمْ: تم نے پیدا کیا۔ (اَنْشَاْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
۷۲	اَلْمُنْشِئُوْنَ: پیدا کرنے والے، اِنْشَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُنْشِئٌ ہے۔
۷۳	اَلْمُقْوِیْنَ: مسافر لوگ۔ اِقْوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَلْمُقْوِیْ ہے۔
۷۵	مَوٰقِعِ النُّجُوْمِ: ستاروں کے غروب ہونے کی جگہیں۔ ستاروں کے چھپنے کے مقامات۔ (مَوَاقِعُ) کے معنی واقع ہونے کی جگہیں۔ واحد: مَوْقِعٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(اَلنُّجُوْمُ) کے معنی ستارے، واحد نَجْمٌ ہے۔
۷۹	لَا یَمَسُّهٗ: اس کو چھوتا نہیں ہے۔ (لَا یَمَسُّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسٌّ ہے۔
۷۹	اَلْمُطَهَّرُوْنَ: پاک لوگ، پاک کیے ہوئے لوگ۔ تَطْهِیْرٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُطَهَّرٌ ہے۔
۸۱	مُدْهِنُوْنَ: سستی کرنے والے، سرسری بات سمجھنے والے۔ اَنْتُمْ مُدْهِنُوْنَ تم سستی کرتے ہو (ترجمہ شیخ الہند) تم سرسری بات سمجھتے ہو (ترجمہ حضرت تھانوی) اِدْهَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُدْهِنٌ ہے، اِدْهَانٌ کے معنی، فریب دینا، دھوکا دینا۔ باطن کے خلاف ظاہر کرنا، چکنی چپڑی باتیں کرنا۔
۸۳	اَلْحُلْقُوْمُ: حلق، گلا، جمع حَلَاقِیْمُ ہے۔
۸۵	لَا تُبْصِرُوْنَ: تم لوگ دیکھتے نہیں ہو (ترجمہ شیخ الہند) تم لوگ سمجھتے نہیں ہو (ترجمہ حضرت تھانوی) (لَا تُبْصِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۸۶	مَدِیْنِیْنَ: بدلہ دیے ہوئے۔ جن کو بدلہ دیا جائے۔ محکوم، تابع دار۔ دِیْنٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مَدِیْنٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۸۹	رَوْحٌ: راحت، رحمت، مہربانی۔
۸۹	رَیْحَانٌ: روزی، غذا، جمع رَیَاحِیْنُ ہے۔
۹۳	نُزُلٌ: مہمانی کا کھانا، کھانا جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، جمع اَنْزَالٌ۔
۹۴	تَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ: دوزخ میں ڈالنا۔ دوزخ میں داخل کرنا۔ (تَصْلِیَةٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے (جَحِیْمٌ) کے معنی دوزخ کے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

سورۂ حدید مدنی ہے۔ اس میں کل انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۴ اِسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ: وہ (اللہ تعالیٰ) تخت پر قائم ہوا۔ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ استواء اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، جس کی کیفیت معلوم نہیں اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ استواء معلوم ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (اِسْتَوٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔ (عَرْشٌ) کے معنی تخت شاہی، جمع: عُرُوْشٌ اور اَعْرَاشٌ ہے۔

۴ يَلِجُ: وہ داخل ہوتا ہے۔ (يَلِجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُلُوْجٌ ہے۔

۴ يَعْرُجُ: وہ چڑھتا ہے۔ (يَعْرُجُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔

۵ يُوْلِجُ: وہ داخل کرتا ہے۔ (يُوْلِجُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْلَاجٌ ہے۔

۷ مُسْتَخْلَفِيْنَ: قائم مقام، نائب، اِسْتِخْلَافٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُسْتَخْلَفٌ ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۰	لَا یَسْتَوِیْ: وہ برابر نہیں ہے۔ (لَا یَسْتَوِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔
۱۰	اَلْحُسْنٰی: بھلائی۔ بہت عمدہ، بہت اچھی۔ اس سے مراد ثواب ہے۔ حُسْنٌ سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے۔
۱۱	یُقْرِضُ اللّٰہَ: وہ (کون ہے جو) اللہ تعالیٰ کو (اچھی طرح) قرض دے۔ اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خوش دلی سے خرچ کرے۔ (یُقْرِضُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْرَاضٌ ہے۔
۱۱	فَیُضٰعِفَهٗ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو بڑھا دے گا۔ (یُضَاعِفُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَۃٌ ہے۔ فاء کے بعد اَنْ مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔
۱۲	یَسْعٰی نُوْرُهُمْ: ان کا نور دوڑتا ہوگا، پل صراط پر سخت اندھیرا ہوگا، پل صراط سے گزرنے کے وقت ایمان والوں کے سامنے اور داہنی جانب نور ہوگا۔ (یَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔ (نُوْرٌ) کے معنی روشنی، جمع اَنْوَارٌ ہے۔
۱۳	اُنْظُرُوْنَا: تم لوگ ہمارا انتظار کرو۔ (اُنْظُرُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔
۱۳	نَقْتَبِسْ: ہم روشنی حاصل کرلیں۔ (نَقْتَبِسْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْتِبَاسٌ ہے۔
۱۳	اِلْتَمِسُوْا نُوْرًا: تم لوگ روشنی تلاش کرو۔ (اِلْتَمِسُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْتِمَاسٌ ہے۔
۱۴	یُنَادُوْنَهُمْ: وہ (منافق لوگ) اُن (ایمان والوں) کو پکاریں گے (یُنَادُوْنَ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ۔
۱۴	فَتَنْتُمْ: تم نے (اپنے کو) فتنے میں ڈال دیا (فَتَنْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَتْنٌ اور فُتُوْنٌ ہے۔
۱۴	تَرَبَّصْتُمْ: تم نے انتظار کیا۔ (تَرَبَّصْتُمْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبُّصٌ ہے۔
۱۴	اِرْتَبْتُمْ: تم نے شک کیا، (اِرْتَبْتُمْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتِیَابٌ ہے۔
۱۴	غَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ: تم کو تمناؤں نے دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے (الْاَمَانِیُّ) تمنائیں، آرزوئیں، واحد اُمْنِیَّۃٌ ہے۔
۱۴	اَلْغَرُوْرُ: دھوکا دینے والا۔ اس سے مراد شیطان ہے۔ غُرُوْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۵	هِیَ مَوْلٰکُمْ: وہی تمہارا رفیق ہے (ترجمہ حضرت تھانوی) (مَوْلٰی) کے معنی رفیق، ساتھی، جمع مَوَالِیْ ہے۔
۱۶	اَلَمْ یَاْنِ: کیا وقت نہیں آیا۔ (لَمْ یَاْنِ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی جحد بلم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَنْیٌ ہے۔
۱۶	اَنْ تَخْشَعَ: کہ وہ (ان کے دل) جھک جائیں۔ کہ وہ (اُن کے دل) گڑگڑائیں۔ (تَخْشَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خُشُوْعٌ ہے۔
۱۶	قَسَتْ: وہ (اُن کے دل) سخت ہوگئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَسْوٌ اور قَسْوَۃٌ اور قَسَاوَۃٌ ہے۔
۱۸	اَلْمُصَّدِّقِیْنَ: صدقہ دینے والے مرد (اَلْمُصَّدِّقِیْنَ) تَصَدُّقٌ مصدر سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے واحد مُصَّدِّقٌ ہے (مُصَّدِّقِیْنَ) اصل میں مُتَصَدِّقِیْنَ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
۱۸	اَلْمُصَّدِّقَاتِ: صدقہ دینے والی عورتیں۔ (اَلْمُصَّدِّقَاتِ) تَصَدُّقٌ سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد مُصَّدِّقَةٌ ہے۔
۲۰	تَفَاخُرٌ: ایک دوسرے پر فخر کرنا۔ باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۲۰	تَكَاثُرٌ: ایک دوسرے سے زیادہ ہونا۔ باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۲۰	اَعْجَبَ: وہ اچھا معلوم ہوا۔ (اَعْجَبَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔
۲۰	يَهِيْجُ: وہ (پیداوار) خشک ہو جاتی ہے۔ (يَهِيْجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَيْجٌ ہے۔
۲۰	مُصْفَرًّا: زرد۔ باب افعلال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِصْفِرَارٌ۔
۲۰	حُطَامًا: چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ حَطْمٌ مصدر سے فُعَالٌ کے وزن پر مفعولٌ یعنی مَحْطُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۱	سَابِقُوْا: تم لوگ دوڑو۔ (سَابِقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُسَابَقَةٌ ہے۔
۲۱	اُعِدَّتْ: وہ تیار کی گئی ہے۔ (اُعِدَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۲۲	اَنْ نَّبْرَاَهَا: کہ ہم ان (جانوں) کو پیدا کریں۔ (نَبْرَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَرْءٌ ہے۔
۲۳	لِكَيْلَا تَاْسَوْا: تا کہ تم غم نہ کرو، تا کہ تم رنج نہ کرو (لِكَيْلَا تَاْسَوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَسًى ہے، معنی غمگین ہونا۔
۲۳	مُخْتَالٍ: اترانے والا۔ اِخْتِيَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

افتعال سے آتا ہے۔

۲۳ فَخُوْرٌ: فخر کرنے والا، شیخی باز۔ فَخْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۲۵ بَأْسٌ: لڑائی، ہیبت، سختی۔

۲۷ قَفَّيْنَا: ہم نے پیچھے بھیجا، ہم نے پے در پے بھیجا، ہم نے یکے بعد دیگرے بھیجا۔ (قَفَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْفِيَةٌ ہے۔

۲۷ رَهْبَانِيَةً: ترک دنیا۔ گوشہ نشینی۔ دنیا سے بے تعلقی۔

۲۷ اِبْتَدَعُوْهَا: ان لوگوں نے اس (رہبانیت) کو ایجاد کرلیا۔ ان لوگوں نے اس کو گھڑ لیا۔ (اِبْتَدَعُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِدَاعٌ ہے۔

۲۷ مَارَعَوْهَا: ان لوگوں نے اس (رہبانیت) کی رعایت نہیں کی (مَارَعَوْا) باب فتح سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رِعَايَةٌ ہے۔

۲۸ كِفْلَيْنِ: (ثواب کے) دو حصے۔ دوگنا (ثواب) اس کا واحد: كِفْلٌ اور جمع: اَكْفَالٌ ہے۔

۲۹ لِئَلَّا يَعْلَمَ: تاکہ وہ (اہل کتاب) جان لیں۔ (لِئَلَّا يَعْلَمَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ اس کے بعد لائے نفی زائدہ تاکید کے لئے ہے (يَعْلَمَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِلْمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ پارہ (۲۸)

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

سورۂ مجادلہ مدنی ہے۔ اس میں کل بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے سن لی۔ (قَدْ سَمِعَ) باب سمع سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَمْعٌ ہے۔
۱	تُجَادِلُكَ: وہ (عورت) آپ سے جھگڑتی ہے (جھگڑتی تھی) (تُجَادِلُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔ یہاں اس عورت سے مراد حضرت خولہؓ بنت ثعلبہ صحابیہ ہیں۔ اور ان کے شوہر اوسؓ بن صامت صحابی ہیں۔
۱	تَشْتَكِيْ: وہ شکایت کرتی ہے (وہ شکایت کرتی تھی) تَشْتَكِيْ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِشْتِكَاءٌ ہے۔
۱	تَحَاوُرَكُمَا: تم دونوں کی گفتگو۔ (تَحَاوُرٌ) باب تفاعل سے مصدر ہے، اس کے معنی گفتگو کرنا، بات چیت کرنا۔
۲	يُظٰهِرُوْنَ: وہ لوگ ظہار کرتے ہیں (يُظٰهِرُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَةٌ اور ظِهَارٌ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میری ماں کی طرح ہے یا تیری پیٹھ میری ماں یا بہن کی پیٹھ کی طرح ہے، اس کو شریعت کی اصطلاح میں ظہار کہتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں یہ لفظ طلاق سے زیادہ سخت سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے کہ ظہار کرنے کی وجہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے شوہر اور بیوی کے درمیان ہمیشہ کے لئے جدائی ہو جاتی تھی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ظہار کرنے کو گناہ قرار دیا۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص ظہار کرے تو اس پر کفارہ لازم فرمایا۔ جب تک شوہر کفارہ ادا نہ کرے اس وقت تک بیوی سے اختلاط درست نہیں ہے۔ ظہار کا کفارہ ایک غلام یا باندی کو آزاد کرنا، یا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔
۳	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ: ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا (تَحْرِيْرٌ) کے معنی آزاد کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ (رَقَبَةٌ) کے معنی گردن۔ اس سے مراد غلام یا باندی ہے۔ اس کی جمع رِقَابٌ اور رَقَبَاتٌ ہے۔
۳	مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا: دونوں کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے (يَتَمَاسَّا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر تَمَاسٌّ ہے۔ یہ فعل مضارع اصل میں يَتَمَاسَّانِ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا ہے۔
۴	شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ: لگاتار دو مہینے، پے در پے دو مہینے۔ (شَهْرَيْنِ) کے معنی دو مہینے، یہ شَهْرٌ کا تثنیہ ہے۔ اس کی جمع: اَشْهُرٌ اور شُهُوْرٌ ہے (مُتَتَابِعَيْنِ) تَتَابُعٌ مصدر سے اسم فاعل تثنیہ ہے۔ اس کا واحد مُتَتَابِعٌ ہے۔
۴	حُدُوْدُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی حدیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکام۔ (حُدُوْدٌ) کے معنی حدیں، احکام۔ اس کا واحد حَدٌّ ہے۔
۵	يُحَادُّوْنَ: وہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ (يُحَادُّوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَادَّةٌ ہے۔
۵	كُبِتُوْا: وہ لوگ ذلیل ہوئے۔ وہ لوگ ذلیل کئے گئے (كُبِتُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَبْتٌ معنی ذلیل کرنا۔
۶	يَبْعَثُهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ (يَبْعَثُ) باب فتح سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۶	يُنَبِّئُهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو خبر دے گا۔ (يُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔
۶	اَحْصٰهُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے اس کو محفوظ کر رکھا ہے۔ (اَحْصٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔
۷	نَجْوٰی: سرگوشی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی سرگوشی کرنا۔
۸	نُهُوْا: ان لوگوں کو منع کیا گیا۔ (نُهُوْا) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ ہے۔
۸	يَتَنٰجَوْنَ: وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں۔ (يَتَنَاجَوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَاجِيٌ ہے۔
۸	حَيَّوْكَ: وہ لوگ آپ کو سلام کرتے ہیں۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (حَيَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحِيَّةٌ ہے۔
۸	يَصْلَوْنَهَا: وہ لوگ اس (جہنم) میں داخل ہوں گے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلْيٌ ہے۔
۹	تَنَاجَوْا: تم لوگ سرگوشی کرو۔ (تَنَاجَوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَاجِيٌ ہے۔
۱۱	تَفَسَّحُوْا: تم لوگ کھل کر بیٹھو۔ (تَفَسَّحُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَسُّحٌ ہے۔
۱۱	اِفْسَحُوْا: تم لوگ کشادہ ہو جاؤ۔ تم لوگ کھل جاؤ۔ (اِفْسَحُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَسْحٌ ہے۔
۱۱	اُنْشُزُوْا: تم لوگ اٹھ کھڑے ہو۔ (اُنْشُزُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَشْزٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۲	قَدِّمُوْا: تم لوگ آگے بھیجو، تم لوگ پہلے دے دیا کرو۔ (قَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۱۳	ءَاَشْفَقْتُمْ: تم لوگ ڈر گئے۔ (اَشْفَقْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِشْفَاقٌ ہے۔
۱۴	تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے دوستی کی۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔
۱۴	يَحْلِفُوْنَ: وہ لوگ قسم کھاتے ہیں۔ (يَحْلِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَلْفٌ ہے۔
۱۵	اَعَدَّ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔
۱۵	جُنَّةً: ڈھال، سپر۔ جمع جُنَنٌ ہے۔
۱۵	صَدُّوْا: ان لوگوں نے روکا۔ (صَدُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۱۹	اِسْتَحْوَذَ: وہ (شیطان) غالب ہوگیا۔ اس نے قابو کرلیا۔ اس نے تسلط کرلیا (اِسْتَحْوَذَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِحْوَاذٌ ہے۔
۱۹	حِزْبُ الشَّيْطٰنِ: شیطان کا گروہ۔ شیطان کی جماعت، (حِزْبٌ) کے معنی گروہ، جماعت، جمع اَحْزَابٌ ہے۔
۲۰	يُحَآدُّوْنَ: وہ لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ (يُحَآدُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُحَادَّةٌ ہے۔
۲۰	الْاَذَلِّيْنَ: بہت ذلیل لوگ۔ ذِلَّةٌ سے اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَذَلُّ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۲	یُوَآدُّوْنَ: وہ لوگ دوستی کرتے ہیں، وہ لوگ محبت کرتے ہیں۔ (یُوَآدُّوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُوَادَّۃٌ۔
۲۲	عَشِیْرَتَهُمْ: ان کا کنبہ، ان کا گھرانہ، ان کا خاندان، (عَشِیْرَۃٌ) کے معنی کنبہ، گھرانہ، خاندان، جمع: عَشَائِرُ ہے۔
۲۲	اَیَّدَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مدد کی، اس نے قوت دی۔ (اَیَّدَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْیِیْدٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْحَشْرِ

سورۂ حشر مدنی ہے۔ اس میں کل چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۲	اَلْحَشْرِ: اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۲	مَانِعَتُهُمْ: ان کو بچانے والے۔ ان کی حفاظت کرنے والے (مَانِعَۃٌ) مَنْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ یہ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۲	قَذَفَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب) ڈال دیا (قَذَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَذْفٌ ہے۔
۲	یُخْرِبُوْنَ: وہ لوگ اجاڑ رہے ہیں (وہ لوگ اجاڑ رہے تھے) یُخْرِبُوْنَ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْرَابٌ ہے۔
۲	اِعْتَبِرُوْا: تم لوگ عبرت حاصل کرو۔ (اِعْتَبِرُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِبَارٌ ہے۔
۳	اَلْجَلَاءَ: جلاوطن ہونا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۴	شَآقُّوْا: ان لوگوں نے مخالفت کی (شَآقُّوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُشاقّۃ ہے۔
۵	لِیْنَۃٍ: کھجور کا درخت، جمع: لِیْنٌ ہے۔
۵	لِیُخْزِیَ: تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) رسوا کرے۔ (یُخْزِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاءٌ ہے۔
۶	اَفَآءَ اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے لوٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے دلوا دیا۔ (اَفَآءَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفَآءَ ۃٌ ہے۔
۶	اَوْجَفْتُمْ: تم نے دوڑایا۔ (اَوْجَفْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْجَافٌ ہے۔
۶	خَیْلٍ: گھوڑے (خَیْلٌ) کے معنی گھوڑوں کا گروہ، جمع: خُیُوْلٌ اور اَخْیَالٌ ہے۔
۶	رِکَابٍ: اونٹ، (رِکَابٌ) کے معنی سواری کے اونٹ، اس کا واحد: من غیر لفظہٖ رَاحِلَۃٌ ہے۔ اس کی جمع: رُکُبٌ، رَکَائِبُ اور رِکَابَاتٌ ہے۔
۷	دُوْلَۃً: دست گرداں، مختلف ہاتھوں میں گردش کرنے والی چیز۔ جو چیز ایک ہاتھ سے نکل کر دوسرے ہاتھ میں جاتی ہے۔
۷	خُذُوْہُ: تم اس کو لے لیا کرو۔ (خُذُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْذٌ ہے۔
۷	اِنْتَھُوْا: تم لوگ رک جاؤ۔ (اِنْتَھُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِھَاءٌ ہے۔
۸	یَبْتَغُوْنَ: وہ لوگ طلب کرتے ہیں (یَبْتَغُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۹	تَبَوَّؤُ: وہ لوگ ٹھہرے۔ ان لوگوں نے ٹھکانا بنایا۔ (تَبَوَّؤُا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبَوُّءٌ ہے۔
۹	یُؤْثِرُوْنَ: وہ لوگ ترجیح دیتے ہیں۔ وہ لوگ مقدم رکھتے ہیں۔ (یُؤْثِرُوْنَ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیثَارٌ۔

۹ خَصَاصَةٌ: فاقہ، باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی محتاج ہونا۔

۹ مَنْ یُّوْقَ: جو شخص بچایا جائے، جو شخص محفوظ رکھا جائے (یُوْقَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَایَةٌ ہے۔ معنی بچانا (یُوْقَ) اصل میں یُوْقٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔

۹ شُحَّ: بخل، کنجوسی، حرص، لالچ۔

۱۰ غِلًّا: کینہ، بیر، دشمنی۔

۱۱ نَافَقُوْا: وہ لوگ منافق ہوئے (نَافَقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَافَقَةٌ ہے۔

۱۴ قُرًی مُّحَصَّنَةٍ: حفاظت والی بستیاں۔ (قُرًی) کے معنی بستیاں۔ واحد قَرْیَةٌ ہے۔ (مُحَصَّنَةٌ) تَحْصِیْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کے معنی محفوظ، حفاظت کی ہوئی۔

۱۴ شَتّٰی: مختلف، متفرق، جدا جدا۔ اس کا واحد شَتِیْتٌ ہے۔

۱۸ وَلْتَنْظُرْ: اور چاہئے کہ دیکھ لے (ہر شخص) وَلْتَنْظُرْ اس کے شروع میں واؤ عاطفہ ہے۔ اسی کی وجہ سے لام امر ساکن ہو گیا ہے۔ لام امر اصل میں مکسور ہوتا ہے۔ (لِتَنْظُرْ) فعل امر، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَظْرٌ اور نَظَرٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۲۰ لَایَسْتَوِیْ: وہ (دوزخ اور جنت والے) برابر نہیں (لَایَسْتَوِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِوَاءٌ ہے۔

۲۰ اَلْفَآئِزُوْنَ: کامیاب لوگ۔ فَوْزٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد فَآئِزٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ خَاشِعًا: دب جانے والا۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	باب فتح سے آتا ہے۔
۲۱	مُتَصَدِّعًا: پھٹ جانے والا۔ تَصَدُّعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب تفعّل سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْقُدُّوْسُ: بہت پاک، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نقص وعیب سے پاک ہے۔ قُدْسٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	اَلْمُؤْمِنُ: امن دینے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ہے۔ اِیْمَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْمُهَيْمِنُ: نگہبانی کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ هَيْمَنَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فعللة سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْعَزِيْزُ: بہت زبردست، بہت غلبہ والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے عِزَّةٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْجَبَّارُ: خرابی کو درست کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے جَبْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۲۳	اَلْمُتَكَبِّرُ: بڑی عظمت والا، صاحب عظمت، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، تَكَبُّرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب تفعّل سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْخَالِقُ: پیدا کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ خَلْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْبَارِئُ: ٹھیک بنانے والا، درست بنانے والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، بَرْءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْمُصَوِّرُ: صورت بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ تَصْوِيْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۴	اَلْحُسْنٰی: بہت اچھے (نام) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے۔ باب کرم اور نصر سے آتا ہے۔
۲۴	اَلْعَزِیْزُ: بہت زبردست، بہت غالب، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے عِزَّۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	اَلْحَکِیْمُ: بہت حکمت والا، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے حِکْمَۃٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃِ

سورۂ ممتحنہ مکی ہے۔ اس میں تیرہ آیتیں، اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	تُلْقُوْنَ: تم لوگ (ان سے دوستی کا) اظہار کرتے ہو، تم لوگ (ان کو دوستی کا) پیغام بھیجتے ہو (تُلْقُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ اس کے معنی ڈالنا۔
۱	اَلْمَوَدَّۃِ: دوستی، باب سمع سے مصدر ہے، اس کے معنی محبت کرنا، دوستی کرنا۔
۱	جِهَادًا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں لڑنا، محنت کرنا، کوشش کرنا۔ باب مفاعلہ سے مصدر ہے، جہاد تین طرح کا ہوتا ہے (۱) دشمنانِ دین سے (۲) شیطان سے (۳) نفس سے، اور تین چیزوں سے کیا جاتا ہے: (۱) زبان سے (۲) ہاتھ سے (۳) دل سے (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی)
۱	تُسِرُّوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تُسِرُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱ اَخْفَیْتُمْ: تم نے چھپایا۔ (اَخْفَیْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِخْفَاءٌ ہے۔

۱ اَعْلَنْتُمْ: تم نے ظاہر کیا۔ (اَعْلَنْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔

۲ اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ: اگر وہ لوگ تم پر قابو پالیں۔ (یَثْقَفُوْا) اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقَفٌ ہے۔

۲ یَبْسُطُوْا: وہ لوگ (تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں) بڑھائیں گے۔ وہ لوگ (تم پر) دست درازی اور زبان درازی کریں گے۔ (یَبْسُطُوْا) جواب شرط کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَسْطٌ ہے۔

۲ وَدُّوْا: ان لوگوں نے تمنا کی۔ (وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَدٌّ ہے۔

۳ اَرْحَامُکُمْ: تمہاری رشتہ داریاں، تمہاری قرابتیں (اَرْحَامٌ) کا واحد: رَحْمٌ اور رِحْمٌ اور رَحِمٌ ہے۔

۴ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ: اچھا نمونہ، عمدہ نمونہ، اچھی چال، اچھا طریقہ (اُسْوَۃٌ) نمونہ، چال، طریقہ۔ جمع: اُسًی ہے۔

۴ بُرَءٰٓؤُا: بیزار، الگ تھلگ۔ اس کا واحد: بَرِیْءٌ ہے۔

۴ بَدَا: وہ (دشمنی) ظاہر ہوگئی (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُدُوٌّ ہے۔

۴ اَنَبْنَا: ہم رجوع ہوئے۔ (اَنَبْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنَابَۃٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۷ عَادَیْتُم: تم نے دشمنی کی (عَادَیْتُم) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَادَاۃٌ ہے۔

۸ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ: کہ تم ان کے ساتھ احسان کرو۔ کہ تم ان کے ساتھ نیکی کرو۔ (تَبَرُّوْا) باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بِرٌّ ہے۔ اَنْ مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع حالت نصب میں ہے۔

۸ تُقْسِطُوْا: کہ تم (ان کے ساتھ) انصاف کرو۔ (تُقْسِطُوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْسَاطٌ ہے، اَنْ مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع حالت نصب میں ہے۔

۹ ظَاهَرُوْا: ان لوگوں نے مدد کی۔ (ظَاهَرُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُظَاهَرَۃٌ ہے۔

اَنْ تَوَلَّوْهُمْ: کہ تم اُن سے دوستی کرو۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔ تَوَلَّوْا اصل میں تَتَوَلَّوْنَ ہے۔ تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا۔ اور اَنْ مصدریہ کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۹ مَنْ یَتَوَلَّهُمْ: جو شخص ان سے دوستی کرے گا (یَتَوَلَّ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع حالت جزم میں ہے۔

۱۰ لَا تُمْسِكُوْا: تم (کافر عورتوں کے ناموس) اپنے قبضہ میں نہ رکھو۔ تم (کافر عورتوں کے تعلقات کو) باقی نہ رکھو، یعنی تمہاری جو بیویاں دار الحرب میں کفر کی حالت میں رہ گئیں۔ ان کا نکاح تم سے ختم ہو گیا۔ اس لئے تم ان سے تعلقات باقی نہ رکھو۔ (لَا تُمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاكٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۰	عِصَمِ الْكَوَافِرِ: کافر عورتوں کے ناموس، کافر عورتوں کے تعلقات (عِصَمٌ) کے معنی ناموس عصمتیں، بعض لوگوں نے اس کے معنی رسیوں کے بھی لکھے ہیں، اس سے مراد تعلقات ہیں (اَلْكَوَافِرُ) کے معنی کافر عورتیں، واحد: كَافِرَةٌ ۔
۱۱	اِنْ فَاتَكُمْ: اگر تم سے فوت ہوجائے، اگر تم سے چھوٹ جائے (فَاتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَوْتٌ ہے۔
۱۱	عَاقَبْتُمْ: (پھر) تمہاری باری آئے۔ تمہاری نوبت آئے۔ (عَاقَبْتُمْ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُعَاقَبَةٌ ہے۔
۱۲	يُبَايِعْنَكَ: وہ عورتیں آپ سے بیعت کریں۔ (يُبَايِعْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر مُبَايَعَةٌ ہے۔
۱۲	لَا يَسْرِقْنَ: وہ عورتیں چوری نہیں کریں گی۔ (لَا يَسْرِقْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر سَرِقَةٌ ہے۔
۱۲	لَا يَزْنِيْنَ: وہ عورتیں زنا نہیں کریں گی۔ (لَا يَزْنِيْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر زِنَاءٌ ہے۔
۱۲	لَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ: وہ عورتیں بہتان نہ لائیں گی۔ (لَا يَأْتِيْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (بُهْتَانٌ) جھوٹ، تہمت۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی تہمت لگانا۔
۱۲	يَفْتَرِيْنَ: وہ عورتیں گھڑلیں، وہ عورتیں بنالیں۔ (يَفْتَرِيْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔
۱۲	بَايِعْهُنَّ: آپ ان کو بیعت کرلیجئے۔ (بَايِعْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُبَايَعَةٌ ہے۔
۱۳	يَئِسُوْا: وہ لوگ نا امید ہوگئے۔ (يَئِسُوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر يَأْسٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الصَّفِّ

سورۂ صف مدنی ہے۔ اس میں کل چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	سَبَّحَ لِلّٰہِ: اس نے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی (سَبَّحَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔ معنی پاکی بیان کرنا۔
۳	كَبُرَ مَقْتًا: بڑی بیزاری کی بات ہے۔ بہت ناراضی کی بات ہے (كَبُرَ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كِبَرٌ ہے۔ (مَقْتًا) ناراضی، بیزاری، تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	صَفًّا: قطار باندھ کر، صف بستہ ہو کر، قطار باندھنے والے، صف بستہ ہونے والے۔ یہ مصدر اسم فاعل صَافِّیْنَ کے معنی میں حال واقع ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ: سیسہ پلائی ہوئی عمارت، یعنی مضبوط عمارت (بُنْيَانٌ) کے معنی عمارت، یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی عمارت بنانا (مَرْصُوْصٌ) کے معنی سیسہ پلایا ہوا، مضبوط کیا ہوا۔ (رَصَاصٌ) کے معنی سیسہ (ایک قسم کی دھات ہے جس سے بندوق کی گولیاں اور چھرّے بنائے جاتے ہیں)
۵	مُوْسٰی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) ص: ۳۸ پر دیکھئے۔
۵	تُؤْذُوْنَنِیْ: تم لوگ مجھ کو تکلیف پہنچاتے ہو۔ (تُؤْذُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْذَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵	زَاغُوْا: وہ لوگ پھر گئے۔ وہ لوگ ٹیڑھے ہوئے (زَاغُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَیْغٌ ہے معنی کج ہونا، ٹیڑھا ہونا۔
۵	اَزَاغَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے (ان کے دلوں کو) پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کے دلوں کو) ٹیڑھا کر دیا (اَزَاغَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزَاغَةٌ ہے۔
٦	مُبَشِّرًا: خوش خبری دینے والا، تَبْشِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷	اِفْتَرٰی: اس نے جھوٹ باندھا۔ اس نے جھوٹ گھڑ لیا۔ (اِفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِرَاءٌ ہے۔
۷	یُدْعٰی: وہ (اسلام کی طرف) بلایا جاتا ہے۔ (یُدْعٰی) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَعْوَةٌ ہے۔
۸	لِیُطْفِئُوْا: کہ وہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے نور یعنی دین اسلام کو) بجھا دیں۔ (لِیُطْفِئُوْا) اس کے شروع میں لام مکسور اَنْ مصدریہ کے معنی میں ہے۔ اور یہ فعل کو نصب دینے والا ہے۔ فراء اور کسائی کا قول یہی ہے (اعراب القرآن) یُطْفِئُوْا باب افعال سے مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْفَاءٌ ہے۔ لام مکسور کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔
۸	مُتِمٌّ: پورا کرنے والا۔ اِتْمَامٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۹	لِیُظْهِرَهٗ: تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس (دین حق) کو غالب کر دے (لِیُظْهِرَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِظْهَارٌ ہے (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۰ اَدُلُّکُمْ: میں تم کو بتلاؤں (اَدُلُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم مصدر دَلَالَۃٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۰ تُنْجِیْکُمْ: وہ (تجارت) تم کو بچالے۔ وہ تم کو نجات دے (تُنْجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْجَاءٌ ہے۔

۱۲ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً: عمدہ مکانات، پاکیزہ گھر۔ (مَسٰکِنُ) کا واحد: مَسْکَنٌ ہے۔ اس کے معنی مکان اور گھر کے ہیں۔ (طَیِّبَۃٌ) طِیْبٌ مصدر سے صفتِ مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

۱۲ جَنّٰتِ عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کی بہشتیں، ہمیشہ رہنے کے باغات (جَنّٰتٌ) کا واحد: جَنَّۃٌ ہے معنی بہشت اور باغ (عَدْنٌ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی مقیم ہونا۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ کے معنی وہ جنتیں جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جَنّٰت کو جمع کے لفظ سے اس لئے فرمایا کہ جنتیں سات ہیں: (۱) جنۃ الفردوس (۲) جنۃ عدن (۳) جنۃ النعیم (۴) دارالخلد (۵) جنۃ الماویٰ (۶) دارالسلام (۷) علیین (لغات القرآن)

۱۴ اَنْصَارَ اللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار۔ (اَنْصَارٌ) کے معنی مددگار، اس کا واحد: نَاصِرٌ اور نَصِیْرٌ ہے۔

۱۴ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات جلد اول پارہ (۱) ص: ۶۳ پر دیکھئے۔

۱۴ اَلْحَوَارِیُّوْنَ: اس کا واحد: حَوَارِیٌّ ہے، یہ حَوْرٌ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی خالص سفیدی کے ہیں، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کا خطاب ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کے کپڑے سفید تھے۔ اس لئے وہ حواری کہلائے۔ شاہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	عبد القادر صاحب موضح القرآن میں لکھتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ یار کا خطاب تھا حواری، حواری اصل میں کہتے ہیں دھوبی کو، ان میں سے پہلے دو شخص جوان کے تابع ہوئے دھوبی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کپڑے کیا دھوتے ہو۔ میں تم کو دل دھونا سکھادوں۔ وہ اُن کے ساتھ ہو گئے۔ اس طرح سب کا یہ خطاب ٹھہر گیا۔ لغات القرآن (مولانا عبد الرشید نعمانی)
۱۴	طَآئِفَةٌ: جماعت، گروہ۔ جمع: طَوَآئِفُ ہے۔
۱۴	اَیَّدْنَا: ہم نے تائید کی۔ ہم نے قوت دی۔ (اَیَّدْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَاْیِیْدٌ ہے۔
۱۴	ظَاهِرِیْنَ: غالب ہونے والے، ظُهُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: ظَاهِرٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

سورۂ جمعہ مدنی ہے۔ اس میں کل گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	یُسَبِّحُ لِلّٰهِ: وہ (آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں) اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہیں (یُسَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔ معنی پاکی بیان کرنا۔
۲	بَعَثَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) بھیجا۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔
۲	اَلْاُمِّیّٖنَ: ناخواندہ لوگ، ان پڑھ لوگ۔ اس کا واحد: اُمِّیٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲	يَتْلُوْا: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھتے ہیں۔ (يَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔
۲	يُزَكِّيْهِمْ: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (عقائد باطلہ اور اخلاق رذیلہ سے) پاک کرتے ہیں۔ (يُزَكِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔
۲	يُعَلِّمُهُمْ: وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (کتاب الٰہی اور دانش مندی کی باتیں) سکھلاتے ہیں۔ (يُعَلِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْلِيْمٌ ہے۔
۳	لَمَّا يَلْحَقُوْا: وہ ابتک (ان کے ساتھ) شامل نہیں ہوئے (لَمَّا يَلْحَقُوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لُحُوْقٌ ہے لَمَّا کی وجہ سے فعل مضارع مجزوم ہے۔
۵	حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ: ان پر تورات لادی گئی۔ یعنی ان لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا (حُمِّلُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْمِيْلٌ ہے۔ (اَلتَّوْرٰةُ) ایک مشہور آسمانی کتاب ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی تھی۔
۵	لَمْ يَحْمِلُوْهَا: ان لوگوں نے اس (تورات) کو اٹھایا نہیں، یعنی ان لوگوں نے تورات پر عمل نہیں کیا۔ (لَمْ يَحْمِلُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمْلٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع تورات ہے۔
۵	اَسْفَارًا: کتابیں، واحد سِفْرٌ ہے۔
۶	هَادُوْا: وہ لوگ یہودی ہوئے (هَادُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَوْدٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۶	زَعَمْتُمْ: تم نے گمان کیا، تم نے دعویٰ کیا۔ (زَعَمْتُمْ) باب فتح اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعْمٌ ہے۔
۶	تَمَنَّوْا: تم لوگ (موت کی) تمنا کرو۔ (تَمَنَّوْا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَنِّیٌ ہے۔
۸	تَفِرُّوْنَ: تم لوگ بھاگتے ہو۔ (تَفِرُّوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فِرَارٌ ہے۔
۸	مُلٰقِیْکُمْ: (موت) تم سے ملاقات کرنے والی، تم سے ملنے والی (مُلَاقِیْ) باب مفاعلۃ سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف ہے۔ اس کا مصدر مُلَاقَاۃٌ۔
۹	اِذَا نُوْدِیَ: جب (نماز جمعہ کے لئے) اذان کہی جائے۔ (نُوْدِیَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۹	اِسْعَوْا: تم لوگ دوڑو۔ یہاں دوڑنے سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے، بھاگنا مراد نہیں ہے (تفسیر عثمانی) اِسْعَوْا باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۹	ذِکْرِ اللّٰہِ: اللہ تعالیٰ کی یاد۔ اس سے جمعہ کا خطبہ اور نماز مراد ہے۔ (ذِکْرٌ) باب نصر سے مصدر ہے۔
۹	ذَرُوْا: تم لوگ (خرید و فروخت) چھوڑ دو یعنی اذانِ جمعہ کے بعد خرید و فروخت حرام ہے (ذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۱۰	اِذَا قُضِیَتْ: جب وہ (نماز) پوری ہو جائے۔ (قُضِیَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۱۰	اِنْتَشِرُوْا: تم لوگ (زمین میں) پھیل پڑو۔ تم (زمین پر) چلو پھرو۔ (اِنْتَشِرُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتِشَارٌ۔ لَهْوًا: تماشہ، مشغلہ، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز۔ یہ باب نصر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے مصدر ہے۔
۱۱	اِنْفَضُّوْا: وہ لوگ متفرق ہوجاتے ہیں۔ وہ لوگ بکھر جاتے ہیں۔ یہ جواب شرط واقع ہے (اِنْفَضُّوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفِضَاضٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ

سورۂ منافقون مدنی ہے۔ اس میں کل گیارہ آیتیں، اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُنٰفِقُوْنَ: منافق لوگ (مُنَافِقُوْنَ) مُنَافَقَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنَافِقٌ ہے۔ منافق وہ شخص ہے جو ظاہر میں مسلمان اور باطن میں کافر ہو۔
۱	نَشْهَدُ: ہم گواہی دیتے ہیں (نَشْهَدُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر شَهَادَةٌ معنی گواہی دینا۔
۲	اَیْمَانَهُمْ: ان کی قسمیں (اپنی قسمیں) اَیْمَانٌ کا واحد: یَمِیْنٌ: معنی قسم۔
۲	جُنَّةً: ڈھال، سپر۔ جمع: جُنَنٌ ہے۔
۲	صَدُّوْا: ان لوگوں نے روکا (صَدُّوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدٌّ ہے۔
۳	طُبِعَ: (اُن کے دلوں پر) مہر لگادی گئی۔ (طُبِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبْعٌ ہے۔
۳	لَا یَفْقَهُوْنَ: وہ لوگ (حق بات کو) سمجھتے نہیں ہیں۔ (لَا یَفْقَهُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فِقْهٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴	تُعْجِبُكَ: آپ کو وہ (ان کے جسم) خوش نما معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کو وہ (ان کے جسم) اچھے لگتے ہیں۔ (تُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴	خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ: دیوار کے سہارے لگائی ہوئی لکڑیاں۔ جیسے خشک اور بے کار لکڑیاں جو دیوار کے سہارے کھڑی کردی گئی ہوں۔ وہ دیکھنے میں موٹی موٹی مگر بے جان ہیں۔ ایک منٹ بغیر سہارے کے کھڑی نہیں رہ سکتیں۔ ہاں ضرورت پر جلانے کے کام آسکتی ہیں۔ یہی حال منافقوں کا ہے۔ ان کے موٹے تازے جسم ظاہری خول اور بے عقل ہیں۔ محض دوزخ کا ایندھن بننے کے لائق ہیں (تفسیر عثمانی) (خُشُبٌ) کا واحد: خَشَبٌ ہے معنی لکڑی (مُسَنَّدَةٌ) کے معنی دیوار کے سہارے لگائی ہوئی۔ تَسْنِيْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب تفعیل سے آتا ہے۔
۴	يَحْسَبُوْنَ: وہ لوگ گمان کرتے ہیں، وہ لوگ خیال کرتے ہیں (يَحْسَبُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۴	صَيْحَةٍ: چیخ، پکار۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۴	قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردن مارے (قَاتَلَ) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُقَاتَلَةٌ ہے۔
۴	يُؤْفَكُوْنَ: وہ لوگ (دین حق سے) پھیرے جاتے ہیں۔ وہ لوگ پھرے جاتے ہیں۔ (يُؤْفَكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْكٌ ہے۔ معنی پھیرنا۔
۵	تَعَالَوْا: تم لوگ آؤ۔ (تعالَوْا) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اس معنی میں صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر تعالیٰ ہے۔ اس کے معنی بلند ہونا۔
۵	لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ: وہ لوگ اپنے سر مٹکاتے ہیں، وہ لوگ اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔ جواب شرط ہے (لَوَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلْوِيَةٌ ہے۔ (رُءُوْسٌ) کے معنی سر۔ واحد رَأْسٌ ہے۔
۷	حَتّٰى يَنْفَضُّوْا: یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ متفرق ہو جائیں (يَنْفَضُّوْا) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفِضَاضٌ ہے یہ فعل مضارع حَتّٰى کی وجہ سے منصوب ہے۔
۷	خَزَآئِنُ: خزانے، واحد خِزَانَةٌ اور خَزِيْنَةٌ ہے۔
۹	لَا تُلْهِكُمْ: وہ (تمہارے مال اور تمہاری اولاد) تم کو غافل نہ کریں (لَا تُلْهِ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِلْهَاءٌ ہے (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۰	لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْ: آپ نے مجھ کو مہلت کیوں نہیں دی۔ (اَخَّرْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔ (نِيْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۰	فَاَصَّدَّقَ: کہ میں خیرات کرتا، کہ میں صدقہ کرتا۔ (اَصَّدَّقَ) اصل میں اَتَصَدَّقَ ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصَّدُّقٌ جو اصل میں تَصَدُّقٌ ہے۔ فاء کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی وجہ سے یہ فعل مضارع منصوب ہے۔
۱۱	خَبِيْرٌ: بہت خبر رکھنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر خُبْرٌ اور خِبْرٌ ہے۔ باب کرم اور فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ

سورۂ تغابن مدنی ہے اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	یُسَبِّحُ: وہ پاکی بیان کرتا ہے۔ (یُسَبِّحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔
	قَدِیْرٌ: بہت قدرت رکھنے والا، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے قُدْرَةٌ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۳	صَوَّرَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورت بنائی۔ (صَوَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْوِیْرٌ ہے۔
۳	اَحْسَنَ صُوَرَکُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہاری صورتیں اچھی بنائیں۔ (اَحْسَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْسَانٌ ہے۔ (صُوَرٌ) کے معنی صورتیں، شکلیں، نقشے، واحد صُوْرَةٌ ہے۔
۳	اَلْمَصِیْرُ: لوٹنا، لوٹنے کی جگہ۔ مصدر میمی اور اسم ظرف ہے۔ اس کا مصدر صَیْرٌ اور صَیْرُوْرَةٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴	تُسِرُّوْنَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ (تُسِرُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۴	تُعْلِنُوْنَ: تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ (تُعْلِنُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵ ذَاقُوْا: ان لوگوں نے چکھا۔ (ذَاقُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ ہے۔

۶ تَوَلَّوْا: ان لوگوں نے اعراض کیا۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیٌ ہے۔

۶ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ: اللہ تعالیٰ نے بے پروائی کی۔ (اِسْتَغْنٰی) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَاءٌ ہے۔

۷ لَنْ یُّبْعَثُوْا: وہ لوگ ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے (لَنْ یُّبْعَثُوْا) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، نفی تاکید بہ لن، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۷ لَتُبْعَثُنَّ: تم لوگ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَعْثٌ ہے۔

۸ اَلنُّوْرِ: روشنی، اس سے مراد قرآنِ کریم ہے۔ جمع: اَنْوَارٌ ہے۔

۹ یَوْمُ التَّغَابُنِ: ہار جیت کا دن، سود وزیاں کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ ہار جیت کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن دوزخی ہاریں گے اور جنتی جیتیں گے۔ سود وزیاں کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا نفع اور کافروں کا نقصان ظاہر ہو جائے گا۔ (تَغَابُنٌ) کے معنی ایک دوسرے کو نقصان پہنچانا۔ باب تفاعل کا مصدر ہے۔

۱۱ مَآ اَصَابَ: وہ (کوئی مصیبت) نہیں پہنچی۔ (مَآ اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ ہے۔

۱۱ یَهْدِ قَلْبَهٗ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس دل کو (صبر و رضا) کی راہ دکھاتا ہے، یہ جواب شرط واقع ہے (یَهْدِ) باب ضرب سے فعل مضارع مجزوم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هُدًی اور هِدَایَةٌ ہے (قَلْبٌ) کے معنی دل، جمع: قُلُوْبٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۲	اِنْ تَوَلَّیْتُمْ: اگر تم اعراض کروگے۔ (تَوَلَّیْتُمْ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔
۱۴	اِحْذَرُوْهُمْ: ان سے بچے رہو۔ ان سے ہوشیار رہو۔ (اِحْذَرُوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَذْرٌ اور حَذَرٌ ہے۔
۱۴	اِنْ تَعْفُوْا: اگر تم معاف کردو۔ (تَعْفُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَفْوٌ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع حالتِ جزم میں ہے۔
۱۴	تَصْفَحُوْا: (اگر) تم درگذر کرو۔ (تَصْفَحُوْا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَفْحٌ ہے۔ شرط پر عطف کی وجہ سے حالتِ جزم میں ہے۔
۱۴	تَغْفِرُوْا: (اگر) تم بخش دو۔ جوابِ شرط پر عطف ہے۔ (تَغْفِرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُفْرَانٌ اور مَغْفِرَةٌ
۱۵	فِتْنَةٌ: آزمائش کی چیز، جانچنے کا ذریعہ (فِتْنَةٌ) آزمائش، جانچ، جمع فِتَنٌ ہے۔
۱۶	اَنْفِقُوْا: تم لوگ خرچ کرو۔ (اَنْفِقُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔
۱۶	مَنْ يُّوْقَ: جو شخص بچایا جائے۔ جو شخص محفوظ رہے۔ (يُوْقَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِقَايَةٌ ہے۔ (يُوْقَ) اصل میں يُوْقٰى ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۱۶	شُحَّ نَفْسِهٖ: اپنے نفس کا حرص، اپنے جی کا لالچ۔ (شُحٌّ) باب نصر، ضرب اور سمع سے مصدر ہے۔ معنی حرص کرنا، بخل کرنا۔
۱۷	اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ: اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرض دوگے۔ اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کا مطلب اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ (تُقْرِضُوْا) باب افعال

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْرَاضٌ ہے۔
۱۷	قَرْضًا حَسَنًا: اچھی طرح قرض دینا۔ یعنی اخلاص کے ساتھ خرچ کرنا۔ (قَرْضًا حَسَنًا) موصوف اور صفت ہو کر مفعول مطلق واقع ہے (قَرْضٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔
۱۷	يُضٰعِفْهُ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو بڑھا دے گا۔ (يُضَاعِفُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَاعَفَةٌ ہے۔ جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۱۷	شَكُوْرٌ: بہت قدرداں۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے شُكْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۷	حَلِيْمٌ: بہت بردبار، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے حِلْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

سورۂ طلاق مدنی ہے۔ اس میں کل بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اے عبداللہ! حیض کی حالت میں طلاق دینا جائز نہیں۔ اس لئے رجعت کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرما کر طلاق کا طریقہ بیان فرمایا۔

آیت نمبر	
۱	اِذَا طَلَّقْتُمْ: جب تم طلاق دو (طَلَّقْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَطْلِيْقٌ ہے۔
۱	طَلِّقُوْهُنَّ: تم ان کو طلاق دو (طَلِّقُوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	حاضر، مصدر تَطْلِیْقٌ ہے۔ (ھُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱	اَحْصُوْا الْعِدَّةَ: تم عدت کو گنتے رہو۔ تم لوگ عدت کو یاد رکھو۔ (اَحْصُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔ (الْعِدَّة) اس کے لغوی معنی گنتی اور شمار کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں عدت اس مدت کو کہتے ہیں، جو عورت شوہر کے طلاق دینے یا مرنے کے بعد رحم کی صفائی یا سوگ منانے کے لئے گذارتی ہے۔ طلاق کی عدت تین حیض یا تین مہینے، وفات کی عدت چار مہینے دس دن۔ اور طلاق ہو یا وفات دونوں صورتوں میں حاملہ کی عدت وضع حمل (بچے کا پیدا ہونا) ہے۔
۱	فَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ: کھلی ہوئی بے حیائی۔ اس سے مراد زنا ہے۔ (فَاحِشَة) بے حیائی، سخت گناہ۔ جمع: فَوَاحِشُ ہے۔ (مُبَيِّنَة) کے معنی کھلی ہوئی، واضح۔ تَبْيِيْنٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۱	حُدُوْدُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کے احکام، خدائی احکام (حُدُوْدٌ) کے معنی حدیں، احکام۔ واحد: حَدٌّ ہے۔
۱	مَنْ يَّتَعَدَّ: جو شخص تجاوز کرے گا۔ (يَتَعَدَّ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدِّیْ ہے۔ يَتَعَدَّ اصل میں يَتَعَدّٰی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۱	يُحْدِثُ: وہ (اللہ تعالیٰ) پیدا کر دے۔ (يُحْدِثُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْدَاثٌ ہے۔
۲	اِذَا بَلَغْنَ: جب وہ (مطلقہ) عورتیں پہنچ جائیں۔ (بَلَغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بُلُوْغٌ ہے۔
۲	اَجَلَهُنَّ: ان کی عدت۔ (اَجَلٌ) کے معنی عدت، مدت۔ جمع: آجَالٌ ہے۔
۲	اَمْسِكُوْهُنَّ: تم ان کو روک لو۔ یعنی نکاح میں رہنے دو۔ طلاق رجعی میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مطلقہ عورت کی عدت گذرنے کے قریب ہو جائے تو شوہر کو دو اختیار ہیں۔ یا تو رجعت کر کے عورت کو نکاح میں رہنے دے۔ یا عدت گذرنے پر عورت کو چھوڑ دے۔ (اَمْسِکُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِمْسَاکٌ ہے۔
۲	فَارِقُوْهُنَّ: تم ان کو جدا کر دو۔ تم ان کو چھوڑ دو۔ (فَارِقُوْا) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُفَارَقَةٌ ہے۔
۲	اَشْهِدُوْا: تم گواہ بنالو، تم گواہ کرلو۔ (اَشْهِدُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِشْهَادٌ ہے۔
۲	مَنْ يَّتَّقِ: جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) ڈرے گا۔ (يَتَّقِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّقَاءٌ ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۲	مَخْرَجًا: نکلنے کی جگہ یعنی نجات کا راستہ۔ (مَخْرَجٌ) خُرُوْجٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ اس کی جمع مَخَارِجُ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۳	لَا يَحْتَسِبُ: وہ گمان نہیں کرتا ہے۔ (لَا يَحْتَسِبُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتِسَابٌ ہے۔
۳	مَنْ يَّتَوَكَّلْ: جو شخص بھروسہ کرے۔ (يَتَوَكَّلْ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَكُّلٌ ہے۔
۳	قَدْرًا: اندازہ، مقدار۔
۴	يَئِسْنَ: وہ عورتیں ناامید ہو گئیں۔ یعنی جو عورتیں عمر کی زیادتی کی وجہ سے حیض سے ناامید ہو گئیں۔ (يَئِسْنَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر يَأْسٌ ہے۔
۴	اِنِ ارْتَبْتُمْ: اگر تم کو شک ہو۔ اگر تم کو شبہ ہو۔ (ارْتَبْتُمْ) باب افتعال سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتِیَابٌ ہے۔
۴	لَمْ يَحِضْنَ: ان عورتوں کو حیض نہیں آیا۔ (لَمْ يَحِضْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَيْضٌ ہے۔
۴	اُولَاتُ الْاَحْمَالِ: حمل والیاں یعنی حاملہ عورتیں۔ (اُولَاتُ) خلاف قیاس ذات کی جمع مؤنث ہے۔
۶	اَسْكِنُوْهُنَّ: تم ان (مطلقہ عورتوں) کو رہنے کا مکان دو۔ (اَسْكِنُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْكَانٌ ہے۔
۶	لَا تُضَارُّوْهُنَّ: تم ان عورتوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ (لَا تُضَارُّوْا) باب مفاعلۃ سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُضَارَّةٌ ہے۔
۶	اِنْ اَرْضَعْنَ: اگر وہ دودھ پلائیں۔ (اَرْضَعْنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِرْضَاعٌ ہے۔
۶	وَاْتَمِرُوْا: اور تم مشورہ کرلیا کرو۔ اس کے شروع میں واؤ حرف عطف ہے۔ (اِئْتَمِرُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِئْتِمَارٌ ہے۔
۶	اِنْ تَعَاسَرْتُمْ: اگر تم آپس میں ضد کرو۔ اگر تم ایک دوسرے کو تنگ کرو۔ (تَعَاسَرْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَاسُرٌ ہے۔
۷	مَنْ قُدِرَ: جس شخص پر (روزی) تنگ کردی گئی ہو۔ یعنی جو شخص غریب ہو۔ (قُدِرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔
۸	عَتَتْ: اس نے (بہت بستیوں یعنی بستی والوں نے) سرکشی کی۔ (عَتَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عُتُوٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸ حَاسَبْنٰهَا: ہم نے ان کا (سخت) حساب لیا۔ (حَاسَبْنَا) باب مفاعلہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مُحَاسَبَةٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع قَرْيَةٌ ہے۔

۸ عَذَابًا نُّكْرًا: بُری سزا، بھاری سزا (نُکْرٌ) کے معنی بُرا کام۔ یہ باب سمع سے مصدر ہے۔ مصدری معنی ناواقف ہونا۔

۱۰ اَعَدَّ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے تیار فرمایا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔

۱۲ يَتَنَزَّلُ: وہ (اللہ تعالیٰ کا حکم) اترتا ہے۔ (يَتَنَزَّلُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنَزُّلٌ ہے۔

۱۲ قَدِيْرٌ: بہت قدرت والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے قُدْرَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم

سورۂ تحریم مدنی ہے اس میں کل بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف تھا کہ عصر کے بعد کھڑے کھڑے سب بیویوں کے پاس (خبر گیری کے لئے) تشریف لاتے تھے۔ ایک روز حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس معمول سے زیادہ ٹھہرے۔ اور شہد پیا تو مجھ کو رشک آیا۔ اور میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس تشریف لائیں وہ یوں کہے کہ آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے۔ مغافیر ایک خاص قسم کا گوند ہے۔ جس میں کچھ بدبو ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ تو

besturdubooks.wordpress.com

ان بیوی نے کہا کہ شاید کوئی مکھی مغافیر کے درخت پر بیٹھ گئی ہوگی اور اس کا رس چوس لیا ہوگا (اسی کی وجہ سے شہد میں بدبو آنے لگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدبو کی چیزوں سے بہت پرہیز فرماتے تھے۔ اس لئے آپ نے قسم کھائی کہ پھر میں شہد نہیں پیوں گا۔ اور اس خیال سے کہ حضرت زینب کا جی برا نہ ہو۔ اس کے چھپانے کی تاکید فرمائی۔ مگر ان بیوی نے دوسری سے کہہ دیا۔ اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت حفصہ شہد پلانے والی ہیں۔ اور حضرت عائشہ اور حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ صلاح کرنے والی ہیں۔ اور بعض روایات میں اور طرح بھی قصہ آیا ہے۔ ممکن ہے کہ کئی واقعے ہوئے ہوں اور سب کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئی ہوں (بیان القرآن)

آیت نمبر

۱ تُحَرِّمُ: آپ حرام کرتے ہیں۔ (تُحَرِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِیْمٌ ہے۔

۱ اَحَلَّ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا۔ (اَحَلَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْلَالٌ ہے۔

۱ تَبْتَغِیْ: آپ چاہتے ہیں۔ آپ طلب کرتے ہیں۔ (تَبْتَغِیْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔

۲ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے مقرر فرما دیا ہے۔ (قَدْ فَرَضَ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرْضٌ ہے۔

۲ تَحِلَّةَ اَیْمَانِکُمْ: تمہاری قسموں کا کھولنا۔ یعنی قسم توڑنے کے بعد اس کے کفارہ کا طریقہ (تَحِلَّةَ) کے معنی حلال کرنا، کھولنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے (اَیْمَانٌ) کے معنی قسمیں، واحد یَمِیْنٌ ہے۔

۳ اَسَرَّ النَّبِیُّ: پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چپکے سے (ایک بات) فرمائی (وہ بات یہی تھی کہ میں پھر شہد نہیں پیوں گا۔ مگر کسی سے کہنا نہیں) اَسَرَّ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

اس کے معنی چپکے سے کہنا، چھپا کر کہنا۔

۳ نَبَّاَتْ بِهٖ: اس بیوی نے وہ بات (دوسری بیوی کو) بتلا دی۔ (نَبَّاَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔

۳ عَرَّفَ بَعْضَهٗ: انھوں نے (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) تھوڑی بات بتلا دی یعنی کچھ اجزاء کا ذکر فرمایا (عَرَّفَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْرِیْفٌ ہے۔

۳ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ: انھوں نے (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے) کچھ بات کو ٹال دیا۔ یعنی کچھ اجزاء کا ذکر نہیں فرمایا۔ (اَعْرَضَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْرَاضٌ ہے۔

۳ مَنْ اَنْۢبَاَكَ: آپ کو کس نے خبر دی (اَنْبَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبَاءٌ (کَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۳ نَبَّاَنِیَ: اس نے (علیم اور خبیر نے) مجھ کو خبر دی۔ (نَبَّاَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَةٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا: تم دونوں کے دل جھک پڑے ہیں۔ تم دونوں کے دل مائل ہوگئے ہیں (کہ دوسری بیویوں سے ہٹا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف اپنا بنالیں) (قد صَغَتْ) باب نصر اور فتح سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَغْوٌ ہے۔ (قُلُوْبٌ) کے معنی دل، واحد قَلْبٌ۔

۴ اِنْ تَظٰهَرَا: اگر تم دونوں چڑھائی کروگی۔ اگر تم دونوں کاروائی کرتی رہوگی۔ (تَظٰهَرَا) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر، مصدر تَظَاهُرٌ ہے۔ اس کے معنی ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ تَظٰهَرَا اصل میں تَتَظَاهَرَا ہے۔ شروع میں تخفیف کے لئے ایک تاء کو حذف کر دیا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

گیا۔ اور ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون تثنیہ ساقط ہو گیا ہے۔

۴ ظَهِيرٌ: مددگار، یہ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، واحد اور جمع سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مصدر ظَهْرٌ اور ظُهُورٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۵ قٰنِتٰتٍ: فرماں برداری کرنے والیاں۔ (قَانِتَاتٌ) قُنُوتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: قَانِتَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

تٰئِبٰتٍ: توبہ کرنے والیاں۔ (تَائِبَاتٌ) تَوْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: تَائِبَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۵ عٰبِدٰتٍ: عبادت کرنے والیاں۔ (عَابِدَاتٌ) عِبَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: عَابِدَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۵ سٰٓئِحٰتٍ: روزہ رکھنے والیاں۔ (سَآئِحَةٌ) سَيْحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: سَآئِحَةٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

۵ ثَيِّبٰتٍ: بیوہ عورتیں، واحد: ثَيِّبَةٌ ہے۔

۵ اَبْكَارًا: کنواریاں۔ واحد: بِكْرٌ ہے۔

۶ قُوْٓا: تم لوگ بچاؤ (قُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وِقَايَةٌ ہے۔

۶ وَقُوْدُهَا: اس (آگ) کا ایندھن۔ وَقُوْدٌ کے معنی ایندھن۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع نَارًا ہے۔

۶ مَلٰٓئِكَةٌ: فرشتے، واحد: مَلَكٌ ہے۔

۶ غِلَاظٌ: تند خو، واحد: غَلِيظٌ ہے۔

۶ شِدَادٌ: سخت، واحد: شَدِيْدٌ ہے۔

۶ لَا يَعْصُوْنَ: وہ (فرشتے) نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا يَعْصُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِصْيَانٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷	لَا تَعْتَذِرُوْا: تم عذر مت کرو۔ (لَا تَعْتَذِرُوْا) باب افتعال سے فعل نہی صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتِذَارٌ ہے۔
۸	تَوْبَةً نَّصُوْحًا: سچی توبہ، خالص توبہ۔ یعنی دل میں گناہ پر کامل ندامت ہو، اور آئندہ اس کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔ (تَوْبَةً) باب نصر سے مصدر ہے۔ (نَصُوْحٌ) فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر نَصْحٌ اور نُصُوْحٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۸	يَسْعٰى: وہ (اُن کا نور) دوڑتا ہوگا۔ (يَسْعٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْيٌ ہے۔
۸	اَتْمِمْ: آپ پورا کر دیجئے۔ (اَتْمِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْمَامٌ ہے۔
۹	جَاهِدْ: آپ جہاد کیجئے۔ (جَاهِدْ) باب مفاعلۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُجَاهَدَةٌ ہے۔
۹	اُغْلُظْ: آپ سختی کیجئے۔ (اُغْلُظْ) باب نصر اور کرم سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غِلْظٌ اور غِلْظَةٌ ہے۔
۱۰	اِمْرَاَتَ نُوْحٍ: نوح (علیہ السلام) کی بیوی، ان کا نام واعلہ ہے (تفسیر قرطبی)
۱۰	اِمْرَاَتَ لُوْطٍ: لوط (علیہ السلام) کی بیوی۔ ان کا نام والہہ ہے (تفسیر قرطبی)
۱۰	خَانَتٰهُمَا: اُن دونوں عورتوں نے ان دونوں بندوں سے خیانت کی یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام سے خیانت کی۔ یہاں خیانت کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں حضرات کے نبی ہونے کی وجہ سے ان کا حق یہ تھا کہ ان پر ایمان لاتیں، اور دینی احکام میں ان کی اطاعت کرتیں، لیکن وہ عورتیں نہ ایمان لائیں، اور نہ اطاعت کی، یہ ان حضرات کے ساتھ خیانت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کرنا ہے (خانتا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر خیانۃٌ ہے۔ (ھما) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۰	لَمْ یُغْنِیَا: وہ دونوں (نیک بندے) کام نہ آئے (لم یغنیا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بلم، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِغناءٌ ہے۔
۱۰	اُدْخُلَا: تم دونوں داخل ہو جاؤ۔ (اُدْخُلَا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر، مصدر دُخُولٌ ہے۔
۱۱	اِمْرَاَتَ فِرْعَوْنَ: فرعون کی بیوی، ان سے مراد حضرت آسیہ بنت مزاحم ہیں۔
۱۱	اِبْنِ: آپ بنا دیجئے (اِبْنِ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بِنَاءٌ ہے۔
۱۱	نَجِّنِیْ: آپ مجھ کو نجات عطا فرما دیجئے۔ (نَجِّ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَنْجِیَۃٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۲	مَرْیَمَ: حضرت مریم کے مختصر حالات پارہ (۳) سورہ آل عمران ص: ۱۳۲ پر دیکھئے
۱۲	اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا: انھوں نے (حضرت مریم نے) اپنی شہوت کی جگہ کو روکے رکھا۔ انھوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں سے) محفوظ رکھا۔ (اَحْصَنَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ ہے۔ (فَرْجٌ) کے معنی شرم گاہ۔ جمع فُرُوْجٌ ہے۔
۱۲	نَفَخْنَا: ہم نے (بواسطہ جبرئیل علیہ السلام اپنی روح) پھونک دی (نفخنا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَفْخٌ ہے۔
۱۲	القٰنِتِیْنَ: اطاعت کرنے والے۔ فرماں برداری کرنے والے۔ (قانتین) قُنُوْتٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: قَانِتٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبٰرَكَ الَّذِیْ پارہ (۲۹)

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

سورۂ ملک مکی ہے۔ اس میں تیس (۳۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۱ تَبٰرَكَ: وہ بڑی برکت والا ہے، وہ بہت بابرکت ہے۔ (تَبَارَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَارُكٌ ہے۔

۱ اَلْمُلْكُ: حکومت، سلطنت۔

۱ قَدِیْرٌ: بہت قدرت والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے، قُدْرَةٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

۲ لِیَبْلُوَكُمْ: تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری آزمائش کرے۔ (یَبْلُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَاءٌ ہے۔ یہ فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳ طِبَاقًا: تہ بر تہ، اوپر تلے۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے، اس کے معنی ایک دوسرے کے مطابق ہونا۔

۳ تَفٰوُتٍ: فرق، بے ضابطگی۔ باب تفاعل سے مصدر ہے۔

۳ اِرْجِعِ الْبَصَرَ: تو نگاہ کو لوٹا، تو دوبارہ نگاہ کر (اِرْجِعْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَجْعٌ ہے (بَصَرٌ) کے معنی نگاہ، جمع اَبْصَارٌ۔

۳ فُطُوْرٍ: دراڑ، پھٹن، واحد فَطْرٌ ہے۔

۴ یَنْقَلِبْ: وہ (نگاہ) لوٹ آئے گی (یَنْقَلِبْ) باب انفعال سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے فعل مضارع حالت جزم میں ہے۔
۴	خَاسِئًا: ذلیل ہونے کی حالت میں، خَسْءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور سمع سے آتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴	حَسِیْرٌ: تھکی ہوئی، درماندہ۔ حُسُوْرٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۵	مَصَابِیْحَ: چراغ، اس سے مراد ستارے ہیں۔ واحد مِصْبَاحٌ ہے۔
۵	رُجُوْمًا: (شیطانوں کو) مارنے کا ذریعہ۔ (رُجُوْمٌ) کے معنی اسباب سنگساری، وہ چیزیں جن کے ذریعہ پتھراؤ کیا جائے۔ واحد رَجْمٌ ہے۔
۵	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۵	اَلسَّعِیْرِ: دہکتی ہوئی آگ، اس سے مراد دوزخ ہے۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۷	اِذَآ اُلْقُوْا: جب وہ (کافرلوگ دوزخ میں) ڈالے جائیں گے۔ (اُلْقُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۷	شَهِیْقًا: دہاڑنا، چیخنا، باب فتح اور ضرب سے مصدر ہے۔
۷	تَفُوْرُ: وہ (جہنم) جوش مارتی ہوگی، وہ اچھل رہی ہوگی۔ (تَفُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَوْرٌ ہے۔
۸	تَكَادُ تَمَيَّزُ: ایسا لگتا ہے کہ وہ پھٹ پڑے گی۔ (تَكَادُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَوْدٌ ہے۔ اس کے معنی قریب ہونا۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے۔ (تَمَيَّزُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَمَيُّزٌ ہے۔ تَمَيَّزُ اصل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	میں تتمیز ہے۔ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔
۸	خَزَنَتُهَا: اس (جہنم) کے داروغہ، اس کے محافظ۔(خَزَنَةٌ) کے معنی داروغہ، نگہبان۔ واحد خَازِنٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے اس کا مرجع جَهَنَّم ہے۔
۸	نَذِيْرٌ: ڈرانے والا۔ اِنْذَارٌ مصدر سے خلاف قیاس اسم فاعل واحد مذکر ہے۔جمع نُذُرٌ ہے۔
۱۱	اِعْتَرَفُوْا: انھوں نے اقرار کیا۔(اِعْتَرَفُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِعْتِرَافٌ ہے۔
۱۱	سُحْقًا: دوری ہو، لعنت ہو(سُحْقًا) باب سمع سے مصدر ہے، مفعول بہ یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، مفعول بہ ہو تو اصل عبارت: اَلْزَمَهُمُ اللهُ سُحْقًا ہے۔اور مفعول مطلق ہو تو اصل عبارت: سُحِقُوْا سُحْقًا ہے۔
۱۲	يَخْشَوْنَ: وہ لوگ ڈرتے ہیں۔(يَخْشَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَشْيٌ اور خَشْيَةٌ ہے۔
۱۳	اَسِرُّوْا: تم لوگ چھپا کر کہو۔(اَسِرُّوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۱۳	اِجْهَرُوْا: تم لوگ پکار کر کہو۔(اِجْهَرُوْا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَهْرٌ ہے۔
۱۴	اَللَّطِيْفُ: باریک بین، باریک باتوں کا جاننے والا۔ بھیدوں کا جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ لطافۃ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔باب کرم سے آتا ہے۔
۱۵	ذَلُوْلًا: پست، نرم، ہموار (ذَلُوْلٌ) ذُلٌّ سے فعولٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔جمع ذُلُلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۵	مَنَاكِبِهَا: کندھے، اس سے مراد راستے ہیں۔ (مَنَاكِبُ) کے معنی کندھے، واحد مَنْكِبٌ ہے۔
۱۵	اَلنُّشُوْرُ: دوبارہ زندہ ہونا، جی اٹھنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۶	ءَ اَمِنْتُمْ: کیا تم لوگ بے خوف ہوگئے۔ (اَمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْنٌ ہے۔
۱۶	اَنْ يَّخْسِفَ: کہ وہ (اللہ تعالیٰ تم کو) دھنسا دے (يَخْسِفَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔
۱۶	تَمُوْرُ: وہ (زمین) لرزتی ہے۔ وہ کانپتی ہے۔ (تَمُوْرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَوْرٌ ہے۔
۱۷	حَاصِبًا: پتھر برسانے والی ہوا، سخت آندھی۔ حَصْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱۷	نَذِيْرِ: میرا ڈرانا۔ یہ اصل میں نَذِيْرِيْ ہے۔ یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ نَذِيْرٌ خلاف قیاس باب افعال سے مصدر ہے۔
۱۸	نَكِيْرِ: میرا انکار، یہ اصل میں نَكِيْرِيْ ہے۔ یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔
۱۹	صٰٓفّٰتٍ: پر کھولے ہوئے (پرندے) پر پھیلائے ہوئے۔ (صَافَّاتٌ) کے معنی صف باندھنے والے (پرندے) صَفٌّ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد صَافَّةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۹	يَقْبِضْنَ: وہ (پرندے اپنے پر) سمیٹ لیتے ہیں۔ (يَقْبِضْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر قَبْضٌ ہے۔
۱۹	يُمْسِكُهُنَّ: وہ ان کو تھام رہا ہے۔ وہ ان کو تھامے ہوئے ہے۔ (يُمْسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْسَاكٌ۔
۲۰	غُرُوْرٍ: دھوکا، فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی دھوکا دینا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۱	لَجُّوْا: وہ لوگ اڑ گئے۔ وہ لوگ جم گئے۔ (لَجُّوْا) باب ضرب اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَجَاجٌ اور لَجَاجَةٌ ہے۔
۲۱	عُتُوٍّ: سرکشی، نافرمانی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ معنی سرکشی کرنا۔
۲۱	نُفُوْرٍ: نفرت کرنا۔ بدکنا۔ باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔
۲۲	مُكِبًّا: اوندھا، سرنگوں، منہ کے بل گرنے والا۔ (مُكِبٌّ) اِكْبَابٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔
۲۲	سَوِيًّا: سیدھا۔ سَوِيٌّ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۳	اَنْشَاَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (اَنْشَاَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ ہے۔
	الْاَبْصَارَ: آنکھیں۔ واحد بَصَرٌ ہے۔
	الْاَفْئِدَةَ: دل۔ واحد فُؤَادٌ ہے۔
۲۴	ذَرَاَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پھیلا دیا۔ (ذَرَاَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَرْأٌ ہے۔
۲۷	زُلْفَةً: قریب، نزدیک، قربت، نزدیکی، جمع زُلَفٌ، زُلُفَاتٌ، زُلْفَاتٌ ہے۔
۲۷	سِيْٓـَٔتْ: وہ (چہرے) بگڑ جائیں گے، یہ جواب شرط واقع ہے۔ (سِيْٓـَٔتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوْءٌ ہے۔
۲۷	(كُنْتُمْ) تَدَّعُوْنَ: تم لوگ مانگتے تھے (كُنْتُمْ تَدَّعُوْنَ) باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدِّعَاءٌ جو اصل میں اِدْتِعَاءٌ ہے۔
۲۸	مَنْ يُّجِيْرُ: کون بچائے گا (يُجِيْرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔
۲۹	تَوَكَّلْنَا: ہم نے بھروسہ کیا۔ (تَوَكَّلْنَا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	صیغہ جمع متکلم مصدر توکُّلٌ ہے۔
۳۰	اَصْبَحَ مَاءُ کُمْ غَوْرًا: (اگر) تمہارا پانی خشک ہو جائے۔ (اگر) تمہارا پانی (جو کنوؤں میں ہے) نیچے کو (اتر کر) غائب ہو جائے، یہ جملہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (اَصْبَحَ) یہ افعال ناقصہ میں سے ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْبَاحٌ ہے (مَاءٌ) کے معنی پانی۔ جمع: مِیَاہٌ ہے۔ (غَوْرٌ) پانی کا زمین کے اندر خشک ہو جانا۔ پانی کا زمین کی گہرائی میں جانا۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے جو اسم فاعل غَائِرٌ کے معنی میں ہے۔
	مَاءٍ مَّعِیْنٍ: جاری پانی، نتھرا پانی، سوت کا پانی۔ (مَاءٌ) کے معنی پانی، جمع: مِیَاہٌ ہے (مَعِیْنٌ) کے معنی جاری۔ مَعْنٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْقَلَمِ

سورۂ قلم مکی ہے۔ اس میں کل باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	وَالْقَلَمِ: قلم کی قسم۔ یہاں قلم سے خاص قلم تقدیر بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی تقدیر کو آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیا تھا۔ اور اس سے عام قلم بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جو فرشتوں اور انسانوں کے لکھنے کا ذریعہ ہے۔
۱	یَسْطُرُوْنَ: وہ لوگ لکھتے ہیں۔ (یَسْطُرُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَطْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳	غَيْرَ مَمْنُوْنٍ: بے انتہا، غیر منقطع، ختم نہ ہونے والا۔ (مَمْنُوْنٌ) کے معنی کاٹا ہوا، زائل کیا ہوا (مَنٌّ) مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	خُلُقٍ عَظِيْمٍ: بڑا خلق، بلند اخلاق، اخلاق (حسنہ) کا اعلیٰ پیمانہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ خلق عظیم سے مراد دین عظیم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دینِ اسلام سے زیادہ کوئی محبوب دین نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کا خلق قرآن کریم ہے۔ یعنی قرآن پاک جن بلند اعمال و اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ ان سب کا عملی نمونہ ہیں۔ (خُلُقٌ) کے معنی عادت، خصلت، جمع اَخْلَاقٌ ہے۔
۵	سَتُبْصِرُ: عنقریب آپ دیکھ لیں گے (سَتُبْصِرُ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے (تُبْصِرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔
۶	اَلْمَفْتُوْنُ: مجنوں، دیوانہ۔ فَتْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۹	وَدُّوْا: ان لوگوں نے چاہا۔ (وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وُدٌّ، وِدٌّ، وَدٌّ ہے۔
۹	لَوْ تُدْهِنُ: کہ آپ ڈھیلے ہو جائیں۔ (لَوْ) مصدریہ ہے۔ (تُدْهِنُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِدْهَانٌ ہے۔
۱۰	حَلَّافٍ: بہت قسمیں کھانے والا۔ حَلْفٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۰	مَهِيْنٍ: بے قدر، بے وقعت، ذلیل و خوار۔ مَهَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۱	هَمَّازٍ: بہت طعنہ دینے والا۔ هَمْزٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱۱	مَشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ: بہت چغلی کھانے والا، بڑا چغل خور۔ (مَشَّآءٍ) کے معنی بہت چلنے والا۔ مَشْيٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (نَمِيْمٌ) کے معنی چغلی (کسی کی غیبت کرنا، برائی کرنا)
	مَنَّاعٍ: بہت روکنے والا۔ مَنْعٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے باب فتح سے آتا ہے۔
۱۲	مُعْتَدٍ: حد سے بڑھنے والا۔ اِعْتِدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔
۱۲	اَثِيْمٍ: بڑا گنہ گار۔ اَثْمٌ اور اِثْمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	عُتُلٍّ: اجڈ، سخت مزاج، بدمزاج۔ عُتُلٌّ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱۳	زَنِيْمٍ: بدنام، حرام زادہ۔ (زَنِيْمٌ) کے معنی غیر ثابت النسب، وہ شخص جس کا نسب کسی باپ سے ثابت نہ ہو، حرام زادہ، ولد الزنا، بدذات، بدنام۔
۱۵	اَسَاطِيْرُ: بے سند باتیں، افسانے، واحد اُسْطُوْرَةٌ ہے۔
۱۶	سَنَسِمُهٗ: عنقریب ہم اس کو داغ لگادیں گے۔ (سَنَسِمُ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے (نَسِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَسْمٌ ہے۔
۱۶	اَلْخُرْطُوْمِ: سونڈ، اس سے مراد ناک ہے۔ سونڈ ہاتھی کی لمبی ناک کو کہتے ہیں۔ استہزاء کے طور پر ولید بن مغیرہ کی ناک کے لئے خرطوم (سونڈ) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی جمع خَرَاطِيْمُ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۷	بَلَوْنٰهُمْ: ہم نے ان کی آزمائش کی۔ (بَلَوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلَاءٌ ہے۔
۱۷	اَقْسَمُوْا: ان لوگوں نے قسم کھائی۔ (اَقْسَمُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۱۷	لَيَصْرِمُنَّهَا: وہ لوگ اس (باغ) کا پھل ضرور توڑلیں گے۔ (لَيَصْرِمُنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَرْمٌ ہے (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۷	مُصْبِحِيْنَ: صبح کرنے والے، صبح کرتے ہوئے (مُصْبِحِيْنَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُصْبِحٌ اور مصدر اِصْبَاحٌ ہے۔
۱۸	لَا يَسْتَثْنُوْنَ: انھوں نے انشاء اللہ نہیں کہا۔ یہ فعل مضارع، ماضی کے معنی میں ہے۔ (لَا يَسْتَثْنُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِثْنَاءٌ ہے۔
۱۹	طَافَ: وہ پھر گیا۔ (طَافَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔
۱۹	طَائِفٌ: پھرنے والا (عذاب) وہ ایک آگ تھی (جیسا کہ در منثور میں ابن جریج سے منقول ہے) چاہے وہ خالص آگ ہو یا ہوا میں آگ ملی ہوئی ہو۔ (طَائِفٌ) طَوَافٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۰	اَلصَّرِيْمِ: کٹا ہوا (کھیت) ٹوٹا ہوا۔ صَرْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مفعول یعنی مَصْرُوْمٌ کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۱	تَنَادَوْا: انھوں نے ایک دوسرے کو پکارا۔ (تَنَادَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَادِیْ ہے۔
۲۲	اُغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ: تم اپنے کھیت پر سویرے چلو۔ (اُغْدُوْا) باب نصر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غُدُوٌّ ہے۔ (حَرْثٌ) کے معنی کھیت، کھیتی۔ یہ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی کھیتی کرنا۔
۲۲	صَارِمِيْنَ: پھل توڑنے والے۔ صَرْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: صَارِمٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۳	اِنْطَلَقُوْا: وہ لوگ چلے۔ (اِنْطَلَقُوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔
۲۳	يَتَخَافَتُوْنَ: وہ لوگ چپکے چپکے باتیں کر رہے ہیں۔ (باتیں کر رہے تھے) (يَتَخَافَتُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَخَافُتٌ ہے۔
۲۴	غَدَوْا: وہ لوگ سویرے چلے۔ (غَدَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غُدُوٌّ ہے۔
۲۴	حَرْدٌ: منع کرنا، روکنا، نہ دینا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۲۸	لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ: تم لوگ تسبیح کیوں نہیں کرتے ہو۔ (تُسَبِّحُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔
۳۰	يَتَلَاوَمُوْنَ: وہ ایک دوسرے کو ملامت کر رہے ہیں۔ (يَتَلَاوَمُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَلَاوُمٌ ہے۔
۳۱	طٰغِيْنَ: حد سے بڑھنے والے۔ سرکشی کرنے والے۔ طُغْيَانٌ مصدر سے جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: طَاغٍ ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۳۲	رٰغِبُوْنَ: خواہش کرنے والے۔ (رَاغِبُوْنَ) رَغْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔ اس کا واحد رَاغِبٌ ہے۔
۳۴	جَنّٰتِ النَّعِيْمِ: نعمت کے باغات، نعمت کی جنتیں ہیں، (جَنّٰتٌ) کا واحد جَنَّةٌ ہے۔ (النَّعِيْمُ) کے معنی نعمت کے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ تَحْكُمُوْنَ: تم لوگ فیصلہ کرتے ہو۔ (تَحْكُمُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُكْمٌ ہے۔

۳۷ تَدْرُسُوْنَ: تم لوگ پڑھتے ہو۔ (تَدْرُسُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَرْسٌ ہے۔

۳۸ تَخَيَّرُوْنَ: تم لوگ پسند کرتے ہو (تَخَيَّرُوْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَخَيُّرٌ ہے، تَخَيَّرُوْنَ اصل میں تَتَخَيَّرُوْنَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۳۹ اَيْمَانٌ: قسمیں، واحد يَمِيْنٌ ہے۔

۴۰ سَلْهُمْ: آپ ان سے پوچھئے۔ (سَلْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر سُؤَالٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۰ زَعِيْمٌ: ذمہ دار، زَعْمٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب فتح اور نصر سے آتا ہے۔

۴۲ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ: پنڈلی کھولی جائے گی، ساق کی تجلی فرمائی جائے گی۔ اس کی تفصیل بخاری اور مسلم کی حدیث شریف میں اس طرح آئی ہے کہ حق تعالیٰ قیامت کے میدان میں اپنی ساق ظاہر فرمائے گا۔ ساق پنڈلی کو کہتے ہیں۔ یہ صفات الٰہیہ میں سے کوئی خاص صفت ہے۔ جس کو کسی مناسبت سے ساق فرمایا۔ ایسی آیتیں متشابہات میں سے کہلاتی ہیں۔ اسی حدیث میں ہے کہ اس تجلی کو دیکھ کر تمام مومنین اور مومنات سجدہ میں گر پڑیں گے۔ مگر جو شخص ریاء سے سجدہ کرتا تھا، اس کی کمر تختہ کی طرح ہو جائے گی اور سجدہ نہ کر سکے گا یعنی اہل ریاء اور نفاق سجدہ پر قادر نہیں ہوں گے، اور کافروں کا سجدہ پر قادر نہ ہونا بدرجہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے (بیان القرآن، تفسیر عثمانی) (يُكْشَفُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

مصدر کَشْفٌ ہے (سَاقٍ) کے معنی پنڈلی (گھٹنا اور ٹخنا کا درمیانی حصہ)
جمع: سُوْقٌ اور سِيْقَانٌ اور اَسْوُقٌ ہے۔

۴۳ خَاشِعَةً: (ان کی آنکھیں شرمندگی کی وجہ سے) جھکی ہوئی۔ (خَاشِعَةٌ) خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۴۳ تَرْهَقُهُمْ: ان پر (ذلت) چھائی ہوگی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ ہے۔

۴۴ ذَرْنِيْ: آپ مجھ کو چھوڑ دیجئے (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے (نِيْ) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۴ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ: عنقریب ہم ان کو بتدریج (جہنم کی طرف) لے جائیں گے۔ عنقریب ہم ان کو آہستہ آہستہ (جہنم کی طرف) لے جائیں گے۔ اس فعل کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (نَسْتَدْرِجُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْتِدْرَاجٌ ہے۔

۴۵ اُمْلِيْ: میں مہلت دیتا ہوں۔ میں ڈھیل دے رہا ہوں (اُمْلِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِمْلَاءٌ ہے۔

۴۵ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ: میری تدبیر مضبوط ہے۔ (كَيْدٌ) کے معنی تدبیر، داؤ، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی تدبیر کرنا، داؤ کرنا (مَتِيْنٌ) مَتَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

۴۶ مَغْرَمٌ: تاوان، جرمانہ۔ جمع: مَغَارِمُ ہے۔

۴۶ مُثْقَلُوْنَ: گراں بار، بوجھل کئے ہوئے۔ وہ لوگ جن پر بوجھ لادا گیا ہو۔ اِثْقَالٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب افعال سے آتا ہے۔ واحد: مُثْقَلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴۸	صَاحِبِ الْحُوْتِ: مچھلی والے، یعنی حضرت یونس علیہ السلام۔ صَاحِبٌ کے معنی والا۔ (حُوْتٌ) کے معنی مچھلی، جمع: حِيْتَانٌ ہے۔
۴۸	نَادٰى: انھوں نے پکارا (نَادٰى) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ اور نِدَاءٌ ہے۔
۴۸	مَكْظُوْمٌ: بہت غمگین، غم سے گھٹا ہوا، غم سے بھرا ہوا۔ (مَكْظُوْمٌ) كَظْمٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴۹	لَوْلَا اَنْ تَدَارَكَهٗ: اگر وہ ان کو نہ سنبھالتا۔ اگر وہ ان کی دستگیری نہ کرتا۔ یہ جملہ ترکیب میں شرط واقع ہے (تَدَارَكَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدَارُكٌ معنی لاحق ہونا، پالینا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۴۹	لَنُبِذَ: تو وہ ضرور ڈال دیئے جاتے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (لَنُبِذَ) اس کے شروع میں لام مفتوح تاکید کے لئے ہے۔ (نُبِذَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَبْذٌ معنی پھینکنا۔
۴۹	اَلْعَرَآءِ: چٹیل میدان۔ جمع: اَعْرَآءٌ ہے۔
۴۹	مَذْمُوْمٌ: مذمت کیا ہوا۔ برا کہا ہوا (مَذْمُوْمٌ) ذَمٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۵۰	اِجْتَبٰهُ: اس نے (ان کے پروردگار نے) ان کو برگزیدہ بنالیا (اِجْتَبٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْتِبَاءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۱	اِنْ يَّكَادُ: بیشک وہ (کافر لوگ) قریب ہیں (اِنْ) مخففہ من المثقلہ ہے۔ (يَكَادُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْدٌ معنی قریب ہونا۔ يَكَادُ افعال مقاربہ میں سے ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۵۱	لَيُزْلِقُونَكَ: وہ لوگ آپ کو پھسلا دیں گے۔ یہ ایک محاورہ ہے کہ فلاں شخص اس طرح دیکھتا ہے جیسے کھا جائے گا (روح المعانی) مطلب یہ ہے کہ شدت عداوت سے آپ کو بری نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ (لَيُزْلِقُونَكَ) اس کے شروع میں لام مفتوح تاکید کے لئے ہے۔ (يُزْلِقُونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِزْلاقٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ

سورۂ حاقہ مکی ہے۔ اس میں کل باون (۵۲) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْحَآقَّةُ: ثابت ہونے والی چیز، اس سے مراد قیامت ہے۔ (حَآقَّةُ) حَقٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مونث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴	اَلْقَارِعَةِ: کھڑکھڑانے والی چیز، یعنی قیامت۔ (قَارِعَةٌ) قَرْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مونث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۵	اَلطَّاغِيَةِ: زور کی آواز، سخت آواز۔ (طَاغِيَةٌ) طُغْيَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مونث ہے۔ باب فتح اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۶	رِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ: تیز و تند ہوا۔ حد سے نکلنے والی ٹھنڈی سنانے کی ہوا (رِيْحٌ) کے معنی ہوا (صَرْصَرٌ) کے معنی تیز چلنے والی یا زیادہ ٹھنڈی ہوا۔ جمع صَرَاصِرُ ہے (عَاتِيَةٌ) کے معنی حد سے نکلنے والی۔ عُتُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مونث ہے۔
۷	سَخَّرَهَا: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس (ہوا) کو مقرر کر دیا۔ اس نے اس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(ہوا) کو مسلط کر دیا (سَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْخِيْرٌ ہے۔
۷	حُسُوْمًا: لگاتار، مسلسل، متواتر (حُسُوْمًا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ لفظ حُسُوْمٌ، حَاسِمٌ کی جمع ہے۔ جیسے شَاهِدٌ کی جمع: شُهُوْدٌ ہے۔ حَاسِمٌ کے معنی زخم کو مسلسل داغنے والا۔ داغنے کے تسلسل کے اعتبار سے مسلسل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
۷	صَرْعٰى: پچھڑے ہوئے۔ گرے ہوئے۔ اس کا واحد: صَرِيْعٌ ہے۔
۷	اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ: گری ہوئی کھجور کے تنے۔ ان لوگوں کے قد لمبے ہونے کی وجہ سے کھجور کے تنوں کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (اَعْجَازٌ) کے معنی درخت، کھجور کے تنے، درخت کھجور کی جڑیں۔ اس کا واحد: عَجُزٌ ہے (نَخْلٌ) کے معنی کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ ہے۔ (خَاوِيَةٌ) کے معنی گرنے والی، گری ہوئی، کھوکھلی۔ خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ خَوَاءٌ کے معنی گرنا، خالی ہونا۔
۸	بَاقِيَةٍ: باقی رہنے والی۔ اس کی اصل نَفْسٍ بَاقِيَةٍ ہے۔ یعنی یہ صفت ہے اور اس کا موصوف نَفْسٌ محذوف ہے۔ عربی میں نفس مؤنث ہے اس لئے اس کی صفت مؤنث لائی گئی ہے۔ اس کے معنی باقی رہنے والا النفس۔
۹	اَلْمُؤْتَفِكٰتُ: الٹ جانے والی بستیاں، ان سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں ہیں۔ (مُؤْتَفِكَاتٌ) اِئْتِفَاكٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔ اس کا واحد: مُؤْتَفِكَةٌ ہے۔
۱۰	عَصَوْا: ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ (عَصَوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِصْيَانٌ ہے۔
۱۰	اَخْذَةً رَّابِيَةً: سخت پکڑنا۔ (رَابِيَةٌ) رُبُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ معنی بڑھنا، زیادہ ہونا۔

١١ طَغَا الْمَآءُ: پانی نے جوش مارا۔ پانی حد سے بڑھ گیا (طغا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغُوٌّ ہے۔

١١ اَلْجَارِيَةِ: کشتی، جمع جَوَارِی ہے۔

١٢ تَعِيَهَا: (تاکہ) اس کو یاد رکھیں۔ (تعی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَعْیٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے یہ فعل مضارع منصوب ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

١٢ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ: یاد رکھنے والے کان۔ (اُذُنٌ) کے معنی، کان، جمع: آذَانٌ ہے۔ (وَاعِيَةٌ) وَعْیٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث باب ضرب سے آتا ہے۔

١٤ دُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً: وہ دونوں (زمین اور پہاڑ) یک بارگی ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ جملہ شرطیہ پر اس کا عطف ہے۔ (دُکّتا) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ تثنیہ مؤنث غائب، مصدر دَکٌّ ہے۔

١٦ اِنْشَقَّتْ: وہ (آسمان) پھٹ جائے گا۔ جواب شرط پر عطف ہے۔ (اِنْشَقَّتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔

١٦ وَّاهِيَةٌ: (آسمان) بودا، کمزور۔ وَهْیٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ وَهْیٌ کے معنی کمزور ہونا، بوسیدہ ہونا۔

١٧ اَرْجَآئِهَا: اس (آسمان) کے کنارے (اَرْجَاءٌ) کے معنی کنارے، گوشے، واحد: رَجًا ہے۔

١٨ تُعْرَضُوْنَ: تم لوگ پیش کئے جاؤ گے۔ (تُعْرَضُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَرْضٌ ہے۔

١٨ لَا تَخْفٰى: وہ (کوئی بات) چھپی نہیں رہے گی۔ (لَا تَخْفٰى) باب سمع سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَفَآءٌ ہے۔
۱۸	خَافِيَةٌ: چھپی ہوئی بات، پوشیدہ بات، خَفَآءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔
۱۹	هَآؤُمُ: تم لوگ لو۔ یہ اسم فعل امر حاضر کے معنی میں ہے۔ صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ اس کا واحد: ھا اور ھَـآءَ ہے، الف مقصورہ اور الف ممدودہ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔
۱۹	كِتٰبِيَهْ: میرا نامۂ اعمال۔ اس کی اصل كِتَابِىْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ کو داخل کر دیا گیا ہے۔
۲۰	مُلٰقٍ: ملنے والا، ملاقات کرنے والا۔ (مُلَاقٍ) باب مفاعلة سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر مُلَاقَاةٌ ہے۔
۲۰	حِسَابِيَهْ: میرا حساب۔ اس کی اصل حِسَابِىْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ بڑھا دی گئی ہے۔
۲۱	عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ: پسندیدہ زندگی۔ (عِيْشَةٌ) کے معنی زندگی۔ (رَاضِيَةٌ) کے معنی پسندیدہ، راضی ہونے والی۔ رُضًى اور رِضًى مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۳	قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ: اس کے پھل قریب ہوں گے، اس کے پھل جھکے ہوں گے (قُطُوْفٌ) کے معنی پھل، واحد: قِطْفٌ ہے۔ (دَانِيَةٌ) دُنُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ دُنُوٌّ کے معنی قریب ہونا۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۴	هَنِيْٓـئًا: خوش گوار ہونے کی حالت میں، مزے دار ہونے کی حالت میں۔ (هَنِيْءٌ) هَنَاءَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب اور فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی خوش گوار ہونا۔
۲۴	اَسْلَفْتُمْ: تم نے پہلے کیا، تم نے پہلے بھیجا۔ (اَسْلَفْتُمْ) باب افعال سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسلاف ہے۔
۲۴	اَلْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ: گزرے ہوئے دن۔ (اَلْاَيَّام) کے معنی دن، واحد یَوْمٌ ہے۔ (اَلْخَالِيَة) خُلُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۲۵	لَمْ اُوْتَ: مجھ کو نہ دیا جاتا (لَمْ اُوْتَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِیْتَاءٌ ہے۔
۲۷	اَلْقَاضِيَةَ: ختم کرنے والی۔ قَضَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۸	مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ: وہ میرے کام نہیں آیا۔ اس نے مجھ کو فائدہ نہیں پہنچایا۔ (اَغْنٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۲۸	مَالِيَهْ: میرا مال، یہ اصل میں مَالِيْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ ہے۔
۲۹	سُلْطَانِيَهْ: میری حکومت، یہ اصل میں سُلْطَانِيْ ہے۔ اس کے آخر میں ہاء سکتہ ہے۔
۳۰	غُلُّوْهُ: تم اس کو طوق پہنادو۔ (غُلُّوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غَلٌّ ہے۔ معنی گلے میں طوق ڈالنا۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳۱	صَلُّوْهُ: تم اس کو داخل کردو (صَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۳۲	سِلْسِلَةٍ: زنجیر، جمع: سَلَاسِلُ ہے۔
۳۲	ذَرْعُهَا: اس (زنجیر) کی لمبائی۔ (ذَرْعٌ) کے معنی لمبائی۔ (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع: سِلْسِلَةٍ (زنجیر) ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۲	اُسۡلُكُوۡهُ: تم اس کو جکڑ دو۔ (اُسۡلُكُوۡا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَلۡكٌ اور سُلُوۡكٌ ہے۔
۳۴	(كَانَ) لَايَحُضُّ: وہ ترغیب نہیں دیتا تھا۔ وہ آمادہ نہیں کرتا تھا۔ (كَانَ لَايَحُضُّ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری، واحد مذکر غائب، مصدر حَضٌّ۔
۳۵	حَمِيۡمٌ: دوست، جمع: اَحِمَّآءُ ہے۔
۳۶	غِسۡلِيۡنٍ: زخموں کا دھوون، یعنی دوزخیوں کے زخموں سے نکلنے والا گندا پانی۔
۳۷	اَلۡخَاطِئُوۡنَ: گناہ گار، خطا کار۔ اس کا واحد: خَاطِئٌ اور مصدر خَطَأٌ، خِطۡأٌ اور خِطَاءٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳۸	لَآ اُقۡسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں، اس کے شروع میں لا زائدہ برائے تاکید ہے (اُقۡسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقۡسَامٌ ہے۔
۴۲	كَاهِنٍ: غیب کی باتیں بتلانے والا، غیب دانی کا دعویٰ کرنے والا (كَاهِنٌ) كَهَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور نصر سے آتا ہے۔
۴۲	تَذَكَّرُوۡنَ: تم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تَذَكَّرُوۡنَ) اصل میں تَتَذَكَّرُوۡنَ ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۴۴	لَوۡ تَقَوَّلَ: اگر وہ (پیغمبر علیہ السلام) بنا لیتے، اگر وہ گھڑ لیتے (تَقَوَّلَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَوُّلٌ ہے۔
۴۴	الۡاَقَاوِيۡلِ: باتیں۔ (اَقَاوِيۡلُ) اَقۡوَالٌ کی جمع اور اَقۡوَالٌ، قَوۡلٌ کی جمع ہے۔
۴۶	الۡوَتِيۡنَ: رگ دل، شہ رگ، دل کی رگ جس سے تمام رگوں میں خون جاتا ہے، اس کی جمع: وُتُنٌ اور اَوۡتِنَةٌ ہے۔
۴۷	حَاجِزِيۡنَ: بچانے والے، روکنے والے، اس کا واحد: حَاجِزٌ اور مصدر حَجۡزٌ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔

۵۰ خَسْرَةٌ: افسوس، پچھتاوا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۵۲ سَبِّحْ: آپ پاکی بیان کیجئے۔ (سبح) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيحٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

سورۂ معارج مکی ہے۔ اس میں چوالیس (۴۴) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۱ سَائِلٌ: ایک مانگنے والا۔ سُؤَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۲ دَافِعٌ: روکنے والا، ہٹانے والا۔ دَفْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۳ ذِی الْمَعَارِجِ: سیڑھیوں والا یعنی آسمانوں کا مالک (ذی) کے معنی والا۔ یہ حالت جر میں ہے۔ (اَلْمَعَارِجُ) کے معنی سیڑھیاں۔ ان سے مراد آسمان ہیں۔ اس کا واحد مَعْرَجٌ اور مصدر عُرُوْجٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۴ تَعْرُجُ: وہ (فرشتے اور اہل ایمان کی روحیں) چڑھتی ہیں (تعرج) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عُرُوْجٌ ہے۔

۸ اَلْمُهْلِ: تیل کی تلچھٹ، پگھلا ہوا تانبا۔

۹ اَلْعِهْنِ: رنگی ہوئی اون، رنگین اون۔

۱۰ حَمِيْمٌ: دوست، جمع: اَحِمَّاءُ ہے۔

۱۱ يُبَصَّرُوْنَهُمْ وہ لوگ ان کو دکھا دیئے جائیں گے۔ یعنی وہ لوگ ایک

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	دوسرے کو دیکھیں گے، مگر کوئی کسی کی ہمدردی نہیں کرے گا (یُبَصَّرُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْصِیْرٌ ہے۔
۱۱	لَوْ یَفْتَدِیْ: کہ وہ فدیہ میں دے دے۔ لَوْ مصدریہ ہے (یَفْتَدِیْ) باب افتعال سے مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتِدَآءٌ ہے۔
۱۲	صَاحِبَتِهٖ: اس کے ساتھ رہنے والی۔ اس سے مراد بیوی ہے۔ (صَاحِبَةٌ) صُحْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	فَصِیْلَتِهٖ: اس کا کنبہ، اس کا گھرانہ۔ (فَصِیْلَةٌ) کے معنی خاندان، کنبہ، جمع: فَصَآئِلُ ہے۔
۱۳	تُئْوِیْهِ: وہ (کنبہ) اس کو ٹھہراتا ہے (ٹھہراتا تھا) (تُئْوِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِیْوَاءٌ ہے۔
۱۴	یُنْجِیْهِ: وہ (فدیہ میں دے دینا) اس کو (عذاب سے) بچالے۔ (یُنْجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْجَاءٌ۔
۱۵	لَظٰی: شعلہ زن، تپتی ہوئی آگ۔ دہکتی ہوئی آگ۔ بعض حضرات نے اس کو دوزخ کا نام قرار دیا ہے۔
۱۶	نَزَّاعَةً لِلشَّوٰی: کھال اتارنے والی، کھال کھینچنے والی۔ (نَزَّاعَةٌ) نَزْعٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ (الشَّوٰی) کھال، کھوپڑی کا چمڑا۔ اس کا واحد شَوَاةٌ ہے۔
۱۷	تَدْعُوْا: وہ (جہنم) بلائے گی (تَدْعُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر دُعَآءٌ ہے۔
۱۷	اَدْبَرَ: اس نے پیٹھ پھیری۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔
۱۷	تَوَلّٰی: اس نے اعراض کیا۔ اس نے بے رخی کی (تَوَلّٰی) باب تفعّل سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل ماضی معروف ،صیغہ واحد مذکر غائب ،مصدر تَوَلّی ہے۔
۱۸	اَوْعٰی: اس نے حفاظت کی۔ اس نے محفوظ رکھا۔ (اَوْعٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف ،صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اِیْعَاءٌ ہے۔
۱۹	هَلُوْعًا: کم ہمت ، جی کا کچا، کمزور ارادہ والا۔ هَلَعٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۰	جَزُوْعًا: بے صبرا، گھبرانے والا ،جَزَعٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۱	مَنُوْعًا: روکنے والا، بخیل، کنجوس۔ مَنْعٌ مصدر سے فعول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲۵	اَلسَّآئِلِ: مانگنے والا۔ سُؤَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۲۵	اَلْمَحْرُوْمِ: بے سوالی، حیا کی وجہ سے سوال سے بچنے والا۔ حِرْمَانٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب اور سمع سے آتا ہے۔
۲۷	مُشْفِقُوْنَ: ڈرنے والے، اِشْفَاقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افعال سے استعمال ہوتا ہے۔ واحد مُشْفِقٌ ہے۔
۲۹	غَيْرُ مَاْمُوْنٍ: وہ چیز جس سے بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ وہ چیز جس سے نڈر نہ ہونا چاہئے۔ (مَاْمُوْنٌ) اَمْنٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳۰	غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ: وہ لوگ جن کو ملامت نہ کی جائے۔ (مَلُوْمِيْنَ) لَوْمٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ اس کا واحد مَلُوْمٌ ہے۔
۳۱	مَنِ ابْتَغٰى: جو تلاش کرے، جو طلب کرے (اِبْتَغٰى) باب افتعال سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔
۳۱	اَلْعٰدُوْنَ: حد (شرعی) سے بڑھنے والے۔ حد (شرعی) سے نکلنے والے۔ عَدْوٌ اور عُدْوَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ اس کا واحد: عَادٍ ہے۔
۳۲	رٰعُوْنَ: رعایت کرنے والے۔ رِعَايَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ واحد: رَاعٍ ہے۔
۳۵	مُكْرَمُوْنَ: معزز لوگ، باعزت لوگ (مُكْرَمُوْنَ) اِكْرَامٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب افعال آتا ہے۔ واحد: مُكْرَمٌ ہے۔
۳۶	مُهْطِعِيْنَ: دوڑنے والے۔ دوڑتے ہوئے۔ (مُهْطِعِيْنَ) اِهْطَاعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باب افعال سے آتا ہے واحد: مُهْطِعٌ۔
۳۷	عِزِيْنَ: جماعتیں، گروہ گروہ، جماعت جماعت، واحد: عِزَةٌ ہے۔
۳۸	يَطْمَعُ: وہ امید رکھتا ہے۔ (يَطْمَعُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَمَعٌ ہے۔
۴۰	رَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ: مشرقوں اور مغربوں کا مالک۔ ہر روز سورج کے طلوع اور غروب ہونے کی جگہ علیحدہ ہوتی ہے، اس لئے مشرق اور مغرب کی جمع لائی گئی ہے۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، مالک، یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ بغیر اضافت کے کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ (اَلْمَشَارِقُ) کے معنی سورج نکلنے کے مقامات، شُرُوْقٌ مصدر سے اسم ظرف جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد: مَشْرِقٌ ہے (اَلْمَغَارِبُ) کے معنی سورج غروب ہونے کے مقامات، غُرُوْبٌ مصدر سے اسم ظرف جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد: مَغْرِبٌ ہے۔
۴۱	مَسْبُوْقِيْنَ: عاجز، پیچھے چھوڑے ہوئے۔ وہ لوگ جن کو پیچھے چھوڑ دیا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	جائے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ "عاجز" کیا ہے۔ سَبْقٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مَسْبُوْقٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴۲	ذَرْهُمْ: آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔
۴۲	يَخُوْضُوْا: کہ وہ مشغول ہو جائیں (يَخُوْضُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ ہے۔ جواب امر کی وجہ سے یہ فعل مضارع حالت جزم میں ہے۔
۴۳	الْاَجْدَاثُ: قبریں، واحد: جَدَثٌ ہے۔
۴۳	سِرَاعًا: دوڑتے ہوئے۔ دوڑنے والے۔ واحد: سَرِيْعٌ ہے۔
۴۳	نُصُبٌ: نشانی، پرستش گاہ۔ جمع: اَنْصَابٌ ہے۔
۴۳	يُوْفِضُوْنَ: وہ لوگ دوڑتے ہیں (يُوْفِضُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْفَاضٌ ہے۔
۴۴	خَاشِعَةً: (ان کی نگاہیں) جھکی ہوئی۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۴۴	تَرْهَقُهُمْ: ان پر (ذلت) چھائی ہوگی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَۃُ نُوْحٍ

سورۂ نوح مکی ہے۔ اس میں کل اٹھائیس (۲۸) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	نُوْحًا: حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات جلد اول پارہ (۶) ص: ۲۰۸ پر دیکھئے۔
۱	اَنْذِرْ: آپ ڈرایئے (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۳	اِتَّقُوْہُ: تم اس سے (اللہ تعالیٰ سے) ڈرو۔ (اِتَّقُوْا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ۔
۴	یُؤَخِّرْکُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو مہلت دے گا (یُؤَخِّرْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْخِیْرٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے، جواب امر کی وجہ سے فعل مضارع حالت جزم میں ہے۔
۷	اِسْتَغْشَوْا ثِیَابَھُمْ: انھوں نے اپنے کپڑے (اپنے اوپر) لپیٹ لئے (تاکہ حق بات کہنے والے کو نہ دیکھیں اور کہنے والا بھی ان کو نہ دیکھے) (اِسْتَغْشَوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْشَاءٌ۔
۷	اَصَرُّوْا: ان لوگوں نے ضد کی (اَصَرُّوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِصْرَارٌ ہے۔
۷	اِسْتَکْبَرُوْا: ان لوگوں نے تکبر کیا۔ (اِسْتَکْبَرُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِکْبَارٌ ہے۔
۸	جِھَارًا: آواز بلند کرنا۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۹	اَعْلَنْتُ: میں نے اعلان کیا۔ میں نے کھلے طور پر کہا۔ (اَعْلَنْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِعْلَانٌ ہے۔
۹	اَسْرَرْتُ: میں نے پوشیدہ طور پر کہا۔ (اَسْرَرْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْرَارٌ ہے۔
۱۰	اِسْتَغْفِرُوْا: تم لوگ گناہ بخشواؤ۔ یعنی ایمان لے آؤ تا کہ گناہ بخشے جائیں۔ (اِسْتَغْفِرُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔
۱۰	غَفَّارًا: بہت بخشنے والا۔ بہت مغفرت فرمانے والا۔ غُفْرَانٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۱	مِدْرَارًا: بہت برسنے والا، دَرٌّ مصدر سے مِفْعَالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۲	يُمْدِدْكُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد فرمائے گا۔ (يُمْدِدْ) جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْدَادٌ ہے۔
۱۳	وَقَارًا: عظمت، بڑائی، باب کرم سے مصدر ہے۔ بمعنی عظمت والا ہونا۔
۱۴	اَطْوَارًا: طرح طرح مختلف احوال۔ واحد طَوْرٌ ہے۔
۱۵	طِبَاقًا: تہ بہ تہ، اوپر تلے۔ باب مفاعلہ سے مصدر ہے۔
۱۶	سِرَاجًا: چراغ۔ اس سے مراد سورج ہے۔ جمع سُرُجٌ ہے۔
۱۷	اَنْبَتَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو اگایا یعنی تم کو پیدا فرمایا (اَنْبَتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبَاتٌ۔
۱۷	نَبَاتًا: ایک خاص طریقہ پر اگانا۔ یعنی خاص طریقہ پر پیدا کرنا۔ یہ (اَنْبَتَ) سے مِنْ غَیْرِ بَابِہٖ مفعول مطلق ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۹	بِسَاطًا: بچھونا، جمع بُسُطٌ ہے۔
۲۰	سُبُلًا فِجَاجًا: کشادہ راستے (سُبُلٌ) کے معنی راستے، واحد سَبِيلٌ ہے (فِجَاجٌ) کے معنی کشادہ۔ واحد فَجٌّ ہے۔
۲۲	مَكْرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا: ان لوگوں نے بڑا داؤ کیا۔ ان لوگوں نے بڑی تدبیریں کیں۔ (مَكْرُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔ (كُبَّارٌ) كِبَرٌ مصدر سے فُعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۲۳	لَاتَذَرُنَّ: تم ہرگز نہ چھوڑو۔ (لَاتَذَرُنَّ) باب سمع سے فعل نہی با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۲۳	وَدًّا، سُوَاعًا، يَغُوْثَ، يَعُوْقَ، نَسْرًا: وَدّ، سُواع، یغوث، یعوق اور نسر۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے پانچ بتوں کے نام ہیں۔ امام بغوی نے نقل کیا ہے کہ یہ پانچوں دراصل اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے، جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیانی زمانے میں گزرے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے معتقدین ایک عرصۂ دراز تک انھیں کے نقش قدم پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے، کچھ زمانہ گزرنے کے بعد شیطان نے ان کو سمجھایا کہ اگر تم ان بزرگوں کی تصویریں بنا کر سامنے رکھا کرو، تو تمہاری عبادت میں بڑا خشوع وخضوع حاصل ہوگا۔ یہ لوگ اس فریب میں آکر ان کے مجسمے بنا کر عبادت گاہ میں رکھنے لگے۔ یہاں تک کہ اسی طریقہ پر عبادت کرتے ہوئے یہ سب لوگ یکے بعد دیگرے دنیا سے چلے گئے۔ اور بالکل نئی نسل نے ان کی جگہ لی۔ تو شیطان نے انھیں سمجھایا کہ تمہارے باپ دادا انھیں بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ یہاں سے بت پرستی شروع ہوگئی۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۵ اُغْرِقُوْا: وہ لوگ غرق کیے گئے۔ (اُغْرِقُوْا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغْرَاق ہے۔

۲۵ اَنْصَارًا: مددگار۔ اس کا واحد نَاصِرٌ اور نَصِيْرٌ ہے۔

۲۶ لَاتَذَرْ: آپ نہ چھوڑیے۔ (لَاتَذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔

۲۶ دَيَّارًا: رہنے والا، بسنے والا، باشندہ۔ دَيْرٌ سے فَعَّالٌ کے وزن پر ہے۔

۲۷ فَاجِرًا: نافرمان۔ فُجُوْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۲۷ كَفَّارًا: بہت انکار کرنے والا، بہت کفر کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۲۸ تَبَارًا: ہلاکت، بربادی، باب سمع سے ہے اس کا مصدر تَبَرٌ ہے۔ معنی ہلاک ہونا، برباد ہونا۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ

سورۂ جن مکی ہے۔ اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر

۱ اُوْحِيَ: وحی کی گئی۔ (اُوْحِيَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْحَاءٌ ہے۔

۱ اِسْتَمَعَ: اس نے سنا (اِسْتَمَعَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِمَاعٌ ہے۔

۱ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ: جنوں کی جماعت (نَفَرٌ) کے معنی جماعت۔ تین سے دس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	تک مردوں کی جماعت۔ جمع: اَنْفَارٌ ہے۔ روایت میں ہے کہ جنوں کی تعداد نو تھی اور وہ حضرات ملک یمن کے شہر نصیبین کے رہنے والے تھے۔
۲	اَلرُّشْدِ: بھلائی، نیکی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳	تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا: ہمارے رب کی شان اونچی ہے۔ ہمارے رب کی بڑی شان ہے۔ (تَعَالٰی) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالِی ہے۔ (جَدّ) کے معنی شان، عزت، بزرگی، عظمت، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی عالی مرتبہ ہونا۔
۳	صَاحِبَةً: ساتھ رہنے والی، اس سے مراد بیوی ہے۔ صُحْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۴	سَفِيْهُنَا: ہم میں کا بے وقوف، (سَفِيْهٌ) کے معنی بے وقوف، جمع: سُفَهَاءُ۔
۴	شَطَطًا: ناحق بات، جو بات حق سے دور ہو، حد سے بڑھی ہوئی بات (شَطَطٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی حق سے دور ہونا۔ حد سے تجاوز کرنا۔
۶	(كَانَ رِجَالٌ) يَعُوْذُوْنَ: وہ پناہ لیتے تھے۔ (يَعُوْذُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَوْذٌ ہے۔
۶	رَهَقًا: سرکشی کے اعتبار سے، تکبر کے اعتبار سے، باب سمع سے مصدر ہے۔
۸	لَمَسْنَا: ہم نے ٹٹول کر دیکھا، ہم نے تلاشی لی (لَمَسْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر لَمْسٌ ہے۔
۸	مُلِئَتْ: اس (آسمان) کو بھر دیا گیا (مُلِئَتْ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَلْأٌ ہے۔
۸	حَرَسًا شَدِيْدًا: سخت چوکیدار، سخت پہرہ دار یعنی محافظ فرشتے۔ (حَرَسٌ) کے معنی چوکیدار، پہرہ دار، واحد: حَارِسٌ ہے۔
۸	شُهُبًا: انگارے، شعلے، واحد: شِهَابٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۹	مَقَاعِدَ: مواقع، ٹھکانے، واحد: مَقْعَدٌ ہے۔
۹	شِهَابًا رَّصَدًا: تیار شعلہ، تیار انگارا، (شِهَابٌ) کے معنی شعلہ، انگارا۔ (رَصَدٌ) کے معنی تیار، انتظار کرنے والا، گھات میں بیٹھنے والا۔ یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ رَصَدٌ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ معنی انتظار کرنا، گھات میں بیٹھنا۔
۱۰	رَشَدًا: ہدایت، راہ راست۔ باب سمع سے مصدر ہے۔
۱۱	طَرَائِقَ قِدَدًا: مختلف طریقے، یعنی مختلف طریقے پر چلنے والے (طَرَآئِقُ) کے معنی طریقے، راستے۔ واحد: طَرِيقَةٌ ہے۔ (قِدَدًا) کے معنی کسی چیز کے ٹکڑے، مختلف الرائے فرقے۔ واحد: قِدَّةٌ ہے۔
۱۲	هَرَبًا: بھاگنا، باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۳	بَخْسًا: نقصان۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی گھٹانا، کم کرنا۔
۱۳	رَهَقًا: زیادتی۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی زیادتی کرنا، ظلم کرنا۔
۱۵	الْقَاسِطُونَ: بے انصاف، ناانصافی کرنے والے۔ قَسْطٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: قَاسِطٌ ہے، قَسْطٌ کے معنی ظلم کرنا، حق سے ہٹ جانا۔
۱۴	تَحَرَّوْا: ان لوگوں نے ڈھونڈھ لیا۔ (تَحَرَّوْا) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَرِّیْ ہے۔
۱۵	حَطَبًا: ایندھن، جمع: اَحْطَابٌ ہے۔
۱۶	لَوِ اسْتَقَامُوْا: اگر وہ لوگ سیدھے رہتے، اگر وہ لوگ قائم رہتے (اِسْتَقَامُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَةٌ۔
۱۶	لَاَسْقَيْنٰهُمْ: ہم ضرور ان کو سیراب کرتے، یہ جواب شرط واقع ہے (اَسْقَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۶ غَدَقًا: بہت پانی۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی زیادہ بارش ہونا۔

۱۷ لِنَفْتِنَهُمْ: تا کہ ہم ان کا امتحان لیں۔ (لِنَفْتِنَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (نَفْتِنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فُتُونٌ ہے۔

۱۷ يَسْلُكْهُ: وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو داخل کرے گا۔ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ (يَسْلُكْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔

۱۷ عَذَابًا صَعَدًا: سخت عذاب، (صَعَدٌ) باب سمع سے مصدر ہے، اس کے معنی چڑھنا۔ یہاں صفت کے طور پر "سخت" کے معنی میں ہے۔

۱۹ لِبَدًا: گروہ در گروہ، جماعت در جماعت، بھیڑ، ہجوم۔ واحد: لِبْدَةٌ ہے۔

۲۲ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ: وہ ہرگز مجھ کو نہیں بچائے گا۔ (لَنْ يُّجِيْرَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجَارَةٌ ہے۔

۲۲ مُلْتَحَدًا: پناہ، پناہ کی جگہ۔ اِلْتِحَادٌ سے مصدر میمی اور اسم ظرف ہے۔

۲۳ بَلٰغًا: پہنچانا، تبلیغ کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۲۵ اِنْ اَدْرِيْ: میں نہیں جانتا ہوں، اس میں "اِنْ" نفی کے لئے ہے (اَدْرِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر دِرَايَةٌ ہے۔

۲۵ اَمَدًا: مدت، جمع: آمَادٌ ہے۔ اَمد اور اَبد میں فرق یہ ہے کہ اَمد کا اطلاق ایسی مدت پر ہوتا ہے جس کی حد ہو۔ اور ابد کا اطلاق ایسی مدت پر ہوتا ہے جس کی حد نہ ہو (مفردات القرآن)

۲۷ اِرْتَضٰى: اس نے پسند کیا (اِرْتَضٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِضَاءٌ ہے۔

۲۷ يَسْلُكُ: وہ (اللہ تعالیٰ) چلاتا ہے، وہ بھیجتا ہے۔ وہ مقرر کرتا ہے (يَسْلُكُ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔
۲۷	رَصَدًا: چوکیدار، پہرے دار، نگہبان، اس سے مراد محافظ فرشتے ہیں۔ یہ لفظ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ رَصَدٌ باب نصر سے مصدر بھی ہے۔ معنی انتظار کرنا۔ گھات میں بیٹھنا۔
۲۸	اَبْلَغُوْا: ان لوگوں نے پہنچایا (اَبْلَغُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْلَاغٌ ہے۔
۲۸	اَحَاطَ: اس نے گھیر لیا۔ اس نے احاطہ کر لیا۔ (اَحَاطَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحَاطَةٌ ہے۔
۲۸	اَحْصٰی: اس نے گن لیا، اس نے شمار کر لیا۔ (اَحْصٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

سورۂ مزمل مکی ہے۔ اس میں بیس (۲۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُزَّمِّلُ: کپڑے میں لپٹنے والا، اس سے مراد حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (اَلْمُزَّمِّلُ) اِزَّمُّلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مُزَّمِّلٌ اصل میں مُتَزَمِّلٌ ہے باب تفعل سے آتا ہے۔
۲	قُمِ الَّيْلَ: تم رات کو (نماز میں) کھڑے رہو۔ (قُمْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قِيَامٌ ہے۔
۳	اُنْقُصْ: تم (آدھی رات میں سے کچھ) کم کر دو۔ (اُنْقُصْ) باب نصر سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَقْصٌ ہے۔
۴	زِدْ: تم (آدھی رات پر کچھ) بڑھا دو۔ (زِدْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زِیَادَةٌ ہے۔
۴	رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا: قرآن کو خوب صاف صاف پڑھو (بیان القرآن) قرآن کو خوب کھول کھول کر پڑھو۔ یعنی خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ (رَتِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَرْتِیْلٌ ہے۔
۵	سَنُلْقِیْ: ہم عنقریب ڈالیں گے۔ یعنی قرآنِ کریم نازل کریں گے (سَنُلْقِیْ) اس کے شروع میں سین فعل مضارع کو استقبال کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (نُلْقِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۵	قَوْلًا ثَقِیْلًا: بھاری کلام، وزن دار بات، اس سے مراد قرآنِ مجید ہے (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع اَقْوَالٌ ہے۔ (ثَقِیْلٌ) کے معنی بھاری، وزن دار۔ ثِقَلٌ اور ثَقَالَةٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۶	نَاشِئَةَ الَّیْلِ: رات کا اٹھنا۔ یعنی رات میں اٹھ کر عبادت کرنا۔ (نَاشِئَةٌ) کے معنی سونے کے بعد اٹھنا۔ فاعلۃ کے وزن پر مصدر کے معنی میں ہے۔ (لَیْلٌ) کے معنی رات، جمع لَیَالٍ ہے۔
۶	اَشَدُّ وَطْأً: سخت روندنے والا (نفس کو) بہت زیادہ کچلنے والا (اَشَدُّ) شِدَّةٌ سے اسم تفضیل ہے۔ (وَطْأً) باب سمع سے مصدر ہے، معنی روندنا۔
۶	اَقْوَمُ قِیْلًا: بہت سیدھی بات، یعنی دعا اور قراءت کے الفاظ بہت صاف اور اطمینان سے ادا ہوتے ہیں (اَقْوَمُ) قِیَامٌ سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ (قِیْلٌ) کے معنی بات۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی کہنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷	سَبْحًا طَوِيلًا: لمبی مشغولیت، بہت کام۔ (سَبْحٌ) کے معنی مشغول ہونا، تیرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (طَوِيلٌ) طُولٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔
۸	تَبَتَّلْ اِلَيْهِ: سب سے تعلق قطع کر کے تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ سب سے الگ ہو کر تم اس کی طرف چلے آؤ۔ (تَبَتَّلْ) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبَتُّلٌ ہے۔
۹	وَكِيلًا: کارساز، کام بنانے والا۔ وَكْلٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
۱۰	اُهْجُرْهُمْ: تم ان کو چھوڑ دو۔ تم ان سے الگ ہو جاؤ۔ (اُهْجُرْ) باب نصر سے فعل امر، واحد مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۱	ذَرْنِي: تم مجھ کو چھوڑ دو۔ (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے (نِي) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔
۱۱	اُولِي النَّعْمَةِ: نعمت والے۔ آرام میں رہنے والے۔ (النَّعْمَةُ) کے معنی آسودگی، خوش حالی۔
۱۱	مَهِّلْهُمْ: تم ان کو مہلت دو، تم ان کو ڈھیل دو۔ (مَهِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمْهِيلٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۱۲	اَنْكَالًا: بیڑیاں۔ واحد نِكْلٌ ہے۔
۱۲	جَحِيمًا: دوزخ، دہکتی ہوئی آگ۔
۱۳	طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ: گلے میں اٹکنے والا کھانا، گلے میں پھنس جانے والا کھانا (طَعَامٌ) کے معنی کھانا۔ جمع اَطْعِمَةٌ ہے۔ (غُصَّةٌ) کے معنی اچھو، پھندا، وہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر چیز جس سے حلق میں پھندا لگ جائے۔ جمع: غُصَصٌ ہے۔

۱۴ تَرْجُفُ: وہ کانپے گی۔ (تَرْجُفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَجْفٌ ہے۔

۱۴ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا: ریگ رواں، بہنے والا ریت۔ (كَثِيْبًا) ریت کا ٹیلا، ریت کا تودہ۔ جمع: كُثُبٌ اور كُثْبَانٌ ہے۔ (مَهِيْلًا) پگھلی ہوئی دھات، بہنے والی چیز۔ مَهِيْلٌ اصل میں هَالَ يَهِيْلُ سے مَهْيُوْلٌ اسم مفعول ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے (تفسیر جلالین)

۱۵ شَاهِدًا: گواہی دینے والا۔ شَهَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب سمع اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: اَشْهَادٌ اور شُهُوْدٌ ہے۔

۱۶ اَخْذًا وَّبِيْلًا: سخت پکڑنا۔ (وَبِيْلٌ) کے معنی سخت، وَبَلٌ اور وَبَالٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷ تَتَّقُوْنَ: تم لوگ بچو گے۔ (تَتَّقُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتِّقَاءٌ ہے۔

۱۷ اَلْوِلْدَانُ: بچے، اس کا واحد: وَلَدٌ ہے۔

۱۷ شِيْبًا: بوڑھے۔ اس کا واحد: اَشْيَبُ ہے۔

۱۸ مُنْفَطِرٌ: پھٹ جانے والا۔ اِنْفِطَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔

۱۸ مَفْعُوْلًا: کیا ہوا۔ یہاں اس سے مراد وہ وعدہ جو پورا ہو کر رہے۔ وہ کام جس کا ہونا یقینی ہو۔ فَعْلٌ مصدر سے اسم مفعول باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ تَذْكِرَةٌ: نصیحت، یاد دہانی۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۲۰ اَدْنٰى: زیادہ قریب، زیادہ نزدیک۔ دُنُوٌّ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ ثُلُثَيِ الَّيْلِ: دو تہائی رات (ثُلُثَيْ) اصل میں ثُلُثَيْنِ ہے، نون تثنیہ اضافت

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

کی وجہ سے گر گیا ہے۔

۲۰ طَآئِفَةٌ: جماعت، جمع: طَوَآئِف ہے۔

۲۰ يُقَدِّرُ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اندازہ کرتا ہے۔ (يُقَدِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔

۲۰ لَنْ تُحْصُوْهُ: تم لوگ اس (مقدار وقت) کو ضبط نہیں کر سکو گے۔ تم اس کو شمار نہیں کر سکو گے۔ (لَنْ تُحْصُوْا) باب افعال سے فعل مضارع نفی تحد بہ لن، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِحْصَآءٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰ مَا تَيَسَّرَ: جو آسان ہو۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (تَيَسَّرَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَيَسُّرٌ ہے۔

۲۰ مَرْضٰى: بیمار لوگ، واحد: مَرِيْضٌ ہے۔

۲۰ يَضْرِبُوْنَ: وہ لوگ سفر کریں گے۔ (يَضْرِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَرْبٌ ہے۔

۲۰ يَبْتَغُوْنَ: تلاش کرتے ہوئے۔ طلب کرتے ہوئے، ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔ (يَبْتَغُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْتِغَاءٌ ہے۔

۲۰ فَضْلِ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کا فضل، اس سے مراد رزق ہے۔

۲۰ اَقْرِضُوا اللّٰهَ: تم لوگ اللہ تعالیٰ کو قرض دو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرو۔ (اَقْرِضُوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِقْرَاضٌ ہے۔

۲۰ مَا تُقَدِّمُوْا: جو تم آگے بھیج دو گے۔ (مَا) اسم شرط ہے (تُقَدِّمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِيْمٌ ہے۔ ما

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔
۲۰	اِسْتَغْفِرُوْا اللّٰہَ: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو۔ (اسْتَغْفِرُوْا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔

سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ

سورۂ مدثر مکی ہے۔اس میں چھپن (۵۶) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُدَّثِّرُ: کپڑے میں لپٹنے والا۔ تَدَثُّرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ (مُدَّثِّرٌ) اصل میں مُتَدَثِّرٌ ہے۔ تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
۲	اَنْذِرْ: آپ ڈرایئے۔ (اَنْذِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔
۳	کَبِّرْ: آپ (اپنے رب کی) بڑائی بیان کیجئے۔ (کَبِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَکْبِیْرٌ ہے۔
۴	طَهِّرْ: آپ (اپنے کپڑے) پاک رکھئے۔ (طَهِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَطْهِیْرٌ ہے۔
۵	اَلرُّجْزَ: بت، گندگی۔
۵	اُهْجُرْ: آپ دور رہئے۔ آپ الگ رہئے۔ (اُهْجُرْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هَجْرٌ ہے۔
۶	لَا تَمْنُنْ: آپ احسان نہ کیجئے۔ (لَا تَمْنُنْ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَنٌّ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۶ تَسْتَكْثِرُ: اس حال میں کہ آپ زیادہ طلب کریں۔ اس حال میں کہ آپ زیادہ معاوضہ چاہیں، یہ ترکیب میں حال واقع ہے (تَسْتَكْثِرُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِكْثَارٌ ہے۔

۸ اِذَا نُقِرَ: جب (صور) پھونکا جائے گا (نُقِرَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَقْرٌ ہے۔ اس کے معنی پھونکنا۔ اور بجانا۔

۹ النَّاقُوْرِ: صور (نَاقُوْرٌ) کے معنی صور، ایک قسم کا سینگ جس میں پھونک ماری جائے گی۔ جمع: نَوَاقِيْرُ ہے۔

۹ عَسِيْرٌ: مشکل، دشوار۔ عُسْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ يَسِيْرٍ: آسان، سہل۔ يُسْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ ذَرْنِيْ: آپ مجھ کو چھوڑ دیجئے۔ یعنی مجھ کو اپنی حالت پر رہنے دیجئے کہ میں اس سے نمٹ لوں گا (ذَرْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔ (نِیْ) اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۱ وَحِيْدًا: اکیلا، تنہا۔ اس سے مراد مشہور کافر ولید بن مغیرہ ہے۔ وَحْدٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ مَالًا مَّمْدُوْدًا: بڑھایا ہوا مال، پھیلایا ہوا مال۔ یعنی بہت مال (مَمْدُوْدٌ) مَدٌّ مصدر سے اسم مفعول ہے، باب نصر سے آتا ہے۔

۱۳ بَنِيْنَ شُهُوْدًا: حاضر رہنے والے بیٹے۔ پاس رہنے والے بیٹے (بَنِيْنَ) کا واحد: اِبْنٌ ہے۔ اور (شُهُوْدٌ) کا واحد: شَاهِدٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۱۴ مَهَّدْتُّ: میں نے تیاری کر دی۔ یعنی میں نے سب طرح کا سامان اس کے لئے مہیا کر دیا۔ (مَهَّدْتُّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	واحد متکلم، مصدر تَمْهِیْدٌ ہے۔
۱۵	یَطْمَعُ: وہ امید رکھتا ہے۔ وہ لالچ کرتا ہے۔ (یَطْمَعُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَمَعٌ ہے۔
۱۵	اَنْ اَزِیْدَ: کہ میں زیادہ دوں (اَزِیْدَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم، مصدر زِیَادَۃٌ ہے۔
۱۶	عَنِیْدًا: مخالف، عُنُوْدٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ عَنِیْدٌ کی جمع عُنُدٌ ہے۔
۱۷	اُرْھِقُہٗ صَعُوْدًا: میں اس کو دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا۔ (اُرْھِقُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِرْھَاقٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے (صَعُوْدٌ) ترمذی کی حدیث مرفوع میں ہے کہ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ ستر برس میں اس کی چوٹی پر پہنچے گا پھر وہاں سے گر پڑے گا، پھر اسی طرح ہمیشہ چڑھے گا اور گرے گا۔
۱۸	فَکَّرَ: اس نے سوچا۔ (فَکَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفْکِیْرٌ ہے۔
۱۸	قَدَّرَ: اس نے تجویز کیا۔ اس نے اندازہ کیا۔ (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے۔
۲۲	عَبَسَ: اس نے منہ بنایا۔ اس نے تیوری چڑھائی۔ (عَبَسَ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَبْسٌ اور عُبُوْسٌ ہے۔
۲۲	بَسَرَ: اس نے زیادہ منہ بنایا۔ وہ بہت ترش رو ہوا (بَسَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسْرٌ اور بُسُوْرٌ ہے۔
۲۳	اَدْبَرَ: اس نے پیٹھ پھیری۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۳ اِسْتَكْبَرَ: اس نے تکبر کیا۔ اس نے غرور کیا۔ (اِسْتَكْبَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِكْبَارٌ ہے۔

۲۴ سِحْرٌ: جادو۔ جمع: اَسْحَارٌ اور سُحُوْرٌ ہے۔

۲۴ يُؤْثَرُ: وہ نقل کیا جاتا ہے۔ وہ منقول ہے۔ (يُؤْثَرُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَثْرٌ اور اَثَارَةٌ ہے۔

۲۶ اُصْلِيْهِ: میں اس کو داخل کروں گا۔ (اُصْلِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۶ سَقَرَ: دوزخ، آگ۔

۲۷ مَآ اَدْرٰكَ: آپ کو کیا خبر ہے۔ کس چیز نے آپ کو واقف کیا۔ (مَا) برائے استفہام ہے۔ (اَدْرٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَاءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۸ لَاتُبْقِيْ: وہ (دوزخ) نہ باقی رکھے گی۔ (لَاتُبْقِيْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِبْقَاءٌ ہے۔

۲۹ لَاتَذَرُ: وہ (دوزخ) نہ چھوڑے گی۔ (لَاتَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَذْرٌ ہے۔

۲۹ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ: آدمیوں کو جلا دینے والی۔ کھال کے ظاہری حصے کو جلا دینے والی۔ (لَوَّاحَةٌ) جلا دینے والی جھلسا دینے والی۔ رنگ بدل دینے والی۔ لَوْحٌ مصدر سے عَلَّامَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (اَلْبَشَرُ) کے معنی انسان، کھال کے اوپر کا حصہ۔ بشر انسان کے معنی میں ہو تو واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور بشر کھال کے معنی میں ہو تو ہو اس کا واحد بَشَرَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۱ لِيَسْتَيْقِنَ: تا کہ وہ یقین کرے۔ (لِيَسْتَيْقِنَ) لامِ تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْقَانٌ ہے۔

۳۱ يَزْدَادَ: (تا کہ) وہ بڑھ جائے۔ (يَزْدَادَ) مضارع منصوب پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِزْدِيَادٌ جو اصل میں اِزْتِيَادٌ ہے۔ تائے افتعال کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۱ لَا يَرْتَابَ: (تا کہ) وہ شک نہ کرے۔ (لَا يَرْتَابَ) مضارع منصوب پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتِيَابٌ ہے۔

۳۱ جُنُوْدَ: لشکر، واحد: جُنْدٌ ہے۔

۳۱ ذِكْرٰى: نصیحت۔ یاد دہانی۔

۳۳ اِذْ اَدْبَرَ: جب وہ (رات) پیٹھ پھیرے۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔

۳۴ اِذَآ اَسْفَرَ: جب وہ (صبح) روشن ہو جائے۔ (اَسْفَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْفَارٌ ہے۔

۳۵ اَلْكُبَرِ: بڑی چیزیں۔ (كُبَرٌ) کا واحد مؤنث۔ كُبْرٰى اور واحد مذکر اَكْبَرُ ہے۔

۳۷ اَنْ يَّتَقَدَّمَ: کہ وہ آگے بڑھے۔ (يَتَقَدَّمُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَدُّمٌ ہے۔

۳۷ يَتَاَخَّرَ: وہ پیچھے ہٹے۔ (يَتَاَخَّرُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاَخُّرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۸	مَا كَسَبَتْ: اس نے جو کام کیا۔ اس نے جو عمل کیا۔ (مَا) اسم موصول، (كَسَبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۳۸	رَهِينَةٌ: گروی، گرور کھی ہوئی۔ رَهْنٌ مصدر سے فَعِيْلَةٌ کے وزن پر مَرْهُوْنَةٌ کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۰	يَتَسَآءَ لُوْنَ: وہ لوگ پوچھیں گے۔ (يَتَسَآءَ لُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَآءُ لٌ ہے۔
۴۲	سَلَكَكُمْ: اس نے تم کو داخل کیا (سَلَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَلْكٌ اور سُلُوْكٌ ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۴۲	سَقَرَ: دوزخ۔ یہ دوزخ کا نام ہے۔ علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔
۴۳	لَمْ نَكُ: ہم لوگ نہیں تھے۔ (لَمْ نَكُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف نفی جحد بلم، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَوْنٌ ہے (نَكُ) اصل میں نَكُوْنُ ہے۔
۴۳	الْمُصَلِّيْنَ: نماز پڑھنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُصَلِّ اور مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔
۴۴	لَمْ نَكُ نُطْعِمُ: ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ (نُطْعِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِطْعَامٌ ہے۔
۴۵	كُنَّا نَخُوْضُ: ہم مشغول ہوتے تھے۔ (كُنَّا نَخُوْضُ) باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَوْضٌ ہے۔
۴۵	الْخَآئِضِيْنَ: مشغول ہونے والے۔ گھسنے والے۔ بحث کرنے والے۔ خَوْضٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: خَآئِضٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴۶	كُنَّا نُكَذِّبُ: ہم جھٹلاتے تھے۔ (كُنَّا نُكَذِّبُ) باب تفعیل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَكْذِيبٌ ہے۔
۴۷	اَتٰنَا الْيَقِيْنُ: ہم کو یقینی بات آ پہنچی یعنی ہم کو موت آ گئی۔ (اَتٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ (اَلْيَقِيْنُ) یقینی بات، اس سے مراد موت ہے، جو سب کے نزدیک یقینی ہے۔
۴۸	الشّٰفِعِيْنَ: سفارش کرنے والے۔ شَفَاعَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: شَافِعٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔
۴۹	التَّذْكِرَةِ: نصیحت، نصیحت کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۴۹	مُعْرِضِيْنَ: اعراض کرنے والے۔ روگردانی کرنے والے۔ اِعْرَاضٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: مُعْرِضٌ ہے۔
۵۰	حُمُرٌ: گدھے۔ واحد: حِمَارٌ ہے۔
۵۰	مُسْتَنْفِرَةٌ: بدکنے والے (گدھے) اِسْتِنْفَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب استفعال سے آتا ہے۔
۵۱	فَرَّتْ: وہ (گدھے) بھاگے (فَرَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَرٌّ اور فِرَارٌ ہے۔
۵۱	قَسْوَرَةٍ: شیر، غل مچانا، شور کرنا۔ پہلے معنی میں علم جنس ہے۔ اور دوسرے معنی میں رباعی مجرد کا مصدر ہے۔
۵۲	اَنْ يُّؤْتٰى: یہ کہ اس کو دیا جائے۔ (يُؤْتٰى) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْتَاءٌ ہے۔
۵۲	صُحُفًا مُّنَشَّرَةً: کھلے ہوئے صحیفے، کھلے ہوئے اوراق، کھلے ہوئے نوشتے (صُحُفًا) کے معنی صحیفے۔ اوراق۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے۔ (مُنَشَّرَةً) باب

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، مصدر تَنْشِیْرٌ ہے۔
۵۶	اَهْلُ التَّقْوٰى: (وہ) ڈر والا (ہے) یعنی اس سے ڈرنا چاہئے۔ (تَقْوٰى) ڈر، خوف، پرہیزگاری۔
۵۶	اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ: (گناہوں کا) بخشنے والا (گناہوں کا) معاف کرنے والا (اَلْمَغْفِرَةُ) کے معنی بخشنا، معاف کرنا، باب ضرب سے مصدر میمی ہے۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

سورۂ قیامہ مکی ہے۔ اس میں کل چالیس (۴۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	لَآ اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں۔ اس میں لا زائد ہے۔ (اُقْسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۲	النَّفْسِ اللَّوَّامَةِ: ملامت کرنے والا نفس۔ یعنی ایسا نفس جو نیک کام کرکے اپنے اوپر ملامت کرے۔ اور کہے کہ فلاں نیک کام میں مجھ سے بڑی کوتاہی ہوئی، مجھے اور عمدہ طریقہ پر اس کو انجام دینا چاہئے۔ اور اگر اس سے کوئی گناہ ہو جائے، تو اس پر بہت زیادہ نادم اور شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ (اَللَّوَّامَةُ) لَوْمٌ مصدر سے فَعَّالَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳	يَحْسَبُ: وہ گمان کرتا ہے۔ (يَحْسَبُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔
۳	عِظَامَهٗ: اس (انسان) کی ہڈیاں۔ (عِظَامٌ) کے معنی ہڈیاں۔ واحد: عَظْمٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع: انسان ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴ اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ: کہ ہم اس کی انگلیوں کی پوریں درست کردیں (نُسَوِّیَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَسْوِیَۃٌ ہے۔ (بَنَانٌ) کے معنی انگلیوں کی پوریں۔ واحد بَنَانَۃٌ ہے۔

۵ لِیَفْجُرَ: تاکہ وہ (انسان) نافرمانی کرے۔ (لِیَفْجُرَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے (یَفْجُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر فَجْرٌ اور فُجُوْرٌ ہے۔ اس کے معنی گناہ کرنا۔

۷ اِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ: جب آنکھ چندھیانے لگے۔ جب آنکھ خیرہ ہوجائے گی (بَرِقَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَرَقٌ ہے۔ اس کے معنی چندھیا جانا۔ حیران ہوجانا۔ (اَلْبَصَرُ) کے معنی آنکھ۔ جمع: اَبْصَارٌ ہے۔

۸ (اِذَا) خَسَفَ الْقَمَرُ: (جب) چاند بے نور ہوجائے گا۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے (خَسَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَسْفٌ ہے۔ اس کے معنی گہن لگنا۔ بے نور ہوجانا۔ (قَمَرٌ) کے معنی چاند۔ جمع: اَقْمَارٌ ہے۔

۹ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ: سورج اور چاند جمع کردیئے جائیں گے، یعنی سورج اور چاند دونوں بے نور ہوجائیں گے۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے (جُمِعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَمْعٌ ہے۔

۱۰ اَلْمَفَرُّ: بھاگنے کی جگہ۔ فِرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ لَاوَزَرَ: کوئی جائے پناہ نہیں، کوئی پناہ کی جگہ نہیں (وَزَرٌ) کے معنی جائے پناہ۔

۱۲ اَلْمُسْتَقَرُّ: ٹھکانا۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اِسْتِقْرَارٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۳	يُنَبَّؤُا: اس کو خبر دی جائے گی۔ (يُنَبَّؤُا) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْبِئَة ہے۔
۱۳	قَدَّمَ: اس نے آگے بھیجا۔ یعنی جو کام اس نے پہلے کئے۔ (قَدَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْمٌ ہے۔
۱۳	اَخَّرَ: اس نے پیچھے چھوڑا، یعنی جو کام اس نے بعد میں کئے۔ (اَخَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَاْخِيْرٌ ہے۔
۱۴	بَصِيْرَةٌ: دلیل، حجت، مطلع، واقف۔ (اَلْاِنْسَانُ) مبتدا ہے۔ اور بَصِيْرَةٌ خبر ہے۔ اس میں تاء مبالغہ کے لئے ہے (جلالین)
۱۵	اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ: (اگرچہ) وہ حیلے پیش کرے۔ (اگرچہ) وہ بہانے پیش کرے (اَلْقٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔ (مَعَاذِيْرُ) کے معنی حیلے، بہانے۔ واحد مَعْذَارٌ ہے۔
۱۶	لَا تُحَرِّكْ: آپ (اپنی زبان) نہ ہلائیے۔ (لَا تُحَرِّكْ) باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِيْكٌ ہے۔
۱۶	لِتَعْجَلَ: تاکہ آپ جلدی کریں۔ (لِتَعْجَلَ) اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَعْجَلَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر عَجَلٌ ہے۔
۱۸	اِذَا قَرَاْنٰهُ: جب ہم اس کو پڑھنے لگیں۔ یعنی جب ہمارا فرشتہ اس کو پڑھنے لگے (قَرَاْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قِرَاءَةٌ۔
۱۸	اِتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ: آپ پڑھنے کے تابع ہو جائیے یعنی پورے طور پر اس کی طرف متوجہ ہو جائیے۔ اس کے دہرانے میں مشغول نہ ہو جائیے۔ (اِتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتِّبَاعٌ ہے۔ (قُرْاٰنٌ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی پڑھنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۰	تُحِبُّوْنَ: تم لوگ محبت رکھتے ہو، تم لوگ پسند کرتے ہو۔ (تُحِبُّوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر احبابٌ ہے۔
۲۰	اَلْعَاجِلَةَ: جلد ملنے والی چیز۔ اس سے مراد دنیا اور اس کا ساز و سامان ہے۔ عَجَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۱	تَذَرُوْنَ: تم لوگ چھوڑ دیتے ہو۔ (تَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذْرٌ ہے۔
۲۱	اَلْاٰخِرَةَ: دیر میں آنے والی چیز، آخرت، اس سے مراد وہ عالم ہے جہاں مرنے کے بعد تمام لوگ جمع کئے جائیں گے۔ پھر اچھے اور برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔
۲۲	نَاضِرَةٌ: تروتازہ، بارونق، نَضْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر اور سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳	نَاظِرَةٌ: دیکھنے والے (چہرے) نَظَرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۴	بَاسِرَةٌ: اداس، بے رونق، بَسْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۵	فَاقِرَةٌ: کمر توڑنے والی مصیبت، کمر توڑنے والا معاملہ، یعنی سخت عذاب (فَاقِرَةٌ) فَقْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۶	اَلتَّرَاقِیَ: ہنسلی، (وہ ہڈی جو گردن سے نیچے ہوتی ہے) واحد تَرْقُوَةٌ ہے۔
۲۷	رَاقٍ: جھاڑنے والا، جھاڑ پھونک کرنے والا (رَاقٍ) قَاضٍ کے وزن پر اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر رَقْیٌ، رُقِیٌّ اور رُقْیَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۸	اَلْفِرَاقُ: جدائی۔ باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۲۹	اِلْتَفَّتِ السَّاقُ: پنڈلی لپٹ گئی۔ (اِلْتَفَّتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِلْتِفَافٌ ہے۔ (السَّاقُ) کے معنی پنڈلی۔ اس کی جمع: سُوْقٌ، سِیْقَانٌ اور اَسْوُقٌ ہے۔
۳۰	اَلْمَسَاقُ: چلنا، جانا۔ چلایا جانا، ہنکایا جانا۔ سَوْقٌ سے مصدر میمی ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳	صَدَّقَ: وہ یقین لایا، اس نے تصدیق کی۔ (صَدَّقَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْدِیْقٌ ہے۔
۳۱	صَلّٰی: اس نے نماز پڑھی۔ (صَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْلِیَۃٌ ہے۔
۳۲	کَذَّبَ: اس نے جھٹلایا۔ (کَذَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَکْذِیْبٌ ہے۔
۳۲	تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا۔ (تَوَلّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ جو اصل میں تَوَلُّیٌ ہے۔
۳۳	یَتَمَطّٰی: اکڑتا ہوا، ناز کرتا ہوا۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (یتمطّٰی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَمَطِّیْ جو اصل میں تَمَطُّیٌ ہے۔
۳۴	اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی: تیرے لئے خرابی پر خرابی ہے۔ (اَوْلٰی) وَلْیٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے، مصدری معنی قریب ہونا۔ اس کا صلہ جب لام واقع ہو تو یہ دھمکی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس صورت میں خرابی سے زیادہ قریب ہونے کے معنی ہوں گے۔
۳۶	یَحْسَبُ: وہ گمان کرتا ہے (یَحْسَبُ) باب سمع اور حسب سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حُسْبَانٌ ہے۔
۳۶	سُدًی: بے قید، (ترجمہ شیخ الہند) مہمل (بیان القرآن) لفظ سُدًی واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۳۷	يُمْنٰی: وہ ٹپکایا جاتا ہے (یُمْنٰی) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِمْنَاءٌ ہے۔
۳۸	عَلَقَةً: خون کا لوتھڑا۔ جما ہوا خون۔ جمع: عَلَقٌ ہے۔
۳۸	سَوّٰی: اس نے برابر کیا، اس نے درست کیا یعنی انسان کے اعضاء درست کئے۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔
۴۰	اَنْ يُّحْيِيَ: کہ وہ زندہ کرے۔ (يُحْيِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْيَاءٌ ہے۔
۴۰	الْمَوْتٰی: مردے۔ اس کا واحد مَيِّتٌ ہے۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ

سورۂ دہر مکی ہے۔ اس کا نام سورۂ انسان اور سورۂ ابرار بھی ہے (روح المعانی) اس میں اکتیس (۳۱) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	هَلْ اَتٰی: بیشک وہ آیا، یہاں هَلْ، قَدْ کے معنی میں ہے (جلالین) (اَتٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتْيَانٌ ہے۔
۱	الدَّهْرِ: زمانہ، جمع: دُهُوْرٌ اور اَدْهُرٌ ہے۔
۱	شَيْئًا مَّذْكُوْرًا: ذکر کی ہوئی چیز، قابل ذکر چیز۔ (شَيْئٌ) کے معنی چیز، جمع:

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اَشْیَآءُ ہے۔ (مَذْكُوْرٌ) ذِكْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۲	نُطْفَةٍ اَمْشَاجٍ: مخلوط نطفہ، ملا ہوا نطفہ۔ یعنی مرد اور عورت کے نطفے سے پیدا کیا۔ (نُطْفَةٌ) کے معنی قطرۂ منی، جمع: نُطَفٌ ہے۔ (اَمْشَاجٌ) کے معنی مخلوط، ملا ہوا، واحد: مَشِيْجٌ ہے۔
۲	نَبْتَلِيْهِ: ہم اس کی آزمائش کریں۔ ہم اس کو مکلف بنائیں۔ (نَبْتَلِيْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِبْتِلَاءٌ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۳	شَاكِرًا: شکر گزار، شکر ادا کرنے والا۔ شُكْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳	كَفُوْرًا: ناشکرا، ناشکری کرنے والا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۴	اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ (اَعْتَدْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتَادٌ ہے۔
۴	سَلٰسِلَا: زنجیریں، واحد: سِلْسِلَةٌ ہے۔
۴	اَغْلٰلًا: طوق، واحد: غُلٌّ ہے۔
۴	سَعِيْرًا: دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مفعول یعنی مَسْعُوْرٌ کے معنی میں ہے۔ مصدری معنی آگ بھڑکانا۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۵	اَلْاَبْرَارَ: نیک لوگ۔ اس کا واحد بَرٌّ ہے۔
۵	كَاْسٍ: پیالہ، جام شراب۔ جمع: كُئُوْسٌ اور كَاْسَاتٌ ہے۔
۵	مِزَاجُهَا: اس کی آمیزش، اس کی ملاوٹ (مِزَاجٌ) کے معنی ملانے کی چیز،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	جمع: اَمْزِجَۃٌ ہے (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع کَاْسٌ ہے۔ جو مؤنث سماعی ہے۔
۵	کَافُوْرًا: کافور ایک تیز خوشبودار سفید مادہ ہے۔ آیت کریمہ میں اس سے مراد یہ ہے کہ کافور جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔ جس میں کافور کی خوشبو ہوگی، یہ چشمہ اہل جنت کے اشارے پر چلے گا۔ جس طرف وہ اشارہ کریں گے ادھر ہی بہتا ہوا آجائے گا۔ اس کا مرکز حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنتی محل ہوگا۔
۶	عَیْنًا: چشمہ۔ یہ کَافُوْرًا سے بدل ہے، اس کی جمع: عُیُوْنٌ ہے۔
۶	یُفَجِّرُوْنَھَا: وہ لوگ (اہل جنت) اس (چشمہ) کو بہا کر لے جائیں گے۔ (یُفَجِّرُوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَفْجِیْرٌ ہے۔ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع: عَیْنًا ہے۔ جو مؤنث سماعی ہے۔
۷	یُوْفُوْنَ: وہ لوگ پوری کرتے ہیں۔ (یُوْفُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْفَآءٌ ہے۔
۷	مُسْتَطِیْرًا: (اس کی برائی یعنی سختی) پھیلنے والی، پھیلی ہوئی۔ (مُسْتَطِیْرٌ) باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اِسْتِطَارَۃٌ ہے۔
۸	یُطْعِمُوْنَ: وہ لوگ کھانا کھلاتے ہیں۔ (یُطْعِمُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطْعَامٌ ہے۔
۸	اَسِیْرًا: قیدی، جمع: اُسَرَآءُ، اَسْرٰی اور اُسَارٰی ہے۔
۹	شُکُوْرًا: شکریہ، شکر گزاری، شکر کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۱۰	عَبُوْسًا: اداسی والا (دن) یعنی وہ دن جس میں بہت سے چہرے اداس ہو جائیں گے، اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ عَبْسٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے، مصدری معنی ترش رو ہونا۔
۱۰	قَمْطَرِيْرًا: سخت اور شدید (دن) اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ یہ لفظ رباعی ہے جو قمطرۃٌ سے ماخوذ ہے۔
۱۱	وَقٰهُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا۔ (وَقٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَقْیٌ اور وِقَايَةٌ ہے۔
۱۱	لَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو تازگی اور خوشی عطا فرمائی (لَقّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَلْقِيَةٌ ہے۔ (نَضْرَةٌ) کے معنی تازگی، باب نصر، سمع اور کرم سے مصدر ہے اس کے معنی تر و تازہ ہونا، سرسبز و شاداب ہونا۔ (سُرُوْرٌ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی خوش کرنا۔
۱۲	جَزٰهُمْ: اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو بدلہ عطا فرمایا (جَزٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَزَآءٌ ہے۔
۱۲	جَنَّةً: باغ، جمع جَنَّاتٌ ہے۔
۱۲	حَرِيْرًا: ریشم۔
۱۳	مُتَّكِـِٕيْنَ: تکیہ لگانے والے، تکیہ لگائے ہوئے۔ اِتِّكَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، واحد مُتَّكِئٌ۔
۱۳	الْاَرَآئِكِ: تخت، مسہریاں۔ واحد: اَرِيْكَةٌ ہے۔
۱۳	شَمْسًا: سورج، دھوپ، گرمی، جمع شُمُوْسٌ ہے۔
۱۳	زَمْهَرِيْرًا: جاڑا، ٹھر، ٹھنڈک۔
۱۴	دَانِيَةً: (جنت کے درختوں کے سائے) جھکے ہوئے، جھکنے والے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (دَانِيَةٌ) دُنُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۴	ظِلٰلُهَا: اس کے (یعنی جنت کے درختوں کے) سائے۔ جنت میں سورج اور چاند نہیں ہوں گے۔ پھر سایہ کا کیا مطلب ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ دوسرے نورانی اجسام کی روشنی سے سایہ مقصود ہو (بیان القرآن) علامہ محلی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہاں سائے سے مراد درخت ہیں (جلالین) اس کے سائے جھکے ہوں گے۔ یعنی درخت کی شاخیں جھکی ہوں گی۔ (ظلالٌ) کے معنی سایے، واحد: ظِلٌّ ہے۔
۱۴	ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا: اس کے گچھے پست کردیئے گئے۔ اس کے میوے تابع کردیئے گئے (ذُلِّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَذْلِيْلٌ ہے (قُطُوْفٌ) کے معنی گچھے، میوے، خوشے۔ واحد: قِطْفٌ ہے۔
۱۵	يُطَافُ عَلَيْهِمْ: ان کے پاس لایا جائے گا۔ (يُطَافُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔
۱۵	اٰنِيَةٌ: برتن۔ واحد: اِنَاءٌ ہے۔
۱۵	فِضَّةٌ: چاندی۔
۱۵	اَكْوَابٌ: کوزے، آب خورے، (پانی پینے کے برتن) واحد: كُوْبٌ ہے۔
۱۵	قَوَارِيْرَا: شیشے۔ واحد: قَارُوْرَةٌ ہے۔
۱۶	قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا: ان لوگوں نے پورے طور پر ان کا اندازہ کر رکھا ہے۔ یعنی وہ لوگ اہل جنت کی سیرابی کے مطابق برتنوں کو بھریں گے۔ (قَدَّرُوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔
۱۷	يُسْقَوْنَ: وہ لوگ پلائے جائیں گے۔ (يُسْقَوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔
۱۷	كَاْسًا: پیالے، جام شراب۔ جمع: كُئُوْسٌ اور كَاْسَاتٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۷ مِزَاجُهَا: اس کی آمیزش، اس کی ملاوٹ۔ (مِزَاجٌ) کے معنی ملانے کی چیز۔ جمع: اَمْزِجَةٌ ہے۔

۱۷ زَنْجَبِيْلًا: سونٹھ، جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔

۱۸ تُسَمّٰى: اس (چشمے) کا نام رکھا جاتا ہے۔ (تُسَمّٰى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مونث غائب، مصدر تَسْمِيَةٌ ہے۔

۱۸ سَلْسَبِيْلًا: سلسبیل، جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔

۱۹ يَطُوْفُ: وہ چکر لگائے گا، وہ آمد ورفت کرے گا۔ (يَطُوْفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَوَافٌ ہے۔

۱۹ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ: ہمیشہ رہنے والے لڑکے۔ یعنی ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے (وِلْدَانٌ) کے معنی لڑکے۔ واحد: وَلَدٌ ہے (مُخَلَّدُوْنَ) باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُخَلَّدٌ مصدر تَخْلِيْدٌ ہے۔

۱۹ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا: بکھرے ہوئے موتی (لُؤْلُؤٌ) کے معنی موتی۔ جمع: لَآلِیْ ہے (مَنْثُوْرٌ) کے معنی بکھرا ہوا۔ نَثْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۲۱ عٰلِيَهُمْ: ان کے اوپر۔ (عَالِیْ) عُلُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر حالت نصب میں ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۲۱ ثِيَابُ سُنْدُسٍ: باریک ریشم کے کپڑے (ثِيَابٌ) کے معنی کپڑے، واحد: ثَوْبٌ ہے۔ (سُنْدُسٌ) کے معنی باریک ریشم۔

۲۱ خُضْرٌ: سبز، ہرے، واحد: اَخْضَرُ اور خَضْرَآءُ ہے۔

۲۱ اِسْتَبْرَقٌ: موٹا ریشم، گاڑھا ریشم۔

۲۱ حُلُّوْا: وہ لوگ پہنائے جائیں گے، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے

besturdubooks.wordpress.com

مضمون	آیت نمبر
(حُلُّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحْلِيَةٌ۔	
اَسَاوِرَ: کنگن۔ واحد سِوَارٌ ہے۔	۲۱
سَقٰهُمْ: وہ (ان کا پروردگار) ان کو پلائے گا، مضارع کے معنی میں ہے (سَقٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ۔	۲۱
شَرَابًا طَهُوْرًا: پاکیزہ شراب، یعنی ایسی شراب جس میں نہ کوئی گندگی ہوگی اور نہ کوئی مدہوشی ہوگی (شَرَابٌ) کے معنی پینے کی چیز، جمع اَشْرِبَةٌ ہے۔ (طَهُوْرٌ) کے معنی پاکیزہ۔ طُهْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر اور کرم سے آتا ہے۔	۲۱
مَشْكُوْرًا: مقبول، قدر کیا ہوا۔ قابل قدر۔ (مَشْكُوْرٌ) شُكْرٌ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔	۲۲
اٰثِمًا: گنہ گار، اِثْمٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے باب سمع سے آتا ہے۔	۲۴
كَفُوْرًا: کفر کرنے والا، ناشکرا۔ كُفْرٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔	۲۴
بُكْرَةً: صبح، دن کا شروع حصہ۔	۲۵
اَصِيْلًا: شام، دن کا آخری حصہ۔ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ جمع: اٰصَالٌ ہے۔	۲۵
سَبِّحْهُ: آپ اس کی تسبیح کیجئے۔ آپ اس کی پاکی بیان کیجئے۔ (سَبِّحْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔	۲۶
اَلْعَاجِلَةَ: جلدی آنے والی چیز، اس سے مراد دنیا اور اس کا ساز و سامان ہے۔ عَجَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مونث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔	۲۷
يَذَرُوْنَ: وہ لوگ چھوڑ دیتے ہیں۔ (يَذَرُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَذْرٌ ہے۔	۲۷

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
۲۷ يَوْمًا ثَقِيْلًا: بھاری دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (يَوْم) کے معنی دن، جمع: اَيَّام ہے (ثَقِيْل) کے معنی بھاری۔ ثِقَلٌ مصدر سے فَعِيل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

۲۸ شَدَدْنَا: ہم نے مضبوط کیا۔ (شَدَدْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَدٌّ ہے۔

۲۸ اَسْرَهُمْ: ان کے جوڑ۔ (اَسْر) کے معنی جوڑ۔ باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی باندھنا، قید کرنا۔

۲۹ اِتَّخَذَ: وہ بنالے، وہ اختیار کرلے، ترکیب میں جواب شرط واقع ہے (اِتَّخَذَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّخَاذٌ ہے۔

۳۱ اَعَدَّ: اس نے تیار کیا۔ (اَعَدَّ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْدَادٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

سورۂ مرسلات مکی ہے۔ اس میں پچاس (۵۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر
۱ اَلْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا: وہ ہوائیں جو نفع پہنچانے کے لئے بھیجی جاتی ہیں، وہ ہوائیں جو پے در پے بھیجی جاتی ہیں (اَلْمُرْسَلٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اِرْسَالٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مُرْسَلَةٌ ہے۔ (عُرْفًا) نفع پہنچانے کے لئے۔ پے در پے اور مسلسل ہونے کی حالت میں۔ پہلے ترجمہ کے اعتبار سے یہ ترکیب میں مفعول لہ ہے۔ اور دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے مُتَتَابِعَةٌ کے معنی میں

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	حال ہے (تفسیر جلالین)
۲	اَلْعٰصِفٰتِ عَصْفًا: وہ ہوائیں جو تیزی سے چلتی ہیں۔ (اَلْعٰصِفٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ یہ عَصْفٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: عَاصِفَةٌ ہے۔ (عَصْفًا) کے معنی ہوا کا تیز چلنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۳	اَلنّٰشِرٰتِ نَشْرًا: وہ ہوائیں جو بادلوں کو پھیلا دیتی ہیں۔ (اَلنّٰشِرٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ نَشْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: نَاشِرَةٌ ہے۔ (نَشْرًا) کے معنی ہوا کا بادل کو پھیلانا۔ باب نصر سے مصدر ہے، مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۴	اَلْفٰرِقٰتِ فَرْقًا: وہ ہوائیں جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں (بیان القرآن) قرآن کریم کی آیتیں جو حق و باطل اور حلال و حرام کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہیں (تفسیر جلالین) (اَلْفٰرِقٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ فَرْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: فَارِقَةٌ ہے۔ (فَرْقًا) کے معنی متفرق کرنا، فیصلہ کرنا۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
۵	اَلْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا: اللہ تعالیٰ کی یاد کو پہنچانے والی آیتیں، اللہ تعالیٰ کی وحی کو پہنچانے والے فرشتے۔ وہ ہوائیں جو اللہ تعالیٰ کی یاد کا القاء کرتی ہیں (بیان القرآن) وہ فرشتے جو وحی کو لے کر انبیاء اور رسل کے پاس آتے ہیں، پھر انبیاء اور رسل امتوں کی طرف وحی کا القاء کرتے ہیں (تفسیر جلالین) (اَلْمُلْقِيٰتِ) واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے۔ یہ اِلْقَاءٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُلْقِيَةٌ ہے۔ (ذِكْرًا) کے معنی یاد کرنا۔ اس سے مراد ذکر الٰہی یا وحی الٰہی ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ مفعول بہ ہونے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر
کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔
۸ اَلنُّجُوْمُ: ستارے، واحد نَجْمٌ ہے۔
۸ (اِذَا) طُمِسَتْ: (جب) وہ (ستارے) مٹا دیئے جائیں گے (جب) وہ (ستارے) بے نور ہو جائیں گے، یہ ترکیب میں شرط واقع ہے (طُمِسَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر طَمْسٌ ہے۔ اس کے معنی مٹانا اور بے نور کرنا۔
۹ فُرِجَتْ: (جب) وہ (آسمان) پھٹ جائے گا۔ یہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔ (فُرِجَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَرْجٌ ہے۔
۱۰ نُسِفَتْ: (جب) وہ (پہاڑ) اڑا دیئے جائیں گے۔ یہ شرط واقع ہے۔ (نُسِفَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَسْفٌ ہے۔
۱۱ اُقِّتَتْ: (جب رسولوں کا) وقت مقرر کر دیا جائے گا (جب پیغمبروں کو) معین وقت پر جمع کیا جائے گا (اُقِّتَتْ) شرط واقع ہے، یہ اصل میں وُقِّتَتْ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْقِیْتٌ ہے۔
۱۲ اُجِّلَتْ: وہ ملتوی کی گئی۔ وہ مؤخر کی گئی۔ (اُجِّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَاْجِیْلٌ ہے۔
۱۴ یَوْمُ الْفَصْلِ: فیصلہ کا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (یَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَیَّامٌ ہے (اَلْفَصْلُ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی فیصلہ کرنا۔
۲۰ مَآءٍ مَّهِیْنٍ: بے قدر پانی، حقیر پانی، یعنی قطرۂ منی۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	جمع: مِیَاہٌ ہے۔ (مَهِيْنٌ) کے معنی حقیر، بے حیثیت۔ پہلے قول کے مطابق مَهَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ دوسرے قول کے مطابق یہ هُوْنٌ مصدر سے اسم مفعول ہے تعلیل کے بعد مَهِيْنٌ ہو گیا ہے۔
۲۱	قَرَارٍ مَّكِيْنٍ: محفوظ جگہ۔ اس سے مراد عورت کا رحم (بچہ دانی) ہے۔ (قَرَارٌ) کے معنی ٹھہرنا اور ٹھہرنے کی جگہ۔ پہلے معنی کے اعتبار سے باب ضرب سے مصدر ہے اور دوسرے معنی کے اعتبار سے اسم ظرف کے معنی میں ہے (مَكِيْنٌ) کے معنی محفوظ جگہ، مرتبہ والا۔ پہلے قول کے مطابق مَكَانَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔ دوسرے قول کے مطابق كَوْنٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ تعلیل کے بعد مَكِيْنٌ ہو گیا ہے۔
۲۳	قَدَرْنَا: ہم نے اندازہ کیا (قَدَرْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَدْرٌ ہے۔
۲۵	كِفَاتًا: سمیٹنے والی۔ كَفْتٌ مصدر سے فِعَالٌ کے وزن پر فَاعِلٌ کے معنی میں ہے۔ كَفْتٌ کے معنی سمیٹنا، جمع کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۲۶	اَحْيَآءً: زندہ لوگ۔ واحد: حَيٌّ ہے۔
۲۶	اَمْوَاتًا: مردے، واحد: مَيِّتٌ ہے۔
۲۷	رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ: اونچے پہاڑ (رَوَاسِيْ) کے معنی پہاڑ، ثابت رہنے والی چیزیں۔ واحد: رَاسِيَةٌ ہے۔ (شَامِخَاتٌ) کے معنی بلند، اونچے، واحد: شَامِخَةٌ ہے۔
۲۷	اَسْقَيْنٰكُمْ: ہم نے تم کو پلایا (اَسْقَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْقَآءٌ ہے۔
۲۷	مَآءً فُرَاتًا: میٹھا پانی۔ پیاس بجھانے والا پانی۔ (فُرَاتٌ) کے معنی میٹھا پانی،

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	شیریں پانی۔
۲۹	اِنْطَلِقُوْا: تم لوگ چلو (اِنْطَلِقُوْا) باب انفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْطِلَاق ہے۔
۳۰	ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ: تین شاخوں والا سائبان۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، سائبان۔ جمع: ظِلَالٌ اور اَظْلَالٌ ہے۔ (شُعَبٌ) کے معنی شاخیں، حصے۔ واحد: شُعْبَةٌ ہے۔
۳۱	ظَلِیْلٍ: سایہ دار، سایہ والا۔ ظَلَالَةٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۳۱	لَا یُغْنِیْ: وہ (گرمی سے) کام نہیں آئے گا۔ وہ (گرمی سے) نہیں بچائے گا (لَا یُغْنِیْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۳۱	اَللَّهَبِ: گرمی، تپش۔ (لَهَبٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی آگ بھڑکنا۔
۳۲	تَرْمِیْ بِشَرَرٍ: وہ (آگ) چنگاریاں پھینکے گی (تَرْمِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَمْیٌ ہے۔ (شَرَرٌ) کے معنی آگ کی چنگاریاں جو اڑتی ہیں۔ واحد: شَرَرَةٌ ہے۔
۳۲	اَلْقَصْرِ: محل، جمع: قُصُوْرٌ ہے۔
۳۳	جِمٰلَتٌ صُفْرٌ: زرد اونٹ، کالے اونٹ۔ بعض حضرات نے اس کا ترجمہ "زرد اونٹ" کیا ہے۔ اس لئے کہ صُفْرٌ، اَصْفَرُ کی جمع ہے۔ جس کے معنی زرد کے ہیں۔ اور بعض حضرات نے اس کا ترجمہ "کالے اونٹ" کیا ہے۔ اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ جہنم کی چنگاریاں تارکول کی طرح کالی ہیں۔ اور اہل عرب کالے اونٹوں کے لئے صُفْرُ الْاِبِلِ کا لفظ استعمال کرتے ہیں (تفسیر جلالین) جِمٰلَتٌ کے معنی اونٹ۔ واحد: جَمَلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(صُفْرٌ) کے معنی زرد۔ اس کا واحد: اَصْفَرُ ہے۔
۳۵	لَا یَنْطِقُوْنَ: وہ لوگ بول نہیں سکیں گے۔ (لَا یَنْطِقُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نُطْقٌ ہے۔
۳۶	لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ: ان کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ (لَا یُؤْذَنُ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْنٌ ہے۔
۳۹	كَيْدٌ: تدبیر، داؤ، حیلہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۳۹	كِيْدُوْنِ: تم لوگ مجھ پر تدبیر چلاؤ۔ (كِيْدُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْدٌ ہے، معنی تدبیر کرنا، حیلہ کرنا (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ یائے متکلم کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوف پر دلالت کرے۔
۴۱	ظِلٰلٍ: سائے۔ واحد: ظِلٌّ ہے۔
۴۱	عُيُوْنٍ: چشمے۔ واحد: عَيْنٌ ہے۔
۴۲	فَوَاكِهَ: میوے۔ واحد: فَاكِهَةٌ ہے۔
۴۲	يَشْتَهُوْنَ: وہ لوگ چاہیں گے، وہ لوگ خواہش کریں گے (يَشْتَهُوْنَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے۔
۴۳	هَنِيْئًا: خوش گوار، مزے دار، هَنَاءٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب، فتح اور کرم سے آتا ہے۔
۴۶	تَمَتَّعُوْا: تم لوگ فائدہ اٹھاؤ۔ (تَمَتَّعُوْا) باب تفعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّعٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ پارہ (۳۰)

سُوْرَةُ النَّبَا

سورۂ نبأ مکی ہے۔ اس میں کل چالیس (۴۰) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	عَمَّ: کس چیز کے بارے میں۔ (عَمَّ) اصل میں عَنْ مَا ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا اور ما استفہامیہ کے الف کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔
۱	يَتَسَآءَلُوْنَ: وہ لوگ آپس میں پوچھتے ہیں۔ (يَتَسَآءَلُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَآءُلٌ ہے۔
۲	اَلنَّبَاِ الْعَظِيْمِ: بڑی خبر، اس سے مراد قیامت ہے۔ (النَّبَا) کے معنی خبر، جمع: اَنْبَاءٌ ہے۔ (الْعَظِيْمُ) کے معنی عظمت والا، بڑائی والا، عِظَمٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۶	مِهٰدًا: بچھونا، فرش، جمع: مُهُدٌ، مُهُدٌ اور اَمْهِدَةٌ ہے۔
۷	اَوْتَادًا: میخیں، واحد: وَتَدٌ، وَتِدٌ اور وَتْدٌ ہے۔
۸	اَزْوَاجًا: جوڑے جوڑے، یعنی مرد و عورت۔ واحد زَوْجٌ ہے۔
۹	سُبَاتًا: آرام کی چیز، راحت کی چیز۔
۱۰	لِبَاسًا: پردہ کی چیز، جمع: اَلْبِسَةٌ ہے۔
۱۱	مَعَاشًا: کمائی کرنے کا وقت، روزی حاصل کرنے کا زمانہ (مَعَاشٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی کمائی کرنا، زندگی بسر کرنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۲ شِدَادًا: سخت، مضبوط، واحد: شَدِیْدٌ ہے۔

۱۳ سِرَاجًا وَّهَّاجًا: روشن چراغ، چمکتا ہوا چراغ، یہاں اس سے مراد سورج ہے۔ (سِرَاجٌ) کے معنی چراغ، جمع: سُرُجٌ ہے۔ (وَهَّاجٌ) وَهْجٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

۱۴ الْمُعْصِرٰتِ: نچڑنے والی بدلیاں، نچوڑنے والے بادل۔ یعنی پانی سے بھرے بادل۔ اِعْصَارٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُعْصِرَةٌ ہے۔

۱۴ مَآءً ثَجَّاجًا: بہت پانی۔ بہت برسنے والا پانی۔ (ثَجَّاجٌ) ثُجُوْجٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۱۵ حَبًّا: غلہ، اناج، جمع: حُبُوْبٌ ہے۔

۱۵ نَبَاتًا: سبزہ، سبزی، زمین سے اگنے والی چیز۔ باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی اگنا۔

۱۶ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا: گنجان باغات۔ (جَنّٰتٌ) کے معنی باغات، واحد: جَنَّةٌ ہے۔ (اَلْفَافٌ) کے معنی گنجان باغات، واحد: لِفٌّ ہے۔

۱۷ مِیْقَاتًا: مقرر کیا ہوا وقت، معین وقت، جمع: مَوَاقِیْتُ ہے۔

۱۸ یُنْفَخُ: وہ (صور) پھونکا جائے گا۔ (یُنْفَخُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفْخٌ ہے۔

۱۸ الصُّوْرِ: نرسنگا جس میں حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونک ماریں گے۔

۱۸ اَفْوَاجًا: گروہ گروہ، فوج در فوج۔ واحد: فَوْجٌ ہے۔

۱۹ فُتِحَتْ: وہ (آسمان) کھول دیا جائے گا، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے (فُتِحَتْ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَتْحٌ۔

۲۰ سُیِّرَتْ: وہ (پہاڑ) چلادیے جائیں گے، وہ (پہاڑ) ہٹادیے جائیں گے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (سُیِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْیِیْرٌ ہے۔
۲۰	سَرَابًا: چمکتا ہوا ریت، وہ ریت جو میدان میں دور سے پانی کی طرح نظر آتا ہے۔
۲۱	مِرْصَادًا: گھات۔ گھات کی جگہ۔ جمع: مَرَاصِیْدُ ہے۔
۲۲	اَلطّٰغِیْنَ: سرکش لوگ، طُغْیَانٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: اَلطَّاغِیْ ہے۔
۲۲	مَاٰبًا: ٹھکانا، اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف واحد ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۲۳	لٰبِثِیْنَ: ٹھہرنے والے۔ لُبْثٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، واحد لَابِثٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۳	اَحْقَابًا: بے انتہا زمانے۔ بے شمار مدتیں۔ واحد: حُقُبٌ ہے۔
۲۴	لَا یَذُوْقُوْنَ: وہ لوگ نہیں چکھیں گے۔ (لَا یَذُوْقُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذَوْقٌ ہے۔
۲۵	حَمِیْمًا: گرم پانی۔ حَمَمٌ مصدر سے صفت مشبہ۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۲۵	غَسَّاقًا: پیپ۔ دوزخیوں کے زخموں کی پیپ۔
۲۶	جَزَآءً وِّفَاقًا: پورا بدلہ۔ (جَزَآءٌ) باب ضرب سے مصدر ہے (وِفَاقٌ) باب مفاعلۃ سے مصدر ہے۔
۲۷	لَا یَرْجُوْنَ: وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں (وہ لوگ امید نہیں رکھتے تھے) (لَا یَرْجُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَآءٌ ہے۔
۲۹	اَحْصَیْنٰهُ: ہم نے اس کو (ہر چیز کو) محفوظ کر رکھا ہے۔ (اَحْصَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳۱	مَفَازًا: کامیابی، کامیابی کی جگہ فَوْزٌ مصدر سے مصدر میمی یا اسم ظرف ہے۔
۳۲	حَدَآئِقَ: باغات، واحد: حَدِیْقَةٌ ہے۔
۳۲	اَعْنَابًا: انگور، واحد: عِنَبٌ ہے۔
۳۳	كَوَاعِبَ: نوعمر عورتیں۔ نوجوان عورتیں، واحد: كَاعِبٌ ہے۔ اس کے معنی ابھری ہوئی پستان والی عورت۔
۳۳	اَتْرَابًا: ہم عمر عورتیں، واحد: تِرْبٌ ہے۔ اس کے معنی ہم عمر کے ہیں۔ اکثر اس کا استعمال عورتوں کے لئے ہوتا ہے۔
۳۴	كَاْسًا دِهَاقًا: چھلکتے ہوئے پیالے۔ لبالب بھرے ہوئے جام شراب، (كَاْسٌ) کے معنی پیالہ، جام شراب، جمع: كُئُوْسٌ اور كَاسَاتٌ ہے (دِهَاقٌ) کے معنی چھلکتا ہوا، لبالب بھرا ہوا۔ دَهْقٌ مصدر سے فِعَالٌ کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔
۳۵	كِذّٰبًا: جھوٹ، جھٹلانا، باب تفعیل سے مصدر ہے۔
۳۷	خِطَابًا: بات، گفتگو، گفتگو کرنا۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔
۳۸	اَلرُّوْحُ: روح، ذی روح، جمع: اَرْوَاحٌ ہے، روح سے مراد بعض ائمہ تفسیر کے نزدیک جبرئیل امین ہیں، اور بعض روایتوں میں ہے کہ روح اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان لشکر ہے جو فرشتے نہیں ہیں۔ ان کے سر اور ہاتھ پاؤں ہیں۔
۳۸	صَفًّا: قطار باندھے ہوئے، صف بستہ۔ (صَفًّا) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے۔
۳۸	صَوَابًا: ٹھیک بات، درست بات۔
۳۹	مَاٰبًا: ٹھکانا، اَوْبٌ مصدر سے اسم ظرف ہے۔
۴۰	اَنْذَرْنٰكُمْ: ہم نے تم کو ڈرایا۔ (اَنْذَرْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْذَارٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴۰	قَدَّمَتْ يَدَاهُ: اس کے دونوں ہاتھوں نے آگے بھیج دیا۔ یعنی جو اعمال اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے کئے (قَدَّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مونث غائب، مصدر تَقْدِيْمٌ ہے۔ (يَدَاهُ) کے معنی اس کے دونوں ہاتھ۔ یہ اصل میں يَدَانِهِ ہے۔ ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نونِ تثنیہ گر گیا ہے۔
۴۰	تُرَابًا: مٹی، جمع اَتْرِبَةٌ اور تُرْبَانٌ ہے۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ

سورۂ نازعات مکی ہے۔ اس میں چھیالیس (۴۶) آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلنّٰزِعٰتِ غَرْقًا: وہ فرشتے جو (کافروں کی جان) سختی سے نکالنے والے ہیں (اَلنّٰزِعَاتُ) کے معنی (روح) کھینچنے والے (فرشتے) (روح) نکالنے والے (فرشتے) نَزْعٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: نَازِعَةٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ (غَرْقًا) سختی سے کھینچنا۔ سختی سے نکالنا۔ یہ نَازِعَاتٌ سے مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے (تفسیر جلالین) غَرْقٌ باب نصر سے مصدر ہے۔
۲	اَلنّٰشِطٰتِ نَشْطًا: وہ فرشتے جو بند کھولنے والے ہیں، یعنی جو فرشتے مسلمانوں کی روح آسانی سے نکالنے والے ہیں۔ (اَلنَّاشِطَاتُ) کے معنی بند کھولنے والے (فرشتے) نَشْطٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: نَاشِطَةٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (نَشْطًا) مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳ اَلسّٰبِحٰتِ سَبْحًا: وہ فرشتے جو تیزی سے تیرنے والے ہیں۔ یعنی جو فرشتے روحوں کو لے کر زمین سے آسمان کی طرف تیزی سے چلنے والے ہیں۔ (اَلسّٰبِحٰتُ) تیرنے والے (فرشتے) سِبَاحَۃٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد سَابِحَۃٌ ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۴ اَلسّٰبِقٰتِ سَبْقًا: وہ فرشتے جو تیزی سے دوڑنے والے ہیں، یعنی جو فرشتے روحوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے دوڑنے والے ہیں۔ (اَلسَّابِقَاتُ) کے معنی دوڑنے والے (فرشتے) سَبْقٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، واحد سَابِقَۃٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔ (سَبْقًا) مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵ اَلْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا: وہ فرشتے جو ہر حکم کی تدبیر کرنے والے ہیں، یعنی جو فرشتے روحوں کے متعلق ثواب یا عقاب میں سے ہر حکم کی تدبیر کرنے والے ہیں۔ (اَلْمُدَبِّرٰتُ) تَدْبِیْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد مُدَبِّرَۃٌ ہے۔

۶ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ: ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی (اس سے مراد نفخۂ اولیٰ ہے) (تَرْجُفُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَجْفٌ ہے (اَلرَّاجِفَۃُ) رَجْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

۷ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ: اس کے بعد پیچھے آنے والی چیز آئے گی۔ (اس سے مراد نفخۂ ثانیہ ہے) (تَتْبَعُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبَعٌ ہے۔ (اَلرَّادِفَۃُ) کے معنی پیچھے آنے والی چیز، رَدْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۸ وَّاجِفَۃٌ: دھڑکنے والے (دل) وَجْفٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۹	خَاشِعَةٌ: جھکی ہوئی (آنکھیں) (خَاشِعَةٌ) کے معنی جھکنے والی۔ خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۰	مَرْدُوْدُوْنَ: لوٹائے ہوئے، واپس کئے ہوئے۔ رَدٌّ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر ہے۔ واحد: مَرْدُوْدٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۰	اَلْحَافِرَةِ: پہلی حالت، ابتدائی حالت۔ حَفْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کے مصدری معنی زمین کھودنا۔
۱۱	عِظَامًا نَّخِرَةً: بوسیدہ ہڈیاں (عِظَامٌ) کے معنی ہڈیاں، واحد: عَظْمٌ ہے۔ (نَخِرَةٌ) نَخَرٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ مصدری معنی بوسیدہ ہونا۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۲	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ: نقصان والی واپسی، گھاٹے والی واپسی، (كَرَّةٌ) کے معنی واپسی، لوٹنا (خَاسِرَةٌ) خُسْرَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۳	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ: ایک جھڑکی، ایک سخت آواز۔ (زَجْرَةٌ) کے معنی ڈانٹ، جھڑکی۔
۱۴	اَلسَّاهِرَةِ: میدان، ہموار زمین۔ اس سے مراد قیامت کا میدان ہے۔ اس کی جمع سَوَاهِرُ ہے۔
۱۶	نَادٰىهُ: اس نے (ان کے پروردگار نے) ان کو (موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا۔ (نَادٰى) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔
۱۶	طُوًى: طور سینا کی ایک وادی کا نام ہے، جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ورسالت ملی۔ اس کو وادی مقدس فرمایا گیا ہے۔
۱۷	طَغٰى: اس نے سرکشی کی، اس نے شرارت کی (طَغٰى) باب فتح سے فعل ماضی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔
۱۸	اَنْ تَزَکّٰی: کہ تو سنور جائے، کہ تو درست ہو جائے۔ (تَزَکّٰی) اصل میں تَتَزَکّٰی ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَزَکِّیٌ ہے۔ جو اصل میں تَزَکُّیٌ ہے۔
۱۹	تَخْشٰی: تو ڈرے۔ (تَخْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَشْیٌ اور خَشْیَۃٌ ہے۔
۲۰	اَلْاٰیَۃَ الْکُبْرٰی: بڑی نشانی۔ اس سے مراد معجزۂ عصا یا ید بیضاء یا دونوں کا مجموعہ ہے۔ (اَلْاٰیَۃُ) نشانی، جمع: اٰیَاتٌ اور آیٌ ہے۔ (اَلْکُبْرٰی) کے معنی بڑی۔ اس کی جمع: اَلْکُبَرُ ہے۔
۲۱	عَصٰی: اس نے نافرمانی کی (عَصٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عِصْیَانٌ ہے۔
۲۲	اَدْبَرَ: اس نے پیٹھ پھیری۔ (اَدْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْبَارٌ ہے۔
۲۲	یَسْعٰی: تلاش کرتا ہوا، کوشش کرتا ہوا، یہ ترکیب میں حال واقع ہے (یَسْعٰی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۲۳	حَشَرَ: اس نے جمع کیا۔ (حَشَرَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَشْرٌ ہے۔
۲۳	نَادٰی: اس نے پکارا۔ (نَادٰی) باب مفاعلۃ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُنَادَاۃٌ ہے۔
۲۵	نَکَالَ: عذاب، سزا۔ عبرت ناک سزا۔
۲۵	اَلْاُوْلٰی: پہلی۔ اس سے مراد دنیا ہے۔ یہ اَلْاَوَّلُ کی مؤنث ہے۔
۲۶	عِبْرَۃً: نصیحت، جمع: عِبَرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۷	بَنٰهَا: اس نے اس (آسمان) کو بنایا۔ (بَنٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بِنَآءٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۲۸	سَمْكَهَا: اس کی چھت۔ (سَمْكٌ) کے معنی چھت۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی بلند ہونا۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۲۸	سَوّٰهَا: اس نے اس کو برابر کیا۔ اس نے اس کو درست بنایا۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۲۹	اَغْطَشَ: اس نے تاریک بنایا۔ (اَغْطَشَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْطَاشٌ ہے۔
۲۹	ضُحٰهَا: اس کی دھوپ، اس کا دن۔ (ضُحٰی) کے معنی چاشت کا وقت، دن چڑھے۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۳۰	دَحٰهَا: اس نے اس کو بچھا دیا۔ (دَحٰی) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَحْیٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۳۱	مَرْعٰهَا: چارا (جانوروں کی سبز خوراک) مَرْعٰی کے معنی چارا، سبزی۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۳۲	اَرْسٰهَا: اس نے ان (پہاڑوں) کو قائم کر دیا (اَرْسٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَآءٌ ہے (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۳۳	اَنْعَامِكُمْ: تمہارے چوپائے۔ تمہارے مویشی۔ (اَنْعَامٌ) کے معنی چوپائے، مویشی۔ واحد نَعَمٌ ہے۔
۳۴	اَلطَّآمَّةُ الْكُبْرٰی: بڑا ہنگامہ۔ بڑی مصیبت۔ اس سے مراد قیامت ہے۔ (طَآمَّةٌ) طَمٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے آتا ہے اس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کے معنی ڈھانپ لینا، (اَلْکُبْریٰ) کے معنی بڑی، اس کی جمع: اَلْکُبَرُ ہے۔
۳۵	یَتَذَکَّرُ: وہ (انسان) یاد کرے گا۔ (یَتَذَکَّرُ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔
۳۵	سَعٰی: اس نے کمایا۔ اس نے کوشش کی۔ (سَعٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْیٌ ہے۔
۳۶	بُرِّزَتْ: وہ (دوزخ) ظاہر کر دی جائے گی، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (بُرِّزَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبْرِیْزٌ ہے۔
۳۷	طَغٰی: اس نے سرکشی کی۔ اس نے شرارت کی۔ (طَغٰی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔
۳۸	اٰثَرَ: اس نے ترجیح دی۔ (اٰثَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْثَارٌ ہے۔
۳۹	اَلْمَاْوٰی: ٹھکانا۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ اُوِیٌّ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۴۰	اَلْهَوٰی: خواہش، اس سے مراد ناجائز خواہش ہے۔ جمع: اَهْوَآءٌ ہے۔
۴۲	اَیَّانَ: کب۔ یہ اسم استفہام زمانی ہے، کسی چیز کا زمانہ اور وقت دریافت کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
۴۲	مُرْسٰهَا: اس کا وقوع، اس کا قیام۔ (مُرْسٰی) کے معنی واقع ہونا، قائم ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا۔ اِرْسَاءٌ سے مصدر میمی ہے۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴۳	ذِکْرٰهَا: اس (قیامت) کا ذکر، اس (قیامت) کا بیان۔ (ذِکْرٰی) کے معنی یاد اور بیان۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴۴	مُنْتَهٰهَا: اس (قیامت) کی پہنچ، اس (قیامت کے علم) کی انتہاء (جلالین)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	یعنی قیامت کے معین وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ (مُنْتَهٰى) اِنْتِهَآءٌ سے مصدر میمی ہے۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴۵	مُنْذِرُ: ڈرانے والا۔ (مُنْذِرٌ) اِنْذَارٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔
۴۶	لَمْ يَلْبَثُوْا: وہ لوگ نہیں ٹھہرے۔ (لَمْ يَلْبَثُوْا) باب سمع سے فعل مضارع نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَبْثٌ ہے۔
۴۶	عَشِيَّةً: ایک شام، دن کا آخری حصہ۔ جمع: عَشِيٌّ اور عَشَايَا ہے۔
۴۶	ضُحٰهَا: اس کی صبح۔ اس کا اول حصہ (بیان القرآن) (ضُحٰى) کے معنی چاشت کا وقت، دن کا ابتدائی حصہ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع: عَشِيَّةٌ ہے۔ ضحیٰ اور عشیہ (یعنی صبح اور شام) دن کے دو کنارے ہیں۔ اس تعلق کی وجہ سے ضحیٰ کی اضافت عشیہ کی طرف درست ہے (جلالین)

سُوْرَةُ عَبَسَ

سورۂ عبس مکی ہے۔ اس میں بیالیس (۴۲) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	عَبَسَ: وہ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) چیں بجبیں ہوئے۔ انھوں نے تیوری چڑھائی (عَبَسَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَبْسٌ اور عُبُوْسٌ ہے۔ معنی ترش رو ہونا، تیوری چڑھانا۔
۱	تَوَلّٰى: انھوں نے منہ موڑا۔ یعنی متوجہ نہیں ہوئے۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّیْ ہے۔
۲	اَلْاَعْمٰى: اندھا، نابینا، جمع: عُمْیٌ ہے۔ یہاں اس سے مراد حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا صحابی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳	مَا يُدْرِيكَ: آپ کو کیا خبر (مَا) اسم استفہام ہے۔ (يُدْرِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَآءٌ ہے۔
۳	يَزَّكَّى: (شاید وہ) وہ سنور جاتا (يَزَّكَّى) اصل میں يَتَزَكَّى ہے، باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَكِّي ہے۔
۴	يَذَّكَّرُ: نصیحت حاصل کرے (يَذَّكَّرُ) اصل میں يَتَذَكَّرُ ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَّكُّرٌ جو اصل میں تَذَكُّرٌ ہے۔
۵	مَنِ اسْتَغْنٰى: جو شخص بے پروائی کرتا ہے۔ (اسْتَغْنٰى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَآءٌ ہے۔
۶	تَصَدّٰى: آپ (اس کی) فکر میں پڑتے ہیں (تَصَدّٰى) اصل میں تَتَصَدّٰى ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصَ[illegible] ہے۔
۸	يَسْعٰى: دوڑتا ہوا۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ ([illegible]) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعْيٌ ہے۔
۱۰	تَلَهّٰى: آپ (اس سے) بے اعتنائی کرتے ہیں۔ آپ (اس سے) بے رخی کرتے ہیں۔ (تَلَهّٰى) اصل میں تَتَلَهّٰى ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَلَهِّي ہے۔
۱۱	تَذْكِرَةٌ: نصیحت، جمع تَذَاكِرُ ہے۔
۱۳	صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ: عزت والے صحیفے، عزت والی کتابیں۔ (صُحُفٌ) کے معنی صحیفے اور کتابیں، واحد: صَحِيفَةٌ ہے۔ (مُكَرَّمَةٌ) کے معنی معزز، باعزت، باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ مصدر تَكْرِيمٌ ہے۔
۱۴	مَرْفُوْعَةٍ: بلند مرتبے والے۔ اونچے مرتبے والے (مَرْفُوْعَةٌ) رَفْعٌ مصدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۴	مُطَهَّرَةٍ: مقدس، پاکیزہ۔ (مُطَهَّرَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ مصدر تَطْهِيرٌ ہے۔
۱۵	سَفَرَةٍ: لکھنے والے۔ واحد: سَافِرٌ ہے۔ اس کا مصدر سُفُوْرٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ ان سے مراد فرشتے ہیں۔
۱۶	كِرَامٍ: بزرگ، معزز۔ واحد: كَرِيْمٌ ہے۔
۱۶	بَرَرَةٍ: نیک لوگ۔ واحد: بَارٌّ ہے۔
۱۷	قُتِلَ: وہ (انسان) قتل کیا جائے۔ یعنی خدا کی مار ہو۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (قُتِلَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَتْلٌ ہے۔
۱۷	مَآ اَكْفَرَهٗ: وہ کیسا ناشکرا ہے۔ یہ مَآ اَفْعَلَهٗ کے وزن پر فعل تعجب ہے۔ اس کا مصدر (كُفْرٌ) ہے جو باب نصر سے آتا ہے۔
۱۹	فَقَدَّرَهٗ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس کو اندازے سے بنایا۔ (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِيْرٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۲۰	يَسَّرَهٗ: اس نے اس (کے نکلنے کے راستے) کو آسان کر دیا۔ (يَسَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔
۲۱	اَقْبَرَهٗ: اس نے اس کو قبر میں رکھوادیا۔ (اَقْبَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقْبَارٌ ہے۔
۲۲	اَنْشَرَهٗ: وہ اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَنْشَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَارٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۳	لَمَّا يَقْضِ: اس نے پورا نہیں کیا۔ (لَمَّا يَقْضِ) باب ضرب سے فعل مضارع نفی جحد بہ لَمَّا، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ ہے۔
۲۵	صَبَبْنَا الْمَآءَ: ہم نے پانی بہایا، ہم نے پانی برسایا۔ (صَبَبْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر صَبٌّ ہے۔
۲۶	شَقَقْنَا الْاَرْضَ: ہم نے زمین کو پھاڑا۔ (شَقَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَقٌّ ہے۔
۲۷	اَنْبَتْنَا: ہم نے اُگایا۔ (اَنْبَتْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْبَاتٌ ہے۔
۲۷	حَبًّا: اناج، غلہ۔ جمع: حُبُوْبٌ ہے۔
۲۸	عِنَبًا: انگور، جمع: اَعْنَابٌ ہے۔
۲۸	قَضْبًا: ترکاری۔ واحد: قَضْبَةٌ ہے۔
۲۹	زَيْتُوْنًا: زیتون، ایک درخت کا نام ہے، جس میں بہت عمدہ روغن نکلتا ہے۔
۲۹	نَخْلًا: کھجور، واحد: نَخْلَةٌ ہے۔
۳۰	حَدَآئِقَ غُلْبًا: گنجان باغات (حَدَآئِقَ) کے معنی باغات۔ واحد: حَدِيْقَةٌ ہے۔ (غُلْبٌ) کے معنی گنجان، واحد: غَلْبَآءُ ہے۔
۳۱	فَاكِهَةً: میوہ۔ جمع: فَوَاكِهُ ہے۔
۳۱	اَبًّا: گھاس، چارا۔
۳۳	اَلصَّآخَّةُ: کان پھوڑنے والی، سخت آواز جو کانوں کو بہرا کر دے، اس سے مراد قیامت کا صور پھونکنے کی سخت آواز ہے۔ (اَلصَّآخَّةُ) صَخٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے آتا ہے۔
۳۴	يَفِرُّ: وہ بھاگے گا۔ (يَفِرُّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فِرَارٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳۶ صَاحِبَتِهٖ: اس کی بیوی (اپنی بیوی) صَاحِبَةٌ کے معنی ساتھ رہنے والی، اس سے مراد بیوی ہے۔ جمع: صَاحِبَاتٌ اور صَوَاحِبُ ہے۔

۳۶ بَنِيْهِ: اس کے بیٹے (اپنے بیٹے) (بَنِيْهِ) اصل میں بَنِيْنَ ہے۔ (ہ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نونِ جمع گر گیا ہے۔

۳۷ يُغْنِيْهِ: وہ (فکر اور حال) اس کو کافی ہوگا۔ یعنی اپنی جان کا فکر اس کو دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔ (يُغْنِىْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔

۳۸ مُسْفِرَةٌ: روشن (چہرے) یہ اِسْفَارٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

۳۹ ضَاحِكَةٌ: ہنسنے والے (چہرے) یہ ضِحْكٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۳۹ مُسْتَبْشِرَةٌ: خوش، خوش ہونے والے (مُسْتَبْشِرَةٌ) باب استفعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ مصدر اِسْتِبْشَارٌ ہے۔

۴۰ غَبَرَةٌ: گرد، غبار، ظلمت، تاریکی۔

۴۱ تَرْهَقُهَا: اُن پر چھائی ہوگی۔ (تَرْهَقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقٌ ہے۔

۴۱ قَتَرَةٌ: سیاہی، کدورت۔

۴۲ اَلْكَفَرَةُ: کافر لوگ۔ واحد: كَافِرٌ ہے۔

۴۲ اَلْفَجَرَةُ: نافرمان لوگ۔ واحد: فَاجِرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

سورۂ تکویر مکی ہے۔ اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ (اِذَا) كُوِّرَتْ: (جب) وہ (سورج کی دھوپ) تہ ہو جائے گی۔ (ترجمہ شیخ الہند) (جب) وہ (سورج کی دھوپ) لپیٹ دی جائے گی۔ یعنی سورج بے نور ہو جائے گا۔ (كُوِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَكْوِيْرٌ ہے۔

۲ (اِذَا) انْكَدَرَتْ: (جب) وہ (ستارے) ٹوٹ کر گر پڑیں گے (جب) وہ (ستارے) میلے ہو جائیں گے (ترجمہ شیخ الہند) (انْكَدَرَتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْكِدَارٌ ہے۔

۳ (اِذَا) سُيِّرَتْ: (جب) وہ (پہاڑ) چلا دیئے جائیں گے (سُيِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر تَسْيِيْرٌ ہے۔

۴ اَلْعِشَارُ: دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں۔ واحد: عُشَرَاءُ ہے۔

۴ (اِذَا) عُطِّلَتْ: (جب) وہ (گابھن اونٹنیاں) چھٹی پھریں گی (عُطِّلَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَعْطِيْلٌ۔

۵ اَلْوُحُوْشُ: وحشی جانور، جنگلی جانور۔ واحد: وَحْشِيٌّ ہے۔

۵ (اِذَا) حُشِرَتْ: (جب) وہ (جنگلی جانور) جمع کر دیئے جائیں گے۔ (جب) وہ (جنگلی جانور) جمع ہو جائیں گے۔ (حُشِرَتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَشْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۶	اَلْبِحَارُ: دریا۔ واحد: بَحْرٌ ہے۔
۶	(اِذَا) سُجِّرَتْ: (جب) وہ (دریا) بھڑکائے جائیں گے۔ (سُجِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر تَسْجِيْرٌ۔
۷	اَلنُّفُوْسُ: جانیں، لوگ۔ واحد: نَفْسٌ ہے۔
۷	(اِذَا) زُوِّجَتْ: (جب) وہ (جانوں کے) جوڑے باندھے جائیں گے۔ (جب) وہ (لوگ) اکٹھے کئے جائیں گے۔ (زُوِّجَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَزْوِيْجٌ ہے۔
۸	اَلْمَوْءٗ دَةُ: زندہ دفن کی ہوئی لڑکی۔ وَاْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۰	اَلصُّحُفُ: اعمال نامے۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے۔
۱۰	نُشِرَتْ: (جب) وہ (اعمال نامے) کھول دیئے جائیں گے۔ (نُشِرَتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَشْرٌ ہے۔
۱۱	(اِذَا) كُشِطَتْ: (جب) اس کی (آسمان کی) پوست اتار لی جائے گی۔ یعنی جب آسمان کھل جائے گا۔ (كُشِطَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَشْطٌ ہے۔
۱۲	سُعِّرَتْ: (جب) وہ (دوزخ) دہکائی جائے گی۔ (سُعِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْعِيْرٌ ہے۔
۱۳	(اِذَا) اُزْلِفَتْ: (جب) وہ (جنت) قریب کردی جائے گی (اُزْلِفَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِزْلَافٌ۔
۱۴	اَحْضَرَتْ: اس (نفس) نے حاضر کیا۔ وہ (نفس) لے کر آیا (اَحْضَرَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِحْضَارٌ۔
۱۵	اَلْخُنَّسُ: پیچھے ہٹ جانے والے۔ یعنی وہ ستارے جو سیدھے چلتے چلتے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	پیچھے ہٹ جاتے ہیں (بیان القرآن) اس کا واحد: خَانِسٌ اور مصدر خَنْسٌ اور خُنُوسٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۱۶	اَلْجَوَارِ: چلنے والے۔ یعنی وہ ستارے جو پیچھے ہٹنے کے بعد پیچھے ہی کی طرف چلنے لگتے ہیں (بیان القرآن) اس کا واحد: جَارِيَةٌ اور مصدر جَرْيٌ ہے باب ضرب سے آتا ہے۔
۱۶	اَلْكُنَّسِ: چھپ جانے والے۔ دُبک جانے والے۔ یعنی وہ ستارے جو پیچھے چلتے چلتے اپنے مطالع (طلوع ہونے کی جگہوں) میں چھپ جاتے ہیں (بیان القرآن) اس کا واحد: كَانِسٌ اور مصدر كُنُوسٌ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ سیدھے چلتے ہوئے پیچھے ہٹ جانا پھر پیچھے کی طرف چلنا اس کے بعد چھپ جانا۔ یہ تینوں اوصاف پانچ ستاروں کے ہیں۔ جن کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں: (۱) زحل (۲) مشتری (۳) مریخ (۴) زہرہ (۵) عطارد۔
۱۷	اِذَا عَسْعَسَ: (رات کی قسم) جب وہ جانے لگے۔ (عَسْعَسَ) باب فعللہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَسْعَسَةٌ ہے۔ اس کے معنی رات کا گزرنا۔ اور رات کا تاریک ہونا۔ یہاں پہلے معنی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔
۱۸	اِذَا تَنَفَّسَ: (صبح کی قسم) جب وہ آنے لگے۔ (تَنَفَّسَ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنَفُّسٌ ہے۔ اس کے معنی سانس لینا، تَنَفَّسَ الصُّبْحُ کے معنی صبح روشن ہوگئی۔
۱۹	رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ: بھیجا ہوا عزت والا، معزز فرشتہ۔ یہاں رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں (رَسُوْلٌ) کے معنی بھیجا ہوا۔ جمع: رُسُلٌ ہے (كَرِيْمٌ) کے معنی عزت والا، كَرَمٌ سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۰	مَكِيْنٍ: مرتبہ والا۔ مَكَانَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۲۱	مُطَاعٍ: اطاعت کیا ہوا۔ جس کی اطاعت کی جائے۔ اِطَاعَةٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔
۲۳	الْاُفُقِ الْمُبِيْنِ: کھلا ہوا کنارہ، واضح کنارہ۔ اس سے مراد آسمان کا بلند کنارہ ہے۔ (الْاُفُق) کے معنی کنارہ۔ جمع: آفاق ہے۔ (الْمُبِيْن) اِبَانَةٌ مصدر سے اسم فاعل مذکر ہے۔
۲۴	ضَنِيْنٍ: بخیل، بخل کرنے والا۔ ضَنٌّ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع اور ضرب سے آتا ہے۔
۲۸	اَنْ يَّسْتَقِيْمَ: کہ وہ درست ہو جائے۔ کہ وہ سیدھا چلے۔ (يَسْتَقِيْمُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِقَامَةٌ۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

سورۂ انفطار مکی ہے۔ اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	(اِذَا) انْفَطَرَتْ: (جب) وہ (آسمان) پھٹ جائے گا (انْفَطَرَتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر انْفِطَارٌ۔
۲	الْكَوَاكِبُ: ستارے۔ واحد: كَوْكَبٌ ہے۔
۲	(اِذَا) انْتَثَرَتْ: (جب) وہ (ستارے ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے (انْتَثَرَتْ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْتِثَارٌ۔
۳	الْبِحَارُ: دریا۔ واحد: بَحْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳	(اِذَا) فُجِّرَتْ: (جب) وہ (دریا) بہہ پڑیں گے۔ (جب) وہ (دریا) اُبل پڑیں گے (فُجِّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَفْجِیْرٌ ہے۔
۴	اَلْقُبُوْرُ: قبریں۔ واحد: قَبْرٌ ہے۔
۴	بُعْثِرَتْ: (جب) وہ (قبریں) اکھاڑ دی جائیں گی (بُعْثِرَتْ) باب فعللۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَعْثَرَۃٌ ہے۔
۵	قَدَّمَتْ: اس (نفس) نے آگے بھیجا۔ (قَدَّمَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقْدِیْمٌ ہے۔
۵	اَخَّرَتْ: اس (نفس) نے پیچھے چھوڑا۔ (اَخَّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَاْخِیْرٌ ہے۔
۶	مَاغَرَّكَ: کس چیز نے تجھے دھوکے میں ڈال دیا۔ (مَا) اسم استفہام ہے۔ (غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غُرُوْرٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۷	سَوّٰىكَ: اس نے تجھ کو درست کیا۔ یعنی تیرے اعضاء کو درست کیا۔ (سَوّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔
۷	عَدَلَكَ: اس نے تجھ کو معتدل بنایا۔ یعنی تیرے اعضاء میں تناسب رکھا۔ (عَدَلَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَدْلٌ ہے۔
۸	رَكَّبَكَ: اس نے (جس صورت میں چاہا) تجھ کو جوڑ دیا۔ (رَكَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرْكِيْبٌ ہے۔
۹	اَلدِّيْنُ: بدلہ۔ یعنی جزا وسزا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۱	كِرَامًا كَاتِبِيْنَ: معزز لکھنے والے، باعزت لکھنے والے۔ یعنی اعمال کے لکھنے والے فرشتے۔ (كِرَامٌ) کے معنی عزت والے، واحد: كَرِيْمٌ ہے۔ (كَاتِبِيْنَ) کے معنی لکھنے والے۔ كِتَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ واحد: كَاتِبٌ ہے۔
۱۳	اَلْاَبْرَارَ: نیک لوگ۔ واحد بَرٌّ ہے۔
۱۴	اَلْفُجَّارَ: بدکار لوگ۔ واحد: فَاجِرٌ ہے۔
۱۵	يَصْلَوْنَهَا: وہ لوگ اس (دوزخ) میں داخل ہوں گے۔ (يَصْلَوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلًى ہے۔ (ھَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

سورۂ مطففین مکی ہے۔ اس میں چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْمُطَفِّفِيْنَ: ناپ تول میں کمی کرنے والے۔ تَطْفِيْفٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُطَفِّفٌ ہے۔
۲	اِذَا اكْتَالُوْا: جب وہ ناپ کر لیتے ہیں۔ (اِكْتَالُوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِكْتِيَالٌ ہے۔
۲	يَسْتَوْفُوْنَ: وہ لوگ پورا لیتے ہیں۔ (يَسْتَوْفُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِيْفَاءٌ ہے۔
۳	اِذَا كَالُوْهُمْ: جب وہ لوگ ان کو ناپ کر دیتے ہیں (كَالُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَيْلٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۳ (اِذَا) وَزَنُوْا: (جب) وہ لوگ تول کر دیتے ہیں۔ (وَزَنُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَزْنٌ ہے۔

۳ يُخْسِرُوْنَ: وہ لوگ گھٹا دیتے ہیں۔ (يُخْسِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِخْسَارٌ ہے۔

۴ مَبْعُوْثُوْنَ: دوبارہ زندہ کئے جانے والے۔ (مَبْعُوْثُوْنَ) بَعْثٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۷ كِتٰبَ الْفُجَّارِ: نافرمانوں یعنی کافروں کا نامۂ اعمال (كِتٰبٌ) کے معنی نامۂ اعمال۔ جمع: كُتُبٌ ہے۔ (الْفُجَّارُ) نافرمان لوگ، واحد فَاجِرٌ ہے۔

۷ سِجِّيْنٍ: سجین۔ ساتویں زمین میں ایک جگہ کا نام ہے جو کافروں کی روحوں کا مقام ہے۔

۹ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ: لکھا ہوا دفتر۔ نشان کیا ہوا یعنی مہر لگا ہوا دفتر۔ (كِتٰبٌ) باب نصر سے مصدر مَكْتُوْبٌ کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع: كُتُبٌ ہے۔ (مَرْقُوْمٌ) رَقْمٌ مصدر سے اسم مفعول مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۱۲ مُعْتَدٍ: حد سے گزرنے والا۔ اِعْتِدَاءٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب افتعال سے آتا ہے۔

۱۲ اَثِيْمٍ: گنہگار، مجرم۔ اِثْمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۱۳ تُتْلٰى عَلَيْهِ: اس کے سامنے (ہماری آیتیں) پڑھی جاتی ہیں (تُتْلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔

۱۳ اَسَاطِيْرُ: بے سند باتیں، جھوٹی باتیں، افسانے، اس کا واحد: اُسْطُوْرَةٌ ہے۔

۱۴ رَانَ: (ان کے دلوں پر) اس نے (ان کے برے اعمال نے) زنگ پکڑ لیا باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَيْنٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۴	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ: وہ لوگ کام کرتے تھے۔ (كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۱۵	مَحْجُوْبُوْنَ: (اپنے پروردگار کا دیدار کرنے سے) روکے ہوئے لوگ۔ وہ لوگ جن کو روک دیا جائے۔ (مَحْجُوْبُوْنَ) حَجْبٌ مصدر سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۶	صَالُوْا الْجَحِيْمِ: دوزخ میں داخل ہونے والے۔ (صَالُوْا) اصل میں صَالُوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نونِ جمع گر گیا۔ اس لئے صَالُوْا ہو گیا۔ یہ صَلْيٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۱۸	كِتٰبَ الْاَبْرَارِ: نیک لوگوں کا نامۂ اعمال (كِتٰبٌ) کے معنی نامۂ اعمال۔ جمع كُتُبٌ ہے۔ (الْاَبْرَارُ) کے معنی نیک لوگ، واحد بَرٌّ ہے۔
۱۸	عِلِّيِّيْنَ: علیین۔ ساتویں آسمان پر ایک جگہ کا نام ہے جو ایمان والوں کی روحوں کا مقام ہے۔
۲۱	اَلْمُقَرَّبُوْنَ: مقرب لوگ یعنی مقرب فرشتے۔ واحد مُقَرَّبٌ ہے۔
۲۳	الْاَرَآئِكِ: مسہریاں۔ واحد اَرِيْكَةٌ ہے۔
۲۴	نَضْرَةَ النَّعِيْمِ: نعمت کی تازگی۔ آرام کی تازگی۔ (نَضْرَةٌ) کے معنی تازگی۔ (النَّعِيْمُ) کے معنی نعمت، آسائش، آرام۔
۲۵	يُسْقَوْنَ: وہ لوگ پلائے جائیں گے۔ (يُسْقَوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَقْيٌ ہے۔
۲۵	رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ: مہر لگی ہوئی خالص شراب۔ (رَحِيْقٌ) کے معنی خالص شراب، (مَخْتُوْمٌ) کے معنی مہر لگی ہوئی۔ خَتْمٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۲۶	خِتٰمُهٗ: اس کی مہر۔ (خِتَامٌ) کے معنی مہر، جمع خُتُمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۲۶ مِسْكٌ: مشک۔ ایک مشہور خوشبو ہے۔

۲۵ لِيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ: حرص کرنے والوں کو (ایسی چیز کی) حرص کرنا چاہئے۔ رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنا چاہئے۔ (لِيَتَنَافَسْ) باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنَافُسٌ ہے۔ (اَلْمُتَنَافِسُوْنَ) تَنَافُسٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔

۲۷ مِزَاجُهٗ: اس کی آمیزش، اس کی ملاوٹ۔ (مِزَاجٌ) کے معنی ملانے کی چیز۔ جمع: اَمْزِجَةٌ ہے۔

۲۷ تَسْنِيْمٍ: تسنیم، جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے پانی پئیں گے۔

۲۹ (كَانُوْا) يَضْحَكُوْنَ: وہ لوگ ہنستے تھے۔ (كَانُوْا يَضْحَكُوْنَ) باب سمع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَحِكٌ ہے۔

۳۰ يَتَغَامَزُوْنَ: وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے یعنی کافر لوگ ایمان والوں کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ (يَتَغَامَزُوْنَ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَغَامُزٌ ہے۔

۳۱ اِذَا انْقَلَبُوْا: جب وہ لوگ لوٹتے، یہ ترکیب میں شرط واقع ہے (اِنْقَلَبُوْا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔

۳۱ فَكِهِيْنَ: باتیں بناتے ہوئے، دل لگی کرتے ہوئے، مذاق اڑاتے ہوئے (فَكِهِيْنَ) حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: فَكِهٌ ہے۔

۳۳ حٰفِظِيْنَ: نگہبان ہونے کی حالت میں۔ نگراں ہونے کی حالت میں۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: حَافِظٌ ہے۔ حِفْظٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۵	هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ: کیا کافروں کو بدلہ دیا گیا۔ واقعی کافروں کو بدلہ دیا گیا، پہلا ترجمہ ھَلْ استفہامیہ کے اعتبار سے ہے۔ اور دوسرا ترجمہ ھَلْ بمعنی قد کے اعتبار سے ہے۔ (ثُوِّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَثْوِیْبٌ ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق

سورۂ انشقاق مکی ہے۔ اس میں پچیس (۲۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	(اِذَا) اِنْشَقَّتْ: (جب) وہ (آسمان) پھٹ جائے گا (اِنْشَقَّتْ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْشِقَاقٌ ہے۔
۲	(اِذَا) اَذِنَتْ: (جب) وہ (آسمان اپنے رب کا حکم) سن لے گا (اَذِنَتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِذْنٌ ہے۔
۲	حُقَّتْ: وہ (آسمان) اسی لائق ہے۔ (حُقَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَقٌّ ہے۔
۳	(اِذَا) مُدَّتْ: (جب) وہ (زمین) کھینچ کر بڑھا دی جائے گی۔ (مُدَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَدٌّ ہے۔
۴	(اِذَا) اَلْقَتْ: (جب) وہ (زمین) ڈال دے گی۔ یعنی زمین اپنے اندر کی چیزوں کو باہر نکال دے گی۔ (اَلْقَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِلْقَاءٌ ہے۔
۴	(اِذَا) تَخَلَّتْ: (جب) وہ (زمین) خالی ہو جائے گی۔ (تَخَلَّتْ) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَخَلِّیْ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

٦ كَادِحٌ: کوشش کرنے والا۔ كَدْحٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ مصدری معنی محنت کرنا، مشقت اٹھانا۔

٦ مُلٰقِيْهِ: اس سے ملاقات کرنے والا۔ اس سے ملنے والا۔ (مُلَاقِيْ) مُلَاقَاةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر (ہٖ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

٧ مَنْ اُوْتِيَ: جس شخص کو (اعمال نامہ) دیا جائے گا۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اُوْتِيَ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْتَاءٌ ہے۔

٨ يُحَاسَبُ: اس سے حساب لیا جائے گا۔ (يُحَاسَبُ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاسَبَةٌ ہے۔

٨ حِسَابًا يَّسِيْرًا: آسان حساب، یہ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ایک حدیث شریف میں آسان حساب کی یہ تفسیر آئی ہے کہ حساب میں کوئی پوچھ گچھ نہ ہو صرف اعمال کی پیشی ہو جائے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہوگا جو کسی عذاب کے بغیر نجات پائیں گے۔

٩ يَنْقَلِبُ: وہ لوٹے گا۔ (يَنْقَلِبُ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقِلَابٌ ہے۔

١١ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا: وہ شخص موت کو پکارے گا۔ (يَدْعُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَعَاءٌ ہے۔ (ثُبُوْرًا) کے معنی موت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کے معنی ہلاک ہونا۔

١٢ يَصْلٰى سَعِيْرًا: وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ (يَصْلٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صِلًى ہے۔ (سَعِيْرٌ) کے معنی بھڑکتی ہوئی آگ، دہکتی ہوئی آگ۔ سَعْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۴	لَنْ یَّحُوْرَ: وہ ہرگز نہیں لوٹے گا۔ (لَنْ یَّحُوْرَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَوْرٌ ہے۔
۱۵	بَصِیْرًا: خوب دیکھنے والا۔ بَصَرٌ اور بَصَارَۃٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم اور سمع سے آتا ہے۔
۱۶	لَآ اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں۔ اس میں لا زائد ہے۔ (اُقْسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۱۶	اَلشَّفَقِ: شام کی سرخی، غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی۔
۱۷	وَسَقَ: اس نے سمیٹ لیا۔ اس نے جمع کرلیا۔ (وَسَقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَسْقٌ ہے۔
۱۸	اِذَا اتَّسَقَ: جب وہ (چاند) پورا ہو جائے (اِتَّسَقَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّسَاقٌ جو اصل میں اِوْتِسَاقٌ ہے۔
۱۹	لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ: تم لوگ ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچو گے (لَتَرْکَبُنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُکُوْبٌ ہے۔ (طَبَقٌ) کے معنی درجہ، حالت۔ واحد: طَبَقَۃٌ ہے۔
۲۳	یُوْعُوْنَ: وہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ (یُوْعُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْعَاءٌ ہے۔
۲۴	بَشِّرْهُمْ: آپ ان کو خوش خبری دیدیجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبْشِیْرٌ ہے۔
۲۵	غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: بے انتہا۔ موقوف نہ ہونے والا۔ ختم نہ ہونے والا (مَمْنُوْنٌ) مَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ مصدری معنی کاٹنا، زائل کرنا۔ باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ

سورہ بروج مکی ہے۔ اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	ذَاتِ الْبُرُوْجِ: برجوں والا (آسمان) برجوں سے مراد بڑے بڑے ستارے ہیں (درمنثور) (اَلْبُرُوْجُ) کے معنی برجیں، واحد: بُرْجٌ ہے۔
۲	اَلْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ: وعدہ کیا ہوا دن۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن، جمع: اَيَّامٌ ہے۔ (مَوْعُوْدٌ) وَعْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۳	شَاهِدٍ: حاضر ہونے والا (دن) اس سے مراد جمعہ کا دن ہے۔ (شَاهِدٌ) باب سمع سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر شُهُوْدٌ ہے۔
۳	مَشْهُوْدٍ: وہ دن جس کے پاس لوگ حاضر ہوں۔ وہ دن جس میں لوگوں کی حاضری ہوتی ہے۔ اس سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ (مَشْهُوْدٌ) باب سمع سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ مصدر شُهُوْدٌ ہے۔
۴	اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ: خندق والے، کھائی والے۔ اس سے مراد یمن کا ظالم اور کافر بادشاہ اور اس کے ساتھی ہیں۔ جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے زمانے میں بہت ایمان والوں کو آگ کی خندق میں گرا کر جلا دیا تھا۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انھوں نے ایک ایمان والے لڑکے کی عجیب وغریب کرامات دیکھ کر دین عیسوی کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ (اَصْحٰبُ) کے معنی والے، واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (اُخْدُوْدٌ) کے معنی خندق، کھائی۔ اس کی جمع: اَخَادِيْدُ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۵ ذَاتِ الْوَقُوْدِ: بہت ایندھن والی۔ (ذَاتُ) کے معنی والی، اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ (وُقُوْدٌ) کے معنی ایندھن (آگ میں جلانے کی چیز)

۶ قُعُوْدٌ: بیٹھنے والے، بیٹھے ہوئے۔ واحد: قَاعِدٌ ہے۔

۷ شُهُوْدٌ: دیکھنے والے۔ واحد: شَاهِدٌ ہے۔ اس کا مصدر بھی شُهُوْدٌ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۸ مَا نَقَمُوْا: ان لوگوں نے بدلہ نہیں لیا۔ ان لوگوں نے کوئی عیب نہیں پایا۔ (مَانَقَمُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نقمٌ۔

۹ شَهِيْدٌ: واقف، مطلع۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ شَهَادَةٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۱۰ فَتَنُوْا: ان لوگوں نے تکلیف پہنچائی۔ (فَتَنُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتْنٌ ہے۔

۱۰ عَذَابُ الْحَرِيْقِ: آگ کا عذاب (اَلْحَرِيْقُ) کے معنی آگ۔

۱۲ بَطْشٌ: پکڑ، گرفت۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

۱۳ يُبْدِئُ: وہ پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے۔ (يُبْدِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْدَاءٌ ہے۔

۱۳ يُعِيْدُ: وہ دوسری مرتبہ پیدا کرے گا۔ (يُبْدِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعَادَةٌ ہے۔

۱۴ اَلْغَفُوْرُ: بہت بخشنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (اَلْغَفُوْرُ) غُفْرَانٌ مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

۱۴ اَلْوَدُوْدُ: بہت محبت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(وُدٌّ) مصدر سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے باب سمع سے آتا ہے۔
۱۵	اَلْمَجِیْدُ: عظمت والا، بزرگی والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (اَلْمَجِیْدُ) مَجْدٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے باب کرم سے آتا ہے۔
۱۶	فَعَّالٌ: بہت کام کرنے والا، زبردست کام کرنے والا۔ فِعْلٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔
۱۷	اَلْجُنُوْدُ: لشکر، واحد جُنْدٌ ہے۔
۲۰	مُحِیْطٌ: احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا۔ (مُحِیْطٌ) اِحَاطَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔
۲۱	قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ: عظمت والا قرآن، بزرگی والا قرآن۔ (قُرْاٰنٌ) کے معنی پڑھنا۔ فُعْلَانٌ کے وزن پر مصدر ہے جو اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مبارک کتاب کا نام قرآن کریم اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ دنیا بھر کی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ (مَجِیْدٌ) کے معنی عظمت والا، بزرگی والا۔ مَجْدٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔
۲۲	لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ: حفاظت کی ہوئی تختی جس میں مخلوق کے تمام واقعات اور حوادث اور ہر زمانے میں پیش آنے والی تمام باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور یہ کتاب ہر قسم کی کمی وبیشی اور تغیر وتبدل سے محفوظ ہے۔ (لَوْحٌ) کے معنی تختی۔ جمع: اَلْوَاحٌ ہے۔ (مَحْفُوْظٌ) حِفْظٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الطَّارِقِ

سورۂ طارق مکی ہے۔ اس میں سترہ (۱۷) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلطَّارِقِ: رات میں آنے والا۔ طَرْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ واؤ قسم کی وجہ سے مجرور ہے۔
۳	اَلنَّجْمِ الثَّاقِبِ: روشن ستارہ۔ (نَجْمٌ) کے معنی ستارہ۔ جمع: نُجُوْمٌ ہے۔ (ثَاقِبٌ) کے معنی روشن، ثُقُوْبٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	حَافِظٌ: حفاظت کرنے والا، نگہبان۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ مصائب وآلام سے حفاظت کرنے والا فرشتہ مراد ہے۔ اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ اعمال خیر اور شر کو لکھنے والا فرشتہ مراد ہے (حَافِظٌ) حِفْظٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
٦	مَآءٍ دَافِقٍ: اچھلنے والا پانی۔ اس سے مراد نطفۂ منی ہے۔ (مَآءٌ) کے معنی پانی، جمع: میاہ ہے۔ (دَافِقٌ) کے معنی اچھلنے والا۔ دَفْقٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۷	اَلصُّلْبِ: پشت، پیٹھ۔ جمع: اَصْلَابٌ ہے۔
۷	اَلتَّرَآئِبِ: سینہ، چھاتی۔ واحد تَرِیْبَۃٌ ہے۔
۹	تُبْلَی السَّرَآئِرُ: راز کی باتیں جانچی جائیں گی۔ (تُبْلٰی) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بلآءٌ ہے۔ (السَّرَآئِرُ)

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

کے معنی بھید اور راز کی باتیں۔ واحد سَرِیْرَۃٌ ہے۔

۱۱ ذَاتِ الرَّجْعِ: چکر مارنے والا (آسمان) پے در پے بارش والا (آسمان) (رَجْعٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۲ ذَاتِ الصَّدْعِ: (بیج نکلنے کے وقت) پھٹ جانے والی (زمین) صَدْعٌ کے معنی شگاف۔ جمع: صُدُوْعٌ ہے۔ صَدْعٌ باب فتح سے مصدر بھی ہے۔ اس کے معنی پھاڑنا۔

۱۳ قَوْلٌ فَصْلٌ: دوٹوک بات، حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی بات۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع: اَقْوَالٌ ہے۔ (فَصْلٌ) فیصلہ کرنے والی چیز۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۴ اَلْهَزْلِ: ہنسی کی بات، لغو چیز۔ (هَزْلٌ) کے معنی مذاق کرنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۵ يَكِيْدُوْنَ: وہ لوگ خفیہ تدبیریں کرتے ہیں۔ (يَكِيْدُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَيْدٌ ہے۔

۱۷ مَهِّلْ: آپ (ان کافروں کو) مہلت دیجئے۔ (مَهِّلْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَمْهِيْلٌ ہے۔

۱۷ اَمْهِلْ: آپ (کافروں کو) ڈھیل دیجئے۔ یہ تاکید کے لئے ہے۔ (اَمْهِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِمْهَالٌ ہے۔

۱۷ رُوَيْدًا: تھوڑی مہلت، تھوڑے دن، تھوڑے وقت۔ (رُوَيْدًا) یہ مصدر اپنے عامل یعنی اَمْهِلْ کے معنی کی تاکید ہے۔ لفظ رُوَيْدًا، رَوْدٌ کی تصغیر ہے جو مُهِّلْ کے معنی میں ہے، رُوَيْدًا مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْاَعْلٰی

سورۂ اعلیٰ مکی ہے۔ اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	سَبِّحْ: آپ پاکی بیان کیجئے۔ (سَبِّحْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِیْحٌ ہے۔
۲	سَوّٰی: اس نے ٹھیک بنایا، اس نے درست بنایا۔ (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِیَۃٌ ہے۔
۳	قَدَّرَ: اس نے (جان داروں کے لئے مناسب چیزوں کو) تجویز کیا (قَدَّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْدِیْرٌ ہے۔
۴	اَلْمَرْعٰی: چارا، (جانوروں کی سبز خوراک)
۵	غُثَآءً اَحْوٰی: سیاہ کوڑا۔ (غُثَآءٌ) کے معنی کوڑا۔ جھاگ۔ (اَحْوٰی) کے معنی سیاہ مائل بہ سبزی۔ (حَوٰی) مصدر سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۶	سَنُقْرِئُكَ: عنقریب ہم آپ کو پڑھا دیں گے۔ یعنی آپ کو یاد کرا دیں گے (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (نُقْرِئُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اقراءٌ۔
۷	اَلْجَهْرِ: پکارنا، اس سے مراد ایسی چیز جو ظاہر ہو۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۷	مَا يَخْفٰی: جو پوشیدہ ہو۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (يَخْفٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَفَآءٌ ہے۔
۸	نُيَسِّرُكَ: ہم آپ کو سہولت دیں گے (نُيَسِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَیْسِیْرٌ ہے۔

۸ اَلْیُسْرٰی: آسان۔ اس سے مراد آسان شریعت ہے (قول حضرت ضحاک) (اَلْیُسْرٰی) کے معنی آسان۔ یُسْرٌ سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے۔

۹ ذَکِّرْ: آپ نصیحت کیجئے۔ (ذَکِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَذْکِیْرٌ ہے۔

۱۰ سَیَذَّکَّرُ: وہ عنقریب نصیحت قبول کرے گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (یَذَّکَّرُ) اصل میں یَتَذَکَّرُ ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَکُّرٌ ہے۔

۱۱ یَتَجَنَّبُهَا: وہ (بڑا بدقسمت) اس (نصیحت) سے دور رہتا ہے۔ (یَتَجَنَّبُ) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَنُّبٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع: ذِکْرٰی (نصیحت) ہے۔

۱۱ اَلْاَشْقٰی: بہت بدبخت، بڑا بدنصیب۔ اس سے مراد مطلق کافر ہے۔ یا خاص کافر یعنی ولید یا عتبہ ہے۔ (اَلْاَشْقٰی) شَقَاوَةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۱۳ لَا یَمُوْتُ: نہ وہ مرے گا۔ (لَا یَمُوْتُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوْتٌ ہے۔

۱۳ لَا یَحْیٰی: نہ وہ (خوش گوار زندگی) جئے گا۔ (لَا یَحْیٰی) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَیَاةٌ ہے۔

۱۴ قَدْ اَفْلَحَ: یقینی بات ہے کہ وہ شخص کامیاب ہو گیا ہے۔ (قَدْ اَفْلَحَ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔

۱۴ مَنْ تَزَکّٰی: جو شخص پاک ہو گیا (تَزَکّٰی) باب تفعل سے فعل ماضی معروف

besturdubooks.wordpress.com

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَکِّیْ ہے۔	آیت نمبر
تُؤْثِرُوْنَ: تم لوگ ترجیح دیتے ہو۔ تم لوگ مقدم رکھتے ہو۔ (تُؤْثِرُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِیْثَارٌ ہے۔	۱۶
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى: ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفے۔ روح المعانی میں حضرت عبد بن حمید کی روایت سے حدیث مرفوع ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دس صحیفے نازل ہوئے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت سے پہلے دس صحیفے نازل ہوئے (معارف القرآن) (صُحُفٌ) کے معنی صحیفے اور کتابیں۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے۔	۱۹

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

سورۂ غاشیہ مکی ہے۔ اس میں چھبیس (۲۶) آیتیں ہیں۔

الْغَاشِيَةِ: چھپا لینے والی، چھا جانے والی، اس سے مراد قیامت ہے، جو اپنی ہولناکیوں سے تمام مخلوق کو چھپا لے گی۔	آیت نمبر ۱
خَاشِعَةٌ: ذلیل ہونے والے (چہرے) خُشُوْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔	۲
عَامِلَةٌ: محنت کرنے والے (چہرے) کام کرنے والے (چہرے) عَمَلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔	۳
نَاصِبَةٌ: تھکنے والے۔ تھکے ہوئے۔ مشقت اٹھانے والے۔ اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر نَصَبٌ ہے۔ معنی تھکنا، باب سمع سے آتا ہے۔	۳
تَصْلٰى: وہ (چہرے یعنی چہرے والے) داخل ہوں گے۔ (تَصْلٰى) باب	۴

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَلْی ہے۔

۴ نَارًا حَامِيَةً: دہکتی ہوئی آگ، آتش سوزاں (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع نِیرَانٌ ہے۔ (حَامِيَةٌ) اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ مصدر حَمْیٌ ہے۔ معنی تیز گرم ہونا۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۵ تُسْقٰى: ان (چہروں یعنی چہرے والوں) کو پلایا جائے گا۔ (تُسْقٰى) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَقْیٌ ہے۔

۵ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ: کھولتا ہوا چشمہ۔ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ۔ جمع عُيُوْنٌ ہے (اٰنِيَةٌ) اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ مصدر اَنْیٌ معنی نہایت گرم ہونا۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

۶ ضَرِيْعٍ: خاردار جھاڑ، کانٹے والا جھاڑ۔

۷ لَا يُسْمِنُ: نہ وہ موٹا کرے گا۔ (لَا يُسْمِنُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْمَانٌ ہے۔

۷ لَا يُغْنِىْ: نہ وہ کام آئے۔ نہ وہ فائدہ پہنچائے۔ (لَا يُغْنِىْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔

۸ نَاعِمَةٌ: تروتازہ، بارونق۔ نُعُوْمَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔

۱۱ لَاغِيَةً: بکواس، لغویات، بیہودہ بات، لَغْوٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۱۲ عَيْنٌ جَارِيَةٌ: بہتا ہوا چشمہ، بہنے والا چشمہ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ، جمع عُيُوْنٌ ہے۔ (جَارِيَةٌ) کے معنی بہنے والی۔ جَرْیٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

۱۳ سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ: اونچے تخت، (سُرُرٌ) کے معنی تخت، واحد سَرِيْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(مَرْفُوْعَةٌ) کے معنی اونچی۔ رَفْعٌ مصدر سے اسم مفعول مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۴	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ: رکھے ہوئے آب خورے، چنے ہوئے آب خورے (اَكْوَابٌ) کے معنی پیالے، آب خورے (پانی پینے کے برتن) واحد كُوْبٌ ہے۔ (مَوْضُوْعَةٌ) کے معنی رکھی ہوئی۔ وَضْعٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۱۵	نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ: برابر بچھے ہوئے غالیچے، برابر لگے ہوئے تکیے (نَمَارِقُ) کے معنی غالیچے (قالین) تکیے، گاؤ تکیے۔ واحد نُمْرُقَةٌ (مثلۃ النون والراء) ہے۔ (مَصْفُوْفَةٌ) کے معنی صف بستہ، قطار در قطار۔ صَفٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۱۶	زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ: نہالچے پھیلے ہوئے (ترجمہ حضرت شیخ الہند) قالین ہی قالین پھیلے ہوئے (ترجمہ حضرت تھانوی) (زَرَابِيُّ) کے معنی نہالچے، عمدہ بچھونے، قالین، واحد: زَرْبِيَّةٌ اور زُرْبِيَّةٌ ہے۔ (مَبْثُوْثَةٌ) کے معنی پھیلی ہوئی۔ بَثٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۱۹	نُصِبَتْ: وہ (پہاڑ) کھڑے کئے گئے۔ (نُصِبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَصْبٌ ہے۔
۲۰	سُطِحَتْ: وہ (زمین) بچھائی گئی۔ (سُطِحَتْ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَطْحٌ ہے۔
۲۱	مُذَكِّرٌ: نصیحت کرنے والا۔ تَذْكِيْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۲	مُصَيْطِرٌ: داروغہ، نگراں، صَيْطَرَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔
۲۳	مَنْ تَوَلّٰى: جو شخص روگردانی کرے گا، جو شخص منہ موڑے گا۔ (تَوَلّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلِّيْ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۲۵ اِيَابَهُمْ: ان کا لوٹنا۔ ان کا واپس ہونا۔ (اِيَابٌ) کے معنی لوٹنا، واپس آنا۔ آبَ يَئُوْبُ اَوْبًا وَاِيَابًا باب نصر سے مصدر ہے۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ

سورۂ فجر مکی ہے۔ اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر ۲ لَيَالٍ عَشْرٍ: دس راتیں، اس سے مراد ذی الحجہ کی دس راتیں یعنی دس تاریخیں ہیں، جو نہایت فضیلت والی ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (معارف القرآن)

۳ اَلشَّفْعِ وَالْوَتْرِ: جفت اور طاق۔ جفت سے مراد ذی الحجہ کی دسویں تاریخ اور طاق سے مراد نویں تاریخ ہے (الحدیث) دوسری حدیث پاک میں ہے کہ اس سے مراد نماز ہے، کسی نماز کی رکعتیں جفت ہیں اور کسی کی طاق ہیں (معارف القرآن)

۴ اِذَا يَسْرِ: جب وہ (رات) چلنے لگے۔ (يَسْرِ) اصل میں يَسْرِیْ ہے۔ یاء پر ضمہ دشوار تھا۔ ساکن کر دیا گیا، پھر فاصلہ کی رعایت کی وجہ سے آخر کی یاء حذف کر دی گئی يَسْرِ ہو گیا (يَسْرِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر سُرًی اور سَرْیٌ ہے۔

۵ ذِیْ حِجْرٍ: عقل مند (ذِیْ) کے معنی والا، حالت جر میں ہے۔ (حِجْرٌ) کے معنی عقل، اس کی جمع: حُجُوْرٌ ہے۔

۶ عَادٍ: قوم عاد، عاد ایک قوم کا نام ہے۔ اس سے مراد عاد اولیٰ ہے۔ جس کی طرف حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷	اِرَمَ: قوم ارم۔ یہ لفظ عاد سے عطف بیان یا بدل ہے۔ عاد اُولیٰ کے اجداد میں سے ایک شخص کا نام ارم تھا اسی کی طرف پوری قوم کی نسبت کردی گئی۔
۷	ذَاتِ الْعِمَادِ: ستون والے (عاد) یعنی ان کے قد وقامت ستون جیسے دراز تھے، یا وہ لوگ ستون کھڑے کر کے بلند محل بناتے تھے (ذات) کے معنی والی، ذُوْ کی مؤنث ہے (عماد) کے معنی ستون۔ جمع: عَمَدٌ اور عُمُدٌ ہے۔
۹	ثَمُوْدَ: قوم ثمود، ثمود ایک قوم کا نام ہے جس کو عاد ثانیہ کہا جاتا ہے۔ اس کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا۔
۹	جَابُوْا الصَّخْرَ: انھوں نے پتھروں کو تراشا۔ (جَابُوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَوْبٌ ہے۔ (صَخْرٌ) کے معنی پتھر۔ جمع: صُخُوْرٌ ہے۔
۹	اَلْوَادِ: وادی، وادی القری۔ قوم ثمود کے ایک شہر کا نام ہے۔
۱۰	ذِی الْاَوْتَادِ: میخوں والا (فرعون) درمنثور میں حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت سعید بن جبیرؓ سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ فرعون جس کو سزا دیتا تھا، اس کے ہاتھوں اور پیروں کو چار میخوں سے باندھ دیتا تھا۔ (ذی) کے معنی والا، حالت جر میں ہے (اَوْتَادٌ) کے معنی میخیں۔ واحد: وَتْدٌ، وَتِدٌ اور وَتَدٌ ہے۔
۱۱	طَغَوْا: ان لوگوں نے سرکشی کی۔ (طَغَوْا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر طُغْیَانٌ ہے۔
۱۳	صَبَّ: اس نے (تیرے پروردگار نے ان پر) برسایا۔ (صَبَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَبٌّ ہے۔
۱۳	سَوْطَ عَذَابٍ: عذاب کا کوڑا (سَوْطٌ) کے معنی کوڑا۔ جمع: اَسْوَاطٌ ہے۔
۱۴	اَلْمِرْصَادِ: گھات، وہ راستہ یا جگہ جہاں گھات لگائی جائے۔ جمع: مَرَاصِیْدُ۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۱۵ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ: جب (اس کا پروردگار) اس کو آزماتا ہے۔ (ابتلی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْتِلَاءٌ ہے۔

۱۵ اَكْرَمَنِ: اس نے (یعنی میرے پروردگار نے) مجھ کو عزت دی۔ (اَكْرَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِكْرَامٌ ہے۔ (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ یاء کو حذف کرکے نون پر کسرہ کو باقی رکھا گیا۔

۱۶ (اِذَا) قَدَرَ عَلَيْهِ: (جب) وہ (اس کی روزی) اس پر تنگ کردیتا ہے۔ (قَدَرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَدْرٌ اور قَدَرٌ ہے۔

۱۶ اَهَانَنِ: اس نے (یعنی میرے پروردگار نے) مجھے ذلیل کیا۔ (اَهَانَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهَانَةٌ ہے۔ (نِ) یہ اصل میں نِیْ ہے۔ اس میں نونِ وقایہ کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ یاء کو حذف کرکے نون پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۱۸ لَا تَحٰضُّوْنَ: تم لوگ آپس میں ترغیب نہیں دیتے ہو۔ تم لوگ آپس میں تاکید نہیں کرتے ہو (لَا تَحٰضُّوْنَ) اصل میں تَتَحَاضُّوْنَ ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحَاضٌّ ہے۔

۱۹ اَلتُّرَاثَ: میراث کا مال، مردے کا مال۔ یہ باب حسب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی وارث ہونا۔ (تُرَاثٌ) اصل میں وُرَاثٌ ہے۔ اس میں واؤ کو تاء سے بدل کر تُرَاثٌ کردیا گیا ہے۔

۱۹ اَكْلًا لَّمًّا: سمیٹ کر کھانا، موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق ہے۔ (اَكْلٌ) کے معنی کھانا، باب نصر سے مصدر ہے۔ (لَمٌّ) کے معنی جمع کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۰	حُبًّا جَمًّا: بہت محبت کرنا۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق ہے۔ (حُبٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (جَمٌّ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی زیادہ ہونا۔
۲۱	اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ: جب زمین پست کردی جائے گی۔ جب زمین برابر کردی جائے گی۔ (دُكَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر دَكٌّ ہے۔
۲۱	دَكًّا دَكًّا: ریزہ ریزہ کرنا۔ (دَكٌّ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی زمین کوٹ کر برابر کرنا۔
۲۲	صَفًّا صَفًّا: قطار قطار، صف بستہ ہوکر (صَفٌّ) باب نصر سے مصدر ہے۔
۲۳	جِایْٓءَ (بِجَهَنَّمَ): وہ (جہنم) لائی جائے گی۔ جواب شرط پر عطف ہے۔ (جِایْٓءَ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَيْءٌ، جَيْئَةٌ، مَجِيْءٌ اور مَجِيْئَةٌ ہے۔
۲۳	يَتَذَكَّرُ: وہ (انسان) سوچے گا۔ وہ (انسان) سمجھے گا۔ (يَتَذَكَّرُ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكُّرٌ ہے۔
۲۶	لَا يُوْثِقُ: وہ (کوئی) نہیں جکڑے گا۔ وہ (کوئی) نہیں باندھے گا۔ (لَا يُوْثِقُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْثَاقٌ ہے۔
۲۶	وَثَاقَهٗ: اس کا جکڑنا۔ یعنی اس کے جکڑنے کی طرح۔ (وَثَاقٌ) کے معنی باندھنے کی چیز جیسے رسی وغیرہ۔ جمع: وُثُقٌ ہے۔
۲۷	النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ: اطمینان والی روح۔ یعنی جس کو امر حق میں کامل یقین تھا (نَفْسٌ) کے معنی جان، روح، جمع: نُفُوْسٌ ہے (مُطْمَئِنَّةٌ) اِطْمِئْنَانٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۲۸	رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً: اس حال میں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ یہ دونوں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (رَاضِيَةً) رِضًى اور رُضًى سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے (مَرْضِيَّةً) اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

سورۂ بلد مکی ہے۔ اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	لَآ اُقْسِمُ: میں قسم کھاتا ہوں۔ (لَآ اُقْسِمُ) اس میں لا زائد ہے۔ (اُقْسِمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِقْسَامٌ ہے۔
۱	الْبَلَدِ: شہر، اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔
۲	حِلٌّ: حلال۔ یعنی آپ کے لئے لڑائی حلال ہونے والی ہے۔ (حِلٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے۔
۴	كَبَدٍ: مشقت، محنت۔
۶	اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا: میں نے بہت مال خرچ کر ڈالا۔ (اَهْلَكْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِهْلَاكٌ ہے۔ (مَالٌ لُبَدٌ) کے معنی بہت مال۔
۸	عَيْنَيْنِ: دو آنکھیں۔ واحد عَيْنٌ ہے۔
۹	شَفَتَيْنِ: دو ہونٹ۔ واحد شَفَةٌ ہے۔
۱۰	النَّجْدَيْنِ: دو راستے۔ یعنی خیر اور شر کے راستے۔ واحد نَجْدٌ ہے۔
۱۱	لَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ: وہ گھاٹی سے پار نہیں ہوا۔ یعنی وہ دین کی گھاٹی میں سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

بو کر نہیں نکلا (اقتحم) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِقتِحَامٌ ہے۔ معنی گھس پڑنا۔ (العَقَبَةُ) کے معنی گھاٹی، جمع: عِقَابٌ اور عَقَبَاتٌ ہے۔

۱۳ فَكُّ رَقَبَةٍ: کسی گردن کا (غلامی سے) چھڑانا، کسی غلام یا باندی کو آزاد کرنا۔ (فَكٌّ) کے معنی چھڑانا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (رَقَبَةٌ) کے معنی گردن، جمع: رِقَابٌ ہے۔

۱۴ ذِي مَسْغَبَةٍ: فاقہ والا (دن) بھوک والا (دن) (ذِي) کے معنی والا، حالت جر میں ہے۔ (مَسْغَبَةٌ) کے معنی فاقہ، بھوک۔

۱۵ ذَا مَقْرَبَةٍ: رشتہ دار (یتیم) (ذَا) کے معنی والا، حالت نصب میں ہے۔ (مَقْرَبَةٌ) کے معنی رشتہ داری۔

۱۶ ذَا مَتْرَبَةٍ: خاک نشین (محتاج) مٹی والا (محتاج) (مَتْرَبَةٌ) کے معنی مٹی۔

۱۷ تَوَاصَوْا: ان لوگوں نے ایک دوسرے کو تاکید کی۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کو فہمائش کی۔ (تَوَاصَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَاصِیٌ ہے۔

۱۷ الْمَرْحَمَةِ: مہربانی کرنا، رحم کھانا۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۱۸ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ: داہنے والے۔ (اَصْحَابٌ) کے معنی والے۔ واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (الْمَيْمَنَةُ) کے معنی داہنی جانب، جمع: مَيَامِنُ ہے۔

۱۹ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ: بائیں والے (الْمَشْئَمَةُ) کے معنی بائیں جانب، نحوست کے معنی بھی آتے ہیں۔

۲۰ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ: بند کی ہوئی آگ۔ دوزخ والوں کو دوزخ میں ڈال کر باہر سے دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع: نِيرَانٌ ہے۔ (مُؤْصَدَةٌ) اِیْصَادٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الشَّمْسِ

سورۂ شمس مکی ہے۔ اس میں پندرہ (۱۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	ضُحٰهَا: اس کی روشنی، اس کی دھوپ چڑھنا۔ (ضُحٰی) دن چڑھے۔ چاشت کا وقت، (ھَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع شَمْسٌ ہے۔
۲	اِذَا تَلٰهَا: جب وہ (چاند) سورج کے پیچھے آئے۔ یعنی جب چاند طلوع ہو (تَلٰی) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تُلُوٌّ ہے۔ (ھَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع شَمْسٌ ہے۔
۳	اِذَا جَلّٰهَا: جب وہ (دن) اس (سورج) کو روشن کردے۔ (جَلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجْلِيَةٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۴	اِذَا يَغْشٰهَا: جب وہ (رات) اس (سورج) کو چھپالے۔ (يَغْشٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْیٌ ہے (ھَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۵	مَابَنٰهَا: جس نے اس (آسمان) کو بنایا۔ اس میں مَا اسم موصول مَنْ کے معنی میں ہے۔ (بَنٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بِنَاءٌ ہے۔
۶	مَاطَحٰهَا: جس نے اس (زمین) کو بچھایا۔ لفظ مَا اسم موصول مَنْ کے معنی میں ہے (طَحٰی) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَحْوٌ ہے۔ (ھَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۷	مَاسَوّٰيهَا: جس نے اس (جان) کو درست بنایا (سَوّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔
۸	اَلْهَمَهَا: اس نے اس (جان) کو الہام کیا۔ اس نے اس کو سمجھ دی۔ (اَلْهَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْهَامٌ ہے اس کے معنی کوئی بات دل میں ڈالنا۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۸	فُجُوْرَهَا: اس کی نافرمانی۔ (فُجُوْرٌ) کے معنی نافرمانی کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع نفس ہے۔
۸	تَقْوٰيهَا: اس کی پرہیز گاری۔ (تَقْوٰی) کے معنی پرہیز گاری (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع نفس ہے۔
۹	مَنْ زَكّٰيهَا: جس نے اس (نفس) کو سنوار لیا۔ جس نے اس کو پاک کرلیا۔ (زَكّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزْكِيَةٌ ہے۔
۱۰	خَابَ: وہ ناکام ہوا، وہ نامراد ہوا۔ (خَابَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَيْبَةٌ ہے۔
۱۰	مَنْ دَسّٰيهَا: جس نے اس (نفس) کو خراب کرلیا، جس نے اس کو بگاڑ لیا۔ (دَسّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَدْسِيَةٌ ہے۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱۱	طَغْوٰيهَا: اس کی شرارت، اس کی سرکشی۔ (طَغْوٰی) کے معنی شرارت، سرکشی۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۱۲	اِنْبَعَثَ: وہ (اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے) اٹھ کھڑا ہوا۔ (اِنْبَعَثَ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْبِعَاثٌ ہے۔
۱۲	اَشْقٰهَا: اس (قوم ثمود) میں بڑا بد بخت۔ (اَشْقٰی) شَقَاوَةٌ مصدر سے اسم

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

تفعیل واحد مذکر ہے۔ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

۱۳ سُقْيٰهَا: اس (اونٹنی) کا پانی پینا، اس کی پانی پینے کی باری۔ (سُقْيَا) کے معنی پانی پینا، پانی پینے کی باری۔ (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔

۱۴ عَقَرُوْهَا: ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقْرٌ ہے (هَا) ضمیر مفعول بہ۔

۱۴ دَمْدَمَ: اس نے الٹ مارا (ترجمہ شیخ الہند) اس نے ہلاکت نازل فرمائی۔ (دَمْدَمَ) باب فعللہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَمْدَمَةٌ ہے۔

۱۴ سَوّٰىهَا: اس نے اس (قوم ثمود) کو برابر کر دیا، یعنی اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کے تمام کافروں کو ہلاک فرما دیا۔ (سَوّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (هَا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۱۵ عُقْبٰهَا: اس کا پیچھا کرنا (ترجمہ شیخ الہند) اس کا انجام۔ (عُقْبٰى) کے معنی انجام، تعاقب، (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ

سورۂ لیل مکی ہے۔ اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ اِذَا يَغْشٰى: جب وہ (رات) چھا جائے۔ جب وہ (رات) چھپا لے۔ (يَغْشٰى) باب سَمِعَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشْيٌ ہے۔

۲ اِذَا تَجَلّٰى: جب وہ (دن) روشن ہو جائے۔ (تَجَلّٰى) باب تفعّل سے فعل

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَلِّیْ ہے۔
۴	سَعْيَكُمْ: تمہاری کمائی (ترجمہ شیخ الہند) تمہاری کوشش۔ اس سے مراد عمل ہے (تفسیر جلالین) (سَعْيٌ) باب فتح سے مصدر ہے۔
۴	شَتّٰى: مختلف، واحد شَتِيْتٌ ہے۔
۵	اَعْطٰى: اس نے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال) دیا (اَعْطٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْطَآءٌ ہے۔
۵	اتَّقٰى: وہ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرا (اتَّقٰى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتِّقَآءٌ ہے۔
۶	اَلْحُسْنٰى: اچھی بات، بھلی بات، اس سے مراد ملت اسلام ہے (اَلْحُسْنٰى) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل مؤنث ہے۔ اسم تفضیل مذکر اَحْسَنُ ہے۔
۷	نُيَسِّرُهٗ: ہم اس کو آسانی دیں گے۔ ہم اس کو سہولت دیں گے۔ (نُيَسِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَيْسِيْرٌ ہے۔
۷	اَلْيُسْرٰى: راحت کی چیز، اس سے مراد جنت ہے (تفسیر جلالین)
۸	اِسْتَغْنٰى: اس نے بے پروائی کی۔ (اِسْتَغْنٰى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَآءٌ ہے۔
۱۰	اَلْعُسْرٰى: تکلیف کی چیز، اس سے مراد جہنم ہے (تفسیر جلالین)
۱۱	مَا يُغْنِيْ عَنْهُ: وہ (اس کا مال) اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ (يُغْنِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔
۱۱	اِذَا تَرَدّٰى: جب وہ (جہنم میں) گرے گا۔ (تَرَدّٰى) باب تفعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَدِّیْ ہے۔
۱۴	نَارًا تَلَظّٰى: بھڑکتی ہوئی آگ۔ (نَارٌ) کے معنی آگ جمع نِيْرَانٌ ہے۔ (تَلَظّٰى) اصل میں تَتَلَظّٰى ہے، ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَلَظّی ہے۔

۱۵ لَا يَصْلٰهَا: وہ اس (جہنم) میں داخل نہیں ہوگا۔ (لَا يَصْلٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صِلِيٌّ ہے۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۱۵ اَلْاَشْقٰى: بہت بدبخت، بڑا بدنصیب (اَلْاَشْقٰى) شَقَاوَةٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

۱۷ سَيُجَنَّبُهَا: وہ (بڑا پرہیزگار) عنقریب اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لئے ہے۔ (يُجَنَّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تَجْنِيْبٌ ہے۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۱۷ اَلْاَتْقٰى: بڑا پرہیزگار (اَلْاَتْقٰى) تُقٰى مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ آیت کریمہ نزول کے اعتبار سے خاص اور حکم کے اعتبار سے عام ہے۔

۱۸ يَتَزَكّٰى: وہ (گناہوں سے) پاک ہو جائے۔ (يَتَزَكّٰى) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَكِّيْ ہے۔

۱۹ تُجْزٰى: اس (نعمت یعنی احسان) کا بدلہ دیا جائے گا۔ (تُجْزٰى) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر جَزَآءٌ۔

۲۰ اِبْتِغَآءَ: طلب کرنا، چاہنا۔ باب افتعال سے مصدر ہے۔

۲۱ سَوْفَ يَرْضٰى: عنقریب وہ خوش ہو جائے گا۔ (يَرْضٰى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رِضًى اور رُضًى ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الضُّحٰى

سورۃ ضحیٰ مکی ہے۔ اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ اَلضُّحٰى: دن کی روشنی، دن چڑھے۔

۲ اِذَا سَجٰى: جب وہ (رات) چھا جائے (ترجمہ شیخ الہندؒ) جب وہ (رات) قرار پکڑے (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

۳ مَا وَدَّعَكَ: اس نے (یعنی آپ کے پروردگار نے) آپ کو چھوڑا نہیں۔ (وَدَّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْدِيْع ہے۔ (كَ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۳ مَا قَلٰى: وہ بیزار نہیں ہوا۔ (قَلٰى) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَلْيٌ ہے۔

۴ الْاُوْلٰى: پہلی، اس سے مراد دنیا ہے۔ (اُوْلٰى) اول کی مؤنث ہے۔

۵ سَوْفَ يُعْطِيْكَ: وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو دے گا (يُعْطِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْطَآءٌ ہے۔

۶ اٰوٰى: اس نے ٹھکانا دیا، اس نے جگہ دی۔ (اٰوٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْوَآءٌ ہے۔

۷ ضَآلًّا: بھٹکنے والا۔ ضَلَالٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے آتا ہے۔

۸ عَآئِلًا: مفلس، نادار، محتاج۔ عَيْلٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔

desturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۸	اَغْنٰی: اس نے مال دار بنادیا۔(اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَاءٌ ہے۔
۹	لَاتَقْهَرْ: آپ سختی نہ کیجئے۔(لَاتَقْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَهْرٌ ہے۔
۱۰	لَاتَنْهَرْ: آپ مت جھڑکئے۔(لَاتَنْهَرْ) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَهْرٌ ہے۔
۱۱	حَدِّثْ: آپ بیان کیجئے(حَدِّثْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْدِیْثٌ ہے۔

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

سورۂ الم نشرح مکی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلَمْ نَشْرَحْ: کیا ہم نے (آپ کا سینہ) کھول نہیں دیا۔ کیا ہم نے (آپ کا سینہ) کشادہ نہیں کر دیا۔ یعنی دین کی تبلیغ کرنے کے لئے ہم نے آپ کو وسیع علم اور بہت حلم عطا فرمایا۔(اَلَمْ نَشْرَحْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم، مصدر شَرْحٌ ہے۔
۱	صَدْرَكَ: آپ کا سینہ (صَدْرٌ) کے معنی سینہ۔ جمع: صُدُوْرٌ ہے۔
۲	وَضَعْنَا: ہم نے (آپ کا بوجھ) اتار دیا۔ (وَضَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَضْعٌ ہے۔
۲	وِزْرَكَ: آپ کا بوجھ۔(وِزْرٌ) کے معنی بوجھ، جمع: اَوْزَارٌ ہے۔
۳	اَنْقَضَ ظَهْرَكَ: اس نے آپ کی پیٹھ جھکا دی۔ اس نے آپ کی کمر توڑ دی

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(اَنْقَضَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقَاضٌ ہے۔ (ظَهْرٌ) کے معنی پیٹھ، کمر۔ جمع ظُهُوْرٌ ہے۔
۴	رَفَعْنَا: ہم نے بلند کیا۔ (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَفْعٌ ہے۔
۵	اَلْعُسْرِ: مشکل، دشواری، باب سمع سے مصدر ہے۔
۵	يُسْرًا: آسانی، سہولت۔ باب کرم سے مصدر ہے۔
۷	اِذَا فَرَغْتَ: جب آپ (تبلیغ احکام سے) فارغ ہوجایا کریں (فَرَغْتَ) باب فتح اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَرَاغٌ۔
۷	فَانْصَبْ: تو آپ (دوسری عبادتوں میں) محنت کیجئے۔ یہ جواب شرط واقع ہے (اِنْصَبْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَصَبٌ ہے۔
۸	اِرْغَبْ: آپ (اپنے پروردگار کی طرف) توجہ رکھئے۔ (اِرْغَبْ) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رَغَبٌ وَرَغْبَةٌ ہے۔

سُوْرَةُ التِّيْنِ

سورۃ تین مکی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلتِّيْنِ: انجیر، ایک مشہور درخت اور اس کے پھل کا نام ہے، جو بہت فائدہ مند ہے۔
۱	اَلزَّيْتُوْنِ: ایک مشہور درخت اور اس کے پھل کا نام ہے جو بہت نفع بخش ہے۔
۲	طُوْرِ سِيْنِيْنَ: طور سینین، طور اس پہاڑ کا نام ہے۔ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا، سِيْنِيْنَ یا سَيْنَاءُ اس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	مقام کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے۔
۳	اَلْبَلَدِ الْاَمِیْنِ: امن والا شہر۔ اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے (اَلْبَلَدُ) کے معنی شہر، جمع: بِلَادٌ ہے۔ (اَلْاَمِیْنُ) اَمْنٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۴	اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ: بہت خوبصورت سانچہ۔ (اَحْسَنُ) حُسْنٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔ (تَقْوِیْمٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کے معنی سیدھا کرنا، درست کرنا۔
۵	رَدَدْنٰهُ: ہم نے اس کو لوٹا دیا۔ (رَدَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَدٌّ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۵	اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ: پستی والوں سے زیادہ پست۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یعنی انسان کی خوبصورتی بدصورتی سے اور اس کی طاقت کمزوری سے بدل جاتی ہے (اَسْفَلُ) سُفُوْلٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ باب نصر، سمع، کرم سے آتا ہے۔ (سَافِلِیْنَ) سُفُوْلٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔
۶	غَیْرُ مَمْنُوْنٍ: بے انتہا۔ منقطع نہ ہونے والا (مَمْنُوْنٌ) مَنٌّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۷	مَا یُکَذِّبُکَ: کونسی چیز تجھ کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ (یُکَذِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَکْذِیْبٌ ہے۔
۸	اَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ: سب حاکموں سے بڑا حاکم۔ (اَحْکَمُ) حُکْمٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔ (حَاکِمِیْنَ) حُکْمٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد حَاکِمٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْعَلَقِ

سورہ علق مکی ہے۔ اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِقْرَاْ: آپ پڑھئے (اقرأ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قِرَاءَةٌ ہے۔
۲	عَلَقٍ: جما ہوا خون، خون کا لوتھڑا۔ واحد عَلَقَةٌ ہے۔
۳	اَلْاَكْرَمُ: بہت کریم، بڑا کریم۔ كَرَمٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔
۴	عَلَّمَ: اس نے تعلیم دی، اس نے سکھایا۔ (عَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْلِيْمٌ ہے۔
۶	لَيَطْغٰى: البتہ وہ (انسان) حد سے نکل جاتا ہے، وہ سرکشی کرتا ہے (يطغی) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَغْيٌ ہے۔
۷	اسْتَغْنٰى: وہ بے پروا ہو گیا۔ وہ بے نیاز ہو گیا۔ (اسْتَغْنٰى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْنَاءٌ ہے۔
۸	الرُّجْعٰى: لوٹنا، واپس ہونا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
۹	يَنْهٰى: وہ منع کرتا ہے۔ (يَنْهٰى) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَهْيٌ ہے۔
۱۰	اِذَا صَلّٰى: جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ (صَلّٰى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَصْلِيَةٌ ہے۔
۱۳	كَذَّبَ: اس نے جھٹلایا (كَذَّبَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	واحد مذکر غائب، مصدر تکذیبٌ ہے۔
۱۳	تَوَلّٰی: اس نے منہ موڑا، اس نے اعراض کیا۔ (تَوَلّٰی) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلّیٌ ہے۔
۱۵	لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ: اگر وہ باز نہیں آئے گا۔ (لَمْ یَنْتَهِ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْتِهَاءٌ ہے۔
۱۵	لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ: ہم چوٹی پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ ہم پٹھے پکڑ کر گھسیٹیں گے (لَنَسْفَعَنْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید خفیفہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر سَفْعٌ ہے۔ (نَاصِيَةٌ) کے معنی پیشانی، چوٹی، پٹھے۔ ناصیہ سر کے اگلے بالوں کو کہا جاتا ہے۔ جن کو اردو میں پٹھے بولتے ہیں۔ جمع نَوَاصِیْ ہے۔
۱۷	لِيَدْعُ نَادِيَهٗ: چاہئے کہ وہ اپنی مجلس والوں کو بلائے۔ (لِيَدْعُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۸	سَنَدْعُ: عنقریب ہم بلائیں گے۔ سین حرف استقبال ہے (نَدْعُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر دُعَاءٌ ہے۔
۱۸	الزَّبَانِيَةَ: دوزخ کے فرشتے جو عذاب دینے پر مقرر ہیں۔ یہ لفظ زبن سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی دھکیلنے کے ہیں۔ یہ فرشتے کافروں کو دوزخ کی طرف دھکیلیں گے۔ اس لئے ان کو زبانیہ کہتے ہیں۔
۱۹	لَا تُطِعْهُ: آپ اس کا کہنا نہ مانئے (لَا تُطِعْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطَاعَةٌ ہے۔
۱۹	اِقْتَرِبْ: آپ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے رہئے (اِقْتَرِبْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِقْتِرَابٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

سورۂ قدر مکی ہے۔اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ اَنْزَلْنٰهُ: ہم نے اس (قرآن) کو نازل کیا۔ (اَنْزَلْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِنْزَالٌ ہے۔

۱ لَيْلَةِ الْقَدْرِ: شب قدر، رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق رات ہے، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یعنی شب قدر میں عبادت کرنا ہزار مہینوں میں عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ ہزار مہینے کے تراسی سال چار مہینے ہوتے ہیں (لَيْلَةٌ) کے معنی رات، جمع لَيَالِيْ ہے (اَلْقَدْرُ) کے معنی عزت، عظمت۔

۲ مَآ اَدْرٰكَ: آپ کو کیا خبر ہے (مَا) اسم استفہام ہے۔ (اَدْرٰى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِدْرَآءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۳ اَلْفِ شَهْرٍ: ہزار مہینے۔ (اَلْفٌ) کے معنی ہزار، جمع: آلَافٌ ہے۔ (شَهْرٌ) کے معنی مہینہ، جمع شُهُوْرٌ ہے۔

۴ تَنَزَّلُ: وہ (فرشتے) اترتے ہیں (تَنَزَّلُ) اصل میں تَتَنَزَّلُ ہے۔ باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَنَزُّلٌ ہے۔

۴ اَلرُّوْحُ: روح۔ اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔

۵ سَلٰمٌ: سلامتی، باب سمع سے مصدر ہے۔ اور باب تفعیل سے بھی مصدر سلامٌ استعمال ہوتا ہے۔

۵ مَطْلَعِ الْفَجْرِ: صبح کا نکلنا، صبح کا طلوع ہونا۔ یعنی صبح صادق تک شب قدر

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر | اپنی تمام برکتوں کے ساتھ رہتی ہے (مَطْلَعٌ) باب نصر سے مصدر میمی ہے۔ اس کے معنی طلوع ہونا، نکلنا۔ (اَلْفَجْرِ) کے معنی صبح کی روشنی۔ صبح صادق۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

سورۂ بینہ مدنی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ مُنْفَكِّيْنَ: (اپنے کفر سے) باز آنے والے۔ اِنْفِكَاكٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْفَكٌّ ہے۔

۱ اَلْبَيِّنَةُ: واضح دلیل، کھلی ہوئی بات۔ جمع: بَيِّنَاتٌ ہے۔

رَسُوْلٌ: ایک عظیم الشان رسول۔ یہ بَيِّنَةٌ سے بدل ہے۔ جمع: رُسُلٌ ہے۔

۲ يَتْلُوْا: وہ تلاوت کرے (يَتْلُوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔

۲ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً: پاک صحیفے۔ پاک اوراق۔ (صُحُفٌ) کے معنی صحیفے۔ اوراق۔ واحد: صَحِيْفَةٌ ہے (مُطَهَّرَةٌ) تَطْهِيْرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۳ كُتُبٌ قَيِّمَةٌ: لکھے ہوئے درست احکام، لکھے ہوئے درست مضامین۔ (كُتُبٌ) کے معنی لکھے ہوئے احکام، لکھے ہوئے مضامین، واحد: كِتَابٌ ہے (قَيِّمَةٌ) کے معنی درست، صحیح۔ قِيَامٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔

۴ تَفَرَّقَ: اس نے اختلاف کیا۔ (تَفَرَّقَ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَفَرُّقٌ ہے۔

۵ حُنَفَاءَ: یکسو ہونے کی حالت میں راہِ راست کو اختیار کرنے والے اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کی طرف متوجہ ہونے والے، واحد: حَنِیْفٌ ہے۔ حَنَفٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۵	دِیْنُ الْقَیِّمَةِ: درست ملت کا طریقہ، درست ملت سے مراد ملت اسلامیہ ہے اَلْقَیِّمَةِ صفت کا موصوف محذوف اَلْمِلَّةِ ہے۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر دِیْنُ کا مضاف الیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت دِیْنُ الْمِلَّةِ الْقَیِّمَةِ ہے (تفسیر جلالین) (دِیْنٌ) کے معنی طریقہ، جمع: اَدْیَانٌ ہے۔ (مِلَّةٌ) کے معنی مذہب، جمع: مِلَلٌ ہے۔
۶	شَرُّ الْبَرِیَّةِ: بدترین خلائق، سب مخلوق سے بدتر (شَرٌّ) کے معنی بہت بُرا۔ اس کی اصل اَشَرُّ اسم تفضیل ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (اَلْبَرِیَّةُ) کے معنی مخلوق، جمع: بَرَایَا ہے۔
۷	خَیْرُ الْبَرِیَّةِ: بہترین خلائق، سب مخلوق سے بہتر۔ (خَیْرٌ) کے معنی بہت اچھا، اس کی اصل اَخْیَرُ اسم تفضیل ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ (اَلْبَرِیَّةُ) کے معنی مخلوق، جمع: بَرَایَا ہے۔
۸	جَنّٰتُ عَدْنٍ: ہمیشہ رہنے کی جنتیں، ہمیشہ رہنے کے باغات (جَنّٰتٌ) کے معنی جنتیں، باغات، واحد: جَنَّةٌ ہے۔ (عَدْنٌ) کے معنی ٹھہرنا، اقامت کرنا، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔
۸	خَشِیَ رَبَّهٗ: وہ اپنے پروردگار سے ڈرا۔ (خَشِیَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَشْیٌ اور خَشْیَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

سورۂ زلزال مدنی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِذَا زُلْزِلَتْ: جب وہ (زمین) ہلا دی جائے گی۔ (زُلْزِلَتْ) باب فعللۃ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَلْزَلَۃٌ ہے۔
۱	زِلْزَالَهَا: اس (زمین) کا ہلا دینا۔ اس کا بھونچال (زِلْزَالٌ) مصدر مضاف ہے (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ دونوں مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔
۲	(اِذَا) اَخْرَجَتْ: وہ (زمین) نکال دے گی، (اَخْرَجَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِخْرَاجٌ ہے۔
۲	اَثْقَالَهَا: اس کے بوجھ یعنی اپنے بوجھ۔ بوجھ سے مراد زمین کے دفینے یا مردے ہیں۔ دفینے اور خزانے کا نکلنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا۔ اور مردوں کا نکلنا دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے بعد ہوگا (اَثْقَالٌ) کے معنی بوجھ، واحد ثِقْلٌ ہے۔ (ھا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۴	تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا: وہ (زمین) اپنی (اچھی بری) سب خبریں بیان کر دے گی (تُحَدِّثُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَحْدِیْثٌ ہے۔ (اَخْبَارٌ) کے معنی خبریں۔ واحد خَبَرٌ ہے۔
۵	اَوْحٰی لَهَا: اس نے (یعنی اس کے پروردگار نے) اس کو حکم بھیجا، (اَوْحٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْحَاءٌ ہے۔
۶	یَصْدُرُ النَّاسُ: لوگ (مقام حساب سے) لوٹیں گے۔ (یَصْدُرُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدْرٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۶	اَشْتَاتًا: متفرق ہونے کی حالت میں، مختلف ہونے کی حالت میں۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ واحد: شَتٌّ ہے۔
۶	لِيُرَوْا: تا کہ وہ لوگ دکھاویئے جائیں۔ (يُرَوْا) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع مجہول حالت نصب میں ہے۔ اس لئے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔
۷	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ: ذرہ برابر (مِثْقَالٌ) کے معنی برابر، ہم وزن۔ جمع: مَثَاقِيْلُ ہے (ذَرَّةٌ) کے معنی ریت کا ذرہ، چھوٹی چیونٹی۔ جمع: ذَرَّاتٌ ہے۔
۷	يَرَهٗ: وہ اس کو دیکھ لے گا۔ (يَرَ) جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے، یہ اصل میں يَرٰى فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔ (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

سورہ عادیات مکی ہے۔ اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا: ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑے۔ واؤ قسم کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ (اَلْعَادِيَاتُ) کے معنی دوڑنے والیاں، اس سے مراد: جہاد میں دوڑنے والے گھوڑے۔ عَدْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: عَادِيَةٌ ہے۔ (ضَبْحٌ) کے معنی ہانپنا، گھوڑے کا دوڑنے کی حالت میں پیٹ سے آواز نکالنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۲	اَلْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا: (پتھر یلی زمین پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والے گھوڑے۔ واؤ قسم کی وجہ سے مجرور ہے (اَلْمُوْرِيَاتُ) اِيْرَاءٌ مصدر سے

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُوْرِيَةٌ ہے۔ (قَدْحٌ) کے معنی ٹاپ مار کر آگ نکالنا، چقماق سے آگ نکالنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔
۳	اَلْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا: صبح کے وقت غارت ڈالنے والے گھوڑے۔ یعنی صبح کے وقت دشمنوں پر حملہ کرنے والے گھوڑے۔ واؤ قسم کی وجہ سے حالتِ جر میں ہے (اَلْمُغِيْرَاتُ) اِغَارَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ واحد: مُغِيْرَةٌ ہے۔ (صُبْحٌ) کے معنی دن کا ابتدائی حصہ، جمع: اَصْبَاحٌ ہے۔
۴	اَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا: وہ (گھوڑے) اس (وقت) میں غبار اڑاتے ہیں۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَثَرْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اَثْرٌ اور اَثَارَةٌ ہے۔ (نَقْعٌ) کے معنی غبار، گرد۔ اس کی جمع: نُقُوْعٌ ہے۔
۵	وَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا: وہ (گھوڑے) اس وقت جماعت (فوج) میں گھس جاتے ہیں، یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے (وَسَطْنَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر وَسْطٌ ہے (جَمْعٌ) کے معنی جماعت، جمع: جُمُوْعٌ ہے۔
۶	كَنُوْدٌ: بڑا ناشکرا (كَنُوْدٌ) فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۷	شَهِيْدٌ: مطلع، باخبر، جمع: شُهَدَآءُ ہے۔
۸	حُبِّ الْخَيْرِ: مال کی محبت، (حُبٌّ) کے معنی محبت، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی خواہش کرنا، رغبت کرنا (اَلْخَيْرُ) کے معنی بھلائی، یہاں اس سے مراد مال ہے۔
۹	اِذَا بُعْثِرَ: جب وہ زندہ کیا جائے گا۔ (بُعْثِرَ) باب فَعْلَلَةٌ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعْثَرَةٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱۰	(اِذَا) حُصِّلَ: (جب) وہ ظاہر کر دیا جائے گا۔ (جب) وہ ظاہر ہو جائے گا (حُصِّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحْصِيْلٌ ہے۔
۱۰	اَلصُّدُوْرِ: سینے، اس سے مراد دل ہیں۔ واحد: صَدْرٌ ہے۔
۱۱	خَبِيْرٌ: بہت خبر رکھنے والا، خُبْرٌ اور خِبْرٌ مصدر سے فَعِيْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب کرم اور فتح سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

سورۃ قارعہ مکی ہے۔ اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْقَارِعَةُ: کھڑکھڑانے والی چیز۔ اس سے مراد قیامت ہے (قَارِعَةٌ) قَرْعٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔
۴	اَلْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ: بکھرے ہوئے پتنگے۔ منتشر پروانے، پریشان پروانے (اَلْفَرَاشُ) کے معنی پتنگے، پروانے، واحد: فَرَاشَةٌ ہے (اَلْمَبْثُوْثُ) کے معنی بکھرے ہوئے، پھیلے ہوئے۔ (بَثٌّ) مصدر سے اسم مفعول ہے باب نصر سے آتا ہے۔
۵	اَلْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ: دُھنی ہوئی رنگین اون۔ (عِهْنٌ) کے معنی اون یا رنگی ہوئی اون۔ جمع: عُهُوْنٌ ہے۔ (مَنْفُوْشٌ) نَفْشٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۶	مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی بھاری ہوئیں تولیں (ترجمہ شیخ الہند) جس

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا یعنی جو مؤمن ہوگا (بیان القرآن) (ثَقُلَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ثِقَلٌ اور ثَقَالَةٌ ہے۔ (مَوَازِيْنُ) کے معنی ترازوئیں۔ واحد: مِيْزَانٌ ہے۔ جو وَزْنٌ مصدر سے اسم آلہ ہے۔ مَوَازِيْنُ کے دوسرے معنی وزن کئے ہوئے (اعمال) واحد مَوْزُوْنٌ ہے۔ جو وَزْنٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔

۷ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ: پسندیدہ زندگی، عمدہ زندگی۔ (عِيْشَةٌ) کے معنی زندگی، زندگی کی حالت (رَاضِيَةٌ) کے معنی راضی ہونے والی، پسندیدہ۔ رِضَآءٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث ہے۔

۸ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ: جس کی ہلکی ہوئیں تولیں (ترجمہ شیخ الہند) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا، یعنی جو کافر ہوگا (بیان القرآن) خَفَّتْ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَفٌّ اور خِفَّةٌ ہے۔

۹ اُمُّهٗ هَاوِيَةٌ: اس کا ٹھکانا گڑھا ہے (ترجمہ حضرت شیخ الہند) اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے (ترجمہ حضرت تھانوی) اُمٌّ کے معنی ٹھکانا، جمع: اُمَّهَاتٌ ہے۔ (هَاوِيَةٌ) کے معنی گرنے والی چیز، دوزخ۔ هُوِيٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب ضرب سے آتا ہے۔

۱۰ مَاهِيَهْ: وہ کیا ہے (مَا) اسم استفہام مبتدا ہے (هِيَ) ضمیر واحد مؤنث غائب خبر ہے۔ (هْ) یہ ہاءِ سکتہ ہے جو رعایتِ فاصلہ کی وجہ سے بڑھادی گئی ہے۔

۱۱ نَارٌ حَامِيَةٌ: دہکتی ہوئی آگ (نَارٌ) کے معنی آگ، جمع: نِيْرَانٌ ہے (حَامِيَةٌ) کے معنی دہکنے والی، بھڑکنے والی۔ حَمْيٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ التَّکَاثُرِ

سورۃ تکاثر مکی ہے۔ اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلْھٰکُمْ: تم کو غفلت میں رکھا (اَلْھٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِلْھَآءٌ ہے۔ (کُمْ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱	اَلتَّکَاثُرُ: بہتات کی حرص، کثرت (اموال واولاد) پر فخر کرنا (دنیوی سامان پر) فخر کرنا۔ باب تفاعل سے مصدر ہے۔
۲	زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ: (یہاں تک کہ) تم نے قبروں کی زیارت کی (یہاں تک کہ) تم قبرستان پہنچ گئے۔ (زُرْتُمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زِیَارَۃٌ ہے۔ (اَلْمَقَابِرُ) کے معنی قبرستان۔ واحد مَقْبَرٌ اور مَقْبَرَۃٌ ہے۔
۵	عِلْمَ الْیَقِیْنِ: یقین کا جاننا، یقینی طور پر جاننا۔ علم الیقین کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو جان کر یقین کرنا۔ مثلاً دلیل کے ساتھ کسی چیز کی خبر دی جائے، جس کی وجہ سے اس خبر کا یقین ہو جائے۔
٦	لَتَرَوُنَّ: تم لوگ ضرور دیکھو گے۔ (لَتَرَوُنَّ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَۃٌ ہے۔
٦	اَلْجَحِیْمَ: دوزخ، بھڑکتی ہوئی آگ۔ جَحْمٌ مصدر سے فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے۔
۷	عَیْنَ الْیَقِیْنِ: یقین کی آنکھ۔ یقین کا دیکھنا۔ یعنی کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنا (عَیْنٌ) کے معنی آنکھ، نظر، جمع عُیُوْنٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۸ لَتُسْئَلُنَّ: ضرور تم سے پوچھا جائے گا (لَتُسْئَلُنَّ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُؤالٌ ہے۔

۸ اَلنَّعِيْم: نعمت، راحت۔ ہر وہ چیز جس سے دنیا میں لذت اور راحت حاصل کی جائے، جیسے کھانا، پانی، صحت اور امن وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

سورۂ عصر مکی ہے۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ اَلْعَصْرِ: زمانہ، زوال کے بعد سے غروب تک کا زمانہ، نمازِ عصر۔ جمع: عُصُوْرٌ اور اَعْصُرٌ ہے۔

۲ خُسْرٍ: خسارہ، نقصان، ٹوٹا، گھاٹا باب سمع سے مصدر ہے، معنی نقصان اٹھانا۔

۳ اَلصّٰلِحٰتِ: اچھے کام، نیک کام۔ وہ افعال و اعمال جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہوں۔ (اَلصَّالِحَاتُ) صَلَاحٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد صَالِحَةٌ ہے۔

۳ تَوَاصَوْا: ان لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو وصیت کی۔ ان لوگوں نے آپس میں ایک دوسرے کو تاکید کی۔ (تَوَاصَوْا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَاصِیْ ہے۔

۳ اَلْحَقِّ: دینِ حق، سچا دین، سچی بات۔ (حَقٌّ) باب ضرب سے مصدر ہے، اس کے معنی ثابت ہونا۔

۳ اَلصَّبْرِ: صبر، تحمل، فرماں برداری پر جمے رہنا اور نافرمانی سے رک جانا (صَبْرٌ) باب ضرب سے مصدر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

سورۂ ہمزہ مکی ہے۔ اس میں نو (۹) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ وَيْلٌ: خرابی، بربادی، ہلاکت۔ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

۱ هُمَزَةٍ: پس پشت عیب نکالنے والا (بیان القرآن) پیٹھ پیچھے عیب بیان کرنے والا (هُمَزَةٌ) هَمْزٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔

۱ لُمَزَةٍ: رو در رو طعنہ دینے والا (بیان القرآن) آمنے سامنے عیب بیان کرنے والا۔ (لُمَزَةٌ) لَمْزٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔

۲ عَدَّدَهٗ: اس نے اس (مال) کو گن گن کر رکھا۔ بار بار گن کر رکھا (عَدَّدَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعْدِيْدٌ ہے (ہٗ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

۳ يَحْسَبُ: وہ خیال کرتا ہے۔ وہ گمان کرتا ہے۔ (يَحْسَبُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حِسْبَانٌ ہے۔

۳ اَخْلَدَهٗ: وہ (اس کا مال) اس کے پاس ہمیشہ رہے گا۔ یہ فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَخْلَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْلَادٌ ہے۔

۴ لَيُنْبَذَنَّ: وہ ضرور ڈال دیا جائے گا۔ وہ ضرور پھینک دیا جائے گا۔ (لَيُنْبَذَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَبْذٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۴	اَلْحُطَمَةِ: توڑ پھوڑ دینے والی۔ اس سے مراد جہنم ہے۔ (حُطَمَةٌ) حَطْمٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔
۶	اَلْمُوْقَدَةُ: سلگائی ہوئی (آگ) (مُوْقَدَةٌ) اِیْقَادٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۷	تَطَّلِعُ: وہ (آگ) پہنچ جائے گی۔ (تَطَّلِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِطِّلَاعٌ ہے۔
۷	اَلْاَفْئِدَةِ: دل، واحد: فُؤَادٌ ہے۔
۸	مُؤْصَدَةٌ: بند کی ہوئی۔ اِیْصَادٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔
۹	عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ: لمبے لمبے ستون۔ (عَمَدٌ) کے معنی ستون، اس کا واحد: عَمُوْدٌ ہے۔ (مُمَدَّدَةٌ) کے معنی پھیلائی ہوئی، لمبی کی ہوئی۔ تَمْدِیْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْفِيْلِ

سورۂ فیل مکی ہے۔ اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَلَمْ تَرَ: کیا آپ نے دیکھا نہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں (لَمْ تَرَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔
۱	اَصْحٰبِ الْفِيْلِ: ہاتھی والے۔ ان سے مراد شاہ یمن ابرہہ اور اس کے لشکر والے ہیں، جو بہت سے ہاتھیوں کو لے کر کعبہ شریف کی عمارت گرانے کے لئے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے معمولی پرندوں کے ذریعہ ابرہہ اور اس کی فوج کو عبرت ناک سزا دی اور ان کے ناپاک ارادے کو خاک میں ملا دیا

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(اَصْحٰبُ) کے معنی والے، واحد: صَاحِبٌ ہے۔ (فِیْلٌ) کے معنی ہاتھی، اس کی جمع: اَفْیَالٌ اور فُیُوْلٌ ہے۔
۲	كَيْدَهُمْ: ان کا داؤ، ان کی تدبیر۔ (كَيْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی داؤ کرنا، تدبیر کرنا۔
۲	تَضْلِيْلٍ: غلط، سرتاپا غلط۔ (تَضْلِيْلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، اس کے معنی بے راہ کرنا، گمراہ کرنا۔
۳	اَرْسَلَ: اس نے بھیجا (اَرْسَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْسَالٌ ہے۔
۳	طَيْرًا: پرندے، جمع: طُيُوْرٌ ہے۔
۳	اَبَابِيْلَ: غول کے غول، جھنڈ کے جھنڈ (اَبَابِيْلُ) بعض حضرات کے نزدیک اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا اس کا واحد: اِبُّوْلٌ یا اِبَّالٌ یا اِبِیْلٌ ہے (تفسیر جلالین) اردو زبان میں جو ایک خاص چڑیا کو ابابیل کہتے ہیں وہ مراد نہیں ہے۔ یہ پرندے کبوتر سے چھوٹے تھے۔ اور عجیب قسم کے پرندے تھے، جو اس سے پہلے نہیں دیکھے گئے، جیسا کہ روایت میں ہے۔
۴	تَرْمِيْهِمْ: وہ (پرندے) پھینکتے ہیں۔ وہ پھینکتے تھے (تَرْمِیْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَمْیٌ ہے۔
۴	حِجَارَةٍ: پتھریاں، پتھر۔ واحد: حَجَرٌ ہے۔
۴	سِجِّيْلٍ: کنکر۔ بعض لوگوں نے کہا کہ (سِجِّيْلٌ) سنگ گل کا معرب ہے۔ سنگ گل سے مراد ایسی کنکری جو مٹی کو آگ میں پکانے سے بنتی ہے۔
۵	كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ: کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (عَصْفٌ) کے معنی بھوسہ۔ (مَاْكُوْلٌ) کے معنی کھایا ہوا۔ اَكْلٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

سورۂ قریش مکی ہے۔ اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اِيْلَافِ: الفت کرنا، مانوس رکھنا۔ خوگر ہونا۔ (ایلاف) باب افعال سے مصدر ہے۔
۱	قُرَيْشٍ: قریش، عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ جس میں ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ خاندانِ قریش حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہے۔ یہ قبیلہ اپنی نسبی شرافت، مذہبی عظمت اور سیاسی طاقت کے اعتبار سے تمام عربی قبائل میں ممتاز تھا۔ چوں کہ قریش کا پیشہ تجارت تھا۔ اس لئے یہ لوگ قافلوں کی صورت میں تجارت کے لئے ہر سال دو سفر کیا کرتے تھے۔ گرمیوں میں شام اور جاڑوں میں یمن کا سفر کرتے اور تجارتی فوائد حاصل کرتے تھے۔
۲	رِحْلَةَ: سفر۔ جمع رِحلاتٌ اور رِحَلٌ ہے۔
۲	اَلشِّتَآءِ: جاڑے کا موسم۔ جمع اَشْتِيَةٌ ہے۔
۲	اَلصَّيْفِ: گرمی کا موسم۔ جمع اَصْيَافٌ ہے۔
۳	لِيَعْبُدُوْا: چاہئے کہ وہ لوگ عبادت کریں۔ (لِيَعْبُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عِبَادَةٌ ہے۔
۴	اَطْعَمَهُمْ: اس نے ان کو کھانا دیا۔ (اَطْعَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر اِطْعَامٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر

۴ اٰمَنَهُمْ: اس نے ان کو امن دیا (اٰمَنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر مفعول بہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

سورۂ ماعون مکی ہے۔ اس میں سات (۷) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ اَرَءَیْتَ: کیا آپ نے دیکھا۔ (رَءَیْتَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْیَةٌ ہے۔

۱ یُکَذِّبُ: وہ جھٹلاتا ہے۔ (یُکَذِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَکْذِیْبٌ ہے۔

۱ اَلدِّیْنِ: بدلہ، جزا، انصاف۔

۲ یَدُعُّ: وہ دھکے دیتا ہے۔ (یَدُعُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دَعٌّ ہے۔

۳ لَایَحُضُّ: وہ ترغیب نہیں دیتا ہے۔ (لَایَحُضُّ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَضٌّ ہے۔

۴ وَیْلٌ: خرابی، بربادی، ہلاکت۔

۴ اَلْمُصَلِّیْنَ: نماز پڑھنے والے۔ (اَلْمُصَلِّیْنَ) تَصْلِیَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد مُصَلِّیْ ہے۔

۵ سَاهُوْنَ: غافل، بے خبر، بھولنے والے۔ یعنی نماز کو چھوڑ دینے والے۔ (سَاهُوْنَ) سَهْوٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد سَاهٍ ہے۔

۶ یُرَآءُوْنَ: وہ لوگ ریاکاری کرتے ہیں۔ وہ لوگ دکھلاوا کرتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	(یُرَآءُوْنَ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُرَاءَاۃٌ ہے۔
۷	یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ: وہ لوگ زکوۃ نہیں دیتے تھے۔ وہ لوگ برتنے کی چیز مانگنے پر نہیں دیتے تھے۔ (یَمْنَعُوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَنْعٌ ہے۔ (الْمَاعُوْنَ) کے معنی زکوۃ، برتنے کی چیز، معمولی چیز جیسے سوئی، نمک، آگ، ڈول، ہانڈی، چھلنی وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

سورۂ کوثر مکی ہے۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَعْطَیْنٰکَ: ہم نے آپ کو عطا فرمایا۔ (اَعْطَیْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْطَآءٌ ہے۔ (كَ) ضمیر مفعول بہ ہے۔
۱	الْکَوْثَرَ: کوثر۔ جنت کے ایک حوض کا نام ہے۔ اور ہر خیر کثیر بھی اس میں شامل ہے۔
۲	صَلِّ: آپ نماز پڑھئے۔ (صَلِّ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَصْلِیَۃٌ ہے۔
۲	اِنْحَرْ: آپ قربانی کیجئے۔ (اِنْحَرْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَحْرٌ ہے۔
۳	شَانِئَکَ: آپ کا دشمن (شَانِیٌٔ) شَنْأٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور سمع سے آتا ہے۔ (كَ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر ۳ الْاَبْتَرُ: دُم کٹا، بے اولاد، جس میں کوئی بھلائی نہ ہو۔ (اَبْتَرُ) بَتْرٌ مصدر سے افعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سَمِعَ سے آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

سورۂ کافرون مکی ہے۔ اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر ۱ اَلْكٰفِرُوْنَ: کفر کرنے والے، انکار کرنے والے، بے ایمان لوگ (كَافِرُوْنَ) كُفْرٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۲ لَاۤ اَعْبُدُ: میں (تمہارے معبودوں کی) عبادت نہیں کرتا ہوں۔ (لَاۤ اَعْبُدُ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر عِبَادَةٌ ہے۔

۲ تَعْبُدُوْنَ: تم لوگ عبادت کرتے ہو۔ (تَعْبُدُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِبَادَةٌ ہے۔

۳ عٰبِدُوْنَ: عبادت کرنے والے۔ (عَابِدُوْنَ) عِبَادَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: عَابِدٌ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۴ عَبَدْتُّمْ: تم نے عبادت کی۔ (عَبَدْتُّمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عِبَادَةٌ ہے۔

۶ دِيْنِ: میرا دین، میری راہ، میرا بدلہ۔ (دِيْنِ) اصل میں دِيْنِيْ ہے۔ یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا، اور نون پر کسرہ باقی رکھا گیا تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔ (دِيْنٌ) کے معنی راستہ، طریقہ، بدلہ۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ النَّصْرِ

سورۂ نصر مدنی ہے۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر

۱ نَصْرُ اللّٰهِ: اللہ تعالیٰ کی مدد۔ (نَصْرٌ) کے معنی مدد کرنا۔

۱ اَلْفَتْحُ: فیصلہ، فتح۔ اس سے مراد فتح مکہ ہے۔

۲ (اِذَا) رَءَيْتَ: جب آپ دیکھیں۔ (رَءَيْتَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رُؤْيَةٌ ہے۔

۲ يَدْخُلُوْنَ: وہ لوگ داخل ہوتے ہیں۔ داخل ہوتے ہوئے۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (يَدْخُلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُخُوْلٌ ہے۔

۲ اَفْوَاجًا: جوق در جوق، غول کے غول۔ اس کا واحد فَوْجٌ ہے۔ اس کے معنی گروہ، جماعت۔

۳ سَبِّحْ: آپ پاکی بیان کیجئے۔ (سَبِّحْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيْحٌ ہے۔

۳ اِسْتَغْفِرْ: آپ مغفرت کی درخواست کیجئے۔ (اِسْتَغْفِرْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغْفَارٌ ہے۔

۳ تَوَّابًا: بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ہے۔ (تَوَّابٌ) تَوْبَةٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ

سورۂ لہب مکی ہے۔ اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	تَبَّتْ: وہ (دونوں ہاتھ) ٹوٹ جائیں۔ یہ جملہ بددعا کے طور پر ہے۔ یعنی ابولہب ہلاک ہوجائے۔ (تَبَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبٌّ ہے۔ معنی ٹوٹ جانا، ہلاک ہونا۔
۱	یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ: ابولہب کے دونوں ہاتھ، (یَدَا) اصل میں یَدَانِ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ (یَدَا) ہوگیا۔ (اَبِیْ لَھَبٍ) ابولہب کا اصلی نام عبدالعزیٰ ہے۔ یہ عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ سرخ ہونے کی وجہ سے اس کی کنیت ابو لہب مشہور تھی۔ یہ شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن اور اسلام کا نہایت مخالف تھا۔
۱	تَبَّ: وہ ہلاک ہوگیا، وہ برباد ہوجائے۔ (تَبَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبٌّ ہے۔
۲	مَآ اَغْنٰی عَنْهُ: وہ (اس کا مال وغیرہ) اس کے کام نہیں آیا۔ (مَا اَغْنٰی) باب افعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْنَآءٌ ہے۔
۲	مَا كَسَبَ: جو اس نے کمایا۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (كَسَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَسْبٌ ہے۔
۳	سَیَصْلٰی: عنقریب وہ داخل ہوگا۔ (سین) حرف استقبال ہے۔ (یَصْلٰی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَلْیٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳	ذَاتَ لَهَبٍ: شعلہ والی (آگ) بھڑکنے والی (آگ) ذَاتٌ کے معنی والی۔ اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع ذَوَاتٌ ہے۔ (لَهَبٌ) کے معنی شعلہ، باب سَمِعَ سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی شعلہ بھڑکنا۔
۴	حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: ایندھن اٹھانے والی، لکڑی لادنے والی۔ (حَمَّالَةٌ) حَمْلٌ مصدر سے فَعَّالَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ (اَلْحَطَبُ) کے معنی ایندھن، لکڑی، جمع: اَحْطَابٌ ہے۔
۵	جِيْدِهَا: اس (عورت) کی گردن۔ (جِيْدٌ) کے معنی گردن، جمع: اَجْيَادٌ ہے (هَا) ضمیر مضاف الیہ ہے۔
۵	حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ: مونجھ کی رسی، مضبوط بٹی ہوئی رسی۔ (حَبْلٌ) کے معنی رسی، باندھنے کی چیز۔ جمع: حِبَالٌ، حُبُوْلٌ اور اَحْبَالٌ ہے۔ (مَسَدٌ) کے معنی مونجھ، کھجور کا ریشہ، مضبوط بٹی ہوئی رسی، جمع: مِسَادٌ اور اَمْسَادٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

سورۂ اخلاص مکی ہے اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَللّٰهُ اَحَدٌ: اللہ ایک ہے۔ (اَللّٰه) کے معنی سچا معبود، حقیقی معبود۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست نہیں۔ لفظ ''اَللّٰه'' اَلٰهٌ سے مشتق ہے، جو معبود کے معنی میں ہے۔ پھر لفظ اللہ کو ایسی ذات کا علم بنا دیا گیا جو واجب الوجود اور تمام صفات کمال کی جامع ہے (اَحَدٌ) کے معنی ایک، جمع: آحَادٌ ہے۔
۲	اَلصَّمَدُ: بے نیاز۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، صمد ایسی ذات

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
	کو کہتے ہیں جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔ صَمْدٌ مصدر باب نصر سے آتا ہے اس کے معنی ارادہ کرنا۔
۳	لَمْ یَلِدْ: نہ اس نے جنا۔ یعنی اس کی کوئی اولاد نہیں ہے (لَمْ یَلِدْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِلَادَۃٌ ہے۔
۳	لَمْ یُوْلَدْ: نہ وہ جنا گیا، یعنی وہ کسی کی اولاد نہیں ہے (لَمْ یُوْلَدْ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، نفی جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وِلَادَۃٌ۔
۴	کُفُوًا: برابر، ہمسر، مثل، مقابل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

سورۂ فلق مدنی ہے۔ اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَعُوْذُ: میں پناہ لیتا ہوں۔ میں پناہ چاہتا ہوں۔ (اَعُوْذُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عوذٌ ہے۔
۱	رَبِّ الْفَلَقِ: صبح کا مالک۔ (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، پالنے والا۔ مالک لفظ ربّ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ (اَلْفَلَقُ) کے معنی صبح۔ فَلَقٌ باب ضرب سے مصدر ہے۔ پھاڑنا۔ صبح کی روشنی رات کی تاریکی کو پھاڑ دیتی ہے۔ اس لئے صبح کو فلق کہا جاتا ہے۔
۲	شَرِّ: برائی۔ جمع شُرُوْرٌ ہے۔
۲	خَلَقَ: اس نے پیدا فرمایا۔ (خلق) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلْقٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۳	غَاسِقٍ: تاریک رات، اندھیری رات۔ (غَاسِقٌ) غَسَقٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ معنی رات کا تاریک ہونا۔
۳	اِذَا وَقَبَ: جب وہ (رات) آجائے (وَقَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَقْبٌ ہے۔
۴	اَلنَّفّٰثٰتِ: (گرہوں میں) پھونک مارنے والی عورتیں۔ اس سے مراد جادو کرنے والی عورتیں ہیں۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ لبید بن اعصم یہودی نے اپنی بیٹیوں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرایا تھا (نَفّٰثٰتٌ) کے معنی پھونک مارنے والی عورتیں۔ اس کا واحد نَفّٰثَةٌ ہے۔ جو نَفْثٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔
۴	اَلْعُقَدِ: گرہیں، واحد عُقْدَةٌ ہے۔
۵	اِذَا حَسَدَ: جب وہ (حسد کرنے والا) حسد کرے۔ (حَسَدَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَسَدٌ ہے۔ حسد کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے سے نعمت کے زائل ہونے کی تمنا کرنا، یا دوسرے سے نعمت کے زائل ہونے اور اپنے لئے حاصل ہونے کی تمنا کرنا۔ دوسرے سے زوال نعمت کی تمنا کرنا، بُری عادت اور گناہ کا کام ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ النَّاسِ

سورۂ ناس مدنی ہے۔ اس میں چھ آیتیں ہیں۔

آیت نمبر	
۱	اَعُوْذُ: میں پناہ لیتا ہوں۔ میں پناہ چاہتا ہوں۔ (اَعُوْذُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَوْذٌ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آیت نمبر	
۱	رَبِّ النَّاسِ: لوگوں کا مالک، آدمیوں کا مالک، (رَبٌّ) کے معنی پروردگار، پالنے والا، مالک۔ لفظ رب اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔
۲	مَلِكِ النَّاسِ: لوگوں کا بادشاہ۔ آدمیوں کا بادشاہ۔ (مَلِكٌ) کے معنی بادشاہ، جمع: مُلُوْكٌ ہے۔
۳	اِلٰهِ النَّاسِ: لوگوں کا معبود، آدمیوں کا معبود (اِلٰهٌ) کے معنی معبود، جمع: آلِهَةٌ۔
۴	اَلْوَسْوَاسِ: وسوسہ ڈالنے والا۔ دل میں برا خیال ڈالنے والا۔ اس سے مراد شیطان ہے۔
۴	اَلْخَنَّاسِ: چھپ جانے والا، پیچھے ہٹ جانے والا۔ اس سے مراد شیطان ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (اَلْخَنَّاسُ) خَنَسٌ مصدر سے فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے آتا ہے۔
۵	يُوَسْوِسُ: وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔ وہ خیال ڈالتا ہے (يُوَسْوِسُ) باب فعللۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَسْوَسَةٌ ہے۔
۵	صُدُوْرِ: سینے، واحد: صَدْرٌ ہے۔
۶	اَلْجِنَّةِ: جن۔ اس کا واحد: جِنِّيٌّ ہے۔ جن ایک مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ اور انسانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتی ہے۔
۶	اَلنَّاسِ: لوگ، آدمی۔ (اَلنَّاسُ) کے معنی آدمی چاہے مرد ہوں یا عورتیں۔ یہ ایسا اسم ہے جو رهطٌ اور قَوْمٌ کی طرح جمع کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد: اِنْسَانٌ ہے۔

الحمد للہ! آج بروز جمعہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۰ مطابق ۱۰ اپریل ۲۰۰۹ء بوقت ساڑھے تین بجے شام منتخب لغات القرآن کا کام مکمل ہوا ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ

besturdubooks.wordpress.com

منتخب لغات القرآن

ایک نظر میں

❁ یہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند لغت ہے۔ جو عام فہم زبان میں قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔

❁ یہ ایک علمی اور تحقیقی کتاب ہے جو تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے آراستہ اور شائقین علوم قرآن کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

❁ اس کتاب میں الفاظ قرآن کی عمدہ تشریح اور لغوی وصرفی تحقیق بھی ہے۔

❁ حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک مختصر ذخیرہ اور حسب ضرورت تفسیری مباحث کا گلدستہ بھی ہے۔

❁ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات بھی اس کتاب کے لئے باعث زینت ہیں۔

❁ یہ کتاب اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے فہم قرآن کے شائقین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔

مکتبہ دعوت القرآن دیوبند ضلع سہارن پور، یو پی

فون نمبر: 01336-221672